تذ*ره* سلطان العلماء

مع مولانا مفتى سَيْعَ لِرَصَ الله النَّي الرَّي المَّن المُورى المَّن المُورى المُعَلَّم المُورى المُعَلِيم المُورى المُعَلِيم المُورِين والعِصْلِم دِوَبَند



خلیل الرحم^ان قاسمی برتی صدرادارهٔ بی مرکزدامام وخطیب براغاری اینکور

Mob: 9611021347



جمله حقوق بحق مرتب محقوظ عين

نام كتاب : سلطان العلماء

حضرت مولانامفتى سعيداحمه صاحب يالن بورك

رتب : مولا نامفتى خليل الرحمٰن صاحب قاسمى برتى

صدر علمي مركز وامام وخطبيب مسجد الفاروق وليمس ثاؤن بنكلور

لعداد : ۱۰۰۰

نيت : ۱۳۴۹/روپي

كمپيوزيك : اخلاق الرحمٰن قاسمي سيتامرهمي

ما وْ رَنْ عِرِيكِ اللَّهِ فِي وَكِيرِ وَكُورِ اللَّهِ مِنْ اللَّهِ وَلَكُورِ

No. 92, "Khan Maneloo" Reines Roed, Bengalore - 51 Phone : 080-42032128 Mobile : 09845 176637

تاشر : ادارهملی مرکز بنگلور

قون تمبر : 9611021347



🖈 از هر هند دار العلوم ديوبند كيم نام:

جس کے اکابرین اور فرزندوں نے خصوصاً برصغیر اور عموماً عالم اسلام میں اپنی دیتی علمی خدمات اور مذہبی قیادت کا اہم فریضہ انجام دیا۔

🖈 🛚 اپنے محبوب اور مشفق اساتذہ کے نام:

جن کی تو جہات عالیہ اور خصوصی محنتوں ہے ہم جیسے پینکٹر وں افراد میں لکھنے پڑھنے کا جذبہ پیدا ہوا۔

★ والدمحترم حضرت مولانا قاری شفیق الرحمن صاحب کے نام:
جواحقر کے صرف مشفق باپ بی نہیں بلکہ محن ترین استاذ ومر بی بھی ہیں۔
الله تعالیٰ آل موصوف کا سایہ کا طفت وشفقت تا دیرصحت وعاقیت کے ساتھ قائم
رکھے اور آپ کی عنایتوں کا بہتر سے بہتر بدلہ دارین میں عطافر مائے۔

فهرست مضامين

| 9 | مفتى خليل الرطن قائمى برني | ح ف تاكز ي | 1 |
|-----|---|--------------------------------|-----|
| 31 | حضرت مولانا قارى شفق الرحمن بلندشهري | حرف دعاء | ۲ |
| 14 | حضرت مولانا سلمان صاحب بجنوري | ح ف جي | ۳ |
| 194 | حضرت مفتى افتخارا حمدقامى | حرف تائید | 500 |
| 10 | حفرت مولانا محراسلام الجحم صاحب | حرف اعتبار | ۵ |
| 10 | مولا نااخلاق الرحمٰن قامى | حرف تعارف | 7 |
| | ى نقوش | سوانم | |
| 19 | مفتى خليل الرحن قاسمي برني | فقدوهديث كالجريكرال | 4 |
| 14 | حضرت موادنا ذاكثر مولا ناائتياق احمرقاس | حيات سعيد كالخضرغاك | ٨ |
| 171 | مولا نامصطفی این پان بوری | حيات معيدا يك أظريس | 9 |
| ۵۳ | مولا نامحد سعيد بإلن لوري | والد محترّ ملّ كي خاتكي زندگي | 1- |
| ۷٣ | مولا نامفتی ریاست علی قائمی | عالم اسلام کے بلند بابیری دٹ | 11 |
| 95 | مولا نافضيل احدناصري | حضرت لاستاؤى زندگى كے چندگوشے | 15 |
| 11- | مولا نامحمه فرقان قاسى | مفتى صاحبٌ أيك عبد ساز شخصيت | 11- |
| 114 | مولا نامفتى عبدالله قاسمي | ماقول دوياكري كيجام وياند بيخي | 11 |

| 1000 | to all one of a vicinity of the vicinity of the second | 医弗克马斯斯氏氏性氏病性氏征炎性氏征炎性氏征炎性炎炎炎 |
|--------|--|---|
| البالد | مولانا ذاكر مولانا اشتياق احدقاى | ١٥ تم جيسے گئے ايسے بھی جا تائيس كوئى |
| | فدمات | زرین ذ |
| IOA | حضرت مولاناعبدالخالق صاحب مدراى | أك مخض سارے شبر كوديران كر كيا |
| 14+ | حضرت مولانا نجيب قاسى سنبهلي | تصنيفي خدمات كاتعارف |
| 149 | حضرت مولانا مفتى خورشيدقانمى | ديويترتشريف آوري انسايف المريان الماريال |
| 121 | حصرت مولا ناذ كاوت حسين قاتمي | خواص کے لئے خاصر کی چیز النیر ہدایت القرآن" |
| 1/4 | حضرت مولانا كمال اختر قاسى | مفتی صاحب کی علمی خدمات |
| 1917 | حضرت مولانااحسان ندوي قامي | بحثيت مدرس،مصنف ومؤلف |
| | ىتيازات و خصوصيات | اوصاف و کمالات اوراه |
| 199 | حضرت مواذانا محدسلمان صاحب بجؤري | اعظم اترا قافله سالارکیاں ہے؟ |
| helm | حفترت مفتى سلمان صاحب منصور بورى | ناياب بين بم |
| 719 | مولا نا تو حيدعالم قاسى بجنوري | وقت كى ايميت |
| rrm | ڈاکٹر مولانا اسجد قامی ندوی | اک دعوپتی جوساتھ کئی آفاب کے۔ |
| tor | مدلا نامفتى عمران الله فاسمى | زندگانی تحی تری مہتاب سے تابندہ تر |
| מדי | مولا نامفتی خلیل الرحن قاعی برنی | سلطان العلماء كالمدتسوية ودايان وماف وكالات |
| 1/41 | مولا نااخلاق الرحمٰن قاسمي | اكيسوس صدى كايك تقيم مدد فتيدون |
| M | مولا نااحد سعدقاتمي | الأستاذ العبتري چندا وصاف وكمالات |
| 194 | مولا نامقتی عفان قاسمی | آسان علم كانيرتابال غروب موكيا |

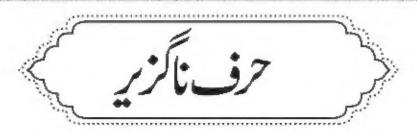
| h.* in | مولا نامفتى خليل الرحمان قاسى برنى | المسلك والويمك كسب مضوعة جان اوركوفي في |
|-------------|--------------------------------------|---|
| | ضل و کمال | اعتراف فد |
| 1749 | حضرت مولانا نورعاكم فليل المنى | كِهُمَا أَزْات، كِهُومالات |
| 777 | حضرت فتى شيراحمه صاحب قاسى | انتبائی صدمے کی خبر |
| -(4.4) | مولا ناۋا كىژنقى الدىن ئدوى | علم حدیث کا مهر تابان غروب ہوگیا |
| ror | حصرت مفتى عبدالرؤ ف غز نوى | ایک مروم سازشخصیت ۱۱ الدین یکنست |
| rA • | حصرت مولا نا زاېدالراشدي | مولاناسعيداحم بالن يوري-عرفاسي عصد |
| 71 | مولا نامحمدا عجاز مصطفى | حضرت مفتى معيداحه بإلن بورى كى رحلت |
| r-9 • | مولا نامسلح الدين قاسى | جاودوال دوسائية وامان رحمت بيس ريي |
| -94 | مولا نامنيرالدين عثاني نقشبندي | حصرت مفتى صاحب لغوش وتأثرات |
| P4.4 | مولانا محرسا جدصاحب قائمي ہردوئي | ایک عبدآ فریشخصیت |
| MΔ | مولا نااخر امام عادل قاسى | یا دول کے نفوش |
| ۳۳۸ | مولانامحرفهيم الدين بجنوري قاسى | ° سلطان العلماءُ ' |
| MAL | مولانا قارئ فيق الرحمن صاحب بلندهبري | مردم سازانسان کامل |
| AFT | مفت تحکیل منصور القاسی بیگوسرائ | عرم اسرادوي وشخيد مدد عمدشى |
| 744 | مولا ناحسين القاسمي | جواررحت مِن |
| (*91 | واكثر فاروق اعظم قاسى | تنكه بلندخن دل نواز |
| ۵+۱ | مولا ناظفرامام | باع اكبال قروب بيآ فأب موكيا |

| ۵۰۷ | مفتى امانت على قاسمى | مقتى معيدا حرصا حب في الديث دارانطره ريويد |
|-------|---|--|
| DIF | مولا ناوصی اللہ قامی | وه جا شارعلم شريعت نيس ربا |
| ۵۱۹ | مولا نامحمه عارف جيسلميري | ایک نادر وکروز گارفتیه ومحدث کی رحلت |
| ٥٣٠ | مفتى محمد جاوبدقاسى | يجھ ياديں پيجھ باتيں |
| 379 | مولا نامنظوراحمه قاسمي ملوا | مرتوں رویا کریں کے جام دیمانہ تجے |
| سوم د | مولانا ناياب حسن قاسمي | انگليال نگارا پيء خامه خول چڪال اپنا! |
| 302 | مفتی مجمد اسجد قاسمی هر بیدواری | رحلت بيرترى فلغله أووفغال ب |
| IFG | مولا نااسجد عقالي | أيك شخض ساري شركوديران كركيا |
| FFC | مولا نااحمه نورهيني | یاوے تیری ول دروآشنامعمورہ |
| 17 | بروفيسرحمر فيضان بيك صاحب | آئی جوان کی یادا |
| | اورتنقيــــدات | فقهى بصيــرت |
| MAP | ا ه در تمثقب دات مفتی خلیل الرحمٰن قاسمی برنی | حضرت مفيئ صاحب إران كاملاق تقيدات |
| rec | مفتى خليل الرحلن قاسمي برني | مفتى صاحب كى فقىمى بصيرت كى چندمثاليس: |
| 4+4 | مولانا مرغوب احمدلا جهوري | مفتى معيداحد بإلن بورى كافقبى بصيرت |
| 190 | مولا نانو رالله جاويد | فقهى بصيرت وفكرى اعتدال |
| | بيغسامات | تعزیتی پ |
| 2.4 | حضرت مولاناسيدار شدمدني | مفتى معيدا حديان بورى كانقال: يدهبهاء |
| Z+9 | حضرت مفتى ابوالقاسم نعماني | تعزيت نامه |

| 411 | حضرت قارى سيدمجر عثان صاحب منصور بورى | تعزيت نامه |
|---------|---|-------------------------------|
| 411 | حضرت مولانامفتى تقانى عثانى صاحب | تعزيت نامه |
| 410 | حطرت مولانا محرسفيان قاسمى | ييغام تعزيت |
| 212 | حضرت مولانا محرسعيدي | تعزيت نامه |
| 419 | حضرت مولاناسعيدالرطن اعظمي | تورعاند |
| 44 | حضرت مفتى خالدسيف الله كنكوبي | تعزيت نامه |
| | e di sia | |
| 241 | حضرت مفتى افتخارا حمرقائمي | فخر دارالعلوم كاسانحة ارتنحال |
| | حفزت مقتی افتخارا حمدقا می خطوها ت افتخارا حمدقا می خطوها ت است حضرت مفتی محمد پوسف تا وُلوی | |
| ery ery | ظومات | نم |
| LPM | ظومات حفرت مفتی مجر پوسف تا و لوی | جن خا |
| err | ظومات حفرت مفتی محمد پوسف تا و لوی ظفر اعظمی | ندم برید هم |

ستعقبها والمرابي ويعام ويوام المراب ويها تاريخي والمراب والمراب والمناف السامل بوحيانا ويروه استراب والمرابية والمراب





استاذ محترم بشخ الحديث حضرت مولا نامفتي سعيد احمد صاحب يالن يوري قدس سرہ کی شخصیت ہے ہر کوئی واقف ہے، وہ اپنی زندگی ہیں بھی مختاج تعارف نہیں تھے۔وہ ایشیاء کی عظیم دینی در سگاه دارالعلوم دیوبند کے سب سے اعلیٰ منصب صدرالمدرسین کے مسند برفائز تھے۔ای کے ساتھ علم وشعور کے لحاظ ہے بھی اکابر و بوبند کی روایات کے امین اوراسلاف عظام کی قدروں کے محافظ تھے،جس طرح ان کی تدریسی صلاحیت کا لو بامانا گیا اسى طرح ان كي تفنيفي خديات كوبھي تبوليت حاصل ہوئي۔ان كي زندگي ميں ان كي تفنيفات ساری دنیا میں پھیل کر اہل علم ہے خراج تخسین حاصل کر پھی تھیں ۔وہ اپنی گونا گوں خصوصیات اور کمالات واوصاف کی بنابر قدیم علماء کی یاد گار تنصے۔ان کی زندگی کا ہر گوشہ قامل تقلیداور تمام لوگوں کے لئے بالخصوص اہل علم کے لئے خوبصورت تمونہ تھا۔ پھر جب وہ دنیا ے رخصت ہوئے اوراس فانی دنیا کوالوداع کہ کراینے مالک حقیقی کے روبر وعاضر ہوئے تو ان کی جدا نیگی اورمفارفت کے احساس نے ساری علمی دنیا کوجھنجھوڑ کرد کھ دیا آپ کے فراق کو شدت محسوس کیا گیا۔ دیوبندی ،اہل قلم ،علاء،اد باءاورشعراء نے اینے اینے اندازیس اس عظیم علمی بستی کوخراج تحسین پیش کیااور دیکھتے ہی دیکھتے کئی ہزارصفحات بہت کم مدت میں وجود میں آ گئے اور کئی کتابیں بھی منظرعام برآ گئیں۔

مرتب نے بھی کی مضامین لکھے جو حضرت رحمہ اللہ کے حالات ، اوصاف علمی و فقہی بصیرت اوراصلاحی تنقیدات سے متعلق تھے۔ان مضامین کو اہل علم میں پذیرائی حاصل ہوئی بگرچوں کہ صمون کی مدت بہت مختصر ہوتی ہے اس لئے خیال آیا کہ میری طرح اور جھ ے بہت اعلی اصلاحیتوں کے حامل کئی دیگر حضرات اہل علم کی نگارشات بھی وقتی طور پر مفید ہوکر ختم ہوجا کیں گی۔ اس لئے ان کوجع کیاجائے اور پچھ دیگر اہل قلم واہل تعلق سے حضرت رحمہ اللہ کے بارے میں تاثرات لکھنے کی درخواست کی جائے۔ چنانچے کئی ا کابر نے صرف میر کی درخواست ہی جائے۔ چنانچے کئی ا کابر نے صرف میر کی درخواست پر لکھا اور بہت مفیدا ورحقائق سے بھر پورتخ بر لکھی۔ بہت سے اہل قلم حضرات نے صرف میرے اعلان سے مطلع ہوکر چھے اپنے مضامین ارسال فرمائے۔ ان کا بھی میں بہت شکر گذار ہوں جب کہ بعض حضرات سے میں نے خود دابط کر کے مضامین ارسال کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے بھی اپنے مضامین ارسال فرمائر میری حوصلہ افزائی کی درخواست کی تو انہوں نے بھی اپنے مضامین ارسال فرمائر میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ فجر اہم اللہ احسن الجزاء۔

اس طرح بے مجموعہ حضرت الاستاذ رحمہ اللہ کے حالات زندگی ، روش کارنا ہے وزریں خدمات، کمالات و خصوصیات اوراوصاف وامتیازات ، نفوش و تأثر ات اوراعتراف فضل و کمال فقهی بصیرت اوراصلاحی تقیدات ، مشاہیر کے تعزیق بیغامات اور منظومات و مراثی پر مشمل ایک ضخیم تذکرہ کی شکل میں آپ کے سامنے ہے ، جو در حقیقت عقیدت و محبت اور دھیت تلکہ نے کہ کا ظہار ہے ۔ یوں بھی کہ سکتے ہیں کہ بی تذکرہ اپنے استاذ محترم رحمہ اللہ کی خدمت میں ایک حقیر سانذ را فتہ عقیدت ہے۔

برادرم مولا نااخلاق الرحمٰن قاسمی استاذ حدیث جاُمعة الطبیات بنگلور اورعزیز محترم جناب مولا نامفتی محمد عارف جسیلم بری مقیم حال لدهیانه کا بے حدمشکور ہوں کہ اول الذکر نے کمپیوٹر کتابت کے مراحل بہت تنذہی سے انجام دیے اور ثانی الذکر دام فضلہ نے کتاب کی ترتیب میں میرا تعاون کیا۔اللہ النہ ان دونوں حصرات کو جزائے خیرعطافر مائے۔



خليل الرحمٰن قاسمي برني

حرف دعا

حضرت مولاتا قاری شفیق الرحمٰن بلندشهری سیستاذ دارالعلوم دیوبند

بإسمه تعالى

میرے مشفق و مربی اور محسن و کرم فر ، استاذ محتر م حضرت مولا تامفتی سعیدا حمد صب پالن بوری قدس سرہ شیخ الحدیث وصدرا سدرسین درانعلوم دیوبند کے تذکرہ پر مشتمل ایک مفصل مجموعہ میر ہے۔ ہس میں عزیز م مفتی خلیل الرحمن قائی سلمہ اللہ تقالی نے مختلف اصحاب قلم کے مف میں جمع کے ہیں ، تیز خود انہوں نے بھی اپنے مختلف مف میں اس میں شامل کے ہیں جوحضرت الاستاذ رحمہ اللہ کے حال ت ر تدگی اوراوں ف وعلی خدمات سے متعلق ہیں۔

عزیز سمہ کو اللہ نے حضرات اکا ہر اور علمی شخصیات پر لکھنے کا خاص ذوق وسلیقہ دیا ہے۔ ماشاء اللہ اس سلسلے کی کئی اہم کما ہیں ان کے قلم سے کسی جا چکی ہیں اور مقبولیت کی نگاہ ہے دیکھی گئیں ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت عزیزم کی اس ٹی کاوش کو بھی مقبولیت سے نوازے۔اورمزیدد بی علمی خدماے کی توفیق عطافر مائے۔آمین



شفیق الرحمن خادم دار العلوم دیوبشد ۱۵رزیجی و که ۱۳۴۴مه

حرف تشجيع

حضرت مولانا سعمان صاحب بجنوري مدظله استاذ دارالعلوم ديوبند

عزیز گرامی جناب مولانا مفتی خلیل الرحن برنی زید مجده کی نی تالیف سامنے ہے، جس بیں انہوں نے استاذ العلماء ، محدث وفقیہ حفزت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالنج ری نوراللد مرقد ہ کے بارے بیس محلف اصحاب قلم کے مضامین جمع کئے بیں ۔ نیز اپنے قلم سے کی عنوانات کے تحت حضرت کی شخصیت پرا ظہار خیال کیا ہے۔

حضرت الاستاذ رحمہ اللہ کی شخصیت اپنی حیات میں بھی بھتاج تعارف نہیں تھی کہوہ ملت اسلامیہ کے مرکز دارالعلوم دیو بند کے سب ہے اعلی منصب صدرالمدرسین کے مند نشیس نتے ،اوران کی تصانیف ہماری دنیا ہیں بھیل کر اٹل علم سے خراج شمین حاصل کرچکی تعیس الیکن وفات کے بعد تو ان کے تلانہ ہو منتسین کی نگارشات نے ان کی شخصیت اورخصوصیات کو اورزیادہ نمایاں اورواضح کر دیا ہے اور بہت کم عدت میں ان کے بارے برار ہاسفات وجود ہیں سے جی جی اور متعدد کتا ہیں منظر عام پر آئی ہیں۔

زرنظر آناب بھی ای سلسلہ کی ایک خوبصورت کڑی ہے جو یقیینا مرتب کے سلقہ کی بناء پر مقبویت حاصل کرے گی ، عزیز مرتب حفظہ اللہ کواپنے اسا تذہ گرام اور علمی شخصیات پر لکھنے کا خاص شوق اور سلیقہ و تجربہ ہے ، ان کے قلم سے تذکرہ وسوائے اور دیگر اصد جی موضوعات پر متعدد کیا ہیں منظر عام پر آ چکی ہیں اور الل علم نے ان کوقد رکی نگاہ ہے دیکھا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزب اس کتاب کو بھی تبول عام عطاء فربائے اور عزیز بھتر م کومزید علمی و دین خدہ ت کی تو نیق ارز انی فرہ گئے ہیں۔

محرسمان عفالشعند في دم قدرين و زاهوم ديويند الماريخ الأول الاس بي الماراكة رواجه وشد

حرفتائير

حضرت مولا تامفتي افتخار احمرصاحب قاسمي

اس میں کوئی شک نہیں کہ بزرگان دین، اکابرین امت اور اولیائے کرام کی حیات میں جس طرح ان کی ذات، ان کے عوم اور ان کے وجودے فا کدوا تھایا جاتا ہا ہی طرح ان کے وصل کے بعد ان کے حالات زندگی ، ان کے اقوال اور ان کے مفوظ ت وغیرہ کوئٹریوں میں ضبط کر کے بہیشہ فا کدوا تھ یا جائے کا راستہ قائم کیا جاتا ہے۔ اور بیسلسد زمانے سے چل آ رہاہے دین کتب کے ذخیروں میں بزرگوں کی سوائے حیات اور ان کے مفوظات واقوال پر مشتمل ہے شہر کتا ہیں موجود ہیں۔ ای و خیرہ میں اضافہ کرتے ہوئے اس ملفوظات واقوال پر مشتمل ہے شہر کتا ہیں موجود ہیں۔ ای و خیرہ میں اضافہ کرتے ہوئے اس وقت ہندوستان کی عظیم علمی وعیقری شخصیت حضرت مولانا مفتی سعید صحب پالاہوری رحمتہ اللہ عدیہ کی سوائے اور زندگی کے قیمتی گوشوں پر مشتم ملک کے اکابرین کے مضامین جمع کرکے اللہ عدیہ کی سوائے اور زندگی کے قیمتی گوشوں پر مشتم ملک کے اکابرین کے مضامین جمع کرکے میں تعظرت مولانا فیل افران کی اس کے مؤلف و مرحب ایک جیدالاستعداد نیک اور صافح عالم ویل حضرت مولانا فیل افران ما حسب بر فی وامت بر کا تیم امام و خطیب میورا فاروق وہمس ٹائن ن بھور جیں ، جن کو اندر تعالی نے لکھٹے پڑھئے کا ذوق سلیم عطافر مایا ہے۔ اور جن کے قلم علی کون بھور گوری وسیول کن ہیں منصر شہور پر آ کر وار جسے کا ذوق سلیم عطافر مایا ہے۔ اور جن کے قلم سے چھوٹی بڑی وسیول کن ہیں منصر شہور پر آ کر وار قسیم عطافر مایا ہے۔ اور جن کے قلم سے چھوٹی بڑی ور دسیول کن ہیں منصر شہور پر آ کر وار قسیم عطافر مایا ہے۔ اور جن کے قلم

محترم موصوف نے حصرت رحمۃ اللہ علیہ پرایک شامدار کتاب تالیف فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس گرانفقدر خدمت کوشرف قبولیت عطا کر کے مقبول عام وتام فرمائے اور مؤلف کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔آئین

افتخارا حمرقاسمي

مبتهم مدرسه عربية ليم القرآن بثكلور وصدر جعية عناءكرنا كك

حرف اعتبار

حضرت مولا نا حجراسلام المجم صاحب مظاهرى مهتم درسيض الاسلام صور وخطيب مجداب بن كرشل استريت . نكور

گذرے ہوئے حضرات الل علم وائل تفق ی کے احوال و واقعات میں بعد میں آئے والوں کے لئے عبرتیں اور تھیجین ہوتی ہیں،اس سے اساف سے میطریقدرہاہے کہ وہ اپنے بزرگوں کی سوانح مرتب کرتے ہیں ، جن میں ان کے حادیت اور واقعات ، حصول علم کی راو میں ان کی مساعی جيله، كوششين اورجدوجيد، إس مبارك راه بن حائل مشكلات ، دشواريال اوريريشانيال اور پهران ے عبدہ برآ ہونے کی صورتیں ، نیز اُن کی ان دشوارترین گھا ٹیوں سے گذرنے کے بعد کامیانی اور مقبولیت کاذ کرجمیل ہوتا ہے۔اس وقت میر ہے۔ا مضع عزیز مسفتی خلیل الرحمٰن قامی برنی کی تذکرہ وسوائح کی قبیل سے ایک شخیم اورش ندار کتاب ساستے ہے۔اس میں انہوں نے ماضی قریب کی ایک عظيم بستى بسلم شخصيت اوراستاذ العلماء حضرت مولا ناسفتى سعيداحد يالن يورى قدس مره ينخ الحديث وصدر المدرسين وارالعلوم ويو بند كے متعلق مبسوط وقيتي تحريرين جمع كى بين - جامع ومرتب چوب كـ اس راه كرمعروف وانف كارول ميل ساليه مين ، جن كاقلم روال دوال بيدوه ما شاء التدخوب لكهين ہیں اوراچھا لکھتے ہیں۔ تذکرہ نگاری میں ان کا پنااسلوب ہے، دسیوں کیا ہیں ان کے قلم گوہر بار ہے لکھی جا بیکی ہیں اور مقبولیت کی نگاہ ہے دیکھی گئیں ہیں مشہر بنگلور کی ایک معروف مجد' الفاروق وہمس ٹاؤن' میں امام وخطیب کے ساتھ شہر کی ٹی جگہوں میں ورس عدیم شاوروروس قرآن کا سسد جاری رکھتے کے ساتھوان کا تصنیفی و تالیفی کام ایک قابل فقر راور لا اُق تقلید مورد ہے۔ وعدے کے اللہ تعالی موصوف کی بیکتاب شرف قبولیت بینوازے اور مزید علمی تر قیات ہے مال مال فرمائے ۔ آمین



(مولانا) هم اسلام الجم مظاهري طب موليان اكرفيل الريد بكور



حصرت موله نامحمد اخد ق الرحن قائمی ڈائز کٹر ماڈرن عربک اکیڈی بنگلور

مفتى خليل الرحمٰن قاسمي برني، ابن حصرت مولانا قارى شفيق الرحمٰن صاحب بلند شهری،استاذ وارالعلوم دیوبند،ایک صالح نو جوان اورمضبوط و با فیض عالم دین بیل بشریف باب کی شریف اولا د ہوئے کے ساتھ علم وعمل کا حسین سنگم ہیں۔اخلاق وکردار اور حسن معاشرت میں بزرگوں کی روایات کے بین میں فیاضی وسخاوت اور دوسروں کیلئے ہمدردی والے جذبات میں اپنے والدمحتر م کے بیجے جائشین ہیں۔وضعداری اور رکھ رکھا وَوالی صفت بھی ان میں بہت نمایاں ہے۔اسلاف ہےاعلی درجے کی شرعی عقیدت اور کھمل احرّ ام، نیز صالحین ہے محبت ان کا شعار ہے۔ میں نے بار ہان کو پیشعر کنگناتے ہوے سنا ا ہے ۔ الصالحين ولست منهم العال الله يرزقني صلاحا ١٠٠ ٢ ١٠ ال عابان كولي جذبات وخيالات كالبخولي اندازه ركاسكته جنء وهنقيقت بين نيك اورصاحب علم ونضل بين اور نیکی و نیک اوگول سے محبت کرتے ہیں کئی بزرگول سے ان کا اصلاحی تعنق رہا ہے اور ان ا كابركي طرف سے ان كو اجازت وخلافت بھى حاصل ہے۔ فقدرت نے انھيں كو نا كوب خصوصیات ہے نوازا ہ اچنال چہ وہ ایک خوش ہیاں مقرر ہونے کے ساتھ بہترین قلمکا ربھی جیں۔ول ورد مند رکھتے ہیں۔اس لیے تحریر وتقریر دونوں میں اثر انگیزی صاف نظر آتی ہے۔ان کی تحریریں شستہ،صاف اور آسان ہوتی ہیں۔سوانح،خاکہ نگاری اور دعوت واصلاح ان کے موضوعات ہیں۔ زیادہ تر خامہ فرسائی اضیں تین موضوعات پر کرتے ہیں ، مگر

کئی دفعہ حالات کے تناظر میں بھی تھم کو جنبش دیتے ہیں ،تو تھم کا حق اوا کرتے ہیں۔ جاری حالات پر انھوں نے جو پچھ لکھا ہے وہ سب راہنم کی کا ایک فاضلا نہ انداز اور اسلاف ہی کا نظر ہے ہے ، جے انھول نے سنٹے اسبوب میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور وہ اپنی کوشش میں کا میاب بھی ہیں۔ آپ کو نظر آئے گا کہ ان کی تحریروں میں سادگی کے ساتھ ندرت و بائیمن بھی ہے۔ اس کے ساتھ دیرہ حقیقت ہے کہ ان کی تحریر میں حوالوں سے مزین اور وہ اگل وہ راہیں سے آراستہ ہوتی ہیں ،

موصوف کی پیدائش 1982ء میں یو پی کے مشہور شیر بلند شیر میں ہوگی۔ نورانی قاعدہ اوناظرہ قرآن کی تعلیم گھر کے قریب ایک کمتب میں ہوگ۔ اس کے بعد قریب دو پارے قاری محسن صاحب کے سامنے حفظ ہوں۔ بعد از ال پوراقر آن ثع تجویدہ قرآت و پارے قاری محسن صاحب کے سامنے حفظ ہوں۔ بعد از ال پوراقر آن ثع تجویدہ قرآت اللہ محترم سے پڑھا۔ دوس ل شعبہ تجوید میں رہے اورائی در میون حضرت مواد نا قاری جمشید علی صاحب است فو دارا تعلوم دیو بتد سے فاری کی ضروری تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد باقلہ محسن ہو اور پھر 2003 میں سند فراخت حاصل کی۔ دورہ صدیت باقلہ میں آپ کے اس آنہ ہوں داخل ہوں نافصیرا حمد خان صاحب شخ الحد ہے قد اس سرہ حضرت موں نافصیرا حمد خان صاحب شخ الحد ہے قد اس سرہ حضرت مولانا عبد الحق مقلی قد اس سرہ حضرت موں نا قرالدین صاحب گور کھیور کی حضرت مولانا نعمت اللہ مولانا سید ارشد عد فی حضرت موں ناقر الدین صاحب گور کھیور کی حضرت مولانا نعمت اللہ عظمی حضرت موں ناقاری عثان دامت برکاتهم خاص طور برقابل ذکر ہیں۔

دارالعلوم دیوبند ماورعلمی سے بی 2004 و بیس تکیل افقاء سے فراغت حاصل کی اس کے بعد اساتذہ دارالعلوم دیوبند کے تھم سے دوسال دارالعلوام سعد بیا کر شلع ہری دوار اتران کی بیس تدریبا کیر شلع ہری دوار اتران کی بیس تدریبی خدہ ت انجام دیں ۔2008ء بیس بنگلور شفتی ہوہ ، یہاں ایک مدرسے بیس چیسال کتب فقد اصول حدیث اور حدیث کی مشہور کتاب سنن ترفدی کی تدریس کی شرف حاصل رہا اور ساتھ میں امامت و خطابت کے بھی فرائفس انجام دیتے رہے۔اس

وقت شہر بنگاور کے گئی مقامات پر دروس تقییر اور تاری آئے کے کا ضرات پیش کرنے کی ذمد داری
کے ساتھ درس تر فری کا بھی سسلہ ہے اور قرآن وحدیث آن فی وی چینل پر اسلامی خطبات
کی ذمہ داری ہے۔ ایک ورجن س زیادہ تھا نیف ہیں، جن میں نفوش حیات سوائے حضرت
مولانا نصیر احمد خان صاحب شخ الحدیث وصدر امدر سین دارالعموم دیوبنداور قافلہ علم و
کمال، دعوت فکر واصلاح کی ضخیم جلدول میں مقبول عام وخاص کتا ہوں میں شامل ہیں۔ شہر
کمال، دعوت فکر واصلاح کی ضخیم جلدول میں مقبول عام وخاص کتا ہوں میں شامل ہیں۔ شہر
کی معروف مسجد بنام الفاروق میں اور مخطیب اور مفسر کی حیثیت سے خدمات ہیں ، شہر بنگلور
کے مشہورا ور معتبر علماء میں ان کا شار ہے اور وہیں الفاروق کے قریب میں رہائش ہے۔ اس
وفت موصوف کی تازہ تالیف بنام سطان اسلماء تذکرہ حضرت مفتی سعیدا حمرص حب پالن
پوری میں سے ہے ، جو ہر اغتبار سے آئی کھل سوائی دستا ویز ہے۔ امید ہے کہ حضرت
مفتی صاحب کی بیرکا وش بھی س بقتر تحریروں کی طرح مقبول عام وخاص ہوگ ۔ وعامے کہ انقد
تق کی موصوف کی عمرا وعلم میں برکمت عطافر ہے اور ان کا زور تلم اور زیادہ کرے۔ آمین



اخلاق الرحمن قاتمی تنیم حال بنگلور ڈائر کٹر ماڈرن عربک اکیڈی بنگلور

سوانحی نقوش

فقه وحديث كالجح بيكرال

حضرت مفتى سعيداحد صاحب بإلن يورى

في الحديث وصدرا الدرسين واد العلوم والإيند

مفتى خليل الرحمان قاسى برنى بنكلور

194 مرک 2020 و مطابق 25 رمضان المبادک 1441 هے مورے سوشل میڈیا کے ذریعہ اطدی کی کہ فقہ و حدیث کے بحرنا پیدا کنا راور امام المعقول والمنقول استاذ محترم حضرت القدس مفتی سعیدا حمصہ حب پالن پوری شیخ لحدیث وارا انعلوم دیو بندگی وٹوں کی علالت کے بعد وار فانی ہے وار باقی کی طرف رصلت فر ، گئے۔ بساختہ زبال پر استر جاع کے کئی ت جاری ہوگئے۔ آنسوؤں کا ایک سیل دوال تھا جور کئے کا نام نہیں لے رہا تھا۔ بہت دئوں کے بعد ایک کیفیت ہوئی کہ کائی دریتک اسٹے آپ کوسنجا سامشکل ہور ہاتھا۔

حضرت الاستاذگی وفات کی اندو بہتا کی جُرنے ان تم م دلوں کو جُرت میں ڈال
دیا ہے ، جن بیس عنم وفن کی عظمتیں جاگزیں ہیں آج پوری جماعت و بو بندا ہے "پ کو بیٹیم
محسوں کر رہی ہے کیوں کہ حضرت الاستاذ موجود ہ دور بیس جماعت د بوبند کے سب سے
بوے سرخیل تھے، آپ استاذ تھے، استاذ ارسا تذہ تھے، بوے تھے، بروں کے بھی بوے
تھے، آپ کود کھی کراسلاف کی یا دنازہ ہوتی تھی، آپ بنتیة السلف اور یا دگارصالیان تھے۔
مراقم کوجن عظیم المرتبت شخصیات دور بنند پایہ ہستیوں کو قریب سے و کھنے کا
مسیس موقع ملااوران کے جاودال نفوش سے قلب ابھی تک متاثر ہان میں حضرت الاستاذ "
کی ذات گرای خاص طور پر شامل ہے۔ آپ کے اس طرح ابھا تک رحلت فریا نے سے
د بوبند سے وابستہ ہر شخص ہم فرار کو گا کوہ گران اوٹ پڑا ہے۔ پوری فضا سوگوار

ہے۔ درود بوار ماتم کنال ہیں۔ ہرائیک رور ہاہے سب کی آنکھول ہیں آنسو ہیں۔ وامد محتر م حضرت موالانا قاری شغیق الرحن صاحب بلند شہری استاذ دارالعلوم دیو بند کا ابھی فون آیا ، آواز مجراری تھی ، رویتے ہوئے ہو چھا، بیٹا پچھا طدع ہے۔ ہیں نے کہا کہ جھے اطلاع ہل پچکی ہے۔ ہیں نے کہا کہ جھے اطلاع ہل پچکی ہے۔ ہیں نے کہا کہ جھے اطلاع ہل پچکی ہے۔ ہیں ہے کہ کرویواور کہ کہ بیٹا! حضرت کے لئے جتنا ہوسکے ایسال تو اب کروحفرت الاستاذ کے ہورے اوپر بہت احسانات ہیں۔ اتنا کہ کرسلسد منقطع کرویا۔ کون کس ہے کیا گے۔ سب غمز دو ہیں سب مغموم ہیں، تمام تلاندہ اور تمام وابتگان ویو بند کے لئے یہ حادث کیا ہے۔ سب غمز دو ہیں سب مغموم ہیں، تمام تلاندہ اور تم ایک کو تو بند کے لئے یہ حادث کیا ہے۔ سب غمز دو ہیں سب مغموم ہیں، تمام تلاندہ اور تم ایک کو تو بند ہیا ہو ہو بند شاید ہوئے کہا ہوئے کہا ہوئے۔ بھینا آپ کی رصلت اس دور قبط الرجال ہیں امت کے ستے بہت بڑے خس رہ کا خس سب ہے۔ یہ ایسا عظیم سانچ ہے جس کو فضلائے دارالعموم اور وابتنگان و یو بند شاید تی کہی سب ہوں کہا گئیں۔

حضرت الاستاذ رحمہ القدے جڑی یا دوں اور ہاتوں کا ایک طویل سلسعہ ہے تگر آج کی تحریر میں حضرت رحمہ القد کے اوصاف و خدمات کی ایک جھلک اور مختصر سوانحی نقوش پیش کئے جارہے ہیں۔

و لادت : تقريباً والسواره مطابق مع الموضع كاليزه وضلع بناس كانش (الله على الموضع كاليزه وضلع بناس كانش (الله كان مطابر علوم المحرات على بيدا الوئة البه كانام والدين في صرف "احد" ركع تقاليكن جب مطابر علوم سهر نيور" على واخله لياتو آب في ابنانام "سعيداحد" خود كلحواياته ، بناس كانش ايك ضنع ب جس كامركزى شهر يالن يورب موضع كاليزه بإلن يورك مشهور بستى بيد جدوب مشرق عن مير سال كان في رسيد جنوب مشرق عن مير ميل كان فاصله يرب -

قعليم وقر بيت: پائي ياچيرال كي بوئة آپ كي والد محترم في كاول كي متب ين تعليم كے لئے بن ويا ، كوت كى تعليم مكمل كرنے كے بعد موصوف اپنے ما موں مولانا عبد ، ارتئن صاحب كي ساتھ "جي لي" تشريف لے كئے ، يہاں چى ، ه تك اپنے ماموں اور ديگر ا س تذہ سے فاری کی ابتدائی کتابیں پڑھتے دہے، چودہ کے بعد ماموں چونکہ تدریس چھوڈ کر گھر واپس آ گئے تھے۔اس لئے آپ بھی ماموں کے ساتھ گھر تشریف لے آئے اور چھ ماہ تک ماموں کے گھر ان سے فاری کی کتابیں پڑھتے دہے،اس کے بعد چارسال تک پالن پور کے مدرسہ میں حضرت مومانا ہاشم صاحب بخاری اور مفتی مجد اکبر میاں صاحب سے عربی کی ابتدائی اور متوسط کتابیں پڑھیں۔

کے سال مقابر مقابر عوم سہار نپور میں داخد کیکر تمن سال تک نحو استطق اور فسفد کی اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لئے وہ سال میں بڑھیں ، پھر فقہ تفسیر ، حدیث اور فنون کی اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لئے وہ سال میں دارا بعلوم و یو بند میں واغل ہوئے ۔ دار لعلوم و یو بند میں آپ کے اسما تذہ میں مولانا سید فخر الحمن عجد اخر حسین صاحب ، حمولا تا سید فخر الحمن صاحب مراد آباد گی ، مولانا شخر الدین صاحب مراد آباد گی ، مولانا شخص مہدی حسن صاحب شاہجہانیور گی ، مولانا المفتی مہدی حسن صاحب شاہجہانیور گی ، مولانا المشیر احمد خان صاحب بعند شہر گی ، اور حضرت مولد نا نصیر احمد خان صاحب شاہر ہیں۔

حضرت موں نانصیر احمد خان صاحب ہے آپ نے دو کتا ہیں پڑھیں''الفوز الکبیر، جلالین شریف'' آپ بھین ہی ہے ذبین فیطین ، کتب بنی اور محنت کے عا دی تھے دارالعلوم دیو بند کی طامب علمانہ زندگی میں بھی کمال شوق بگن اور یکسوئی کے ساتھ تعلیم میں مشغول رہے،اس سے دورہ صدیث ہیں آپ نے اور نمبرے کامیا بی حاصل کی۔

سا المسلوات او ۱۳۸۴ میں آپ نے حضرت مولا نامفتی مہدی حسن صاحب کی ایک ان میں نوی کی مشق کی مشق کی مشق کی مشق کی مشق کی مشق کی مجس میں مہارت کے سبب ارباب دارالعلوم دیویندنے آپ کا دمعین مفتی ''کی حیثیت سے دارالا فتاء دارالعلوم دیویند بیس تقر رکردیا۔

تدریسی زمانه و ارالعلوم اشرفیه را ندیر (سورت) تشریف لائے ،موصوف نے یہاں ''ابودا کا دشریف ،تر ندی شریف ،طحاوی شریف ،شائل ،مؤطین ،آن کی شریف ،این مائیشریف ،مشکلو قاشریف جلالین شریف مع الفوز سریف ،شائل ،مؤطین ، میں کی شریف ،این مائیشریف ،مشکلو قاشریف جلالین شریف مع الفوز الكبير' اورديگر كتب پر هائے كے ساتھ تصنيف و تاليف كامبارك مشغلہ بھى جارى دكھا، يبال رہتے ہوئے آپ نے '' داڑھى اور انبياء كى سنتى ، حرمت مص ہرت ، العون الكبير' اور علامہ طاہر بننى كى ''لمغنى'' كى شرع عربی زبان میں تحریر فرمائی نیز اس زمانہ میں آپ نے حضرت نا نوتو گ کے علوم ومعارف كى تسهيل اور شرح كے كرال قدركام كا آنفاذ فرمايا۔

درس کسی خصوصیت بیدے کہ آپ رسوخ فی انعظم کے ساتھ مضابین کوسلیقہ متدی اور سبھی ہوئی زبان
مصوصیت بیدے کہ آپ رسوخ فی انعظم کے ساتھ مضابین کوسلیقہ متدی اور سبھی ہوئی زبان
میں اس طرح بیان فر استے منے کہ طالب علم آپ کاسبی بہ آس نی سبجھ لیزا ،طلبہ صدیث آپ
کے درس میں حاضری کے لئے خصوصی شوق کا مظاہرہ کر تے نظر آتے ہے اور آکٹر طلبہ آپ کی
ہر بات نقل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ دوران درس سنت کے مطابق تھہر کھر کرکام فر ماتے
ہے اور ائمہ سلف ،ائمہ مجتبلہ بن اور محد شین کرام کا ذکر انتہائی اوب وعظمت کے ساتھ کرتے
ہونے کے ساتھ ساتھ انو کھا اور زال ہوتا تھا۔ اس طرح اقوال مختلفہ کی شقیح اس انداز پر کرتے
ہونے کے ساتھ ساتھ انو کھا اور زال ہوتا تھا۔ اس طرح اقوال مختلفہ کی شقیح اس انداز پر کرتے
کہ ہرامام کا قول حدیث شریف کے قریب نظر آتا اور ہرط لب علم محسوس کرتا کہ اکثر مسائل
کہ ہرامام کا قول حدیث شریف کے قریب نظر آتا اور ہرط لب علم محسوس کرتا کہ اکثر مسائل

درس کی یہ بھی تھی کہ پورے سال درس اس تشہراؤاور ترشیب سے ہوتا تھ کہ کتاب بحسن وخوبی کھمل ہوجہ تی، نیبیں ہوتا کہ مشہور مباحث میں وقت صرف کر کے بقیہ کتاب پرضرور کی توجہ نہ دک جائے مدارک اجتباد (لیعنی اختلاف کی بنیا دی جائے مدارک اجتباد (لیعنی اختلاف کی بنیا دیں ، بیان کرنے برزیادوزور تھا۔ آپ کے درس کی پیضو صیت ترفدی شریف کے درس کے دوران کھل کرس سے آتی تھی اور بید بات تو آپ کا ہرش گرد جانتا ہے کہ سبق کے دوران آپ صرف مسائل ہی بیان نہیں کرتے بلکہ کتاب بھی پڑھاتے اور فن بھی سمجھاتے۔

قىمىسىغىيى خىد معادت: حصرت داد دامت بركاتهم كى جمله تصائيف مقبوليت عامه حاصل كرچكى بين _آپ كى بيشتر تصانيف كثرت سے شائع بوكر مشرق ومغرب جى يہو خ چكى بين ، چن كو برجگه كے علاء نے قدركى نگاہ سے ديكھا ، آپ كى تصانيف بين جوزيا دہ مشہور بين ان كى قبرست درج ذيل ہے:-

" و النير كى عربى شرح) فيض المعمم القرآن ، العون الكبير ، (الفوز الكبير كى عربى شرح) فيض المعهم شرح مقدمه مسلم ، تحفة الدررشرح نخية الفكر ، مبادك الفسفه ، معين الفلسف ، اسلام تغير بذيرونيا مين ، وا راهى اورانبياء كى سنتيل السهبل اوله كامد ، رحمة الندا اواسعه شرح ججة الندال دفه (محمل بانج جدور ميل) تبذيب المغنى (المغنى كى عربى شرح) زيدة الطى وكى بتحفة الألمى شرح ترندى (كلمل آ ترم جلد يس) تخة القارى شرح بخارى "

حضرت والا دامت برکاتهم کی ندکورہ بالاتھ نیف کے علاوہ بھی کئی اور تصانیف ہیں،آپ کی تمام تصانیف ادر تمام تحریروں کا قدر مشترک بیہ ہے کدان میں تر تیب، توضیح اور جامعیت خوب ہے، اس لئے آپ کی تھا نیف دار العلوم دیو بنداور دیگر مدارس عربیہ کے نصاب میں شامل ہیں۔

او صداف و کمالات: قدرت نے آپ کو بہ شار خوبیوں اور عمد واوساف و کمالات ہے تو از اتھا ، اس تعلق ہے آپ کے برادر صغیر حضرت مفتی دمین صاحب پالنو ری کی تحریر

'' استاذ محتر م کوانند جل شانهٔ وقم نوالهٰ نے بہت کی خویوں ہے نواز اہے ، آ ہے کا ذوق الطيف ،طبيعت ، ساده اورنفيس ہے، مزاج ميں استقلال اور اعتدال ہے، فطرت ميں سلامت روی اور ذبحن رسا کے مالک ہیں، زودتو پس اورخوشنولیں ہیں جن وباطل اورصواب وخطء کے درمیان امتیاز کرنے کی وافر صلاحیت رکھتے ہیں اور حق کُل کے ادراک میں یکنا ہے زماند ہیں ۔اورسب سے بڑی خولی ہد ہے کہ موصوف اسینے کا مول بی نہا بیت چست اور حالات كاجوال مردى سے مقابله كرنے والے بين ، بين نے حضرت اقدى جيسا شب وروز محنت کرنے والا اپنی آنکھول ہے نہیں دیکھ ،آپ کے تمام شاگر دجائے ہیں کہ آپ کا درس كتنامقبول بر آب كي تصانيف اور تقارير كتني يرمغز ،مرتب اورجامع موتي بين "-حضرت الاستاذ وامت بر کاتبم کی ذات گرامی کا ایک بردا دصف خور دنواز ی بھی تھی ا پینے چھوٹوں کی اصلاح وتر بیت اور ان کوآ کے بڑھ نے کے لئے راہ کی تعیین اور ان کے دینی على تخليقي كارناموں بران كر تحسين وحوصله افزائي بھي آپ كي خصوصي عادات بيس شامل تھيں۔ تحسوف وسلوك سي آب كاتعلق حفرت والاوامت بركاتم زمات طالبعلمی سے حضرت میں الحدیث مولانا محمدز کر باصاحب قدس سرہ سے بیعت ہوئے۔ای کے سا تحد حفرت مور ناعبدالقادرصاحب رائ يورى رحمه التدكي عرفاني واصداحي مجالس مين شركت كرت رب،اورا خريس حضرت مولانامفتي محد مظفر حسين صاحب قدر اسراه ت تعلق قائم كيا حضرت مفتى مظفر حسين صاحب قدس سرة نے با قاعدہ آپ کواجازت بيت وارشاد سے نوازا۔ اهل وعيال كى قربيت . الرامال كاربية آب في طريقة كاركوما منے رکھ کر انجام دی تھی ، وہ ایک انو تھی مثال ہے ،آپ نے سب سے پہلے اپنی اہلیہ محترمہ (نورائندمر قد ہا) کوقر آن کریم حفظ کرایا ، پھر تمام بچوں کے حفظ کی ذ مدداری اہلیہ محتر مد (نو رالقدم فقد ہا) کے سیرد کی ۔ ماشاء اللہ انہوں نے تمام صاحبر اوول اور صاحبر او یوں کوحفظ قر آن کھل کرا دیا نیزے حتر اووں کی دلہتوں کو بھی حفظ قر آن کی دولت ہے بہر ہ مند کیا۔ حضرت الاستاذ دامت بر کاتیم کوالندتند کی ئے کثر ت اولا د کی نیمت عظمی ہے بھی

نوازاہ، چنانی گیارہ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہوئیں جن بیں بڑے صاحبزادے جناب حافظ مولوی مفتی رشید ہو صاحب 1998ء کے ایک حاوثہ بیں شہید ہوگئے اور بیک صاحب اور کی حادثہ بیں شہید ہوگئے اور بیک صاحب اور کی حید صاحب ہوگئے تھے۔ ماش مالٹہ نو صاحبزادے اور دوصاحبزادیاں بقید صاحب ہی اللہ کو پیارے ہوگئے تھے۔ ماش مالٹہ نو صاحبزادے اور دوصاحبزادیاں بقید حیات ہیں ، اہیہ محتز مدچند عرصہ پہلے اللہ کو بیاری ہوگئی تھیں۔ بلا شبہ صفرت کی علمی ترقیوں میں ان کا بھی حصد ہے ، اللہ تن کی قبر کونور سے بھر دے۔ آج حفرت الاستاذ کے اس طرح جے جانے سے پوری علمی دنیا سوگوارہ اور ہرایک این آپ کو بیتم محسول کر رہا ہے صاحب کی حسات کو قبول فر مائے اور دارالعموم دیویند کو آپ کا لام امبدل نصیب فریائے آ ہیں کی حسات کو قبول فر مائے اور دارالعموم دیویند کو آپ کا لام امبدل نصیب فریائے آ ہیں کی حسات کو قبول فر مائے اور دارالعموم دیویند کو آپ کا لام امبدل نصیب فریائے آ ہیں کی حسات کو قبول فر مائے اور دارالعموم دیویند کو آپ کا لام امبدل نصیب فریائے آ ہیں کی حسات کو قبول فر مائے اور دارالعموم دیویند کو آپ کا لام امبدل نصیب فریائے آ ہیں کی حسات کو قبول فر مائے اور دارالعموم دیویند کو آپ کا لام امبدل نصیب فریائے آ ہیں)۔



حیات سعید کامخضرخا که

از حضرت مولا نامفتی امین صاحب پالن بوری مدخله العالی تلخیص داضافهٔ ژاکژمولا نااشتیاق احمدقاسی. سستاذ دارالعلوم دیوبند

اسىم گىداھىي : (حضرت مولا نامفتى سعيداحمد بن يوسف بن على بن جيوا (يكي^ل) بن نور**جمد** (شخ الحديث وصدرالمدرسين دارالعلوم ديو بند)

ولادت باسعادت (محفوظ فيل ،اغراز ع سے) ١٣٠٩ م، ١٣٠١هـ

جائے پیدائش کالیز وضلع بناس کاشفاء شاں مجرست، آبائی وطن ڈیھاڈ گاؤں کی نئی بستی مجاہد پورہ، رہائش گاہ: ڈیھاڈ کی سرحد میں۔ مستفل رہائش گاہ۔ محلّد اندرون کوشلہ، دیویند۔

شعب عيم (1) كمتب كاليوء اساتذه . مولانا داؤد چودهرى مولانا حييب الله چودهرى مورينا ايراتيم جونكي (سابق مح الحديث دارالعلوم آنند "كجرات") بين -

(۲) دارالعلوم چھا ہی، میں چھاہ) ایئے ماموں مور ناعبدالرحمٰن شیر اور دیگر اساتڈہ سے فاری کی ابتدائی کتابیں پڑھیں، پھر ماموں کے ساتھان کے وطن جو نی سیندھتی میں فاری کی تخییل ہوئی۔ (۳) پائن بور میں مصلح امت حضرت مولانا محد نذیر میاں کے مدرسہ میں عربی کی ابتدائی اور متوسط کتا بیں پڑھیں حضرت مولانا مفتی محد اکبر صاحب اور مولانا محمد ہاشم بخاری آپ کے استاذ ہیں، جو بعد میں دارالعلوم دیو بند میں استاذ ہوں۔

(۳) مظاہر علوم سہرن بور ۱۳۷۱ هـ تا ۱۳۷۸ ه حفرت علامه صدیق احد صاحب جموئی مولانا محمد یا مین صاحب سہار نیوری ، حضرت مولانا مفتی محمد یکی صاحب سہار نیوری ، حضرت مولا نامفتی عبدالعزیز صاحب رائے پوری اور حضرت مو یا ناوقارعلی صاحب بجنوری رحمهم امتد ہے منطق وفلسفہ تحواور ویکرعلوم کی کتابیں پڑھییں۔

(۵) دارانعلوم دیوبند شوال ۱۳۷۹ هدیس داخله لیا اور۳۸۳ ه تک بداییا ویین ، جایایین ، لفوز الکبیر، تصریح ، بست باب ،شرح چنمینی ، رساله فتیه ، همسیه علم بیئت کی کتابیس ، مشکورة ، مصایح ، مدایه تزین بتفییر بیضاوی اور دورهٔ حدیث شریف کی کتابیس پژهیس -

اهد انتهای حضرت مولد ناسیداختر حسین صدب دیوبندی جعفرت مولد تا بشیراحمده اساحب بلند شیری ، حضرت مولد تا سیدسن صاحب بلند شیری ، حضرت مولد تا سیدسن صاحب و یوبندی ، حضرت مولد تا اسلام الحق صاحب کیرانوی ، حضرت مولد تا اسلام الحق صاحب اعظمی ، حضرت مولد تا قاری محمد طیب صاحب ، حضرت مولد تا فخر انحن صاحب مراد آبادی ، حضرت مولد تا فخر اندین مراد آبادی ، حضرت مولد تا فخر اندین مراد آبادی ، حضرت علامه محمد ایرانیم صاحب بلیوی ، حضرت مولد تا حبوری حضرت مولد تا حبرای پوری ، حضرت مولد تا عبدالا حدصاحب و یوبندی ، شخرت مولد تا حبوری حضرت مولد تا حبوری ، حضرت مولد تا حبول کوری ، حضرت مولد تا عبدالا حدصاحب د یوبندی ، شخ محمود عبدالو باب محمود مصری رخمیم اند تعالی .

دورہ کو بیٹ شریف میں پہلی بوزیشن سے کامیابی حاصل ہوئی، شیخ مسلم میں نہرات پیٹالیس ہیں بقیہ ساری کتابوں میں بورے (صد فی صد) پچاس پچاس ہیں۔ ۱۳۸۴ھ میں کئیل افقاء میں داخلہ لیا اسی سل کے محمود عبدالوہا بہمورم مری سے حفظ قر آن کا آغاز فر مایا دورا ہے بھی کی حضرت مولا نامفتی محمد میں صاحب استاذ حدیث دارالعلوم دیو یند کو حفظ کرایا اسی سال دیا با انتظام نے فتوی نو یسی کے لیے معاون افقاء کی حیثیت سے تقرر کیا سنتقل تقرر میں بعض اوگوں نے روڑے اٹھائے تو حضرت علامہ بلیادی نے فرمایا "مولوی صاحب! گھراؤنہیں ، اس سے اجھے آؤگے، چنانچ نو سال بعد ۱۳۹۳ھ میں درجہ وسطی ، لف کے استاذ کی حیثیت سے تقرر ہوگیا۔

۱۳۲۹ ہے بروز چہارشنبہ کس تعلیم نے سیح بخاری جلداول کی تدریس آپ سے متعلق فرمائی، اس کے بعد اس سے اسلام بھارشنبہ کا درس دیا، اس کے بعد اس سال بخاری شریف کا درس دیا، اس کے بعد اس سال استعبان المعظم کوجنس شوری نے پہلی نشست بیس صدرالمدرسین کا عبدہ وتفویض فرماتے ہوئے دوسری نشست بیس شرکت کی دوست دی، الحمد مقداس عبد سے برجمی وقار وتمکنت کے ساتھ وفات تک فائز رہے۔

مدرات بھی انجام دی ہیں۔ خدرات بھی انجام دی ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کی نظامت "مجلس تحفظ تم ثبوت" کی نظامت

کاسبرا آپ کے سرتھا مجلس کے قیام کے روز اول ہے اپنی وفات تک آپ نے اس کو بخشن و خوبی انجام دیااور زندگی کی خری تقریر بھی ختم نبوت کے اثبات 'پرفر، ئی۔
قد صد اخدیف ا - ہدایت القرآن (آٹھ جلد) ہا تحقۃ القاری (گیارہ جلد) ہا - تحقۃ الالمعی آٹھ جلد) ہا - زبدۃ الطحاوی (عربی) ۔ ۵ - رحمۃ اللہ الواسعہ ، ۲ - تبذیب المفنی (غیر مطبوعہ) ، ۵ - ب افادات نا توقوی ، ۸ - افادات رشیدیہ ۹ - اسفوز الکبیر (عربی) ۱۰ - العون الکبیر شرح عربی الفوز الکبیر ، ۱ - فیض المنعم ، ۱۲ - تحقۃ الدرر ، ۱۳ - حیات امام ابوداؤد ، ۱۳ - مشاہیر محد شین وفقی نے کرام اور تذکرہ داویان کتب حدیث ، ۱۲ - حیات امام ابوداؤد ، ۱۳ - حیات امام طوادی ، ۱۳ - مشاہیر محد شین وفقی نے کرام اور تذکرہ داویان کتب حدیث ، ۱۳ - حیات امام طوادی ، ۱۳ - مشاہیر محد شین وفقی نے کرام اور تذکرہ داویان کتب حدیث ، ۱۳ - حیات امام طوادی ، ۱۳ - مشاہیر محد شین وفقی سے کرام اور تذکرہ داویان کتب حدیث ، ۱۳ - حیات امام طوادی ، ۱۳ - مشاہیر محد شین وفقی سے کرام اور تذکرہ داویان کتب میں میں میں معاون ، ۱۳ - مشاہد کر در اور اور کیاں کر در اور اور کار کردیاں کرد

مبادی الفسفه (عربی)، ۱-معین انقلسفه، ۱۸- مبادی الاصول (عربی)،۱۹ معین الاصول ، ٢٠ - مقاح التبذيب ، ٢١ - آسان منطق ٢٢٠ - آسان صرف٣٢ - آسان محو٢٢ -آ سان فارک قواعد، ۲۵-محفوظات (بچول کے لیے آیات واحادیث کا مجموعہ) تین حصے، ۲ ۲- آب فتوی کیسے دیں؟ ، ۲۷ - کیا مقتدی پر فاتحہ واجب ہے؟ ۲۸ - اسلام تغیر پذیر ونیا یں ، ۲۹ - نبوت نے اسل م کوکیا دیا؟ ، ۳۰ - ڈاڑھی اور انبیا و کی سنتیں ، ۳۱ - حرمت مصابرت ٣٣ - تسهيل اوله ً كامد حواشي وعناوين ٣٣٠ - اييناح الادله٣٣ - حواشي امداد القتاوي (جلمه اول)، ٣٥- تحقيق وتعليق جمة القدالبالفه (عربي)، ٣٦- شرح على ترندي، ٣٥- وافيدهاشيد عر لی کافیه، ۳۸- مادی شرح کافیه، ۳۹علمی خطیات (دوجلد)، ۴۶- وین کی بنیادی اورتقلید کی ضرورت، ۴۱ –عصری تعلیم ۴۲ – جلبه تعزیت اوراس کا شرکی تھی ۴۲۰ – ارشا دانشہو م شرح سلم العلوم ، ٢٨٠ - كامل ير بان البي (جورجد) ٥٥٠ - فقد في اقرب الى العصوص بـ (متعدد كتابول كرتر جم ، فارى ، پشتو ، انگريزى ، بنكالى ، برمى اورديگرز بانول ييس بو ييك بين) اولاد واحسفاد ا-مولوي مفتى حافظ رشيداحدم حوم ان كرد وفرزىد (١)مفتى حافظ سيح الله، (٢) حافظ سي المديه - حافظ معيدم حوم، ال كدوفرزند (1) حافظ حبيب الله، (٣) مجيب امتداوردودختر ٠ (٣) حافظ نحبيبه ١٠ ٣) حافظه فاطمه

۳ - موبوی حافظ و حیداحمد، ان کے فرزند (۱) حافظ سعدالله اور دفتر (۴) فریجه ـ ۳ - مولوی حافظ حسن احمد، ان کے فرزند. (۱) حافظ حسان، وفتر . (۲) حافظ پشری، (۳) حافظ حشی، (۳) حافظ سعدی ـ

> ۵-مولا ناحافظ حسین احمد، ان کے فرزند (۱) حمد، دختر ۲۰) حافظ ملی۔ ۲ مول ناحافظ ابرائیم ، ان کے فرزند (1) حافظ کی ، (۲) انیسہ ، (۳) ، ریب ۷ حافظ قاسم احمد، ان کے فرزند: (۱) حافظ عاصم ، (۲) رشدہ۔

۸- حافظها نشه ان کے فرزند (۱) محمد، دختر (۲) حافظهٔ قائزه، (۳) حافظهٔ فرزیه (۳) حافظهٔ فرزیه (۳) حافظهٔ میره ۵ ۹- مولا ناحافظهٔ که ان کے فرزند (۱) رشید، (۲) حافظهٔ نجمه۔ ۱۰-مول ناحا فظا حمر سعید ان کے فرزند (۱) حافظ حفیظ ، (۲) پوسٹ ، دختر (۳) زینب۔ ۱۱- حافظ فاطمہ، فرزند. (۱) نتیم ، دختر ، (۲) نعمیٰ ، (۳) عظمی۔

۱۲ حافظ عبرالله (۱) عائشه، (۲) سعدیه

١٣٣ - حا فظ عبدالله ـ الن كى الجهى تك كو كى اورا دنبيس ہے ـ

صسلبس اولا ه تیره بین اورسب حافظ بین، پوتے پوتی نواے اورنواسیوں بین افعاره حافظ بین، پوتے پوتی نواے اورنواسیوں بین افعاره حافظ بین، مان طرح خاندان بین کل پھتیں (۳۹) حفاظ بین ۔ خواد چار بار عمر تبدیر بین شریفین کی زیارت نصیب ہوئی، چار بار جواد چار بار عمر ایک عمر میں تعامل کرنے کے لیے کیا تھا، الجید محتر میساتھ تھیں۔

اسسفاد ہندوستان کےعلاوہ بنگلہ دیش، پاکستان ،افریقہ ،امریکا ،کناۋا، برطانیہ، ترکی،قطر کویت ، بحرین ،متحدہ عرب امارات ، بخی اور سمرقند وغیرہ کے اسفار دین حنیف کی تبلیغ کے لیے کیے۔

جیست و خلافت. شخ الحدیث حطرت مول نامحدز کریاسے بیعت ہوئے بمولا ناعبد القادر رائے پوری کی مجالس میں شرکت کی ، حضرت مولا نامفتی مظفر حسین صاحب مظاہری نے اجازت بیعت عنایت فرمائی ، پھرتح بری اجازت نامہ ارسال فرمایا۔

و هات حسوب آیات ۱۲۵ رمضان المبرک ۱۳۳۱ هرطابق ۱۹ رمی ۲۰۲۰ و در شنبه بوانت سنج: ساز سع چه پوت سات ک در میان به به مقدم نیوسنجیونی باسیطل ملا دمینی به منافقا و حیداحمد نے ک به منافقات و میداحمد نے کا میداحمد نے کا میداحمد نے ک به منافقات و میداحمد نے ک به منافقات و میداحمد نے کا میداحمد نے کہ منافقات و میداحمد نے کہ کہ میداحمد نے کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کہ کے کہ کہ کہ کہ کہ کے کہ کہ کہ کہ

حیات سعید ایک نظر میں

مولا نامصطفی شن صاحب پالن پوری تم و یو بندی محاون مرتب قدّوی دارانطوم دیوبند

مفتى سعيد احمد صاحب يالن يوري كا تعارف

(Mahesana) ہے، اور یہ کالیڑ و کے تقریباً ہم کلومیٹر کے فاصلے پر جنوب مغرب میں واقع ہے۔

حالیہ مقام سکونت: محلّمہ اندرون کو ثلہ ، دیویئد بشع :سہارن پور ،اتر پر دیش ،انڈیا۔ نام ونسب اور خاندان . پورا ٹام سعیداحمہ بن پوسف بن علی بی بن جیوا (یکی) بن نور جمہ ۔ نیز آپ پالن پور کے شہور خاندان .' ڈ حانا' سے جیں ،اور براوری 'مومن' ہے۔

آپؓ کی بسم اللہ اور طفولیت کے اساتذہ

جب تایا ابا کی عمریا کی یا چیرسال کی ہوئی تو دادا ابائے نے سپ کی بہم ، للد کرائی ، اور اس کے بعد آپ کو دادا ابائے نے کالین ہ کے کتب میں داخل فر مایا تھا، جہال آپ نے ناظرہ اور دینیات کی تعلیم سے اپنے آپ کوآ راستہ فر مایا۔ آپ کے کتب کے اسا تذہبہ ہیں

ا) حضرت مولاناوا ؤدصاحب چودهری ّ

٢) = حضرت مولانا حبيب الله صاحب چودهري ا

٣) = اورحضرت مولا ناابراجيم صاحبٌ سابق شيخ الحديث دارانعلوم آنند

چھاپی اور پالن پور میں تعلیم اور آپ کے اساتذہ

اس کے بعد دارالعلوم چھائی ہیں جاکراپنے ماموں مولا تاعبدالرحمٰن صاحب کئیے ؟
اور دیگراس انڈ و کرام سے چھ ماہ تک فاری کی ابتدائی کتب پڑھتے رہے ،اور جب آپ کے ماموں چھائی کی تدریس چھوڑ کرا ہے گاؤں 'جونی سیندھن 'آنے لگے تو آپ بھی اپنے ماموں کے ہمراہ آگئے ،اور یہیں چھاہ تک ان سے فاری کی تعلیم عاصل کرتے رہے ۔ فاری کی تعلیم عاصل کرتے رہے ۔ فاری کی تعلیم سے فارغ کی خدر سداسلامیہ کی تعلیم سے فارغ ہوکر حضرت مولا تا محد نذیر میں صاحب پالن پوری گئے در سداسلامیہ عربیہ پالن پوری اور حضرت مولا تا محد بندی کی ابتدائی اور شرح جائی تک کی تعلیم حاصل کر ہے مامیل کر تھی ماصل کر ابتدائی اور شرح جائی تک کی تعلیم حاصل کر میں کہ ابتدائی اور شرح جائی تک کی تعلیم حاصل فرمائی ۔

مدرسہ مظاهر علوم میں تعلیم اور آپؓ کے اساتذہ

٢ ١٩٥٤ ه على آ كى مزيدتعايم حاصل فرمائ كے ليے مدرسه مظاہر

عوم، سہارن بور میں واخلہ لیا۔ آپ کے مظاہر عوم کے اسا تذہبہ ہیں

ا) - امام النحو والمنطق حضرت مولا ناصدين احمرصا حب جمويٌّ

٢) جعفرت مولانا محمريا شن صاحب مهاران يوري

۳) حضرت مولانا کی صاحب سہارن بورگی

۴) - حضرت مولانامفتی عبدالعزیز صاحب رائے یورکی ّ

٥) اورحضرت مولاناوقارعلى صاحب بجنوري ا

دار العلوم دیوبندمیں داخلہ اور آپ کے اساتذہ

الارشوال ۱۹ میلا هیل اعلی تعلیم کے قصد سے اذہر ہند وار انعلوم دیوبند جی باضابطہ دا ضد لیا، اور دار انعلوم دیوبند کے سویں سال ۱۳۸۲ ہے ۱۹۲۴ء جی دورہ حدیث کی محکیل فران کی ، اور دار انعلوم جیسے عظیم انشان اسلامی مرکز کے سالا ندامتحان جی ''فرسٹ پوزیشن فرسٹ ڈیوژن' سے کا میاب ہوئے ، اور سالانہ امتحان جی دورہ حدیث کی محقد دی کستہ وحدیث جی سے تو کتا ہوں جی آپ نے صد فی صدیور سے میں دورہ منہ سرسے کا میابی حاصل فرائی تھی ، صرف مسلم شریف جی بی بی اُن کے ۲۵ نمبرا کے (اس وقت دار العلوم جی قل نمبرات کی آخری حدید تھی ، اوراب یک دہائی ہے ۱۰ نمبر کردیے گئے ہیں) اور دار العلوم جی قل نمبرات کی آخری حدید تھی اوراب یک دہائی ہے ۱۰۰ نمبر کردیے گئے ہیں) اور دار العلوم دیوبند جی بیند جی تا یا آئے جی حضرات اس تذاب پر صاور درج ذیل ہیں

۲) حضرت مولانا بایشیراحمد خان صاحب بلندشیری ۴۷) حضرت مولانا تاحیدالجلیل صاحب کیرانوی ۴۷) حضرت مولانا قاری تحد طب صاحب مشهرد اهلین و بد

NAMES OF THE PROPERTY OF THE P

۸) منظرت مولانا محمظه ورصاحب و بویندگ

ا) محترت مولانا سيّد اختر حسين عباحب ويويندي

٣) حضرت مور، ناستيرحسن صاحب ديو بتديّ

۵) مفرست مود كااسمام الحق حد حدياعظي

-) حفرت مول نافخراص صاحب مرادة بادي

THE PROPERTY OF HE WAS DESIGNATED BY THE SECOND

۹) نخر انحد ثين حضرت مودد ناخر الدين احمد صحب مراه آياد گ -) امام المعقول والمنقو ن حضرت علائد محمد ابرا تيم صاحب بلياد گ
 ۱۱) حضرت مودد ناملتی سيّد مبدى حسن صاحب شاه جهال پور گ ۱۲) حضرت شيخ محمود عبد الوچاب محمود صاحب بلندشير گ
 ۱۳) حضرت مواد نامحيد الاحد صاحب و يند گ

دار الافتاء میں داخله و تقرّر اور حِفظ قرآن

فراغت کے بعد ۱۳۸۲ھ - ۱۳۸۳ھ کے تعلیم سال تکھیل افتاء میں زیر تعلیم سال تکھیل افتاء میں زیر تعلیم رہے ، اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی سیّد مبدی حسن صاحب شاہ جب لپوری کی گرائی میں کتب فقادی کا مطالعہ اور فقوی نولی کی تمرین فرمائے رہے۔ اور اسی سال تایا اُب نے حضرت شیخ محمود عبد الوم ہے مصری از ہری کے یاس کلام یاک کے حفظ کا بھی آ عاز فرمایا۔

مستحكم صلاحيت اور بشارت عظمى

اسم المسلم المس

فرماید '' مولوی صاحب! گیراؤ نہیں 'ال ہے اچھ آؤگے''۔ بھر اللہ یہ چشین گوئی تو (۹)سل بعد صادق آئی ،اور آپ پورے اعزاز کے ساتھ دارالعلوم دیو بندیں ہو خا بطہ در س دقد ریس کے لیے بلا لیے گئے۔ سید صادق حسین کاظمی شمیری نے کیا خوب کہا ہے تو سجھتا ہے 'حوادث ہیں ستانے کے لیے یہ واکرتے ہیں فاہر آزمانے کے سے تندی بادی فاف ہے ندگھرااے عقاب! یو چاتی ہے تھے اُونی اُڑائے کے لیے

راندیر میں آپ کا تقرّر اور تدریسی سفر کا آغاز

جب دارانعلوم دیو بندیس آپ کا تقر رشہ در کا تو حضرت علامہ محدابرا ہیم بلیودگ صاحب کے تواف سے دارالعنوم اشر فیہ رائد ریز (سورت) میں درجہ علیا کے استاذ کی حیثیت سے آپ کا تقر رہوا، پھر آپ اپنے جھوٹے بھائیوں مولانا عبدالمجید صاحب میرے دالد صاحب اور موں نا حبیب الرحمن صاحب کو اپنے ہمراہ لے کررائد پر تشریف لے کئے ،اور پورے ہم ال (ذکی قعدہ ۱۳۸۴ھ – تا – شعبان ۱۳۹۳ھ) کے تعلیمی دورانیہ میں دار انعلوم اشر فیہ رائد ہیں رہ کرتشیر ، حدیث ، فقد اور عقائد کی مختلف کتابیں پڑھا کیں ، اور انعلوم اشر فیہ رائد ہیں رہ کرتشیر ، حدیث ، فقد اور عقائد کی مختلف کتابیں پڑھا کیں ، اور تحدیب کے ساتھ اردو عربی زبان میں چندمفید کتب بھی تالیف فرمائیں۔

دار العلوم ديوبند مين تقرّر اور مناصب جليله

جعرات کی درمیانی شب ٹی دورہ حدیث کے چدرہ سو (۱۵۹۰) طلبہ کو بخاری شریف کا آخری درس دیا ۔

شوال ۱۹۳۱ء ہے ۱۳۲۰ء کے قعیمی سال کے تم تک ۱۳۳۱ سال پر محیط تقلیمی دورانیہ بل مخلف کتب کے اسباق آپ کے ذمدر ہے، تی کی جمل تعلیمی نے ایک تجویز بیں کا رکھ الاقل ۱۳۲۹ء بدھ سے بخاری شریف اقل کا درس بھی آپ کے ذکے کردیں، بعدہ شعبان ۱۳۲۹ء کی مجنس شوری نے اس شجویز کی تو ثیق فرہ دی اور ساتھ بیل شیخ الحدیث اور صدر المدرسین کے مناصب جلیلہ پر بھی آپ کو فائز فرمایا، تب سے ۱۳۲۱ء سے تعلیمی سال کے اختیام عک کل ۱۴ مرتبہ کمس بخاری شریف اقل کا درس دیں، اور بہ حیثیت عبدہ صدر المدرسین کے دار العلوم کی مجس شوری کے رکن بھی رہے۔

ترے سرپہ سائی گن فضل باری شہی ہے پڑھے: جامعہ یں بخاری بخاری کی تقریرین کرتہاری مربزم تدریں، ویکھ ہر)ک نے ہر اک طالب علم کی آرزوتھی دل وجال سے شیدا ہے، ہمرطالب دیں

دار العلوم ديوبندمين تعليمى خدمات

شوال، سنة ١٣٩٣ وهست وفات تك تايا الإن وارالعلوم ويو بنديس جو كتابيل پردها تين ان كي تفصيل سنه وار درج ذيل ہے

سنة ٩٣ - ١٣٩٣ ه بين بمسلم لثبوت، مواميراول بهم انعلوم، مدريسه بيديد، جلالين شريف نصف اوّل مع القوز الكبير، ملاحسن -

سنه۹۵-۱۹۳۷ ههر بمسلم الثبوت ،شرح عقا كدجلالى، ملاحس، جلالين شريف نصف ثانى مع الفوز الكبير ـ

سنه ۹۷-۱۳۹۵ ه پیل امسام ره ، دیوان تنبتی ، میپذی تفسیر بیضا دی یا ره ۳۱ تا ۲۵ ـ

سنه ۱۳۹۷-۱۳۹۷ هنگ دیوان منبقی تفسیر بیض وی پاره ۲۷ تا ۴۷۰ ملاحس، مشکا قاشریف (عارضی) سنه ۹۷-۱۳۹۷ هنگ مشکا قاشریف جلد تانی مع شرح نخبة الفکر، حسامی (باب القیاس) ملاحسن، دیوان حماسه، سبعه معلقه، مهرایی تانی مموطالهام ما لک۔

سنه ۹۹ – ۱۳۹۸ هش: دیوان حماسه سبعه معلقه ، بیضاوی شریف سورهٔ بقره ، مشکا ق شریف جلد تانی مع شرح نخبة انفکر تفسیر مظهری پاره ۲۱ تا ۲۰ موطالهام ما لک ، سرای ، نسانی شریف به سنه ۱۳۰۰ – ۱۳۹۹ ه میس مشکا ق شریف جلد تانی مع شرح نخبة انفکر، بیضاوی شریف پاره ۲۵ تا ۲۵ د بوان حماسه ، سبعه معلقه ، موطان م ، لک ، سراجی .

سنها ۱۳۰۰-۱۳۰۰ هی مشکاة شریف جلدالال مع شرح تخیة الفکر، بینهاوی شریف پاره ۳۶ تا ۳۰ تفسیر مدارک پاره ۲ تا ۱۰ مراتی موها ۱ مجد

سنهٔ ۱۰-۱۰٬۷۰۱ هدین شریف جلد اوّل، بینهاوی شریف سورهٔ بقره، ابو داوّه شریف بخاری شریف جلد دانی بموطاامام ما لک بموط اهام تحد _

سنه ۱۳۰۱ ۱۳۰۰ صفی : تزیذی شریف جهد اوّل ، بیضا وی شریف سورهٔ بقره ،مسلم شریف جهد اوّل ،مقدمه! بن صلاح ، رشید به ،ابن مجه شریف به

سنه ۱۰- ۱۳۰۳ هیل ترندی شریف جلداق، بین وی شریف سورهٔ بقره میها بیدائع ،طحاوی شریف. سند ۲۵- ۱۳۰۰ هدیش ترندی شریف جلداقل بیضاوی شریف سوره بقره ، مدامی ثالث، بخاری شریف جلداقل ،طحاوی شریف.

> سنه ۱۳۰۵-۱۳۰۵ هیش ترندی جداق ل بقسیرانقر آن ، بداییرانق ، طحاوی شریف -سنه ۲۰۰۰ هیش تلخیص الانقان ، ترندی جلداق ل ، بداییرانع ، طحاوی ، ججة القدال الخد -سنه ۲۰۰۵-۱۳۰۶ هیش ترندی شریف جداق ل ، بداییرانع ، طحاوی ، ججة القدال الفد -سنه ۲۰۰۵-۱۳۰۹ هیش ترندی جلداق ل ، بداییژامث ، طحاوی ، ججة القدال الفد -سنه ۲۰۰۵-۱۳۰۵ هیش ترندی جلداق ل ، بداییژامث ، طحاوی ، ججة القدال الفد

سنه ۱۳۹۱ ه ٢٠٠٠ احد تك ترغدى شريف جدراول، حجة التدالبالغداور هوى شريف برهات رب

سنه ۱۳۲۹ احدادر ۱۳۳۰ احداث بخاری شریف جداق اور ترندی شریف جداقل پڑھا کیں۔ اور سنه ۱۳۳۱ احداد ۱۳۳۱ دوتک بخاری شریف جلداق ل پڑھاتے رہے۔

دیگر اهم ذمه داریان

درس وقد ریس کے ساتھ ۱۳۹۵ء میں تایا آبا کے ذیعے دار الاق ی کی تحرانی بھی رہی ، اور الدون کے گرانی بھی رہی ، اور الدوسا حب نے دار الاق ی کی تحرانی اور فتوی تولی کی خدمات انجام دیں۔ نیز مجلس تحفظ شتم نیز ت کے قیام ہے آخری دم تک آپ اس شعبہ کے ناظم اعلی رہے ۔ الغرض سب مفق ضد ذیمہ داریاں آپ بہرسن وخو کی سنجا لیے رہے ، اور دارالعموم دیو بندکی چیش کش کے باوجود اُن کا اضافی الاؤنس بینے ہے انکار فرما دیا۔

تصانيف اور شروحات

تایا ابائے نے درس و تدرلیں، ور فدکورہ بالا خدمات کے ساتھ ساتھ تصنیف و تابیف کے میدان میں بھی گرال قدر خدمات انجام ویں اور آپ نے ایک عظیم علمی سرمایہ تصانیف کی شکل میں چھوڑا ہے ' جو تشنگان علوم کے لیے یقیناً سامان تسکین ہے ، ور ان شاءاللہ انمول تصانیف کی وجہ ہے آپ کا نام صفحات ذہر پر زندہ جاوید رہے گا اور جو آ ٹار علوم چھوڑ کر دُنیا ہے گئے ہیں وہ بطور باقیات صالی ہے ہیں شامل کی سعیدروخ کے واسطے اجروثو، ب بڑھا تے رہیں گئی مدارس میں شامل نصاب رہیں گئی مدارس میں شامل نصاب رہیں گئی مدارس میں شامل نصاب بین ماس لیے جو تابیفات ، شروحات ، اقاوات اور نقار برخانعی آپ کی ہیں 'استفاوہ عام کے بین ، اس لیے جو تابیفات ، شروحات ، اقاوات اور نقار برخانعی آپ کی ہیں 'استفاوہ عام کے بین میں بان کا اجم کی نفار ف پیش خدمیت ہے

| | | امائے کتب | تبر |
|-----|------------------|--------------------|-----|
| ري) | رِ″كِ (أردوه ^جأ | تفسير مدايت الفا | 1 |
| | يپ جديد) | الفوز الكبير (تعر | ۲ |

PC1/28/25/26 #2010EFLTX 2028/C25/2026/GETC20

| | and the state of t | |
|------------------|--|-----|
| | العون الكبيرعمر لي شرح الفوز الكبير | • |
| (| رحمة القدالواسعه اردوشرح جمة القداب مقد(۵ علدي | e |
| ري) | كالل بربان اللي تلخيص رحمة القدالواسد (اردوبهم جد | ۵ |
| | تبة اللدالبالف يرعم في حاشيه (المجلدي) | 4 |
| | تخفة القاري أردوشرح صحح ابخاري (۱۲ جلدي) | 4 |
| | تخفة الألمعي أردوشرح جامع التر مذي (٨جلدي) | A |
| يث) | مقدمه تخفة الأمعي (وتي كي اقسام اورتاريخ مّه وين حد | 9 |
| | شرح عل التر فدى عربي شرح كتاب العمل للتر فدي | 1+ |
| نائل ہے) | شرع عل التريدي اردو (پيرخخة الألمعي جلداة ل بين ٩ | 11 |
| | زيدة الطى وى عرفي شرح معانى الآنار معطحاويٌ | Ir |
| م کے آفر | څاک کنبی الله طلبه وسلم اردو (پیتخته ارامعی جلد مشخ | 11" |
| | فيض أمنعم اردونترح مقدمة سلم نثريف | 100 |
| ايمان) ايمان) | اليفاح المسلم الآل اردوشرح مسلم شريف (كمّاب ا | 10 |
| | تتحقة الدررارد وبشرح نخبة الفكر | 14 |
| | حيات دمام بودا كادر حمدالقد (سوافح تحارف) | 142 |
| | حیات مام طحاوی رحمه الله (سوائح تعارف) | IA |
| ے | مث ہیرمحد ٹٹین وفقہا ءکرام وتذ کرۂ راویان کتب حدے | 19 |
| | تشهيل اوليكامله مصنفه: حضرت يضخ لهندر حمداللدتعا | P+ |

STATE OF STREET

| The state of the s | 1040 48 -1101018 |
|--|------------------|
| متحقيق وتعليق الصاح الدوله مصنفه حضرت شنخ لبندرهم القدعال | r) |
| حواشی امداد الفتاوی جلداوّل (باقی جلدول پر کام نیس ہوا) | 11 |
| ڈ اڑھی اورا نبیاء کی منتیں | *** |
| حرمت مصاہرت (مسر بلی اور دامادی رشتوں کے مسائل) | la Car |
| كيامقتذى برفاتحه واجب ٢٠٠٠ (توثق الكلام مصنف نا نوتوي كي شرح) | ro |
| آپ اُنوى كىيەدىي؟ أردوشرح عقو درسم اُلمفتى لدافائ | P9 |
| عبد الغزيت كاشرق تكم | 松 |
| مبادی لاصول فی اصول الفظه (عربی مثن) | PA |
| معين الاصول اردوشرح مبادى الاصول | P9 |
| مياديُ الفلسفه (عربي مثنن) | ۳. |
| معين الفسفدار دوشرح مبادئ لفسفه | PI |
| ارشا دانفهو م ار دوشرح سلم العلوم | ۳۲ |
| مغماح العنبذيب اردوشرح تتهذيب المنطق | ++ |
| آسان منطق (يةيسير المنطق كى تبذيب ب) | 3464 |
| وافية عربي شرح كافيه | ra |
| بادیداردوشرح کافید (مع مشقی سوالات) | pry |
| آسان نحو(مکمل دوجھ) | 12 |
| آسان صرف (مکمل نین حصے) | 174 |
| | |

| محفوظ ت (تمن هے) يه آسان آيوت واحاديث كالمجموع ہے | P"q |
|---|---------|
| آسان فاری قواعد (کمل دوجھے) | 6/4 |
| ا سد م تغیرید بردُ نیامی (بیرم فیتی مقالول کامجموعه ہے) | m |
| دین کی بنیادی اور تقلید کی ضرورت | [1] |
| عصری تعلیم (ضرورت شرطین الدبیرین) | la, be. |
| علمی خطبات (دو حصے، فیتی اورمفید تقریرول کا مجموعه) | (M) |
| مسئلة تم نبوت اورقادیانی وسوے (مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم دیو بند) | గాద |
| "افادات نانونۇ ي 🚅 اېنامەالفرقان ئىھنۇ بىس شائع شدەھىمون ـ | (r/4 |
| "افاوات رشيديه ما منامدوارانطوم ديو بنديس شائع شده مضمون _ | 74 |
| ومسلم برسل لا اور نفقة بمطلقه كا مسئله " / ١ يهماء بيس وفتر ابتهام وار العلوم | M |
| وبوبندسية شاكع شدة صنمون- | |
| تعدداً زواج رسول پراعتراضات کاعمی جائزه (اس کوکمال الدین شهاب قائمی | rq |
| نے مرتب کر کے دارائٹر ڈھا کہ ہے ش کئے کیا تھا) | |

بظر ثابي اور اصبلاح كرده كتب كا تذكره

ان کے عدا وہ تایا ، با نے متعدد کتا ہوں کی نظر تانی فر مائی ہے اور حرف بدحرف عرق ریزی ہے ان کی اصلاح کی ہے اور قیمتی حواشی لکھے جیں ، وہ یہ جیں

| اسائے کتب | ببر |
|--|-----|
| آسان بیان القرسن (۵جلدین انسپیل مونا ناعقبیرت الله قامی) | ı |
| فآوي رجيميه عديد (۵ جلدي مفتى سيدعبدالرجيم لان پورێ) | ۲ |

| با تیات قروی رشیدیه (از بمور نا نوراکس راشد کا ندهموی) | ۳ |
|--|-----|
| تکمل ویدلل فرآوی و ارا انعلوم و پویند جلد اوّل تا چپارم وجد ۱۸۳ ما ۱۸ | ٣ |
| ا ملتاح العوال ار دوشرحها مآعال (شيخ فخر الدين احدم اداً ماديٌّ) | ۵ |
| تخبيه ٌ صرف ارودشرح بيني عمني (از شيخ الخرالدين احمد مر٠٠ آبادي) | Ч |
| اخيرالكثير أردوشرح الفوزانكبير(از مفتى محمامين پان بورى) | 4 |
| اصلاح معاشره (از مواد نامفتی محداثین صاحب پائن بوری) | A |
| آواب او ان وا قامت (از مفتی محمد امین صاحب پالن پوری) | 4 |
| رضاغانيت كالتورف وتوقب (از بمفتى محمامين پالن پورى) | [+ |
| طرازی اُردوشرح سراجی (۱ز مولانامفتی اشتیاق احد صاحب) | H |
| ه لا بد مند ترجمه در دو (از مولانامنتی اشتیاق احمد صاحب) | (f |
| فقهی ضواط ۲۰ جلدی (از بمفتی اس مدص حب پائن پوری) | it- |
| فقتبی اصول (از مولا نامفتی اسامه صاحب پالن بوری) | ۱۳ |
| مسأئل لميز ان (از مولانامفتي اسامدص حسب يالن بوري) | ۱۵ |
| عوت الغقا وتتوسرا را بصار كماب الوقف كي او دوشرح الدسلامة إدر عددي استانتا الماسان | ŧЧ |
| سواخ نذىرى جديد (از موما ناحكيم عبدالقيوم صاحب پانن بورگ) | 14 |

صدر جمهوریه ایوارڈ

تا يا ابا كو بھارت كى سابقەراشىرىتى پرتىما دىيوكى ئىنگە يا ئىل ئەعرىيى بىل تىمىشىغىف اورمسلمە قابلىت كى سندعط كىتقى ،جس كامتىن درج ذيل ہے ،

" میں بھارت کی راشٹر پتی پرجھا و بوی سنگھ یا ٹیل سعیداحد کوعر کی بیں علمی شغف اورمسلمہ

قابلیت کے سئے یہ سندعطا کرتی ہول۔

نگ دہلی ۱۹ ارجون ۲۰۱۲ء'' کہی صنمون او پر ہندی بیں اور پنچے ارد و میں درج ہے اور آخر میں راشٹریتی (پر تھادیوی سنگھ یوٹیل) کے دستخط میں۔

سحر آفریں خطابات اور دینی اسفار

تایا آبا فہ کورہ بالا قدر میں اور تھنینی کام بہ حسن وخو فی جاری رکھتے ہوئے مُلک و بیرون مُلک کے دین اسفار فر اتے رہتے تھے، چنانچہ چالیس (۲۰۹) سال سے تایا آبا ہر سال رمضان المبارک میں ، اور مجھی عبد الاضی اور ششما ہی کی تعطیل کلال میں برطانیہ ، کناڈا امریکہ ، افریقہ ، قطر ، بنگلہ ویش وغیرہ تشریف لے جائے تھے، ایک دن میں متعدد تقریبی فرماتے تھے، فرماتے تھے، خوف خدا ، اطاعب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، فکر آخرت اور نیک اعمال پر ابھارتے اور مشرات سے نہا بیت مؤثر انداز میں بازر سبنے کی تلقین فرماتے رہے تھے ، آپ کے سخر آفریں خطابات کو سعاوت مندسامعین بہت دیجین سے سنتے تھے ، بہ ظاہر حضرت کے بیانوں اور تقریب خوابات کو سعاوت مندسامعین بہت دیجین سے سنتے تھے ، بہ ظاہر حضرت کے بیانوں اور تقریب خی شریف وخروش ہوتا تھا، تباد بیانہ جمعے نہ خطیبا ندادا کئی گرافیام وتفیم بیانوں اور حکیمانہ اسلوب کے شہنشاہ تھے ، اور سننے والا سرایا گوش بن جاتا تھے۔ شعر سے فیض جاری

بيعت و خلافت

تایا آباطالب علمی کے ذیائے ہے حضرت شیخ الحدیث مولانا محدذ کریا صحب دور حضرت مولانا محدذ کریا صحب دور حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب مظاہر کی ہے اجازت بیعت وارشادہ بہرہ ورشے اور حضرت اقد سمور نا عبدالقا درصاحب رائے پورٹ کی مجانس ہے بھی فیض یافتہ تھے، نیز شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمہ مدنی "کے خدیفہ حضرت مولانا سید محمود صاحب مخصر وی کے واسطے ہے بھی تایا آبا مجاز بیعت وارشاد تھے، دونوں پر دگوں کی سنداجازت والدصاحب کی کتاب حیات سعید میں ہے۔

زیارت حرمین شرطین اور سعادت حج

تایا آیا متعدد بارزیارت تربین تربین اورسعادت جے سے بہرہ ور ہو چکے ہیں۔

پہلا جے ۱۹۸۱ھ ۱۹۸۰ء میں اپنی اہلیہ محتر مدکے ہمراہ پانی کے جہازے اور فرمایا۔
دوسر انجی ۱۴۰۱ھ ۱۹۸۱ء میں حضور کی طرف ہے جے بدل کی نبیت ہے ادا فرمایا۔
تیسر انجی ۱۳۱۰ھ ۱۹۹۰ء میں سعود کی وزارت بی جی واوقاف کی دعوت پر اوافر مایا۔
چوتھا تی ۱۳۲۳ھ ۱۳۳۰ھ میں میرے والدصاحب اور مفتی حسین کے ساتھ کیا۔
اور چار مجر کے لیے ، پہلی بارشعب ن المعظم ۱۳۳۱ھ میں اہلیہ محتر مدکے ساتھ محرہ کیا ، دوسر می مرتبہ محرم الحرام ۱۳۳۱ھ میں عمرہ کیا ، دوسر می مرتبہ محرم الحرام ۱۳۳۳ میں عمرہ کیا ، اور چوتھی ب رربی الاقل ۱۳۳۳ میں عمرہ کیا ، اور چوتھی ب رربی اللاقل ۱۳۳۳ میں عمرہ کیا ، اور چوتھی ب رربی اللاقل ۱۳۳۳ میں عمرہ کیا ، اور چوتھی ب رربی اللاقل ۱۳۳۳ میں عمرہ کیا ، اور چوتھی ب رربی

مثالی ټو کل اور سخاوت

تایا آبات باری تقی فر من یسو تک کی الله فیو حسنه فر اسره طلاق ۱۳۴۳ می الله فیو حسنه فر اسوره طلاق ۱۳ پریقین سے سرشار ہے، یہی وجہ کے آپ نے ۱۳۴۳ میں دار العلوم و بوہند سے شخواہ فیرنا موقو ف فر ، دیا ، اور دار العلوم اشر فیر را ندیر سے لی ہو کی نو (۹) سال کی تخواہ اور دار العلوم و بوبند سے حاصل کی جو کی بتیس (۳۳۲) سال کی تخواہ کو بھی طیپ خاطر سے والیس فر مادیا ، اور پھر آپ نے تاحیات کسی دینی خدمت کا معاوضہ قبول شفر مایا ، اور آپ کی سخاوت اور دیر اور کی تخواب اور کی تخوب اور دیا دل گائی دوخدام کا خوب اور دیر اور کی تخاوت اور دیال رکھتے تھے ، اور دی تا نہ موران کا بھر پور مالی تعاون فر ماتے رہتے تھے ، اور دی تی تھائیف کے بیٹ کے سیٹ کے سیٹ احباب واصحاب کو ہدیے کرتے رہتے تھے۔

فرآن کریم سے وار فتگی اور اس کے تئیں فکر مندی
تایا ابا کا دل قرآن کریم کی عظمت و محبت سے سرشار تھا، چنانچ سب سے پہنے
آپ نے خود حفظ کیا ، میر سے والد صاحب (حضرت مولانا مفتی محمدایین صاحب) کو حافظ

بنایا، اینے بھوٹے بھائی مولانا حبیب الرحن صاحب کوھ فظ بنایا، اپنی اہدیمتر مہصادبہ کوازخود حافظ بنایا، اینے گیارہ بیٹوں، دو بیٹیوں اور دو پوتوں کوھ فظ بنایا، اور تایا آبا کی ترغیب سے حفظ قرآن کا بیم رک سلسلہ اکثر بہوؤں اور دیگر پوتوں تی کہ نواسوں اور نواسیوں تک چاتا رہا، اور اب بھی جاری ہے۔

جب آپ قرآن کریم کی تلاوت فرات تو ایمانی حرارت دوبال موجاتی ، آپ فرای کرتے ہے کہ ایک کرتے ہے کہ احکام کی آیات کوچھوڑ کر پورا قرآن ہر عام وخاص کے جھنے کے لیے بہت آسان ہے، اور تذکیر کے لیے قرآن سے ، ہمتر کے بھی نہیں ، بس ضرورت ہے کہ توام ش عرفی کی تعلیم عام کی جائے ، اور قرآن کی عربی بہت آسان ہے، اللہ جل شانہ کا ، رشاد ہے:
﴿ وَلِقَدُ يُسْرُ نَا اللّٰهِ آنَ مِلدٌ اللّٰهِ مِن مُدَّ کَرِ کی بس تقیم کر میں گر کے ساتھ پڑھنے کی شرورت ہے۔ تایا ابا قرآن کریم اور اس کے مف تیم ہے جوام کی دوری پر بہت زیادہ تشویش کا اظہار کرتے رہبت ذیادہ تشویش کی کوشش نہیں اظہار کرتے رہبت اور فرمات ہے کہ عربی پڑھے ہوئے بھی قرآن بھی کر پڑھنے کی کوشش نہیں کرتے ہیں ، اوگوں تک پیغام خداوندی پہنچانے کے تعلق ہے آپ کا بیطر نظم اور بڑپ ہم کرتے ہیں ، اوگوں تک پیغام خداوندی پہنچانے کے تعلق ہے آپ کا بیطر نظم اور بڑپ ہم کہ کہنٹ تا ہالقوآن و وزن فلو بنا بالقوآن و وزن فلو بنا بالقوآن و وزن

مرحوم کے والدین ماجدین کا ذکر خیر

تایا ابا اور میرے والدصاحب کے ابا اور میرے وادامشکا قاتک پڑھے ہوئے
سے ، اس لیے حرام مال بلکہ مشتبہ مال سے خود بھی پر ہیز فرماتے سے ، اور اپنی اور اوکو بھی کلی
اجھتا ہے کرنے کی تاکید فرماتے سے ، اور ان کی تعلیم و تربیت کی فکر ہمیشہ آپ کو دامن گیررہتی
سی ، نماز بنج گانہ کے دیسے پابند سے کہ مجھی ان کی کوئی نماز قضائیں ہوئی ، 19 روی قعدہ
اما اور سے سے بیدار ہوئے تو آپ کوشد یدگری کی اور
شفٹرک کے لیے شمل کیا ، ایمی کپڑے بدل ہی رہے سے کہ اچا تک سے بین وروشروع ہوا
اور پورا بدن پسینہ سے تربیتر ہوگیا ، اور اس اثنایس بچا ووں کی طرف سے ڈاکٹر کو بلانے کی

تنگ ووہ ہونے لگی ،تو وادا آپائے فرما یا ''ڈا کٹر کو بلانے کی ضرورت ٹبیں'' بیر کہد کر تھوڑی دمیر میں اللہ کو پیارے ہو گئے ۔انا للہ وانا الیدراجعون

اس طرح تایا اباً اور میرے والدص حب کی والدہ محتر مہاور میری دادی ائی دین کی ضروری ہوت سے واقف، امور خاند داری ہیں ماہر، نہایت سلیقہ مند، صابرہ شاکرہ عابدہ زاہدہ خاتون ،اور نمی زوروزے کی پابند تھیں۔ امحرم الحرام (۱۹۹۹ھ = دمبر ۱۹۷۸ء ہیں جب راتم سطور کی عمر سواد و سال کے قریب تھی) کا دادی الح نے روزہ دکھا، مغرب کے وقت روزہ افضا رکیا اور نمار اوائی ، وجرسب گھر والوں کے ساتھ کھانا کھایا اور پیجھ دیراآر اماکی ، وجرسب گھر والوں کے ساتھ کھانا کھایا اور پیجھ دیراآر اماکیا ، جب عشاء کا وقت ہوا تو میر ہوادا آبا اور پیچا جان موالا ناعبد المجمد صاحب کو نماز کے لیے دوات کیا ، جب اور میری چھوٹی چھوپھی صاحب سارہ خاتون اپنی پیکی مضصہ خاتون کولے کے لیٹی ہوئی تھیں ان کو اور میری جیوٹی چھی عشاء کی نمیز پڑھ کر وادا آباتشریف لائے تو و کیھتے ہیں کہ دادی الی کے مشخول ہوگئے ، جب عشاء کی نمیز پڑھ کر دادا آباتشریف لائے تو و کیھتے ہیں کہ دادی الی کے اس مشخول ہوگئے ، جب عشاء کی نمیز پڑھ کر دادا آباتشریف لائے تو و کیھتے ہیں کہ دادی الی کے اس میں ہی کہا تا ہو ہی ہے ہیں ، دادا آباتے مکر رسائر رآ وازی رس بیگر مادی کی کہا تا ہو جب دادا د آبات ہوں کو تھیک کرنے کے یا تھولگا یا تو پا چلا کہ دادی الی میں کہا تھوگا یا تو پا چلا کہا دادی الی میں کہا تھوگا یا تو پا چلا کہا تو کہا کہا تا ہوگی جو اب اندوانا الیہ داجوں کو تھیک کرنے کے ہا تھولگا یا تو پا چلا

امثدتعالی دا داایآاور دادی دی کی بال بال مغفرت فر ما تیں ، جنت الفردوس کا تمیں بنا تمیں اور اُن کی قیرول کونور سے بھرویں آمین

برادران اور همشیراؤں کا تذکرہ

تا یا اباً کے اُن سے بڑے ایک اخیا فی (مان شریک) بھا کی ، اور اُن سے چھوٹے چار حقیقی بھا کی اور اُن سے چھوٹے چار حقیقی بھا کی اور چار حقیقی بہتن ہیں ، جن کے اساء اور احوال مختصر او ایل میں ورج ہیں ،

| اخیا فی بڑے بھائی کا نام احد تھ، جن کا تقریماً دس سال پہلے وصال ہو چکا ہے۔ | ŧ |
|--|---|
| تايدالاً المقتى بمالى بينول مين سب بيراك تقد اجن ك يداحوال مين . | ۲ |

| محتر مه بهمین حواء صاحبه به قدیم حیات میں ، ابعثہ بیوہ بیل به | ۳ |
|--|----|
| جناب عبدائر حمن صاحب متوفى كم مارج ١٠١٣ء، بيعام أبيل تعيد مشغد كيبتي تقار | ۲, |
| محتر مدر چيد صاحبه، برقيد حيات جن ، په جي ديوه جن _ | ۵ |
| جناب مواد ناعبدالجيد صدبية منوفى كيم جنوري ١٥٠٥ء، بيعالم ١٠ركا شتكار يقي | ч |
| ميرے والدصاحب حضرت مفتی محمد امين صاحب مدخله، وناوت: ۱۵ جؤري۱۹۵۲ء،آپ | 4 |
| ١٩٨٢ء يورالعلوم ويوبندي تدريس كي خدمت ور١٣٢٨ هد فرآوي وارالعلوم ويوبندكي | |
| ترتیب کی خدمت انبی م دے دہے ہیں۔ | |
| محتر مها نشهانيه بالبيره بإن إلى | Λ |
| محتر مەسارەخا تون صادبه، بەقلىد حيات بىل، اور ميرى خوش دامن بىل- | 4 |
| حضرت مولا ما حبیب ارحمن صاحب مظامری مدخله، ولا دت معفر دری ۱۹۶۰ء استاذ تفسیر و | 1+ |
| حديث وار العلوم اشرفيدرا تدريسورت وشيح لحديث دار العلوم صوفى باغ سورت اورحفرت | |
| موله ناقمرالز ، ب صاحب اله آبادي كي جليل القدر خليف بين . | |
| | |

نکاح اور آل و عیال کا تذکرہ

جس سال تایا ابا نے دار انعلوم اشر فید را ندیر (سورت) پی تدر کی سفر کا آغاز فر ، یا ای سال ۱۹۱۹ و بلجی ۱۳۸۱ روی یا ۱۹۲۵ و بیل تا یا ابا کا عقد مسنون آن کے ماموں حافظ موں نا حبیب الرحمٰن صاحب خَیراً کی برای صاحب زادی سکین صاحب آب ہوا ، جو ایک مثالی شریک حیات ہوئے کے ساتھ ساتھ اپنی کثیر العیال فیملی کوسلیقہ مندان انداز اور ہنر مندی ہے سنجہ لنے والی ، نہایت صابرہ شاکرہ ، عابدہ زاہدہ ، صوم وصلاۃ کی پابند ، صف کی کا مندی ہے سنجہ لنے والی ، نہایت صابرہ شاکرہ ، عابدہ زاہدہ ، صوم وصلاۃ کی پابند ، صف کی کا خوب خیال رکھنے والی ، آپ کلام اللہ کی حافظ اور اپنے بیشتر بچوں اور بچیوں کی تحقیظ قرآن کی استاذ تھیں۔ در تقریبا ۱۳۳۴ میں لائری تایا با کی شریک حیات رہ کر ۱۹ رجمادی الاخری ۱۳۳۳ ہے گئیں استاذ تھیں۔ در زبیر بوقت شبح جا رہ کی کشریک حیات رہ کر ۱۹ رجمادی الاخری ۱۳۳۳ ہے گئیں سندی موصوف اللہ کی رحمت بیس چی گئیں

۔ اٹالقد واٹا الیہ راجعون ، اور دیوبند کے مشہور تاریخی تقبرستان قاسی میں مدفون ہیں القد تعالیٰ اللہ تعالیٰ الن ان کی بال بال مففرت فرمائے ، اوران کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

ان ہی نیک پارساخاتون کیطن سے تایا ابا کے گیارہ صاحب زادے اور تین صاحب زادیاں پیدا ہوئیں، ایک صاحب زادی بچپن میں اور دو بڑے جوان صاحب زادے انتقال کر گئے اور تا ذم تحریرٹو (۹) صاحب زادگان اور دو (۲) صاحب زادیاں ہقید حیات ہی اور شادی شدہ ہیں ،ان تمام کے اسام اور مختصرا حوال مندر دیے ڈیل ہیں۔

| 0:0:0:435 00 7 335 — 10:0:55 035 0:0 | - : |
|---|-----|
| مرحوم حالط مشتى رشيدا محرصا حب قائل من استاد جامعه شيينيدر الدير (موري) | |
| وريت ١٩٠٨ جروري النَّانية ١٣٨ وعد ١٩٠٠ ومنظل رشباوت هرشوال ١٩٠١ ومنظل | |
| الآپ ديو بند ك قبرستان قاكي شن مدفون تيل - | |
| مرحوم حادظ سعيد وهد صاحب سابل استاز حفظ واو العلوم رام بوره (سورت) وردت. كم وك قعده | r |
| ١٣٨٧ ٥ = كم وارور ١٩٦٨ وري ١٩٦٨ و فات ٢٨ روي و ١٣٥٠ ٥ = ٢٦ رؤمر ٢٥٠٩ ومنكل ووراتدر | |
| المراجع والمراجع | |
| جناب عادة مون تاده بدا جرصاحب قاكى ريديدو متاد حفظ بور لاسلام ذمن دوايي، تجرات ولاوت عدار | r |
| جددی در ول ۱۳۸۹ مده ۱۳۸۹ ماآپ می تران کالماز جناره پر هاک شی | |
| مرحوسها نشر وروت ١٣٠ رجمادي ال وق ١٣٩١ ويد عد جود في اعاد وفات ١١٠ ريخ دور ٢٩٠٠ ٥ = | 7" |
| ۲۰ مارير ال ۱۹۵۲ء جمعة اور را ندير شل مدفول اين | |
| جناب عاوة مولا ناحس احدم حب قاكى يديده ولادت ١٥٠ مرم ١٩٨٥ ه = ١١٨ وقرورى ١٩٤١ مايا | 4 |
| ا الله الله الله الله الله الله الله ال | |
| جناب حا ويؤمون الأحسين احمدها حب آلاكي زيد مجدوسها بق استاذ وارانطوم والدريء وبدرسدا منا ميدهر بيدجا مح | ч |
| مسجد مرويه اوردور العلوم زكري ويورند ولاوت الرجادي إليانيه المادع عمام رجون مداور تبيان تحفة | |
| ولقاری اور تخد والمعی کے مرتب این ورسسم کی ترج ایشاع المسلم کی ترتیب و ب دیے این اس کی جد وال | |
| شائع دو چکی ہے۔ | |
| جناب حا وع مورد تا محمرايراتيم معيدى صاحب فاكرديد يديد وصدرا مدرستان وتاظم تعليم مت نافح العلوم وكرات | 4 |
| ع إلي را وريد شعبان ١٣٩٧ هو ١٩٩٤ م | |
| | |

| جناب حافظ قاسم احمرصاحب رید مجده منظر مکتبه تی رو یوبند. ولاوت. ۱۳۹۸ مد= ۱۵ ریاری ۱۹۷۸ و ۱۳ یا آن کی اکثر تصانیف ای مکتبه تجازے شائع بوتی میں۔ | A |
|---|------|
| ن الرهايات وهيه والمساح من الرهايات | |
| حالظها تشيمهم بالروروب وجه وه عنوري ٩٥ ما ١٩٥ ما موصوف شروري وفي تعليم سعار سترجي اوره الفاري اور | ٩ |
| ال كاحقد لكال رفيق ورك جناب مورد نامفتي اسام يأن يورى ذير محده عدر حامة تعييم الدين والمحيل يدواب | |
| جناب ما وظ مفتى محر معيد صاحب قاكى ريد مجدة استاذ عدى، جامعة الدوم انورشاد كشيرك ويدوس بق | řa. |
| مدرت مدرسه مح العطوم كش يور مظفر تكره يوني اوق وت ٥٠٠٠ هدور وري ١٩٨٠ ه | |
| جناب حافظ موردة المرسعيد صاحب قاكل ليدميده استاد عديث جلعة الشي حسين الهر عدل ويوبد ، | 1 |
| ع فيها ولادت المرصر ٣٠ ما ١٥٥ = ١١ راوير ١٩٨٠ ما آوار | |
| حافظ فاطمه سلمها تارت ورت محفوظ تين الموسوق تعي صروري وتي تعليم عدة راستا بين ورجا وتقديين اور | 16 |
| ان فاعقد تكاح جناب حد فظ بدل يان بورى سفر (جوجناب محد حنيف كروزيد يالي مبتهم جامعة ورانعلوم أشماس، | |
| یاں پور کیم مند میں) ہے ہو ہے، جب تا یا ایک غرض علائ مین آشریف لے محصے تصفیق ۱۹ مهاریق ۲۰۲۰ مات - تا- | |
| ٥ مئى ٢٠٧٠ مستقل دومينية اى معادت مندصاحب رادى كے يهال قيام قربايا تفاء اور موسوق اور ان ك | |
| الل قات العالمة كي تحوي فدمت كي تحى الشال سي كويي شايل شال اجرعط فره الشاق الم | |
| جناب حادة قارى عبدالله صاحب على تارئ ولادت محوط تيس، موصوف، إي يندى يمل تجارت بعد بست | - |
| این جب تایا او است کی دیدے می تشریف ے کے آتا ہے ای کود یو بعدے وفات تک آخری ایام رادگی کی | |
| خدمت کی سعا دسته حاصل دری اور تا یا دمی گرسمین و قد قیس بیش بھی تمر کیس سے۔ | |
| جناب عافظ عيد الترص حب سمل ون وري 4 رصف الم ١٥٠٥ عدد ٢٢ رخم ١٩٨٨ و، موصوف اليناير وركير | (17" |
| حافظ قاسم القدزيد تعدد كي بعمراه تجارت شن مشخور بيل. | |
| , | |

امراض اور علاج معالجه

تا یا آپ کی اکثر زندگی خیریت اوری فیت سے گزری ، آپ برابرصحت مندر بنتے تھے حق کے آپ کی محت و تندر کے تاب حق کے آپ کی محت و تندر کی قابل رشک تھی ، اور ہمہ وقت کتب بنی ، تدریس و تالیف اور تقریر و تحکیم کے آخری ایام میں شوگر تحریر منہ کے رہے تھے اور تھکنے کا شائبہ تک نہیں ہوتا تھا ، البتہ زندگی کے آخری ایام میں شوگر بنڈ پریشر اورام راض قلب میں مبتل ہوگئے تھے ، وفات تک ان آنکیفوں کا عدر ضدر ہا ، اور برابراً ان امراض کا عداج معالج فرمائے رہے۔

٧٤ را كتوبر١١٠ م مين شديدا فيك آيا اوربي بهوشي احق موكني تو ' نا نا و تي باسيطل

ممبئ کے ڈاکٹروں نے کامیاب آپریش کیا ، اور ۲۵ روز بعد ۲۰ رنوم ر ۲۰۱۳ ء کوشفایاب ہوکر ویو بندآ گئے ،گرتین دن بعد ہی ملیریا کا شدید بنی رشروع ہوگیا کہ گردے بھی متاثر ہوگئے ،تو آپ دو ہارہ علاج کے لیے مین تشریف نے گئے اور دہاں ملت ہا پہل شی داخل کیا گیا ، بھہ افلہ دوستوں کی دعاؤں سے ایک ہفتے میں شفایاب ہوگئے ،گرا حباب کے ہمدردا نہ اصرار پر آم کے لیے تقریبا ایک ماہ مین میں ہی قیام فرما کر ۲۲ رکبر ۲۰۱۳ء کو دیو بند تشریف لے سے ،اورایک ہفتے بعد جنوری ۲۰۱۳ء سے درس وقد رس کا سعسلہ شروع فرہ دیا اور ساتھ میں تخذ القدری کی تصنیف کا سلسلہ بھی چانا رہا۔

اتعامى جلسه مين آخري تقرير اور بخاري شريف كا آخري درس

تایا او دارانعلوم دیوبند کے انعامی جلسه منعقده ۱۱ در جب ۱۳۳۱ دیا ۱۲۰ دیا در است ۱۲ دیا در تاره دیا در تاره دیا ۲۰۲۰ دیل تقریر فر مار ہے تھے کدا چا تک آپ کی زبان نے ساتھ دینا چھوڑ دیا اور تلفُظ کی اواد تحکی بند ہوگئی بند ہوگئی ، پچھو تھے بعد زبان چلی تو پھر تقریر شروع فر مائی گرتھوڑی دیر بعد پھر زبان بند ہوگئی اور دوبارہ زبان تھی تو بیان فر مائے رہے اور بہ مشکل تمام آپ نے بی تقریر تھی فر مائی اور طلب واسا تذہ خرقی جمرت تھے کہ اچ تک آپ کو کیا ہوگیا ؟!"

شیٹ کے بعد دیوبند کے ڈاکٹروں سے علاج شروع کیا تو قدرے افاقہ ہوا
تایا اباً کوآرام کی شدید ضروت تھی مگر روال سال ۱۳۴۱ ھاتھلی دورانیے ٹم ہونے کوتھا، اس
لے اس نازک حالات میں بخاری کا درس جاری رکھ، اور ۲۲ – ۲۲۳ رجب ۱۳۳۱ ھ = ۱۸ –
امارچ ۲۰۲۰ء بدھ اور جمحرات کی درمیانی شب میں عشء کے بعد پورے سومنٹ آخری
درس دیا، حسب توفیق ایک دومر تبہ کلام کیا مگر اس کے بعد کلام پر قادر ند ہوسکے اور ہزار
کوششوں کے باوجودان کی زبان بندی ختم نہ ہوئی حتی کدؤے بھی نہ کراسکے اور طلبہ سے صرف
اتنافر ماید دمجانیوا مع ف کرنا'' بھر گھر تشریف لے آئے۔

ممبئى كا آخرى سفر اور وفات حسرت آيات

بِغْرَضَ علاج تايا ابَّا ٢٣٣ ررجبِ ٢٣١١ه = ١٩ رهارج ٢٠٢٠ء به روز جعرات

و یو ہند سے دہرا دول ائیر بورٹ کے لیے رواند ہوئے ، " پ کے فر زند جناب حافظ عبداللہ جناب ممار بھائی اور جنا بعبداللد بن مرحوم محمر حنیف آپ کے رفیق سفر یتھے، اور اک روز شام کو پیرسپ ممبئی پہنچ گئے ۔ا گلے روز بہروز جمعہ حضرت کو ملت ہوسپیل ، جو گیشوری میں علاج کے لیے ایڈمٹ کیا گیا ،ٹھیک تین دن بعد بدروز پیرشفایا ہے ہوکرا پی چھوٹی صاحب زادی فاطمه سلمها کے گھرتشریف لے آئے ، پچھروز تک علاج معالجے ہوتا رہااور اختیام ، رہے تک آ ہے تھمل صحت باب ہو گئے ، تو اصرار فر ہ نا شروع کردیا '' مجھے دیو بند لے چلو، میں باطل ٹھیک ہوگیا ہوں'' مگر افسوس صدافسوس کوروٹا وائرس کی وجہہتے آل انڈیا لاک ڈاؤن تھا ،اور آ مدورضت کا سسلہ ہر فرد بشر کے لیے بالکل بندا ور قابل گرضت تھاءاس لیے الا کھ کوششوں اور جا ہتوں کے باوجودد یو بندآنے کی کوئی سیس نہ نکل یائی، اور آپ کومیٹی ہی ہیں قیام کر ناپڑا۔ پوراشعیان المعظم اورتقریراً رمضان السارک کا پہلاعشرہ خیریت و عافیت سے گزرا، یہاں تک کہ بعدتماز زاوح ۲ارمف ن (۱۳۴۱ھ) تک آپ نے آن لائن تفبیر قر آن كالجعى اجتمام فرماياء عام طور ير گھنشه أريم گھنشه بيان فرمائے تھے ؛ جس ہے ضلِّ خدائے خاصہ فائده الله بيه بهمارمضان كوخت بخدر موااورا فيك آيا بهما اور ۵ ارمضان كو بعد تر ، ويح نصف گهنشه بیان فر «یا، ۱۲ رمضان کوسحری ہے قبل طبیعت بہت زیادہ ناساز ہوئی تؤےا رمضان بدروز پیر ممبئی کے مداڈ عداقہ میں واقع 'شجیوٹی ہاسپیل' میں آپ کوایڈ مٹ کیا گیااور' آئی کی پؤمیس رکھا کیا ،چند دنوں کے بعدا فاتے کی کیفیت محسوس ہوئی تو ۲۳ رمضان کو بعد مغرب ' آئی سی یؤ ے یابرآ گئے ، اور ۲۳ رمضان المیارک کی شب می وہاں موجود احباب سے یا تیس کرتے رے اور بعض احباب سے فون پر بھی گفتگوفر مائی بھر فجر کے بعدون میں ایسے سوئے کہ مرتے وَمَ تَكَ ٱللَّهِ كُلُولِ كَرَبْعِي مُدِدِ يَكِماءا ورمستقلَّ بِيهِ وَتَى كامالم طاري رباتو ٢٣٣ رمضان المهارك كو پجرا آئی سی یؤمیں رکھا گیا، باز خر۲۵ ررمضان المبارک ۱۳۳۱ھ = ۱۹ اثری ۲۰۲۰ء به روزمنگل صبح سا رُسطے مجداور ہوئے سات کے ورمیان علوم وفنون کا بیروٹن آ فآب بمیشد ہمیشد کے لييمرز مين ميني ميل غروب بهو كياءا نالقدوا نااليدراجعون - شعر

نہیں ہے ہیرے خانہ ، گرفیضان باقی ہے ابھی تک نے کدہ ہے، بوئے عرفانی نہیں جاتی

تکفین و تدهین ، نهاز جنازه اور آخری آرام گاه

جناب مولانا جاری فرید مجده اور جناب مولانا ماری صاحب پالن پوری فرید مجده اور جناب مولانا باشم صاحب پالن پوری فرید مجده و نظار و کفن و یا اور پ کے صاحب زادے جناب مور نا حافظ وحید احمد فرید و برخان و پڑھائی ، لاک ڈاؤل کی پر بند پول اور سد و رفت کی ختیوں کے باوجود کافی لوگول نے نماز جناز و بین شرکت کی ، اس کے بعد آپ کے جناز و کو بد ذریعہ ایمبولینس اوشیور و مسلم قبرستان جوگیشوری (ویسٹ) کے گیٹ تک لے جاید گیا ، اور گیٹ سے جناز و کو کا ندھوں پر الله کر قبر تک بینچید گیا ، اور مسنون طریقے کے مطابق تدفین عمل بیس آئی ، اور غروب آفت ہوئی۔ آئی ، اور غروب آفت ہوئی۔ نوٹ سے تنظر برائیک گھنٹری فرن اور مٹی ڈالنے سے قراغت ہوئی۔ نوٹ سے "، وشیورہ مسلم قبرستان ' حضرت مولانا بدر الدین اجمل صاحب نوٹ سے "، وشیورہ مسلم قبرستان ' حضرت مولانا بدر الدین اجمل صاحب فرامت برکاتهم العالیہ کے ادارہ مرکز المعارف سے شصل ہے۔ شعر میں آئی مرکے بھی برم و فیل زندہ ہوں میں اس مرامز ارش پوچھ



والدمحترم كي خاتكي زندگي

مولا نامحد سعید بالن پوری 🔍 استاذ جامعة الا مام محمد انورشاه کشمیری د یوبند

والدمحترم حضرت مولانامفتي سعيداحديالن يوري صاحب سابل بثيخ الحديث و صدر المدرسين دارالعلوم و يوبندكي وفات كے بعد سے تا دم تحرير مضابين لکھنے كا سلسنہ جارى ہے، ان مضامین میں ارباب تلم والدمحترم کی زندگی کے مختلف گوشوں پر روشی ڈال رہے ہیں ،ان گوشوں میں ہے ایک گوشہ والدمحتر ماکی خانگی اور گھریلوزندگی بھی تھا، خانگی زندگی کے احوال يرروشي والني كي يينهم بها يول كوتكم بواكهم في مقول ب "مصاحب البيت اذری بسعا غیدہ ''(گھرکےلوگ ہی گھر کی چیز وں کواچھی طرح جائنتہ ہیں)ای تھم کی تغیل میں بیدچنداوراق لکھے جارہے ہیں۔

مسلوات وبرابرى

حضرت وامد صاحب کا خانوا دہ کا فی بڑا ہے، خود ہم بھ کی بہن ورجن ہے زائد تھے، پھر ہماری اولا دسب مل کر حیار در جن کے قریب ہیں ، انتابز اگھر انہ ہونے کے باوجود والدعها حب سب کوایک نظر ہے و کھتے تھے، سب کے ساتھ برابری اور مساوات کا معاملہ فرمای کرتے تھے، یوتوں یو تیوں میں جب کھانے کی کوئی چیزتقسیم کرنی ہوتی تو کسی ایک بیچے کو بھیج کر پہلےسب کواہیے: کمرے میں بلا لیتے ، پھران سب میں چیز کو برابر سمرابر تقییم قرماتے تھے، پنہیں ہوتا تھا کہ جن بچوں کی طرف طبعی میلان زیادہ تھا ان کوزیادہ دیتے ہوں یاا مگ ے بلا کرصرف انھیں کو دیتے ہوں نہیں! بیآ پ کے مزاج کے خداف نھا۔ مساوات کا بیمل ویگرموقعوں بربھی و کیھنے کو ماتا تھا،گھر کے اضافی خرچوں کی پھیل کے سلسلہ میں ایک معتد بہ

رقم برسال والدصاحب جب کتب خانه کا حیاب کرتے ہے تو اپنی اولا وکوعنایت فر و تے ہے ہیں بہاں بھی عنایت کرنے کا مطلب بینیں ہوتا تھا کہ صرف و یو بندین مقیم وفر وکش بچوں کو بیر قم ملتی ہو، یا صرف فر یہنوں کے باب بیل بید ملتی ہو، یا صرف فر یہنوں کے باب بیل بید بھی و یکھنے کو ملا کہ ان کو صرف میراث بیل بھا تیوں سے آ دھا حصہ ان کے حصہ شرک کے مطابق مل باقی ویکھنے کو ملا کہ ان کو صرف میراث بیل بھا تیوں سے آ دھا حصہ ان کے حصہ شرک کے مطابق مل باقی ویکھنے کو ملا کہ ان کے حصہ شرک کے اور مطابق مل بیا قبل کے اور میں فرق فریس کیا ،سب کو برابر عن بیت فریاتے تھے۔

مساوات می نہیں عدل بہی

یہ جو ساوات و برابری وا عمل تھا اس پر والدہ حب آنکھ بند کر کے عمل پیرانہیں ہوتے تھے کہ ہر جگہ مں وات ہی فرماتے ہول ، بعض مواقع ایسے بھی تھے جہاں وہ مساوات کو چھوڑ و یا کرتے تھے ، اور مساوات کا یہ چھوڑ تا کس بچے برظلم کے لیے نہیں ، بلکہ عدل وافساف کے حصول کے لیے ہوتا تھا ، ان مواقع جس سے ایک موقع یہ تھا کہ سالا نہ بنیا دول پر ہے والی فرکہ والد صاحب شنوی کی شدہ اور غیر شاوی شدہ جس برا برتقیم نہیں فرماتے تھے ، ظاہر ہے کہ شدہ اور متا ہلا نہ زندگی گز ارنے والول کے اخراجات کوارول اور تا کتھواؤل کے مقابلے جس کہیں زیادہ ہوتے ہیں ۔ حصرت والد صاحب آس فرق کو ظارکھا کرتے تھے کے مقابلے جس کہیں زیادہ ہوتے ہیں ۔ حصرت والد صاحب آس فرق کو ظارکھا کرتے تھے اس وجہ سے متا ال کے مقابلے جس کھی ۔ اس وجہ سے متا ال کے مقابلے جس کھی ۔ اس وجہ سے متا ال کے مقابلے جس کھی ۔

مشترکه خاندان یا علاحده؟

یہ مسئل لوگوں کے درمیان موضوع بحث رہتا ہے کہ شاوی کے بعد والدین کا پنی اولا دکوا پے ساتھ رکھنے والد نظام نہ یا دہ مفید ہے یہ بچوں کو الگ کرو ہے والد نظام، بالفاظ ویکر مشتر کہ گھر کا نظام زیادہ مفید و کار آ مرہ باالگ الگ گھر کا نظام، دونوں نظاموں کے فواکد بیان کرنے والے ل جاتے اور دونوں اپنے اپنے حق بیں غور وفکر کو دعوت دہے ، دلائل و براہین اور شوام دونط تر بھی رکھتے ہیں، والدصاحب ہے ہم درجن بھر بھا کیوں کے سے ایک بھی کی راہ نکان جس کے دینی ودینیوی فوائد ہم سمعوں نے محسول کیے ، وہ یہ کہا لگ بھی کر دیا اور الگ نہیں بھی کیا۔ عموم خصوص من وجبہ کی نسبت، الگ کردیا اس معنی بیں کہ والدصاحب تے شادی کے بعدسب بچوں کوایے بلوے باند ھے نیل رکھ ، ہوتا یا تھا کہ جب بچھوٹے بھائی کی شادی کی تاریخ متعین ہوتی تو تاریخ کا پہتھین ہونا ہڑے بھائی کے الگ کیے جائے کا الارم ہوتا، والدین اینے ساتھ صرف چھوٹی بہوکور کھتے تھے، اور جب تک اگے لڑکے کی شادی نہ ہواُس بہو کی تربیت فرماتے تھے، ڈیڑھ دوسال کے بعد جب ا<u>گلے لڑ</u>کے کی شادی ہوتی تو بڑے بھائی کوالگ بلا کر گفتگو کرتے اوراینے یاؤں پر کھڑے ہوئے کی تلقین فرماتے ، کچھ مہینے کے داشن کے پیسے دیتے ، چواپ ، ضروری برتن ، کیڑ دل بستر ول کے لیے اماری اورا یک فِرِ ج بھی دیتے ،اورسب سے بڑھ کرحوصد دیتے کہ دیکھوہم تہمیں صرف الگ کررہے ہیں ہم مرنبیں رہے ہیں،الگ اس وجہ ہے کر رہے کہ تم اپنے یا وَل پر کھڑ ہے ہوسکو، آج نہیں تو کل بہرے مرتے کے بعد تہمیں الگ ہونا ہی ہے، ہم جاہتے ہیں کہ اپنا گھرچا، یا کیے جاتا ے اسے تم ہماری حیات ہی میں سیکھ و، گھر کے چلنے میں کوئی مسئلہ یا پریشانی پیش آئے تو تم جارے یاس مجھی بھی آ سکتے ہو۔ان کے اس حوصلہ دینے اور آ کے کے گھر بلوا مور میں مسلسل گھرانی فر ، تے رہنے کے باعث ہم تیمی بھائی بھرائند والدصا حبّ کی حیات ہی ہیں برسر روز گار ہو کرا بنا، بنا گھرچلا رہے تھے،سب بھائیوں کی شادی ہوجائے کے بعد والدصاحب کے تھم وخواہش کے بھو جب رحی طور سے ان کے کھانے پیپنے کے جملہ امور پرا درم احد سعید صاحب کے گھرے انبی م ویے جاتے تھے اور غیررسی طور ہے بھی گھروں ہے۔

بیاتو ہواالگ الگ کرنا، اور الگ الگ نہ کرنا ہا پی معنی کہ والد صاحب نے ہم بھا تیوں کو جوالگ الگ مکان وہے؛ وہ الگ الگ محلول یا پیناٹوں بیس نہیں بھے، بلکہ ایک بڑے پی مت بیس انگلش حرف جبی یو (U) کی شکل بیس بھائیوں کی تعداد کے بقدر ورجن بھر درمی نے انداز کے (ند بہت بڑے نہ بالکل چھوٹے) مکانات بنوائے جن کی ہر چیز ، بیٹمول بکل کا میٹر اور یائی کی یو ئی الگ الگ تھی، والد صاحب نے ، پٹی رہائش بھی انھیں

الگ الگ کرنے کا دینی فائدہ

بھا نیول کوا نگ اسک گھر دینے کے دینی اور دینوی ہر دوفو ائد ہم بھی ۔ جسوی کے، دنیوی فوائد تو طوامت کے بیش نظر تلم زو کیے جاتے ہیں؛ البتہ دینی فائدوں میں سے ایک بڑے فائدہ کا تذکرہ فائدے سے خالی نہیں، وہ بدک بھا بھیول کو جوحفظ کی سعادت حاصل ہوئی اس سعادت کے حصول میں اس الگ! لگ گھر کے نظام کا بھی بڑا کر دار رہاء آج بحمدالقدوہ خود حافظہ بن کرنہ صرف اپنی وں دکوحافظ بنا پیکی اور بنار ہی ہیں بلکہ محلّہ کے بچوں اور بچیوں کو بھی صیح ادائیگی کے ساتھ ناظرہ خواں اور حافظ بنا کروالدین کے نامہ عمل میں نیکیوں کے اضا فیکامو جب بن رہی ہیں، اس خامہ پر داز کی اہلید کو بھی شادی اور بچے ہوجائے کے بعد اس نظام کی برکت سے حفظ قرآن کریم کی سعادت حاصل ہوئی، اس کے بعدراقم کو پہیجمی نہ چلا اور فقیرز اوک کو بھی انھوں نے ازخود حافظہ بنا دیا ، جب راقم کی اہلیہ کا حفظ مکمل ہوا تو اس خوثی وسعادت کا اطلاعی مراسله خاص دوستوں کےایک گروپ ہیں ارسال کیا گیا تھ دوستوں نے جہاں مبارک بادی اور دعاوں ہے توازا، وہیں بیاسوال بھی کیا کہ خرش دی اور بیج موجانے کے بعد خاتون خاند کے لیے حفظ کر لیا کیے مکن ہوتا ہے؟ اس پرروشی ڈالی جائے، جواب میں جو پوسٹ لکھ کر گروپ میں ارس ال کی گئی تھی اے افادة عام کے لیے یہ ال مقل کرتا من سب مجھٹا ہوں تا کہ والدص حب ہے جاری کروہ اس نظام کے دیتی فائدے کوئی سمیٹنا

چ ہے تو وہ سمیٹ سکے، ہافخصوص مداری اسلامیے کے وہ اس تذہ جو مدرسہ کی جانب سے فراہم کروہ فیمٹی کواٹرز میں رہتے ہیں، ان کے سے بیانظام ہافضوص مفید و نافع ہوسکتا ہے کہ میدفیل کواٹرزاورہم بھائیوں کے مکانات ایک دوسرے سے بہت ملتے جلتے ہیں۔

''سب سے پہیے تو بیضر وری ہے کہ بندے کا اپنا چواہ ہو،گھر والول سے ایک دم ا لگ۔اپنا چوہباا پی جلن۔اپنا حقدا پی گڑ گڑ۔ دوسرے نمبر پرضروری ہے۔ تھیج ٹائمنگ، اور اس باب میں مدر ہے کی ٹائمنگ ہے بڑھ کرکوئی ٹائمنگ نہیں، بڑی بابر کت ٹائمنگ ہے ہے برکھا تو جانا؛ چنانچہ ہم دارالعلوم کے گھنٹوں کوفو ہوکرتے ہیں، پہلے گھنٹے کی آ داز آتے ہی پڑھائی شروع۔ آخری گھنٹہ سکتے ہی چھٹی۔ آیئے پڑھائی شروع کرتے ہیں۔ کہاں سے شروع کی جائے؟____ چلنے مغرب ہے شروع کرتے ہیں ۔مغرب بعد نیاسبق یاد کیا ج تا ہے عشہ تک، اذان پر چھٹی،عشا کی اذان پرصرف پڑھائی ہے چھٹی ہوتی ہے،امور خاند ہے نہیں۔اذان کے بعدرات کے کھانے کی تیاری کرنی ہے، رات بیں سالن نیانہیں ہے گا، روٹی بھی ابھی نہیں ہے گ، وہ تو عصر میں بن جانی ہے، ہاں عشا کی اذ ان کے بعد س دەسفىد چاول ضرور بنائے جاسکتے ہیں جن کو بھیگنے کے لیے پہنے ہی رکودیا جاتا ہے، اذان كة دهے تخفظ يعد نماز مونى ب مناز كے بعد كھانا كھايا جائے گا۔ واضح رہے كم اكر آپ كا معمول مغرب بعد کھانا کھانے کا ہے تواسے ضرور ہالضرور تبدیل کرنا ہوگا۔ مغرب بعد کا وقت بڑا برکتی اور قیتی ہے، اے کھانے کی نذر نہیں کیا جاسکتا، رات کا کھانا کھا ﷺ کے بعد پندرہ ہیں منٹ ادھرادھر گھوم کر کھانا ہضم کرلیں۔اس کے بعد جلدی سوج ناہے؛ تا کہ فجر میں اٹھٹ آ سان رہے، فیر میں اٹھ کرسیق تازہ کریں۔ بعد نماز فیرسیق سٹایا جائے گا۔سنانے کے بعد ناشتری تیاری بی لگناہے، واضح رے کے ناشتہ کے لیے روٹیاں تازہ نہیں بیس گی، بری ہوں گی رات والی ٔ بلکه عصروالی ، ٹاشتہ اسی با می روٹی ہے ہوگا ، ہاں اگر سبتی سن نے کے بعد آپ کو كافى وقت لى رم بهوتو ضرورتاز ورونيال بنائى جاسكتى مين ، ناشته عن وغ بوكرا كريج بول تو ان کواسکول اور مدرے کے لیے تیار کیا جائے گا۔ بچوں کو پھیج کر شود مزھنے پیس نگا جائے گا۔ يهل كفئ سيد چوشت كفئ تك آموخد وركيجيد مح ين آموخد مو كديج من وقت زياده مانا ہے، شام میں سبقاً یارہ۔ جب آموختہ یاد ہوجائے یا یاد سا ہوجائے تو اس کو ہرائے وقت وو پہر کے سالن کے لیے پیازلہن سبزی وغیرہ ساتھ ساتھ کاٹ کیجھے۔ کیڑے بھی واشنگ مشین میں گھمائے جاسکتے ہیں۔ چوتھے گھٹے کے آس پاس آموختہ شایا جائے گا۔ سانے کے بعد کھانے کی تیاری۔واضح رہے وہ پہر میں سالن اتنا بنانا ہے کہ وہ رات کو بھی ہیے ، بلکہ تھوڑا ساصبح ناشتے ہیں بھی، ہارہ بہجے تک ہر صال ہیں کھانا کھالیٹا ہے۔ پھر قبیوندنم ز ظہر تک، نماز ظہر کے بیندرہ منٹ بعد دورالعلوم کا گھنٹہ لگتا ہے، گھنٹہ لگتے ہی ہے ھائی شروع، سیقا یارہ یاد تیجیے: چونکہ سبھا یارہ ہےاس لیے نسبتاً جلدی یا د ہوگا ،الیے میں بچوں کے'' ہوم ورک'' میں تعاون بھی کر سکتے ہیں۔عصر کی اذان کے آس پاس سبقا پارہ سنایا جائے گا،عصر کی نمر زے بعدرات کے کھائے کی روٹیاں بنانی ہیں،اوراتنی مقدار میں بنانی ہیں کہوہ ناشیتے میں بھی چلیں، روٹیوں کا بوجھ اگر زیادہ ہور ہا ہوتو سادہ حیاول بھی روٹیوں کے ساتھ لگا کیس جمجی طبیعت اگرناس زہو بامہمانوں کے ساتھ گفتگو میں عصر بعد کا وفت چلا گیا ہویارو ٹیاں بنانے کا دل ندکررہا ہوتو روٹیاں اب بازار ہے آئیں گی ، اس طرح مشکل سبق والے دن بھی روٹیاں یا بورا کھانا بازار ہے آ سکتا ہے،عصر کے بعد مغرب آگئی،مغرب ہی ہے ہم نے آ غاز کیا تھا، دن کھل معمول اور روشن ہے ہے کر جو کام میں جیسے سینا پرونا، گھر دھونا، کہیں آتا جاناءکسی کی دعوت کرنا، اس طرح کے امور یا تو عصر کے بعد انجام دیے جائیں گے، یہ پھر جمعرات کے دن ظہر بعد سے جمعہ تک ہیں، یا پھرعورتوں کے اپنے مخصوص دنوں میں انجام وہے جا تیں سے۔"

تقسيم ميراث

والدمحرم اپنے مزاج کے مطابق اپنی زندگی ہی جس بچوں کوخودکفیل بنا کراپٹی ذمہدار یوں کو کم کرتے مطلح جارہے تھے،اسی تناظر میں انصوں نے اپنی میراث اپنی حیات ہی میں تقییم فر ، دی ، راقم سطور کی نظر میں تقییم میراث کا بیمل بھی اسی درجہ ہم ہے جیسا اپنی اولاد کوا مگ انگ گھر بنا کر دینا۔ رشتہ دارول کی وفات ہے والدصاحب کامعمول ہم نے بیردیکھا کہ وفات کے تین چار دن بعد وہ مرحوم کی میراث تقتیم فرما دیتے تھے، تاز ہ ترین میراث انھول نے چار مہینے پہلے ہی مارے مرحوم بھائی حافظ سعید احدر حمد اللہ کی تقسیم فرمالی متنی ، قارسین کرام چاہتے ہوں کے کہ گھر کے بوے کے گزرجائے کے بعد اللّٰہم لا تفتنا بعدہ یڑھ پڑھ کرجس فتنہ سے بیچنے کی ، اور پس ما ندگان کے در میان اتحاد ، یگانت اور بھائی جارگ کی دع ، نگی جاتی ہے،تقسیم میراث کا پیمل: اگراس میں ذرای بھی اوٹیج نیچ رہ جائے تواس اتنجاد و ایگانگست کوسیوتا از کرنے کے لیے اکیلائی کافی ہوتا ہے، میراث بیں بال ومنال ہی نہیں ، بعض دفعہ دل بھی تقسیم ہوجائے ہیں ،اللہ سبحانہ وتعالی والد صاحب کے درجات بلند فرما کیس کہ وہ دلوں کونشیم کرنے والے اس مشکل مرحلہ کو اپنی حیات ہی میں بحسن وخولی انجام دے گئے۔ اپنی دفات ہے ڈیڑھ دوسال پہلے اپنے سارے بچوں کوعید الافنیٰ کی تقطیلات میں دیو بند بلایاء پھرا کیک رات سب کوا پینے کمرے میں جمع کیا اور ذاتی خرچہ کی منجیل کے مدیس کچھ مال روک کر باتی کل اٹا شہریوں اور بچیوں کے درمیان ان کے شرقی ھے کے مطابق تنتیم فرمادیا، جہ ل تنتیم سید ھے سید ھے ہوئکتی تنتی میں سید ھے سید ھے کی ، جہاں وجہتر جیجے نظمی وہاں جھے قرعدا ندازی کی وساطت سے تقتیم فرمائے ، یوں بید شکل مرحله حسن وخولی کے ساتھ انجام یا گیا اور اس تقسیم پرکسی طرف ہے آ واز نہیں اٹھی۔ بیای پیلیگی تقتیم میراث کی برکت تھی کدائی وفات ہے پہلے کے آخری ہفتے میں والدصاحب نے و بویند ہیں رہ جانے والے بچوں، گھر اور کاروبار کے بارے میں کوئی یات نہیں گی، ان کو آ خرى ہفتے میں صرف دو یا تو ں کی فکر تھی ، ایک گٹھامن مدرسه کا نیام ہتم او تنصیحی ذیمہ دار کون ہو، اسی مرض الوفات میں انھوں نے رات ڈھائی بیجے عدرسہ کے ایک قدیم استاذ وصدر مدرس مولا نامحد یوسف صاحب مدظنه کوفون کرکے میے مہتم کی تعیین فر مائی اور آئندہ کا لائح ممل دیا۔ دوسری چیز تھی نماز ، انتہائی گلبداشت کی بونٹ میں ہونے کی وجہ سے آخری ہفتہ میں ان کی چندنمی زیں قضا ہو کیں ، جب بھی وہ بت کرنے کی حالت میں ہوتے تو شصرف تیار

داروں سے قضا شدہ نمازوں کی تعداد کے بارے بیں استفسار فرہ تے ، بلکہ نہد نے اور مہتنال کے ڈریس کے بجائے اپنے روائی کیڑے پہنانے پراصرار بھی کرتے تا کہ جو نماریں قضا ہوئی بین ان کوادا کرسکیں۔ دیوبند بیل پیچھے رہ جانے والوں کے بارے بیس اگر انھوں نے کوئی پیغام بھجوایا تو وہ صرف میرتھ کہ بھ ئی (عم مکرم حضرت مول نامفتی محمد امین صاحب واست برکاتھم) کوسلام کہنا!

تعليم و تربيت

حضرت والدصاحب كثيرالعيان يقيره وارائعلوم ولوينديش ترندي، بخاري اور ججة القدامباطة جيسي ابم اور وقيع كتابول كي درس وتدريس اورتصفيف وتابيف كے كاموں كي بے پٹاہ مصروفیت کے باوصف آپ نے سب بچول کی تعلیم وتربیت کی ذمدواری ذاتی دلچیدیوں کی بنیاد پرانبی م دی تعلیم وتربیت کی بیرڈ مدداری آپ نے جوا پڑ عملی زندگی کے آغاز ہےانج م دینی شروع کی تو اسے تاحین حیات تیسری نسل تک انجام دیتے رہے جملی زندگی کے آغاز میں ہورے چاؤں کی تعلیم وتربیت کا فریضدانجام دیا، اس تعلق ہے تفصیل کی ضرورت ٹبیل کدعم مکرم حضرت مولا تا مفتی محد امین پالن پوری صاحب دامت برکاجهم مرتب فنا وی واستاذ حدیث دار العلوم دیو بند تفصیل ہے اس پر روشنی ڈال بچکے، پچاول کے بعداول د کا تمبرشروع ہوا تو ہمارے سب سے بڑے بھائی مفتی رشید احدیالت بوری رحمہ القد کو حفظ كرائے كے ساتھ ساتھ جمارى والده ماجده رحميا الله كويسى حفظ كرادياء والده محتر مه كوحفظ كرانا آپ كاايك نهريت مفيروستخس فيصله ربا، والدومحتر مه كي شكل ميں ايپ معاون ملاكه باتي دیگراوں دکوحفظ کرانے میں والدصاحبؓ کی ریوضت کم ہوگئی ،اس کے بعد والدصاحبؓ ہے كوبهم الله كراتے ، باتى كا كام والدہ ماجدة كا موتاجب ناظرہ قر "ن ياك تتم بوج تا تو حفظ شروع كراتے، فجر كى تم زكے بعد بى والدصاحب سبتى سنتے، كھرآ موختة اور سبتى كے يارے والده صاحبه بادكراتيس ادر منتيس كهتم بيل كديك باتهدكى بإنجول الكليال برابرتيس موتيس، ايسييس یہ کیے ممکن ہے کہ درجن بھراولا در ماغی توی کے تناظر میں برابر ہو، کمی بیشی ہونا قطری تھا اوروہ ہوا

مجکی، ہم میں سے بعض ایسے بننے کہ اپنے مخصوص دیا فی تو ک کے سانچھ واں رصاحب کے پاس حفظ ندکریاتے، حفظ کے باب میں جس صبر فحل اور ضبط و برداشت کی ضرورت ہوتی ہےوہ صبر ویرداشت عورتول بین مردول کی بانسبت الندسیجاندونته بی نے زیادہ دویعت کیا ہے، پھروہ عورت اگران بچوں کی ماں بھی ہوتو اس کے ضبط و بر داشت کامستوی اور بڑھ جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ توائے دیا فی میں فرق ہوئے کے باوصف والدہ ماجدہ سب کو حفظ کرا لے تمکیں جب ہمارا قرآن بالکل تیار ہوجاتا تو دور کے لیے والد صاحب ﷺ کے پاس بھیجا جاتا، والد صاحبٌ بڑی توجہ ہے دور منتے ،اگر بچہ ان کے طے کر دہ معیار کے مطابق دور سنا دیتا تو اب وہ اس کواردو پھر فاری پڑھانا شروع کرتے جنتی پر لکھنا سکھاتے ، یہاں سے والدصاحبُ کا کام شروع ہوج تاءاروو، فی ری اور عربی کی کتابیں نصاب کےمطابق وہ بذات خود پڑھاتے اگر کوئی آسمان کتاب ان محمعیار برنداترتی تو کتاب تصنیف فر وستے و آسمان صرف آسمان نحواورآ سان فاری قواعداس سلسد کی کریوں ہیں، ذاتی تدریس کے پیلوب پہلومعاونین کا تقاون بھی لیتے ،حضرت الاستاذ مولا نامفتی خورشید انور گیاوی صاحب دامت برکاتهم ناظم تعييمات دارالعلوم ويوبند، حضرت مولانا قاري شفيق الرحمن صاحب دامت بركاتهم استاذ دار العلوم ديو بنداور حضرت مولانا ذاكثر اثنتنيق احمد قامي استاذ وارالعلوم وبوبند مدفله تغاون و مع ونت کی اس سلسلة امذ جب کی آب دارو بارونق کژیول میں ، درجه دوم عربی یا جھی درجه سوم عر بی تک تعلیم وی جاتی ، اس کے بعد دارالعلوم کے داخلہ امتحان میں شرکت کرائی جاتی ، داخلہ ہوجانے کے بعد بچہ کے تعلیمی امور کی مگرانی فرماتے رہتے ، درس گاہ کی حاضری اورششماہی و سالا نہ امتحالوں میں ملنے والے نمبر و فیصد پر نظر رکھتے ، مدارس میں رائج نصاب کے دوش بدوش ہندی ،انگش اور حساب کے ضروری مض بین اور بنیا دی کتب بھی پڑھاتے ، پھر فارغ ہونے کے بھر بچہ کو ہر سر روز گار بھی خود فر ماتے ، جو مدرے کی ائن کے ہوتے ان کو مدرے یں لگاتے ، جب کدو یکر کو کارو ہاراور تجارت میں جماتے ، چونکہ والدے حب مدرس بھی تھے اور تا جربھی، دونوں میدانوں کے وہ گرم دسروچشیدہ تھے 'اس لیےا پے بچول ٹیں ہرووطبقہ کو ہر دواعتبارے ان کی عملی زندگی کے لائح عمل اور طریق کار بتائے اور اپنی زندگی کے تلخ و شیریں تجربات کی روشنی میں افاوہ وفیض رسمانی فرماتے رہتے تھے۔

عظمت وعبقريت

آخ جب كه بهم بھى صاحب اولا د جو گئے جيں ، اور دووو چار چار بچول كى تعليمى ف مدداریان سر برآن بردی بی او حضرت والدصاحب رحمدالندی تعییم وتربیت کے باب س ان کی سرفروشان کوششول اور جال سوز جدو جہد کا، نداز ہ جوتا ہے، کو کی اگر آپی زندگی میں پچھے نه کرے، درجن بھراولا د کی صرف تعلیم وتربیت کا فریضہ خوش اسلولی کے ساتھ انہی م دے اور ان کو برسمرروز گارکر کے اس حد تک خود کفیل بناج نے کہ والدومر لی کے گز رجائے کے بعدوہ اولاد کسی کی دست مگر دھتاج ندر ہے تو صرف بیا یک بات ہی اس کے کمال وامتیاز کے بیے کافی ہے۔کوئی اگراینی زندگی ہیں پچھے ندکرے،صرف تدریس کی وادی کا طویل ویُر چچ بخم وار و ا نہزنی دشوار راستہ اس انداز ہے عبور کرج نے کہ وہ اکابر کے لیے بھی دشک بن ج نے تو صرف بدایک بات بی اس کی انفراد یت و کیتائی کے لیے کافی ہے۔کوئی اگرایش زندگی میں کیچھ نہ کرے صرف تصنیف و تالیف کے میدان میں کار ہائے نمایاں اورعلمی و تحقیقی مآثر و خدمات کے دوش بدوش ، تنا کام کر جائے کہ کثر ت نگارش کے تعلق ہے وہ اپنی جماعت کے کئے چنے خوش نصیبوں میں شار ہونے لگے، کشرت تصنیف کے تناظر میں اگر کوئی اے ایے دور کالا حیوان کا تب " کیچوتو اس کہنے والے برمبالفہ آ رائی و رنگ آ میزی کی تبہت ہرگز نہ لگے توصرف بیانک و ت ہی اس کے متناز ونمایاں ہونے کے لیے کافی ہے ، کیکن اگر کسی محض میں ندکورہ بالاسمی اوصاف جمع ہوجا میں تو اس کی عظمت وعبقریت کا صرف اندازہ کیا جاسکتا ہے، اے تفظول کی گرفت میں نہیں لایا جاسکتا، اس کوسی تفظی تعبیر کے ذریعہ بیان نہیں کیا ج سکنا۔ چ ہے کہ قسام از ل نے والدمحتریم میں عظمت وعبقریت اور کمال و، متیاز کے مذکورہ عنا صرمے يبدوبه بيلواس طرح كے ديكراور بہت بعناصر جمع قرماديے تھے ، ذلك فسمال اللَّه يوتيه بن يشاء

والدمحر م ی شخصیت کے تناظر میں یہ باب مختلف الجہات اور کثیر شاخوں والا ہے جے ایک مضمون میں سمیٹنا ممکن نہیں ، اولا د کی تربیت کے باب میں آپ کتنے فکر مند واقع موئے تھاس کا اندازہ لگانے کے لیے سے بات ای کافی ہے کہ دور و حدیث شریف میں سفن ترندی اور تھیجے بخاری کی عبر رہ تہ خوانی (جے عام طور ہے رواروی کی ایک چیز گروانا جاتا ہے) کے لیے بھی والدصاحب طب کی تربیت فر ، تے تھے، ہر کدومہ کوان کے تھینے میں عبارت خوانی كا شرف حاصل ند موتاته ، يبله عبارت خواني كا حريقة صحت اعراب اور رقي ر ي الحرك انداز تک بنایو جاتا، اس کی روشن میں خواہش مند طلبہ اپنا نام ککھواتے، پھران طب کا اپنی بیشک میں نمیٹ بیتے ، جو نہ چینے والے ہوتے ان کا نام وہیں کٹ جاتا، جو چلنے والے ہوتے اور ان میں کچھ خامیاں و کیجھے تو اس کی نشاندہی کرے اسے وور کرنے کی تلقین فرماتے ،اس ٹسیٹ کو پاس کرنے والے طلبے کے نام ایک کاغذیش لکھے جاتے ، پھر بیفہرست ترجهان کوسونی جاتی تھی ،سونیے جائے کا مطلب میٹیل تھا اب ان طلبہ کا نام اس فہرست ہے نکل نہیں سکتا نہیں! بورے سال ان طلبہ کی نگرانی فریاتے ،عبارت خوانی کے دوران فحوی صرفی اور تجویدی غلطیوں کی صورت میں یا سے کروہ معیارے ادھراُدھرنکل جائے کی صورت میں نام بھی بھی اس فہرست ہے تکال ویا جاتا تھا۔اس سے انداز و مگایا جاسکتا ہے کہ جو تحض عبارت خوانی جیسی غیرا ہم بھی جائے وال چیز میں تر بیت کا اتنا ہتم م کرتا تھاوہ اپنی اولا د کی تربيت جيسے اہم کام بيں کہاں تک فکر مندر ہتا ہوگا!؟ يبي وجه تقي كه وہ اپنے ماتحتوں كي ديني و د نیوی ہر دواعتبار ہے تربیت میں تا بدزیت کوشاں رے اوراس تعلیم وتربیت کے باب میں انھوں نے اپنی سرفر وشانہ کوششوں اور جاں سوز جہد و جہدیں کوئی و قیقة اٹھانہیں رکھا، اس حوالے ہے ان کے بہت ہے واقعات ال جائیں گے، ان کی وفات کے بعد سوشل میڈیا پر آنے والے تعزیق مضائل میں بھی بہتوں نے لکھے ہیں، ایک ود جھے ہے ان کیجے!

مدرسی کے زمانے میں میرا امتحان

عصر بعند کی کوئی مجلس تقی ، پیرخامه بر دار بھی اس میں موجود تھی بمجلس میں سوال کرنے والا کوئی نہ تھا، قبرستان کا ساستا تاءاس فتم کا سناتا ہم جیسوں کے لیے بردی آ زمائش اور امتخان کی گھڑیاں لاتا کہ عام طور ہے اس کے بعد والدصاحب کی طرف ہے سوال آتا جو کہ خاصا مشکل ہوتا تھا۔ یو چھ کون کونسی کتاب پڑھاتے ہو؟ کتابوں کے نام بتائے جن میں ا يك نام شرح عقا كد شفى كا بهى تفاء يو ميما شرح عقا ئد كتنى ہوئى؟ عرض كيا. احتے صفحے! چند سینٹر خاموش ہے،اس کے بعد شرح عقا کد کے ان صفحات میں ہے جو پڑھائے جا چکے تھے کوئی عبارت زبانی پڑھی اور یو چھا کہاس عبارت کا کیا مطلب ہے؟ اللہ اکبر کبیرا، بیسطور لکھنے وقت اب بھی میرے رو تُلَنْے کھڑے ہو گئے، ان کا رعب اتنا ہوتا تھ کہ آج کے پڑھائے ہوئے سیق میں ہے اگر وہ کسی عبارت کے بارے میں موال کرتے تو زبان تالو ہے جا چیکتی، چہ جائلکہ ہفتے اور مہینے پہلے پڑھائے ہوئے میش کی سی عبارت کے بارے میں سواں کرنا، جیسے دیگر مدرسین ویسے ہم بھی، پڑھایا اور بھلایا، جواب مذآئے کے باعث وہ صورت حال سمجھ گئے ،عبرت تو چھوڑ دی ، پہلے تو خوب سنا کی ،اس کے بعدا پٹی مشہورز ماند نصیحت فرمائی کہ'' وقتی طور ہے سبق حل کرے پڑھ نا کوئی کمال نہیں، یوں تو اگر بیس سال بھی ا کی کتاب پڑھاؤ کے تو کتاب یا دنہیں ہوگی ، مدرس کا کمال اس وفت ہے جب اس کو اپنی كتاب كے جملہ مهاحث اليسے يا وہوں كہ جب بھى اور جو بھى كتاب بيس ہے دريافت كرے تووه ای وقت جواب و پینے برقا در ہو،شرح و کی کریا پھرے عیارت حل کر کے جواب دیا تو کیا جواب دیا''۔اس کے بعد کتاب کے مضامین یا در کھنے کے اپنے طریقے بھی بتائے ،طریقے بھی وہ جن میں ہے یانی ہوتے ہیں۔

دیوبند کی مشهور چیز

ية تفاخصوصى سوال ، أيك عموى سوال بهى سنيه! عصر بعد كى مجلس تقى ، جم هلبه اس

ین شریک، والدمحتر می حسب معمول نیم دراز، ایک طالب عم سریل تیل رکھ رہا، آتکھیں بند طب کی طرف سے بلکے کیلئے سوال ہے جاری، ای دوران وامدمحتر می نے ہمارے غیر اہم سوالات چیور کراپی طرف سے ایک سوال آچیالا سنو ا (قدرے فاموقی، سب طلبہ ہمیتن گوش) ''ایک سوال ہے اس کا جواب دو!'' ایک ، دی و ایو بندا ہے کسی کام سے آیا، ایک دودن میں اس نے اپنا کام نمٹایا، آج شام کواس کی واپی کی گاڑی ہے، پکھ پھے اس کے پاس فتی گئے ہیں، اس نے سوچا کہ واپس ج تے ہوئے ان اضافی چیوں سے دیو بند کی گوئی مشہور چیز خریدتا چلول، مگراسے میں معلوم نہیں کہ ویو بندگی مشہور چیز کیا ہے؟ وہ آپ کے پاس تریہ ہاور آپ سے کہ در ہاہے کہ ججھے دیو بندگی مشہور چیز کے بارے ہیں بتاؤ! تا کہ ہیں اسے خرید سکوں۔ اب تم ہتاؤ کہ اسے کیا چیز خرید واؤگئ وہ آپ کے پاس آ یا ہے اور آپ سے کہہ رہاہے کہ ججھے دیو بندگی مشہور چیز کے بارے ہیں بتاؤ! تا کہ ہیں اسے خرید سکوں۔ اب تم بتاؤ

کے بعد تو ہم طلبہ نے خریدوائے کے لیے جن چیزوں کا انتخاب کیا ان کا معیاراور گرنا چلا گیا ان جوابول میں کوشش بےنظر آ رہی تھی کہ ہم بھی حضرت کو ہنسا نمیں ، والدمحتر مٌّاب اشات میں صرف سر بلارہے تھے، زبان سے پھنیس کھدرہے تھے، ہم نے دیوبند کی مشہور چیز کے ذیل میں وہ وہ چنزیں خریدوادیں جومشہور بھی نہیں تھیں، جب سب طلبوایے ایے صاب سے جواب دے چکے توجیس میں خاموثی ہوگئی ، والدمحتر مٹرنے آنکھ کھو بے بغیر یو چھا کیاسب کے جواب ہو گئے؟ عرض کیا گیا جی حصرت! پھر خاموثی ،اشتیاق کے مارے تھوڑی د مرکی خاموثی بھی گھنٹوں کی خاموثی می لگ رہی تھی ، لی پی والے طالب علم نے ازخود یو چھ بھی لیا که حضرت کونسا جواب سب ہے صحیح رہا؟ پھربھی خاموثی رہی ، ہم طلبہ کان دورآ کھے دونول ان پر جمائے جوئے ، پجھود مر بعد آپ نے دایاں ہاتھ قدرے اٹھ یا اور آ نکھ کھو سے بغیر جی گویا جوئے: '' بے قو فو! کتاب خروا تمیں گے، کتاب! کیاتم لوگ و یو بند کی مشہور چیز ول بیس کتا ہے کوشانل نہیں مانو گے؟ ویو بیند کتا بوں کا مرکز ہے،صووی، پاینگ تو ژوں اور پہیوں میں توتم ہوگ تھسا رہے ہو، گر کتاب خانہ میں نہیں لیے جارہے او تنا کہا اورخا موش ہو گئے۔ یہ جواب من کر ہم طلبہ ان کی بڑی ہی میز کی آڑ میں سر جھکائے اپنی تحفت مٹارہے تھے اورسوچ رہے تھے کہ ہم کہاں خاک میں تھے اور سوال کرنے وار کہاں ٹریا ہے تھا، ہر چند کہ بیہ جواب آپ نے جمادت کی ''تکویکھو لے بغیر دیا تھا، گلر بیجواب ہر رکی جمیرت کی ہنگھیں کھول گریاءاب پیتہ چلا کہ وہ جو ہنسنا اور ماشء اللہ کہنا تھ وہ پیرا تیبسم بیں بقسوں تھا، آس سوال ہے میہ سبتی بھی ملا کہ ہم تواصل جواب ہے اتناہی دور تھے جتنا شِعری ستارہ زبین ہے دور ہے۔اس سوال کے ذریعیہ آپ نے جمارا قبلہ درست کیا اور ہماری ترجیجات میں علم اور متعلقات علم کوسر فبرست ركھنے كافيمتى سبق يرم هايا الله تعالى بنجيس كروث كروث جنت نفيب كرے!

ڈرایا می ڈرایا

پر جائے کو تیار شد ہوئے ، اہام صاحب نے مجھ سے صورت حال بڑا کرا کی وو دن کے لیے امامت کے فرائض انجام دینے کی گزارش کی ، بندے نے قبول کر لی ، فجر کی نمار میں راقم نے پہلی رکھت شل سورہ رحمٰن کے بیہیے دو رکوع پڑھے، اور دوسری رکعت بیس انتمہ کے عام معمول کے مطابق اذا الطنس كورت يرهى ، ملام بيميرا، نمازختم مولى ، آيت الكرى يرصف كے بقدر فاموشى رى ، اس كے بعد والدصاحب نے فرمایا تم نے ہمیں بس ڈرایا ہی ڈرایا، پہلی رکعت میں بھی ڈرایا، دوسری رکعت میں بھی ڈرایا ، پہلی رکھت میں جہنم کی ہولنا کیوں ہے ڈرایا (سورہ رحمن کے دوسر رکوع کی طرف اشارہ) دوسری رکعت کے لیے اٹھتے وقت ہم سوچ رہے تھے کہ ابتم تیسرے رکوع ولمن خاف مقام ربہ جنتان ہے بنسکین بخش وخوش کن جنت والامضمون شروع کر کےاس ڈر رکو پچھے کم کرو گے مگر تم نے اذا الفتس کورت بڑھ کرایک بار چراز رایاء اس بارقیامت کی جولنا کیول سے ڈرایاء پس تم نے جميل دونوں رکعتوں ميں ڈرايہ ہے جي نبيں، قر آن کريم ميں تقابلات چلتے ہيں، جہاں جہنم کامضمون آ تاہے وہاں ساتھ ہی جنت کا بھی آتا ہے، جہاں ترغیب کا مضمون آتا ہے وہاں ساتھ ہی تر ہیب کا مجى آتا ہے، ايك نظابل كے دونوں مضمون غماز بيل يزھنے جائيس، يا تو دوسرى ركعت بيل سورة رتمن کا تیسرارکوع بھی پڑھتے ،اورا گردوی رکوع پڑھنے تھے تو بجائے الرحمن ہے شروع کرنے کے کل من علیمافان ہے شروع کرتے۔

ایک سانس میں دو دو تین تین آیتیں

امام صاحب تعطیل عیدالاتی میں گھر گئے ہوئے تھے، نی زوں کی ذمہ داری راقم آٹم کے سپر دھی ،کسی امام حرم کے طرز کا اتباع کرتے ہوئے بندہ صورہ فاتحہ کی دودو قبن آیتیں ایک سانس میں پڑھ رہا تھا، دو تمن نمازوں تک تو والدے حب نے برداشت کیا، اگلے دن عشاء کی نماز کے ٹم پر فر مایا، حدیث میں ہے کہ اللہ تق کی سورہ ? فاتحہ میں آیت کے بعد جواب دیتے ہیں صف میں بیٹھے بیٹھے مصلیان کرام کی طرف رخ کر پہلے اس حدیث کی وضاحت فر مائی اور اللہ کی طرف سے دیے جانے والے جوابات سنائے، پھر راقم کو مخاطب کرتے ہوئے فر مایا، گرتم نے قسم کھار کھی ہے کہ اللہ کو بولنے نہیں دینا ہے، ایک سانس میں دورو تین تین آبیتی پڑھڈالتے ہوا ہے جو نہیں ہے، آرام آرام سے پڑھو، ہرآیت پرتھ ہروا

ولا الضائين كامد

ایسے بی کسی موقع پرسورہ فاتحہ میں ایک اور چیز پرٹو کا تقا، فر مایہ بتمہارے سرے مرحج ہیں، مگر ولا الف لین میں معلوم نہیں تہمیں کیا ہوجا تا ہے کہ اے اعتدال سے زیادہ کھینچتے ہوا در کھینچتے ہی چلے جاتے ہو، پہلے ولا الضالیان میں''ض'' کو کھینچتے ہو، پھر''میں'' کے''لام'' میں وقت لگاتے ہو، اس کے بعد لین کو کھینچتے ہو، سبال منا کرا تنا کھینچتے ہو کہ چیچے ہما دا منہ '' آمین'' کے لیے کھلا کا کھلا رہتا ہے بتم ختم کروتو ہم '' مین کہیں، تمہا دا بی ختم ہو کرنہیں دیتا ولا الف لین کے مدکوبھی دیگر مدوں کے برابر معتدل کرو۔

اولاد کو حج کرانا

والدین محتر بین نے سب بچوں کی شادیاں جس اہتمام وتر تیب ہے کیں ای اہتمام سے ہم نے ان کواپنے بچوں کو جج کراتے ہوئے بھی دیکھا، جب وہ ہڑے گر کے کو الگ کرتے تھے اور پھھودنوں بعداس کا گھر چنے لگ تھا تواسے الگ بلا کر ہدایت کرتے تھے کہ خرچوں بیس سے پچھے ہیں انداز کرواور بچ بیس جونے کی رقم جع کروہ تہمیں صرف اپنے حصہ کے بیٹے اس انداز کرواور بچ بیس جونے کی رقم جع کروہ تہمیں صرف اپنے حصہ کے بیٹے اس دول گا۔ فرماتے جج بیس بیوی کا ساتھ ہونا ضروری ہے، وہ بیچاری ساری زندگی خدمت کرتی ہے، بیوی جب زندگی کے سفر بیس ساتھ ہونا ضروری ہے، وہ بیچاری ساری زندگی خدمت کرتی ہے، بیوی جب بیوی جب نامزا کے ان کے ان کے والی کی ساتھ دی ہونا ہوں کا جج کا مزا کے ان سے بیلی فرماتے کہ جج کا مزا کے ان سے بیلی کو ان کے والی کی ساتھ کرتی ہو ہے۔ یہ بھوتے ان سے بیلی ہونی کرنا تو اور بھی ضروری ہے، بی کرلوگ تو حدیث وفقہ کی بیالی میں آنے والا باب الحج پڑھا تا آسان ہوجائے گا،طور نہ تا مک ٹو کیاں مارو گے۔

عام طور ہے دو دو بھا ئیوں کوان کی جو بوں کے ساتھ جھمجتے تھے، بڑی جمن کو بھی اک طرح ان کے شوہر کے ساتھ بھیجہ ، راقم سطور کی باری میں ہم نین بھائی کیک ساتھ متھے ، دو بھائیوں نے توج کے بیسے کمل جمع کر لیے تھے کہ احد تمبر اٹھیں کا تھا، راتم چونکہ تدریک خدمت انجام دينة لكائفاس ليه عامبًا والدصاحبُ في مناسب مجما كداس كويهي هج كرادية عاہیے، مجھے بد کر کہا تہارے دو بڑے بھائی میںے جمع کر چکے ہیں،تمہارے پاس اگر پیسے ہوں تو تم بھی ان کے ساتھ چلے جاؤا عرض کیا کہ میرے پاس پیسے پورے نہیں! کتنے ہیں؟ ساٹھ بزار کے آس باس ہوں گے (ان دنول ایک بندے کے سفر کا ثری 🕫 ۴ بزار تھا، یہ سن ٢٠٠٦ كى بات ہے) فر ما يا متم بھى فارم بھراو، تمہارى بيوى كا حصد تو ميں ۋال عى ر م بوب تہارے حصے کے جو پینے نے رہے ہیں دہ بھی ڈالے دیتا ہوں ، تج سے فارغ ہونے کے بعد ادا کرتے رہنا۔ یول ہم تنن بھائیول نے ایک ساتھ جج ادا کیا۔ ج کے بعد جب ادھار والے بیسے جمع کر کے والد صاحب کودیے گیا تو آب این بیٹھک بیس هب معمول لکھنے میں مشغول نتھ، ایک نظر میری طرف دیکھا اور پھرمسودہ کی طرف متوجہ ہو گئے ،اس کی طرف متوجد ہے ہوئے یو چھا کہ کیوں آئے ہو؟ عرض کیا کہ وہ پیے جوآ پ نے تج سے پہلے د پ يتے وہ لايا ہوں، قرمايا احجها، ٹھيک ہے، تنہي ان کوايينے قرچوں ميں لئے آوا

ج میں جانے والے بیٹوں اور بہوؤں کو ایک تھیجت یہ بھی قرائے کہ ج کے سفر میں مشکلات چی آئی ہیں تو لوگ آئی میں از پڑتے ہیں مشکلات چی آئی ہیں تو لوگ آئی میں از پڑتے ہیں، حالات چی ہیں آئی ہیں تو لوگ آئی میں از پڑتے ہیں، حالات کا مقابلہ کرتا ہے۔ اللہ سجانہ و تعالی والدین کے ورجات بلند قراء کی کدو اعانت سے ہم کو بحر پور جوائی میں ج کی سعادت نصیب ہوگئ، حفظ قرآن کریم کے بعد یہ دوسری اہم ترین سعادت ہے جو والد صاحب کی عناجوں، نوازشوں اور تو جہات کے طفیل ہم سب ترین سعادت ہے جو والد صاحب کی عناجوں، نوازشوں اور تو جہات کے طفیل ہم سب بھائیوں، بھو کیوں کو حاصل ہے۔ چھوٹے تین بھائی بھن (فاطمہ عبداللہ اور عبداللہ اور کیا گئی کا تیاری کھل ہے، سب بھائیوں کو حاصل ہے۔ جھوٹے تین بھائی بھن کو خطمہ عبداللہ اور عبداللہ اور کیا گئی کی تیاری کھل ہے، سب بھائیوں نے سے حدولات کے ایک ہوگئی کے ایک کر تیاری کھل ہے، سب بھائیوں نے سے حدولات کے ایک کے بیٹری کھل ہے، سب بھائیوں کو حاصل ہے۔ جھوٹے تین بھائی بھن کیوں نے سے حدولات کے ایک کیوں کے دیاری کھل ہے، سب بھائیوں کو حاصل ہے۔ جھوٹے تین بھائی بھن کیوں نے سے حدولات کیاری کھل ہے، سب بھائیوں کے بیٹری کھل ہے، سب بھائیوں کے بیٹری کھل ہے، سب بھائیوں کے سے سے میں کیوں کے سے سے میں کورٹ کے بیٹری کھل ہے کہ سب بھائیوں کے سبداللہ اور کھل کے بیٹری کھل ہے کہ سب بھائیوں کے بیٹری کھل ہے کہ سب بھائیوں کے سبداللہ اور کھل کے بیٹری کھل ہے کہ سب بھائیوں کے سبداللہ کے بیٹری کھل ہے کہ سب بھائیوں کے بیٹری کھل ہے کہ سبداللہ کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کھل ہے کہ سبداللہ کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کھل ہے کہ سبداللہ کورٹ کے بیٹری کھل ہے کہ سبداللہ کورٹ کے بیٹری کھل ہے کہ سبداللہ کورٹ کے بیٹری کورٹ کورٹ کے بیٹری کے بیٹری کھل ہے کہ کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کھل کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کورٹ کے کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کورٹ کے کے بیٹری کے کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کے کورٹ کے کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کورٹ کے کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کورٹ کے کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کورٹ کے بیٹری کورٹ کے کورٹ کے بیٹری کورٹ کے ک

کیا ہے کہ ان سب کو بھی والد صاحب ؒ کے طرز پر جج کرا کیں گے، اللہ تع الی تو فیق عطافر ما کیں اور ہم سب میں انتحاد وا تفاق باقی رہے (آمین) جج کر کے معلوم ہوا کہ بچ واقعی جوانی میں ہونا چاہیے، کا تب سطور کو سفر جج کے دس سال بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سفر عمرہ کی سعادت بھی حاصل ہوئی ، اس سفر میں اہلیہ ساتھ نہیں تھیں تو اس میں سے پید چل گیا کہ والد صاحب ؓ کیوں بیوی کے ساتھ تھیجنے کا اہتی مفر ماتے ہتے !

صبر و استقامت

استقامت کے باب میں راقم سطور کی گناہ گار آنکھوں نے والد صاحب ہے بوُ حد كر حدل ت برعبر كرنے والانہيں ديكھا، مشكل حالات ميں نەصرف وہ خودصبر كرتے تھے بلکہ دوسروں کوبھی صبر کرنے اور القد سجانہ وقت ہی ہے لولگائے کی تلقین فرماتے تھے، ہرچند کہ ان کے دل کا بردا آپریشن ہو چکا تھا ،اس طرح کے لوگوں کوکسی حاد ہے کی خبر ویتے ہے بہلے خبر کا مضمون اورخبر دینے کا طور و ڈھنگ سوچنا پڑتا ہے کہ مبادا وہ خبر د فی صدمہ کا باعث بن جائے ا تگر بحد الله والعه صناحبٌ كتعلق ہے اسنے اہتما م اورغور وَكَر كي ضرورت بيين نہيں آتی تھی ان کے اردگردلوگ ایک ایک کرے اللہ کو بیارے ہورہے تھے، اس طرح کی خبریں من کروہ كوئى برا صدمد لينے كے بجائے آخرت كى اپنى تنار بول كو اور بردها ديتے تھے، دارالعلوم ويوبنديل ان كے دمريندر فيق حضرت الاستاذ مولانارياست عي ظَفَر بجنوري صاحب رحمه الله كاجب وصال مواتو والدصاحب ان وتول اندن ميس عظم ميرخبر والدص حب كے ليے بوى اندوہ ناک تھی جسن بھائی آپ کے ساتھ تھے،ان کا بیان ہے کہ جب بیس نے حضرت مولا نا ر یاست علی صاحب ؓ کے انتقال کی خبر والد صاحب ؓ کو دی تو وہ من کر خاموش ہو گئے، پچھ د مر خاموش رہے پھرفرمایا ''اب میرانمبرے''۔ای خبرے بعد والدص حب ہے آخرمت کے سفر کی تیار یوں کے تناظر میں میراث اپنی حیات ہی میں تقسیم فرمائی ، نیز آسان بیان القرآن میر رات ون اتنی تیزی ہے کام کیا کہاہے کمپیوٹرآ پریٹرحسن بھائی کی ساری توانا ئیاں نچوڑ میں كدوه واخل شفاخاند كيے جانے كقريب قريب بي كئے گئے۔ وَاتَّى تَقْصَانَ کِيفِيلِ كَي اسْ طرحٌ كَي اليك بِرْ يُخِرِ والدصاحبُّ كَي دِنيوي کاموں میں ان کے سب سے بوے معین و مدوگار، برادرم مولانا احد معیدصا حب اور بمشیرو خورد کے خسرمحترم، جامعہ نورالعلوم گٹھ من کے پانی طہتم ، تجرات کے سفر میں والدصاحب ً ك واحد ميز بان، بهم سب كحسن محمد چي ك تقال ك خربهي تقى ، پچام حوم كى طبيعت ايك دو برس ہے کافی تو یہ ماشہ ہوتی رہتی تھی ،ان کے تعلق ہے فکر مندی رہتی تھی کہ اگر چیے کا انتقال والدصاحب الى حيات مين مواتو خركس طورت دى جائ ، تكويى طورت موايدكدان كا التقال ایک وم ہوا، انقال ہے تبل والی رات عی میں ان ہے ان کی صاحب زاوی نے بات ك تقى ، يس انتقال كى خبر اج يك آئى ، ورايسے وقت ش آئى كه گھر بيس كوئى مرويمى نبيس تق ير معافي والي بھائي اينے اينے مدرسوں ميں تھے تو دكان واليے اپني دكان بر، خود والد صاحب بھی بخاری کے گھنے کے لیے تیار بیٹھے تھے، اور جائے کے انظار میں تھے، گجرات ہے نون پراطلاع دینے والول نے پہلے نہ حضرت والدصاحب کواطلاع دی اور نہ چچے مرحوم ک صاحب زادی بیکم احد سعید کواطلاع دی، پہلی اطلاع بیکم قاسم کے پاس آئی ،خبر اتنی بدی تھی اور آنا فانا آئی تھی کہ انھوں نے بھائیوں کا انتظار نہیں کیا، بھابھیوں کو ساتھ لے کر رند ہے گلے اور بھیکی اتکھول کے ساتھ والد صاحب کو اطلاع دی کے محمد پیٹی کا انتقال ہوگیا ہے، والدصاحب نے اج ناللۂ واج نا اجلیہ راجعون پڑھا، بھا بھیوں کوتسلی دی کہ اس میں رونے والی بات تیں ، بھی کو اللہ کے پاس جانا ہے، کوئی پہلے جاتا ہے کوئی بحد میں، پھر محصامن، بائن بور چامرحوم کے گھر فون کیا، اس کے بعد مرحوم کی صاحب زادی بیگم احمد سعید کو بوایا،ان کوان کے والدصاحب کے گزرجانے کی اطلاع دی،ساتھ ہی چند کلمات تسلی مجی کے اور بیر کہ کر بخاری شریف کا گفتہ پڑھانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے کہ ابھی تو برُ صافے کے لیے جارہا ہوں، واپس آؤل گا تو یالن پور جانے کے تعلق سے تر تیب بناؤل گا حب معمول آپ نے گفتہ ہڑھا یا اور چچ مرحوم کے لیے دعامجی کرائی ،جس خبر ہیں جمیں والد صاحب ہے آپریکن اور عمر کی فکرتھی ہی خبر ہیں والدصاحب ہماری فکر کر سے ہمیں کلمات تسلی

اورصبر كى تلقين قرمار بي تقيه

ورق تمام ہوا اور ما باتی ہے سفینے چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے

یہ ایک مضمون کسی بھی طور والدمختر معظمت مولا نامفتی سعید احمہ پالن پوری صاحب رحمہ اللہ تقالی مضمون کسی بھی طور والدمختر معظمت وصدر المدرسین وارالعموم دیو بندگی گھر پیو زندگی کے نوع بنوع احوال کے احاظہ کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ دست بدے ہوں کہ اللہ بخانہ وقعی نی والدمختر میں کے نوع مور کے اللہ بخانہ وقعی نی والدمختر میں اور جمیں ان کے بتائے رہنما خطوط ،طریق کا راور لائحہ عمل کے مطابق زندگی گزارنے کی توفیق ارزانی سے بہرہ ورفرہ کیں۔ ایس وہ ازمن واز جمال آمین باوا



عالم اسلام کے بلندیا بیریحدث

استاذ الاساتذه حضرت موادنامفتى سعيدا حدصاحب پالن بورگ مشيح الحديث و صدر المدرسين دار العلوم ديومند

حضرت مولا نامفتی ریاست علی قاسمی رام پوری است دٔ حدیث ومفتی جامعه اسلامیم بیه جامع مبجد، امروب

عالم اسلام کے بلند پا بیر محدث ، محقق دوراں ، متاز فقیداور مفتی ، فکر تا نوتوی کے ایکن ، علوم تر بیت کے تکرون ، معوم اکا بر کے تر جمان ، معوم ولی اللبی کے شارح ، بزار با بزار معان ، ارباب افقاء ، اصحاب تدریس اور مصنفین و مونفین ، ادباء کے استاذ اور مرنی ، ثابغت روزگار بلکہ یکنا کے دوزگار شخصیت ، لا کھوں عوام وخواص کے قلوب کی دھڑکن ، ملت اسلامیہ کے فقیم مرمایہ ، ج مع علوم وفون ، از برالبندام المدارس دارانعلوم و یو بند کے قلیم سیوت اور مستوصدارت تدریس اور عہدہ فی الحدیث کے تاجور ، بے شارمیان و کم لات سے متصف بررگ عالم دین ، استاذ الاساتذہ والعلی ء والفقیاء حضرت الاستاذ مولانا مفتی سعید التد صحب پالن پوری نورالند مرقدۂ و بردائند مضجہ ، تیج مؤرخہ ۲۵ مرمفان المب رک ۱۳۲۱ ہے مطابق ۱۹ مرک ، ۲۰۲۰ ء بروز منگل می سات بیج کے قریب نماز اشراق کے وقت اپنی حیات معید کی ایک بہار یہ کمل کر کے اپنے ، الک حقیق سے جالے اور آپ وہاں تشریف لے گئے سیاں برخشش کوجانا ہے ۔ انسالله و انسا الیسه راجوں ، ان لله ما اعملی و له ما حد و کل عددہ جاجل مسمی فلنصیر ولند حسب ۔

اللّهم اغفرلهُ، وارحمه، واكرم نزلهُ، و وسع مدحلهُ، واجعل الجنة مثواه، وادخلهُ بحبوجة الجة، واغسله بالماء والثلج، و نقه من الدنوب والحطاب كما ينقى الثوب الابيض من الديس، اللهم ابدله داراخيرا من دراه، واهالا حيارا من اهله، النهم اعده من عذاب القبروعداب النار، و ادحله النجمة جنت القردوس، و ارفع درجته في عليس، والهم ذويه الصبر والسلوان والاجر والغفران.

نام و نسب ، وطن، خاندان اور ولادت

آپ کا وطن موضع کالیرہ وضلع بناس کا نشاشان گروت ہے، بناس ندی کا نام ہے اور کا نشا گروت ہے، بناس ندی کا نام ہے جواس وقت صوبہ گروات کا ایک ضلع ہے اور بناس ندی کے جنوب بیں واقع ہے، اس ضلع کا مرکزی شہر یال پورہ جوآ زادی سے پہلے ایک مسلم ریاست تھی اور مسمی ن نواب اس کا حکر ان اور واں تھا، اس مرکزی شہر کے جنوب جو آزادی سے پہلے ایک مسلم ریاست تھی اور مسمی ن نواب اس کا حکر ان اور واں تھا، اس مرکزی شہر کی جانب نسبت کرتے ہوئے آپ کو یالن پوری کہا اور کا ماج تا ہے۔ آپ کا آبائی وطن کالیرہ و پان پورشر سے تمیں میل کے فاصد جنوب مشرق میں واقع ہے، کالیرہ پالن پور شلع کی مشہور بستی ہیں ' دسلم العلوم' نام سے ایک مدرسہ قائم ہے جس پالن پورشلع کی مشہور بستی ہوتی ہے۔ آپ موٹن براوری سے تعلق رکھتے ہیں جس کو بیا با با گراتی زبان میں چلیے براوری کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس علاقہ میں آپ کا خاندان فا ساب ہوتی ہے۔ آپ موٹن براوری سے تعلق رکھتے ہیں آپ کا خاندان فا ساب ہوتی ہے۔ آپ موٹن براوری سے تعلق رکھتے ہیں آپ کا خاندان فا ساب ہوتی ہے۔ آپ موٹن براوری سے تعلق رکھتے ہیں آپ کا خاندان فا ساب ہوتی ہے۔ آپ موٹن ہوتا ہے۔ اس علاقہ میں آپ کا خاندان فا میں ہوتی ہے۔

آپ کی ولا دت کے بعد آپ کے والدین نے آپ کا نام احد تجویز فر ایا اور آپ

کے فائدان کے بوڑ ھے لوگ بوری زندگی آپ کو احمد بھائی کہد کر پکارتے رہے ، اگر چداب
الیسے بوڑ ھے دو چار بی ہوں گے گر آپ نے خود اپنا نام سعید احمد رکھ اور مدرسہ مظاہر علوم
سہاران بور بیس واضلہ کے وفت واضعہ فارم بیس آپ نے سعید احمد نام تکھوایا تھا اور آج عالم
اسلام بیس ای سعید احمد نام کوشہرت و دوام حاصل ہے ، لیکن مظاہر علوم داخد سے پہنچے سابقہ
مدارس بیس آپ کا نام احمد ہی مرقوم ہے اور مدارس اسلامہ سے حاصل شدہ انعا کی گنا ہوں

میں انعام یوسف کالیز ولکھا ہوا ہے۔ آپ کے والد کا نام یوسف دادا کا نام علی جواحر الم اندعلی جی '' کہلاتے تھے، پردادا کا نام جیوا بمعنی یجی اور پردادا کے دالد کا نام نور جمرے خود آپ نے اسپے احوال میں اپناسلسد نسب اس طرح تحریر فرمایا ہے

فاکیائے عماء سعید احمد بن بوسف بن علی بن جیوا بن نورمحمد یالت پوری حجراتی خم د بویندی۔ آپ کی تاریخ واد دت محفوظ نہیں ہے مگر آپ کے والدمحترم نے اندازے۔ آپ کی تاریخ ولادت ۱۹۴۰ء کا آخر مطابق ۱۳۳۰ھ جنوائی ہے اور اس تاریخ کو مدارس اسلامیہ میں د، خلہ کے وقت داخلہ فارم میں کھوایاہے۔

تعليم وتربيت كاآغاز

جب آپ کی عمریا کے چرسال کی ہوئی تو والد محتر م محمد یوسف جو ڈبون ڈ کے جنگل میں رہتے تھے، آپ کی تعلیم کا آغاز فرمایا گرکھیتل کے کاموں میں زیادہ مصروفیت کی وجہ ہے والد صحب آپ کی تعلیم کی جانب زیادہ تو جہتیں دے سکتے تھے، اس لیے کالیز ہ کے کمتب میں آپ کا داخلہ کرایا اور قر آن کریم ناظرہ اور ریاضی، حساب وغیرہ ایندائی تعلیم اس کمتب میں کمل ہوئی۔ آپ کے کمتب کے اسا تذہ کرام میں مورا نا محمد واؤد صاحب چودھری، مولانا حبیب اللہ چودھری اور حضرت مولانا حبیب اللہ چودھری اور حضرت مولانا حبیب اللہ چودھری اور حضرت مولانا حبیب اللہ چودھری اور

دار العلوم چهابی گجرات میں داخله

کتب کی تعلیم مکمل کر کے آپ اپنے ماموں حضرت مولا نا عبدالر تمن صاحب شیرا نوراللہ مرفدہ کے ہمراہ وارالعلوم چھائی شریف لے گئے اور دارالعلوم چھائی شریف لے گئے اور دارالعلوم چھائی میں داخد لے کر اپند ان کہ موں اور دوسرے اساتذہ کرام سے فاری کی ابتدائی کتابیں پڑھیں۔ دارالعلوم چھائی میں آپ کا قیم م تقریباً چھواہ رہا۔ اس کے بعد آپ کے ماموں دارالعلوم چھائی چھوڑ کراپنے میں آپ کا قیم م تقریباً چھواہ رہا۔ اس کے بعد آپ کے ماموں دارالعلوم تھائی جھوڑ کراپنے وطن تشریف کے تو آپ بھی اپنے ماموں کے ہمراہ آگئے اور اپنے تضیال "جونی سیندھی" میں رہ کراینے ماموں سے فاری کی کتابیں پڑھتے رہے۔

يالن يور ميں داخله

مظاهر علوم سهارن يور مين داخله

پان پورشہر ہیں شرح جامی تک تعییم حاصل کرنے کے بعد تعلیم سدا ہوہ کے بعد تعلیم سدا ہوہ کے بعد عالی سدا ہوہ کے بعد جانے ہوئے کے کا اور بھی مدرسہ مظاہر علوم سہ من بور بین داخلہ لیا خود راتم السطور سے حضرت والل نے ایک موقع پر سہ رن بوردا خلہ کا واقعہ اس طرح بیان فر میا کہ حضرت موں نامجم باشم بنی رک صدحب دارالعلوم دیو بندکی خدہ ت کے بعد پان پورتد رائی خدہ ت کے بیعہ جب تشریف لائے تو دارالعلوم دیو بندکی خدہ ت اور اکابرین دارالعلوم دیو بندکی خاصت بہت اور اکابرین دارالعلوم دیو بندکی عظمت بہت اور دیجہ کے مواقعت میان فر ماتے تھے، جس کی وجہ در دالعلوم دیو بندکی عظمت کے غوش عوام وخواص کے قلوب پر جاگزیں ہوگئے تھے۔ اس وجہ سے والدصاحب دارالعلوم ویو بند داخلہ کے ارادہ سے گھر سے سفر کے لیے نگلے۔ جب ریل دہی سے دیو بند کے بیعہ چس تو والدصاحب میا ہوئی صاحب ٹرین میں سلے ، انہوں نے والدصاحب سے بتایا کہ ابتدائی دورمتوسط درجات کی تعلیم و یو بند داخل کرا دیتا پھر دورمتوسط درجات کی تعلیم کے لیے دارالعلوم دیو بند داخل کرا دیتا پھر دالدصاحب کا درادہ بدرا اور دیو بند کے بجائے سہارن پور عمر مردا اور دیو بند کے دیائے سہارن پور عدر سرمظاہر علوم میں داخلہ کرا دیا پھر دالعد کا درادہ بدرا اور دیو بند کے بجائے سہارن پور عدر مدرسہ مظاہر علوم میں داخلہ کرا دیا

مظا ہرعلوم سہارن بورواخسہ کے بعد سے بنے تین سال تک قیام کیا، یہاں آپ نے منطق و فلسفه بنحو وصرف اورفصاحت وبلاخت اورفنون کی تمام کتابیں ائتبا کی محنت اور جانفشانی ہے يرْهيل _ اكثر كتابيل امام النحو والمنطق حضرت مولانا علامه صديق احمد صاحب تشميري نورانتدم لندة ہے تعلیم گھنٹوں میں اور خارج اوقات میں پڑھیں۔علامہ محدصدیق احمر کشمیری کے علاوہ مدر سدمظا ہرعلوم سہارن بور کے دیگر قابل ذکر اسا تذہ کرام میں حضرت مولا نا محکہ بإين صاحب سهارن يوريٌ ،حضرت مولانامفتي يجي صاحب سهارن يوريٌ (والدماجد حضرت مولانا محد سلمان صاحب مظ مرى موجوده ناظم مدرسه مظامر علوم) حضرت مولانا وقارعلى صاحب بجنوري ،حضرت مولانامفتي عبدالعزيز صاحب رائے يوري شامل بيں۔

دار العلوم ديوبند ميں داخله

مدرمه مظاہر علوم سہاران بور میں تین سال قیام کرتے کے بعد اعلی تعلیم کے لیے • ١٣٧٨ ه مطابق • ١٩٦١ء ش آب نے دارالعنوم ديو بند من داخد اب دارالعلوم ديو بند داخلے كے بعد يبل سال حضرت الاساتذه مولانا نصير احمد خال صاحب بلندشيرى نوراللد مرفدة سابق صدرالمدرين ويشخ الحديث وارالعلوم ويوبند ے آب نے جلالين شريف، الفوز الكبير، حضرت مولانامیال اختر حسین صاحب و ایو بندگ سے بداریا ولین اور حضرت مولانا بشیر احمدخال صاحب بلندشيريٌّ تے تصريح بست باب ،شرح بعميني رس فتحيه اور رساله همشيعلم ايئت كي كما بيس برهيس اور دوسرے سال مشکوۃ شریف، مدایہ آخرین اور تفسیر بیف وی وغیرہ کتابیں پڑھیں۔اس کے بعد تيسر _ يسال شوال ١٣٨١ اهة شعبان ١٣٨٢ اهدها بن ١٩٧٢ و دورهُ حديث شريف شل وأخل جوكر صحاح ستدير حكرور لظ مى كنصاب كى تكيل فرمائى ورباضابط فارغ بتحسيل قراريائ -

دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ کرام

دارالعلوم وبوبند ميل علوم نبوت كيجن درخشنده ستارول عيرآب في اكتساب فیض کیا ان کے اساء گرامی درج ذیل ہیں فخرالمحد ثئين حضرت مولا ناسيد فخرالدين صاحب بإيوزيتم مرادآ باوي يثنخ الحديث

دارالعلوم و یوبند، به مع معقول و منقول حضرت علامه مولانا محد ابراتیم صاحب بلیادی مدرالمدرسین دارالعلوم و یوبند، علیم الاسلام حضرت مورنا قاری محد طیب صاحب بلیادی حدرالمدرسین دارالعلوم و یوبند، علیم الاسلام حضرت موراة بادی، حضرت مورنا مفتی مهدی حسن صاحب شاجیه پنوری، حضرت مولانا میدفخه برصاحب عثانی و یوبندی، حضرت مولانا جید ظهور صاحب عثانی و یوبندی، حضرت مولانا جلیل احد صاحب بخطی، حضرت مولانا سیداختر حسین صاحب و یوبندی، حضرت مولانا بشیراحمد صاحب بلندشیری محضرت مولانا نصیر احمد صاحب بلندشیری محضرت مولانا معراج خول صاحب و یوبندی، حضرت مولانا معراج محال صاحب و یوبندی، حضرت مولانا معراج الحسن صاحب و یوبندی، حضرت مولانا معراج الحسن صاحب و یوبندی، حضرت مولانا معراج الحسن صاحب و یوبندی، حضرت مولانا معراج

آپ نے خود اپنی کتاب''متناہیر محد ثین وفقہا ء کرام' میں دارالعلوم دیو بند میں خواندہ اسباق کی تفصیل اس طرح فرما کی ہے

بخاری شریف حفرت نخرانمی شین مولانا سید نخرالدین صدب مرادآبادی سه مقدمه مسلم مسلم شریف حفرت نخرانمی شین مولانا سید نخرالدین صدب بلند شهری شریف جدد ادل، علامه شریف ایرانیم صاحب بلید قری سے مسلم شریف کاب قی حصد حفرت مولانا بشیرا حد خان صاحب بلند شهری سے ، ابوداؤد شریف کلمل ، ترفدی شریف جد فالی ، شاکل ترفدی حضرت مولانا سید فخرانس صاحب مرادآبادی سید سے ، نسائی شریف ، مولانا محد ظهور صاحب عثانی دیو بندی سے ، طحاوی شریف مولانا محد ظهور صاحب عثانی دیو بندی سے ، طحاوی شریف مولانا تاری محمد طبیب مبدی حسن صاحب شابج بها نبوری سے ، موطانا مام مالانا حبد الاصلام مولانا تاری محمد طبیب صاحب قائی سے ، مؤده امام محمد حضرت مولانا حبد الاحد صدب دیو بندی سے ، مقلوق شریف صاحب قائی سے ، مؤده امام محمد حضرت مولانا سید شیل احمد اولاً مولانا سید حسن دیو بندی سے مقلوق شریف ساحب ، عظمی سے دیگر کتابول کی تقصیل حضرت والا نے اسی قلم سے نبیل کامی سے ۔

آپ بھین ہی سے اُنتہائی زیرک وہوشیاراوراعلی درجہ کے ذہین ونطین تھے، کتب بنی اور محنت کرنے کے عادی تھے، پھر مثالی اس تذکرام کی تعلیم وتربیت اس پرمستزاد جس کی وجہ ہے آپ کی صدحیت واستعداد بام عروج پر پہنچ چکی تھی اور اس صلاحیت واستعداد اور محنت و جفائش کے نتیجہ جس وار العلوم جیسی معیاری عظیم وینی درس گاہ کے سالانہ امتحان جس وورہ عدیث شریف ہیں آپ اعلی نمبرات اور اولا پوزیش سے کامیاب ہوئے اور علاوہ مسلم شریف کے دورہ عدیث شریف کی تمام کمآبول جس آپ کے نمبرات بہی سے مرف مسلم شریف کے دورہ عدیث شریف کی تمام کمآبول جس آپ کے نمبرات بہی سے مرف مسلم شریف علی میں آپ کے تفسیر سے خصوصی انعام جس آپ کو تفسیر القرآن مکمل اور عمومی واقعام جس آپ کو تفسیر بیان واقع آن کھی جانب سے خصوصی انعام جس آپ کو تفسیر بیان واقع آن کھی جانب سے خصوصی انعام جس آپ کو تفسیر بیان واقع آن کو تھی میں شریع عقائد کی جانب سے خصوصی انعام جس آپ کو تفسیر بیان واقع آن کو تھی جانب ہے کہا ہوں کی گاہا۔

دارالافتاء دارالعلوم مين داخله

شوال ۱۳۸۲ دهش آب نے دارالاق میں داخلہ کی درخواست پیش کی اور کم ذی قعده ١٣٨٢ ه كودارا لا أمّاء يس آب كادا خد يعمل بوكيا اوراس وفت كصدر مفتى وارالعلوم ويوبند حصرت مولانا مفتى سيدمهدى حسن صاحب شاجهها نيورى قدس سرة ك تكروني ميس كتب فقد كا مطالعه اورفتوی نویک کی مثق کا آغاز فرما دیا اور پورے سال میں صرف ایک کتاب شرح عقو درسم المفتی کا درک حضرت مفتی صاحب مذکور الصدر کے باس ہوا ورند تمام اوقات صرف کتب فقہ و فآوی کا مطاعه، انتخراج مسائل اور فتوی نوین کی مثق وتمرین میں مصروف رہتے تھے۔اس سال آپ نے شخ محمود عبدالوباب محمود مصری استاذ دارانعلوم دیوبندے حفظ شروع کیا جوقر آن كريم كے جبيرحافظ اورمصرى قارى تھے اور جامعة الار ہر قاہرہ كى طرف سے وارالعلوم ويوبند تدریس کے لیے مبعوث تھے۔اس طرح آپ نے اپنے بھائیوں کی تعلیم وتربیت کی جانب توجہ قر مانی اور ۱۳۸۳ و پیر مولا نامفتی محمد این صاحب استاذ دارانعلوم و یو بند صغرسی بی بیس و یوبند لاكر حفظ شروع كرا ديا اولاً قارى محمر كال صاحب ويوبندي كي درك گاه ش بنها يا اور جب وبال تبیں چل کے توخودی حفظ کرایا۔ بیس ل آپ کا بیجد مصروف تھے وار العلوم دیو بند کے جملے امور مقوضہ کے ساتھ خودا یہ حفظ کرنا اور چھوٹے بھائی مفتی محمد امین صاحب کو حفظ کرانا حدور جیمنت طلب کام تھا۔ ای مصروفیات کی وجہ ہے ماہ رمضان میں وطن بھی نہیں گئے۔

دارالافتاء کے داخلہ میںمزید ایک سال کی توسیع

دارالطوم اشرطيه راندير مين تقرر

شوال ۱۳۸۳ میں حضرت علامہ محد ابراہیم صاحب بلیاوی کے توسط سے دارالعوم اشر فیدرا ندیرضع سورت گجرات ہیں آپ کا درجہ عمیا کے استاذ کی حیثیت سے تقرر ہوگیا اور آپ ۱۳ رشوال ۱۳۸۴ میکو دارالعلوم دیو بندسے اولاً وطن تشریف نے گئے اور والدین و اہل خاندان کی ذیارت سے مشرف ہوئے اس کے بعد مفتی محمد اہن صاحب، مولانا عبد المجید صاحب جو دونوں دارالعلوم دیو بند ہیں آپ سے پڑھتے ہے اور تیسرے بھالی مولوی حبیب الرحمٰن صاحب کو لے کر رائد برتشریف نے اور جامعہ اشرفیہ رائد بریش سے آپ کے اور جامعہ اشرفیہ رائد بریش

ذیقعدو۱۳۸۳ه ۱۳۵ شعبان۱۳۹۳ه همل ۹ رسال تک آپ نے دارالعلوم اشرفیہ راند ریکجرات میں قدر کی خدوت انبی م دیں اور ساتھ ہی تصنیف و تابیف کے کام میں بھی مصروف رہے۔ نوسالہ قیام کے دوران آپ نے دارالعلوم اشر فیہ پس ابودا وَ دشریف، ترفیک شریف، طحاوی شریف، شکوۃ شریف، این ماجہ شریف، مشکوۃ شریف، علامین شریف، این ماجہ شریف، مشکوۃ شریف، علامین شریف، الفوز الکبیر، ترجہ قرآن کریم، ہدایہ خرین، شرح عقا تدفی اور حس می وغیرہ مختلف کیا ہیں پڑھا تیں ' نیز ای زمانہ میں آپ نے متعدد کہا ہیں ' واڑھی اور انبیاء کی سنتی' ' ' مرمت مصاہرت ' ' ' العون الکبیر عرفی شرح الفوز الکبیر' اور شخ محد بن طاہر پڑی کی کہا ہیں ۔ اول امذکر شیوں کہا ہیں گئی کہ کتاب ' المغنی' کی عربی شرح ' تہذیب المغنی' تصنیف فرما کیں ۔ اول امذکر شیوں کہا ہیں العلوم والمع رف بانی دارالعوم دیو بند حضرت موان نا محد قاسم صاحب نا نوتو گ کے علوم و العلوم والمع رف بانی دارالعوم دیو بند حضرت موان نا محد قاسم صاحب نا نوتو گ کے نام سے العلوم والمع رف بانی دارالعوم دیو بند حضرت موان نا محد قاسم صاحب نا نوتو گ کے نام سے افریق صاحب معادن اوران کی کتابوں کی سمبیل و شریف مشہور شخ الحد میں گرات کے مفتی اعظم مشہور شخ الحد یہ مدتعیم طریقت حضرت موان نامقتی احد فان پوری صاحب دامت برکاتہم شخ الحد بیث مدتعیم طریقت حضرت موان نامقتی احد فان پوری صاحب دامت برکاتہم شخ الحد بیث جو مدتعیم المدین ڈ ابھیل و رکن شوری دارالعلوم دیو بند ہیں۔

دار العلوم ديوبند ميں تقرر

اکابرواساتذہ کے مشورہ اور حضرت مولانا محم منظور نعمانی صاحب قدس سرہ ورکن شوری دارالعلوم دیوبند کی تجویز وتح یک پر مجلس شوری دارالعلوم دیوبند منعقدہ شعبان المسااھی میں دارالعلوم دیوبند نے تدریس کے ہے آپ کا تقر رمنظور فرمایا اور شعبان المسااھی میں آپ کو تحریری اطلاع دے دی گئی اور شوال ۱۳۹۳ھ کو آپ دارالعلوم دیوبند مدرس وسطی کی حیثیت سے تشریف لے آئے اور تعدری کام کا آغاز فرمادیا۔

دارالعلوم ديوبئد مين وسبع خدمات

شوال۱۳۹۳ هتاشعبان ۱۳۳۱ همل اژنالیس سال تک کمل انهاک، یکسولی دور د مدداری کے ساتھ آپ نے دارالعلوم دیوبند سے وابستہ رہ کر درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور دومری علمی خدمات انجام دیں۔ اس الر تالیس سادوور بیس آپ نے معقولات بیس سلم العلوم، بدید سعیدی، عداحسن ، مدیدی، عقائد وعلم کلام شرح عقائد، مسامره عقیدة انطحاوی ، اصول فقہ بیس حس می وسلم الثبوت ، عربی اوب بیس دیوان تنیق ، حماسہ سبعہ معلقہ، فقہ بیس بدایہ اولین ، بدایہ آخرین (تمام ہی جلدیں) غیر واصول تغیر بیس جلالین شریف، بیضاوی شریف سوره لقره ، تغیر مدراک (پاره ۲۱ تا ۲۰) تفیر مظہری (پاره ۲۱ تا ۲۰) بیضاوی شریف (پاره ۲۱ تا ۲۰) ، من ظره بیس رشیدیه، اصول حدیث بیس بیضاوی شریف ربان صدح حدیث بیس شرح نخیة الفکر، مقدمه این صدح حدیث شریف بیس مقلوة شریف ، صحاح سند کی تمام کر بیس بیشہول طحاوی شریف، شائل تر قدی اور مؤطا امام ، لک اور مؤطا امام محمد بیش حاک سند کی تمام کر بیس سے دیا وہ تر فری شریف ، جداول پر حاکی ، سب سے دیا وہ تر فری شریف جداول پر حاکی۔

صدرالمدرسین اور شیخ الحدیث کے لیے انتخاب

استاذالاس تذہ حضرت الاستاذ مولانا نصیر جمد ف س حب بلند شہری قدس سر ف سابق صدرالمدرسین ویشخ الحدیث دارالعنوم و یو بندگی علامت کے بعد ۱۳۲۹ء یم آپ کو عارضی طور سے شخ اعدیث نتخب کر کے بخاری شریف جلداول کا درس آپ سے متعلق کیا گیا اگرچہ اس سے پہید بھی حضرت شخ الحدیث مساحب کی عدالت واعذار کی وجہ سے متعدد مرتبہ آپ نے بخاری شریف کا درس ویا ہے پھراس سال مجلس شوری میں آپ کو سنتقل طور سے عہد کا شخ اعدیث وصدرالمدرسین تقویض کیا گیا جس پرتا حیات مسلسل ہارہ سال تک متمکن رہے سے
سنزہ نورستہ اس گھر کی تکہبانی کرے آساں تیری لحد پرشبنم افتانی کرے

دار العلوم ديوبند مين ديگر ذمه داريان

دارالعلوم و بوبند بیس تعلیمی و تدریسی خدوت کے ساتھ دوسری خدوات بھی آپ نے پوری ذرمدداری کے ساتھ انجام دی ہیں۔ ۱۳۹۵ھ اور اس کے بعد ۲۰۰۴ھ پیس مفتیان دارالعلوم دیوبند کے اپنے اعذار کی وجہ سے طویل رخصتوں پرتشریف لے جانے کی وجہ ہے دارالاف یا کی عارضی نگرانی اور ذرمہ داری آپ کو تفویض کی گئی اور آپ نے پوری ذرمہ داری

کیساتھ استفاءات کے جوابات تحریر فریائے جو دارالا فقاء کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔اسی طرح ٤٠٧١ه مين دارالعلوم ديوبند مين تخفظ ختم نبوت كعنوان سے عالمي اجلاس منعقد بهوا جس بیں ہندوستان کے علاوہ بیرون ہند دوسرے مما لک سے بھی مندویین نے شرکت قر، کی مرابطه عالم اسلامی کے جنزل سکریٹری ڈ اکٹر عبداللہ عمر تصیف نے بھی اجلاس کی غیبر معمولی اہمیت کی وجہ سے بطور خاص شرکت قرمائی اور وہ اجلاس تو تع سے زیادہ کا میاب رہا اس کے بعد قادیانیت کے تعاقب کے لیے یا قاعدہ مجلس تحفظ فتم نبوت کے نام سے ایک شعبه دارالعلوم ديوبنديين قائم كيا كيا تواس شعبه كا ناظم اعلى آب كوتجويز كيا كيا ،جس برآب تاحیات فائز اورمشکن رے جبکداس شعبد کا صدر دارالعلوم دیوبند کے مہتم مولانا مرغوب الرحمن صاحب نورانقدم فقدة كوننتخب كيو كيا (اوراب شعبه كصدرعالي وقارحضرت مولا تامفتي ابوالقاسم صاحب نعماني مدظه مجتنم دارالعلوم ديوبند بين اورحضرت الاستاذ مولاتا قاري محمرعثان صاحب منصور يوري استاذ حديث دارانعلوم ديو بندوصدر جمعية عناء بندكواس كاناظم بنایا گیا۔ اس شعبہ سے وابستہ رہ کرآپ نے اندرون ملک اور بیرون ملک متعدد اسفار کیے اورمسئلة تم نبوت اورقاد يانيت كي دسيسه كاريوب يه عوام وخواص كوايينه ونشين اندازيين وانف كرايا اورآب كي ذات باجود ے اس شعبہ كے وقار بي اضافه موا اگرچہ أيك مرتبد ٢١٩ ه ميں مذكوره شعبہ سے عليحد كى كے ليے مجس شورى ميں ورخواست بھى وى مگر شورى نے آپ کی درخواست نامنظوری فرمادی۔

تصنيفات و كاليفات

درس ومدریس کے ساتھ ابنداء ہی ہے آپ نے تصنیف د تالیف کامحبوب مشغلہ بھی اختیار فرمایا اوراس طویل عرصہ میں انہائی چش بہا قیمی تالیفات آپ کے اھیب تلم ہے وجود پذیر ہوئیں جن ہے امت مسلمہ اور خاص طور ہے معاءامت دیر تک ان شاء اللہ استفادہ کرتے رہیں گے، اگر چہان تھا نیف کی مجموعی تعداد جار درجمن کے قریب ہے گر آپ کی مستفل بھی تامیفات متعدد مجالت میں تین جار بزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ اگر ہر جلد کو مستفل

تصنیف قرار دیا جائے تو بیرتعداد سیکڑوں ہے متج وز ہوجائے گی۔ راند پر قتی م کے زمانہ میں آپ سے قلم سے العون الکبیر عربی شرح الفوز انگبیر جرمت مصاهرت دا زنھی اور انبیاء کی منتیل اور تبذيب المغنى عربي شرح المغنى وجوديس أتحي اور دار العلوم ويوبند ك اثناليس ساله قيام کے زمانہ میں آپ کی چھوٹی بڑی تھنیف کردہ جالیس سے زیادہ کتابیں ہیں جن میں رحمۃ اللہ الواسعد شرح ججة القدالبالغة آپ كى معركة الآراء تصنيف ہے، جو تنجيم يا في مجددات يرمشممل ہے۔صفی من کی مجموعی تعداد جار ہزار سے متجاد زے۔اس کماب کو عالم اسلام ہیں زبروست یڈ ریائی ملی ، مختلف زیانوں میں اس کے تراجم ہوکر شائع ہوئے، وقت کے اکا برعلی ء اسلام نے اس کتاب کی تصنیف پر سے کوخراج عقیدت وخراج تحسین پیش کیا جو یقینا آپ کی زندگ کا تاریخی اورشاہکارکارنامہ ہے۔ نیز آپ کے درس صدیث کے افادات کوآپ کے لاکن و ہونہار فرزندمور ناحسین احمدص حب یالن پوری مدخلہ نے مرتب کرکے آپ کی نظر ہانی اور تہذیب کے بعد تحقة الله عی شرح سنن ترقدی ، ورتحقة القاری شرح بخاری کے نام سے شائع فر ما يا جو يقيينا علاءا ورطلبه ك ليه فيتى سوعات بين يتخذ اللمعي آثه وجلدول يرمشمل ہے۔ ہر جلد تقریباً یا فی سوسفات پر مشمل ب، صفحات کی مجموی تعداد جار بزار کے قریب ہے تحفة القاري ہارہ جلدوں برمشتمل ہے، بیجھی مجموعی طور ہے کی بزارصفحات بیرمشتمل ہے۔اس کے علاوہ تغییر ہدایت اغرآن (آٹھ جعدیں) آسانی بیان القرآن (حیار جندیں) کامل بر مان اللي (حيار جلدي) عربي حاشيه ججة الله البالغه، زيدة الطحاوي، تغريب الفوز الكبير، فيفل المنعم شرح مقدمه مسلم، تخفة الدررشرح نخبة الفكر، شرح علل التريدي، مبادى الفلسف، معين الفلسفه شرح مبادي الفلسفية بإدبيشرح اردوكا فيه، وافيه شرح عربي كافيه، مفتاح المتهذيب شرح اردوتہذیب،آ سمان نحو(دوجھے)،آ سان صرف (دوجھے)،محفوظات (تیخھیے)،اسلام تفسیر يذيره نيايس،مفاح العوامل شرح شرح ما قاعال ، تخبية صرف شرح ينج عنج ، ارشاد الفهوم شرح سلم العلوم ، دین کی یا نئیس اور تقلید کی ضرورت ، حیات امام طی وی ، حیات امام ابودا وُد ، مسئلهٔ تتم نبوت اور قادیانی وسویے، افادات نانوتوی، افادات رشید بیر، فقه حنی اقرب الی الصوص

ہے، آسان فاری تواعد (دو حصے)، مبادی الاصول، عین الاصول، آسان منطق، تہیل ادلہ کا ملہ ، حواثق وعنوا نات ایضاح الا دلہ، حاشیہ امداد الفتادی جند اول ، کیا مقتدی پر فاتحہ واجب ہے، مسلم پرشل لاء اور نفقہ مطلقہ، مشا ہیر محد ثین رفقہاء اور تذکرہ راویان حدیث، آپ فتوی کسے دیں شرح اردو شرح عقو در سم المفتی ، مبادیات فقہ وغیرہ قیمتی کتابیں تپ کے خامہ مبارک سے صدور ہوکر منعد شہود پر جلوہ کر ہوئیں جن سے امت برابر استفادہ کر کرنی ہے۔ اس کے علاوہ ووسری تالیفات بھی ہیں جواس وقت ذہن بین بین ہیں۔

تصوف و سلوک

آپ سلوک و تصوف اور تزکیہ نفس کے لیے اولاً رمانہ طالب علمی بیں شخ المشائخ حضرت مولا نامحدز کر باصا حب کا ندھلو گ شخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہار ن پورک دست حق پرست پر مدرسہ مظاہر علوم کی طالب علمی کے دور ہی بین بیعت ہو گئے اور آپ کے بٹلائے ہوئے اور اوو و طائف کو پورا کرنے نگے شخصای زمانہ طالب علمی بیس رائے پور ج کر حضرت مول نا شاہ عبدالقا درصا حب رائے پوری نو رائند مرقد ف کی مجالس بیس بھی ترکت فرماتے متے۔

حضرت شنخ الحدیث نورالقدم قد ف وصل کے بعد مختلف مشائخ ہے را بطہ رہا گا مدہ کی سے تعلق قائم نہیں فر مایا حضرت شنخ لحدیث کے تعین کردہ اورا دووہا مف کی پیندی کے ساتھ پورے کرتے دہے۔ آخر میں فقید الاسلام مولا نامفتی مظفر حسین صاحب نورالقدم قد فاظم مدرسد مظاہر عنوم سہاران پورے دست مبادک ہے۔ بیعت ہوئے اورا نہی کی جانب خرقہ خلافت آپ کو عنایت کیا گیا۔ حضرت ناظم صاحب نے الار جمادی الاولی جانب خرقہ خلافت آپ کو عنایت کیا گیا۔ حضرت ناظم صاحب نایا۔ بیتر مری اجازت نامد الخیرالکشر شرح الفوز الکیرے مقدمہ میں چھیا ہوا ہے۔

حرمین شریفین کی زیارت

" پ متعدد مرتبہ مج وعمرہ کے ارادہ سے زیارت حرمین شریفین زاد ہامند شرفا و

کرامة وعزا کی سعادت ہے مشرف ہوئے۔سب سے پہلی مرتبہ آپ نے ۱۹۸۰ھ مطابل ۱۹۸۰ء میں اہلیہ محتر مدے ساتھ فریضہ کی کوانی گئی کے لیے سفر کیا اور مناسک کی کی کھیل فرمائی بھر دوسری مرتبہ ۱۹۸۱ء میں افریقہ سے واپسی پردوسرا کی کی کھیاں فرمائی بھردوسری مرتبہ ۱۹۸۹ھ مطابل ۱۹۸۱ء میں افریقہ سے واپسی پردوسرا کی آئی کھیاں سے پہلے آپ فریاضہ کی اواکر چکے تھے۔ اس لیے آپ نے دوسرا کی آئی تخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تی بدل کے طور پر کیا۔اس کے بعد ۱۳۱۰ھ مطابل ۱۹۹۰ء میں تبسرا جی آپ نے سعودی وزارت کی واوقاف کی جانب ہے مہمان کی حیثیت سے کیا۔ اس کے علاوہ ایک مرتبہ رہی الاول ۱۳۳۲ھ میں عمرہ کی سعادت عظمٰی سے بہر وور ہوئے۔

دعوتی اور تبلیغی اسفار

لتعلیمی اور مقدر کسی مصروفیات کے ساتھ ساتھ ملک و بیرون ملک آ ہے دعوتی وتبلیغی اسقدر بھی قرمائے ہیں۔ان اسفار میں بڑے اور چھوٹے اجماعات سے آپ خطاب قرماتے تنے مختلف علمی اجتاعات میں بھی آپ نے خطاب فرمائے اور مقال ت و محاضرات پیش فریائے۔ جہارے طالب علمی کے دور میں امام بخاری پر ایک سیمیٹار بخارا میں منعقد ہوا اس سیمینار میں عربی زبان میں آپ نے مقالہ پیش کیا جو بعدالدا می مجلّہ میں شائع ہوا۔ بیرون ملک یزوی مما لک بنگاروئیش اور یا کستان کے علاوہ انگلینڈ، افریقد، امریکد، کناڈا، ترکی، سعودی عرب، قطر، کویت، پر مین، متحدہ عرب الارات، بنجی وغرہ کے آپ کے اسفار ہوئے۔ ماہ شعبان کی تغطیلات کے بعد عام طور ہے آپ تعظیل کلال ماہ رمضان وغیرہ برسمابرال سے بورپ کے کسی ملک میں گز ارتے متھے اور جدید وقد یم ہرطرح کے ہوگ آپ ہے استفادہ كرتے تھے۔ بيرونى ممالك كآپ كے خطبات عمى خطبات كام عداً تع بھى ہو يك جل ۔ آ ب کے بیرونی ممالک کے خطابات سے عوام وخواص کو بیحد داکدہ ہوا۔ ان کی زند گیول میں انقلاب پیدا ہوا اور دہ شرعی زندگی گز ارنے والے، تفویٰ وصدح ہے متصف نیک انبان ہوگئے ، کوئی صاحب قلم ستعقبل قریب میں بیرونی ممالک کے اسفار پر تفصیل ہے ان شاء اللہ

كمالات اور محاسن

آپ ہے پناہ کمالات اورخو پیول کے حامل انسان تھے، تضیح اوقات اورخواہ مخواہ کو اور حال سازی اور دواں سے بھیٹ گریز کرتے تھے، مردم سازی اور دوبال سازی بیں خود کو کھل طور سے منہمک رکھتے تھے، آپ کا انداز خطابت نہایت مؤثر اور درس ہے انتہاء مقبول اور عام فہم ہوتا تھ، آپ کی تدریس اور تقریر کی طرح تمام تصانف بھی نہایت آسان، عام فہم اور مقبول خاص وعام ہیں، آپ کی عوام وخواص کے اجتماعات میں تقریریں اخبہ کی مبسوط، مدل اور علی ذکات ہے پُر ہوتی تھیں، آپ وجہ ہے آپ کی بعض تصانف نیف دار العلوم و یو بند اور ویکر مدارس عربیہ میں داخل درس اور شامل نصاب ہیں مشکل ترین مسائل کو طرح کرنا آپ کے لیے نہ بیت آسان تھے۔ ہرط ساور ساور سام کو آپ کے مشکل ترین مسائل کو طرح کرنا آپ کے لیے نہ بیت آسان تھے۔ ہرط ساور سام مع کو آپ کے دیس اور تقریر وی تھیں۔ اور سام مع کو آپ کے دیس اور تقریر وی تو بیت اسان تھے۔ ہرط ساور سام مع کو آپ کے دیس اور تقریر وی تو بیت اسان تھے۔ ہرط ساور سام مع کو آپ کے دیس اور تقریر وی تو بیت اسان تھے۔ ہرط ساور سام مع کو آپ کے دیس اور تقریر وی تو بیت انتہائی ورجہ تھی اور تیس کی تو بیت تا تھا۔

آپ کے محان اور کمالات میں ریمجی ہے کہ آپ کے مزاج میں استقلال اور اعترال ہے اور آپ فر اطیف اور سادہ نفیس طبیعت کے مالک میں۔ سلامتی فکر اور فرماء و نمین رساء کے بھی مالک میں ، ز دوتو لیس اور خوش نویس میں ، حق و باطل اور خطاء و صواب کے درمیان امتیاز کی وافر صلاحیت آپ رکھتے ہیں ، حقائق و محارف کے ادراک میں یکنائے روزگار ہیں۔ حالات زمانہ کے نہاض اور ان سے جوانم وی سے مقابلہ کرنے کی پوری قوت واستعداد آپ رکھتے ہیں ، محنت ، مجاہدہ ، جفائش اور اوقات کی حفاظت آپ کا وصف خاص ہے۔

عادات و اخلاق اور خودنوازی

آب اخلاق جمیل اور بہترین عادات وخصائل مصصف نامور شخصیت ہے بدعات و رسومات سے صدور دیہ تفرقر ماتے تھے اور براخوف اومة لائم ان برکیبر فرماتے تھے۔ مرجع خلائق تھے اپنے تلاخہ اور خوشہ چینوں سے خندہ پیشانی اور طلاق وجہ کے ساتھ طبتے تھے اور ان کے معمولی تعمی کامول پر بھی حدورجہ اظہارمسرت اور حوصلہ افر الی کرتے تھے۔ تھیر راقم السطور نے شوال ۵ ۱۳۰ هتا شعبان ۲ ۳۰ ه دارانعلوم و یوبند میں دورؤ صدیث شریف پڑھ ہے۔حضرت والا نورالله مرقدهٔ مے متعلق جاری تر ندی شریف جید اول اور طحاوی شریف دو کتابیل تھیں اور پور بے تعلیمی سال کے بیشتر ایام میں عبارت خوانی اور حدیث شریق کی تلاوت کی سعادت ال حقير كوميسر ره اور بنده حضرت والاكي تقرير بهي نوث كرتا تها، حضرت والا اپني معموي طالب علم كااس فقدر خيال قرات عظ كد جب كاني يرقلم رك جاتا تفااس ك بعدع رت آ کے یو دینے کا حکم ویتے تھے۔ دورہ حدیث شریف سے پہلے بیضاوی شریف مورہ بقرہ برصنے کی سع دت بھی حاصل او کی۔حضرت وال کا درس سننے کے بعد بوری تقریر مع طل عبارت ذہن میں فٹ موج تی تھی۔ حضرت والدے درس کی مبت ی باتیں عرصد دراز گڑ رنے کے بعد آج بھی ای لب ولہجہ کے ساتھ ذہن میں منقش ومرتسم ہیں ریکھی عجیب حسن ا تفاق ہے کہ حضرت کے درس حدیث کے آخری سال بخاری شریف کی تلاوت وعم رت خوانی کی سع دت زیادہ تر بندہ کے برخوردارعز برزم محمداخلد ستر کو حاصل رہی بلکہ حضرت کی حیات سعید کے آخری درس بخاری کی عبارت بھی برخوردار نے بریھی جس بی گربیدوزاری کی عجیب کیفیت پیدا ہوئی جس کی ویڈیو یہ شار نوگوں نے دیکھی۔ بندہ سے حدور دیتعلق رکھتے ہے۔ دارانعلوم کے اندراور دوسر ہے شہروں میں عظیم اجتماعات وسمینارول میں جب ملاقات ہوتی ، دور سے بی بیجان لیتے تھے اور برمان ظہار محبت اور ظہار مسرت فرماتے تھے۔ مدرسه ف دم الاسلام بالور تي م كے زماندين جب بھي اس علاق كاسفرفر ، تے تھے، بنده ملاقات كرتا بہت زیددہ خوشی کا اظہار فرماتے تھے ایک مرحبہ وابوڑ عدر سرتشریف لائے بندہ ایک اصلاحی یروگر م کے لیے فیض آباد کے سفر پرتھا، بندہ کوموجود ندیا کر ذمدداران مدرسہ سے میرے بارے میں معلوم کیا اور جب تک ذیرواران سے معلوم ندکرایا آپ کوسکون قلبی حاصل ندہوا جس زماند میں آپ رحمة الله الواسعه تصنیف فرما رہے تھے ور مرحله وارجلدی مرتب ہوكر ش نُع ہور ای تھیں ، احقر دو جلدول کا مطالعہ بال ستیعاب کر چکا تھا۔ تیسری جید کے حصول کا

انتظارتها، حضرت والا كا بالوڑ علاقے كے، يك مدرسه يل جسه كا پروگرام تھا، بنده فون كركے حضرت والا سے تيسرى جلدكے بارے يل معلوم كيا تو فرمايا كه چھپ پچى ہے۔اس كے بعد جب بالوڑ تشريف لائے تو ميرے ليے تيسرى جلد ساتھ لے كرآئے اور فرمانے لگے كه تيرے شوق مطالعہ كے جذبہ نے مجھے كتاب ساتھ لاتے يرمجبود كرديا۔

۱۹۱۸ ہے مطابق ۱۹۹۸ء میں احقر نے ایک جھوٹی کتاب قرآن کریم ایک عظیم دولت، مرتب کی تو حضرت والانے پورے شوق وقوجہ سے پورک کتاب کے مسودہ کا مطالعہ کیا پھر بعض مقامات پر مضمون بدلنے کا تھم دیا چھر دوبارہ حضرت والاکود کھایا اس کے بعدوقیع الفاظ میں اپنی رائے تخریفر مائی اور کتابت کی تھیج میں کھل وقت دیا، بیتمام شفقت ورافت سے بھر پور واقعات جب یادآ تے ہیں تو در بے قابوہ وجا تا ہے اور آنکھیں اشک بار ہوجاتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ معمی و نیا پیس جھے جیسے ہزاروں نہیں بلکہ ریکھوں اوگ حضرت کے تشریف لیے جانے ہے، وہ اپنے معمی مسائل اور اشراع اور اشکال ت کو کسے حل کریں گے اور اپنی معمی تحقیدوں کو کہاں سلجھ کیں گے، اللہ تعالی حسرت والا کو آخرت کی مجر پور راحت ہے سرفراز فر مائے اور علمی دنیا میں آپ کے جانے ہے جونقصان ہوا ہے، اس کی تلافی فر مائے آئین ۔

اولاد احفاد و پسماندگان

آپ کی اہلیہ محترمہ تقریباً دس سال پہلے وفات یا چکی جیں ، ان کے بطن ہے حضرت والا کے کل چودہ ہیے ہوئے ، تین لڑکیاں اور گیارہ لڑکے۔ایک بچی صغرتی ہی جی دو ساحب زادہ مولانا رشید احمد سرحوم اب سے 70 رس ل پہلے ایک حادثہ بیل شہید ہوگئے ، جنہوں نے اپنے چیچے ، ہلیہ اور دو بچے چھوڑے تھے۔ اہلیہ کا دوسری جگہ نکاح ہوگیا اور دونوں پوتے حضرت والا کی تربیت میں دہے۔ ماشاء اللہ جوان عالم فاضل اور شادی شدہ ہیں۔ دوسرے صاحب زادہ حافظ سعید مرحوم تقریباً چی مہینہ پہلے طویل علامت کے بعد انتقال کر گئے ، بوقت انتقال حضرت کی صبی اولاد میں 4 صاحب طویل علامت کے بعد انتقال کر گئے ، بوقت انتقال حضرت کی صبی اولاد میں 4 صاحب

علالت ، وفات اور تدفین

آب كافى زمانه يس مختف عوارض ويدريول بيل بتلا يقد، كى دفعه آب ك كامياب آبريش بهي موية اورآب شفاياب جوكرايية امورمفوضه بيل مصروف ومنهمك جوجاتے تھے۔سال روال بھی بوری توجدواشہ کے ساتھ درس وتدریس وتصنیف وتایف میں مشغول رہے گرم می بھی بیاری کی وجہ ہے آ ہے کی زبان مبارک رُک جاتی تھی، آخری درس میں بھی بیر کیفیت طاری ہوئی ، افغام درس کے بعد آپ علاج کے لیے عروس ابدا، ومینی تشریف لے گئے، جہاں آپ کا پہنے سے عدج جاری تھا اور ماشاء اللہ شفایاب ہوئے 'کیکن حدورجہ اشتیات کے باوجود پورے ملک میں لاک ڈاؤن کی وجہ ہے دیو بند شریف ندلا سکے اور مینی میں قیم پذیرر بنتے ہوئے ویٹی مجانس اور وعظ وتقریر کا سسلہ جاری رکھا جوانٹرنیٹ اور موبائل ہے جاری ہوتار ہااور کیٹر تعداد میں اوگ عوام وخواص اس ے مستفید ہوتے رہے۔ ثریاستارہ کے بارے میں علمی تحقیق آپ نے ماہ رمضان ہی میں پیش فرمائی۔ آخری وعظ آپ کا رمضان الب رك كى چدر ہويں شب كو ہوا۔ اس كے بعداجا كات ب كى طبیعت بكڑى فوراً سپتال ميں داهل كرايا كيا اورطبيعت تشويش ناك حد تك بكُر تي ڇلي كني، بالآخر وقت موحود آك اور ۴۵ رمضان المبارك ۱۳۴۱ رومطابق ۱۹۴۶ کې ۲۰۲۰ پروزمنگل بوقت اشراق صح سات پېچ کے وات آپ نے اپنی جان جان آفریل کے سیر دفر مادی اور آپ کی روح سعیر قض عفری سے پرواز کر گئی اور آپ نے دنیا میں رہتے پر بقاءرب کوتر چے دی جو الل اشداور عارفین کی

محبوب جا جت ہوتی ہے۔ کاغذی کارروائی کے بعد شام بے کے ترب آپ کی تماز جنازہ ہوئی اور دوم رہ بنی ز جنازہ ہوئی ، ایک مرتبہ مولانا میں الحق کریڈ بی قاعی فاضل دارالعلوم دیو بند نے ثماز جنازہ ہوئی ، ایک مرتبہ آپ کے صاحب زادہ مولا نااحمہ نے تماز پڑھائی۔ اس کے بعد جوگیشوری کے معروف قبرستان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ پورے ملک میں لاک ڈاؤن کے نفاذ کی وجہ سے محدود ہوگ ہی تدفین اور تماز جنازہ میں شرکت کر سکے ورنہ عام حالات میں بید تعداد لاکھوں میں ہوتی۔ اللہ تعالی مغفرت کا ملہ نھیب فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلی مقام عطافر مائے اور تمام پسماندگان کو میر جیل عطافر مائے۔ بیمن۔ خدا بخشے بڑی ہی خوبیال تھیں مرنے والے میں خدا بخشے بڑی ہی خوبیال تھیں مرنے والے میں



الوداع اے آبروئے علم وعرفال الوداع

حضرت الاستاذ پالن پوری کی زندگی کے چند گوشے

استاذ حديث وفقه جامعه الام محمرا نورشاه ديوبند

مولا نافضيل احمد ناصري

کل 25 ویں رمضان 1441 ھ مطابق 19 مئی 2020 کو حضرت الاستاذ مولا نامفتی سعیداحمد پالن بوری بھی ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔اس رصلت کا قلب پراتنا اگر ہے کہ کسی کام میں کی نہیں لگ رہا۔ وہ ہمارے لیے استاذ کے ساتھ مر لی بھی تھے۔ وہ ایک روشن چر نے اور علم فن کے قابلی تقلید سالار بھی تھے۔ وارانعلوم ویو بندکی تدریسی شہرت کو انہوں نے جارجا نمدلگا یا اور سف کی روش پرچل کرخود بھی زندہ جاوید ہوئے۔

حضرت الاستاذ کے حالاتِ زندگی پر ایک نظر

حصرت مفتی صاحب کا وطنی تعلق شائی گرات کے پالن پورے تھا۔ پالن پورایک بہت بڑے علاقے کا نام ہے، اس بیل چاراضلاع ہیں. سربر کا خشا، بناس کا نش ، مہما نداور پش ۔ ان کا گاؤں کالیزوا کے نام ہے متعارف ہے، جوشلع بناس کا نشا میں واقع ہے۔ وہیں بیٹن۔ ان کا گاؤں کالیزوا کے نام ہے متعارف ہے، جوشلع بناس کا نشا میں واقع ہے۔ وہیں 1360 ھامط بیل 1940 میں ان کی ولا دت ہوئی۔ والدصاحب نے احمد نام رکھا، بعد میں حضرت نے اس کے سمتحد محافظ افد کر لیا۔ ان کا سلسلہ نسب اس طرح ہے سعیداحمد بن بوسف این علی این جیوا این نور جمد۔ آپ موئن برادری سے تعلق رکھتے تھے، یہ گجرات کی بہت بوسف این علی این جیوا این نور جمد۔ آپ موئن برادری سے تعلق رکھتے تھے، یہ گجرات کی بہت بولی برادری ہے۔ آپ بھی ای ش خے سے تھے۔

تعليهي اسخار

آپ نے کمتب کی تعلیم اپنے وطن'' کاریرا'' میں بی پائی۔مولانا واؤو چودھری مولانا حبیب اللہ چودھری اور مولانا ابراجیم جو عکیہ رحمہم اللہ آپ کے مکتبی اساتذہ میں ہیں۔ کتب سے فارغ ہوئے تو دارالعلوم چھائی میں داخد لیو، جہاں ان کے مامول مولانا عبدالرحن شیر اپڑھایا کرتے تھے۔وہاں مامول سمیت متعدداسا تذہ سے دروس لیے۔ چھاہ بی گزرے متھے کہ ،موں کا تعلق چھائی سے ختم ہو گیا اور وہ اپنے وطن' جونی سیندھ'' میں اقامت گزیں ہو گئے ،مفتی صاحب بھی ،موں کے ساتھ ان کے گھر چلے گئے اور انہیں سے فاری کی کتابیں پڑھیں۔

پھر عربی درجات کے لیے پالن پور ہی میں مصلح الامة مول تا نذیر میاں صاحب کشمیری تم پالن پورگ کے ادارے مدرسد دعوۃ الحق میں دا خدارے بہاں مولا تا اکبر میاں پالن پورگ اور مولا تا ہا ہتم بھری مہا جرمد آئی پڑھایا کرتے تھے۔ مفتی صاحب نے بانی مدرسہ سے بھی پڑھا۔ چارسال تک ان حصرات سے خوب علمی فیضان سمیٹا۔ ابتدائی اور متوسط جماعتوں کی کتابیں پڑھیں۔ شرح جامی بھی بیبیں پڑھی۔ مولا تا ہاشم بخاری صاحب نے دارالعلوم دیو بیند میں جھی تدریسی ضد مات انجام دی ہیں۔

وطن سے باہر کے علمی اسمار

پالن پورے لکا تو مظاہر عوم سبارن پور پرہو گئے گئے۔ یہ 1377 ھتھا۔ یہاں اپنے تین سالہ قیام کے دوران منطق اور تو کے امام مولا نامحد صدیق صاحب ؓ ہے تو اور منطق کی متعدد کتا ہیں پڑھیں ۔مفتی کی سہارن پورکی،مولا ناعبدالعزیز رائے پورگ اور مولا ناوقار احمد بجنوری رحمیم انقد ہے بھی کئی کتابول کے دروس پڑھے۔

دار العلوم ديوبند كي طرف

فقہ تقییر اور صدیث کی تخصیل کے لیے 1380 ھیں دیو بند پہو نے دور مولانا نصیر احمد خان صاحب بلند شہر گی اور مولد نا سیداختر حسین میاں صاحب دیو بندگی سے مختلف علوم وفنون کی کہ بیں پڑھیں ۔1382 ھرمطابق1962ء میں فراغت پائی۔ ناموراس تذہ میں مولانا بشیر احمد خان بلند شہری ، مورنا اسلام الحق اعظمی ، مولانا فلہور احمد دیو بندی ، تعلیم الاسلام قاری محمد طیب، مولانا سید فخر امدین مراد آبادی، مورنا فخر انحسن مراد آبادی اورعلامه ابرا بیم بلیدوی اورمفتی مهدی حسن شاه جهاں پورٹی رحمهم الله بیں۔سالانه امتحان میں پہلی پوزیشن مائی۔

درجة افتامين داخله

دورے سے فراغت کے بعد درجہ اقت میں داخد لیا۔ اور حضرت مفتی سید مہدی حسن شاہ جہ ل پورگ سے فتوی نویس کے گر حاصل کیے۔ بدایک سالہ نصاب تھ، گر حضرت الاستاذ پالن پوری صاحب کی مسلسل محنت اور شوق ولگن کے چلتے اس کا نصاب دوسالہ کر دیا گیا۔ دوسر سے سال معین مفتی بنائے گئے۔ حفظ بھی اسی دورائیے میں کیا۔

عملی زندگی کا آغاز

ورجہ اق سے فراغت کے بعد علام ابراہیم بلیاوی کے مشورے بر مجرات کے مشہور ادارے دارالعلوم، شرفیہ راند رضلع سورت سے قد رکسی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ دری علیا قرار دیے گئے۔ 1384 ہے۔ 1393 تک یہال مسلسل دریں دیا۔ ابوداؤد، ترفدی، علیا قرار دیے گئے۔ 1384 ہے۔ 1393 تک یہال مسلسل دریں دیا۔ ابوداؤد، ترفدی، مؤط کین، شرح عقا کد، حسامی اور دیگر کتابیں ان سے متعلق رہیں۔ تدریس کے ساتھ یہال تھنیف کا سسلہ بھی شروع کیا اور متعدد علی واصلاحی کتابیں ان کے تعم سے لگلیں۔ واڑھی اور انہیاء کی سنتیں، حرمت مصابرت، العون الکبیر اور علامہ صبح بریقی کی مشہور کتاب ''المغنی'' کی عربی شرح کھی۔ ای زمانے میں * افاوات نا نوتوی * کے نام سے ایک طویل مضمون لکھا، جو ماہ ماہ ماہ نام امریق قان بیل قبط وار چھیا۔

حضرت الاستاذ كا دارالعلوم ديوبند مين تقرر

مفتی صاحب دارانعلوم اشر فیدراندریش اپنی مدرییم بهایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے رہے تھے کہ اس اثنا میں مولانا باشم بخاری صاحب کا پیغام پیونچا کہ دارانعلوم دیو بند میں استاذی کے لیے ایک جگہ خالی ہے، تقرر کی درخواست پیش کر دیں۔مور نا

بخ ری مدرسہ وعوۃ الحق پالن پور ہی مفتی صاحب کے استاذرہ بچکے تقے اور اب وار العموم ہی علی کے مدرس تھے۔مفتی صاحب کوان کا می مشورہ پند آیا اور ضلع سورت کی بااثر شخصیت مولانا علیم سعد دشید اجمیری صاحب کے مشورے سے ایک ورخواست اور ایک خود وار العلوم کے مہتم مکیم الاسلام حضرت قاری فحمد طیب صاحب کے نام روانہ کر ویا۔ قاری صاحب نے مہتم مکیم الاسلام حضرت قاری فحمد طیب صاحب کے نام روانہ کر ویا۔ قاری صاحب نے ایک است آئی تو اسلام مولانا محمد منظور نعمائی رکن شوری منعقد ہوئی اور استاذ کے قرری بات آئی تو مناظر اسلام مولانا محمد منظور نعمائی رکن شوری وار العلوم نے مفتی صاحب کا نام پیش کرویا، حض استاذ منتی رائے منظور کرلیا گیا۔آپ کا تقر ر 1393 ھیں گمل ہیں آیا اور درجہ وسطی کے استاذ منتی ہوئے۔مفتی صاحب کا تام پیش کرویا، استاذ منتی ہوئے۔مفتی صاحب کا تاری کی اس ذھائی کے استاذ منتی ہوئے۔مفتی صاحب کا تاری کی اس ذھائی کے استاذ منتی ہوئے۔مفتی صاحب کا تاری کی اس ذھائی کو داری کو داکر تے رہے۔

مفتى صاحب كى بحيثيت مفتى خدمات

وارابعلوم بین صرف عربی درجات بین بی تدریس نبین کی، بلکه 1402 ه بین جب دارابعلوم بین بلکه 1402 ه بین جب دارابعلوم انتشار بین بیننا ہوا اور کئی اہم مفتیان عبیحدہ اور پچھرخصت پر چلے گئے تو طلبہ کو فقا و کئی نویسی کی مشق کرانے کے لیے حضرت ارستا و کوگراں بنا یا گیا۔ آپ نے کئی سال تک بیہ و سے داری بھی شان دار طریقے ہے جھائی۔

ایک دل چسپ واقعه

سورت ہیں موں نا حکیم سعد رشید اجمیری کے نام ہے ایک بڑے بزرگ تھے،
جن کا نام ابھی چند سعور پہنے بھی آپ نے پڑھا ہے۔ بیش الحدیث حضرت مولانا محد ذکر یا
کاندھلویؒ کے مرید تھے۔ سورت ہیں ہی مطب کرتے تھے۔ حضرت الاستاذ بھی چوں که حضرت شخ احدیث کے مرید تھے، اس لیے دونوں ہیں خوب بنی تھی۔ انہیں کے مشورے پر مفتی صاحب دار العلوم آگے مفتی صاحب دار العلوم آگے اور پڑھانے کے دارالعلوم آگے اور پڑھانے کے کہا ہیں تفویض ہو میں تو ان ہیں ایک کتاب ملا محب اللہ بہاری کی مسلم الشوت ' بھی تھی۔ مفتی صاحب کے دارالعلوم سے سے پہلا خط تھیم صاحب گی 'مسلم الشوت' بھی تھی۔ مفتی صاحب نے دارالعلوم سے سب سے پہلا خط تھیم صاحب گی ' مسلم الشوت' بھی تھی۔ مفتی صاحب سے بہلا خط تھیم صاحب گی ۔ مسلم السوم سے سب سے پہلا خط تھیم صاحب کے ' مسلم الشوت' بھی تھی۔ مفتی صاحب سے بھی اللہ میں ایک میں میں سے بھی اللہ میں ایک میں میں سے بھی ہو تھی میں میں سے سے بھی ہو تھی میں میں سے سے بھی میں میں سے سے بھی ہو تھی میں میں سے سے بھی ہو تھی ہو تھی میں میں سے بھی ہو تھی ہو ت

کے نام لکھ، جس میں کتابول کی تفصیل تھی۔ حکیم صاحب نے جواب لکھا کہ الحمد مقد دارالعلوم میں آپ کا ثبوت مسلم ہوگیا ہے۔ حکیم صاحب کا یہ جمد اس خلوص سے نکل تھا کہ حضرمت ارست ذکی شخصیت آ گے چل کر واقعی مسلم الثبوت بن گی۔

مفتی صاحب کی تدریس

حضرت الاستاذمفتي صاحب ميول توجمه جهت كمالات كے حامل بتھے مگر تدريس اورتصنیف بیس زیاده عزت وشهرت کمائی ۔ان دونوں میدانو ب بیس کوئی مدرس ان کا شریک نہیں ہے۔ تدریس کی بات تیجیے تو وہ اس فن میں انفرادی صلاحیت کے ، لک تھے، بلکہ ایخ طر یہ تعنہیم کے موجد و خاتم ووٹو پ متھے۔آپ نے مؤطین اورمسلم شریف کے دروس بھی دی ہیں کیمپ کے زمانے میں شیخ الحدیث بھی رہے، پھر شیخ نصیراحمد خان بلندشہر کی واپس آ گئے تو بخاری ان کے باس والیل جلی گئے۔اس وقت سے تر فدی شریف کا درس متعلق رہا،جس کا سلسد1432 ھ تک چلا۔ ادھر چند سالول سے بخاری شریف مستقل وابستہ بھو کی جوافقتا م سال تک چی حضرت الاستاذ تدریس کے معاطع میں مقام اجتہاد پر فائز تھے۔ حل عبارت میں ان کا کوئی ٹانی نہیں تھا تھنہیم کے لیے وہ ایسی تر نہیں۔ اپناتے کے نبی ہے نبی طالب علم کے لیے بھی مشکل مسئلہ مشکل ندر ہتا۔ بندے نے ان ہے تر مذی شریف اور طی وی پڑھی ہے۔ان كاورى ترفدى وكي كرابيا لكنات كوياكدامام ابوعيسى ترفدى في اليس كى تدريس كے ليےاس کی تالیف فرمائی ہے۔ صدیت برمفصل و مدل کلام رموقع پیموقع حوالجات رورس تر ندی کے دوران ان کی شان فقاہت خوب تمایاں ہوتی تھی۔ زیر بحث حدیث پر نقبی کلام اتن بصیرت اور مرتب اندار ش كرتے كه طبيعت جموم جاتى۔ احناف كى ترجيح كے دلاك اس قوت سے وسية كدووس يه طبق كي طرف سيه بيدا كروه شبهات جوا بموكرره جات منس حديث يركلام کے ساتھ سند حدیث پر بھی ایبامضبوط تبعرہ کہ آنکھیں کھلی رہ جاتی تھیں۔ رجاں حدیث پر كلام كے دوران جب حديث كےمشہورضعيف ر،وى عبداللدائن لبيعه كانام آتا، جسے غير احناف نے بطور دلیل چیش کی ہوتا ،تو دونو ل مونڈھوں کو کہدیوں سمیت اس طرح پھڑ پھڑاتے

كه غيراحناف كے بستد دال كا بوداين صاف محسول بموجا تا۔

طلبه میں درس کی مقبولیت

طلب کوتموں ہوت ہے کہ وہ چیزیں جا جہیں۔ فہم اسباق اور مرتب کلام ۔ مفتی صاحب کے درس میں یہ دوتوں ہوتیں خوب پائی جاتی تھیں۔ حل عبارت اس طرح فرمات کے مقصود مصنف بوی سرعت ہے الم نشرح ہوجا تا۔ اس کے لیے تر تیب اور تمہید ایک قائم کرتے کہ ان کی مرادات تک به آسان پنجی دیے۔ اس کا لازمی اثر اسباق کی مقولیت تھے۔ وہ آسان اور مخضر تعبیرات میں ہی بات کی تربیل کا تجیب وغریب ملکہ رکھتے تھے۔ ان خویوں کی بنا پران کے اسباق میں پوری حاضری ہوتی۔ وہ طلبہ جو دیگر اسا تذہ کے گفٹوں میں سائل اور لا پروائی کرتے ، مفتی صاحب کے گھٹے میں بڑی مستعدی سے حاضر ہوتے۔ ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی مفتاطیس دار الحدیث میں رکھ دیا گیا ہے اور وہ سارے آئین ریز دل کو بل بھر میں کھٹے رہا کہ سے اس سائل اور کا بوتا کہ کوئی سے اس کی اور کی درتی میں دیکھ کے جم جاتی تھی۔ اس کے مقالم بوری درتی گاہ کھٹے بھر نہیں دیکھی۔ اس کے مقبولیت راقم الحروف کے درتی میں دیکھا کہ پوری درتی گاہ کھٹے بھر نہیں دیکھی۔ اس کے مقبولیت راقم الحروف نے دارانعلوم میں کہی اور گھٹے میں نہیں دیکھی۔

حسن فترآت کا زبر دست اهتمام

مفتی صاحب کے بہاں عبارت خوانی پر ہوار ورتھا۔ عبارت خوال طلبہ پرلازم تھا کہ تھے اعراب کے ساتھ میانہ روی اور بلند آ جنگی کو ٹھوظ رکھے۔ ابتدائے سال بیس با قاعدہ انتخاب بھی ہوتا اور جبیر الصوت وواؤ واللہجہ کو ترجیح دی جاتی۔ جس کی عبارت خوانی بیس کوتا ہی جوتی واسے الیمی نرم اور مشققانہ ڈانٹ پورٹے کہ آئندہ کے لیے ایک و مستجل جاتا ان کے دروس بیس تاروت کرنے والے کا ڈی استعداد، بلیل توا اور بلند آواز ہونا ازم تھا۔ ان کے سامنے کا کامیاب ہرجگہ کامیاب رہتا۔

مفتى صاحب كي تعبيرات

حضرت الاستاذ اپنے درل کے دوران الی تجیرات اختیار کرتے کہ طلب کی گئی گھنے لگا تار بیٹھنے کے بعد بھی اکتاب کاشکار نہ ہوتے ۔ مثلاً جب امام تر مذی ایک سند پرکسی تفردات کے سلسلے میں حضرت الاستاذ کی وضاحت

حضرت الاستاذ جو پچھ فرماتے وہ ان کی اپنی تحقیق ہوتی تھی۔ کبھی کبھاران کی تحقیق ہوتی تھی۔ کبھی کبھاران کی تحقیق سب ہے الگ تھلگ ہوجاتی اور تفردات کے خانے بیل چلی جاتی تھی۔ کسی فقبی مسئلے پراپنی کوئی و ت رکھتے اور وہ بات جمہور کے خلاف ہوتو طعب سے صاف صاف کہد دیتے کہ میری اس رائے پر تمہاراعمل درست نہیں۔ وارالعلوم کا وارالات ، بی تم پر لازم ہے۔ فرما یا کرتے کہ بیس ساری مرجوح حدیثوں پر زندگی بیس کم از کم ایک بارعمل تو کربی لیتا ہوں۔ بیس کبھی کبھارر فع یدین بھی کر بیتا ہوں۔

اپئی تشریحات سے رجوع

مفتی صاحب کے درس کی ایک خاص بات سیمی تھی کدا گرسی مسئلے کی تقریران

سے غلط ہوجاتی تو اٹلے دن فرماتے کہ میں نے پیچھنے دن تقریریوں کی تھی ، وہ غدط ہے۔ سیچ تقریر وہ ہے جوابھی بیان کر رہ ہول۔ بیان کی امانت کی بات تھی۔ میری طالب علمی کے دوران سال بھردو تین بارالیی نوبت آئی تھی۔

درس گاہ میں حاضری سے متعلق حضرت الاستاذ کا اصول

حضرت النسقة طعبہ کوظم و عنبط کا پابند بننے پرخوب زور دیتے۔ چنال چدان کی جو نب سے ابتدائے ساں بیس ہی صاف اعلان ہوتا کہ میرے آئے سے پہلے سارے طلبہ وارافحد بیٹ بیس آ جا کیں۔ یول ندہو کہ بیس بیق شروع کروں اور پیکھ طلبہ اس رخ سے آ کیں اور پیکھ طلبہ اس رخ سے آ کیں اور پیکھ طلبہ اس وخت سے آ کیں اور پیکھ طلبہ اس جانب سے ۔ میمل بہتر نہیں ہے۔ اس سے ذبان منتشر ہوتا ہے ۔ مفتی صاحب درس کا مالان پر طلبہ کی جانب ہے بھی حتی المقدور عمل ہوتا۔ کبھی ایسا ہوا کہ مفتی صاحب درس گاہ تشریف لائے تو طلبہ کم جے اور بعض دوڑتے ہوئے درس گاہ بیل تھس رہے تھے۔ حضرت گاہ تشریف اس قدر نا گوار ہوتا کہ اس وقت النے پاؤں واپس چلے جاتے اور جب تک ترجہ ان اس تا تھا۔

کوئی حدیث بغیر کلام کے جانے نه دیتے

حفزت الاستاذكي خاص اوا پيقى كه كتاب كى جرجود يث پر پكوند كوه كلام عفرور كرتے ـ اگر حديث پر پكوند كوه كلام عفرور كرتے ـ اگر حديث بر شخصل كلام كار م تھا۔ اس كے جرر نے سے پروہ ہائے ـ اگر مسئلہ معركة الآراء مسئلے بر شخصل مار كور جو بيات ہے اگر مسئلہ معركة الآراء نہيں ، گركسى تدكسى ورج بيلى اہم ہے تو ضرورى كلام كرك آ كے بڑوہ جائے ـ اور اگر وہ حديث پہنے گزر چكى ہے تو فر ماتے كه اس حدیث پر كلام ہو چكا ہے ۔ پورى كتاب اى طرح تكمل ہوتی _ حضرت الاستاذ فر ماتے كہ اس حدیث پر كلام ہو چكا ہے ۔ پورى كتاب اى طرح تكمل ہوتی _ حضرت الاستاذ كر يہ اس مرداً پڑھنے كا معمول نہيں تھا۔ تعليى ايام بيس انہيں كسى سفرى عادت نہيں تھى ، اس ليے كتاب كی شخص من اگرى كر تا ہوتى صدب شخص من الله كر اللہ من الله كي رائم ہيں انہيں كى اور انہاك بيس تو از وسلسل ان كى كاميا في

کوئی اشکال هو تو پر چی بهیجو

استاذِ محترم کی بیدادا بھی رہی کہ وہ دوران درس سوالیہ پر بگ کے فوری جواب کے قائل نبیل ہتے۔ان کی داشتے ہدایت تھی کدا گر کوئی تقریر بچھ میں نہ آئی ہو یا کوئی سوال واشکال ذہن میں آ رہا ہوتو پر چہ لکھ کرا بھی دو، کیکن اس کا جواب کل دوں گا۔ پر چیوں پرفوری توجہ ہے درس متاثر ہوتا ہے۔

درس گاہ میں بیٹھنے کا انداز

حصرت الاستاذ کے درس گاہ تشریف رینے کا انداز بردا پرکشش تھا۔ وہ اپنے روایتی لبس میں تشریف رائے۔ جب جونصف سال تک دراز ہوتا۔ یا جامداور خاص تسم کی گرائی ٹوپی ، جوسفید ، گول اور سر سے جبکی ہوتی تھی۔ اس پرسفید رومال ۔ مجھی کھاری مداور اس پرسفید رومال ۔ مجھی کرگٹا کہ کوئی عربی انسس محدث تشریف فرما ہے۔ ہر وقار رفتار سے درس گاہ آئے اور جو رز انو ہو کر بیٹھ جاتے ۔ ان کے جیٹھنے کی بیشکل درمیان میں کمی وقت ہمی درس گاہ تربید کی ہوتی ہوتا ہوں کا ہیں مذرک جا ہو۔

حضرت الاستاذاور احترام اسلاف

حضرت الاستاذی جن اداؤی نے بیجے بہت زیادہ متاثر کیا ،ان بیل سے ایک سے تھی کہ دوران در ال جب بھی کسی بردگ ، محدث یا فقیہ کا نام آتا، خواہ وہ اعمد اربعہ بیل سے کسی بھی کسی بردگ ، محدث یا فقیہ کا نام آتا، خواہ وہ اعمد اربعہ بیل سے کسی بھی امام کے مقلد ہول ، بڑے احرّ ام سے انہیں یا دکرتے دعفرت ،رحمہ اللہ، قدس مرہ اور برداللہ ضجعہ جیسے و عائیہ جملے ان کی زبان کا لازمی حصہ نتھے۔ میں نے بھی بھی اس ادابیں تخلف نہیں پایا۔ حالا نکہ ان کا عمی رد پورے شباب برجال دہا ہوتا تھا۔ ان کی دلیلوں کی کا بر پوری تقریر چیسی تھی ، مگر اس کے باوجود ہوتی وحواس اور احرّ ام بہر صورت قائم۔ اپنے اس اندہ کے نام بھی ای انداز سے لیتے ۔صرف مولا نا مرحوم کہ کرگر رتے انہیں نہیں دیکھا اسا تذہ کے نام بھی اس انداز سے لیتے ۔صرف مولا نا مرحوم کہ کرگر رتے انہیں نہیں دیکھا گیا۔ زندہ شخصیت کا نام لین ہوتو بھی احرّ ، م کا پہلوان کی نظر

مفتى صاحب اور خطابت

حفرت الاستاذ بهترين استاذ كساتهه بهترين خطيب بحي تقيد البنتان كي خطارت يين جِينَ ، آواز كا ابحدر ، ليج كاز برو بم ، حوال بانتَكَى ، كرى شكى اورا يك سانس بيل كُل جميرى ، والسيكي نبيس تقى ، تكر وعظ وخطابت مؤثر يهت بهوتى تقى _ يول تو حضرت كى يورى تؤجد درس ومدريس اورتصنيف و تالیف پرتھی۔چھٹی بہت کم ، برائے نام کرتے تھے۔ بمیشہ دفت پر درس گاہ آتے۔وعظ وخطابت کے لیے ایا م تعطیل متھے۔ان دنول میں وہ اکثر دیوبندے بہرر بنتے متھے۔ دارالعلوم میں طالب علمی کے دوران انجمن کے کئی جلسوں ہیں، ای طرح دارانعلوم کے سارا نیانعا می اجلاس ہیں حضرت الاستاذ کی تقريريں ہننے كاشرف مجھ كوملا ہے۔ ممبئى كے حج باؤس ميں بھی ان كی خطابت دیکھی۔ وہ نہا بہت ترم و تارك اورخوب صورت وبینغ انداز بیل این بات ركھتے ان كے بیان بیل علم وضل كے ساتھ ول كش اورمزادية تعبيرات اس قدر بوتس كرس معين بيس يوكوني بهي نداشتا واين بات كوفاطب ك ذبن بيس اتارد ہے کفن سے خوب آشن تھے۔از لواالناس بھی قدر عقولہم بران کا کال عمل تھ ۔قرآن وحدیث ے استدلال کرنے کا ذھنگ برای الچھوتا یا تھا۔ان کی تقریریں زیادہ تر نبی عن المئلر کے قبیل ہے جوتی تھیں۔ان کے تلاغدہ ال کی تقریروں کو درس ترغدی کا نام دیتے۔ایے اس فن سے انہوں نے بڑے بڑے ہنگا ہے سرد کیے ہیں۔ و نیا کے ٹی مما مک ان کے مواعظ سے براہ راست مستقید ہو سکے ځ_∪_

ان کے خطبات کے تبن مجموعے مظر عام پر آ چکے میں، جن میں امنی خطبات ' دو جلدول میں، '' دین کی بنیادی اوران کی ضرورت' اور تیسرا مجموع' 'عصری تعیم' ہے۔ ان کے فررندوں ہے تو قع رکھنا ہوں کہ غیرمطبوع تقریروں کے مجموعے بھی حسب ہولت ش تع کریں گے۔

تصنيف و تاليف

در ال وتدریس اور اس کے ساتھ کثرت تصنیف و تالیف کی یات جب بھی آئے

گی، حضرت الاست فی بھیشہ صف اول بین نظر آئیں گے۔ تدریس کے دوش بدوش کتب نولی کا کام دارالعلوم کی تاریخ بین کسی نے اس کشرت سے نہیں کیا۔ گئی کتابیں تو کئی جلدول بین بین شخشہ القاری، رحمۃ الشا الواسعہ بخشہ الله عی، بربان البی، بعدایت القرآن وغیرہ - چیوٹی بین بین شخصہ القرآن وغیرہ - چیوٹی سے چیوٹی اور بردی ہے بردی کتابیں ان کے قلم ہے آئیں محفوظات ہے لے کر تحقہ القاری تک سان کتابوں بیس سے زیدوہ ترکا تعلق درسیات ہے ہے جو کما ہے بھی تدریس کے لیے ان سے متعلق ہوئی، اس کی شرح آگئی سرز ندی شریف کی شرح تحفہ الله بین کہ شرح العون ان ہے متعلق ہوئی، اس کی شرح آگئی سرز درجہ الله الواسعہ، الفوز الکبیر کی شرح العون شرح تحفہ القاری، ججہ امتہ البالغہ کی شرح رجہ الفرکی شرح وغیرہ شفیق کی شرح آپ فتو کی کسے دیں؟ نخیہ الفکر کی شرح وغیرہ شفیق کی شرح آپ فتو کی کسے دیں؟ نخیہ الفکر کی شرح وغیرہ شفیف و تالیف میں حضرت الاستاذ کی عادت تھی کہ با قاعدہ وہ اپنائے فام ہے کیسے تھے۔ املائیس کرائے تھے کہ ان نویس تھے۔ کم وقت میں کئی سطریں لکھے ڈالیے تھے۔ کتب نویس میں وہ ایسے گئی سطریں لکھے ڈالیے تھے۔ کتب نویس میں وہ ایسے گئی سطریں لکھے ڈالیے تھے۔ کتب نویس میں وہ ایسے گئی سطریں لکھے ڈالیے عصر بعد کا وقت طے تھے، اس کے بعد ان سے ملائات کرنا آسان نہیں تھا۔ ملاقات کے لیے عصر بعد کا وقت طے تھا، اس کے بعد ان سے ملائاتھ رپیا محال تھا۔

حضرت الاستاذ سے ملاقات کا ایک واقعه

چارسال قبل کی بات ہے، میرے ایک رضتے دار حضرت مولانا وسی احمد قائمی صاحب ممبئی ہے دیویند تشریف لائے، وہ دارانعلوم کے فاضل ہے۔ حضرت الاستاذ ہے انہیں ہوئی عقیدت تھی۔دارانعلوم میں ان کی طالب علمی کا جوسال تھا، وہی حضرت الاستاذ کی مدری کا بھی سال تھ، یعنی 1973۔ای سال آئے مال خصاب کی درجہ بندی عمل میں آئی مدری کا بھی سال تھ، یعنی عمل میں آئی سال تھے۔مولانا نے ان سے الفوز الکہیں،سلم العلوم، جلالین اور ہدایہ جلد اول پڑھی تھی۔فراغت کے بعد میں گئے تو جا لیس سال کے بعد بی دیو بند واپس آئے۔وقت کم تھا۔انہوں نے جھے ہے کہا کہ حضرت مفتی صاحب سے ملنا ہے۔ میں نے کہا کہ حضرت مفتی صاحب سے ملنا ہے۔ میں نے کہا کہ مخرب کے بعد مد قات ممکن خیس۔ کہا کہ حضرت مقبی طاقات کر ہی لیس۔ میں انہیں لے کر گیا۔وروازہ کھکھٹا یا۔حضرت فیس سے کہا دوروازہ کھکھٹا یا۔حضرت نے اجازت دی۔ ہم جول ہی ان کے قریب ہوئے تو فیریت پوچھی۔ پھر فرمایو، مولانا! آپ

غلط وقت پرآ گئے۔ بیروفت میری تصنیف و تالیف کا ہے۔ بیس ساری متعلقہ بحثیں و کی کراپنے ذ بمن میں ایک خاص تر تیب بنا تا ہوں اور پھر انہیں قلم بند کرتا ہوں۔ آپ تشریف لائے تو خوشی ہے، گرمیر سے سویچ ہوئے سارے مضامین اڑ گئے۔ ساری محنت ضائع ہوگی۔ یہ جمعے درمیان گفتگو کی ہار دہرائے۔ جمھے بڑی ندامت ہور ہی تھی کہ بلا وجہ خیر کے یک بڑے کام میں مخل ہوگیا۔ کہنے لگے اب تو ہا تیں کرو، کیکن آئدہ خیال رکھو!

ایک بهترین نصیحت

میرے مہمان نے حفزت سے دعا کی درخواست کی تو فر مایا. اپنے اعمال درست کرلو، ایمان میں خود بخو دا متحکام آئے گا۔ فر مایا کہ جس درخت باپودے کی کاٹ جھا نٹ ہوتی رہے، ان کی تندرتی اورنموجلتی رہتی ہے۔ ایمان کی مضوطی کے سیے اعمال کی تز مکن وآ رائش ضروری ہے اور یہ اتباع سنت کے کمال ہے ہی ممکن ہے۔

حفاظت وقت كااهتمام

اس قصے ہے اندازہ لگایہ جاسکتا ہے کہ وقت کی قدرہ قیمت ان کے زد کیا کیا تھی۔ یہ ہوئے سے دہ اسے متابع میں ۔ یہ ہوئے سے دہ اسے متابع میں ۔ یہ ہوئے سے دہ اسے متابع کراں مایہ خیال کرتے تھے۔ ایک گئی بندھی زندگی تھی۔ ایک اصولی طرز حیات۔ ایک آیک سکینڈ ان کی نظر میں ہیرے جو اہرات سے زیدہ قیمی تھے۔ بہت موج ہجھ کراہ رکن گن کراہے صرف کرتے تھے۔ انہیں کبھی خالی نہیں دیکھا گیا۔ ایسے لوگ ہی کم وقت میں زیادہ کام کر جاتے ہیں اور انقلاب ایسے ہی نفوس سے ہر پا ہوتا ہے۔ اسی حفاظت وقت کے بیش نظر طلبہ جات حفاظت وقت کے بیش نظر طلب اور ملاقات وقت کے بیش نظر فلا ہے۔ اسی حفاظت وقت کے بیش نظر طلبہ اور ملاقات وقت کے بیش والے میں دیے کہ اور ملاقات وقت کے بیش وقت کی بیش والے میں دیے کہ اور ملاقات کے اور حفرت اللہ اور کی ترسیل و اشاعت میں خرج ہوتا تھا۔ طلبہ پر چیاں دے کر موالات کرتے اور حفرت اللہ تاؤ ہوگی بشاشت سے ان کے جو آبات و ہے۔

تحفة القارى كي تصنيف كا دوباره آغاز

کورٹ نگلوائی گئ تو پنہ چاا کردل کی تین رکیس بند ہو چکی ہیں۔ ایک سال تک علاج چلاء گر اللہ ان کے مطابق اللہ ہورٹ نگلوائی گئ تو پنہ چاا کردل کی تین رکیس بند ہو چکی ہیں۔ ایک سال تک علاج چلاء گر طبیعت گرتی چلی گئی ، پھر شفائل گئی ، اگر چہ کمزوری ون بدون بزشق رہی۔ 2013 میں طبیعت پھر گرئی اور سرام کا مشورہ و یا۔ بیط طبیعت پھر گرئی اور سرام کا مشورہ و یا۔ بید ساری کارروائی ممبی میں ہوئی۔ چندونوں کے بحد صحت یاب ہو گئے ، گرمعا لجبین کا مشورہ تھ کہ ایک مردوائی مربی میں ہوئی۔ چندونوں کے بحد صحت یاب ہو گئے ، گرمعا لجبین کا مشورہ تھ کہ ایک مردوائی مربی ہی ہوئی۔ چندونوں کے بحد صحت یاب ہو گئے ، گرمعا لجبین کا مشورہ تھ کہ ایک میں مربی آرام کریں ، تھوڑے و اب بخد سے خبیعت سنجھلی تا ہم ڈاکٹر کا اشارہ تھا کہ آپ نے زور دار جملہ کیا۔ پھر ہمبئی جانا پڑا۔ علاج سے طبیعت سنجھلی تا ہم ڈاکٹر کا اشارہ تھا کہ آپ جبدی سنجھلی تا ہم ڈاکٹر کا اشارہ تھا کہ آپ جبدی سیکن سے جددی سے جددی سے جددی سے دورت کا زیاں معلوم ہوئی۔ میکن سے جددی سے جان پڑائی کا کام دوبارہ شروع کیا۔ تفصیل کے لیے تحق القاری جلدنہ ہو دیکھیے۔ سے جان پڑائی کا کام دوبارہ شروع کیا۔ تفصیل کے لیے تحق القاری جلدنہ ہو دیکھیے۔

شعر و شاعری سیے لا تعلقی

شعر وش عری وقت کا خون بہت کرتی ہے۔ جینے وقت میں ایک شعر والی کا ہم کمل کرتا ہے، استے وقت میں ایک شعر ایک کا ہم کمل کرتا ہے، استے وقت میں ایک اچھامضمون تر تیب پا سکتا ہے۔ احقر کواس کا ہوا تجربہ ہے۔ اب تو میرے ساتھ ایس نہیں ہوتا، مگر مبتد یوں کے لیے یہ ہوئی مہلک چیز ہے حصرت الاستاذ کا تلم پڑھنے والے جانے ہیں کہ اردو پر ان کی گرفت کس قدرش وارشی الا گرچہان کی زبان سردہ اور فقطی صنعت گری سے آزاد تھی، مگر الفاظ اور جملوں کے برخل استعمال کا فن آئیس خوب تا تھا۔ ان کی کتابوں میں ایسے نمونے جگہ جگہ گل جو کمیں گے، مگر استعمال کا فن آئیس خوب تا تھا۔ ان کی کتابوں میں ایسے نمونے جگہ جگہ گل جو کمیں گے، مگر شوق میں اپناتھ واصل می رکھ ای تھا۔ تھوڑی بہت مشق خن بھی جاری تھی الیکن یہ سلسلہ شوق میں اپناتھ واصل می رکھ ای مردی کا بیانے تھا، اس وقت جنون کی حد تک مشاعرے سند کا شوق پیرا ہوگی تھا اور ابھی تا باغ تھا، اس وقت جنون کی حد تک مشاعرے سند کا شوق پیرا ہوگی تھا اور آبھی تا باغ تھا، اس وقت جنون کی حد تک مشاعرے سند کا شوق پیرا ہوگی تھا اور آبھی تا باغ تھا، اس وقت جنون کی حد تک مشاعرے سند کا مقول تھا۔ واصل تھا۔ واصل تھا۔ واقف ہوئے میں مفتی محمد کی صاحب قدس سرہ و جو میرے سر پرسٹ تھے، میرے حال سے واقف ہوئے مفتی میں جو سے مفتی محمد کی صاحب قدس سرہ و جو میرے سر پرسٹ تھے، میرے حال سے واقف ہوئے

انہوں نے بچھے بلا کر بیحدیث سنائی۔اس کے بعد میرا حال بے ہوگیا کہ پس نے وہ سب کا بیال پھاڑ کر پھینک دیں، جن بیس مشاعر کے لاھ دکھے تھے۔اوروہ بزاروں اشعار جو جھے یود تھے، رفتہ بعول گیا اور اب بیحاں ہوگیا ہے کہ اشعار پڑھتا ہوں تو وزن ٹوٹ جاتا ہوں۔ حجے شعر نہیں پڑھ سکتا، پڑھتے پڑھتے بھول جاتا ہوں۔ فالحد مد لله علی دالک و حزی الله استادی خیرا و غفوله و برد الله مضجعه۔(598)

وزن کی سلامتی واقعی باقی نہیں رھی

اشعارے دشتہ ٹوٹا تواس ہے قدر دور ہوئے کہ کادم کی تخلیق تو کیا ہوتی ، اشعار کا پڑھنا بھی ان کے لیے مشکل ہوگیا۔ اس کی ایک مثال ان کی کتاب تختہ القاری سے پیش خدمت ہے، اپنی تخت علالت اور ہارٹ اقبیک کی بیفیت قلم بند کرتے ہوئے لکھتے ہیں 28 کو مرست ہے، اپنی تخت علالت اور ہارٹ اقبیک کی بیفیت قلم بند کرتے ہوئے لکھتے ہیں 128 کو بر کا دن عمل جراحی کے لیے طے کیا، گر 27 اکتو بر بروز اتوار دو پہر کے وقت تخت افیک آیا اور بیس ہے ہوش ہو گیا۔ واکٹر ول کو نون کیا۔ واکٹر مع عملہ اتفا قا شیا۔ ماتھیول نے فور ڈ اکٹر ول کو نون کیا۔ واکٹر مع عملہ اتفا قا شیف خانے ہیں موجود تھا۔ انہوں نے جھے فوراً پریشن کے سے اٹھا یا اور خبر تا فا فا ملک اور بیرون ملک گئیل گئی اور برجگہ دی کیس شروع اور خبر ان میں میں میں میں میں میں میں اور بیرون ملک گئیل گئی اور برجگہ دی کیس میں میں میں اور دعا ہیں لگ گئے اور مکہ مکرمہ میں بعض حضرات طواف اور دعا ہیں لگ گئے ''

ملک الموت اڑے ہیں جان نے کے جائیں گے مر بعجدہ ہے میجا کہ میری بات رہے اس شعر میں پہلامصرع وزن سے باہر ہے اور غل بھی مطابق اصل نہیں۔اصل شعراس طرح ہے

ملك اموت كوضد المح كديس جان في كم للول

سر بحدوم میجا که مری بات رب

ممبئي ميں ايک مختصر ترين تقرير

وقت کی قدر و قیت ان کی طبیعت بین اس قدر را تخ تھی کہ اپنے مخاطبین کواس کی حفظت کی تلقین ضرور کرتے۔ بچھ یاد ہے کہ بین مبئی کے وزرانحلوم عزیز بید میں بدرس تھا حضرت الاستاذ اس اوارے بیل چندمنٹوں کے بیے تشریف لائے۔ مہتم حضرت مولانا مظہر عالم قائمی نے ان سے طلبہ کے درمیان خطاب کی فرمائش کی حضرت الاستاذ نے اسے قبول کرتے ہوئے نہایت مختصرت کرتے ہوئے نہایت محتصرت کرتے ہوئے نہایت محتصرت کو مزل تک بہنچ کروم لیتی ہے، اس لیے آپ ایے مقصد کے حصول کے محت اور جف کشی انسان کومنزل تک بہنچ کروم لیتی ہے، اس لیے آپ ایے مقصد کے حصول میں اپناوقت صرف کریں منزل کی کردہ کی بہن بات یران کا خصاب محمل ہوگی۔

مفتى صاحب اور نهى عن الهنكر

کسی برائی کود کھے کر تکلیف کا ہونا زندہ ایمانی کی علامت ہے۔ احادیث میں آیا ہے کہتم میں سے جوکوئی کسی گناہ کود کھے تو جا ہے کہ اپنے ہاتھ سے دو کے اگراس کی ہمت نہ ہوتو کم ارکم زبان سے روک دے۔ یہ ہی اگر بس میں نہ ہوتو دل سے اے گاہ سمجھے ، اور یہ ایمان کا سب سے کمز ورحصہ ہے۔ حضرت الاستاذ نہی عن المنکر کے باب میں بڑے عزیمیت ایمان کا سب سے کمز ورحصہ ہے۔ حضرت الاستاذ نہی عن المنکر کے باب میں بڑے عزیمیت والے واقع ہوئے تھے۔ کسی گرہ ہی تاموش ر بہنا ان کی طبیعت میں نہیں تھا۔ وہ جو کہتے ، ڈ کئے کی چوٹ پر کہتے۔ بلا خوف بومة لائم کہتے۔ انہیں اس کی پرواہ نہیں تھی کہ کوئی کیا کہا گا۔ اس طبیعت کی بنا پران پر سخت حالات بھی آئے ایکن اپنے موقف ہے بھی چیچے نہیں ہے۔ طبیعت کی بنا پران پر سخت حالات بھی آئے ایکن اپنے موقف ہے بھی چیچے نہیں ہے۔

مولانا محمد الیاس کاندهلوی ٌصاحب کی تحریک

میں پیدا شدہ خامیوں پر گرفتیں

سم وبیش سوساں قبل حضرت مولانا حجم الیاس کا ندھنوی صاحب ّے مسلم عوام میں اسلامی ماحول بنانے کے بیے ایک گشتی نظام چلایو، جسے تبدینی جماعت کا نام دیا گیا۔اس جماعت سے اللہ نے بڑا کام لیو الیکن آہت آہت اس بیل بجھ خامیاں سراٹھانے لگیں۔ جن علائے است نے اس کی خامیوں کی نشان وہی کی ، ان بیل حضرت الاستاذ بھی ہیں۔ وہ دور کا حدیث کے اسب ق بیل کی مناسب موقعے پراس پر بھی اصلاحی تیمرے کرتے تھے۔ ملک و بیر ون ملک کے دیگر جسوں اور نشتوں بیل بھی ان خامیوں کو دور کرنے کے لیے وہی بیر ون ملک کے دیگر جسوں اور نشتوں بیل بھی ان خامیوں کو دور کرنے کے لیے وہی بیس ماعت کو متوجہ کیا۔ مولا نا سعد کا ندھلوئی صاحب اور دار العلوم و یو بند کے در میان جو خطوط کا جماعت و آگر وں بیل بن گئی سسلہ چلا ان بیل حضرت الاستاذ کے دستوں بھی بیل۔ پھر جب جماعت دو آگر وں بیل بن گئی اور وار العلوم میں دونوں پر پابندی گئی تو جملہ اسا تذہ کی طرح حضرت الاستاذ بھی غیر جانب اور وار العلوم میں دونوں بے فاصلہ بنائے ہوئے۔ بعضوں نے آئیس شوری والوں کا حامی سمجھا تو انہوں نے تی ہوئے۔ اور دونوں سے فاصلہ بنائے ہوئے۔ بعضوں نے آئیس شوری والوں کا حامی سمجھا تو انہوں نے تی ہوئے۔ ساتذہ پر جارحانہ ور غیر اخذ تی تجمر ہے بیا تذہ پر جارحانہ ور غیر اخذ تی تجمر ہے بیا تذہ پر جارحانہ ور غیر اخذ تی تجمر ہے بولے ، ان بیل مقتی صاحب بھی بیں پھر وہ شرے ساتذہ پر جارحانہ ور غیر اخذ تی تجمر ہے بول کے ان بیل مقتی صاحب بھی بیں پھر وہ شرے ساتذہ پر جاروانہ ور غیر اخذ تی تجمر ہیں ہوئے۔

مغتى مباحب كاواضح موقف

مفتی صاحب صرف کہنے کی حد تک نہیں، جماعت کی غلطیوں پر قلم بھی چارتے تھے اور بہت صاف الفاظ میں اپنا موقف رکھتے تھے۔مودانا شعیب اللہ خان صاحب کی کماب غلو فی الدین میں لکھتے ہیں کہ:

یہاں ایک سوال ہے کہ جماعت کا غلو جماعت کے بڑوں کو سمجھا نا جا ہیے،اس کو پلک کے سامنے نہیں رکھنہ چا ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پانی سرے گزر گیا ہے۔اب جماعت کے عوام وخواص''انا اناولا غیری'' کے زعم میں مبتلا ہوگئے ہیں ' پس جب بات خواص تک محدود نہیں رہی تو قضیہ عوام کے سامنے رکھنا ضروری ہے۔[ص20]

اسلام اعتدال کا نام مے

منکرات کے باب میں حضرت ارستاذ کے اس تصلب کی وجدان کا بیر موقف تق کہ اسلام افراط و تفریط سے پاک ند ہب ہے، اس میں کمی بیشی اور خلاف پشریعت کو کی آمیزش نہیں جیئے گی۔ جس جماعت نے بھی غوکا راستدا پنایا وہ منزل چوک گئی اور ایک نیو فرقہ تشکیل پا

كي، چنال چەفرمات بال كە.

اسلام کے مزاج میں اعتداں ہے اور غلوا عندال کے منافی ہے۔ اور عقائد کی خرابی اعدال کے مزاج میں اعتدال ہے اور عقائد کی خرابی اعدال کے خرابی اعدال کی خرابی ہوتی ہے۔ جس طرح عمل صالح ہوں ایران کو گون لگ جاتا طرح اعتدال سے جہوئے اعمال ہے [اگر چہوہ اعمال صالح ہوں] ایران کو گون لگ جاتا ہے اور وہ دن بدل کمز ور ہوتا جاتا ہے، تا آس کہ وہ دائر کا ایمان سے بالکل نظل جاتا ہے۔ جسے قادیو نی مقال شیعداور مشکر میں حدیث وغیرہ فرقے اور جماعتیں حدود پر رکر گئے ہیں اور ان کا اسلام ہے کہ تھالی باقی میں رہا اور اسلام نے اور جماعتیں اگر چہ حدود میں جی ، مگران کا اسلام ہے کہ تعلق باقی میں مہاکی دن ان کے لیے وبالی جان بھی بن سکتا ہے۔ ایشا ، [ص 19]

مہبئی کے حج ماؤس میں غیر مقلدین کے خلاف مفتی صاحب کا خطاب

میں نے وارافعلوم میں اپن طالب علی کے بعد بھی مفتی صاحب کے بیانات متعدد مقامات پر سنے ہیں۔ ایک بیان 100 میں مجبئی کے آج ہاؤی میں سنے کا موقع ملا۔ یہ غیر مقلد بت کے خلاف جلسے تھا جو جمعیہ علائے ہند کے زیر اہتم م منعقد ہوا تھا۔ اس وقت غیر مقلد بن عالم عرب میں چھ ہے ہوئے تھے اور پورے شباب میں چل رہے تھے۔ احماف کے خلاف ان کی مہم کسی منہ زور آندھی ہے کم زیتی سعودی عرب نے مقابر اسمام حضرت کے خلاف ان کی مہم کسی منہ زور آندھی ہے کم زیتی سعودی عرب نے مقابر اسمام حضرت مولانا سید ابوالحین علی ندوی کی تائید کے ساتھ شیخ الہند کا ترجمہ کلام پاک چھ پ دکھا تھا، جو حدیوں کو جہ ہے ہیں ویا تا تھا۔ غیر مقمد بن نے آپی لگا تارکوششوں ہے آج ہٹوا کر جحہ جونا کو جوں کو جونا کو جہ سے ہیں ویا تا تھا۔ غیر مقمد بن نے آپی لگا تارکوششوں ہے آج ہٹوا کر جحہ جونا بند ڈالن ضروری تھا۔ جمعیہ علی ہے ہندائی غیر مقلد بت کولگام کنے کے لیے ملک ہم میں تحفظ سنت کا نفرنس کے نام ہے جسے کر رہ تی تھی۔ یہ جلسماسی سعے کی ایک کری تھی۔ جس اس وقت دارالعلوم عزیز یہ جس مدرس تھا۔ جلسے میں شرکت کے لیے میں بھی روانہ ہوا۔ جمعیہ معلوم تھا کہ حضرت الاستا کہ بھی تشریف الارے جیں ، اس ذمانے جس موہائل کا کوئی تصور نہیں تھا۔ ان کی حضرت الاستا کہ بھی تشریف الارے جیں ، اس ذمانے جس موہائل کا کوئی تصور نہیں تھا۔ ان کی حضرت الاستا کہ بھی تشریف الارے جیں ، اس ذمانے جس موہائل کا کوئی تصور نہیں تھا۔ ان کی حضرت الاستا کہ بھی تشریف الارے جیں ، اس ذمانے جس موہائل کا کوئی تصور نہیں تھا۔ اس کی حضرت الاستا کہ بھی تھی تشریف تھا۔ اس کی حضرت الاستا کہ بھی تشریف کی الدرے جیں ، اس ذمانے جس موہائل کا کوئی تصور نہیں تھا۔ اس کی حضرت الاستا کہ بھی تھی تشریف کی دور تبدی تھا۔

تقر میڈیپ کرنے کے ادادے ہے ایک ٹیپ ریکا دو بھی اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ مفتی صاحب کا خطاب شروع ہوا تو سب کی نگامیں ان کی طرف تک گئیں اور کان ان کے ابقاظ کی طرف ملتفت ۔خصاب بہتے دریا کی ما ندرواں دواں تھا۔ بڑا بھی اور نہی عن اُلمئکر ہے لہر بڑ۔ سلسلۂ کلام میں فرمایا کہ غیرمقلدین کے پاس علم و دلائل پچھٹییں ، بس پیسے کے بل پراچھل رہے ہیں ،جس دن تھی خالی ہوجائے گی ساری اکڑ فون ختم ہوجائے گی۔

ایک شان دار لطیفه

اس موقع پرانہوں نے یک لطیفہ بھی سنایا تھا جونگھۃ البہن بیس پھھ یوں ہے:
حضرت ابو بکر بن الخاضہ محدث رات جس پکھ تکھ رہے تھے تو چو ہے کا یک جوڑا ا
اچھاتا کو دتا ان کے سامنے آیا، انہوں نے ایک کو پیانے سے ڈھانپ دیا۔ اس کے بعد
دوسرے چوہے نے بار بار بیک ایک اشر فی از کران کے سامنے رکھن شروع کی یہاں تک کہ
آخر جی ایک چڑے کی تھیلی اٹھ الدیا جس بیس ایک اشر فی تھی۔ اس سے انہوں نے بجھ لیا
کہ چوہے کے پاس اب کوئی اشر فی ہاتی نہیں رہ گئی ہے پھر انہوں نے بیالہ اٹھ الیہ اور چوہا
تکل کرا ہے جوڑے کے ساتھ اچھاتا کو دتا بھ گے نکلا۔

تصویر کشی کے سلسلے میں حضرت مفتی صاحب کامونف

حضرت ارست ذمنظرات کے خلاف بہت تخت تھے اور ہے انہ خالف۔ جہاں موقع پاتے ہجن سے ان کی تکیر کرتے مجبئی کی اس تحفظ سنت کا نفرنس بیں بیں نے دیکھا کہ جب کچھے کی اس تحفظ سنت کا نفرنس بیں بیں ہے دیکھا کہ جب کچھے تھی اور قرمایا جب کچھے کی اور قرمایا کہ کہ کہ سے کی اور قرمایا کہ اگر میرسب چیے گا تو بیں چلا جاؤں گا، چناں چہ بھرکسی کو ہمت نہیں ہوئی ۔ اس وقت تک موبائل اکا دکا کسی کے پاس ہوتا تھا اور جس کے پاس ہوتا وہ بردایال دار سمجھا جاتا ۔ کیمر ے اور جیپ والے موبائل کا تو دور دور تک تھور شتھا۔

تصوريشي پردارانعلوم ديوبندكاشروع سے اى فتوى يد بےكدوه حرام باوراس

کے جواز کی کوئی بھی صورت نہیں نگلتی۔ حکومتی مجبوری اور بات ہے۔ مفتی صاحب اس نتو ہے برز ورمؤ پدینے اور پابندی سے اس پر عال بھی۔ نصور کشی کے خلاف ہمیشہ شمشیر بے نیام رجتے۔ اس کی قباحت و شناعت پر کھل کر اور پوری قوت سے بوسنے تنصہ فوٹو ڈیکیٹنل ہویا منقوش ، جامد ہویا ہمتخرک ، مب کو حرام کہتے تنصہ اس بارے بیں طلبہ کو بھی خاص نا کیدتھی کہ کوئی بھی ان کا فوٹو فد لے اور جو بھی تصور کھنے گا ، قیامت کے دن بیں اس کا دامن بکڑوں گا۔

ھم مسلک علماسے ناراضگی

وہ مسلک دیوبند سے وابستان علاسے خت تالاں بھی ہے جن کی تصوری آئے دن اخبارات اور سوشل میڈیا بیل شائع ہوتیں۔ وہ کہتے تھے کہ جیب بات ہے! ایک طرف دارالعلوم تصویر کی برشکل کوحرام کہتا ہے اور دوسری طرف اس کے مفتین دھڑ لے سے تھنچوا جس سے میں۔ یہ دور آئی درست نہیں۔ یا تو دارالعلوم حرمت کے فتو ہے دیتے جھوڑ دے یااس کے مفتین کیمرے سے جبٹ جا کیں۔ فتو ہے اور کمل بیس سخت تصاد کی وجہ سے دیوبندیت کے تیش امت بیس غلط پیغام جار ہا ہے، اس سلسے کا درواز ہ بند ہوجا تا جا ہیں۔

بدعات کے خلاف سخت ترین رح

انباع سنت سے مضبوط وابستگی نے انہیں بدعات کا سخت حریف بنا دیا تھ۔ وہ وہ مرول کے خلاف تو بول سے خلاف تو ہوں کے خلاف ہی سخت تجر ہے موقع کی مناسبت سے کر جاتے تھے۔ قبرول پر کتبے کو وہ حرام کہتے تھے۔ درس کے دوران حضرت مور نا محد منظور تعمانی کا ملفوظ مفتی صحب کی زبانی میں نے خود سنا اور پھر ان کے قلم سے پڑھا بھی کہ دیو بندیت اور بر یلویت بیس بہنے بعد المشر قیمن تھ۔ بریلویت بدعت کے ساتھ کھڑی تھی اور دیو بندیت اور بریلویت میں بہنے بعد المشر قیمن تھ۔ بریلویت بدعت کے ساتھ کھڑی تھی اور دیو بندیت سنت کے ساتھ کھڑی تھی اور فیمن صرف دیو بندیت سنت کے ساتھ الیک بالشت کا فاصلہ دہ گیا ہے۔ انہیں کی زبانی سنے:

آج سے تقریباً 30 سال بہیے حضرت اقدس مور نامحد منظور نعی فی قدس سرہ سے

میں نے ہراہ راست سنا ہے، آپ ہر بیویت کی رگ رگ سے واقف سے، انہوں نے الفرقان شروع میں ہر ملی سے ہی تکا اقتار انہوں نے جھ سے فرمایا کہ اب دیو بنداور ہر ملی میں ایک باشت کا فاصلہ رہ گیا ہے۔ یعنی ہر کی دیو بند کے قریب نہیں آیا، وہ اپنے منہاج سے ایک الج بیجھے نہیں ہٹا۔ دیو بندہ کران کے قریب جارہ و نچاہے۔ [جلسہ نفوزیت کا شرقی تھم میں 39]

تعزيتي اجلاس بهى ناجائز

سنت ہے محبت اور بدعت ہے خت نفرت ہی کا ایک واضح اثرید کیھنے میں آیا کہ وہ جلسہ تعزیت کومسلک دیویند کے فلاف کہنے گئے۔ ان کے بقول جب تک مسئلہ تلقی نہیں مواقعہ میں بھی ان جلسوں میں جاتا تھا نہیں جاتا۔ ان کے اس موقف پرخوب علمی بحث ہوئی اور جواب اور جواب الجواب کا دور چلا۔ اس سیسے کی پوری تفصیل کے لیے ان کی آخری تھنیف ' * جلسہ تعزیت کا شری تھم'' ملاحظ فر ما کیں ، اس کتاب میں بدعات کے خلاف ان کے شور کیجھ ذیا دو نم ہیں۔

ديني حميت

بدعات و ترافات کے خلاف مہم پر مجھے یاد آیا۔ ایسی و و سال قبل بابری مجد کے سکے پر جب ویں طفتے کے بعض بدہیں افراد نے نامناسب مشور سے دیاور سجد کی شقلی پراپان زور صرف کیا تواس وقت میں نے ایک ظم برئی جیز و تدلکسی تھی۔ لیظم برئی مشہور ہوئی۔ شدہ شدہ حضرت الاستاذ کلی پہنچی تو برئے خوال ہوئے۔ اس پر چھے انہوں نے ملاقات کے لیے بلایا۔ مفتی صاحب مجھے نام سے جانے تھے۔ گرشکل سے نا آشتا تھے۔ مجھے بھی ان سے ملتے ہوئے و راگل تھا۔ ان کارعب و داب جھ پر اتنا تھا کہ میری کل ملاقات تھے۔ مجھے بھی ان سے ملتے ہوئے و راگل تھا۔ ان کارعب و داب جھ پر اتنا تھا کہ میری کل ملاقاتیں 5 سے زیدوہ نیس تھیں۔ مفتی صاحب کے خاوم خاص مولا نا حکمت القد عنیف صاحب کا فون آیا کہ مفتی صاحب نے یو دفر ویا ہے۔ وہ قادم خاص مولا نا حکمت القد عنیف صاحب کا فون آیا کہ مقتی صاحب نے پر دفر ویا تھا۔ قسل و کمال کے سلیمال جاہ نے مجھا ہے جو بضاعت کو یاد کیا ہے۔ عصر بعد پہنچا تو موں نا خطر دکمال کے سلیمال جاہ نے مجھا ہے بے بضاعت کو یاد کیا ہے۔ عصر بعد پہنچا تو موں نا حکمت القد حنیف صاحب نے خبر دی۔ مفتی صاحب کا چبرہ تمتمار ہا تھا۔ فر مایا تم نے نظم بری

شان دارگھی ہے، اسے اسپتے ، و تامہ بیس شائع کرو، تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچے۔ بیس نے اثبا تأسر ہار ویا۔

بنات کے اقامتی مدارس پر مفتی صاحب کا موقف

حضرت الاستاذك ان غير مترقيب پناهشفقتوں نے جھے كا كرہات كرنے كا حوصلہ دیا۔ آئ وہ ہوے خوش كوارموؤ جس بھى تھے۔ بيس نے ليكے ہاتھ لا كيوں كے اقامتى مدارس پر ان كى رائے جانئى چاہى تو فرمایا كه اقامتى ادارے كا كوئى جوار نہيں۔ بنات كے مدارس بس اس شرط كے ساتھ كھولے جاسكتے ہيں كہ لاكیاں محرم كے ساتھ جائى، واپسى پر بھى محرم ساتھ ہو، پڑھانے كے ليے معلمات ہوں۔ ميں نے كہا حضرت احد يہ رسول اللہ على رجال كا لفظ بنا تا ہے كہم كے ليے دور دراز كا سفر كرنا مردوں كا دخليفہ ہے، نہ كہ تورت وال

مفتى صاحب اور قبول حق

حضرت الاستاذمفتی صاحب علم ومعلومات کے معاطم بیں خودگفیل واقع ہوئے تھے۔ان کا جو بھی علم تھا وہ ان کے مطالعے کا کشید کر دہ تھا۔ کسی بھی مسئلے پر وہ اپنی نظر سے و کیھتے تھے۔ اپنی تحقیقات کی روشن میں انہیں جو رانچ معلوم ہوتا اس پر ہم جاتے تھے اور اس وقت تک جے رہتے تھے، جب تک کوئی مضبوط ولیل ان کے خلاف شاآج ہے۔مضبوط و ماکل کے بعد پھروہ اپنی رائے بدل ویتے تھے۔ائل حق کی بہتیان یہی ہوتی ہے۔

تحفة الالمعى پر مفتى احمد خان پورى صاحب مدظله كا نقد

حضرت الاستاذ کی تصنیف تخفۃ الالمحی جب جیب کرآئی تو کی مقامات پراس میں تعبیر کی غفطیاں تھیں، جن پراہلی علم کو تخت اشکاں تھا۔ مفتی احمد خال بور کی صاحب مدخلا وویگر نے ان کی شان دہی کی مفتی صاحب نے انگلی اشاعت میں آئیس درست فرمالیو اور ان کے تبصرے کو کتاب میں جگددی۔

حديث جساسه اور مفتى صاحب كا رجوع

ترفدی شریف میں دجال کے بیان سے پہلے جماسہ کا بھی تذکرہ ہے۔ مشہور صحالی حفرت تمیم رضی القدعنے نے بنی طوایل حدیث میں دجال سے مکالمہ سے پہلے جماسہ کواس کا اگل بچیدا کو بیان کی ہے۔ بیایک جانور قف جس کے بدن پراستے بال حقے کہ حضرت تمیم کواس کا اگل بچیدا ہم میں تمیں آر ہا تھ۔ بیدا قدر فدی سمیت احادیث کی کتابوں میں تفصیل سے آیا ہے۔ مفتی صاحب کی تحقیق میں بیحد بیث قابل استدلال نہیں تھی ،اس لیے تحق اللہ میں اس یو تحقیق اللہ علم میں بیا تحقیق بھیلی حضرت الاستاذ میں اس یو تحقیق بھیلی ۔ حضرت الاستاذ مور تانعت اللہ عظمی صاحب مرطلہ نے اس کے رد میں یا قاعدہ آیک رس دیکھ، جس میں مضبوط حوالوں کی روشنی میں حدیث جماسہ کو قابل استدلال بتایا۔ اس کے بعد مفتی صاحب مضبوط حوالوں کی روشنی میں حدیث جماسہ کو قابل استدلال بتایا۔ اس کے بعد مفتی صاحب مضبوط حوالوں کی روشنی میں حدیث جماسہ کو قابل استدلال بتایا۔ اس کے بعد مفتی صاحب میں دیکھی رجوع کر لیا۔ مفتی صاحب کی عبد رہ ملاحظ فرما کیں۔

پہلے تخفۃ الائمی میں اس حدیث کی تشریح میں جو پکھی تھا گیا تھا وہ ٹھیک نہیں تھا۔ وہ نہا یہ والے حاشیے سے متاثر ہو کر لکھ گیا تھا۔ پھر خور کرنے پر یہ ہوت سامنے آئی کہ حدیث کی سند تو صحح ہے، اس کے متائع اور شواعہ بھی موجود ہیں، اس لیے وہ ساری تشریح حذف کر دی گئی اور اس کی جگہ بینی تشریح لکھی گئی۔[ص630، ج5]

حدیث اور سنت میں فرق

حضرت الاستاذكي خاص بات بيرهي كدوه طويل مطايع كے بعد جو بھي موقف اپناتے ،اس پرجم جاتے ہتے۔ پھرٹس ہے مستبیں ہوتے تھے۔ان كاللمى ردا كرمضبوط دراكل ہے آج تا تو رچوع كرنے ميں بخي انبيل كوئى تالل نہيں ہوتا تھے۔اس سلم كى كى مثابيں پہلے بيش كى جا چكى چيں۔اس كى كى مثابيں پہلے بيش كى جا چكى چيں۔اس كى الك مثال "حديث اور سنت كا فرق" بھى ہے۔ مفتی صاحب كا موقف تھا كہ سنت ،ورحديث بيل عموم خصوص مطلق كى نسبت ہے۔ ہرسنت حديث ہوتی ہے ليكن ہر حديث سنت نہيں۔اپ اس موقف پر مضبوط دراكل بھى ركھتے تھے۔فراتے تھے كہ سنت بہر امت مسلمل چلتی آئى ہو، يعنی اس سنت كہتے ہيں" الطريقة المسلوكة" كو۔وه راست جس پرامت مسلمل چلتی آئى ہو، يعنی اس

حدیث ہے امت کاعملی تعلق ہو، جب کہ حدیث آپ کا اللہ کے تول بھل اور کسی واقعہ کے وہ وقت آپ مالی کی خاموثی کو کہتے ہیں۔الطریقة المسلو کة والی شان ہر حدیث میں نہیں پائی جاتی تفصیل کے لیے علمی خطبات مدر حظافر ، کیں۔

ان کے اس موقف پر بعض اہل علم کی طرف ہے قلمی نگار شاہ بھی آئیں الیکن مفتی صاحب جے رہے۔ان کے خیال میں وہ نگار شات کو کی وزن ور زمیں تھیں۔

مغتی صاحب، سلوک و تصوف اور اخفائے حال

حضرت الاستاذي ايك خصوصيت اخفائے حال بھى ہے۔ اپنى جس خولي كووه چھيا سكتے تنے، اسے چھانے كى حتى الامكان سى كرتے تھے مجھى ايد ہوتا كدكسى يبلو بر كفتكو قرما رہے ہیں، ضمنًا ان کے پچھ کم لات بھی سامنے آنے لگے تو لاحول ولا قوۃ کہد کر بات وہیں روک دی اور پوری تفصیل القط-استاذ ا کبرے بارے میں اب تک یبی سمجھا ہ تار ہاہے کہوہ محض علوم ظاہرہ کے شہروار یتھے، حارا تکہ ایسانہیں ہے۔علوم باطبنہ بیتی سلوک ومعرفت ہیں می انہیں درک حاصل تھا۔اس کال کے حصول کے بید انہوں نے اولاً جدید زماندشاہ عبدالقا در رائے یورگ کی مجانس میں شرکت کی اور یار بار حاضری دی۔ پھر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکر ہا کا ندھلوئی کو اپنا مرشد بنایا اور آٹھ سال مسلسل رمضان میں ان کے ساتھ گزارے۔ایک مال توابیا بھی ہوا کہ کرائے پر مکان لے کر بورے اہل وعیال کے ساتھ رمف ان کی ساعات بسر کیس ۔ کرایہ خود حضرت شیخ الحدیث نے ادا کیا۔ ان کے وصال کے بعدا زخودکسی ہے مر بوطئییں ہوئے۔ایک بارمفتی مظفرحسین مظاہریؓ دیو بندتشریف لائے تو حضرت الاستاذ ہے ملاقات کر کے قرمایا کہ آپ جیسے اہل کمال کا میدان بیں آنا ضروری ہے۔ میں آ ب کوخلافت و بتا ہوں ومز برتفعیل کے لیے سہاران پورتشریف لا نمی رحضرت الاستاذ جمعرات کوتر نذی شریف کا درس دے کر بذر بعد بس سہار نیورتشریف لے گئے۔ وہیں بیرومرشد نے تحریری خلافت بھی عطافر مائی لیکن بیعت وارشاد کا سلسدگرم دی کے ساتھ بھی چاری نہیں رکھا۔ بیعت کی بھی تو صرف ان علما کی ، جو دس دس سال کسی اوارے میں درس

دے چکے تھے۔ آپ کا نظریہ بیتی کہ علاصرف اشارے ہے بھتے جاتے ہیں ، جب کہ غیرعلا کے لیے دفت نکالن مشکل ہے، ای لیے بطور مرشد آپ کی سرگری برائے نام ہی رہی۔ فر ، تے تھے کہ میرے پاس دینے کو بہت چکھ ہے، گر دفت نہیں۔ لوگوں کو مرید کرلوں ، گر دفت شہ دے سکوں تو اس سلسے کا فائدہ کیا، لہذا بیس عوامی بیعت کے ہیے بھی آ مادہ نہیں ہوا۔

حضرت الاستاذ كوايك خلاف الوسفى منظفر سين منظا برى صحب سے الى تقى اور دوسرى خلاف مولا نامحود صحب خاوم شخ الاسلام حضرت مدتى ہے۔ يہ حصول بابيال بوى اہم ہيں۔ اتن بوى كاميالي كول جائے او اس كى تشہير سے نہيں چو كا اور كى شكى بہائے ہے اس كا ذكر كرى جاتا ہے۔ الا ماش واللہ عظم حالہ ہے اس كا بھنك بھى بھى لگنے نہيں دى۔ درس نظامى كى مشہور كتاب "الفوز الكير" كو جب عربی بن والی الباس پہن يا تو ان كي بعد يا تو ان كالباس پہن يا تو ان كي بھن حضرت مولانا مفتى المين يالن پورى مدظلہ نے "الخير الكثير" كے نام سے اردو ميں اس كى شرح كھى۔ آغاز كتاب ميں صاحب تعنيف يعنى شاہ دنى للد د باوى كے مفصل حالات اس كى شرح كامي الله على مناسب اس كى شرح كامي مناسب على الله على مدالت والی شرح کامی مناسب علی الله علی الله علی الله تورى مذکلوں اور منت علی الله علی مناسب علی الله علی الله علی موقع پر حصول خلافت كار برائيمى كھلا۔ اخفائ عال كار يك لكي كمال كار يكول كو تعيير مناسب كو تعير مناسب على الله على الله على الله على الله كار كار توالى كار كار كو تعير مناسب كو تعير مناسب كو تعير من بين يالن پورى مدخلا فرد خلافت كار براز بھى كھلا۔ اخفائ عالى كار كار كو تعير مناسب كو تعير من بين يالن بورى موقع پر حصول خلافت كار براز بھى كھلا۔ اخفائ عالى كار يك كار كو تعير مناسب كو تعير من بين يالن بورى موقع پر حصول خلافت كار براز بھى كھلا۔ اخفائ عالى كار يك كار كو تعير مناسب كورى منظل كلي مناسب كونك كليك كورى مناسب كورى منا

حضرت الاستاذ كاايك دل چسب واقعه

تر ندی شریف پی جمعہ کے فضائل پی ایک وجہ یہ بھی آئی ہے کہ اس ون سیدنا حضرت وم جنت ہے کہ اس ون سیدنا حضرت وم جنت ہے کا لے گئے۔ اس پر اشکال واروہ وتا ہے کہ جنت ہے اخراج فضیعت کی وجہ کیے ہوسکتا ہے؟ اس کا جواب حضرت الاستاذیون ویت ہیں کہ بھی بھی اخراج بھی بڑی سعادتوں کا پیش فیمہ بن جاتا ہے۔ اگر آ دم جنت ہے ندنکا لے جستے نو خلافت ارضی کا منصب آئیل کیسے ملتا؟ پھر پنا کے واقعہ سنایا کہ ہیں مظاہر علوم ہیں زیر تعلیم تھا۔ اس وقت مفتی مظفر حسین صاحب کا درس جلا بین بہت مقبول تھا۔ سال کے آخر ہیں طلبہ ہیں ہیہ بات

پھیلی کہ اگلے سال جو لین کا درس مفتی مظفر حسین مظاہری صاحب سے متعنق نہیں رہے گا۔
اس خبر سے اگلے سال جو لین بیں جانے والے طلبہ بیں ہے جینی پھیل گئی۔ حضرت الاستاذ کے ہم جماعت پھی طلبہ نے تعلیم ت کو درخواست دی کہ آئندہ سال بھی جال لین مفتی صاحب کو دی جائے۔ اس درخواست پر جن تیرہ طلبہ کے دھنظ تھے، ان بیس بیس بھی تھا۔ اس درخواست کا نقص ن بیہ ہوا کہ وستخط کنندہ سارے طلبہ کا اخراج ہوگی۔ میرے واحد مظاہر علوم کے شیدائی تھے۔ شوال میں مظاہر کینے، ورمفتی یکی صاحب سے صورت والی مظاہر علوم کے شیدائی تھے۔ شوال میں مظاہر کہنے، ورمفتی یکی صاحب سے صورت والی مرفق کی ، انہوں نے نعلیم مت کے نام سفارش کھی انگین منظور نہ ہوئی۔ ناچار مواد نا یکی کا ندھلوی نے فر وایا کہ یہاں واضہ نہیں ہوا تو و ہوی کے وارالعلوم میں داخل کر واتا ہوں۔ وہ و ہویند آب اور داخلہ کر وایا۔ حضرت الاستاذ کہتے ہیں کہ اگر مظاہر سے میر ااخرائ نہ ہوا ہوتا تو آئ آب است نے بڑے مقامات تک کیسے بینے پر تا۔ معموم ہوا کہ بھی بھی اخراج بھی بوی فحت بن جا تا ہے۔

جامع الكمالات

مع صرآ دمی جلدی کسی کی تحسین نہیں کرتا۔ ہم عصروں سے پذیرائی کے کلمات حاصل کرنا گویا ہضلی پر سرسوں اگا ناہے ، لیکن مفتی صاحب کی بات بی جدا ہے ، وہ ایسے خوش قسمت اور سعادت مند ہیں کہ معاصرین نے بھی انہیں خوب سراہا۔ مشہور ناقد و مصنف مولا نا ابو بکر غازی پوری ، جنہول نے بعد ہیں تحقۃ اللّم می کی اغلاط پر کئی صفی ت لکھ دیے تھے ، زمز م میں ان کے قلم سے اعتراف کے ایسے ایسے جملے ہیں کہ ان پر رشک ہی کیا جاسکتا ہے۔ ایک چگہ مولا نا لکھتے ہیں:

حضرت مفتی صاحب نے تھوڑے عرصہ بیں پورے ایک ادارے کا کام کیا ہے اور کرتے جو رہے ہیں۔ ان کی عمر اگر ڈھل رہی ہے تو ان کے قلم کی جوانی اور اس کی رعنائی
ہڑھتی جارتی ہے۔ اور بیسب اللہ کی تو فیش ونصرت کے بعد پر کت ہے کہ مفتی صاحب کو بلا وجہ کی مجلس جمانے ہے مطلب نہیں ہے۔ کشرت اختلاط ہے ان کو اجتناب ہے۔ ان کواپنے
وفت کی قدر دو قیمت کا انداز ہے۔ کمل یکسوئی اور دل جمتی کے ساتھوا ہے کام میں گے رہے ہیں۔ سیاست ہے موں تا کا دور کا واسط نہیں ہے۔علمی کام میں گئے رہنا اور مست رہنا ہی ان کا مزرج اور یک ان کی طبیعت ہے۔[تحقۃ الأمعی ،ج6 بس 623]

موجودہ زمانے کے سلطان انقلم ، عربی واردو کے یک ل بطل جلیل حضرت مولاتا تو یہا مظل اللی نے کئی ہ رجھ سے کہا کہ دارالعلوم کے جس استاذ کے علم وحقیق پر جھے سب سے زیادہ اعتماد ہے وہ مفتی صاحب ہی ہیں۔ ان کے پاس تقریباً ہرسوال کا جواب رہتا ہے۔ علی بات یا پیدا شدہ اشکال ہیں ان ہے معلوم کر لیتا ہوں اوروہ بھی اچھی طرح مسئلے کی تو فینے کرجاتے ہیں۔ ان کی ایک خولی رہم کے کہ جو بات انہیں معلوم نہیں ہوتی تو اینے عدم علم کا صاف عالی ان کردیتے ہیں۔ میری نظر ہیں وہ ہرطرح کامل وکمل عالم ہیں۔

مفتی صاحب کے تصنیفی کارنامے

حضرت الاستاذمفتی صاحب کی تدریس شهرة سفاق توشی ہی بتصنیف کا انداز بھی بڑا مستند تھا۔ ان کے قلم ہے 44 ستا بین نظیس۔ دیگر کتا بول پر حواشی اور تعدیقات کو بھی ماہ لیا جائے تو یہ تعداو 50 ہے بھی او پر پہو چیتی ہے۔ مفتی صاحب نے جس موضوع پر قلم اٹھایا اس کو مرجعیت لگئی۔ ان کی تعلمی غدمات کا بھی ، یک طویل سسلہ ہے ، جواس مختصر ہے مضمون میں شہیں ساسکتا۔ یہاں عرف چند کتا بول پر ملکا بھلکا تنجر و مقصود ہے۔

حجة الله البالغه كي شرح رحمة الله الواسعه

ججۃ ابتدالبانفہ مسند البتدان، م المحد ٹشہ و فی اللہ دہوی کی تصدیب لطیف ہے اس بل مصنف نے کمال مہارت سے اسلامی تعلیمات اور احکام کی حکمتیں بیان کی ہیں عبوات، معاملات، معاشرت و غیرہ مسائل پر کھن کر بحث کی ہے۔ متعارض احادیث کے درمیان خوب صورت تطبیق بھی دک گئی ہے۔ دین کی تفہیم کے لیے انہوں نے جو اسلوب احتیار کیا ہے وہ برزاول پھسپ ، لا جواب اور عدیم دائشال ہے۔ کتاب میں متعدد ابواب کے تحت قیمتی مباحث ہیں۔ یہ کتاب عربی میں ہوا ہیں ہے اور ابتدا ہے بی اہلِ علم کے نزد یک سرمہ تو ہو تظر۔

اس كتاب كى تدريس كا آغاز دارانعلوم مين حكيم الاسلام قارى محد طبيب صاحبٌ نے کیا، ان ہے پہلے یہ بھی داخل نصاب نہیں تھی اور اکثر و بیش تر انہیں ہے متعلق رہی حصرت تحكيم الرسلام كاحكيما ندطر زكلهم جميشه مقبوب رباسها ورالن كي تحكست وتعقل ميس بلاشيه اس كتاب كابيزا حصه تفام مشهور عالم ومصنف مواذ ناسعيدا حمدا كبرآيا وكّ نے بھى وارالعلوم ييں ا میک دو برس اس کی تذریس کی ہے۔ پھر یہ کتاب حضرت الاستاذ ہے متعلق ہو کی۔ اہل علم و مطاحه جانتے میں کداسے بر هانا جوئے شیر ، نا ہے۔اس کتاب کی پیچید گی کاعالم بیا کہ دارالعلوم بیں ایک مرتبہاس کی تدریس کا مسئلہ کھڑا ہوا تو کوئی بھی سامنے نہ آ سکا۔ ہمت کر کے ایک است ذ آئے بھی تو مراجع کی نشان دہی کی شرط کے ساتھ کو کی معاون کتاب نیدد کچھ کر وہ بھی پیچھے ہٹ گئے الیکن یہی کتاب جب حضرت الاستاذ کے پاس آئی تو انہول نے اسے چیننج کے طور پر لیا اور پھر پوری تن وہی ہے اس کی تدریس سے عہدہ برآ ہوئے لیعض جگہ میر مشکلات پیش آسیں اور بے چینی بڑھی توان کاحل خواب کے ذریعے ملا پھر تواس کتاب سے اسك محبت ہونی كراس سے ليث كررہ گئے۔اس كوايدث كيا اورائي كراں قدر تصيفات ك ساتھ اسینے مکتبہ سے شائع کیا۔ اتنا ہی نہیں، بلکہ رحمة القد الواسعہ کے نام ہے اس کی امردو شرح بھی لکھی ، جویا چ جلدوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ایک ایسے وقت میں ، جب کداس کے حل کے لیے کسی بھی زبات میں کوئی معاون کتاب نہیں تھی، حضرت الاستاذ نے اپنی انتقاب کوششوں سے اس کی شرح نکھی اور کیا لا جواب کھی !! ان کی پیشرح کسی بھی زبان میں اب تک کی واحد شرح ہے۔جس طرح جمۃ القدالبالغدار باب فضل و کمال کی نگاہوں میں مجبوب و مقبول رئی ہے، امید ہے کررحمة القد الواسعد بھی آئ کے شاند بشاندائی اہمیت واقادیت ورج کراتی رہے گی۔

رحمة الله الواسعه كى قصنيف كى دوران عجيب و غريب واقعات ججة الدامبالغدكا مخضر تعارف آپ پرس يكي بيل ميد كراب جب مفتى صاحب سه وابسة جولى تو آپ نے پورى كس ساس پرسايا - پهرون رات لگ كرما بها سال كى

عرق ریزی کے بعداس کی شرح بھی تیار کرڈال۔اس کتاب کی تھنیف میں نصرت نیبی کا خاصا دخل رہا ہے۔ دارالعلوم کے استاذمحتر م جناب مولانا اثنتیاق احمہ دربھنگوی زیدمجدہم کہتے جیں کہ میں نے بوچھا کہ حضرت آپ اے حل کیے کرتے ہیں؟ اس کے لیے کوئی معاون کتاب بھی دیکھتے ہیں کیا؟ تو فرہ یا ''پھٹینیں۔ حجۃ انقد کے مسل مطالعہ سے ہیں اس بتیج پر پہنچا ہوں کہ شاہ صاحب ساتویں آسان کی بات کرتے ہیں۔اس کے لیے بہت غور كرنايز تا ہے۔مولانا در بھنگوى كے بقول حضرت الاستاة فرماتے تھے كدايد كئي مرتبه بهوا كه کوئی عمارت مجھے میں نہیں آئی۔ بوراز ورلگالیہ ،گمرعقدہ نہ کھلاءای حال میں آئکھ مگ گئے۔ ویکھا کہ کوئی صاحب تشریف لائے اور انہوں نے متعلقہ مقامات کی الیمی تشریح کر دی کے طبیعت منشرح ہوگئے۔آ کھی کھلی تو وہ مقامات حل نتھے۔ایک بارتواور بھی جیب قصہ ہو گیا۔کس مقام پر بری طرح کچنس گئے۔ یات کسی طرح شدین تکی رسوئے تو ویکھا کہ خاکی رنگ ہے وراز كرتے ميں ملبوس ايك يزرگ شخصيت تشريف فرما ہے اور متعمقہ بحث كى توضيح كررى ہے مارے خوتی کے آئکھ جو کھلی تو دیکھا کہ خواب والے وہی بزرگ آئکھوں کے سامنے جیں اوران کے یوس ہے واپس جو رہے ہیں، پھر آنگن کی طرف نگلے۔ان کے پیچیے مفتی صاحب بھی گئے تو دیکھا کہ کوئی بھی تبیں تھا۔

تحفة الالمعي كاتعارف

پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ تر فدی شریف کے اسباق حضرت الاستاذ ہے 1402 ھیں متعلق ہوئے ۔ حضرت کی خاص بات بھی کہ وہ ہرسبق سے پہلے معقول تیاری کرتے تنے اور خاص تر تیب سے ان کا درس ہوتا تھا، جس کا عموی اور نقذ قائدہ بیتھ کہ طلبہ کا ذبح ن ان کے دروس سے فوراً ہم آ ہنگ ہوجا تا تھا۔ حضرت الاستاذ ہے بعد میں ہرسبق کو ریکا رڈ کرانے کا بھی اہتمام کیا۔ تخت الالہمی اور تخت القاری کی کئی جلدیں ای طرح تیار موجس ہوئیں ۔ تخت الالہمی ہوئیں ہے وہ سے خوسو میں ہوئیں ہے اور ہرجلد کم وہیں ساڑھے چھسو موجس ہوئیں۔ تحدیدوں پرشتل ہے اور ہرجلد کم وہیں ساڑھے چھسو

صفحات ہے ہوئی۔ شروع کی تین چارجلدیں دری تقریروں کا مجموعہ ہیں اور بقیہ جلدیں
ہا قاعدہ تھنیف کردہ۔ اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ خالص دری انداز لیے ہوئے
ہوئے
ہولے جہنے ترجمۃ الباب ہے اور پھراس کے ذیل میں آنے والی ساری حدیثوں پر پوری
محضہ پھران احادیث کا ترجمہ پھرتشر تح اوراس کے بعدمتن متن کے بعدراویوں پر کلام مخت
کی خضیق وتشر تح وغیرہ لیعنی بالکل ای ترتیب پر ،جس پران کے اسباق کا التزام رہا ہے۔
اس کتاب کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ ہرفقہی مسئلے پر تقیح کلام ہے۔ مباحث کو

اس کماب کی دوسری خصوصیت بیرے که برفقهی مسئلے پر سیحی کلام ہے۔ مباحث کو کھمل طور پرالم نشرح کردیا گیا ہے۔ تقریر کا سائز حسب ضرورت ہے۔ نہ وجہ طوالت ہے، نہ ہےسب اختصار۔

اس کتاب کی تیسری خصوصیت میہ ہے کہ اس میں اختاد ف انکہ کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اس کے لیے ایک نئی تعبیر بھی تراثی گئی ہے، جس کا عنوان ہے کہ ' میر اختاد ف نص فہمی کا ہے، ولائل کا نہیں''، حالا تکہ اس نئے تکتے پر بعض اہل علم نے سخت اشکالات وارد کیے ہیں، تاہم بہت سے اہلِ علم نے اسے قبول بھی کیا ہے۔

تر ندی پس انمول اضافہ ہے اور خاص بات بیر کداز اول تا آخرتر ندی کا کوئی متن کلام سے خالی نہیں ہے۔

تحفة القارى

حضرت الاستاذ كا ايك اور برا كا رنامة تخفة القارى كى تصنيف ہے۔ يہ بخارى شريف كى اردوشرح ہے۔ بارہ جدوں ہيں۔ اورائل علم وفن ہيں ہے حدمقبول۔ شروع كى بائى جدي ورى تقرير ہوں پر شمتل ہيں۔ چھٹى، ساتويں اور آ شويں جلدين تصنيف بھى ہيں اور تقرير بھى ، جب كه نوسے بارہ جلديں كل كى كل تصنيف ہى ہيں۔ اس كتاب كى ايك خصوصيت يہ بھى ہے كه رحمة القد الواسعہ اور تخفة الألمعى كى طرح يہ بھى كمل بخارى كى شرح ہے۔ كوئى حديث شرح ہے خال نہيں۔ ايجاز واطناب كے عيب ہے پ سے ضرورى مقامت يركمل كلام ہے اور جب سكى طويل بحث كى ضرورت نہيں ، وہاں سے اختصار كے ستحد گرز ركي ہيں۔ بقيد دوشر وحات كى طرح اس ہيں ہمي متن پر اعراب لگاديا گيا ہے۔ ترجمہ اور شرح المحد بھى ہوں ہے۔ بخارى شريف ہوں تاب ہے بارے ہيں مشہور ہے كہ فقد ابنى ركى قراجمہ ، يعنى امام بخارى كى شان فقا بت تراجم ابواب ہے واضح ہوتی ہے۔ انہيں ہے ہجما جا سكتا ہے كہ ام بخارى كى شان فقا بت تراجم ابواب ہے واضح ہوتی ہے۔ حضرت الاستاذ نے بخارى كى تراجم ، يعنى تراجم پر بھى گفتگوم جود ہے۔ ترتيب واسنوب امام بخارى كى شان مقال ہے۔ جب جا جا اصول حدیث پر بھى گفتگوم جود ہے۔ ترتيب واسنوب میں تھے۔ حضرت الاستاذ نے بخارى كے دی تھنة الأمعى والا ہے۔ بہت سے مدرسين اى كتاب كى مدد سے شخ الحديث بن گئے۔ كتاب بوئى مقبول ہے ورمند اول۔

چند دیگر تصنیفات

یہاں صرف تین کتابوں کا مخضر تعارف پیش کیا گیا ہے۔ مخضر مضمون میں سب
کند رف کی گنجائش کہاں! یہاں صرف چند مشہور کتابوں کے نام پرا کتفا کیا جارہا ہے۔ 1
کال برہانِ الی ۔ بیاصد رحمۃ اللہ الواسعہ ہی ہے، فرق اتنا ہے کہ اس میں ججۃ اللہ البالغہ کا
متن اور ترجمہ موجود نہیں ۔ بیہ کتاب جو رجلہ ول میں ہے۔ 2 ہاویہ شرح اردو کا فیہ۔ اس

کتاب میں کافیہ کونہا ہے آسان زبان اور ترتیب کے ساتھ میں کیا گیا ہے۔ 3. آسان نحو۔ 4 کو لیے کے ابتدائی بچول کے بیے زبردست کتاب ہے، یہ دو حصول میں تکھی گئی ہے۔ 4. آسان صرف۔ یہ کتاب تین حصول میں ہے اور ابتدائی طلبہ کے لیے مفید تر - 5 آسان منطق ۔ یہ کتاب تیسیر اسطق کی تسبیل ہے۔ 6 فیض آئمتھم ۔ مقدمہ مسلم کی اردوشرح ہے اصوب حدیث کے طالب علمول کے لیے نایاب تحفہ 7 نتخة الدرر۔ یہ نخبة انفکر کی کامیاب شرح ہے اور بے حدمقبول ۔ 8 مقتاح النہذیب ۔ علامہ سعد الدین تفتاز انی کی کتاب تہذیب استطق کی زبردست شرح ہے۔ شرح تہذیب کے طل میں بڑی معاون ۔ 9 آپ تبدیب استطق کی زبردست شرح ہے۔ شرح تہذیب کے طل میں بڑی معاون ۔ 9 آپ فتوی کی اردو فتوی کی سے دیں؟ ۔ یہ کتاب علامہ مجرا میں ابن عامہ بن شامی کی شرح عقو در سم آئمق کی اردو فتوی کیے دیں؟ ۔ یہ کتاب علامہ مجرا میں ابن عامہ بن شامی کی شرح عقو در سم آئمقتی کی اردو شرح ہے۔ 10 حیات امام ابوداؤد۔ اس میں مشہور محدث امام ابوداؤد جستائی کے حدل ت تفصیل نے قلم بند کیے گئے ہیں۔

مفتى صاحب اور تجارت

بعیدترین ماضی کے اکابر عما در سر درلیں کے ساتھ تجارت ہے بھی وابستہ تھے اور تجارت ہیں ان کا ذریعہ معاش تھے۔ بیمزاج تقریباً اب ختم ساہ و گیا ہے۔ ادھر چند سالوں سے عمل کے امت تج رت کی طرف بھی مائل ہوئے ہیں ، جو بری خوش آئند بات ہے۔ حضرت الاستاذ نے بھی مکتبہ جاز دیو بند کے بیٹ فارم ہے اسلاف تدیم کے طرز پر کہا بول کی تجارت شروع کی ، جس میں الحمد نند بری کامیا بی لی۔ مرفد الحالی آئی مالات مزید بہتر ہوئے ، پھر جج بیت اللہ کی سعادت بھی جھے ہیں آئی۔

پوري تن خواه واپس کر دي

مالی حالت منتقام ہوئی تو تن خواہ کیٹی بند کر دی۔1423 ہے بلا مشاہرہ پڑھاتے رہے۔ اپنی تدریس کے دور میں جتنی تنخواہیں پائی تھیں،سب متعلقہ مدارس کو واپس کر دیں۔ دارالعموم اشر فیدراندیراور دارالعموم دیو بندسے ہر ماہ جتنے رو ہے ہے،سب ایک ایک کر کے لوٹا دیے۔ واپس کی ہوئی کل قم ولا کھ 49 ہزار آتھ سوچاررو ہے گھتر پہنے ہے یدا یک بہترین اور مثالی قدم تھا، جے ارباب نفش و کول نے استحدان کی نگا ہوں ہے دیکھ اپنے اس عمل ہے گویا یہ بتا دیا کدا ساتذہ کو چاہیے کہ مداری پر بو جھ ندینیں اور وسعت کے وقت محض هیدۂ للڈا پی خدمات پیش کریں۔

حضرت الاستاذ بحيثيت فأوام البيت

حضرت الاستاذ قوام البیت یا بالفاظ دیگر گھر یاد فیے داری حیثیت ہے بھی ممتاز ترین مقام رکھتے ہیں۔ بچوں کی دیٹی تربیت اس انداز ہے کی کداس پر ہر نیک بندے کو رشک آسکتا ہے۔ان کے سادے فرزند حافظ ہیں۔ساری بٹییل حافظ ہیں۔حتی کہ ساری یہو ویں بھی۔ نظام الا وقات ابیا بنایا کہ گھر کی ساری مستورات حفظ کی دوست آسانی کے ساتھ سمیٹنے ہیں کامیاب رہیں۔ حافظ بیٹے ، بیٹیوں ادر یہو وں کی آتی بڑی تقداد کسی ایک سلم گھرانے ہیں شاید بی ال محق ہے۔

صبر جمیل کا حسین عنوان

مفقی صاحب صر جمیل کے باب میں بھی بڑے نمایاں دکھائی ویے جی ۔ ان کے بڑے فرزیدمولانا رشیداحمر کی شہر دے کے الم ناک سرنے کے وقت مفتی صاحب انگلینڈ کے سفر پر تھے۔ واپس تشریف ہے تو اپنے گھر کے افراد کوجمع کیا۔ دونوں بیٹیم پوتوں کو بھی بنایا۔ پھر دھیت کی کہ جب تک بلی زندہ ہوں بید دونوں پوتے میری پرورش بیس میں رہیں گے میرے مرنے کے بعد میر بر ترک بیس سے ان کوبھی اسی قدر دھید سے گا، جس قدر میر بہیں میں میٹوں کو۔ بیتر کہ میرے تہ فی مال بیس سے بطور دھیت کے مطے گا۔ مفتی صاحب کی خواہش بیٹوں کو۔ بیتر کہ میرے تہ فی مال بیس سے بطور دھیت کے مطے گا۔ مفتی صاحب کی خواہش سے کھڑ سے الاستاذ سے بیٹوں کی تعدد و بارہ ہو جائے ، اس طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت الاستاذ کے فرایا اللہ کا شکر ہے کہ اس کے بدلے بیں دو جیئے عتایت کے داری بی بارہ افراکوں کا والد ہوں۔

السيغم آئيس ماحول مين استاذا كبركاصر بشكرا ورعمي استحضار جرت انكيز ب-

اهلیه کی وفات پر مفتی صاحب کا رد عمل

23 من 2011 میں ان کی رفیقہ حیات بھی دائی اجل کو لبیک کہہ گئیں۔ ان کی وفات پر تعزیت بھی دائی اجل کو لبیک کہہ گئیں۔ ان کی وفات پر تعزیت کے لیے آئے جانے والوں کا تا نتا بندھا ہوا تھا۔ جہ رے جامعہ ان م محمد انور شاہ دیو بندے بھی ایک وفد تعزیت کے لیے پہو نچا، جس میں جس بھی بھی ایک وفد تعزیت کے لیے پہو نچا، جس میں جس بھی بھی ایک وفد تعزیت کے لیے پہو نچا، جس میں جس کے ماس طرح بات کر مفتی صاحب کو دیکھ کے بہاں کچھ ہوائی نہ ہو، حالا تکہ ان پر تیا مت گزر دیکی تھی۔

'فھیک اسی دن حضرت الاستاذ مولانا ریاست علی بجنوریؒ کی اہلیہ کا بھی سرنحۂ ارتبی ل پیش آیا تھا،تعزیت کے لیےان کے یہاں بھی پہنچ تو وہی طمہ نیٹ، وہی سکون ول اور وہی حسب معمول کیفیت تھی۔ میں جیران تھ کہا ہے بڑے سانح کے بعد بھی ان کا انداز وہ تھ، جیسے کوئی غیر معمولی واقعہ پیش ہی نہ آیا ہو۔ایسے تھے ہمارے اسما تذ ہ۔

مفتی صاحب کی صحت

حضرت الاستاذ برسول ہے جادہ کے شکار منصے اس سے بڑھے پریٹان بھی رہتے عرصے ہے شوگر نے بھی جکڑ لیا تھا ، ادھر کم وہیش پندرہ سال ہے دل کی بیماری بھی لگ گئے تھی ، مگر با ایں ہمدان کی صحت بحیثیت مجموئ قابل رشک تھی۔ بیماری کے عنوان سے ان کی چھٹیں شاذ و نادر ہی ہوئی ہیں۔وہ بڑی پا ہندی ہے اسباق پڑھارے شے۔وہی طول طویل تشتیں۔وہی کمبی چوڑی بحثیں کمی کے وہم و مگمان میں بھی ٹیمیں تھا کہ وہ اس طرح سے جے سے کیں گے۔

میں سب کو مار کر مِروِں گا

ادھر دونتین برسول ہے مفتی صاحب کی بیاری بھی کبھی کی زیادہ بڑھ جاتی تو ان کی وفات کی افواہیں بھی گردش کرنے لگ جاتیں۔ایک دن دارالحدیث آئے تو مزاحیہ سلیھ میں کہا بتم سجھتے ہو کہ میں مرجاؤں گا؟ من لومیں، بھی ٹہیں مروں گا، جکہ سب کو مارکر مروں گا۔ ان کے اس جمعے سے اپنی صحت کے تیکن خوداعتادی کو بھی جاسکتا ہے۔

بخاری شریف کا آخری در س

تین ماہ قبل رجب ہیں بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھانے آئے۔ بالکل رواتی شان سے ۔نقابت تھی ،گراتی بھی نہیں ۔سبق شروع ہوا۔طالب علم کی قرات کے بعد مفتی صاحب نے بولنا چاہا تو زبان ہی ندکھی۔ بردی مشکل سے بولے بھی تو صرف اتنا، جوالقد چاہتہ والقد چاہتہ مکن کوشش کے ہوجود بھی جب زبان نے کوئی ساتھ نہیں دیا تو مجبوراً سبتی روک دیا۔ پھر بچکیوں کے ساتھ کرونے گئے۔ یہ منظر بڑا ہی الم ناک تھا۔ بلبل کی طرح چہکنے والے محبوب استاذ کی یہ ہے ہی دیکھی تو کوئی بھی طامب علم اپنے کو ندروک سکا۔ پورا وارالحد یہ دیوارگریہ بن گیا۔ نالدوشیون سے طلب کا مجمع قیامت کا منظر پیش کررہا تھا۔ ہوپ ناخواستہ مفتی صاحب المضاور ہاتھ بلاتے ہوئے درس گاہ سے نکل گئے '

اب کے جاتے ہوئے اس طرح کیواس نے سلام ڈو ہے وال کوئی ہاتھ اٹھ نے جیسے

علاج کے لیے مہبئی روانگی

پوجھل قدموں اور ساکت زبان کے ستھ دارا لحدیث ہے باہر نظرتو اگے دن بخرض علاج ممبئی پہنچ گئے۔ دہاں جا کر ابتدائی طبی ابداد نے ہی صحت یا بی کی لوید سائی۔ اس دوران کورونا وائرس نامی عالمی و با کی بنا پر لاک ڈاؤل مگ گیا۔ مفتی صاحب کی چھوٹی بیٹی وہیں رہتی ہیں۔ ان سمیت متعلقین کی غیر معمولی خد مات اور تو جہات کے طفیل صحت میں دن بدن بہتری دیکھی گئی۔ رجب کے بعد شعبان بھی صحت کے ساتھ نکل گیا۔ رمضان آیا تو تر اور کے بعد بیان کا سلسد بھی شروع کیا، جوسوش میڈیا پر براہ راست نشر ہوتا رہا۔ وہی علمی باتیں، وہی تفہیم، وہی تسہیل۔ ہم نے یہی سمجھ کے سب خیریت ہے۔ عید الفطر میں دارالعموم کھلے گا تو ان کی تدریس کی مسندا یک بار پھر، بی قسمت برنا ذکرے گی۔

مجھے کورونا نہیں ھے

ہے۔ خیال رہے کہ طبی تج ہے کے مطابق جھے کورونا نہیں ہے۔ اس بیان میں یہ بھی کہا کہ میری ناساز کی طبع کے چیتے جھے موں ناعبدالرؤف غزنوی صاحب نے کراچی سے فون کیا ہے کہ ان حالات میں سپ بیانات کم کریں۔ اس طرح میرے ایک اور دوست نے درخواست کی ہے کہ بیان کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ لیکن میں بیان کرول گا۔

پھیپھڑیے میں پانی جمع ھو گیا ھے

پھرا تارچ ماؤکا دورشروع ہوا۔ دودن کے بعدان کے فرزند حافظ قاسم سعید صاحب نے خبر دی کہ بھیپھڑ ہے میں پانی جمع ہوگیا ہے۔ اس خبر نے سب کودہشت میں ڈال دیا۔ س رے متعلقین دعاؤں میں لگ گئے۔ پھیپھڑے میں پانی کا جمع ہوجانا کوئی معمول ہات نہیں تھی۔ حالات کی تنگین کے باوجود دعاؤں کا دورجاری تھا۔اللہ نے چاہئے والوں کی لاج رکھ لی۔ وہ ایک بار پھرصحت کی طرف لوٹے گئے۔ تشویش کی بات شتم ہوگئی۔

کیا مفتی صاحب کی وفات کورونا سے هوئی؟

لئین بھی کی صحت کا پیسسلہ زیادہ دان نہ چل سکا۔ دو تین دن ہی گزرے تھے کہ ان پر ہارٹ افیک ہوا۔ ہیں تال ہے جا یہ گیا تو ڈاکٹر وں نے ایڈرمٹ کرنے کے لیے کورونا کی منفی رپورٹ پہلے بیش کرنے کی شرط لگا دی۔ کئی ہمینال کے چکر مگائے گئے ،گررسب کا ایک ہی ہواب تھ۔ اس رواروی میں ڈیڑھ دوون ضائع ہوگے۔ اخیر میں ملا ڈی نے جیونی ہمینال میں ہوا ہے۔ اخیر میں ملا ڈی نے جیونی ہمینال میں ہوا ہی ہو وارڈ میں داخل کیا گی۔ مرض کی شدت اور اس پر بھی تاخیر ورتا خیر۔ اس کے باوجود طبیعت میں سدھار ہوا۔ آئی ہی ہوسے جنزل وارڈ میں لائے گئے۔ آم اور پان کھایا۔ ایس معلوم ہور ہاتھ کہ ہمینال سے سالما غانما لوٹ آئی ہیں گے ، لیکن وااسفاہ اصحت نے پھر بے وفائی کی۔ فرزند ارجمند حافظ قاسم سعید صاحب نے خبر دی کہ حالت شویشناک ہے۔ دو تیمن روز سے ہوئی میں ہیں۔ پھر پچھیویں رمضان کو بیرو ح فر ساخبر بھی کا لوں سے گرائی کہ مفتی صاحب والی اجن کو لیک کہ گئے جیں۔ انا نشدوا نا الیدراجھون۔ معتبر ذرائع سے معلوم موائی ہو ہوا ہی تھی ہوگئے۔ پھیپھوٹ سے میں یانی جمع تو ہوا ہی تھی ول

کلمہ کے ورد کے ساتھ دنیا کو الوداع

ابھی مفتی صاحب ہے ہوئی ہی تھے۔ ناک میں ویٹنی لیٹر لگا ہوا تھا۔ عدج کی کوشش جاری تھی کہ بہتال کی فرس کے بقول اچا تک رات کے دو تین ہی حضرت ان ستاذ نے اس ہوئی کے ہوئی کے بقول اچا تک رات کے دو تین ہی حضرت ان ستاذ نے اس ہے ہوئی کے عالم میں ویٹنی میٹر ہٹ دیا۔ ساری ڈ اکٹر کی چیز میں نوچ نوچ کرالگ کر دیں اور پھرکامہ طیبہ کا وظیفہ برآ دا نے ہائد ذبان سے جاری ہوگیا، جس کا پہلا حصہ ہر آتھا اور دوسرا جز جہزا۔ اللہ اللہ اللہ عدیم تھی کس قدر ہوئی تھا! کامہ طیبہ کا بیور در آخری سائس تک چلا۔

كتني مبارك موت ملي!!

مفتی صاحب کی موت سعادتوں کا گنجینہ بن گئی۔ رمضان المبارک کے مسعود اوقات۔ان پرمشز اوشب قدر کی امکانی رات نے بیب الوطنی۔ پھر عالمی و یا بھی ،جس میں مرنا شہادت کا مقام دلاتا ہے۔اتنی ساری فضیقیل اس محدث ومفسر کے جے میں آئیں جو ساری زندگی گناہوں سے نفرت اور ٹیکیوں سے محبت کرنار ہا۔ بچ ہے

> ای سعادت بزدر باز ونیست تازیخشد هار از بخشد و

وفات کی خبر نے علمی دنیا میں صف ماتم بچھا دی

وفات کی خبر جول ہی عام ہوئی ، ایک کمبر ہم چے گیا۔ علمی دنیا بیس صف ماتم بچھگ ۔
لوگ قرآن کی تلاوت اور ایصالی تو اب بیس مگ گئے۔ ہند و بیرون ہند پرایک جیسی ہی قیامت
تھی۔ حقیقی فرزندوں ہی کیا، علمی فرزندوں کا حال بھی پچھ گفتنی ندخف۔ ہرزبان کہدر ہی تھی کہ
ہمارے مرول سے ایک سمائبان ہے گیا۔ علم نبوت کا کیک سفیر ، سنتوں کا ایک عاشق ، اسد ف
کا میک ترجمان اور دین قیم کا ایک اور منفر دہ ستندوم تبول شارح ہمارے درمیان سے اٹھ گیا

آسال راحق بودگرخوں ببارد برزیں

چھر سے پر انوار کی ہارش

فارى شاعرتے كہاہے:

نشان مردِ مومن با تو گویم چوں مرگ آبیر تبسم بر لب او ست

ی مروموس کی ایک شانی میرجی کے موت کے وقت اس کے لیے ہم سے سے ہوئے ہیں ہے کہ موت کے وقت اس کے لیے ہم سے سے ہوئے ہوئے ہیں۔ اور تی ایک شانی میں میں میں اس نشانی سے آراستہ و پیراستہ تھا۔ چیرے پر انوار کی برسات تھی اور لب پرتبسم اور سکون کی گل فشانی بہجت وشاد ابی بھی خوب بلائیں لے رہی تھی۔ و کچھ کر کہا آئیں جا سکتا تھ کہ فتی صاحب اب ہمارے در میان نہیں ہیں۔

جناڑیے کی نماز کس طرح ادا ہوئی؟

وفات کا اہم سبب چوں کہ کورونا کو بتایا گیا، اس لیے طبی عملے نے سارے کام کورونا متاثرین والے انجام دیے۔ ابت اتفاظر ور ہوا کہ اہل خانہ نے انہیں علس بھی ویا ور کفن بھی پہنائے۔ لاک ڈاؤن کے دوران میت کے ساتھ دی بارہ افراد سے زیادہ کو بھی ہونے کی اجازت نہیں، تاہم اس فقیہ انتفس اور مر وتھندر کی کرامت تھی کہ اس کی نماز جنازہ میں پس پردہ کافی افر اوشر یک ہوئے، جس کے لیے کئی گئی مکیرین کا بھی سہارا لیا گیا۔ نماز قبرستان سے متصل مسجد ہیں ہوئی۔ امامت فرزیم ارجمند مولا نا وحید احمد صاحب نے کی۔ اگر لاک ڈاؤن نہ ہوتا تو ممبئ جیسی جگہ ہیں بھی لاکھوں مسلمان جنازے ہیں شریک ہوئے۔ لیکن کیا تھے امرضی مولی از ہما والی۔

جنازہ مدفین کے بیے قبرستان چلاتو ساتھ میں بس اسخے ہی لوگ تھے، جینے کسی سنتی نکاح کی تقریب میں ہوتے ہیں۔ جسید خاکی اوشیوارہ گورستان پہو نچااور پھرعلم وفضل اور فقہ و صدیت کا وہ آفراب، جو پائن پور کے مطلع پر ظاہر ہوا، دیو بند کے افق پر چیکا، عالم کو روشنی بخشی جمبئی میں غروب ہوگیا۔ اس طرح مدیمة العلم و یو بند کا کو ونور عروس البلد دکی خاک

یں ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا گیا۔ ہماری سیاہ تھیبی کہ انہیں کا ندھا تو کیا دیے ہمٹی ڈالنے کی سعادت کیا معنی، ان کے آخری سفر کے کسی بھی جھے کے گواہ بھی ندین سکے۔ ول کی اس حسرت پرسید کو ٹی کے سوااور کیا کیا جا سکتا ہے!! ناقد ری کی سزا بھی تو ملنی چاہیے!
مفتی صاحب کی خوش بختی کہ حفاظ اور علما ہے آباد ایک پورا خاندان تو جھوڑ ابی تھی، ہزار ول ہزار تلافہ ہا اور متوسین کا قابلی رشک ہجوم بھی چھوڑ ،۔ ج سے استانی اکبر! اور جنت الفردوں کی گلگشت سیجیے!



رئيس المحدثين حفزت مولانا المعنى سعيد احمد صاحب بالنبوري

مولا نامحمر فرقان قاسمي. مركز تتحفظ اسلام مبند

رمض ان المبارک کے آخری عشرہ کی تیسری طاقی رات تم ہوکر جب می صورتی کا برنوراجا یہ کرہ ارض پر بھیل رہا تھا ، چڑیوں کی خوشگوار چپجہا ہے رب کا نتات کی وحدا نیت کا شوت دے رہی تھی ، سورتی اپنے آب وتاب کے ساتھ طبوع ہورہا تھا ، ای صبح کی اولین ساعتوں میں علم وعرفان کا ایک عظیم تقلیم تقلیم المورہ تھی ہورہا تھا، جس کے دوبارہ طبوع ہونے کی مطعی اسید نتھی ۔ بیٹیر عالم اسلام پر بھل کی طرح گری اور جنگل کی آگ کی طرح پوری و نیامی تعلیم کو میں بنتا کرتے ہوئے ادکھوں افراد کی آٹھوں کو ہم کرئی کہ عالم اسلام کی عظیم المرتب عبدس زختھیت، ام المدارس وارالعلوم دیو بند کے شخ الحدیث وصدر المدرسین ، رئیس المحد شین ، قدوۃ المفر بین ، امام استظمین ، نخر انتقیمین ، سند الکامین ، زبدۃ المدرسین ، رئیس المحد شین ، قدوۃ المفر بین ، امام استظمین ، نخر انتقیمین ، سند الکامین ، زبدۃ المدرسین ، رئیس المحد شین ، قد وۃ المفر بین ، امام استظمین ، نخر انتقیمین ، سند الکامین ، زبدۃ المدرسین ، رئیس المحد شین ، قطب العارفین ، شخ المش کئے ، استاذ الاسا تذہ حضرت اقدس مولانا مفتی سعیدا حمد الحقیم بیالن پوری رحمۃ اللہ عدیہ طویل علاست کے بحد ۲۵ مرمضان المب رک ۱۳۲۱ مومطاین صدب پالن پوری رحمۃ اللہ عدیہ طویل علاست کے بحد ۲۵ مرمضان المب رک ۱۳۲۱ مومطاین المب رک ۱۳۲۱ مومطاین المب رک ۱۳۲۱ مومطاین المب رک ۲۵ وی بیروق کے ۔ اناللہ وائا منظم وکل ٹی عندہ ہا جل سی ۔ ان اللہ وائا وی مارالیتاء کی طرف کوچ کر گئے ۔ اناللہ وائا بی ۔ انالہ ورکی یہ روق کے ۔ انالہ وائا ہے ۔ انالہ ورکی یہ روق ہے ۔ انالہ وی سے ان اللہ وی سال زائس این ہے تو رک یہ روق ہے ۔

بڑی مشکل ہے ہوتا ہے چین میں ویدہ ورپیدا ای ون شام پر بنچ ہیج کے قریب مہاراشٹرا کے وارالحکومت ممبئی کے جوگیشوری کاوشیوارہ مسلم قبرستان میں حضرت عدیدائر حمد کے فرزندار جمند حضرت موانا ناجا فظا وحیدا حمد صحب پالن پوری مدخلانے نماز جنازہ پڑھائی اورو ہیں تدفین کی گی۔ حضرت مفتی صاحب کا انتقال ایک عظیم ضمارہ ہے بلکہ ایک عہد کا خاتمہ ہے جوامت مسلمہ کے لئے نا قابل علاقی تفصان ہے۔ لیکن موت ایک ایک حقیقت ہے جسے قبول کرنے کے علاوہ کوئی چارہ ہی نہیں۔ موت کا کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ موت نے کسی کوئیس چھوڑا۔ چاہے انسان ہو یا حیوان یا پھر کرند ہو یا پرند، سب جاندارول کوموت کا عزہ چھوٹا ہے۔ یہ فظام اس دنیا کے پیدا کرنے والے کا بی بنایا ہوا ہے اوراک نے قرآن مجید میں فرمایا ہے والے گانفس ڈاکھت اُنگوت 'کرند ہو یا کھانی بنایا ہوا ہے اوراک نے قرآن مجید میں فرمایا ہے والے گانفس ڈاکھت اُنگوت' موت ایک عظیم نعمت ہے جو ، لک حقیقی ہے جا ملے کا ذریعہ ہے۔ چٹانچا نہیاء ورسل ، سحابہ و موت ایک عظیم نعمت ہے جو ، لک حقیقی ہے جا ملے کا ذریعہ ہے۔ چٹانچا نہیاء ورسل ، سحابہ و تا بعین اور اوریاء وصلحاء سب کواس جہاں ہے کوچ کرنا پڑا۔ ای طرح حضرت مولانا مفتی سعیدا حمد صاحب یائن پوری بھی اسیخ ، لک حقیقی ہے جا ملے۔

ایک سورج تھا کہ تاروں کے گھر انے سے اٹھا آئکھ حیراں ہے کیا محض زمانے سے اٹھ

رئیس المحد ٹین حضرت مولاتا مفتی سعید احمد صحب پالن پورک کی ولادت کالیٹرہ بشلع بناس کانٹھا، پالن پورٹ کی ولادت مطابق جناب پوسف صاحب ؓ کے گھر ۱۳۹۰ھ مطابق 1940ء ہیں ہوئی۔ آپ کے والدین نے آپ کا نام 'احمد' رکھا تھا، کیکن جب آپ نے مدرسہ مظاہر علوم سہر رئیور ہیں واخلہ نیا تواپنے نام کے شروع ہیں 'سعید' کااضافہ کردیا، اس طرح آپ کا لپورا نام 'سعیدا حمد' ہوگیا۔ آپ کی ابتد، کی تعلیم اپنے وطن گجرات ہی ہیں ہوئی، آپ کی 'بہم اللہ خوائی' آپ کے والد ماجد نے کرائی اور ناظرہ ودینیات وغیرہ کی تعلیم ہوئی، آپ کی 'بہم اللہ خوائی' آپ کے والد ماجد نے کرائی اور ناظرہ ودینیات وغیرہ کی تعلیم آپ نے وطن کے محراہ دارالعلوم چھائی تشریف نے گئے وروہاں فاری کی ابتدائی کتابیں پڑھیں، دارالعلوم کے محراہ دارالعلوم جھائی تشریف نے گئے وروہاں فاری کی ابتدائی کتابیں پڑھیں، دارالعلوم

چیں پی میں آپ کا قیام چھ اہ رہا۔ پھر آپ مسلح الامت حضرت مولانا نذیر احمرصاحب بالن پورگ اور پورگ کے مدرسہ میں داخل ہوئے اور دہاں حضرت مولانا سفتی محمدا کبرصاحب بالن پورگ اور حضرت مولانا ہائتم صاحب بخاری ہے عربی کی ابتدائی اور متوسط کتابیں پڑھیں۔ بالن پور بیں شرح جامی تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد 22ساھ مطابق 1957ء میں آپ نے مظام برعوم سہار پُور میں داخلہ لیا اور تین سال تک حضرت مولانا صدیق احمد صحب جموی سے تحوادر منطق وفلسفہ کی جشتر کتابیں پڑھیں۔

حضرت بیخ الحدیث عدیه الرحمہ نے فقہ، حدیث،تفسیر اور دیگر فنون کی اعلی تعلیم حاصل كرتے كے لئے • ١٣٨ ه مطابق 1960 ء يل دارالعلوم ديوبند كارخ كي اور١٣٨٣ ه مطابق 1962ء میں دورہ حدیث شریف سے فارغ ہوئے اور سالا ندامتحان میں امتیازی نمبرات حاصل کیے۔ آپ نے بخاری شریف فخر المحد ثین حضرت مور، نا فخرالدین صاحب مرادآ بإديَّ ہے،مقدمه سلم شریف ومسلم شریف کتاب اربیان وتر مذی شریف جلد اول حضرت علامہ ابراہیم صاحب بلیادیؓ ہے، باقی مسلم شریف حضرت مولانا بشیر احمد خال صاحب بلندشيري سے، تر مذي جلد تاني مع كتاب العلل و اكن اور ابوداؤوشريف حضرت علامہ فخرالحن صاحب مرادآ بادی ہے، اُس کی شریف حضرت مولانا محدظہور صاحب دیو بندی ے ، طحاوی شریف حضرت مفتی سیدمبدی حسن صاحب شاہ جہاں پوریؓ ہے ، مشکوۃ شریف حصرت مولا ناسید حسن صاحب و یوبتدی سے ، ان کے انتقال کے بعد جلداول حصرت مولانا عبدالجبیل صاحب و یوبندگ ہے اور جلد ووم حضرت مولانا اسلام الحق صاحب اعظمی ہے يرِهي، اس سال موطا امام يا لك حكيم الإسلام قاري محمد طبيب هنا حب قاعيٌّ اورموطا امام محمد حصرت موں ناعبدالا حدصا حب دیو بندگ کے یا س تھی۔ (مشاہیرمحدثین وثقب ئے کرام) دورہ کا دیث سے قراغت کے بعد اگلے سال حضرت مفتی صاحب ؓ نے شعبہ َ اقی و میں داخلہ لیا اور حضرت مولا نامفتی سیدمہدی حسن صاحب شاہ جہاں بورٹی کی گمرانی میں کتب فناوی کا مطالعہ اور فنو ی نویسی کی تربیت حاصل کی پیکیل افناء کے بعد ۱۳۸۴ ہدیس

دارالعلوم اشرفیدراندر (سورت) میں عدیہ کے مدرک مقرر ہوئے، یہاں تقریباً دس سال تدریکی ضرمات انجام دیں۔ پھر دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوری کے معزز رکن حضرت مولانا محرمنظورتعی ٹی صاحب کی تنجویز پر ۱۳۹۳ ہیں دررالعلوم دیوبند میں تدریس کے لئے آپ کا انتخاب عمل میں آیا۔ دارالعلوم میں مختلف فنون کی کتابیں پڑھانے کے ساتھ سالہا سال سے مزندی شریف جلد اول اور طی دی شریف کے اسباق پڑھاتے رہے اور ۱۳۴۹ ہو مطابق مرفائق عدر المدرسین حضرت مولانا نصیرا جد خان صاحب کی علالت کے بعد سے حضرت مفتی صاحب تا حیات بخاری شریف کا دوس بھی صاحب کی علالت کے بعد سے حضرت مفتی صاحب تا حیات بخاری شریف کا دوس بھی دیے دیے۔

حضرت مفتی صاحب جيبن سے بى نہايت وجين وظين، كتب بنى ، اور محنت ك عادی تھے۔ان کا مزاج شروع ہی ہے فقہی رہا ہے۔ یہی وجبھی کے فقہی سیمیناروں ہیں تا ہے کی رائے کو بڑی اہمیت دی جاتی اور آپ کے مقالات کو بڑی قدر کی نگاہوں ہے دیکھ جاتا ہے نیز، سی کی فقیمی مبهارت اور رائے قائم کرنے میں صدورج تزم واحتیاط ہی کی وجہ سے دارال فقاء دارالعلوم كخصوصى فيخ مين آب كانام نمايا باطور برشال تفاراس كعلاوه جس طرح حضرت والا كاائداز خطابت نهايت مؤثر ، درس نهايت مقبول اورعام فهم بوتا تقاءاي طرح آپ كي تمام تصانیف نهایت آس ن، عام فهم اور مقبول عام و خاص جیں، آپ کی تقریریں نهایت مبسوط اور على نكات ہے پُر اورتحريريں نہايت مرتب، واضح ،ورجامع ہوتی تھيں ،اي لئے آپ كی كئ تصانیف دارالعلوم دیوبند اور دیگر مدارس عرب کے نصاب ورس میں واخل ہیں۔ آپ کی تصانيف كوعالم اسلام مين كاني مقبوليت حاصل تقى _مند البند حضرت شاه ولى القدمحدث وہلوٹ کی کتاب' ججة الله البالغ' کی شرح' رحمة الله الواسعه' مصرت ﷺ کے تصنیفی کمالات کا شاہ کار ہے، اس کے علاوہ انہوں نے متعدد دری کتابوں کی تسہیل اور شرح کی خدمت بھی انجام دی، ورساتھ ہی ' ہدایت القرآن' کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر بھی کاسی۔ حضرت مفتى صاحب في في تصوف وسلوك كيميدان مين بحى عظيم مقام يايا تحا

آپ طالب علمی کے زمانہ سے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ذکریا صاحب قدل سرہ سے
بیعت تھے، اور دیگر ہزرگان وین خاص طور پر حضرت مولانا عہد القاور صاحب رائے پورگ سے
ہی فیض یافتہ ہوتے رہے اور اخیر میں حضرت مولانا مفتی مظفر حسین صاحب مظاہر گ
سے تعمق قائم کی، جنہوں نے آپ کواجازت بیعت وارشاد سے نواز اتھ ۔اس طرح حضرت
مفتی صاحب کو ہرمیدان میں بکسال عبور حاصل تھا۔

راقم الحروف کو عالم اسلام کی جن عظیم المرتبت شخصیات کوتریب سے ویکھنے، سفنے
اور ملاقات کا حسین موقع ملاات جس رئیس الحد شین حضرت مورد نامفتی سعیدا حمرصہ حب پالن
پوری رحمہ اللہ کی ذات گرا می بطور خاص شامل ہے۔ ماضی قریب کے سالوں جس جب بھی
حضرت دان کی شہر گلستان بنظور بیس تشریف آوری ہوتی تو راقم بلا ناغدان کی بجالس میس شریک
ر بتا۔ آپ کی شخصیت تو اضع وانک ری ،خوش مزاجی وسادگی ،تقوئی و پر بیز گاری ،خستہ وشگفته
افلاق کی حامل تھی۔ آپ کا ذوق لطیف، طبیعت سادہ اور نقیس، مزاج بیس استقلال اور
اعتدال ،فطرت بیس سلامت روی ،اور ذبین رساکے ما لک ، زودنو پس اورخوش نویس، جن و
باطل ،اورصواب وخط ، کے درمیان انٹیاز کرنے کی وافر صلہ حیت اور تھائن و معارف کے
باطل ،اورصواب وخط ، کے درمیان انٹیاز کرنے کی وافر صلہ حیت اور تھائن و معارف کے
باطل ،اورصواب وخط ، کے درمیان انٹیاز کرنے کی وافر صلہ حیت اور تھائن و معارف کے
باطل ،اورصواب وخط ، کے درمیان انٹیاز کرنے کی وافر صلہ حیت اور تھائن و معارف کے
باطل ،اورصواب وخط ، کے درمیان انٹیاز کرنے کی وافر صلہ حیت اور تھائن و معارف کے
باطل ،اورصواب وخط ، کے درمیان انٹیاز کرنے کی وافر صلہ حیت اور کوئن شور کی بھی ہوت
بوری بند کے بائن از شخ الحدیث وصدر المدر بین اور رکن شور کی بھی سے باسان ،ور العلوم دیو بند کے بائے بازشج الحدیث وصدر المدر بین اور رکن شور کی بھی سے کے استاذ ،ور العلوم دیو بند کے بائم اعلیٰ ، ہزاروں اواروں کے سر پرست ، لاکھوں علماء کے استاذ ،ور اکار بین امت کے عوم کے عظیم شارح شے۔

زندگی کے آخری کھات میں حضرت مفتی صاحب طویل عرصہ تک بیمار رہے بغرض علائ ممبئ میں مقیم متھے کچھافاق ہوا تو رمضان المبارک میں بعد نماز تر اور کے درس قر آن دیا کرتے تھے لیکن اچا تک طبیعت بھر سے خراب ہوگئ۔ جس کے علاج کے لئے آپ کوممبئ کے میک ٹمی جبیتال میں داخل کرایا گیا۔ جہاں علم وعمل کے اس روش ستارے نے 140 رمضان المبارک اسم الد مطابق 19 مرئی 2020ء بروز منگل بونت چاشت اپنی آخری مانس لیتے ہوئے اس دارفانی ہے کوچ کرلیا۔ انائند دانا الیہ راجعون آپ کے انتقال کو دنیا تجرے علاء دمشائ نے نے عالم اسلام کے لئے ایک عظیم خسارہ قرار دیو۔ بیا یک ایسا موقع تھا کہ برایک غم وافسوس بیس جنلا تھا اور ہر کوئی تعزیت کا مستحق تھا۔ ان کے انتقال ہے آقائے دو عالم جناب محمد رسول انتھائے کا بیفر مان ''موت العالم موت الدہ کم ''کا ہر کس نے عملی مشاہدہ کیا۔ اللہ تبارک و تعالی حضرت مفتی صاحب کی خد مات کوشرف قبولیت بخشتے ہوئے ان کی مغفرت فر مائے اوراعلی علمیون میں جگہ فصیب فرمائے ، ہم تم تم موان کے فتش قدم پر چلئے کی تو فیق عطافر مائے اوراعلی علمیون میں جگہ فصیب فرمائے ، ہم تم تم موان کے فتش قدم پر چلئے کی تو فیق عطافر مائے اوراعلی علمیون میں جگہ فصیب فرمائے۔ آئین

عجب قیامت کا حادثہ ہے، کہ اشک ہے آسٹیں نہیں ہے زمین کی رونق چی گئ ہے، افق پہ مہر میں نہیں ہے تری کی جدائی سے مرنے والے، وہ کون ہے جو ترین نہیں ہے مگر تری مرگ تا گہال کا مجھے ابھی تک یفین نہیں ہے مگر تری مرگ تا گہال کا مجھے ابھی تک یفین نہیں ہے



مدنوں رویا کریں گے جام و بیمانہ تجھے مفتی محمد اللہ قائی

موت آبیک انمل اورنا قابل انکار تقیقت ہے،اس کا نئات رنگ و بومیں ہراس چیز کے لئے موت مقدر ہے جواس سفی جستی برزندگی کاعارضی لباس پین كرنمودار جوئى ہے، کیکن جیسے زندگی زندگی میں نمایاں فرق ہوتا ہے، ایسے ہی ہریک کی موت بکسال نہیں ہوتی ، پجھ اموات ایسی واقع ہوتی ہیں جوافر دواشخاص کی موت نہیں ہوتی ، بلکداس سے ان ان کھوں افراد کی زندگی کا ہرا بھراباغ ومران ہوجاتا ہے جوان کے دامان عقیدت سے وابستہ ہوتے ہیں بعض بندگان خداکی رحلت ہے ان بے شہراوگوں کی امیدوں کا چراغ شمٹمانے لگتاہے جوان کے خوان نعت کے ریزہ چیں ہوتے ہیں، پھراس کی موت کاماتم آ تکھوں کے چند قطر ہائے اشك منبيل بوتا؛ مِلْد قطره قطره كركرمستفل درياكي شكل اختيار كرليتا ب،اس كي وفات كي ویہ سے داوں کی برسکون آ وویار آتش کدہ حسرت بن جاتی جی ، زندگ کے جنگامے اورولو لے سرو پر جائے ہیں اورایا محسوس ہوتا ہے کہ بساط بستی کی ہر ہر چیز اواس اور ممكنین ہے،اس کے احوال وکوا نف کو گلم بند کرنے کے گئے سیابی ہازار کی بوتلوں میں نہیں متی 'بلکہ خو نجكال داوں ميں يائى جاتى ہے، يُشخ الحديث حضرت الدس مفتى سعيد احمد صاحب يالن يوري کی رصلت کے بعد بھی کچھ بھی ول فگارنقشہ آج ہماری '' تکھوں کے سامنے ہے، حضرت شخخ الحديث رحمه الله كي وقات اليك شخصيت كانه تمه نبيس ، ملكه أيك زرين عهداورا يك روثن بإب كاف تمديد عظرت ين الحديث كرسانحة ارتحال على علق بن جوفد بيدا مواسياس كاير موناب فابرمشكل نظرة تاب محصال موقع يرعر في شاعر كاليك شعريادة رباب

> ومساكسان قيسس هلكمه هلك واحد ولسكنسسه بسنيسان قدوم تهسدمسا

(ترجمه) قیس کی موسته قر دواحد کی موستانیس ہے، نیکن دواتو م کی بنیادتھ جومتزازل ہوگئی۔ حضرت شيخ الحديث رحمة الله عليه ١٩٢٠ مطابق ١٠٣٠ بدكو كاليره وضلع بناس كانتفا (شالى كجرات) ميں پيدا ہوئے، آپ نے ابتدائی تعليم اپنے علا قائی كتب ميں حاصل كى ، پيرآب نے پائن بور كاك مدرسدكارخ كيداوروبالآب نے جارسال تك حضرت مور نامفتی اکبرمیال صاحب پالن بوری اورحصرت مور ناباشم صاحب بخاری سے عربی کی ابتدائی اور متوسط کتابیں پرھیں ،اپنے تعلمی سلسد کو مزید بردھانے کے لئے آپ نے سہارن بوريولي كاسفركيا اورومال كى بافيض ويني درس گاه مظاهرعوم ميں داخسه سيا اور تنمن سال تك آپ نے جیداس تذہ کرام سے علمی فیض حاصل کیا،مظاہرعوم کے اساتذہ کرام میں اہم النحو والمنطق حضرت مولانا صديق احمرصاحب جموى قدس سره ،حضرت مولانايا يين صاحب سېرن يوري ،حضرت مولا نامفتي نيکي صاحب سېارن پوري ،حضرت مولا ناعبدالعز يز صاحب رائے پوری اور حفزت مولانا وقارص حب بجنوری خاص طور پرقابل ذکر ہیں۔ پھرآ ب نے برصغيرى شيرة آفاق يو نيوزشى دارالعلوم ديوبند، حس كى وجد عظم وادب كالشن يل بهارة كى ادراس ك برك وبادكوذ وق نموطا ،اورجس كى وجد سے جحدالقد آج ونيا كاچيد چيد تنتيخ اور قيض ياب مور باہے كا قصدكياء اوروبال حفرت مومانا قارى محدطيب صاحب بحفرت مولانانسير احمان صاحب بلندشيريٌ بمور نالخرالدين صاحبٌ علامه ايراجيم بليويٌ بمولا نامفتي سيدمبدي حسن صاحب شاہ جہال پوری جیسے جہال اعلم اساتذہ کے سامنے زانو یے تلمذتہہ کیا اوران قد آ وراساتذہ کرام سے مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھیں ، مادر عمی کی عمی اورروحانی فضائے آ ہے کی خوا ببیره صداحیتون کو پروان چڑھا ہے جہتو یے علم وا دب کی چنگاری کوشعلہ زی کیااور شخصیت کی تقمیر و تشکیل کے لئے جوخام موادا پے گھرے لاے تھے آپ کے اساتذہ نے اس کوتب وتاب،رنگ وآ ہنگ ہمس ولذت اورصورت ومعنی عطا کیا، چنانچہ پکھ ہی سالوں کے بعد چیم فلک نے دیکھا کہ وہ آسان دین ودانش کے ماہ و بروین بن کرجوہ گر ہوئے،جس کی تابانی اورضوفشانی ہے نہ صرف راہ علم کے مسافر مستنفید ہوئے ایک وہ کاروان علم کے رہنمہ اور دہبر بھی بن کیئے۔

دارالعوم دیوبندے فراغت کے بعد حفرت علامد ابراہیم بلیوی کے ایماء

رِسُورِ اللهِ اللهِ الدِورِ وَالْعَلَّمُ اللهِ فِيهِ الْدِيرِ (سورت) انشریف لے گئے ،اوروہان ۱۳۹۳ میں توس مہ توسال کک بوری محنت وجافشانی کے ساتھ قدر یکی خدمات انجام دینے گئے ،این مشکو ق عرصہ بیس عدیا کی کتابیں ابوورو و ، تر فدی ، عفادی ، شائل ، مؤطین ، نسائی ، این ماجہ ، مشکو ق جالین ،الفوز الکیر ، جا ایر آخرین ، شرح عقائداور حسامی و غیرہ آپ کے ذرید درس رہیں ، پھر سوس ای الفوز الکیر ، جا ایر آپ فرائعل و قات سوس ایر العلوم و بویند میں آپ کی تقرری میں بیل بیل اور آپ وہاں تاوم وقات قدر ایسی فرائعل بحسن و خولی انجام و بیت دے ، ۱۳۹۹ ہیں حضرت مواد تا شخ نصیرا حد فان صاحب کے سبکدوش ہونے کے بعد آپ کوصدر مدرس بنایا گیا ، اور بخ رک شریف جداول آپ کے سبرد کی گئی ، بخ رکی شریف جداول آپ کو متعدد اصولی و فی گنابیل پڑھ نے آپ کو شرف حاصل ہوا ، ایشیاء کی عظام و یک ورس گا ہے تقریب یا تخریب یا تخریب یا تخریب یا تخریب و تا توری تک کا آپ کو شرف حاصل ہوا ، ایشیاء کی عظیم دینی ورس گا ہ سے آپ تقریب یا تخریب و تخریب و تک کا آپ کوشرف حاصل ہوا ، ایشیاء کی عظیم دینی ورس گا ہ سے آپ تقریب یا تخریب و تک و ایکوں تک کا آپ کوشرف حاصل ہوا ، ایشیاء کی عظیم دینی ورس گا ہ سے آپ تقریب یا تخریب و تک و ایکوں تک و ایست رہے ، اور تفریکان صوم نبوت کے لئے تفریک کا سامان فرا ہم کرتے رہے۔

حضرت شن الحدیث کا درس طلبیس بے صدیقیوں تھا، قسام ازل نے آپ کوافہم افرار سل خیرمعمول طلبہ عطا کیا تھا، آپ ہوجیدہ سے ہوجیدہ مباحث کو بہت ہی آسان اور ہمل انداز شراطبہ کے ذہمی نشیں کردیت سے، آپ کی دری تقاریرا پے تمام پہلووں کو ج مع اور عادی ہونے تھے، آپ کی دری تقاریرا پے تمام پہلووں کو ج مع اور عادی ہونے کے ساتھ مرتب اور منظبط ہوئی تھیں، قدرت نے آپ کو دریا کو کوزہ میں بند کرنے اور اور قطرے کو سمندر کی شکل میں پھیلانے کا غیر معمولی ہنر عطا کیا تھا اور جہاں جیسا موقع اور کل ہوتا آپ اپنی عبقریت کے حسن کو کا نول کے داست تھیں اتارو سے تھے، آپ کے دری حدیث میں محف دوچار کہ ہوں کا مطاحہ داوں شیل اتارو سے کے دری فن حدیث کے ایک قابل قدر کتابوں کے مطاحہ کی خماز کی تہیں جھلکتا؛ بلکہ آپ کا وری فن حدیث کے ایک قابل قدر کتابوں کے مطاحہ کی خماز کی سرتا، آپ کے دری میں تحقیق شان ، محد خانہ طرز اور مشکل نہ اسلوب اپنی تمام رعنا تیوں کے مام ساتھ کروٹیس لین اور طلبہ کو حدیث کے جام وساغ سے مختور کے رہتا، حضرت شخ الحدیث کا دری عام اساتھ کی طرح خشک اور بے کیف نہیں ہوتا تھا، بلکہ دل چسپ اور داوں کو موہ کو دول اور اللہ والے مام اساتھ کی کس اور داور کی خطرح کے طلبہ کے لئے اس میں نشط ودل چھی کے والے والے جسی دول چھی کے دی اس میں نشط ودل چھی

کاس، ن ہوتا، اور ان کے لئے غورو فکر کی شاہر اہیں کھو آن آپ کے ورس کی ان عل خورول کی وجہ سے طلب آپ کے درس میں پورے ذوق وشوق سے شریک ہوتے اور حسب استعدادا بینے دامان علم کونلم و تھکت کے گرال قدرمو تیول سے بھرتے ،ہم جب دورہ حدیث میں زیرتعلیم نتے اس وفت طلبہ کی تعداد ہاری جماعت میں آٹھے سو سے پچھ تجاوز ہوا کرتی تھی اور وارالحدیث تحانی اپنی کشادگی کے باوجوو تنگ پڑجاتی تھی ہمیں یاد پڑتا ہے کہ حضرت شیخ الحديث كادرس شروع ہوتے سے پہلے ہى دارالحديث كھي تھے بجرج تى اور جوطالب علم ویرے آتاوہ اس طرح درس میں شریک ہوتا کہ آ دھا اندراور آ دھا باہر ہوتا تھا، حضرت کے درس کی ایک نمایال خصوصیت میتنی که این بات کو پھھاس خاص انداز ہے پیش کرتے کہ طلبہ پوری میسوئی وول جمعی کے ساتھ سبتل نے پرمجبور ہوتے اور گھنٹوں اس طرح ہمد تن گوش دہتے کویان کے سرول پر پرندہ ہے، کا کنات کی بہترین استی کے زبان فیض ترجمان سے ملکے ہوئے موتیول ہے آپ کواس فقد رشیفتگی اور محبت تھی کہ عمر کے اخیر مرحلے میں بھی جب کہ مج پیری کے آ چارنہ صرف ٹم یاں ہوئے تھے؛ بلکہ پیری کا ہلال وہ کالل بن چکاتھ اورضعف ولاغرى كاسابية ب كي جسم يكمل طور برجها كياتها آب دوده ها كي تفخ ب كان تسلس ك ساتھ ایک بی بائیت پر بیٹھ کر درس ویتے اور آ ب کے چیرے پر تھکان اور استحل ل کے آ ٹارط ہر تیس ہوتے تھے، دری کے دوران آ پ کا ظاہری وقار اور عمی رعب ود بدبد دید فی موتاء آپ کی زبان نہیں صاف ستھری اورشا نستہ تھیء آپ کی زبان میں وہ بہاوتھا جوالیک وریاش ہوتا ہے، آپ کے انداز تدریس کود کھ کریوں محسوس ہوتا چیے ایک عدی ہے جوخرا، ن خرامان ما گاتی موکی عنگناتی مولی، عراق دل نشین ساز کوچھیزتی موکی چل رہی ہے،اورکشت زاروں کوسیراب کررہی ہے،ان سب کے ساتھ آ ب بڑے باہمت اوراوقات کے یا بند تھے، اخبر عمر تک بھی آپ بخاری شریف کا طویل نصاب مقررہ وفت میں مکمل کرتے تھے، درس کی بابندی کامیہ حال تھا کہ تغلیبی سال کے دوران آپ بالکل اسف زمیس کرتے تھے، بوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ نے تدریس کے لئے خودکو پابدز نجیر کریا ہے، اوراپنے سفینہ ملم

کوننگرانداز کرلیہ ہے، بیہ کہناش بدم باحثہ نیں ہوگا کہ آپ نے درس نظامی کی کت بوس کی تدریس کے لئے ایک قائل تقلید نمونہ فراہم کیا ہے، جونسل نو کے لئے مفید بھی ہے اور اثر انگیز بھی ، حضرت شخ الحدیث نے تدریسی میدان میں اپناا بیافتش جمیس چھوڑا ہے جوان شاءائند صدیوں تک ارباب ھارس کے لئے سرمہ چیتم دور فیق خصر ہابت ہوگا۔

آپ آیک جلیل القدر محدث ، بلند پایدفتید اور مادر علی دارالعوم د بوبند کی پیشانی کا جموم ہے، اور عمی کی لات اور گونا گول انتیاز ات وخصوصیات کی وجد سے شخخ الحدیث رحمتہ الله علید اپنی مثال آپ شے، چنا نچہ جس طرح سورج کی روشن پیشل کر جز ہو جاتی ہے، اور خیم گل بوغ سے نکل کر عطر فشاں بن جاتی ہے، ای طرح موالانا کی مختلف علوم وفتون پر دسترس اور ان کے علمی کی لات کا آوارہ دارالعلوم دیوبند کی چہارد یوارک تک بی محدود آئیں رہ با بلکہ دارالعلوم دیوبند کی چہارد یوارک تک بی محدود آئیں رہ با بلکہ دارالعلوم دیوبند کی چہارد یوارک سے نکل کرصرف ہندوستان بی نہیں ، بلکہ پورے برصغیر کے دارالعلوم دیوبند کی چہارد یوارک سے نکل کرصرف ہندوستان بی نہیں ، بلکہ پورے برصغیر کے پید چید پید پیل آپ کی تک و تازیج کی ، اور برصغیر کے گوشہ گوشہ پس آپ نے دیوبی اسفار فرمائے داور پیل طاحت وفرمال بردای کی شمح فروزال کی ، گم گشتہ راہ ہوگول کوراہ راست پرلائے کے لئے سنجیدہ کوششیل کیوں۔

آپ علم وفن کے شوقین، مطالعہ وکتب بنی کے والہ وشیدا اور قلم وقر جاس کے حرایس تھے، آپ نے جہال تدریکی ذمہ وار بال بحسن وخو لی نبھا کیں وہیں تصنیف و تالیف کے میدان ہیں بھی آپ نے انمٹ اور یادگار غوش چھوڑے ہیں، چنانچہ آپ کے قلم گل ریزے جار ورجن سے زائد کتابیں منصنہ شہود پر آئیں، اور دیکھتے ہی دیکھتے مشرق ومخرب ہیں بھیلی گئیں، آپ کی تصانیف کو عوام وخواص نے ہاتھوں ہاتھ میا اور ذوق وشوق سے انہیں پڑھنے کا اہتمام کی ، ورس کی طرح آپ کی تمام تصانیف بھی آس ان اور عام نہم ہونے سے ساتھ جامعیت اور حسن تر تیب کا بہتر ہی نمونہ ہیں ، علی جواہر یا دے اور تحقیق نکات سے سے ساتھ جامعیت اور حسن تر تیب کا بہتر ہی نمونہ ہیں ، علی جواہر یا دے اور تحقیق نکات سے سے ساتھ جامعیت اور حسن تر تیب کا بہتر ہی نمونہ ہیں ، نوب و بیان سے دہ اور تسلیس ہے ، خدا کے سے دور ایس کی تصانیف ہو اور تسلیس ہے ، خدا کے سے دور ایس کی موال کے کا نمونہ ہیں ، نوب و بیان سے دہ اور تسلیس ہے ، خدا کے ایس کی تو ایس کی دور ایس کی موال کے کا نمونہ ہیں ، نوب و بیان سے دہ اور تسلیس ہے ، خدا کے ایس کی تو ایس کی تو ایس کی تر اور تسلیس ہونے خدا کے ایس کی تر اور تین کی دور ایس کی تر اور تسلیس ہے ، خدا کے ایس کی تر اور تین کی کی تر اور تالیس ہونے کی تر اور تالیس کی تر اور تالیس کی تر اور تالیس ہونے کے در ایس کی تر اور تالیس کی ترق کی تر بیان کی تر اور تالیس کی تر تالیس کی تر اور تالیس کی تر اور تالیس کی تر اور تالیس کی تر اور تالیس کی تر تا کر تالیس کی تر اور تالیس کی تر اور تالیس کی تر تالیس کی تالیس کی تالیس کی تر تالیس کی تالی

بزرگ و برتر نے آپ کی بعض تصانف کو و و و ام اور مقبولیت عطاکی ہے جو بہت کم ہوگوں کے حصہ بیں آئی ہے، چنانچے آپ کی متعدد کتابیں آئے مداری عربیتیں واضل دری بیں ، اور اساتذہ وطلب کے حصہ بیں آئی ہاں مفیداور نقع بخش ثابت ہورہی ہیں ، بلکہ بیا یک نا قابل الکار تقیقت ہے کہ آئے مداری عربیہ بیں واض ہونے واسے طلب کے اندر بنیادی استعداد بیدا کرنے ہیں حضرت شیخ الحدیث کی کتابیں مرکزی اور کلیدی کر دار اداکررئی ہیں اور ان کی زنگ آ اور صلاحیتوں کو بیتا کی رہی ہیں۔

الين سعادت بزور بازونميت 👚 تان د مخشد خدا 2 بخشده

آپ کی تصانیف بل ججة الله البالد کی شرح رحمة الله الواسعة بتنمير بدايت الله آن الله الواسعة بتنمير بدايت الله آن الفوز الكبيرع في العون الكبير، مبادئ الفلسفة ، آپ فتوی كيه وير؟ كيه مقدی پره تحه واجب ہے؟ حيات الم ابوداؤد، حيات الم طحاوی السدم تغير پذير و نيايش ، ڈارهی اورانجياء كرام كي سنيس ، حرمت مصابرت ، تحقة الله می شرح سنن تر ندی جحقة القاری شرح صحح بخاری ، وين کی بنيادي اورتقليد کی ضرورت ، مسلم پرسل لا ، ورنفقه مطلقه خاص طور پر قابل ذکر بین ۔

آپ کوظاہری علوم ہیں جیسے کمال اور درک حاصل تصاورائیے ہم عصروں پر فوقیت اور برتری رکھتے تھے ،ای طرح خدائے بخشدہ نے آپ کوعوم باطنیے کی دولت سے بھی مالا مال کیا تھا، بیکن اس کے اخفا ء کا انتخاہ ہم ان کہ صفرت شیخ الحدیث کوشش فوہری علوم شریعت کا بین بجھتے ہیں، اور کوچہ عشق دمعرفت سے آئیس نا آش اور نابلد خیال کرتے ہیں، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ زمانہ طالب علمی ہی ہیں آپ نے راہ طریقت کا سفر شروع کردیا تھا، اور اس پر خارمنزل کو قطع کرنے کے لئے آیک مرد کا اس فیخ الحدیث حضرت مولا ناز کریاصا حب نور القدم فقدہ کا دامن تھا م لیر تھا، اور با قاعدہ حضرت مرحوم نے ان سے مید القدردائے پوری قدس مرہ کی اصد ہی مجالس منعقد ہوا کرتی تھیں، حضرت ہیں الحدیث الحدیث بید بیان بوری قدس مرہ کی اصد ہی مجالس منعقد ہوا کرتی تھیں، حضرت شیخ الحدیث بیاندی سے ان بونیش مجالس میں شرکت کرتے، اور قبتی نصائح سے منتم اور فیش یاب بوتے ، بالآخر آپ نے مفتی مظفر حسین صاحب سے با قاعدہ اصلاحی تعلق قائم فر میا، پکھ

دنوں کے بعد حضرت نے ان کوٹر قد خلافت عطا کیا ، اور بیعت وارشا دکی تلفین فر مائی۔

بیجوں کی تر بیت اور ان کے اخلاق ور بھانات کی تشکیل وہتیر کے لیے حضرت شخ خاص طور بہت ہی فکر مندر ماکرتے تھے ، ہرکوئی جانا ہے کہ تر بیت کا میدان ایک صبر آزما اور دشوار کرز ارکھی فی ہے اس وادی کو بحسن وخو فی قطع کرنے کے لیے ایک طرف بچول کی نفسیات اور ان کے طبع بوقلمول سے مکمل وہ تقیت ضروری ہے تو دو مرکی طرف معلم وم بی کے لیے ضروری ہے کہ اس کی شخصیت متضا وعنا صرکی شگم ہو، اس کی ذات میں نری بھی ہوگری بھی جو لری بھی ہولری بھی ہولری ہے دل کا گداز بھی ، شعد بھی اور شبنم جو ال بھی جہال بھی ، شیشہ بھی آئی بھی ، کو وفر ، زبھی ہاں کے دل کا گداز بھی ، شعد بھی اور شبنم بھی ہو گری بھی ۔ حضرت شیخ کدیت کی شخصیت میں نیاض سالم نے یہ دو متضا وصفات جس خو بی اور بھی ۔ حضرت شیخ کدری تھیں وہ اپنی نظیر آپ ہے ، چنا نچہ حضرت شیخ الحدیث نے اپنے مصاحبز ادول اور اپنے وتول کی عمدہ طور پر تر بیت فر ہائی ، اور ان کواخلاق وکر دار کے لحاظ سے صاحبز ادول اور اپر اور براہ داست ان کی تعلیم کا انتظام فر مایا۔

حفرت شیخ الحدیث رحمة الله علیہ تقوی وللہ سے کی جیتی جاگی تصویہ ہے، تفرع الله علیہ تفری کے اتباع و پروی کا آپ فاص اجتمام فرا نے ہے، چھوٹوں کے ساتھ فاص اجتمام فرا نے ہے، چھوٹوں کے ساتھ شفقت ورحمت سے پیش آتے ، اوران کی غلطیوں کو درگز درکرتے ، جم و برد باری اور کل مزاتی شفقت ورحمت سے پیش آتے ، اوران کی غلطیوں کو درگز درکرتے ، جم و برد باری اور کل مزاتی آپ کا خصوصی وصف تھ ، کوئی بات فاد ف طبیعت پیش آتی تو فاموثی اختیار فرائے ، اور ب جانمی اس جاغصہ ہے گریز کرتے ، جم و برد باری اور کل مزاتی جاغصہ ہے گریز کرتے ، ای کے ساتھ آپ نہ بیت مین اور جمیدہ طبیعت کے مالک تھے، متانت اسلوبی سے انجام دیتے تھے، جات اور جلد بازی سے گریز کرتے تھے، آپ استغناء اور ب نیزی میں اینے اسلانی واکا برگی آیک زندہ تصویر تھے، آپ اسب جبل سے مستغنی اور بندم معیارز ندگی سے دوراور فور تھے، آپ نیوری زندگی ایک گوششیں اور ضوت گریز کرا ہو کہ کوششیں اور ضوت گریز کی علیہ کوششیں اور ضوت گریز کی عالم کی طرح گزار دی ، نہ فدمات کی ستائش کی تمنا کی ، نہ زخارف و نبوی ہے اپنے وامن کو عابد کے وامن کو عابد کے بیاری آئی گریز کرتے تھی ، کم ہمتی ملوث کیا، آپ کی پوری زندگی ریاضت و جوہد ہے اور مسلسل جدو جہد سے عبارت تھی ، کم ہمتی ملوث کیا، آپ کی پوری زندگی ریاضت و جوہد سے اور مسلسل جدو جہد سے عبارت تھی ، کم ہمتی ملوث کیا، آپ کی پوری زندگی ریاضت و جوہد سے اور مسلسل جدو جہد سے عبارت تھی ، کم ہمتی

اور سنتی وکا بٹی کو بھی آپ ؓ نے راہ نہ دی ، بھی کسی عہدہ اور منصب کی نہ طلب رہی اور نہ دادو محسین کی برواہ ' بلکہ زندگی بھر ہے لوث اور مخصصانہ غدمات انجام دیتے رہے۔

آئیجب کے خصت ہورہ اسلامیان کا دورہ اسلین کا فرن ایک ایک کرے دخصت ہورہ اسلین کا ایک کرے دخصت ہورہ اس علیا واوسنی اور سی جدد گیرے اللہ علیہ جارہ ہیں، ایسے نازک وقت میں حضرت نی الحدیث رحمہ اللہ کا سانحت ارتحال ملت کے لئے ایک عظیم خسارہ ہے، آپ جیسی عبقری اور نابغہ دورگار شخصیات بڑی مدتوں میں جا کر بیدا ہوتی ہیں، اور جب بیدا ہوتی ہیں توان کے افکار وکرداری خوشیوصد ہوں تک باتی رائتی افکار وکرداری خوشیوصد ہوں تک باتی رائتی ہے۔ شخ الحدیث مرحوم ہی دے درمیان سے دخصت ہوگئے ہیں، لیکن ان کی دوح نی اولاد ہزاروں کی تعداد ہیں ہمارے درمیان سے دخصت ہوگئے ہیں، لیکن ان کی دوح نی اولاد ہزاروں کی تعداد ہیں ہمارے درمیان موجود ہے جن کی دیتی وظمی خداست سے لاکھوں بندگان خداست فید ہورہ ہیں، اوریہ مبارک سملدان شاء اللہ قیامت تک چانارہ گا، یہ تھیک ہے کہ خداست فید ہورہ نے ہیں، اوریہ کی موجود کی ایدی نیز سلاوی بلیکن حضرت شخ اعدرت مرحوم کو موت کی ایدی نیز سلاوی بلیکن حضرت شخ اعدرت مرحوم کو موت کی ایدی نیز سلاوی بلیکن حضرت شخ اعدرت مرحوم کو موت کی ایدی نیز سلاوی بلیکن حضرت شخ اعدرت مرحوم کو موت کی ایدی نیز سلاوی بلیکن حضرت شخ اعدرت اوران کی صفات و تو ہوں کا گشن ہمیشہ مرسز وشاداب اور سدا ہمار دی گا مادراس کی خوشبواور مہک صدیوں تک قلب و دوراغ کو معطر کرتی رہے گی مادر وقاد زماند اور گردش کی دوران کی سالم نیوں تک قلب و دوراغ کو معطر کرتی رہے گی مادر وقاد زماند اور گردش کی مدور کی مدور کی کی دوران کی حداد اوران کی صارت کی مدور کی کی مدور کی کی دوران کی سال نہیں ہورے گی مدور کی کی دوران کی سال نہیں ہورے گی مدور کی کی دوران کی سالم نہیں ہورے گیا

اللّه تبارک وقع کی ہے وعاہے کہ حصرت شیخ اعدیث کوخریق رحمت فر مائے ،انعلی علیمین میں ان کوٹھ فانہ فعیب فر مائے اوران کے لیس ماندگان کوصبر جمیل عطافر مائے۔ آمین ٹم آمین



تم جیسے گئے ایسے بھی جا تانہیں کوئی زندگی کے آخری ایام

بة لم مولانا اشتنیاق احمد قاسم مدرس دا رابعلوم دیویند

گرامی قدر محن و مرنی حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد یالن پوری رجمة القدعلیه کی رحمت پر یجیس دن گزر گئے : گلرا پی طبیعت بحال نہیں یار ہا ہوں ، وقفے وقفے سے یاد آتی رہتی ہے اور طبیعت بے اور طبیعت بے اور طبیعت بے اور طبیعت بوئے سر بھاری ہوجا تا ہے ، کبھی نیند بیل بنی روئے گئی ہول اور دل کا بوجھ بلکا نہیں ہو یار ہا ہے ، نین لگ تھا کہ مبکی کا یہ سفر ملک عدم کا سفر ہے اور اب مبھی نہیں آئیں گئی ہیں نے کہ تھا کہ اسبال بند ہوگئے ہیں خدمت کے لئے بیل آپ کے ساتھ جانا جا ہت ہول ؛ گراس کے سنے راضی شہوئے۔ "موت کا ایک دن معین ہے 'اس پر ایمان ہے ، لیکن حضرت الاستاذی رصت مجیب اواسے ہوئی۔

خدمت ثل حاضر نه بهوسکا تھا، ۲ ابر جب اس جب اسهم اھ مطابق ۲۲ مار ہے ۲۰۴۰ ہ روز پنج شنبہ کو''مسجد رشید'' کے تنبہ خانے ہیں سالا نہ انعامی جیسہ تھا ،حفرت مواد ناسلمان صاحب عرظله ناظم جلسہ تھے۔ یوے ہی اوب واحترام سے حضرت شیخ الحدیث وصدر المدرسین کو وعوت اسلیج دی۔حسب روایت حضرت کرسی پرتشریف فر ، ہوئے ،طلبہ کرام کے لئے جمعی بیان شروع فره دیندر دمنت کے بعد محسول ہوا کہ ذبان رک رہی ہے، رک کرا بنی عادت کے مطابق ُ 'اعوذ بالند من الشيطان الرجيم' برُ ها پھر بولنے گئے، گفتگو کا سلسد نبيس ٽو ٹا ، تھوڑی ومر بعد پھر رکاوٹ ہوئی پھر اسی طرح رک کراعوذ یانندا کخ پڑھا پھر ہیان شروع کیا اورموضوع کو پھر سے دہرا یا بھوڑی ہی دہر بعد بندش ہوئی اب کی ہارسدسائہ کلام ٹوٹ گیا پھر جنب بندش ہوئی تو بات ختم کروی ، آوھ ایون گھنٹہ بیان ہو پایا تھا کہ کری ہے اثر کر چیکھے زینت آ رائے مند ہوئے اور حضرت مہتم صاحب ہے باتیں کرنے کیے ، درمیان بیں کی اساتذہ نے میری طرف دیکھا تو میں نے کہا کہ شاید دوسال پہلے کی طرح شوگرزیا دہ ہوگئی ہے ،اس سے یسلے جب زبان کی بندش ہوئی تھی تو شوگر یا پچ سو اٹھارہ تھی اورا یک بار تو مشین میں ایر ز (شوگر کی حدیثانے ہے معذرت کا اشارہ) آگیا تھا علاج ہوا شفایاب ہوگئے ،گھر ہے معدم کی توبتایا گیا کرگذشته کل (بده) سے بدیفیت بورنی ہے۔ غرض بدکرخلاف عادت جىسەيلى گيارە بىلچەتك موجودرىپ،اپنە دىستەمبارك سے انعامات بھىتقىيىم فرمائے ـ پھر گھر چھریف لائے ،مولوی محمرطفیل در بھنگوی سلمہ ساتھ بتھے ،گھر ہے فرزند ار جمند جناب مور ناحسین احمص حب ڈ اکٹر کے پاس نے گئے ، وہاں سے ڈھ ٹی بیچے واپس آئے۔ڈ اکٹر کا خیال تھ کہ شاہد زبان پر لقوے کا اثر ہے۔اس کے نئے رپورٹ ضروری تھی ، واپس آگر ظہر کی نماز اداکرنے کے بعد کھاتا کھا کرسو گئے ،عصر بعد طلبہ کرام آئے !گرزیان بندی کی وجے باربارکوشش کرتے رہے ،لیکن بات ندکر سکے ،مغرب بعد ، ہناہے ،رس کل وغیرہ کو اخدا نھا کر دیکھتے رہے ،عشاء کی نماز پڑھی ،تھوڑ ا کھانا تناول فرمایا پھر دوا کھا کرسوئے مگر مرتول سے نیند بہت ویر ہے آتی تھی جمھی ایک وو بجے اورجمھی حیار بجے آتی تھی رات بھر

پیروں کی جلن اور پیروں کے نیچے ہے او پر کو چڑھتے ہوئے ورد سے بریثان رہے۔ ''یائند،اےاللہ،اے میرے مولی ارحم فرما'' کے جملے زبان پر ہوتے اور غالب کی زبان میس

موت کاایک دن عین ہے اللہ نیند کیول رات بھرنہیں آتی

تم بھی تو آنسوؤں ہے روئے لگتے اور فرماتے ''اے اللہ! اگرآ ہے راضی ہیں اور بلانا چاہتے ہیں تو بلالیں اور مجھے اس تکلیف سے بچالیں ا'' دعا کمیں پڑھ پڑھ کر جماڑ تے رہتے ،آرام ہوجاتا پھر نینرآئے ہی تکلیف شروع ہوجاتی جیسے کوئی پیر بلاکر جگادیتا ہو،علامتوں ہے آپ کو سحر ہونے کا بھی یفین تھا ، بھی تکیہ کے نیچے ، بھی گذے اور مند کے نیچے ، بھی سر ہانے بھی یا کانے اماری کے یاس تعوید رکھ ہوئے منے بھی ٹوئی غائب ہوجاتی ا یک بارنی صدری اتار کران کا اُن تھی کہ خائب ہوگی ، بہر کرشے دیکھنے کو ملتے رہے تھے، اس ہے ہم لوگول کو بھی سحر کا شہدر ہتا تھا غرض ہے کہ میدرات بھی ای طرح گزری، فجر کی نماز کے بعد ناشتہ کیا بھرسوے اور الحمد ملتہ نیندآئی ، ساڑھے گیارہ بجے تک سوئے ، اٹھنے کے بحد عشل کیا اورمعمول کے مطابق ساڑھے بارہ بج جمعد کی تماذ کے سے امام باڑے کے قریب کی ' ومحبوب' مسجد يہنچ پھر گھر آ كر كھا نا كھايا اور قيبولد كے لئے لينے ،عصر سے يہلے اٹھ كر جا ہے بى ، كونى كمّاب الله كرد كيف كلَّه، بيم نماز يرهى ،اس دن عصر بعد طلبه كرام كومبل بين بيفية مے منع کرد یا گیا، مغرب بعد بھی بیٹے رہے ۔عشاکی نماز کے بعد بخاری شریف برطانے کے لئے درسگاہ مینیے ساڑھے دیں بیجے تک سبق ہوا۔ زبان رکتی رہی الیکن کام چل کمیامعمول ے ایک گفت پہلے ہی سبق موقوف کرویا ، گھرتشریف لے آئے پھررات معمول کی ہریث فی میں بسر ہوئی۔

ا گلے ون سنچ کو چو تھے گھنٹے میں پڑھائے آئے اور مبتل ہوتارہا زبان کی ہندش مجھ گھنٹی بھی نہیں ، جب' باب بسر کہ العادی ھی صالبہ حیا و میتامع السبی حسلی اللہ علیہ وسلم ''(۲۳۱ص۵) پر پکٹچے ور مجھانا جو ہاتو زبان ہالکل ہند ہوگئ ، باربار'' اعوز باللہ' پڑھنے کے بعد ، کھلی تو فر مایا بہ حدیث بڑی اہم ہے ، سجھ نا ضروری ہے گر کیا کروں؟ چھوڑ ور بنے دو، آج چیک آپ کے لئے جانا ہے۔ جیا نچہ معمول سے ایک گفتہ پہلے ہی ساڑھے گیارہ بیج تک سہتی ہوا۔صاحب زادہ مول ناحسین احمدز بدمجدہ کے ساتھ وارالعلوم زکریا کے قریب ایک ڈاکٹر کے پاس گئے ، بیٹی اسکین ہوا۔ رپورٹ نارل آئی کہ دماغ کی ساری رگیس درست ہیں البتہ خون کی رپورٹ ہیں نمک کی کی بات آئی ، گر، سے زبان کی بندش مجھ ہیں تہیں آرہی تھی ، زبان پرفالج کا خیال بھی غدوتھ۔

عشاء بعد درسگاہ تشریف لائے بیل نے محم طفیل سلمہ سے کہا کہتم میری طرف ے کہو کہ اب جو بچاہے اے اپی عادت کے مطابق درایماً (سمجم کر)نہ پر ھائیں روایتآاورمردآ بی پڑھاویں موصوف نے عرض کیا ،الحمد بند! عرضی قبول ہوگئ درسگاہ بینیے ط الب علم نے عبارت پڑھنی شروع کی ،سات آٹھ صفحے کے بعدائتی فی صدر بان کھل گئی ، پھر متعدد بحثور کو سمجه یا بھی ،اس طرح کتاب الجهدوس ۵۲ میوری جوئی ،ای پر بارجوال یاره بھی یورا ہوا۔ پھر ایکلے دن مجھے فون کی کہاں ہو؟ نظر نہیں آ رہے ہوتو میں نے بتایا،حضرت آسام آی ہوا ہوں جنتم بخاری شریف کا پروگرام ہے، کل حاضر ہوجاؤل گا، فرمایا میں اس بدعت كوشتم كرر ماجول اورتم ال بيل شريك جورب جو؟ بيل نے كہا حضرت! آكنده احتياط كرول گا ، فرمايه انتيما آ ؤ ، بين بهمي ٹھيک ہوں ،اگلے دن شام کو پہنچااورعشاء بعد سبق بيس عاضر ہوگیا، جب ساتھ ساتھ کھر تک بہتی تو گیارہ نکے رہے تھے، مجھے اصرار کے ساتھ تر، م كرنے كے لئے واپس كيا، پُرضيح بى خدمت بيل پاپنچ اورمبنى رخصنت ہونے تک ساتھ بيل ر ہائوش بیا کہ اتوار ، دوشنبہ اور سہ شنبہ چوشے گھنٹے اور عش بعد دونوں وقت سرداسیتی موتار بإلى أكرر بان كام كرتى تو بولت ورندخاموش منة رجة ماس طرح سدشنبه كودومس و مشفق رشنہ دارتشر بغیب لائے ایک عمار بھائی برخور دارمول ناحسین احمدصاحب کے برا درنسبتی اوردوس برخوردارمولانااحمد سعید کے برادر نبتی عبداللد بھ كى (محمد چا كارك)كوياد کرکے رونے لگے کہ وہ بڑے اچھے بھائی تھے ،وہ (۱۸ رفر وری ۲۰۲۰ مِنگل کو) جلے گئے عمار بھ كى نے ڈاكٹرى پڑھى ہے اس شعبے كى خدمات كے لئے لوگول كا خوب تدون كرتے

ہیں ،اگرچہ چینے سے مسلک نہیں ہیں حضرت مفتی صاحب رحمة الله علیه کی خدمت بھی خوب کی ءوں کے آپریشن کے بعدے وفات تک جب بھی طبیعت ناساز ہوتی خدمت ہیں حاضر ہوجاتے ،اس باربھی ممبئی لے جانے کے سئے آئے تھے، تین اسباق باقی تھے۔ تینول میں ساتھ ساتھ رہے، سے شنب کی شام کو چود ہواں یارہ اور ایوا، اب آخری یارہ (۳۰ صفح) باقی بچا، چوتھ گھنے میں وس صفح ہوئے ،عشء بعد بورا کرنے کے ارادے سے بیٹے صِقْدِيا ٣٥ منظر ٩ القسامة في الجاهلية عدع رت شروع بوني وارالحديث من بهير برهتي گٹی،جب جاریا تین صفحے بیچے تو رونے گئے، باربار رومال ہے آنسو پوچھتے، بدن پر بھی رونے کا اثر ظاہر بھور ہاتھ، جب آخری حدیث پر قاری کابنجا تو ہے اختیار بوکررو پڑے مطلبہ بھی رونے لگے بوری دارالحدیث سسکیوں ہے گونج رہی تھی ،اس درمیان تین بارفر مایا ''القد جو ط ہے گا وہ بوگا' میں نے اپنے کوسنجال اور کان کے قریب ہو کر کہا طلبہ ہے قابو بورہ میں ،آپ اینے کوسنجالیں،تو سنجال ایا،دئ سے آنسویو چھے، میں نے کہ آپ باتھ اٹھا کیں طب سری وعا کریس کے اور میں نے عمار بھائی ہے کہا آپ تھرمس میں ہے جاتے نے کر پیش کریں ، ہارٹ کمزور ہے (تنہیں پینیٹس فی صدمتحرک رہا کرتا تھا) میں طلبہ کو سنبداتا مول، يل في ما تك ليا، عن يل صفرت تخت عدات في محروايال باتحد بالدكر طلبہ ہے کہا بھائیو!معاف کرنا' اس برطلبہ کے رونے کی سواز اور بلند ہوئی ، غامبًا عمار بھائی ن كها الا آب في بهت اجهاية هايا (اس لئ كدورميان بيل دوتين با مختفر مخضر طور يرمسك سمجھایا تھا، بالکل اخیر میں بچھ نصیحت اوروصیت کرنا جا ہجے تھے وہ کرنہ کرسکے)اس پر فر،یا '' کیا خاک پڑھایا''؟ غرض یہ کہ آہتہ آہتہ انزے ،پھر چیل کابن کر باہر بکلے، بھیٹر ہے بچا بچا کر کارتک ، یا گیا، کار میں بھی مسلسل دوتے ہی رہے، جب گھر پہنچے تو كرى ير بينه اوركيني لك . لكناب كه "هل الكه سال بخارى شريف تهيل برها ياؤل كا!" (تكندر برچ كويدويده كويدا) بل نے كها نبيل ، ايها ندسوچيل، آپمين جاكيل كے مرض کی تشخیص ہوگی ، پھرٹھیک ہوکر آ جا کیں گے ابھی طلبہ امتحانات دیں گے ، پھر جا کیں گے ء آپ کی والیس کے بعد ایک مجلس رکھی جائے گی ،اس میں آپ وہ سب یا تیس کہیں گے جو آج نہ کہہ سکے ،اس پر فرمایا ہاں! مجھے(حضرت کے قدیم خادم اورمحبوب ترین شاگرہ) ابو بکر بھائی (بنگدولیش) نے کہاتھ کوتم ساتھ میں ہی رہوائی لیے میں رک گیا،لیکن مفترت نے اصرار کے ساتھ والیس کی ، برخور دارعبیداللہ بھائی کوکہا کہ گاڑی سے پہنچاؤ ، رات زیادہ ہوگئ ہے، بہر حال میں آگی ، مجھے اچھی طرح نینڈ نبیں کی پھر مج کو حاضر ہوا مبنی کی تیاری چل رہی تھی ،طلبہ کرام خصوصاً دورہ حدیث شریف کے طلبہ کے سے کا سلسلہ جاری تھ ،ا کثر طلبہ محبت میں مصافحہ کرنا اورخدمت میں بیٹھٹا جا ہے تھے، جگہ کم تھی اس لیے تھوڑی تھوڑی دمیر بعد قدط واران سب كو ملاقات كے بعد رخصت كرتار باءاى درميان معرت تے عسل كيا كير ، بدلے بموے لب تراشے ، خوشبولگائی اوركري پر بیٹے مسكراتے رہے، "مصائب میں الجھ کرمسکراناان کی فطرت تھی'' اتنے میں مظفر نگر کے ایک برائے شاگر دا کیک عال کو لے آئے ، وہ سحرکی کا ث کرنا جاہ رہے تھے، بھائیول مےمشورہ کیا، توسب نے کہا اگر معلوم بوگا كريح بياتوشا يدسفر ملتوى بهوجائ وإدهرعامل صاحب بويدعو كررب متحف كرحسين بھائی نے کہا کس طرح کا ٹیس گے؟ تو انہوں نے کا غذمنگوا یا اوراس پر پچھ لکھ اور حضرت کے مر پر پھیرا، پھر جلادیا اور یانی دم کر کے دیا، اس درمیان کھانے کا دستر خوان بچھ ،حضرت نے برائے نامتھوڑ اکھایا، پھریں بہوؤں کی طرف گئے ،سب کوالوداعی سلام کیااور کہ بیں جد ہی آجاؤں گا، پھر گاڑی ٹی جیتے ، بیس نے دم کیا ہوایانی فرزندار جمندعبداللدكود یا اورحضرت ے کہا رائے میں ای کو یہتے رہیں، بھرسلام کیااور درواز ہیند کر کے رخصت کیا، گاڑی چل یزی ، به آپ کی الوداعی تقریب تقی اورآ خری و بدر ، بید۹ اربار چ ۲۰۲۰ و مطابق ۲۳ اررجب ٣٨١ ه جعرات كاون تفارون كے بارہ كيج كرتم يب كاونت تھا۔

ا گلے دن ۲۰ رہار ج کو''ملت ہا کیٹیل''جو گیشوری ممبئی میں داخل ہوئے ،مرض کی تشخیص ہوئی کہ کولسٹرول (خون میں ج لی کی دجہ سے گاڑھا پن) کا اضافہ ہو گیا ہے، جب دماغ کی باریک رگوں میں خون کی گردش رک جاتی ہے تو دماغ کچھ سوچنا چھوڑ دیتا ہے،اس کی وجہ نے زبان پر بات نہیں آتی اور تلم ہے بھی لکھنا مکن نہیں رہتا ، مذبؤ زبان پرکوئی اثر ہے اور نہ ہی ہاتھ پر۔ (بخاری شریف کے سبق کے بعد حضرت نے جھے اصرار کے ساتھ گھر اس لئے بھیجا تھ کہ بخاری شریف کا پرچہ بنانا چاہ رہے تھے ، لیکن بتایا کہ دات ڈھائی ہجے تک کوشش کرتار ہا، مگر لکھ لکھ کر کاٹ رہا تھا بنانہ سکا ، پھر اس کی ذمہ واری حضرت مفتی محمد المین صاحب مدظلہ العالی کو دی کہ پہیے مولا نا قرامدین صاحب کے پس جا تیں اگر وہ منادیں تو مہتر ہے ورنہ آپ بنائیں ، چنانچہ حضرت مفتی محمد اللین صاحب مدخلہ کے ساتھ بیل بھی مولا ناقر الدین صاحب مدخلہ کے ساتھ بیل بھی مولا ناقر الدین صاحب مدخلہ کے ساتھ بیل بھی مولا ناقر الدین صاحب مدخلہ کے ساتھ بیل بھی مولا ناقر الدین صاحب مدخلہ کے ساتھ بیل بھی مولا ناقر الدین صاحب ، دروازہ نہ کھلا تو بیٹ یا کہا ہوا کہ شاہد بین صاحب مدخلہ اللہ بین صاحب مدخلہ اللہ بین صاحب مدخلہ اللہ بین ساحب مدخلہ اللہ بین کر جمع قر مایا۔)

غرض ہے کہ مرض کی تشخیص کے بعد علائ ہوا اور دھیرے دھیرے وردن میں تھیکہ ہوگئے بھر ۲۴ مراری کو اپنی قیام گاہ (اپنے دا، و بادل بھائی کے گھر) پر واپس آگئے اب اچھی طرح ہولئے باد کئے ، دوا کیں بھی چتی رہیں اور ما ہوں کی بات باتی شدری۔ اب و ہو بند واپس آنے کے اصرار کرنے گئے جمیز بان بٹی (فاطمہ بہن) ای بہائے خدمت کرناچاہتی تھی ، ان سب کی دائے تھی کہ ابھی بہیں ۔ جی ، دیو بند نہ جا کیں۔ وہاں اسباق تو ہیں نہیں ادھ ہم کو گوں کی بھی دائے تھی کہ جب تک اظمین ن بخش صحت نہ ہوجائے تب تک شہر آئیں ، چوں کہ وہاں لکھنے پڑھنے کے اسب بنیس تھے، اس سے کی نہیں لگ د ہا تھا اور آخری متو تع تھی ، اس سے کی نہیں گگ د ہا تھا اور آخری متو تھے ، جس کا خاکر آپ نے متو تع تھا اور اس کے فقا کہ آپ نے کہ میں در بہنا ان کے لئے باد خاطر کا باحث تھا، اصرار وا تکار کا سسلہ چلا رہا، سنا کہ کی میں وہ ایک وہ اسلہ چلا رہا، سنا کہ کی میں وہ ایک وہ اسلہ چلا رہا، سنا کہ کی میں وہ ایک وہ اسلہ چلا رہا، سنا کہ کی میں وہ ایک وہ ایک وہ اور جا کہ بہت اصرار کیا گیا تو تیک دون اصر در این بڑھا کہ کا شند واپس کر دیو ۔ پھر کھا نا تین کھی ہے جب بہت اصرار کیا گیا تو تیک وہ ایک وہ بیان قبل کی دون ہے گئی ہے۔ بہت اصرار کیا گیا تو تیک وہ بنا وہ بیان قبل دون ہے گئیشوری کے اہدادی کیمپ میں دی پندرہ منے بیان قربایا ۔ '' کا عدوی'' (کسی کا مرض دومرے کو ٹیش گا کی بہت منظم اور جا رہے بیان ہے ، پھر

امتد کے راہتے میں خرج کرنے کی ترغیب دی۔ادھر'' کرونا وائزی'' کی وجہ ہے بورے ملک بلکہ عالم میں راک ڈ اوَن کا نفاذعمل میں آجے کا تفاءعشرے کی کسی تاریخ میں لون آیا؛ کیا حال ے؟ میں نے کہا الحدولتد! تھیک ہول، بیچے کیے ہیں؟ بتایا سب خیریت سے ہیں۔ہم سب آپ کے صحت کا ملد کی دعہ میں کرتے ہیں۔ فر دیا شر بھی احمد دند ٹھیک ہو گیا ہوں ، بالکل اچھی طرح زبان چلنے لگی ہے، ای کی اطلاع کے لئے فون کی، میں نے کہا ۱۲ ارابریل کو پلین کا تكث بنابوا ب،اب تو ولويند آج كيل على ؟ فرمايا ينابواتو ب، مر وكيمو جهراتيلي كيا كرتاب؟ وزيراعظم ال مخصيل كے جيں جس كے حضرت مفتى صاحب بيں عضائي تكث کینسل ہوگیا اورسفر ملتو می اب کا ریا ایمبولینس ہے آ نے کی بات چھی انگراس میں مصلحت نہ معجمی گئی ،حصرت کو مجھانے کے لئے ش گر درشید ورکن شوری دارالعلوم دیو بند مفتی احمد خان بوری صاحب کے ذریعے کہلوایا گیا انہوں نے گزارش کی تو حضرت مان گئے اس سے کہ د بو بندجهی باث اسیات (کرونا کا حساس علاقه)اومبنی تھی،سب کےکورشائن ہونے کا خطرہ کیکن حضرت کا بی نہیں لگ رہاتھ ، جب ۲۵ مرابر میں کورمضان شروع ہوئے وا یاتھ توممبئی میں ر بنا مطے کرلیا، ساتھ ہی ان ائن بیان کے اعلانات آنے لگے، بردی خوشی ہوئی ، پہل شب وی ييج تك بيان موا، چرساڑ هے دل سے بارہ يج تك بيان موتار با خير كا آ دھ كھنش سوال و جواب كا تفاء يندره رمضان الهررك تك بيانات جوت بين مباره رمضان كوطبيعت بعرناساز ہوئی بموعی بخار ہوا،سوے رہے جارنمازیں قضا ہوگئیں تو تیرہ اور چودہ رمضان کو بیان شہ كريجك بكل چوده تقريرين موكيل ان كےعناوين درج ذيل بين "" شايس انتهاكا اختلاف صدیمہ پڑیا کی تشریح ،'الائمة من قریش' کا مطلب ،قرآن کے یاروں کی تی تقلیم کی تروید بنائے کعید کی مختصر روداد، سورة فاتحہ سے علاج، حدیث الحلال بین والحرام بین کی تشریح ایمانیات کی تفصیل جخلیق کے مراحل ، دادی حواکی بیدائش ہے متعلق غلط نبی کا از ارہ تو حید الوبهيت اورتو حيد ربوبيت بين حلازم وسخرت اوررسالت واياك نعيد واياك نستعين كي تشريح، جن بندول برامند تع لي كاانعام جواءز مزم كے تنويں مے متعلق غلط بني كااز اله ، تقليد كا

اثبات ،قر اُت الا مام ، کرامات میں عنو ، متقیوں کی تعریف ، انطلاق مرتان کی تشریح ، ستر کی تعیین ، سونے اور جا ندی کا نصاب ، آخری بیان ' فتم نبوت کے اثبات' پر ہوا۔ پھر مہرلگ گئی (امید ہے کہ پینیبر علیہ السلام کا جوار رحمت نصیب ہوا ہوگا۔ فرشتوں نے ، ستقباں کیا ہوگا ، حوروغلان کی خدمت نصیب ہوئی ہوگی۔) بیانات سننے کے لئے آٹھ ہزار سے زیاد ہ نمبرات مربوط سنے پھر اس کو دوسرے گرہ بوں میں شیئر کیا جا تا تھا ، وہ بورپ ، امر بکہ اور پورے عالم میں بڑی اہمیت سے جارہے تھے ، لیکن بیسسلہ پندرہ رمضان سے آگے اور پورے عالم میں بڑی اہمیت سے جارہے تھے ، لیکن بیسسلہ پندرہ رمضان سے آگے در چل سکا۔

ز اند برد نے فور سے من رہاتھا '' وہ تعہیں'' مو گئے واستاں کہتے کہتے اب ان نقار پر کو مولوی جھ طفیل در بھنگوی کا غذ پر شقل کررہے ہیں ۔ ان شاء اللہ کتابی شکل میں بھی شرکتے ہوں گی ، تو ان کی افا دیت مزید عام ہوگی ۔ وہا نقد التو فیق ۔ دمف ن المبارک کی کسی تاریخ میں فون آیا یا میں نے فون کیا خبر خبریت کے بعد پوچھا کیا کررہے ہو؟ تو بتا ہے کہ آپ نے جو ہدایت القرسمن کے لفظی اور یا محاورہ ترجمہ کو سامنے رکھ کر آسان اسوب میں ' ترجمہ تحر آن کریم'' کرنے میں لگار کھ ہے ، اسی میں لگا ہوں ، چھ یارے ہوئے ہیں تو خوش ہوئے اور آسانی کے ساتھ مخیل کی دعافر مائی ، بی آخری گفتگو تھی ۔ اللہ کرے ، وی آب کریم' خداتی لئی کے نزویک تبول حاصل گفتگو تھی ۔ اللہ کرے کر آمین)

۱۹ ار مضان کی رات کو بخار کی بھری کے بعد بخار بردھ کیا اور سانس بیس تکلیف ہونے گئی کھانی بھی ہونے گئی ، گھر پر بنی رہے ، رات میں بھی گھر پر بنی ہے ، کا سرمضان میں چول کہ '' ملت ہا سیول '' بند تھا اس لئے' ' نیو شجیو ٹی ہا سیول ماد ڈ' لئے جائے گئے ، جز ں وار ڈ بیس پورا دن رہے ، رات کو دست آئے گئے ، کمز ور کی بڑھنے گئی تو دو پہرکوآئی ، ی ، یو جس منتقل ہوئے ، رپورٹ آئی تو معلوم ہوا کہ دودن پہنے ہارٹ افیک آیا تھا، اسی وجہ ہے پھیپھر سے بھیل یوٹی آئی تھا، اسی وجہ سے پھیپھر سے میں یوٹی آئی ہمانس کی تکلیف بھی اسی وجہ سے ہے ، گردہ تو کئی سال سے کمز ور تھ کریٹن کبھی گفتا تھ ، ۲۱ ررمضان تک آئی ،ی ، یو بیس ہی رہے ، دھیرے دھیرے طبیعت ٹھیک ہوگئی ،مپتال کے کھانے کے بچائے گھر کے کھانے کی فرمائش کی ، کھایا بھی ،عبداللہ بھائی (فرزند برخوردار) آم انے اس تھوڑی مقدار کومزے لے کھی یا اتنی فی صدطبیعت ٹھیک ہوگئی ،حضرت کے فرزند حافظ عبداللہ سلمہ اس معنی کرخوش قسمت ہیں کہ آخری ایام عوالت بیس ان کو والد صاحب مرحوم کی خدمت نصیب ہوئی ،الند تعالیٰ قبولیت سے نوازی (آمین) ۔میرے پاس اس دن محاربھائی نے فون کیا اور بتایا کہ ابا کی طبیعت بہت نوازی (آمین) ۔میرے پاس اس دن محاربہ ان کے بہت اصراد کرنے گئے ،خود سے موت بہت چوہ ٹھی ہوگیا ہوں۔ دیو بند آنے کے سے بہت اصراد کرنے گئے ،خود سے موت ب

ذربید معدے بی عقد اپنجائی اور ۲۲ مرمضان کودوہ رو آئی ہی یو بیل شقل کیا، کمزوری بردھتی گئی

بدر پیر معدے بی عقد اپنجائی اور ۲۲ مرمضان کودوہ رو آئی ہی یو بیل شقل کیا، کمزوری بردھتی گئی

فریز ہے ہی عمار بھائی نے بیٹھے کہا سوگئے ہیں ، بیل نے خطرہ محسول کیا، اس لئے کہ وہ

تودود نول سے سور ہے تھے، ساڑھے تین ہے مسلمان نزی نے ہاشم بھائی کو بتایا کہ چکھ پڑھ

رہے جیں ، عمار بھائی گھر پر تھے ، انہول نے فون پر کہا کہ فون قریب کرو۔ پھرستا گیا کہ کلمہ

بڑھ رہے جیں ، عمار بھائی تحری کھا کر ساڑھے پانچ ہیے ہا توال پہنچ تو بوی صاف
اور قدر سے جین ، عمار بھائی موجود مسلمان نزی اور عمار بھائی وغیرہ سب نے سنلی
ورسول "کمرے میں موجود مسلمان نزی اور عمار بھائی وغیرہ سب نے سنلی

عم میں بھی ہے سرور، وہ ہنگام آگیا شاید کہ دور بادہ گلفام آگیا اس کے بعد کمزوری بوستی چلی گئی میلڈ پریشر گھٹ رہاتھا،آسیجن بھی کم ہور ہاتھا، بہاں تک کرساڑ ھے چھاور پوئے سات بجے کے درمیان ڈاکٹر نے تفس عضری ہے روح کے میرواز ہونے کی تصدیق کروی۔انا مندوا ٹاالیہ راجعون ءان مندوا خذولہ واعظی وكل هني عنده بإجل مسمى يه 19 رئن ٢٠١٠ء مطابق ٢٥ ررمضان السبارك ١٣٨١ احدور منظل كي طاق رات میں غنودگی کی حالت میں رہے اور صبح سوریے ایک مسافر جمدث کبیر مفسر عظیم سنت کے شید الی ولی اللہ کی روح اس طرح تکلی کدا حماس تک نہ ہوا، جیسے آئے ہے بال لکاتاہے ، بلذیریشر اورآ سیجن وحیرے دحیرے کم ہوتے چلے گئے اور روح عالم ارواح سدھ رگنی ، اللَّد تعالیٰ نے اینے محبوب بندے کو سکرات کی تکلیف ہے محفوظ رکھی ، ہائے اہم میں ہے کی کو بیاحساس ندتھا کہ صحت یا لی کے بعدا جا تک رخصت ہوجہ تمیں گے، پھیپیرٹ ہے میں یانی اس نے پہیے بھی وویارآ کیا تھا ، پھر صحت ہوگئ تھی تبہم کی تبھی کہری نیند بھی آ آ کی تھی اس کئے ریجی معموں کی بات لگ رہی تھی ، بخاراورکھانسی تومعمولی بیاریوں ہیں مسلسل میانات مورے تھے،اس سے بھی امیر تھی کہ شکل سے نکل گئے ہیں بلیکن اللہ تعالی نے موت کا وقت کئی کوئیس بتایا ورندموت کی جگه اورندای سبب سی کومعلوم ہے،اللہ تعالیٰ کی جومرضی ہوئی ای بیں خیر ہے، اگر ہیں دنیا بیس کسی کور ہے کا حق تقد تو وہ رسول ، لند صلی احتد علیہ وسلم تھے۔انہیں کے لئے بیدد نیا بنائی گئی وہی خلاصہ کا سُنات ہیں۔اگر ان کی رحلت ہوئی اورشد بدترین محبت کرنے والے صحبہ کرام نے صبر کیا تو ہم سب کوبھی صبر جمیل کرنا چاہیے۔ انہیں کا اسوہ ہمارے لئے لائق عمل اور باعث نجات ہے۔

ہا سیفل کا بل س ڑھے گیارہ لا کھاوا کیا گیا ،نماز کے فدیہ کے طور پراحتیا طأول بزار رویے نکالے گئے ،آٹھ بچے ڈیٹھ ٹیفکیٹ (تصدیق نامہ وفات) تیار ہوااور چوں کہ ا فیک کی وجہ ہے پھیپرا سے میں یانی اتر آیا تھا جمونیا بخارتھ ، کھانی تھی اور کانی عرصہ پہیے ٹی لی کا بھی حملہ ہوا تھا۔ بیرسپ'' کروٹا'' کے سمٹم ہیں؛اس لیے ہاسیطل ہے ای پر وسیس سے باہر لا نے کی اجازت ہوئی ،تگر کافی رعایت دی گئی بمولا نا حارث اورمولا نا ہاشم صاحب نے عسل وكفن كى ذ مدوارى بيهائى، يهيم وضوكرايا، يجررونى بعثًا بعطًا كر يورب، بدن كوصاف كيا، يكر نيا توليه بھا بھا كر يورے بدن كوآ وهى بالني يانى ہے يو چھ ، تحده كا بول بركا فوراورعطرالكا يا، پھر سنت کے مطابق کفن پہنایا، زیارت کے سئے ایک ایک " دمی کواجازت بھی ،زیارت کرنے والول نے پیشانی پر یوسے بھی دیے ، عمار بھائی نے وفات کے بعدا در کفن یہنانے کے بعد کل تیمن بار بوے دیے، ساڑھے دی ہجے ہے زیارت کا سنسد جاریجے تک چاتیا رہ،ادھر قیرتیار ہورہی تھی ، جار بج ملاؤ کی''محراب مسجد'' کے پاس تقریباً و وسولوگوں نے نماز جنازہ ادا کی بفرزندار جمندمواد تا حافظ وحیداحمصاحب نے المت کی مسار سفے یا کئے بیجے تدفین عمل شن آئی ،اس علاقے میں بوری قانونی رعابیت کے ساتھ تد فین کی اجازیت ا قبال بھائی نے حاصل کی تھی ،قبر میں اتارے جانے کے بعد اقبال بھائی اترے اورانہوں نے خوب اچھی طرح یورے بدن کومشرق کی دیوارے نگا کر قبلہ رخ کیا ، پھرایک بلالی ووڈ کا بزاتختہ ترجیها كركے ركھا كي جس سے يوراسرايا و هك كيا، پيم شي دينے والوں في منى دى۔ پھر قبرير یانی کا چھڑکاؤ کیا گیا ،ساڑھے چھ بجے تدفین ہے فراغت ہوئی۔ چول کہ قبرستان میں قبر کھوونے والاکو کی نہیں تھا؟ اس لئے حاضر بن عزیز وا قارب نے قبر کھووی ان سعادت مندول یں سے چند کے نام یہ ہیں: (محد یجائے لڑے) صدیف معاذبن بارون،انس،اساعیل سيم بهيل عمران عبدالستار اورمركز المعارف مين يزهينه والے چند فضلاء وغيره ، قبرس ژهيم

چھ تا سات فٹ کھودی گئی ، جب کوئی اندر کھڑ اہوتو سرے اوپر تک ڈیڑ بھروہ بالشت قبر ہور ہی تھی ، جس کا ، نداز و سر ژھے چھ تا سات فٹ ہوتا ہے، عبداللّٰہ بن تھمری پچا، مولا نا صارت قا کی عمد ربھائی سب نے یہی بتایا۔

تدفین کے بعد سر ہانے ایک پھر کھڑا کر دیا گیا ، پھر دونوں صاحبز ادوں ، واماو اور مولا ناحارث صاحب اور بہت سے حاضرین نے سورہ بقرہ کی شروع اورا خیر کی اور قرسن یاک کی دوسری آیٹیں پڑھیں اور آب دیدہ واپس ہوئے۔

ہوئے نامور بے نثال کیے کیے نیس کھا گئی آسال کیے کیے

حفرت کی زندگی کاسب ہے متاز پہنو ہے کہ انہوں نے اپنے ہو کم کورسول اللہ ملی الشعلیہ وسلم اور صحابہ کی طرح کرنے کی کوشش کی ، ہو کمل کو اللہ تعالیٰ کے سامنے بیش کئے جانے کے دس تی بنانے کا تصور ہر محد غالب رکھا، کی بھی تن کو ظاہر کرنے میں قرہ برا ہر کسی بندے کی خوشی اور تاراف کی کا اونی خیال بھی بیس آنے دیا اور موت کے لئے ہروفت تیار ہے ، یک مرتبہ ایک بڑے استاذ وار انعلوم عیادت کے لئے تشریف لے تو فر بایا مولا نامی اللہ تق لی کے پاس حاضری کے لئے بالکل تیار ہوں کہی کا کوئی حق میرے فر عیا ہوئی ہے ، میں نے کتب خانے کو خی جی بیس ہونے کے بار کھا تا کو بی بانٹ دیا ہے ، ایپنے لئے صرف ہوایت القرآن رکھی ہے، جس سے میرا کھا تا خرچہ چلانے ، برانے مکان کو بھی کمرہ کمرہ کر کے تقسیم کردیا ہے ، اب اس میں داخل نہیں ہوتا ہے کہی خورس میں داخل نہیں ہوتا ہے ۔ کہا ہے کہے کہیں تیرے کرنے کے سے آنے اس کی کے کئیل تیرے کرنے کے سے اس اس کی کھی نہیں تیرے کرنے کے سے

من فساتادیاں کر لی مرف کے لئے

میں نے اتنا ہزا اسان نہیں دیکھا اور نہ دیکھنے اور ہر سنے کی امید ہے،جس کے ہر عمل اور ہرقول نے عقیدت کو ہڑھا یا اور متاثر کیا ،علوم شریعہ کے ہرفن کی ہر کتاب کی مشکل ایسے حل ہوتی ہے ،جیسے اسی بحث کوابھی دیکھا ہے۔علاء کی وفات کے ساتھ علم کے رخصت ہونے کا کھی آنکھوں ایسا مشاہرہ کہلی ہرہوا۔

اییا کہاں ہاؤں کہ تجھ ساکہیں جے



اکشخص سارےشہرکو ویران کر گیا

حضرت مول ناعبدالخالق صاحب مدرای مدخله نائب مهتنم دارالعلوم دیوبند

۲۵ درمشان المبارک ۱۳۳۱ هدکی پیسوی تاریخ کو بیا تدویمناک خبر بل که دعترت مون تامفتی سعیدا جمد صاحب پالن پوری رحمة الله علید دارق فی سے دارجا دوائی کی طرف رحمت فررہ کے ، (اٹالله دانا الیدراجعون) موت کوئی انہو فی چیز نہیں ، نسان کا پیدا ہوتا ہی مرنے کی دیل ہے، بس افسوس اس کا ہے کہ دنیا کیے عظیم ترین عالم دین ہے محروم ہوگئی ، علم کا ایک عظیم ترین ذخیرہ دان کے ساتھ رخصت ہوگیا دنیا ہے دی علوم کے رخصت ہونے کی صورت یک ترین ذخیرہ دان کے ساتھ رخصت ہوگیا دنیا ہے دین علوم کے رخصت ہونے کی صورت یک موتی رہی ہے کہ علم الل علم کے ساتھ وفن ہوتا رہا اس تحوالر جال کے دور بیس دارالعلوم دیو بند کے بیش الدیمین بڑی تملی کا سامان تھے، ان کے اندرعوم کی گہرائی و گیرائی تو کھی ہی ، اس کے ساتھ جو دو بیانی کی دولت ہے بھی سرفراز تھے، مشکل ہے مشکل مسئلہ کو بڑی آسمانی سے مجھالیت تھے، آسان سے آسان الفاظ اور بہل میشنج تجیہرات ان کے سامنے ہاتھ جو رُکر کھڑی رابتیں ، بڑے یہ دوار الب داہو بیل سامعین کے کا نول کے داستے سے ان کے دل

مولانا مرحوم نے جہال مشکل ہے مشکل موضوع پرخامہ فرسائی کی ہے، وہیں سسان ہے آ سہان ہے۔ 'جہۃ اللدالہ لغہ' جیسی سسان ہے آ سہان تھ نیفائٹ نے جہال نوگ علمی آبیاری بھی فرہ نی ہے۔ 'جہۃ اللدالہ لغہ' جیسی و قیل ترین کتاب کی شرح لکھ کر آپ نے علائے دیویند کے ذمہ تین موسالہ قرض کی اوا ٹیکی فرہ کی موقوی کی تجویز کے ذریعہ موسوف کی خوصلہ افزائی فرہائی جیح بی ری مواجع ترید کے مبارک بادی کی شروحات نے آپ کے علمی مقام کوخوب متعارف کرایا ، اصول تفسیر ہیں حضرت شاہ ولی اللہ دھمۃ اللہ علیہ کی فاری تھنیف

"الفوز الكبير" كى تعريب كى توفيق بھى نصيب ہوئى جوآج وارالعلوم ويوبند كے نصاب كا جزيب اى طرح علم منطق و فلف كومبندى طلبه كرام كے ذہن سے قريب كرنے كے يہ "مبادى الفسفة" اورآسان منطق" كى تر تيب كى ذمددارى بھى مجلس شورى نے موصوف كے سپر وفر مائى 'چنانچہ بندرہ بيس سال سے يہ تينوں كتابيں وارالعلوم ويوبند كے نصاب بيس وائل بيں ، مور نامرحوم بہيے خوش نصيب مصنف بيں جن كى تين كتابيں ماد علمى بيس پڑھائى جاتى بيں اور دوسرى تصافي بيس پڑھائى جاتى آسان فارى قواعد، مبادى الاصول جاتى بيں اور دوسرى تصافيف آسان خور آسان صرف، آسان فارى قواعد، مبادى الاصول واصول فقد) وغيرہ ديگر مدارس بيل بڑھائى جاتى بيل سے تصافيف سے ہرائيك اندازہ كرسكتا ہوا ہوا ہوا ہوا ہے اس كا ندازہ كرسكتا ہوا

ناچيز كوجب وفات كى اطه ع ملى توبيس خند زبال پرآيا:

ماكان قيسس هلكه هلك واحد ولكينسه بنيسان قبوم تُهدَّ مَا

(قیس کی وفات ایک شخص کی وفات نہیں ' بلکداس ہے تو م کی تمارت منہدم ہوکررہ گئی) ، فورا بی ورات کدہ پر پہنچا اورصا حب زادول کو تحزیت مسنونہ پیش کی اور کہا وہ محض آپ ہی کے والد نہیں تھے وہ تو پوری است مسلمہ سے تقیم ترین سر پرست تھے، مسلک و یو بندگی ہے باک ترجہ نی کی جب بلک ترجہ نی کی جب بھی ضرورت پیش آئی مولانا مرحوم نہایت ہی اجتھے انداز بیس اس کی محکیل فرمائے تھے، موصوف کو بیس نے اڑتا بیس سال سے دارالعلوم بیس و یکھا' کیول کدان کا اور میراتقر را کیک ہی وان ہوا ہے۔ میج وہ م کا فرق تھا، موصوف نے ہمیشہ دارالعلوم کے مفاد کو میں مرکباس بیس ان کے ضوص نے متاثر کیا، انھول نے ہمیشہ دارالعلوم کے مفاد کو مقدم رکھا، ہرمجلس بیس ان کے ضوص نے متاثر کیا، انھول نے ہمی کسی سے ذونی انتقام نہیں لیا، وہ دوستوں ہے ہمی منہ نہ بھیرے تھے، اللہ تعالی مرحوم کی مفقرت فرمائے اور وار العلوم لیے، وہ دوستوں ہے بھی منہ نہ بھیرے سے جوخلاء پیدا ہوا ہے اس کو پر فرمائے۔

وما دلك على الله بعزيز

يشخ لحديث مفتى معيداحد بالن يوري

کی تصنیفی خدمات کا تعارف

واكثرمولا نامحرنجيب قالمستبطل المناهمة والكرمولا نامحرنجيب فالمستبطل المناهمة والمترامولا المحراني شخ الحديث وصدر المدرسين دارانعلوم ويوبندمفتى سعيد التديائ يورى في ٢٥ رمضان ۱۳۴۶ دومطایق ۱۹ مئی ۴۰ ۴۰ ء کو وفات ہے قبل تک ۵۷ سال مدارس اسلامید بشمول ۳۸ سال دارانعلوم دیوبند میں قرسن وحدیث کی وه عظیم خده ت پیش فرمائی ہیں کہ صدیول تک علاء کرام اُن سے سیراب ہوکر امت مسلمہ کی رہنمائی کرتے رہیں گے۔ دارالعلوم د یو ہند میں ۳۰ سال سے زیادہ حضرت نے حدیث کی مشہور کتاب تر ندی شریف اور ۲۰۰۸ء ے وفات تک تفریباً ١٢ سال بخاري شريف كا درس ديا۔ شاه ولي الشرىحدث و بلوگ كي ججة الله البالغة جيسي معركة الأراء كتاب كوآپ نے ٢٠ سال ہے زیادہ عرصہ تک پڑھایا۔ یک طرف حصرت کے لاکھوں شاگرد ونیا کے چیہ چیہ میں دینی علوم کے پیاسوں کو اپنے علوم سے فیضیاب اورسیراب کردہے ہیں، دوسری طرف آپ کی تعدا نیف سے و نیا کے شرق وغرب میں استفادہ کیا جارہا ہے۔ آپ نے عربی ، اردد اور فاری میں تفسیر قربن ، شرح حدیث، سيرت، اصول تفسير، اصول حديث، فقه، اصول فقه، اساء الرجال، تاريخ بنحو، صرف،منطق وظلفد، اختلافی مسائل اورجد يدمسائل برايي مائة نازتها نفية تحريفرماني بين كدأن مي س ا کشر متعدد مرحبہ شائع ہوئی ہیں بلکہ بعض کتابوں کے فاکھول نسخے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کی تمام بی تصانیت اوری دنیاش بوی فدرومنونت سے برحی جاتی میں۔آب کی متعدد تالیف ت دارالعلوم و یوبند اور بزارول مداری کے نصاب میں داخل ہیں۔ است ذمحتر م کی تاليف ت كالمختصرات رف، يل استطاعت كم مطابق پيش كرر با بول ـ

تحفة القاري شرح صحيح البخاري

دار لعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مولاتا نصیر احمد خان کی علالت کے بعد ۲۹سماھ

مطابق ۲۰۰۸ء سے بخاری جلداول کا درس مفتی سعیدا حمد پیلن پورگ سے متعلق کردیا گیا تھا۔ ۲۰۰۷ء ہیں کیمپ کے سال آپ نے بنی ری جدی بھی پڑھائی تھی۔ ۱۲ جلدوں پر مشتمل بنی ری کی اردوز بان بٹس بیشرح مفتی صاحب کے بنی ری کے دروس کا مجموعہ ہے جو نہ صرف بخاری پڑھنے پڑھانے والول کے لئے نہا ہت مفید ہے بلکہ حدیث کی دیگر کتا بول کو سجھنے کے لئے مجمی خاص اہمیت کی حال ہے۔

تحفة الالهعي شرح سنن الترمذي

المنتیم جلدول پرشتمل ترفدی کی فدکورہ شرح مفتی صاحب کے دروس کا مجموعہ بندوستان بیل موجود ترفی کی فیکورہ شرح مفتی صاحب نے ابواب واحادیث کے نینے بہت قدیم نظے، حضرت نے ابواب واحادیث کے نمبرات کے ماتھ عربی عبارت کو مجمع طریقہ سے ترتیب دیا تا کہ استفادہ بیل آسانی ہوج نے شرح کا مقدمہ اسا تذہ وادر طعب دونوں کے لئے قیمتی معمومات پر مشتمل ہے۔

شرح علل الترمذي

بیز مذی کی'' کتاب العلل'' کی عربی شررے ہے۔ اس میں نہا ہے آسان زبان میں کتاب العلل کو تمجما ہا گیا ہے۔ کتاب العلل میں کسی حدیث کی سند میں موجود ضعف پر بحث کی جاتی ہے۔

رحمة الله الواسعه

ش ہونی انقد محدث دہلوئی کی عربی زیان میں تخریر کردہ ایک کتاب او ججۃ انقدال الغہ، استحدث دہلوئی کی عربی زیان میں کوئی شرح ہے۔ 10 سال سے زیادہ عرصہ کزرنے کے باوجوداس کتاب کی کسی بھی زبان میں کوئی شرح تحریر تین ساحب نے ۵ جلدول پر مشتمل از رحمۃ انقدالواسعہ، اکے نام سے اردو رنبان میں بیشرح تحریر قربائی ہے۔ الل علم نے اس کتاب کی بہت پزیر، ٹی فر، ٹی ہے۔

تحقيق وتعليق حجة الله البالغه

جة القدالبالفه مفتى صاحب كي تحقيق وتعلق كے بعد العبدوں ميں شائع موكى ہے۔

عربی وال حضرات کے لئے اس اہم کتاب کو بچھنے میں مفتی صاحب کا حاشید کا فی مفید ہے۔

تفسير هدايت القرآن

مور نامحرعثان کاشف آسباشی ۴۳۰ آی پاره اورایک تا۹ پارے کی تفییر لکھنے کے بعد بعض اعذار کی وجہ ہے آئی کریم کی تفییر نہ صرف بعد بعض اعذار کی وجہ ہے تر آن کریم کی تفییر نہ صرف کھمل کی بلکھا پڑی گرانفڈرخد ہات ہے ۸ جلدوں بڑشتمل پیفییرش کئے بھی فر ہائی۔

آسان بيان القرآن

مولانا اشرف علی تھانو گ نے موجلدوں پر مشتمل اردو زبان ہیں قرآن کریم کی تفسیر'' بیان القرآن'' تحریر فر ہ ئی ہے۔ مولانا عقیدت اللہ قائی نے اس کی تسہیل کی ہمفتی صاحب نے تکمل تفسیر پر نظر ثانی فر ماکر'' آسان بیان القرآن'' کے نام سے شائع فرمائی جس کی ۵جلد ہیں ہیں۔

فيض المنعم

مسلم کامقدمہ حدیث کے پڑھنے پڑھانے والول کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہے۔مفتی صاحب کی فیض اجمعم شرح مقدمہ سلم طلبواس تذہبیں کا فی مقبول ہے۔

ايضاح المسلم

مسلم شریف کی تکمل شرح بھی موصوف نے تحریر کرنا شروع کردی تھی،جس کی پہلی جلد شاکع ہوگئی ہے۔

زبده شرح معانی الآثار

ا مام طعی دی کی مشہور کتاب' شرح معانی الآ فار'' کے کتاب الطب رقا کی عربی شرح ''زبدہ شرح معانی الآ فار''مفتی صاحب نے تحریری ہے۔

الفوز الكبير فى اصول التفسير

شاه ولی القد محدث دیاوی کی قاری زبان ش تحریر شده کتاب کا متعدد حفرات

نے عربی زبان میں ترجمہ کیا تھ مگر ہرتر جمہ میں پکھ خامیاں موجودتھیں۔مفتی صاحب نے تہذیب وقعیج فرما کرحاشیہ کے ساتھ رید کتاب دوبارہ شائع کی۔ بیعر بی ترجمہ دارانعلوم دیوبند دورو یکر عدارس اسلامیہ کے نصاب میں داخل ہے۔

العون انكبير شرح الغوز الكبير

یہ 'انفوز الکبیر فی اصول النفسیر'' کی حر لی شرح ہے۔اس شرح کے ذریعہ شاہ ول اللہ محدث دیلوگ کی مشہور کتا ہے کوآ سانی ہے سمجھا جا سکتا ہے۔

مفتاح التهذيب

بینطق کی مشہور کتاب' تہذیب المنطق' کی اردوشرح ہے۔

الوافيه بمقاصد الكافيه

نحوکی کتاب'' الکافیہ' آج بھی مدارال کے نصاب میں دافل ہے۔ کتاب کے مشکل ہونے کی وجہ سے طلبہ کو بچھنے ہیں دشواری آتی ہے۔ مفتی صاحب نے حرفی زبان ہی ہیں حواثی اور تعلیقات تحریر کر کے تحوکی اس اہم کتاب کو بچھنے اور سمجھانے ہیں کسی صد تک آسانی پہیدا کروی ہے۔

ماديه شرح كافيه

نحوک اہم کتاب'' انکافیہ'' کی میداردوشرح ہے۔اس شرح کے ڈر دیداب کافیہ جیسی مشکل کتاب کا سمجھنا کافی حد تک آسان ہو گیا ہے۔

مبادئ الفلسفه

فلسفدگی عربی زبان میں تحریر کردہ کتابیں طلبہ کو تیجھنے میں کافی دفت بیش آتی ہے۔ دارالعلوم دیویندگی جس شوری کی طعب پر مفتی صاحب نے یہ کتاب تر تیب دی ہے۔ اس کتاب میں فلسفہ کی تمام اصطلاحات کوعربی زبان میں مختصر اور عمدہ طریقتہ سے تحریر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب دارالعلوم دیو بنداور دیگر مدارس میں طلبہ کو بڑھ، کی جاتی ہے۔

معين الفلسفه

بید مباوی انفلسفہ کی بہترین اردو شرح ہے جس بیں تھست وفسفہ کے ویچیدہ مسائل کی عمدہ وضاحت کی گئی ہے۔

مبانئ الأصول

اصول فقہ کی کتابوں کو بیجھتے ہیں طلبہ کو دشواری کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ مفتی صاحب نے اصول فقہ کی بنیا دی اصطلاحات پر مشتل عربی زبان ٹیں یہ کتاب تحریر فرمائی ہے تا کہاس کو پڑھنے کے بعد اصول فقہ کی مشہور ومعروف کتابوں کا مجھنہ آسین جو جائے۔ یہ کتاب مختلف مدارس کے نصاب ہیں واض ہے۔

معين الاصول

میدمبادی ایاصول کی آسیان اردوشر ہے جس میں اصول فقد کی اصطلاحات کو اعتصافریقہ سے مجھ یو گیا ہے۔اس اردوشر ہے اصل کتاب "مبادی الاصول" اوراصول فقد کی دیگر کتی بول کو مجھتے میں مروماتی ہے۔

آپ فتوی کیسے دیں؟

علامہ شائ کی عربی کتاب'' شرح عقود رسم اُمفتی '' کامفتی صاحب نے سلیس اردومر جمہ کرے'' آپ فتوی کیسے دیں؟''نام ہے شائع کیا۔

آسان نحو (دو حصے) وآسان صرف (تین حصے)

ید کتابیں متعدو مدارس کے نصب میں دافل ہیں۔ان کتابوں کو ابتدائی طلب کے لئے مفتی صاحب نے آس ان زبان میں اس طرح تر تبیب دیا ہے کدان کے پڑھنے کے بعد عربی زبان میں علم الخو وعلم الصرف کی کتابیں برآسانی سجھ میں آسکتی ہیں۔

آسان فارسى فأواعد

ابتدائی درجوں میں فاری پڑھانے کے لئے دوحصوں پرشتمل یے نہایت مفیداور آسان کتاب ہے۔ بہت سے مداری میں بیرکتاب نصاب میں داخل ہے۔

آسان منطق

یے کتاب اصل میں "تیسیر المنطق" کی ترتیب دسپیل ہے جومفتی صاحب نے ک ہے۔ یہ کتاب دارالعلوم دیو بنداور بہت ہے مدارس کے نصاب میں داخل ہے۔

تحفة الدرر شرح نخبة الفكر

علامہ ابن مجرعسقلانی کی اصول حدیث کی مشہور کتاب'' نخیۃ الفکر فی مصطلح ،ال الاثر'' کی بیار دوشرح ہے۔

مفتاح العوامل شرح مئة عامل

''شرح مائة عال 'فن نحو كى اہم كتاب ہے۔ موانا نا اخر الدين مرادآ باد كي ف اس كتاب كى شرح تحرير فر مائى تقى ، گر شائع نہيں ہوكى تقى۔ مفتى صاحب نے قابل قدر خد مات چیش فر ماكراس كتاب كوش كع فر مایا۔

گنجينة صرف

یے علم صرف کی فاری زبان میں مشہور کتاب'' پٹج عبنے'' کی اردوشرح ہے، جومولہ نا گخر اللہ بین مراد آبادیؒ نے نکھی تھی ،گرشا کئے تہیں ہو تکی تھی ۔مفتی صاحب نے اس کی نظر ٹائی کی اوراس کومرتب وکھل کر کے شائع فرمایا۔

علهي خطبات

بیر مفتی صاحب کی اُن نقار بر کا مجموعہ ہے جوانہوں نے بیرون ملک میں کیں۔ آپ کےصاحبز اووں نے ان کوقلمبند کیا اور مفتی صاحب نے نفظ یلفظ ان کو ہڑھا۔ووحصوں میں بیلقر بریس شائع کی گئیں۔

تذكرهٔ مشاهیر محدثین وفقها، كرام اور تذكرهٔ راوبان كتب حديث

اس كتاب ميس خفء راشدين ،عشرة مبشره ،حضور اكرم الصلح كى بيويول اور

بیٹیوں ، مدینہ منورہ کے س مت بڑے فقہاء، حدیث کے راویوں ، کتب حدیث کی شرح لکھنے والول ہمشہور مفسرین ومحد ثین وجمجہ دین وفقہاء، ورشکلمین کالمخضر جامع ذکر ہے۔

دین کی بنیادیں اور تقلید کی ضرورت

تقلیدائر کے موضوع پر چندتقاریر کا مجموعہ ہے جومفتی صاحب کی نظر تانی اور رحمة القدانواسعہ سے دین کی بنیادی ہوتی ہے اضافہ کے ساتھٹ کئے ہوئی۔

داڑھی اور انبیاء کی سنتیں

اس کتاب میں داڑھی پراعتر اضات کے مدلل جوابات کے علاوہ انہیاء کرام کی اہم منتول کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

اسلام تغيّر پذير دنيا ميں

علی گڑھ صلم یونیورش اور جامعہ ملیہ اسد میہ (نٹی وہلی) سے سمین روں میں پیش کئے گئے چارفیتی مقانول (اسلام تغیر پذیر دنیا ہیں ،فکر اسلامی کی تشکیل جدید کا مسئلہ، فقہ خفی میں فہم معانی کے اصول اور نبوت نے انسانیت کو کیا دیا؟) کا میہ مجموعہ ہے۔

حرمت مُصاهرت

اس کتاب بین سسرالی اور دا با دی رشتوں کے احظام ومسائل بیان کئے گئے ہیں۔

حيات أمام طحاوي

اس کتاب ہیں اہ م طحاویؓ کے حارت زندگی اوران کی تصانیف کے ساتھدان کی کتاب''شرح معانی الّہ ٹار'' کا تعارف اوراس کی شروح پر تفصیل سے روشنی ڈانی گئی ہے۔

حیات امام ابو داود

اس کتاب میں حدیث کی مشہور کتاب'' سنن ابی داوؤ' کے مصنف امام ایودادو بحتا گی کی سوائح حیات ،سنن ابی داود کا تفصیلی تعارف اور اس کی تم م شروح کا مفصل جائز ہ عمدہ انداز میں چیش کیا گیاہے۔ جلسةً تعزيت كا شرعى حكم

اس كتاب بيل تعزيق جلسوں كانعقاد كاشرى تعم بيان كيا كيا ہے۔ تسهيل ادله كامله شخ الهندمولانا محمود حسن ولع بتدئ نے غير مقلدين كي اسوالات كے تحقيق جوابات پيش كئے تھے۔ مفتى صاحب نے اس كى تسهيل فرمائى ہے جس كوش الهنداكيڈى (وارالعلوم ويوبند) نے شائع كيا ہے۔

تحقيق وتحشيه ايضاح الادله

غیرمقلدین کے اسوامات کے تحقیق جوابات کی شرح خودشخ البندنے تحریر فرمائی تھی۔مفتی صاحب نے اس پرحواثی تحریر کئے ہیں ، نیز پچھوڈ ملی عناوین کا اضافہ کیا ہے۔ یہ کتاب بھی شخ البنداکیڈی سے شائع ہوئی ہے۔

کیا مقتدی پر فاتحہ واجب ھیے؟

مولانا محدقاتم نانوتوي كى كماب" توشق الكلام والدليل كمكم "كى بيآسان وعام فبم شرح بيد

ارشاد الغهوم شرح سلم العلوم

مفتی صاحب نے منطق کی اہم کتاب ہملم العلوم'' کی ایسی شرح تحریر فر مائی ہے کہ کتاب کے مشکل مقامات بھی مہل انداز میں حل ہوجاتے ہیں۔

كامل برهان الهي

'' تجة الله البائظ' کی شرح'' رحمة الله الواسعه'' کے ہر باب کے شروع میں اس کے مشمولات کو سمجھ نے کے لئے مفتی صاحب نے پچھے مفید ہا نیس تحریر فر مائی ہیں۔ ان مفید مضامین کواس کتاب میں ذکر کر کے شائع کیا ہے تا کہ جو بوگ شاہ ولی الله گی عربی عبارت کے بغیراُن کی مراد کو بچھتا جا ہیں تو وہ اس کتاب کو پڑھ لیس۔ بیا کتاب ہم جلدوں پر مشتمل ہے۔

محفوظات

بیس کتا بیج میں جن بی مفتی صاحب نے آیات قرآنیدواحاد یث نبوبداردو

آ سان ترجمہ کے ساتھ تحریر فر مائی ہیں تا کہ چھوٹے بچے انہیں بچھ کرید دکرلیں۔بعض مداری ومکانت ہیں داخل نصاب ہیں۔

مسئله ختم نبوت اور قادیانی وسوسے

دارالعلوم دیوبند کے شعبہ''کل ہندمجنس تحفظ ختم نبوت'' ہے شائع شدہ اس کتاب میں رڈ قادیونیت اورمسئل ختم نبوت پر بحث ک گئے ہے۔

تعدد ازواج رصول الله ﷺ پر اعتراضات کاعلمی جائزہ

ورس کے دوران مذکورہ موضوع پر مفتی صاحب کی بی تقریر ہے جو مولا نا کمال الدین شہاب قاسمی نے مرتب کر کے ش کنع کی ہے۔

آخر ہیں مفتی صاحب ہے متعلق چنداہم با تیں تحریر کرنا ضروری ہجھتا ہوں تا کہ ہم بھی ان کے قش قدم پر چل کرکا میا بی کمنازل سے کرسکیں ہیں۔ پہلی بت حضرت کے والد صاحب نے بھی انہیں حرام لقمہ نہیں کھلا یا ، دوسری بات بیہ کر آپ نے پوری زندگی بعنی کے سال بغیر تخواہ کے قدر کی خد مات انجام دیں حق کہ جو تخوا ہیں پہلے وصول کر چکے تھے وہ سب بھی والیس کیس نیسری بات بیہ کر آپ کا درس ہے حدمقبول تھ ، طلبہ کا از دحام آپ کے درس ہیں رہتا تھا۔ چقی بات عرض ہے کہ آپ کی تحریر کردہ کتا یوں کے صفحات کی تعداد تقریباً میں دہتا تھا۔ چو موصوف کی زندگی ہیں برکت اور اللہ کی طرف سے قبولیت کی واضح علامت ہے۔ اللہ تعالی حضرت کو جنت اغروس ہیں اعلیٰ مقام تھیں۔ فرمائے آ ہیں۔



ينخ الحديث وصدرالمدرسين حفرت مولا تامفتي سعيد احمدصاحب يائن بورى أور الله مرقده

د بو بنارتشر بف آوری تصانف ولمی خدمات دیادگارمجالس

حفرت مولا ناخورشید حسن قاعی این حفرت مورا ناسید حسن صاحب ً سابق استاذ حدیث وقلیر دارالعلوم دیوبند

حضرت الدّل حضرت مولانا مفتى سعيد احمد صاحب يالن يورى نور الله مرفده کاتعلق راقم الحروف کے خانوا دو ہے حضرت کے زبانۂ طالب علمی ہے تسکسل کے ساتھ جید آر ما ہے، جس کی مختصر تفصیل ہیے ہے کہ جس وقت راقم الحروف مادر علمی دارالعلوم دیوبند کے شعبة فارى درياضي كى كتب كالبندائي حاسب علم تفاال وقت والدما جدحضرت مولا ناسيرحسن صاحب سابل استاذ تقيير وحديث وارالعلوم ديوبند سے درس مشكوة شريف متعلق تفا اور حضرت مولا نامفتي معيدا حرصاحب يالن يوري حضرت قبله والدما جدكي خدمت بي جماعت مثلُو ۃ کے دیگر چند طلبء کی طرح حضرت والدصاحب کے ہمراہ اکثر و پیشتر راتم الحروف کے خاندانی مکان جامع مسجد تشریف دیتے اور حضرت والدصاحب ہے خارج میں بھی استفادہ فر،تے اور پر بجیب حسن اتفاق ہے کہ نومبر ۱۹۲۰ء میں طویل عرصہ کے بعد یا کستان سے حضرت والدصاحب كے حقیقی مامول جدالمكر م فقيه ملت حضرت مولا نامفتی محرشفيغ صاحب كی و بوبند تشریف آوری ہوگئی حضرت والد صاحب نے موقع کوغنیمت خیال فرماتے ہوئے حصرت موں نامفتی محد شفیع صاحب سے تبرکا مشکوۃ شریف کے ایک درس کی تدریس کے لیے گذارش فرمائي جس كوحضرت مفتي شفيع صاحب نے منظور فرمايد ورمشكوة شريف كي فضيبت علم ہے متعلق ایک حدیث کا درس ویا ندکورہ درس میں حضرت مفتی سعید احمرصہ حب بھی شریک ر ہے۔ ندکورہ درس حضرت مولانا شاہر حسن صاحب قائی سابق استاذ وار العلوم و اور بندتے تلم بند کیا اور حضرت مور نامفتی سعیداحمد پالن پورکی نظر ثانی اور با جمی اصلاح کے بعد کتابی شکل میں'' طلباء وین سے حضرت مفتی محرشفیع کا ایک یادگار خطاب'' کے نام سے شائع بھی فرمایا مجرحال ندکورہ مناسبت کے بعد حضرت مفتی سعیداحمد پالن پورک کا راقم الحروف کے خانوادہ اور احتر سے تعلق اور مناسبت میں اضافہ ہوتا جار گیا۔

حضرت مفتی پالن پوری صاحب کو حضرت والدص حب کے علاوہ جن اکا براسا تذ و کرام ہے شرف کم قرحاصل ہواء ان کے اسائے کرامی حسب ذیل ہیں،

دورہ حدیث کے اساتذہ کرام

استاذ الاس تذه حضرت عدد مدمولانا محد ابراتیم صدب بلیده کی صدر المدرسین در رافعوم و بوبند، شیخ الحدیث حضرت مولانا شیخ فخر الدین صحب، حضرت مولانا قاری محد طیب، حضرت مولانا سید فخر الدین صحب حضرت مولانا قاری محد طیب، حضرت مولانا سید فخر الحدی صدیث شریف عبر داره محدیث شریف محرعیدالا عدصا حب و بوبندی و غیره و فغیره و ۱۳۸۲ هرمطابق ۱۹۲۲ هیلی دوره حدیث شریف سی فراغت کے بعد حضرت مفتی صاحب نے مادر علی کے شعبۂ اقد و بیلی داخلہ میا اور افراء بیلی بیلی میں بھی بھی افزادی نم برات سے کا میابی حاصل فره ائی فراغت ، قدو کے بعد بھی مشل و تمرین کا سلسلہ جاری رہا اور حضرت مفتی صاحب کو حضرت مولانا مفتی سید مبدی حسن صدب شاہجہاں سلسلہ جاری رہا اور حضرت مفتی صاحب کو حضرت مولانا مفتی سید مبدی حسن صدب شاہجہاں بوری صدر مفتی دار العلوم د بوبند نے افراء کی سندخصوصی بھی عنایت فره کی اور پر کھی شعبۂ افراء دار العلوم میں خده دے انجام دیں۔

ہمرحال خدمت اقرآء کے علاوہ مفتی صاحب نے بشمول وارالحوم و بویند ملک کے دیگر مدارس میں نصف صدی ہے کھوڑا کدع صدتک تدریسی خدمات انجام ویں، حضرت کے تلایدہ ہند و پاکستان، بنگلہ دیش کے علاوہ امر یکداندن وغیرہ اور عالم اسلام کے مختلف عداقوں میں خدمت اقرآء وخدمت تدریس میں مشغول میں، حضرت کے تلافہ ہزاروں کی تحداد میں میں اور دارالعلوم دیوبند میں بھی درجہ ابتدائی، درجہ وسطی اور بعض درجہ میا کے استاذ حضرت کے خاص تحید ہیں۔

THE RESERVE OF THE SECOND SECO

حضرت كيمجلس علوم ومعارف كاخزان تقى اوعلمي جواهر ياروس كاعظيم مجموعة تقي

جو کہ تفسیری نکات حدیثی تشریحات ، تفہی اشکالات کے جوابات اور واقعات اکا برکے علاوہ سائنس جدید سے پیدا ہوئے والے نت نئے سوالات کے جوابات اور بیش بہا معلومات برشتمل ہوتی تقی جس میں ارباب افتاء حضرات اس تذہ کرام اور طلبا دلچیہی سے شرکت فرماتے ۔ مذکورہ مجلس ہمارے اکا برکے طرز کی یادگا مجس تقی ۔ مذکورہ مجلس ہمارے اکا برکے طرز کی یادگا مجس تقی ۔ مذکورہ مجس کے ملفوظات و افادات اگر کتا لی شکل میں شرکتے ہوج کمی تو یقین ملت کے لیے رہنم تصنیف ثابت ہول۔

حفزت کی حیات طیبہ کا خاص طور سے قابل ذکر پہلویہ ہے۔ تدریسی ودیگر عمی و تصفی و انظامی غیر معمولی مشغولیات کے باوجود اٹل محلّہ اور مجد محلّہ کے احوال سے خوب واقفیت رکھتے اور سجد محلّہ کی ضروریات کی تکیس اور اٹل محلّہ کا بھی تعاویٰ سر پرتی فر ماتے بھی وجہ ہے کہ حضرت کی خصوصی توجہ سے محلّہ اندرون کو ٹلہ کی مسجد جو کہ طویل عرصہ سے بوسیدہ اور شکستہ حالت میں تھی فدکور مسجد کی تز مین وقتیں جد پیر عمل میں آئی اور حال میں بھی حضرت موصوف کی توجہ کی برکت سے فدکورہ مسجد کی توسیع کے لیے مسجد کے متصل جائب مشرق ایک موسیع مکان کی خریداری عمل میں آئی اور حضرت کے جذبہ صلد حی کا عالم بیتھ کہ محلّہ کے ایک موسوف کی توجہ کی اور حضرت کے جذبہ صلد حی کا عالم بیتھ کہ محلّہ کے ایک غریب رکشہ چلانے والے کی شکتہ حالت کا علم ہوا تو حضرت نے وار العموم مستقل آ مدورونت غریب رکشہ چلانے والے کی شکتہ حالت کا علم ہوا تو حضرت نے وار العموم مستقل آ مدورونت کے لیے اس کا رکشہ مقرر فر مایا اور اس طرح حسن تدبیر سے فدکور شخص کا مزید تعاوان فرمات کے لیے اس کا رکشہ مقرر فر مایا اور اس طرح حسن تدبیر سے فدکور شخص کا مزید تعاوان فرمات رہے ۔ ان کا ارادہ تھ کہ جب اللہ تعالی انتظام فرما نمیں گے تو اس کو بیٹری وار کش خریدوں گا، رہے ۔ ان کا ارادہ تھ کہ جب اللہ تعالی انتظام فرما نمیں گے تو اس کو بیٹری وار کش خریدوں گا، اس لیے کہ اب باتھ درکشے برلوگ سوانیس ہوتے ہیں۔

حضرت کی ذات گرامی الل مخلّہ اور اال علاقہ کے لیے نفت غیر مترقب تھی اور ایک انجمن اورا یک ادارتھی آج علمی حلقوں کے ساتھ عوامی حلقے بھی حضرت کی وفات حسرت آبات کی وجہ ہے آ وہلب اورانٹک بار ہیں۔

خدا وندقد وس حصرت کے درجات بلند فر مائے اور جمعہ پسما ندگان اور متعلقین کو صبر جمیل عظافر مائے آمین ٹم آمین ۔

خواص کے لئے خاصہ کی چیز تفسیر هدایت القرآن

مفتی ذ کاوت حسین قاسی شخ الحدیث ومفتی مدرسهامینید دبلی

استادول کا استاد ہے واستاد ہیں را شخصیات کا تعدد نب ان کے نامول کے عداد ہ صحیح معتی میں ان کی خدمات ، اوصاف و کمالات اور القاب و تخلصات ہے ہی ہوتا ہے بشرطیکدان سب کا برخل استعمال ہو۔

وقلَّمَا النصراتُ عَلَىٰ اللهُ وَالْفَبِ اللهُ وَمَعَاهُ إِنَّ قَلَّتُ فِي لَفَهِهِ (صاحب لقب كاوصاف وكما لات الأش وجَنَّو هي اس كه القاب وآواب ش آپ به آماني پا كنتے بين)

کیکن میربھی ایک عین حقیقت ہے کو عظیم الشان دار باب کمالات شخصیات القاب واوصاف کی بیسا کھیوں سے بے نیاز ہوتی ہیں جکھا ن عظیم شخصیات کے ساتھ القاب کولاحقد کی سعادت کی وجہ سے دوام واستمرار ضیب ہوتا ہے۔

بقول اطالوی فسفی کلمرلومیکاول: القاب شخصیات کوعزت تبیس بخشنے بلکہ شخصیات القاب کوقا بل احترام بنادیتی بین ۔اور بقول حضرت حسان ؓ

مَا أَ مِلْحُتُ مُحَمَّدُ بِمُقَالَتِيُ

ولكئ مذخث مقالتي بمحمد

(میں اپنے مقالے سے حضرت محمد طبیعة کی مدحت وتو صیف کاحق تو ادائییں کر سکا ، البت حضرت محمد مطاق میلان کے ذکر میں سے میرامقالہ رائق تعریف وقابل شحسین بن گیا) بربان انعلم، سلطان انعلماء حضرت الاستاذ علامہ مفتی سعیدا تھے یالن یوری ٹورانند مرقدہ کی شخصیت گرائی بھی کسی وصف ، لقب اور تکر کی الفاظ کی قطعاً مختائ نہیں بلکدان کے ساتھ استعمال ہونے والے لقاب و آ داب کوائیک دوام اور زندگی کی نعمت مل رہی ہے ، بیں اگر چہ حضرت علامہ کا ادفیٰ ترین تلینہ ہوں اور شاید میری بات کو کوئی عقیدت و محبت ، قصیدہ خوالی یا مبالغہ آمیزی پر محمول کرے مگر میں اپنی فکر ونظر کے زاویہ ہے حضرت الاستاذ کی بہشت پہلوئی شخصیت اور گونا گوں صفات و کم لات سے معمور ذات گرای کے جامع ترین تق رف کے لئے کسی نقب اور وصف کے استعمال واقعیم قل سے عاجز وقاصر ہوں۔ حضرت مفتی صاحب کی شخصیت پر خامہ فرس فی کرنے والے اکا ہر و، صاغر اور تمام معاصرین و تلا نہ و الگ الگ زاویوں اور پہلوؤں ہے ان کے کم رات واوصاف اور خد مات کے احاطے کی کوشش و محنت ہیں گئے ہوئے ہیں گر ہمارے سے تو ہر جانب سے تھک ہار کر، پنی قسمت پر فخر و نا نہساط نہیں ہے و ناز کے لئے اور مفتی صاحب سے اپنی قریب ترین نبست ورشتے کے اظہار کے لئے تلمیذی کی باسع دے نبست سے بڑوہ کوئی دوسری نبست باعث فخر وانجساط نہیں ہے۔

ان کے دامن ہے تعلق بھی بڑی نعت ہے اس سے عظیم نسبت اور کیا ہو سکتی ہے

استادون کا استاد هیی استاد همارا

حضرت الاستاذ علامہ مفتی صاحب کی عبقری شخصیت علم کے برمیدان میں تنہا وممتاز دکھا کی دیتی ہے زبان و بیین کا میدان ہو، درس و تدریس کا مسند ہو، تصنیف و تابیف کی جولان گاہ ہویا وعظ ونصیحت کاممبر، ہرا یک میں صد فی صد کامیا ہے، درصد فی صدمتاز ومنفر د

> كيسراباغزل تضفق سعيد **آۇشىھىل تغبير يۇھاۇل**

حصرت الاستاذكى تاليفات وتصنيف ت ميس سے عظمت وجلالت اور ور ہے ور ہے كے اعتبار ہے سب پر فائق ومقدم'' تفسير ہدايت القرآن'' ہے متعلق چند تعارفی مطرین لکھنے کا ارادہ کیا ہے، جس کا محرک و باعث ایک خواب ہے، بین علم ایمل ہے کورا اور جی دامن شاگرد ہرگز اس لائق نہیں کہ حضرت الاستاذ کی عظیم تفسیر پر یکھے خامہ فرسائی کرول اور اگر پکھ کھتا یا لکھنا یا لکھنا جا ہے تھا تو حضرت الاستاذ کی'' تحقۃ القاری'' شرح بخاری پر لکھنا کیول کہ بین اس کی طباعت کے پہلے دن ہے ہی تدریبی ضرورت کے پیش نظر'' تحفۃ القاری'' کا قاری رہا ہوں، مگر بندے ہیں نہ المبیت ہے اور نہ اب ضرورت ، کیونکہ ہمارے رفیق گرائی جناب مفتی قبیم الدین صاحب بجنوری استاذ دارالعلوم ویو بندا ہے لا جواب طویل مضمون بین ''تحقۃ القاری'' کی خصوصیات لکھ کرفرض کفا ہے اداکر تھے ہیں۔

محر فی الوفت تفسیر مدایت الفرآن کے بارے میں پچھ لکھنے کا پس منظریہ ہے کہ محلت سے تکلنے والے ماہنامہ "ارمغان" نے جون ۲۰ معرطابق شوال ۱۹۴۱ ھے رسالے میں حضرمت الاستاذ کے ہارے میں'' گوشتہ خاص'' شائع کیا تھا، وسط شوال میں مو یائل کے ذریعے لی ڈی ایف فائل سے بندہ اس خاص گوشے کا مطابعہ کرر یا تقد دورات مطابعہ نیندا میں اسى نبيند كى حالت بيس الك الك الدازيين غالبًا تبين بارحضرت الاستاذ كى زيارت وملا قات کی سعاوت حاصل ہوئی، جن میں ہے ایک ہار حضرت الاستاذ اپنی عامی نرتخصوص وجاہت کے ساتھ تشریف لائے اور بندے سے فرمایا کہ آؤٹنہ ہیں تفییر سے حدور ایس نے سوال کیا حضرت کون کی کتاب ہے پڑھا تھی گے؟ جواب میں ارشاد قرمایا'' ہدایت القرآن' ہے چنانچ بم تین طلبددر سگاه کی نشست کے انداز میں تیائی پر ہدایت انقرآن کی جلد اول کھول کر بیٹے گئے اور پھر حضرت الاستاذ نے اپنی زبان سے بدآیات تلاوت فرما کی "المع، ذلک الكتاب لا ريب فيه، حديٌ للمتقين ، بس خواب اي منظر يرتكمل بهو كيا _حسن توفيق اورخو في قسمت بدكهيس في اى دمضان الههاء يس حضرت الاستاذكي زبان سيآن لائن البي آیات کی تفسیر ساعت بھی کی تھی جوآ ہے بعد تر ،ورج عمبئی میں قیام کے دوران بیان فر مارہے تھے۔ ایس نے اب سے پہنے ہدایت القرآن کا با قاعدہ مطالع نہیں کیا تھا اگر چہ بار ہا اوراق پلٹنے اور تبر کا دیکھنے وچھوٹے کا شرف حاصل تھ ،گراس خواب نے ہدایت اغران ہے قریب

ہونے اوراس ہے خصوصی استفادے کی ترغیب وتح کیک پیدا کی۔

هدایت القرآن کی اجمالی خصوصیات

چنا نچه میں نے ایسے ناقص مطالعہ میں مدایت اعتراک کی پیاجمالی خصوصیات نوٹ کیں تفسیر کی جامعیت ومعنویت سہل اسلوب نگارش افقطی ومحاوری دونوں ترجموں کا فرتی، جامع و مخضرتفییری نکات، آبات میں مذکورمض مین کے الگ الگ عمتاوین ، حاشیہ میں الل علم کے لئے بیش قیمت علمی جواہر بارے، ضروری تراکیب، صرفی ونحوی تحقیقات ، فقہی مباحث اور چندلفظوں یا جملوں بیل کی گئی صفی مت کے فصل مضابین کا تقبیری عطر وخلاصہ ، جو ورحقیقت' وریا بیکوزه' کا مصداق توہے ہی الیکن اگر آپ اس تقییری نچوڑ اور سب لب بوکسی سلیس ار دوتر عمهٔ قرآن کےتفسیری فوائد و نکات کےطور پر درج کرنا چاہیں تو بیکس تفسیر ہی کہلائے گی اور قرآئی مضافین کی بہترین ترجمانی اورروح بھی، حضرت اراست ڈیے ہے مضامین قرآن کا بے نظیرعط کشید کیا ہے، اس عوام وخواص کے لئے قرآنی پیغام کا اخذ کرنا اور ذہن نشیں کرتانہایت آسان ہے۔اس تفسیر کی ، یک اور اہم خصوصیت آیات کا باہمی ربط ہے جس سے مضابین ایک ووسرے ہے مربوط اور کمل معلوم ہوتے ہیں گر ربط آبات کا مید اہتمام صرف آمد کی حد تک ہے ہوشم کے آورداور تکلف وضنع سے گریز کیا گیا ہے، مفسر علام نے خود بھی اس کی خاص طور ہر وضاحت فر مائی ہے " باہر سے ربط داخل کرتا آورد ہے اور آیات ہے ربط نکالنا آم ہے، میں نے کوشش کی ہے کدربعہ آیات ہی ہے نگلے، باہر ہے واقل ندكيا جائے"

مدايت القرآن كاايك تعارفي افتباس

حضرت الاستاذمفتی صاحبٌ ایک لائق شاگرد ، تدریس و تحقیق کے راہ نورواور اب دارالعلوم دیو بند کے استاذ جناب مولا نامفتی اشتیاق احمد قائمی صاحب هفط اللد نے چند سال قبل کتوبر ۲۰۱۷ و میں ' ، ابنامہ دارالعلوم دیو بند میں ہدایت گفرآن پرایک تو رفی تحریر لکھی تھی جس میں اس تفسیر کی چندنمایال چیزیں چیش کی تھیں ، اس تعارف کا یہا قتباس ہدایت

انقر کن کی افادیت واہمیت کوجائے کے لئے کافی اورلائق مطالعہ ہے۔

''کمی بھی سورت کے شروع کرتے ہوئے پہلے سورت کا امام ، نجبر شار ، نز ول کا نجبر ، کی ورید ٹی کی صراحت ، رکوع اور آیات کی تعداد کھتے ہیں پھر پوری سورت بل کی جوئے مضایل کا خلاص تحریم فرائے ہوئے مضایل کا خلاص تحریم واقف ہو ہے ہیں ، تا کہ قارل پہنے بیک ظرال مضایل سے ایسالی طور پر واقف ہو ہے ، پھر شان نزوں کھی کر یک ضمون کی آیات کھتے ہیں ، فیر مفروات کے س تھ بھی نوائی تحریم فرائے ہیں ، جن بیل لفات ، پھر مفروات کے س تھ بھی نوائی تحریم فرائے ہیں ، جن بیل لفات ، اس اور تراکیب کی وضاحت ہوتی ہے ، پیر تاثی طلب اور علی و کے لئے ہیں ، جن بیل براس ویجد کی کاعل ہوتا ہے جو طالب علم کے ذہبن میں تی ہے ،

تصیر بی تو بہت ہیں گراس نداز کا محصرہ شید جس شی اس خاص پہلوکو ذہن میں رکھا گیا ہوت ہیں قار کی نگاہ میں ٹہیں ہے مشکل مضاین کو آس ان کر کے بیش کرنا آپ کا احتیازی وصف ہے، اس تغییر میں بھی آپ کا انداز ہیں نہایت ہی سفست اور شگفتہ ہے، القاظ وقیم رات کا انداز ہیں نہایت ہی سفست اور شگفتہ ہے، القاظ افید رات کا کام بناتے ہیں، ہر لفظ کے سامنے دوسر ہے کالم میں اس کا معنی لکھتے ہیں، پھر ربط آیات لفید کر معنوان لگا کر رواں دواں اور شبک تعییرات میں تغییر سمجھاتے ہیں، پھرآیات کا ہو مور ہو گا ہوں ہیں، پھرآیات کا ہو جسوں کو مر ہو اگر نے ہیں، مشکل کو درمیان توسین میں اس فاور قبر مر ہوط جسوں کو مر ہو اور اور ایک جسلہ میں آبات کے درمیان توسین میں اس فار ہی کرتے ہیں۔ اور ایک جسلہ میں آبات کے درمیان توسین میں اس فر بھی کرتے ہیں۔ اور ایک جسلہ میں آبات کے مضموں کی روح ہوتی ہے، تا دی اس ہیں اس ایک جسلہ میں آبات کے مضموں کی روح ہوتی ہے، تا دی اس ہیں اگر گرا درقیل وقاں کے ہے، دائم الحروف کو اس تغییر میں ہے ہوت بہت پہت پہت پہندا تی ہے کہ آپ دو نوگ ان دائم میں کہت ہوت ہیں، اگر گرا درقیل وقاں کے کہ آپ دو

جنگل نٹس قاری کوئٹس کے جاتے۔"

هدایت القرآن کیوں لکھی گئی؟

ہدایت القرآن کے اس تی رقی خاکے کے بعد ضروری اور مقید معلوم ہوتا ہے ہم یہ بھی دیکھیں کہ حضرت الدستاذ مفسرعلام نے اس تفییر کے تعلق سے خود کیا پیجھ کھیا اور قرب یا ہے گھی الدر النقات سے بہت سے عوم وموں رف اور مباحث و تکا ت سے آئیں ہے اس طرف بھی نظر النقات سے بہت سے عوم وموں رف اور مباحث و تکا ت سے آئیں میں گئے اور ساتھ بی ہدایت القرآن نائی تفییر قلم بند کرنے کے اسباب وعلی بھی ، ان تمام چیزوں کی معلومات اور دستیائی کے لئے بند سے نفییر ہدایت القرآن کی ہرجلد کے شروع پی مفسر علام کے قلم فیفل رقم سے الگ الگ عنوانات سے لکھے ہوئے کل چود وصفحات سے استفادہ کی ہے ، واضح ہوکہ آپ نے جلد اول کے شروع میں '' تقریب' کا عنوان لگا کرکل چار صفحوں بیں چند ضروری باتیں بیان قر ، نئی بیں اور عوم قرآن یا عوم تفیر کے عنوان سے کوئی مقد مدو غیرہ نہیں لکھا بنکہ یوں فرما دیا کہ ''عنوا کے شروع میں حسب موقع صرف ایک صفحہ بھی ہے جس کی استفادہ کی بات کمس کرلی ہے۔ البت جلد چہارم کے آخر میں تین صفی سے کا ضمیم بھی ہے ، جس کی تفصیل صفحہ میں آ رہی ہے۔

بدایت القرآن کے قاری اور حضرت الاستاذ کے برتلیندکویہ بات بخولی معلوم ہوئی چ ہے کہ آپ نے بیٹی ہورہ فاتحہ سے کھنی شروع نہیں فر انگی ابتدا یعنی سورہ فاتحہ سے کھنی شروع نہیں فر انگی ابتدا یعنی سورہ فاتحہ سے کھنے کہ آپ نے بیٹی تفسیر کے تحمیل کے خیاں سے قلم اٹھا یا تھا اور دسویں پارے سے تفسیر کھنے کا آغاز کیا تھا، نیز بعض محمسین کی تحریک پریہ مہارک قدم اٹھا یا بذات خودا رادہ نہیں کیا تھا ان باتوں کی وضاحت حضرت الاستاذ نے خودا پنی تحریروں میں فر انگی ہے، جلد، ول کے آغاز میں کھا ہے۔

' ' کسی کے ڈیس میں بیسوال بیدا ہوسکتا ہے کہ آپ نے تیفسیر کیوں لکھی ؟ جواب من ن تقيير نيل لكسى، جي يراكسو ألى كل، أكر جي يد شد الكسوال جاتي توشايد من جمت ندكرتا"

كِيراس كَ تَفْعِيل اوروضاحت يَعِي فريا كَي جوور حقيقت تَفْسِر كاسبب اورمحرك بناء لَكِيقة مِين _ ° اس تفسير كى تقريباً پياس سال يبيلے حصرت مويا نامحر عثان كاشف ابهاشی (ولادی ۵ رمض ت ۱۳۱۵ بر مطابق ۱۹۲۳ ون ۱۹۲۳ د وفات ۱۸۱ رشعیان ۱۳۱۷ ده مطالق ۳۰ رونمبر ۱۹۹۱ وجود یو بندهی مقیم بو گئے تھے اور دیویند کے قریب قریدراجو بور کے ماشندے تھے) نے ہم اللہ کی تھی انھول نے پہلے آخری یارہ (یارہ عم) لکھ وہ مقبول موا، تو انھوں نے شروع ے الصائروع كيا يس سال يس تويارے كلصاور فيمات اسورة الدلف ك آيت ٢٥ رنگ مكور تلم ركاد بإس ١٩٤٥ ويل جب يش دارانعلوم ديو بنديش مدرس ہوکرآ ہاتو مکتبہ تجاز دیوہند کے مالک میرے ساتھی جناب مول نا قاضی محمد انوار صاحب نے ووئی کے ٹاتے اصرار کیا کہ میں تفییر لکھول ، وروہ حیما پایس میں نے قلم بکڑا اور دسواں یا روکھھاء (واضح رہے کہ مکتیدی ربعد می حضرت الاستاد نے خربیدیا تھ) جب سے بارہ قاضی صاحب نے مول تا کاشف کو بھیجا تو انھوں نے بڑھ کرتھیرہ کیا'' پیوند پکھ پراتونہیں' اس ہے میرا حوصلہ بڑھا اور میں نے و تفے و تفے ہے لکھتا شروع کی، کی سول بیل سور ق المؤمنون تک پینجا پھرسسلەرگ كى مارەا تھارە تھارە تھانكىنے كے بعد كام بالكل ہى

حضرت الاستاذ مفسر علام نے تفسیر بدایت القرآن لکھنے کا ظاہری سبب اور اس کا تقطه بین غازیوں فرمانے کے بعد دومنامی بشارتوں کا تذکرہ بھی کیا ہے

رک کمیا میں دومرے کاموں میں لگ کی محرتفسیر کی شخیل کافکر جیشہ موار رہا۔''

خواب(۱)

جس زمانه مين وين خود وقفه وقفه بي تفيير فكهتا اور جهايتا تعوء يك سال فيمل

کے ساتھ عیدال منتی کی تعطیل میں وطن گیا، اور متو کے ایک طالب علم (موہوی فیاض سعمہ ') کو مکان سونپ گیا، وہ میری بیشک میں لیٹنے تھے انھوں نے خواب دیکھا

صنور نی کریم الله میری جگدتشریف فرم بین، طلبه آپ الله کو گئیرے ہوئے ہیں، طلبہ آپ الله کو گئیرے ہوئے ہیں۔ کا میں آپ نے طلب نے فرم یا دسمعید سے کہنا۔۔۔۔۔ پوری کرئے کے دوری کرئے کہ کون کی کتاب پوری کرئے کے لئے فرم یا تھ ، مگر میں ای ذمان میں ہدایت القرآن کا کوئی یارہ لکھ دہا تھا۔

خواب(۲)

'' پھر کے عرصہ کے بعد سہار نپور سے کسی خاتون کا خط آب وہ لڑکوں کا مدر سے بھر کے بعد سہار نپور سے کسی خاتون کا خط آب وہ لڑکوں کا مدر سہ جل آب جس حضور نبی کر بھر بھالے کا دیکھ ور پو بچھ کے دوہ طام سبت کو کیا پڑھا کہ آپ نے فرمایا' مہایت القرآن پڑھاؤ'' کسیر مدایت القرآن کی جھیل و تالیف کی تحریک میں حضور اقد س میالینڈ کی جانب سے سے نے والے بیرمنا کی اش رہے بھی بڑی قدر و منزلت اور عظمت و شرف کے حامل ہیں اور ساتھ بھی یارگاہ رسالت مآب میں لیشد بیرگی اور مقبولیت کی سند بھی ، السلھ نہ نہ بقبوں ساتھ بھی یارگاہ رسالت مآب میں لیشد بیرگی اور مقبولیت کی سند بھی ، السلھ نہ نہ بقبوں

حضرت الاستاذینے ایک طویل وقفے کے بعد ۳۳۹ماھ کے وسط بیس پھرتفییر کی پنجیل کاعزم کرتے ہوئے لکھاہے کہ '

'' پھر بلاتو قف تغییر شروع کی اور ۱۳۳۷ھ کے تقییر تمل کی ،اب شروع ہے لکھ ناشروع کیا ہے شروع کا حصہ اگر چرموا، نا کا شف اصافی قد تن اسرہ لکھ چچے ہیں ، تاہم بٹن بھی لکھ رہا ہوں ،میرے ول پر اس کا شدید نقاضہ ہے۔'' لیعنی اولاً تو آپ نے ایک ناتی م تفییر کی شخییل کے خیال ہے دسویں پارے ہے تقییر کی جسم اللہ فر ، نیک تھی ، پھر تھیل تک چہنچتے کی تیجتے ارادہ بن گیا کہ بیس بی تفییر از فاتحہ تا تاس پوری کی پوری اپنے قلم سے تکھوں ، اس طرح اب بیاکی دوسری تفییر کی بھیل کے بجائے حضرت الاستاذ کی اپنی مکمل تفییر بن گئی جو سٹھ جلدوں میں بفضل البی پوری ہوئی ہے حضرت الاستاذ نے اس کی پوری وضاحت فر مائی تھی اور عمر درار کی بھیک بھی ما گئی تھی .
''اب بٹس شروع سے تغییر تکھول گا ، دراگر وہ (دوست واحماس) کہیں کہ شروع کا حصر حضرت موما نامجہ عثمان کا شف گئی جے بیں ، توجواب یہ ہے کہ انھول نے تیسویں پارے کی تفییر بھی تکھی ہے تا ہم میں میں نے اس کو دوبارہ نکھوں ہے تا ہم میں ہے اس کو دوبارہ نکھوں ہے تا ہم میں ہے اس کو دوبارہ نکھوں ہے تا ہم میں ہے اس کو دوبارہ نکھوں ہے تا ہم میں ہے اس کو دوبارہ نکھوں ہے تا ہم میں ہے تا ہم میں ہے اس کو دوبارہ نکھوں ہے تا ہم میں

کیونکہ "ہر گلے رارنگ وبوئے دیگر است."

آپ دونوں کو مدا کر پڑھیں تو فرق فلا ہر بدگا اس لئے ارادہ ہے کہ تا حیات ان خدمت میں لگار ہوں ، شروع کے نو پارے بی بیش ، پارہ چودہ تک دوبارہ تکھول ادر عزم مید ہے کہ کوئی اور کا م نہ چھیڑہ یں ، کیونکہ بڑھ فرچ ہے ، ایک ایمان ہے کہ مطابق میں 194ء کی پیدائش ہے۔ پس اے کیا باتی رہ گیا ہے۔ ایک ایک عرود از فرہ میں اور ہے۔ بھرمولی کریم ہے جھیک ، گئی ہے کہ تقییر کی جمیل تک عرود از فرہ میں اور امید ہے کہ میری مید دعا ضرور تبول فرما میں ہے ، انھوں نے جھے بھی مامراد میں اور انہیں گا۔ انھوں نے جھے بھی مامراد شہیں گا۔"

طرز تفسير اور خصوصيات حضرت مفسر علام كے فلج سے آ

"ال تفریر کے ناکل پر حضرت مولا نامجرعثان کاشف بہائی قدی مرہ یہ عوان نکھا کرتے ہے۔ بہت قریب کو قرآن کریم ہے بہت قریب کر دے گی کیونکہ انھوں نے تغییر کا انو کھا طریقہ افتیار کیا تھا دہ چہنے مغردات کے معانی نکھ کرتے تھے، پھر سیس ، آس ن یا محاورہ ترجمہ کیا کرتے تھے، مرحوم تفریر بھی آسان تھے تھے وہ عوام کو پیش نظر دکھ کر تھے تھے کرتے ہے۔ کیونٹ شروع کیا تو ان کے طریقے کی بھر جب بیس نے پارہ دی سے لکھنا شروع کیا تو ان کے طریقے کی جیروی کی، چھر چند یارہ دی سے بعد شیل نے ایک اضافہ کیا، جاشیہ بیس مشکل جیروی کی، چھر چند یاروں کے بعد شیل نے ایک اضافہ کیا، جاشیہ بیس مشکل

الفاظ کے معانی اور مشکل حملوں کی تر کیب آگھٹی شروع کی میں نے بیدکام طلب اور عناء کے لئے مقدیر سمجھ کر کیا ہے۔

حضرت مولديًا كاشف لهاثمي عوام كو چش نظر ركة كرتنبير لكھتے تھے، اس سنتے اس میں وعظ ونصیحت کے مضومین کاغلب ہوتا تھو، میں نے بھی شروع يىل بەيات چېڭ نظر ركھى تقى ، دورساتھە يى قرسن كريم كى تفنيم بھى خونذر كھى تقى اور مات کے مشمولات میں ارتباط کا بھی خیال رکھا تھا، پھر جید ششم کے نصف ہے حنوانات بھی بڑھائے ہیں (جواب مبھی جددوں میں ہیں)اس لئے میری تکھی ہوئی تقبیر کی عمارت تو ای طرح آسان ہے تگر مضامین ذرا بلند ہیں جنا نحد مورہ نا رحمہ اللہ کی تفسیر عوام کے لئے بہت مفید ہے اور میری لکھی ہو کی تقبیر خواص کے لئے خاصہ کی چز ہے جس سے خواص استفادہ کر سکتے ہیں۔مفسرین عظام نے ہرزیائے ہیں (آیات یاک اور آیات کے اجراء مخظیم کارنامداشی م ویاہے، میں نے بھی تفسیر میں نوٹی چھوٹی محت کی ہے ش يدكى كو يبتدآ ئے ، البشرآ بداور، ورد مي فرق ہے ، باہر ہے رہ و داخل كرنا آورو ہے اور آبات ہے راوا اکالنا آمدے، اس نے کوشش کی ہے کرربط آ ہات تی ہے نظے، باہر ہے داخل شد کیا جائے ہیں نے نص فہی کے مفعہ يفنين جارطريقول (عبارة انص ، اشارة النص ، دلاية النص ، اقتف ءالنص) میں صرف عبارہ النص (عمارت و بعا ظ کے مقصدی مضمون اورم کزی تفظیہ نظر) چیش نظر رکھ کرتنسیر کی ہے باتی تین استدارت فا کدے کی صورت میں یمان کے ایل ایس نئے ارتباط خود بخو دلکل آتا ہے اس تغییر کا حاص التماڑ حورانوں وآبات اورآ بہت کے اللہ وشل دربط کا بیان ہے۔''

مفسرین کے لئے ایک تفسیری نکته مفسرعلامؓ نے ایک اور فاص تفیری مکنت کی وضاحت کرتے ہوئے عربی مفسرین

كاسلوب يرفقر بهى كباب اور يول لكهاب

'' کی خاص بات بہ بہ کر فی تغییر وں بیل نص قر سنی کو عدی کے مرت کردہ قو انین کے تائع کیا جاتا ہے، جب کران بیل بعض قو اعدیش اختل ف بھی ہے مضرین اس کی رہایت سے ترکیبی احقالات بیان قرمائے ہیں ہے، مضرین اس کی رہایت سے ترکیبی احقالات بیان قرمائے ہیں گر ہمارے اکا برا سے احتمالات بیان تجیش کرتے ، اس لئے کرنو کے قواعد زبان سے احتمالات بیان کرتے ، اس لئے کرنو کے قواعد کرتا ہے ہیں ، اس سے اللہ کے طام کوان قواعد کے تائع میس کرتا جا ہے ، سیال کام سے جو ترکیب ہم آئیگ ہودہ متعین ہے اور اس کو چیش نظر رکھ کرم اوخداوندی بیان کرتی جائے ۔

تفسير مين فرأني فصاحت وبلاغت بهي ملحوظ هي

جلد دوم کے ابتدائیہ بین لکھا ہے'' فصاحت و بلاغت بین بھی قرآن کے ہم پلہ
کوئی کتاب نہیں ، فصاحت مانوس لفظ کو برگل استعمال کرنا ہے، آج چودہ صدیاں گذر چکی
ہیں ، گرقرآن کا کوئی لفظ متر دک نہیں ہوا ، نہ اس کو دوسرے لفظ سے بدلا جاسکتا ہے اور
بلاغت کے معنی ہیں برگل ہات کہنا ، قرآن کریم کے مضابین ہا ہم نہایت مربوط ہیں کوئی
مضمون مے کی اور ہے موقع نہیں ، آپ رینظیر اس نقط نظر سے بڑھیں۔

اس تفسیر کے مطالعے کا طریقہ!

'' یہ تفسیر قارئین کو قرآن کریم سے قریب کر کے اس تفسیر بیل زوا کدو فوا کہ نہیں ہیں۔ اس کے سے بڑی تفسیر میں زوا کہ وفوا کہ نہیں ہیں، اس تفسیر میں قرآن پاک جوارشاد فر ما تاہے وہی سمجھ یو ہے۔ لہد اتفسیر پڑھنے والے پہلے آیات یاک کو دو تین مرتبہ پڑھیں، گار مفردات پڑھیں پھر ترجمہ مفردات کے ساتھ ملائیں اور طب والل علم حواثی بھی دیکھیں، گھر عنوان میں خور کریں اور قسیر پڑھیں، گھر عنوان میں خور کریں اور قسیر پڑھیں، مدید ہے کہ وہ قرش ک پاک سے نز دیک ہوں گے۔

بہرحال میں نے کوشش میں کی نہیں کی دری ہے بات کدمیں قارئین کرام کوقر آن کریم سے قریب کرنے میں کہاں تک کا میاب ہوا ہوں، اس کا فیصد دوسرے کریں گے سپردم بنو مائی خولیش را تو دانی حساب کم و پیش را''
حساب کم و پیش را''
حساب کال آئی خفیم جدیں تیار کر کے اپنی
حسات مبار کہ بیں طبع بھی کرا دیں اور ہر جعد کے شروع بیں ایک ایک سفحہ اس وقت کی
ضرورت اور موقع کی مناسبت ہے لکھ کرشائل اشاعت بھی کر دیا تھا، بندو نے پئی اس تحریر
میں بیں حضرت ارستاذ کے قلم فیض قم سے لکھ ہوئے بیش قیمت مستشرمضا بین کو بھی ومرتب
میں بیں حضرت ارستاذ کے قلم فیض قم سے لکھ ہوئے بیش قیمت مستشرمضا بین کو بھی ومرتب
کرنے کی کوشش کی ہے تا کرتشمیر ہوایت القرآن کے خصائص وی سن ایک نظر بیس قاری کے

تفسیر کی ضخامت اور جلدوں کی تقسیم

ساہنے '' جا کیں اور مفسر علام نے کن امور کو تفسیر میں چیش نظر رکھا ہے الگ الگ مضامین

وصفحات سے اخذ کرنے کے بچائے بسہولت مسلسل تحریر وصفحون کی شکل بیں سامنے آج کیں

تفسیر ہدایت القرشن کی کل آئی جدیں اور ۲۵۵، رصفحات ہیں، جن کی تفصیل جدد ارحسب ذیل ہے:

جدداول کل ۲۰۰ رصفحات پرمشمل ہے اور شروع کے جور پاروں (۱۳۲۱) کی تکمل تغییر ہے رپیجلداار ذی قعدہ ۱۲۳۸ھ مطابق ۵راگست ۲۰۱۷ء کوٹکس بورکی تھی۔

جلدووم کل عوال موقعت رمشمنل ہے،کل جا رباروں (۱۵م) کی کھمل تقسیر ہے البتہ موضوع کی مناسبت سے بارہ ۹ رکا پہلا رکوع بھی جلد دوم میں شامل کر لیا گیا ہے مفسر عدام نے اس جلد کے تتم بر بیعبارت کلھی ہے

بغضل الله تعالی ۱۱ جمادی ایاخری ۳۳۹ ه مطابق ۹ رماری ۴۰۱۸ و کوجهد دوم بوری جو کی۔

جد سوم کل ۱۹۱۵ رصفحات پر شمتل ہے، پرجلد ۹ را ارصرف تین پارول کی تغییر ہے بلکہ تو یں پارے کا پہلا رکوع اور گیا رہویں پارے کا سخری رکوع بھی اس کا حصر نہیں ہے سور اُ یونس پر بیجلدسوم پوری ہوئی ہے،اس بین بخیل کی تاریخ بھی درج نبیل ہے۔ نوٹ بمفسر علام نے تیسیری جلد کے بارے بیں ایک اور وضاحت بھی قر انگی ہے جو قاتل توجہ ہے:

"اندار بدیا ہے، اب تک جوانداز چل رہاتھ وہ بیتھا کہ یک مضمون کی آیات ککی کر مفرون کی آیات ککی کر مفرون کی آیات کی کر مفرون است کا ترجہ کیا جاتا تھا، چرعنواں قائم کر کے تقریر کی جاتی استحق، چرعنواں قائم کر کے تقریرا ور آیات کا ترجمہ اند زبدل گیا ہے، مفرونات کے بعد عنوان قائم کر کے تقریرا ور آیات کا ترجمہ ساتھ جاتا ہے، اس میں قار میں کو دراو شوار کی چیش آئے گی، آیت کے ساتھ نہ ہوئے کی وجہ ہے ترجمہ ملائے کی وحمت دائھ ٹی چڑے گی اور کی جو کے ترجمہ ملائے کی وحمت دائھ ٹی چڑے گئ سے اور کی گئین یاروں کی جد جہارم کل میں اور کی گئین یاروں کی

'' بیباں جدد چہارم کمس ہوگئی ،' کے جدد پنجم سورہ بنی اسرائیل سے نثر وع ہوگی ،اس پر بیس نے نظر ثانی کررکھی ہے ،اس بیس اگر چہ عنادین نہیں ہیں تگر ربط اور تفسیر واضح ہے ،اس لیے قلم کی لگام تھینچ رہا ہول۔

پھر ۽ لکل آخری تین صفحول میں' اضمیمہ'' کاعنوان لگا کر پہیے اپنے اسلوب تغییر پر روشن ڈالی ہے اور پھر جناب قاری محمد طارق انورصاحب پلوی کا تفصیلی محط تقل کیا جو ہدایت القرسن کی تعریف وتو صیف اور عظمت واہمیت پر دال اور لائق مطالعہ ہے۔ حضرت الاستاذ نے سوال وجواب قائم کر کے اسلوب تفییر سے متعلق میں کھھاہے'

سوال آپ نے بی تفریر کیوں تکھی ہے؟ اس میں کن بالوں کی دربات محوظ رکھی ہے؟

جو ب طلب بار بار الكوره موال كرتے بين ، بين ان كو جواب ويتا

ہوں، ہیں نے صرف ایک بات پیش نظر کی ہے وہ یہ کہ اللہ پاک کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ اپنے تاقص فیم کے مطابق اس کو ہیں نے سمجھ یا ہے، ب ضرورت ، تقییر وں کو ہیں نے سمجھ یا ہے، ب ضرورت ، تقییر وں کو ہیں نے سامنے تین رکھا، ابعتہ بیات ، لقر سن ، ترجمہ شخص البند ور فوا کہ شہری کوس سے رکھا ہے ، اس اندیشے سے کہ ہیں بہک شہاؤں اور بوقت فنرورت ، وح المحافی سے استفادہ کیا ہے ،

پہنے اور تغییر نے بھی ویکھا تھا، شروع کی جدول میں ان سے حوالے بیں ، اور مفروات کے ترجمہ میں شاہ عبدالقادرصاحب (قر آن کے پہلے ! محاورہ ترجمہ کرنے واسے) کو پیش تظرر کھ ہے ، اس کوالیہ می ترجمہ کہا گیاہے بس تناجما ہے ویا کرنا ہول ، میال مخونیس بنآ ۔ اس سے ریا وہ تبعرہ قار کین کر سکتے ہیں ''

جدی پنجم کل ۱۵۷۱ رصنیات پر مشتل ہے، یہ جدد ۱۹۱۱ رکا را اور ۱۹۱۸ ویل پارے کے ۲ ردکوع تک تقریباً ساڑھے تین پارول کی تفییر ہے اور سورتول کے حساب سے سورہ بنی اسرائیل سے سورہ مؤمنون کے نتم تک ہے۔اس کے آخریس میں سطور ہے 'اللہ کے فضل وکرم سے آج بتاریخ ۲۱ رزیج الماول ۱۳۲۷ ہے سورۃ المؤمنون کی تفییر پوری ہوئی''

جدد شقم کل ۵۲۸ درصفی ت پر مشتمل ہے، بیجد سور کا نور سے شروع ہوکر سورہ کا طریر بوری ہوئی ہے، اٹھار ہویں پارے کے قتم بیانصف آخرے بائیسویں پارے کے قتم کتا ہے، البتہ آخری ڈیر ھرکوع اس جلد میں شال نہیں ہے کیوں کہ وہاں سے مستقل مضمون میں "ک ہے، البتہ آخری ڈیر ھرکوع اس جلد میں شال نہیں ہے کیوں کہ وہاں سے مستقل مضمون "ک سور کا بیت "کی شکل میں شروع ہو رہ ہے، اس طرح بیہ جدد شقیم تقریباً ساڑھے جار پاروں (۲۲ تا ۲۲) کی تفییر ہے۔ اس جلد کے تتم پر مفسر علام نے بیا کھا ہے۔

"القد تعالی کی بے بایال عناظول سے بروز اقوار ۱۹۸۸ کی قعدہ ۲ اس ارتمبر ۲۰۱۵ کو دات میں ڈیڑھ بیج سور ق الفاطر کی تفسیر بوری ہوئی اید جدال کی افسیر بوری ہوئی اید جدال کی افسیر کی ایک جدال کی اور کی ہوگئی ہوئی ہوگئی ہوگ

جلد بفتم کل ۱۲ اهر سفیات بر مشتمل ہے، بدجلد سور ہُ یس ہے شروع ہوکر سورہ اسلام ہوئی ہے، اس طرح اس جلد میں ہے، پر جلد سور ہُ یس ہے، پر رہ اس جلد میں تقریباً پونے جار پاروں کی تقییر شامل ہے، پر رہ ۲۷ سے آخری ڈیڑھ رکوع ہے شروع ہے۔ ۲۳ سام ۲۵ سر بین پارے کمل ہیں اور ۲۷ سرویں کا تقریباً پون پارورکوع نم بر ۱۷ سرال ہے۔ اس کی پیکس پر دھرت الاستاذ نے بدکھاہے: کا تقریباً پون پارورکوع نم بر ۱۷ سرور برجہ ۱۸ جہ دی الدولی سے ۱۷۳ ھے مطابق

ارفروري١١ماء كوسورة الحجرت كي تفسير كلس بولي"

جدہشم کل ۱۰۸ر صفحات پر مشتل ہے، یہ جد سور ہ ق ہے شروع ہو کر سور ق الناس پر یوری ہوئی ہے، اس میں تقریباً سواچار پارے شامل میں، ۳۶ رویں پارے کا آخری یاؤ، ۱۳۰/۲۹/۲۸/ میرچاروں یارے کمنل۔

فترأنى ابتدا وانتهامين ربط

جداعظم کے آخر میں ایک علمی نکتہ بھی دکر کیا ہے جو قر آن کریم کی ابتدا وانتہا میں رجا و مناسبت بتلائے کے لئے لکھا گیا ہے.

> '' قرآب کریم بدایت کی دع سے شروع ہوا ہے اور بدایت میں رفنہ ڈا نے والے سے اللہ کی بناہ طلب کرنے پرفتم ہواہے ، پس ابتد اور انتہا ہم آ جنگ ہیں'' '' بحدہ قبی کیم محرم الحرام ۱۳۳۸ مدطا بی سموا کتو بر ۲۰۱۷ بروز و پرتغیر اور کی ہوئی''

گر هېول افتد

اس طرح ہدایت القرآن کی کل سٹھ جددوں کی خنی مت ۲۵۵ مرصفی ت پر مشتل ہے جو مفسر علام کے علیم الشان وافر ہے جو مفسر علام کے انگار نامہ شر یہ قیات صالحات اور جاری صنات کا ایک عظیم الشان وافر حصد ہے، بادی تعالی اس گراں قدر قرآنی وعلمی خدمت کو حضرت الاستاذ کے حق میں دفتھ بھار کے مقابد الرحق کا سچا اور حقیقی مصداق بنائے اور قار کین بلکہ پوری امت محمد ہے

کے سے قرآن پاک سے قرب اور سید گی راہ دکھانے کا قریعہ فرمائے ، تا کہ ہوت تقسیر یعنی ہوا ہت ، غزآن پاک سے قرب اور سید گی راہ دکھانے کا قرریعہ فرمائے ، تا کہ ہوت تقسیر یعنی فرایت ، غزآن کے ٹائٹل پر مندرج آیت ان حد انقرآن محد کلتی حی اقوم (بلاشہ سے قرآن نہایت سید گی راہ دکھا تا ہے) اور حسن نیت سے لکھے ہوئے ذریں قول 'ان شاء اللہ سے تغییر آپ کو قرآن کر یم سے بہت قریب کر وے گی'' کی عمی پھیل ہوجائے آئین یا رب العالمین بجاہ النبی الا میں مطابقہ وعلی آلیا جمعین۔

خواص کے لئے خاصہ کی چیز

حضرت الستاذمفسرعله مرحمدالله رحمة واسعة في الني ال تفيير كم بارب يل خود تحریر فرمادید ہے کہ 'بیخواص کے لئے خاصد کی چیز ہے'' اس خاصے کی چیز علمی عرف فی اور قر '' فی بے نظیر تفسیر کے حوالے سے ہم تلامذہ ، ترجمہ قرآن پاتفسیر بڑھنے اور پڑھانے والے مدرسين وطهبه، مساجد يا خواص وعوام كے علقوں ميں تفسير كرنے وائے اہل علم وائم _حضرات، نیز قرآن مجیدے ہدایت پانے کا شوق اور تمنار کھنے والے متلاشیان حق ، یا قرآن یاک کا قرب حاصل كركے روحاني سكون كے طلب كاروش القين كاعمى فريضه ہے كداس جليس القدر اور عظیم انشان تفسیر بدایت القرآن ہے بجر پور استفادہ کریں،عوام وخواص کے حلقوں میں اس کی معنویت وافا دیت برگفتگو کریں ،اس کی قدر ومنزلت اورعمی مقام ہے شاکفین تغییر کو روشناس کرائیں، ہراسلامی کتب خانے اور لائیر میری کی زینت بنائیں، اس تفسیر کا پیلمی دنیا یرحق بھی ہےاور حضرت الاستاذ کے جمعہ تلانلہ ہو منتسبین پر قرض بھی ،میالغہ آرائی نہیں بلکہ بنی برحقيقت ب كدية فيرعوام وخواص، طلبه وطالبات، على وائمة مسجد، واعظين وخطباء، يروفيسر وريسر ﴿ اسكالر، وْ اكْمْرُ وْ الْحِيْمَرُ الورقر آن كريم كے مطالعه كا شوق ركھنے والے تمام حصرات ومستورات کے لئے نہایت و قبع اور مفید ہے۔ '' یتفییرآ پکوقرآن کریم ہے بہت قریب کردے گی۔ان شاءاللہ

مولانامفتی سعیداحمہ پالن پوری کی علمی خدر مات

مولا نامحد كمال اختر ركن ادارة تحقيق وتصنيف اسلامي على كدُه

موت ایک الی حقیقت ہے جس سے ہرجاندارکو دوج رہونا ہوتا ہے کیکن بعض حادثات الیے ہوتے ہیں ،استاذگرامی حادثات الیے ہوتے ہیں جوائی والے ہی جھے نا قابل تا نی نقص نات چھوڑ جستے ہیں ،استاذگرامی حضرت مفتی سعیداحمہ پائن پوری کی وفات بھی علمی دنیا کے لیے بڑا خسرہ ہے ۔ وہ اب اس دنیا شرخیس دہلے گئراں قد علمی خد مات ان کو ہمیشہ زندہ رکھیل گی ۔ تفییر ،حدیث دور فقہ تیزوں عوم میں ان کو غیر معمول ملکہ حاصل تھا، احادیث کے مشکل ترین مقامات اور ایجا مت کو بہت بی آسان ترین اسلوب میں حل کر دیتے تھے۔ منطق وفل غداور علم صرف میں ابھی ان کا درگ نمایاں ہے۔

درس وتدرين

ورس و تدریس ان کا اہم میدان تھ، وہ نہایت کا میب مدرس اوشیق مربی ہے، ۱۳۸۳ھ ہم برطابق ۱۹۷۵ء سے سخر تک درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے، طویل عرصہ سے مادر علی دارالعوم و یو بندیش ترینی شریف جدداول اور طحاوی شریف پڑھارہے ہے۔ شخ احدیث شخ نصیراحمد خان کی رحلت کے بعد بخاری جلداول ان کے ذمہ کی گئی دوروہ شخ الحدیث کے منصب پر بھی فائز ہوئے اور انہیں صدر اسدرسین کی فرمدداری

طرزتدريس

تدریس میں ساوگی اور بے بٹاہ سادست تھی، افہام کی ایک خداواد صلاحیت حاصل تھی کہ معمولی توجہ ہے سننے والا بھی بات کو بور بےطور پر مجھ سے تھا گفتگو میں شفافیت کے ساتھ ول کشی تھی اورطرز مخاطب محبت والفت ہے بھرا ہوا تھا۔احادیث کی تدرلیں میں فقہاء کی آ راء اوران کے دلائل اور طرز استدلال کے ذکر کے ساتھ اجتہادی طریقہ اختیار کرتے اور تحقیقی مواد ہے بھر پور گفتگو کرتے تفسیر وحدیث میں مہارت کے ساتھ فقہ ادراصول فقہ کی تمام پاریکیوں بران کی گہری نظرتھی ، ملک و بیرون ملک کے فتہی سیمیناروں میں ان کی رائے كوخاص الهيت دى جاتى تقى ، دارالا فآء دارالعلوم ديوبندى فيّا وي كميني كےصدر تقے تصنيف وتاليف، درس وتدريس مين مهارت كيرما توتصنيف وتحقيق مين بحي امنياري مقام ركھتے تتھے تغيير، اصول تغيير، حديث اوراصول حديث، فقه اوراصول فقه بعم كلام اور فلسفه ان سب موضوعات بران کی تصانیف موجود جیں تقسر میں بدایت القرآن نہایت اہم ترین تفسیر ہے جس میں آیات احکام اور فقص القرآن برتفصیلی بحث کے ساتھ قر آن مجید کے تذکیری پہلو پر خصوصی توجہ دی گئی ہے، اصول تفسیر میں' الفوز الکبیر (جوشاہ ولی امتد کی فاری تصنیف ہے) کو مرحوم نے عربی میں نتقل کیا ہے، پھراس کی اردوشرے بھی کی جو''امعون الکبیر'' کے نام ہے

شائع ہو چی ہے۔

تقبیر کے ساتھ صدیث اور اصوں صدیث بی انہوں نے گرال قدر تصنیفی ضدہ تاہوں نے گرال قدر تصنیفی ضدہ تاہوں ہو یں اور اس سے متعلق متعددت نف منظرہ م پرآ کیں، ان بیل سے مقدمہ مسلم کی اردوشرح فیفل اُمعم کافی اہم ہے، ان کے دروس تر فدی کا مجموعہ ' تحقیق اللمعی'' کے مام ہے آ ٹھ جدول بیل شائع ہو چکا ہے، اس بیل برسول کی محنت ہے گرال قدر معمی ذخیرہ کو جمع کیا گیا ہے، الفاظ حدیث کی تشریح کے ساتھ تمام احادیث کی مدل و فصل تحقیق معلومات ہے۔ معمورشرح بیش کی گئی ہے۔ کما بالعمل کی معلی وفنی تشریح کے ساتھ قیمتی مقدمہ ہے اس کے علاوہ حدیث بیل متحدد تصانیف ہیں، بطور خاص اور م

طی وی کی شرح ''شرح معانی الآثار'' کی عربی شرح زیدة الطی وی ، دروس بخاری کا مجموعة تخفة القاری شرح بنی ری نه بیت مقبول بین علم اصوب حدیث بین مرحوم کی تصد نیف ریفرنس کی حیثیت رکھتی بین ۔خاص کر تخفة الدررشرح نخبة الفکر، شرح علل التر فدی اور تبذیب المغنی (جوعلم رجال بیس بنیاوی حیثیت رکھتی ہے) مقبول ترین ہیں۔

فقہ اور اصول فقہ کے ممتاز استاد ہے، اس میدان ہیں وہ بہت بلند مقام پر نظر
آتے ہیں، فقہ وا فناء کی تدریس کے ساتھ ان کی تصنیفی کا وشیس دنیائے فقہ کے لیے گراں قدر
سرمایہ ہیں۔ ان بیل سے ' حواثی الفتاوی نہایت اہم ہے، اسی طرح حرمت مصابرت حقیق
مواد پر مشتمل اہم تصنیف ہے، اس ہیں سسرالی اور وارہ وی رشتوں کے متعلق مفصل اور دلیل
احکام بیان کیے گئے ہیں، اصول فقہ ہیں ان کی متعدد معرکة الدراء تھی نیف ہیں، ان ہیں سے
کئی کتابیں دارالعلوم دیو بند کے علاوہ متعدد دینی مداری ہیں شائل نصاب ہیں، بطور خاص
''مبادی اماصوں اور اس کی شرح معین اماصول اصول فقہ سے ول چھی رکھنے والوں کے لیے
نہایت اہم ہیں۔ افراء کے آداب اور اس کی بنید دی شرائط کی رہنم لگ کے سے مرحوم کی کتاب
نبایت اہم ہیں۔ افراء کے آداب اور اس کی بنید دی شرائط کی رہنم لگ کے سے مرحوم کی کتاب
نبایت اہم ہیں۔ افراء کے آداب اور اس کی بنید دی شرائط کی رہنم لگ کے سے مرحوم کی کتاب
عدامہ شری کی شہرہ آ فاق کتاب 'شر صفور ورسم آلمق '' کی نہایت جمیقی رہنما ہے۔ جو بنیادی طور پر

منطق اورفلسفه بین بھی ان کودرک حاصل تھ، اس فن بین بھی ان کے تسنیقی جواہر ہے بیٹل ہیں ، ان بیس ہے مبادی الفسفہ کو بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی جس بیس فلسفہ کی تم م اصطلاحات کی عربی زبان بیس مختصر اور سیس وضاحت کی گئی ہے ، مبادی الفسفہ کی تشرح معین الفسفہ کو بھی بہت زیدہ مقبولیت حاصل ہے ، جس بیس حکمت وفلسفہ کے دقیق مسائل کی معین الفسفہ کو بھی بہت زیدہ مقبولیت حاصل ہے ، جس بیس حکمت وفلسفہ کے دقیق مسائل کی آسان اسلوب بیس وضاحت کی گئی ہے اورفلسفہ کی فنی بحثوں پر تفصیل ہے روثنی ڈ ائی گئی ہے اس ان کے علاوہ مفاح الحجوم ''کی مقبوں سنطق بسطق کی معروف کتاب '' جسلم العدوم ''کی مقبوں ترین شرح ارشاد الفہوم و فیرہ قابل ذکر ہیں۔

صرف ونحويس بھی مرحوم كوتكمل مهر رت حاصل تھی، جنانجی صرف ونحو ہے متعلق

ان کی متعدد کتابیں منظرعام پرآ چکی ہیں، خاص طور ہے ابتدائی درجات کے لیے آسان نحو اورآ سمان صرف ہے حدمفید ہیں فن تحو کی معروف کتاب'' کافیہ'' کی نہایت آ سمان استوب میں انہوں نے عربی اور اردو دولوں زیاتوں میں شرح لکھی، ارددشرے '' بادیے' کے نام سے اور عربی شرح '' وافیہ'' کے نام ہے شائع ہوئیں ۔معروف محدثین ،فقہاءاورراویان کتب کے تفصیلی سوانح بر شمل نهایت مبسوط دستاویز تیار کی ہے، جو"مث جیرمحد مین وفقیه ، کرام اور تذكره راويان كتب حديث ' كے نام سے شائع ہو چكى ہے، جو ضفائے راشدين ،عشر ه مبشره از واج مطہرات، بنات طیبات، مدینہ کے فقہاء سیعہ مجتبلہ ین، محدثین، راویان کتب حديث، شارهين حديث ،معروف فقهاء ومفسرين متكلمين اسل م ادر ديگرمشهور ترين شخصيات کے جامع ترین تذکرے پر مشتل ہے۔ اس کے علاوہ مشہور محدثین کے تفصیلی حالات رندگی برمشتل متعدد تصانیف مین، ان میں حیات لهام ابوداؤد، حیات لهام طی دی وغیره معروف و مقبول بیں۔ان کی تالیفات میں محفوظ منہ جو تین جلدوں برمشتل ہے، طالبان علوم نبوت کے لیے بیش قیمت تخدیب،اس میں ان نتخب آیوت واحادیث کوجمع کیا گیاہے جو بطور خاص طالبان علوم ديديد كا إيرانيات واخلاقيات كى دريتكي كي يينهايت ابهم جيل يومحفو هات" میں موجود آبیت واصدیت کو مداری میں حفظ یادکرایا جاتا ہے اور بیا کشر دینی مدارس کے نصاب ہیں داخل ہے۔

مسلم ہونیورٹی عی گڑھ اور جامعہ مید اسلامید دبی ہے سیمیناروں میں بیش کیے کئے چاراہم مقانوں کا مجموعہ اسلام تخیر یذیر دنیا ہیں' کے نام ہے شائع ہوا، جس میں عصر حاضر میں اسلام کو در پیش چیلنجز اوران چیلنجز وہ حالات میں اسلام کے قائدانہ کروار کی بحال پر نہا ہے۔ تفصیل ہے مائل اور حقق گفتگو گئی ہے ، ان کے علاوہ مختف موضوع سے بران کی اور مجمی جی تنافیات شروحات اور حواش ہیں ، جو متعقد موضوع ہے دلچین رکھنے والے اٹل علم کے سے مفید ہیں۔ ان بیل ہے تشہیل اور کہ کاملہ، حواثی وعناوین ایعن کے الاولہ، افاوات نانوتو کی در حمد اندا اواسوند ، کامل بر بان اللی، ججد القدام بالغظر بی ، مجموع میں خطبات، وین کی نانوتو کی در حمد اندا اواسوند ، کامل بر بان اللی، ججد القدام بالغظر بی ، مجموع میں خطبات، وین کی

بنیادی اور تقلید کی ضرورت، مسلم پرسنل لاء اور نفقه مطلقه وغیره اہم ترین علی تحقیق تالیفات ہیں۔ ایک طرف جہاں وہ کثیر اتصانیف محقق اور با کمال مدرک تنے وہیں متنوع علمی جہات پر کال وسترس رکھتے تنے، مدارس ویدیہ میں متداول تمام فنون میں ان کی حیثیت ایک مرجع کی متحقی، ان کا درس تبایت موثر گفتگو کرتے تنے، انداز تحریر بھی اسبوب بیان ہی کی طرح آسان، عام فہم، معلومات سے پراور نہایت موثر گفتگو کرتے موثر تھا، مند تعلیم مرحوم کی خدہ ت سے و نیا کوفیض یاب کرے اور ان کے سے مفقرت اور بلندی درجات کا ذریع بیائے۔ آئین۔

حضرت الاستاذمفتى سعيداحد پالن پورى رحمة القدعليه بحيثيت مدرس، مصنف و مؤلف

مولا نامحداحسان ندوى قاسمي

میدونی دارالفناء ہے، یہاں جو بھی آیا ہے ایک ندایک دن بدونیا چھوڑ کر جاتی ہوائی ہے اس کے بغیر کوئی چارہ نہیں، لیکن اللہ کے بچھ بندے ایے بوتے بیل کدان کے جانی ہوتا ہے، اورگاؤں ہی نہیں بلکہ پورا عالم باتم کناں بوتا ہے، ای لئے تو کہا گیا گیا ہے کہ ''موت العالم موت العالم'' بعنی ایک عالم کا دنیا سے چلا جانا پورے ایک عالم کی موت ہے، ایسے بی پاکیز ونفول بیل سے حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری کی موت ہے، ایسے بی پاکیز ونفول بیل سے حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری کی موت ہے، ایسے بی پاکیز ونفول بیل سے حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری محمد میں سے کوئی ہوئی ہیں ہے جانے 19 مئی میں اپنے ما لک حقیق سے جانے اور و بیل جو گیشوری کے مسلم اوشیورہ قبرستان بیل سے رہا کی ہوئے۔

وہ بڑی خوبیوں کے حال انسان تھے، راقم الحروف آپ کی کن کن صفات کو بیان کرے اور کن کن کن صفات کو بیان کرے اور کن کن کو نظر انداز کرے ، حقیقت تو یہ ہے کہ آپ پوری ایک الجمن تھے، بوں تو راقم الحروف جب دارا معلوم ندوۃ العلم المحاصور بی تعلیم تھا اور آپ کے ہم حدیث وفقہ کی شہرت سنن تھ ، اور آپ کی کمآب تحقۃ الدر شرح نخیۃ الفکر اور تحقۃ الاہمی شرح سنن التر ذی مطالعہ کرتا تھ ، تو دوران استفادہ آپ کی تبحر علمی کا ، تح فی اندازہ ہوگی تھ ، دل ہی ول میں حسرت ہوتی تھی کہ کاش حضرت ہوتی تھی ، ول ہی ول میں حسرت ہوتی تھی کہ کاش حضرت ہے ہراہ راست ملاقات یہ کسپ فیض کا موقع مل جو تا ، آپ کے متعمق اس ناچیز کی زبان سے خوب وحا ئیں نگاتی تھیں ، لیکن دارا معلوم ندوۃ العلم و گھنو سے فراغت کے بعد دور و کھدیث (نضیات) کے لئے راقم الحروف نے جب وار العلوم دیو بھد کا موقع ملاتو جو با تھی میں ان کے طفرت الاست ذمقتی سعید احد صاحب پالدہ رک سے قصد کیا ، اور بخاری شاخل و با تھی میں انہیں بالکل و بیا ہی

پایا بلکہ جنتا منا تھا اس سے بر صرکر پایا۔ ع

شنیرہ کے بود ما نند دیدہ

حدیث یاک ہے آپ کے شفف اور شوق کویش کس انداز ہے ہین کروں کہ آپ عام طور پر بورا بورا سال روزانه ڈھائی گفتے پڑھاتے اورا خیر سال میں جب ویگر اساتذہ كاسباق كمل موجاتے تو آپ سات بج سے سازھے بارہ بج تك كمل يرهاتے تھے اور تبجب کی بات ہے ہے کہ دوران ورس یافی وغیرہ کی طرف خیال بھی نہیں جاتا تھا اور، نہم کی ذوق وشوق ہے بخاری شریف پڑھاتے رہتے تھے، آپ خود صدیث پاک بالکل صاف صاف برصن اورتوطیح وتشریح بھی بالکل صاف کرتے اور تھبر تھبر ایک ایک بات صاف کہنا اور پیچید گیوں کو دور کر دینا آپ کے درس کا خاص پہلوتھ ، آپ یورے سال بخاری شریف ایک بی انداز سے پڑھاتے تھے، عام طور سے دیگر مداری کا حال ہے کہ شروع سال میں خوب بھی، چوڑی بحث کریں گے اور سال کے اخیر میں صرف عبدت خوانی پراکتف کریں گے۔ ایب آ ب مھی نیں کرتے تھے،آ ب کے بر صانے کا انداز برا ارال اور دلچسی تھا،جس نے آ ب ا استفاده کیا ہے وہی اس درس کی اثر انگیزی کا لطف اٹھا سکتا ہے ، جو حدیثیں پکھیمشکل معلوم ہوتیں، آپ اے اس طرح حل فرہ نے تھے کہ طلبعث عش کرتے رہ جاتے تھے، صدیث بنجی كا جوطكه الله في آب كوود بعت كياتها ، جي كوتا ونظر في يورب مندوستان بين دوردورتك اس میں آپ کا تانی نہیں دیکھا ،آپ کا جب وہ اندرزیاد آتا ہے تو آپ کے لئے ول سے دعا ئيل كلتي جين ، و وفر مات تھے كدر يكھو جي أي ايدهديت ہے ، اس على امام اعظم الوحنيف يد کہیں گئے ، کیول کدان کا اصول یہ ہے ، دور مام یا لک ، امام شافعی دمام احمر بن طبیق میکہیں م كيوب كدان كاصول بيربي بمطلب ميكه آب كوائر كرام مهم التد كاصول اوران کے مسالک اس طرح متحضر نتھ کہ آپ اصول سے ہی ائمہ کے مسالک بمجھ جاتے ہتھے اورائم کے مسانک اور دالاکل اس طرح بیان کرتے تھے جیسے آپ کے س منے کوئی کتاب کھلی مواورآب ای میں نقل کردہ موں۔

طالبین حدیث جانے ہیں کہ بخاری کا ترجمۃ الباب بچھنا کس قدرمشکل کام ہے البیان آپ اے چنگیوں میں طرف ہے اور یہ بات تو بہت ہی مشکل ہے کہ امام بخاری البیان آپ اے چنگیوں میں طرف ہوں؟ آپ اے بھی اختبائی سمانی کے ساتھ طی فرہ تے ہے آپ اس مسئلہ میں کس ایھنا ہے فرماتے ہے ۔ اوھرادھرکی ہت بالکل فد کر اللہ ہے۔

ایک طرف تو آپ خود بھی کا میاب مدر سر اوراستاذ ہے دوسری طرف ممتاز مصنف اورمؤلف بھی ہے، ورجنوں کا بین آپ کے سیال قلم سے منظر عام پر آئیں اوراہل علم و نظر سے خوب دادو جسین حاصل کی ، پھی معروف کت بین بہاں ذکر کی جاری بین بین درحمة الله الواسعة شرح ججة الله البالغہ پانچ جلدین مصل آغییر جابیت القرآن ، تخفة الامحی شرح ترخی آخی جلدین محمل ، تخفة الدروش تخبة ترخی آخی جلدین محمل ، تخفة الدروش تخبة الفکر علمی خطب سے دوجلدیں ، فقد ختی اقرب الی العصوص ہے، فیض المحمل مشرح مقدمة المسلم ، بادبیشر کا فیہ ، وافید شرح کا فیہ حیاست الم طی وی ، ذیدة الطیحاوی ، آسان صرف ، آسان موق ، آسا

آپ ؓ نے اپنے بعد جو اولا دیجھوڑی ہے وہ بھی قابل رشک ہے،آپ کا پورا خاندان علم کا گہوارہ ہے،ایک وہ بچول کے علاوہ سب حافظ قرآن ہونے کے ساتھ ساتھ عالم بھی ہیں،اور جبرت کی ہات ہے کہ بہوویں بھی حافظہ ہیں، فالمحد مندعلی اڈلک۔ راقم الحروف اس بات پر جنن بھی الندرب العزت کاشکرادا کرے کم ہے، کہ اس

نے جھے بھی آپ سے جماری شریف جلداول پڑھنے کا موقع عطافر ماید وراس سے جھے جو فائدہ پہنچا بندہ اس کو بیان کرنے سے قاصر ہے۔

اخیر میں اللہ سے دست بدعا ہوں کہ وہ استاذ محتر م مفتی سعید احمد پالن پورٹ کی بال ہال مغفرت فرمائے۔ آبین بال مغفرت فرمائے۔ آبین بال مغفرت فرمائے۔ آبین میں بال معظم اس ادا ہے کہ رہ بن اس بدل منگی اک مقص سارے مشہر کو وہران کرگیا





اوصاف و کمالات اور امتیازات و خصوصیات



اے علم! ترا قافلہ سالار کہاں ہے؟

حضرت مولا نامحم سلمان بجنوري مساة حديث وفقه دا رابعلوم ديوبند

25 رمضان 1441 ه مطابق 19 رمتي 2020 ه منگل كا دن ، يوري ملت اسل میداور بالخصوص اس کے مرکز تقل دارانعلوم و بوبند کے لئے رہنج والم کا پیغام رہ یا کہ اس ك يشخ الحديث وصدر المدرسين اورعلوم وفنون كي جامعيت بيل نمونة سلف حضرت مواذا نامفتي سعیداحرصا حب یالن یوری چندروز ہ علائت کے بعد مسافران آخرت میں شامل ہو گئے۔ انا لله واتا اليه راجعون _ان العين مدمع والقلب يحزن ولا نقول الإماريضي ربنا وانابفرا قك ما شيخنا کحز ونون ـ

بيه جا نكاه خبر چندمنٹول بيل دنيا كے طول وعرض بيل تين گئي اورتم م دين طبقوں كو سوگوارکزگٹی ،سب لوگ ایک دوسرے ہے تعزیت کرنے لگے ،ان کے تلاندہ کویتیمی کا احساس ستانے لگا، بڑے بڑے علاء خراج عقیدت بیش کرنے لگے دورتم، م ال نظر أیک عجیب خلا محسول کرے فکرمند نظر تنے لگے اور سبحی کی زبان حال ہے گویا پہضمون ادا ہونے لگاہے عجب قیامت کا حادثہ ہے کہ افتک ہے آسٹیں نہیں ہے زیس کی رونق چی گئی ہے،افق یہ مہر سیس نہیں ہے ترى جدائى سے مرے والے اوہ كون ہے جو حزيں تہيں ہے؟ حضرت الدستاذَ كي وفات يرتحريري وزباني تاثرات اوراظهي ررنج وهم كاايك غير معمول سلسلہ جاری ہے،مض بین پرمضابین چلے آرہے ہیں،رسائل کے خصوصی تمبر تکالے چارہے ہیں بخود جارے پاس اشاعت کے لئے اچھے اور معیاری مضامین ، تی تعداد میں آ چکے ہیں کدان کورسا سے جارشاروں کی ضخامت میں بھی سیٹناممکن نہیں ہے۔الی صورت حال میں اس مدیر عاجز کے لئے اس کے سوا جارہ نہیں کہ وہ نہایت اختصار کے ساتھ اپنے جذبات و تا ترات پڑی کرے۔ جذبات و تا ترات پڑی کرے دیگر بات سے استفاد ہے کی راہ جموار کرے۔ حضرت ایاستاذ قدس سرہ کے امتیازات و خصوصیات پر لکھنے والوں نے اپنے ، ہنترین انداز میں روشنی ڈالی ہے، جس کے نمونے آئندہ صفحات میں آپ کے سامنے آئیں گے ، اس کو تا ہیں نے اس عظیم شخصیت کی ونفراد بہت کو جس انداز میں محسوس کی اس کا ضا صہ بھائی طرح ہے۔

(۱) مثانی مدر ت حضرت کی شخصیت مباد کد کی شاه کلید ، احقر کی نظریس تدریس به و ماف به وه فطری اور بنیادی طور پر مدر ت سخے ، معلم شخے اورا گر آپ خور سے دیکھیں تو صاف محسول ہوگا کد ان کا ملک تدریس صرف در سگاہ تک محدود نہیں ہے ، بلکہ وہ اپنی تھنیفات اور تقریر و تحریر بیس بھی آیک شجیدہ اور شفل و ماہر استاذ ، می نظر ت تے ہیں ، جواپ فن ہر پوری طرح وہ طرح حاوی ہوکر اپنے قاری اور سامح کو بھی آئی طرح مضمون سمجھاتے ہیں جس طرح وہ ورسگاہ بیس گرافشانی فرماتے ہیں۔

تدریس کے لئے صفرت کی سنجیدگی اور محت مثانی تھی ، وہ فریضہ تدریس کی انجام دہی اس طرح فر استے تھے جیسے اس کو مقصد زندگی سیجھتے ہوں ، اس کی مید برکت تھی کہ اللہ دب العزت نے ان کے سبق کو بے نظیر مقبوبیت سے نواز اجس کی شہرت ملکوں ملکوں تبینی ۔

دب العزت نے ان کے سبق کو بے نظیر مقبوبیت سے نواز اجس کی شہرت ملکوں ملکوں تبینی ۔

یہ سعور کیستے ہوئے اچا تک یاد آیا کہ ہم ہے، تعلیمی سال کے ۱۸۰۰ھ ۔ ۱۸۰۸ھ میں حضرت سے ترفذی شریف اور طی وی شریف پڑھی اس کے اسکی سال کے ۱۸۰۰ھ ۔ ۱۸۰۹ھ میں محضرت سے ترفذی شریف اور طی وی شریف پڑھی اس کے دفتر میں ایک الودا تی تقریب منعقد کی گئی ، اس میں ہیں رہ ایک ساتھی (مولا نا ظفر احمد اعظمی) نے ایک الودا تی نظم چیش کی جس کا پہلام معرع اس طرح تھا ہے۔

ع ہے جنبتے کھیلتے منظرتو ہول گے، ہم نہیں ہول گے اس لظم میں انہول نے حضرات اسا تذہ کرام کے یارے میں بھی چی

محبت وعقیدت کا اظہار کیا ،اس میں حفرت الاستاذے متعلق شعراس طرح تھا۔ وہ کس پرورسگاہ جامعہ مغرور ہے بارو! سنو! وہ افتخار ارض یالن پورہے بارو!

اس سے اندار وکی جاسکتا ہے کہ اب سے تمیں پینیٹس برس بہیے بھی ان کا درس طلب کے درمیان مقبولیت کی مس معراج پرتھ اور اب تو بد شبدان کے درس کی مقبولیت ملکوں کی سرحدوں کو بہت چیچے بھوڈ گئی تھی اور بی عالم ہوگیا تھ کہ (میر کے شعر میں ترمیم کرکے) کہا جاسکتا ہے۔

ہم ہوئے ، ہم ہوئے کہ چیر ہوئے سب اس کے درس کے اسیر ہوئے کے مہیر ہوئے سب سے زیدہ مسلسل حضرت الاستاذ قدس مر فی دوسری صفت جس کواس کوتاہ ہمت نے سب سے زیدہ محسلسل حضرت الاستاذ قدس مر فی دوسری صفت جسان کے زندگی کا جر نزہ لیا جائے قو اندازہ ہوگا کہ وہ چوبیں گھنٹے میں کوئی وقت کی یہ مقصد کام کے بغیر گزارنے کے قائل ہی فہیں شے ان کی تدریس گھنٹے میں کوئی وقت کی یہ مقصد کام کے بغیر گزارنے کے قائل ہی فہیں شے ان کی تدریس کی طرح تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی سارے سال جوری رہنا تھا، یہاں تک کہ سفر میں بھی مسووات کی تھی اور پروف ریڈنگ وغیرہ کا کام کرتے رہتے تھے۔ پھر تدریس صرف دار العلوم کے اسبان تک محدود و نہیں تھی ، بلکہ گھر پر کہیں اور پھر پوتوں کو پڑھانے کا معمول ہر دور میں جاری رہا۔ اس کے ساتھ ان کا تجارتی مکتب ان کوتوں کو پڑھانے کام عمول ہر دور میں جاری رہا۔ اس کے بھی سارے کام خود اس مکتب کہ سارے کام خود اس کے بھی سارے کام خود اس کے بھی سارے کام خود اس کوتا تھا کہ باری تعالی نے ان کوتوں عمل اور تو گئی کی مارے کام خود اس کے بین خصوصی رحمت سے کام لیا ہے۔

(٣) جامعیت حضرت الاستاذ رحمدالند کاسب سے اہم القیاز ان کی جامعیت بہانتہ کا سب سے بہلے تو جامعیت علوم وفنون کے سب سے بہلے تو جامعیت علوم وفنون کے کہ وہ بیک وفت ایک ممتار محدث مضرا ورفقیہ تو شے ہی ،اس کے علاوہ منطق وقسفہ اور نو وصرف جیسے علوم آیہ میں بھی گہری نظر اور مہارت کے حال شے ، پھر یہ جامعیت تدریس اور تالیف میں بھی نمایوں ہے۔وہ ان تمام علوم وفنون کی تماییں ہے تکان پڑھاتے ہے

اورتقریاً ان تمام بی علوم شران کی تالیفات بھی ہیں، جن شرے بہت کی گاہیں مداری کے علاوہ کے نصاب میں دافل ورس ہیں۔ زبانوں کو دیکھا جائے تو وہ عربی اردواورفاری کے علاوہ انگریزی ہے بھی بخوبی واقف تھے۔ان تمام صلاحیتوں کے ساتھ، حضرت شاہ و کی القد محدث دہوئی اور ججہ الاسلام حضرت نا وتو گی کے علوم سے گہری واقفیت اوران کی تدریس وتشریح نے ان کی شخصیت کی علمی کیرائی و گہرائی کوعومی اعتراف اور تبول عام عطا کردیا تھا۔

جامعیت کا ایک پہلو یہ بھی تھا کہ وہ شریعت وطریقت دونوں کے شاور تھے اس طرح وہ اعلی درجہ کے مدرس مقبول مقرر اور عالی مقام مصنف سے اور ان متیوں میدانوں بالخضوص تدریس اتصنیف بیسان کا مقام بلند ان کے نام کوزیدہ جادید کھنے کے لئے کائی ہے بالخضوص تدریس اتصنیف بیسان کا مقام بلند ان کے نام کوزیدہ جادید کھنے کے لئے کائی ہے میں ان کا مقام وہمت: حضرت الاستاذ کی ایک نمایاں صفت جو ہمیشدا حقر نے محسوس کی وہ ان کی خود اعتماد کی اور ہمت وحوصد تھ ،خود اعتماد کی کا بیام تھ کہ بھی ہی بی بات چیس کے میں کہ کی اس میں بھی گفتگو کرتے دیکھا جہاں ان کے چیش کرنے میں جھی گفتگو کرتے دیکھا جہاں ان کے جی اس میں بھی گفتگو کرتے دیکھا جہاں ان کے حداث کو رہے تاہ کی فرق ندآ تا ابساد قات وہ عام رائے سے مختلف کسی رائے کا اظہار فریا تے تو اس میں بھی کوئی فرق ندآ تا ابساد قات وہ عام رائے ہے مختلف کسی رائے کا اظہار فریا تے تو اس میں بھی دن کی بے پناہ خوداعتماد کی کارفر بارائتی۔

جہاں تک ہمت و حوصلہ کی بات ہے تو اس باب میں ان کی تظیریں کم ملیں گی۔ مشکل ہے مشکل حالت اور بڑے ہے بڑا صدمہ پیش آنے پر بھی ان کی ہمت اور صبر و کیھنے کی چیز ہوتی۔ احقر کواس کاسب سے پہلا تج بہاں دفت ہواجب شوال ۱۳۵۵ ہیں ان سے بڑا تج بہاں دفت ہواجب شوال ۱۳۵۵ ہیں ان سے کے بڑے صاحبز اوے مول نارشید رخمہ اللہ کی ایک حادثہ بیل شہا دت ہوئی اور حضرت الاستاذ منطر بیل ہونے کی وجہ سے جنارہ بیل بھی شریک نہ ہوسکے۔ پھر جب تشریف یائے تو اگلے دن احقر تعزیت کے لئے حاضر ہوا مال وقت چید مقامی اور بیرونی حضرات بھی وہاں پر موجود تھے ،تعزیت کے لئے حاضر ہوا مال وقت چید مقامی اور بیرونی خضرات بھی وہاں پر موجود تھے ،تعزیت کا ایک آدھ جملہ کو حضرت نے کی منٹ تک آئی آمیز گفتگوفر مائی جس پر احتر نے عرض کیا کہ حضرت ایک تعزیت کے لئے حاضر ہوئے تھے ،لیکن آپ احتر نے عرض کیا کہ دورت سے ،لیکن آپ سے ال کر دماری تعزیت ہوگئی اور جمیں سکون ملہ واقعہ بیر ہے کہ اس دان رضا بالقف کا اعلیٰ سے ال

ترین نموز ہم نے ویکھا۔ آخرین (وفات سے چند ، و پہلے) دومرے صاحبر اوے حافظ سعیدا حمصاحب رحماللہ کے انتقال کا صدمہ بھی ای حبر وہمت کے ساتھ برواشت کیا۔

یکی حوصلہ بھاری اور تکلیف میں سامنے آتا تھا ، آخر کے آٹھ دیں سال مختلف امراض اور تکالیف میں گزرے ، لیکن ان سے بات کرکے یا ان کے کام و کی کراہیا محسوس ہوتا تھی جیسے کوئی خاص بات می شہو۔ ای ہمت وحوصد کی وجہ سے بداوقات بھاری اور علائ پر ضروری توجہ نہ ہونے کی صورت بھی چیش آتی تھی۔ ایسے بعض مواقع پر ، جب اصاخر کا توجہ بر امان کا فی شہوا تو اللہ تعلق نے حضرت مولا ناریاست علی صاحب بجنوری نوراللہ مرقد ہ کے در اید متوجہ کراہی ، جن کی بات کا معاصرین میں سے زیادہ کا ظاکرتے تھے اور ان کو بھی حضرت اللہ متافعہ سے تھے اور ان کو بھی حضرت اللہ متافعہ کے در اید متوجہ کراہی ، جن کی بات کا معاصرین میں سے زیادہ کا ظاکرتے تھے اور ان کو بھی حضرت

حقیقت میہ کے حضرۃ الاستاذ مولا نامفتی سعید احمد صاحب پالن بوری تورامقد مرقدہ کی شخصیت اس دور بیں ان شخصیات بیل تھی جن سے علم وفن کی آبر دقائم رہتی ہے اور خلق خدا کے دلوں بیں ان کی عظمت بیٹے جاتی ہے اور ان کے نام اور کام زندہ جا وبیدر ہے ہیں۔

خدا کے دلوں بیں ان کی عظمت بیٹے جاتی ہے اور ان کے نام اور کام زندہ جا وبیدر ہے ہیں۔

جی تو نہیں چا ہتا کہ اس تذکر ہے کو مختصر کیا جائے ، نیکن سردست اختصاد کے سواجا رہ بھی نہیں ہے ، آئندہ جب تو فیق ہوگی ان شاء اللہ بچھ مزید معروضات پیش کی جا تیں گئے۔

گر

.....ناياب ہيں ہم

بياد أستاذ الأساتذه ، محدث كبير حضرت مولانامقتى سعيدا حدصاحب بإنن بورى نوراللد مرقدة شخ الحديث وصدر المدرسين وارالعلوم د بوبند (ولادت. ۲۰۳۰ ه مطابق ۴۹۳۲ء، وفات ۱۳۳۱ ه مطابق ۲۰۲۰ء)

تحرير: مفتى محمسلمان صاحب منصور بورى استاذا عديث والما قرة جامعة قاسميد مدرسة شاى مرادآ ياد

رمضان امبارک ۱۳۳۱ھ کی ۲۵ رتاری اور ۱۹ رمی اور ۱۹ مرکی ۱۹ منظل کا دن امارے کے اور ۲۹ مرکئی ۱۶۰ منظل کا دن امارے کے اور بھم جیسے بزاروں افراد کے سئے بہت صدمداورافسوں کا دن تھا، جب سے اشراق کے وقت بہارے مجبوب وشفق اور مہربان اُستاذ گرامی قدر، قکر ولی اللّبی کے ترجمان، علوم نانوتوی کے اُمین، دارالعلوم دیو بند کے شخ الحدیث اور صدر المدرسین، محدث بمیر حضرت مول نامفتی سعیدا حمد صاحب پالن پوری رحمہ اللہ تعالی مینی کے ایک اسپتال میں اپنے خالق دی مک کے در بار میں بھمد مجرد و نیاز حاضر ہوگئے، اناملہ وانا الیدراجھون۔

جوبھی دنیا میں آیا ہے، اُسے بہر حال یہاں سے جاتا ہے، سکن بعض حضرات کا جاتا ہے، سکن بعض حضرات کا جاتا ہے، اور اُن کی یو یں سا بہاس ل ذبن ودیا نے میں رہی اور اُن کی دویں سا بہاس ل ذبن ودیا نے میں رہی اور اُن کے خلاکو بہت زیادہ محسول کی جاتا ہے، بالخصوص کسی عالم ربانی کا دنیا ہے اُٹھ جاتا ہے، بالخصوص کسی عالم ربانی کا دنیا ہے اُٹھ جاتا ہے، بالخصوص کسی عالم ربانی مضیفہ راج سیدنا جاتا ہا سات مناسب جس کی حضرت میں کہ حضرت میں کرم انقد حالی وجہد کا مقولہ ہے '' اِذا مات العالم اُلمَّة اِلْمَا مِنْ اللهِ اللهِ اللهِ اللهِ اللهُ اللهِ اللهُ کا اللهُ اللهُ اللهُ کا اللهُ اللهُ ہوجاتا ہے، جے تی مت تک کوئی چیز پر جب کسی عالم کا انتقال ہوتا ہے تو اسلام میں ایس خلا ہوجاتا ہے، جے تی مت تک کوئی چیز پر

نہیں کرعتی) وجہ اس کی میہ ہے کہ ہم عالم کی ایک اقلیازی شان ہوتی ہے جوائی کے ساتھ رخصت ہوج تی ہے۔ ویکھنے میں بظاہر سب کام جاری رہتے ہیں الکین قدم قدم پر جانے والے کی کی کا حس س بھی ہوتار ہتا ہے۔

ایسے آئی نایاب ملاء رہائیتن یں حضرت الاستاذ مفتی صاحب رحمۃ القد علیے کا بھی اور شار ہے۔ آپ نے قمری اعتبار ہے م ارس ل اور شکی اعتبار ہے م ارس ل اور شکی اعتبار ہے م ارس ل اور شکی اعتبار ہے م ارس ل کی عمر یو تی اور نصف علمہ کی تک وارا تعلوم دیو بندگی مند تدریس پر قائز رواکر بڑا رہا بڑار تشرگان علوم نبوت کو بھی تھانیف بھی تھرکر سیراب فرہ یا ، اور نصر ف یہ کہ تدریس ؛ بلکہ بیش قبست نہایت مفید اور نافع تھانیف اور شروحات لکھ کر آمت پر احسان فرہ یا۔ اس اعتبار ہے آپ کی قامت عالی زند گا جادید بی اور شروحات لکھ کر آمت پر احسان فرہ یا۔ اس اعتبار ہے آپ کی قامت عالی زند گا جادید بی رہے گا ، ان شاء اللہ تعالی ۔

مرور، لم حضرت في مصطفى صلى التدعيد وسم كارشاد عالى به "إذا مسات الإنسال الفطع عنه عمله إلا من ثلاثلة إلا من صدقة جادية، أو علم يُستعم به أو وليد حساليم يذعو له " (صحيح مسلم ٤١١٢) (يتى جب انسان ونياسه چا أو وليد حساليم يذعو له " (صحيح مسلم ٤١١٢) (يتى جب انسان ونياسه چا جا تا هم أو أس ك أعمال كاسلسه منتظع موج تا به اليكن تين چيزي الى بيل جن كا اجر وقو اب بعد يش بحى جادى ربتا هم (١) صدقه جارير (٢) علم نافع (٣) وعاء فيركر في والى أولاد)

القدتبارک وقع کی نے حضرت مفتی صاحب رحمة الله علیہ کو إن تیموں معادتوں سے مجرد ورفر مایا تق مصدقہ جاریہ کے ساتھ ساتھ علم نافع اور صالح اولا در جوسب ماشاء الله قرآن میں کریم اور علم وین سے وابستہ جیں) آپ کے سئے اُج وقواب میں اضافے اور آخرت میں رفع درجات کا فرد اید بنتی رہیں گی۔

 اُجاگر کی کرو) خاص طور پرایسے حضرات جن کی زندگی بعد والوں کے سئے مشعل راہ اور بہترین نمونہ ہو، اُن کی قابل تقلید باتوں کوسامنے لانا بجائے خود بہت نفع کی بات ہے۔ اس لئے ہم مناسب بجھتے ہیں کہ حضرت الاستاذ رحمت الندعدید کی چند نمایاں صفات کو اختصار کے ساتھ عرض کریں ، تا کہ ہمارے اندر بھی اُن کو، پنانے کا جذبہ پیدا ہو سکے

(۱) اوقات کی حفاظت: - حضرت مفتی صاحب رحمة الشعلید کی رندگی کا بہت بی اور روش پہویہ ہونے دیا اور ایسے مشاغل و معروفیات سے اپنی عمر عزیز کو بالکل ضا کے نہیں ہونے دیا اور ایسے مشاغل و معروفیات سے اپنی کو دوررکھا جن کی وجہ سے آپ کے علی سفر ہیں کوئی ضل پڑسکی تقا۔ جن حضرات نے آپ کوقریب سے دیکھا ہے، وہ اس بات کی گوابی ویں گے کہ طبی تقاضول اورو نیوی ضروریات کے علاوہ آپ کی چوئیں گھنٹے کی پوری زندگی کسی ندکسی خیراور فائد سے کہ کام بی میں گذرتی تھی ۔ مدرسہ کا وقت تدریس یا بوقت ضرورت تعلیمی وانظامی مشوروں میں گذرتی جب کہ گھر میں درس کی تیاری ، مطالعہ یا تصنیف وتا ایف میں دریرات کی مشوروں میں گذرتی جب کہ گھر میں درس کی تیاری ، مطالعہ یا تصنیف وتا ایف میں دریرات کی مشوروں میں خود بی پڑھا دی کرتے تھے۔ درمیان میں اگر وقت ملی تو پر راماحول اس طرح کا بنارکھ تھا کہ کیا جب کی زندگی کا کوئی تو فنول ضائع نہ ہو، ای کی برکات تھیں کہ آپ کو افتہ تعالی نے تظیم آپ کی زندگی کا کوئی تو فنول ضائع نہ ہو، ای کی برکات تھیں کہ آپ کو افتہ تعالی نے تظیم الشان کا موں کی تحییل کی تو فیق عط فر ، ئی ، جن کی تیاری کے لئے پوری پوری اکی یوری اکیٹری کی الشان کا موں کی تحییل کی تو فیق عط فر ، ئی ، جن کی تیاری کے لئے پوری پوری اکیٹری کی وری اکیٹری کی میاروں بیر تی ہے۔

حضرت الاستاذ کی زندگی ہے جمیں بیسبق ماتا ہے کہ جو شخص بھی اپنے مقصد زندگی کو متعمد زندگی کو متعمد ندگی کو متعمد ندگی کو متعمد ندگی کو متعمد کے نظام الله وقات بنا کر میسوئی اور دب جمعی کے ساتھ دمخت بیس کے گا، وہ ضرور کامیاب جوگا۔القد تعدالی جم سب کواپنے آوقات اور خداداد صلاحیتوں کی قدر کرنے کی توثیق عطافر ما کیں ، آبین۔

(۲) تفون استعداد ۔ حضرت مفتی صاحب کواللہ تبارک وتعالی نے استعداد کی چھٹنگی اور قائل رشک علمی گیرائی ہے جس مرفراز فر مایا تھا۔ نحو وصرف سے لے کرفقہ و حدیث اور تفسیر تک تمام عنوم پر آپ کی نظر تھی ، اور برموقع حسب ضرورت اُن با تول کو مرتب کرنے کا سلیقہ بھی آپ کوعطا ہوا تھا۔

اور قا ہر ہے کہ یا کم اسباب میں میں رسوخ اجا تک حاصل نہیں ہوج تا المکہ اُس کے لئے شروع ہے جا کہ اُس کا کے لئے شروع ہے جی محنت اور جدوجہد ضروری ہوتی ہے۔ آ ہے کی استعداد کیسے بنی ؟ اِس کا تذکر وفر ماتے ہوئے مدرسہ شاہی مراد آ باد کے جلاب دستار بندی (منعقدہ ۴۰۲جون ۲۰۱۳ء برومنگل) میں خطاب کرتے ہوئے آ ہے نے ارشاد فرمایا

" مدرسہ معنی پڑھنے سے علم نیس آتاء آپ کہیں گے کہ ہم تو پڑھ رہے ہیں؟ استحان دے رہے ہیں؟ تو بات میہ ہے کہ پڑھنا دوطرح سے ہوتا ہے۔ ایک پڑھنا ہے اپنے لئے اور ایک پڑھنا ہے اتبا کے لئے ، اتبا کے لئے پڑھنے سے علم نہیں سے گا۔۔۔

یں نے چہارم تک اتبا کے لئے پر ھا، شرح جائی میں میں نے سہارن پور مظاہر علوم میں واخلہ ہیا، چناں چہ سہارن پور کی کوئی گلی الی نہیں ہے جس میں میں مظاہر علوم میں واخلہ ہیا، چناں چہ سہار اللہ بچھے ' ٹائی فائد'' ہوگیا، ٹیل گرام کیا گیا، اتبا لینے کے سئے آئے اور بچھے گھرے گئے، یہ یا در جناچا ہیئے کہ میں انتہا ئی خریب گھر کا تھ، میں نے سنا کہ اتبا اپنی والدہ سے میرے ہو ہا ہی یا تیں کر رہے تھے کہ بچھے اس لڑے کواب نہیں پڑھاتا ہے ' کیول کہ یہ بیاد ہوااس پراتنا خرج ہوا، میں لیئے گیا اب یہ والین جائے گا، اور اس پراس قدر خرج ہوگا، اس نے پڑھ تو پکھ نہیں، میری دادی کے پاس اس بات کا کوئی جواب نہیں تھ، میں یہ سب یہ تیں من دہا تھ، بچھے احس سے ہوااور میں نے فیصلہ کیا کہ اب بیسے پڑھتا ہے، بچھے پڑھتا ہے، بچھے پوری رات نینونہیں احس ہوا اور میں نے فیصلہ کیا کہ اب بچھے پڑھتا ہے، بچھے پوری رات نینونہیں آئی، میں صرح کو والدہ کے باس آیا اور میں نے کہ میرا سامان تیار کر واور مدرسہ آگیا

اُس دن ہے ہے جاتے میں اعرال کا موگی مول میں اپنے لئے پڑھ رہا ہوں "۔ (عدائے شامی جولائی ۲۰۱۳ء)

اس خطاب ہے آپ سے عزم وہمت اور تادم آخر طلب علم میں حوصلہ مندی کا پید چاتا ہے، جوہم سب کے لئے بہترین نمونہ ہے۔

علاوہ ازیں آپ نے حالات زمانہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے بقدر ضرورت مجراتی اور انگریزی رہان بھی سیمی ، اور اپنے تلافہ ہو کہ بھی اس کی ترغیب دیتے رہے۔ مدر سدشاہی کے اجلاس دستار بندی (منعقدہ نومبر۲۰۰۳ء) ہیں تقریر کرتے ہوئے ارشادفر میا

> اور الله الكل فيس يرهم المراقي زيان بالكل فيس يرهم تحى الدر عير، گجرت شن رہنے كا اراده بحى فيس تف الكن قسمت في محصرالدي (محبرت) على پنچاديا، توشل في سوچا كراب رندگى بحر گجرات بيس ربنا ہے، تو دين كا كام كرف كے لئے گجراتى پزهنا ضرورى ہے چنال چيش ہے رائديريش مدرى كے دوران ايك فيرسلم ماسٹر سے وثل أجرت دے كر با قاعدہ مجراتى سكى اور اس قدر يكى كريش في بارئ كرائيں مجر تى زبان بين تصنيف كيس، جواب بحى موجود ميں اور چى بوتى جوتى جي -

> بھر مجھے خیال یا کدا گریری بھی پڑھتی ہو ہے ،اس کے بغیر دنیا جس کام بیس پیل سکتا، چناں چرمیر ایک طاب علم جوس و تھ افریقہ کار ہے وال اور اچھ انگریزی تو ہوا اور چھا انگریزی پڑھاؤال۔ چنال چہ بٹس اُ سے انہ اور وہ جھے عصر کے بعد انگریزی پڑھا یہ کرتا تھ اور بیس نے اس سے انٹی انگریزی پڑھی کہ میرے اندر بید عید بیدا اور بیس نے اس سے انٹی انگریزی پڑھی کہ میرے اندر بید عید بیدا اور بیس نے اس سے انٹی انگریزی پڑھی کہ میرے اندر بید عید بیدا اور بیس نے اس سے انٹی انگریزی پڑھی کہ میرے اندر بید عید بیدا اور بیس نے اس سے انٹی انگریزی پڑھی کہ میرے اندر بید عید بیدا

کرچہ بعد بھی بین دفت پر بید رادہ ترک کردیا اس خطرہ ہے کہ کیں بیڈ کریاں راستہ بدلنے کا ڈر بعیر ندین جائیں الیکن الخمد بقد آج ش انگریزی ربان ش اپنی ضرور تیں پوری کرے پر قادر موں او آگر ہم سب میں طریقہ اختیار کریں کہ جو بھی کی اسپنے اندر بائیس اُسے دور کرنے کی کوشش کریں ، تو اعتراض کرنے والوں کو اعتراض فا موقع عی شہرے "۔ (نداے شاعی دیمبر ۱۹۰۳ء))

حضرت کے اس طریقی میں بھی بعد وا ہوں کے لئے بہترین رہنمائی موجود ہے۔

(۳) ہے مثال اُنداز تفہیم: - حضرت الاستاذی و وانتیازی صفت جس کا و ہامانا گیا
اور تسلیم کیا گیا، وہ آ پ کا بِنظیر اُنداز تفہیم وقد ریس تھا، اسی بنا پر آ پ کوطلبہ کے درمیان انتہائی
مجو بیت ومقبولیت حاصل ہوئی۔ آ پ کا درس بدشہ ایک شاہ کارورس کی حیثیت رکھتا تھا۔

اللہ انعالی کی تو نیل ہے جمیس کے ۱۹۸۰ ہر مطابی معاوت کی ، اور ہیں جا استاذ رحمۃ اللہ علیہ کے دری '' ترفی شریف'' و'' طحابی شریف'' بیس شرکت کی سعادت کی ، اور ہیکہا جا سکتا ہے کہ وہ وورعلمی اعتبار ہے حضرت وال کے عروج کا وور تھا، صحت وقوت بھی تا جلی رشک تھی ورس کی یہ بندی بھی مثالی تھی ، اگر پورے سال کا حساب لگایا جائے تو شاید ہی دوا کیے روز ایسے جول کے جن بیس آپ کسی عذر کی وجہ ہے درس کے لئے تشریف ندل ہے جول 'ورند روز اند بلا ناغداور بلا تکان دو ڈھائی گھٹے انتبالی نفع بخش اور عالماندشن والا درس ہوتا تھے بیول 'ورند روز اند بوی کے بول گھول کر بلا دینے کافن اللہ بوی گھول کر بلا دینے کافن اللہ تھی گھول کر بلا دینے کافن اللہ تھی ہوتی ہوتی تھی ، آپ کو عطافر مایا تھا۔ ای لئے اوٹی ہے اوٹی طاب ہے کو رس ہے انتبائی دی ہوتی تھی ، آپ کی تشریف آ وری ہے ہیں ، وارالحد بیٹ طلبہ ہے بھر جاتی اور جو یکھ دیریشن آ تا اُسے درواز وں بربی جگھائی ہی۔

درس میں آپ کا طرز گفتگوا بیا دل موہ لینے والا ہوتا تھا کہ ٹٹروع ہے آخر تک ہر

شخص ہمدتن گوش رہت ، پوری درس گاہ یس من تا چھایا رہتا۔ اکر ہجہدین کے کال احر ام کے ساتھ ساتھ اُن کے ، بین اختل فی مسائل کی ایسی دخت فر ، ہے کہ بات ول بیس اُنر تی بھی جاتی ، اور شروع کتاب سے لے کرا خیر تک علوم ومعا رف کا ایسا فیضان ہوتا کہ ہر گئتہ پر طبعیت عش عش عش کرا شخی ۔ حدیث کے لیک ایک فظ کا تر جمہ کرنے کے ساتھ ساتھ اہم مب حث کو بھی ایسے دلچسپ انداز بیس پیش فر باتے کہ ساری بحث بہولت و بمن شیس مب حث کو بھی ایسے دلچسپ انداز بیس پیش فر باتے کہ ساری بحث بہولت و بمن شیس مبوج تی ۔ انہیں ، تعیازات کی وجہ سے آپ کا درس فیر معمولی اہمیت کا حامل ہوتا تھا ، ، ورکوئی طاب بھی بھی اُس کا نافہ بہندئیں کرتا تھا۔ اکشر طلبہ آپ کے درس کو بہ باس ٹی کا ٹی بیس فوٹ کرتے ، اور معمی جو اہر یا دول کو کھنو ظامرنے کی کوشش کرتے ہے۔

آپ کے یہاں صدیث کی عبارت پڑھنے والے طلبہ بھی شروع سال ہی بیل متخب ہوج تے تھے، چوصیح اعراب اور تلفظ کے ساتھ صدیث کی قر اُت کرتے اور ساتھ میں آپ کے مزاج شناس بھی ہوتے کہ کب پڑھنا ہے اور کہاں رکنا ہے؟

(سم) نافعیت: - حضرت الستاذر حمد الله تعالی نے اپنی ذات کوخلق ضدا بالخصوص طالبان علوم نبوت : ورساء کے لئے نافع بنانے پر بھی مسلسل کوشش فر ، بی ۔ ورس وقد رایس کا فقع تو خاجر ہے ، ال کے علاوہ آپ نے جوگراں قدر تصنیفات اور شروحات مرتب فرما کیس جن سے طلبہ اور اُسما تقدہ بھر پور فائدہ اُٹھ رہے ہیں ، وہ ضرور آپ کے حسنات ہیں ہے صد اِضافے کا ذرایجہ اور سبب بنتی رہیں گی ۔

 ہما تہ کوتو اُس ہے کہ حقہ فائدہ اُٹھ نے کا حوصد بھی نہ تھا، اور چوں کہ اس کے مف بین عموماً

ال طرح کے ہیں کہ اُنہیں عل کرنے کے لئے کوئی ہِ قاعدہ کتاب بھی دستیاب نہ تھی، اِس

لئے آج تک کسی نے اُس کی شرح کرنے کی بھی ہمت نہ کی تھی، گریے تقیم سے دت القہ تھ اُلی اللہ علی ما دست القہ قالی کے حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لئے مقدر فرمار کھی تھی کہ آں موصوف نے اپنے اعلیٰ حکیمان علی فروق کا مظاہرہ فرماتے ہوئے نہایت ہو نفٹ فی کے ستھ اس عظیم اور بے نظیر خدمت کا بیڑا اُٹھایا، اور صرف ۵ رسل کے عرصے میں بڑی شختی کی ۵ رشحتی جلدوں اور خدمت کا بیڑا اُٹھایا، اور صرف ۵ رسل کے عرصے میں بڑی شختی کی ۵ رشحتی کا رنامہ ہے، خدمت اور فرزندان دار اِلعوم و ہو بند کی شرکار خدمات میں سے ایک ہے۔ حضرت موصوف آنے نے اور فرزندان دار اِلعوم و ہو بند کی شرکار خدمات میں سے ایک ہے۔ حضرت موصوف آنے علوم و کی اللہی کی شہیل وتشر کے فرما کرعا، وی پرنا قابل فراموش احسان فرمایا ہے، جے برا بر عقایت پہندی کے دور میں ایس کتابوں کا مطاحہ بہت ضروری ہے یاد کرنا ہوئے۔

یاد رکھا جائے گا۔ اِس عقایت پہندی کے دور میں ایس کتابوں کا مطاحہ بہت ضروری ہے تاکہ نیت نے پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کا بہتر انداز میں جواب دیے کی صداحیت تاکہ نیت نے پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کا بہتر انداز میں جواب دیے کی صداحیت تاکہ نیت سے پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کا بہتر انداز میں جواب دیے کی صداحیت تاکہ نیت سے بیدا ہونے کی صداحیت تا کہ نیت ہوئے۔

ای طرح آپ کی ' ' تفسیر ہدایت القرآن' ' بھی عظیم کارنامہ ہے، جس میں بہت دلنشیں اُنداز میں قرآنی مضامین کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

علاوہ آزیں بخاری شریف اور تر ندی شریف کے آپ کے دری افاوات ،جنہیں آپ کی گرانی اور سر پرتی میں آپ کے صاحب زاوے جناب مولانا حسین احمد صاحب پالن پوری زید علمہ نے بالٹر تیب 'دفتخۃ القاری'' (اارجلدیں) اور ''تختۃ اللّٰمی'' (ارجلدیں) کے نام سے مرتب فر میا، وہ بھی بڑی گراں قدر خدمت ہے، جس سے طلب اور اُسا تذہ بھر پور قائدہ اُٹھارہ ہیں۔ اللہ تبارک وقع کی آپ کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائیں، آبین۔

(۵) عالمات وقار: - حضرت الاستاذ رحمة القدعليد في بورى ذهر گلمل عامات شان كرماته گذارى، اورجوعلم القدتى لى ف آپ كے سيف يلى ود بعت فرمايا تقا، أس كى بورى لائ ركھى ۔ ايك واقعى عام كى زندگى جيسى مونى چاہئے ، أس كانموند آپ كى حيات بل بمين نظر آتا تقد كى سال بهم موگ حضرت كے مكان كر يب د يو بند كے گلا" بيرون كوئله" بلان تقيم دے، اورا يك بى مجد يل حضرت كے مكان كر يب د يو بند كے گلا" بيرون كوئله" بلان تقيم دے، اورا يك بى مجد يل حضرت كے ساتھ نماز پڑھنے كى سعادت ميسر آئى. أس وقت حضرت اپ دولت ف فى بيدل وارالعلوم تشريف لے جاتے تھے، اكثر سر ير عمامه اوراً س پرسفيدرومال ، جنگى مونی ظرين اور جو بھى سر سفاظر آئے آس كوسلام كى ابتدا؛ بيآپ كا خاص وصف تفاد ايد بيت كم مونا قفا كه كى دوسرے كو آپ سے سالام جي سبقت كا موقع كا خاص وصف تفاد ايد بيت كم مونا قفا كه كى دوسرے كو آپ سے سالام جي سبقت كا موقع كے وات سے بات كرنے كى خاص وصف تفاد ايد بيت كم مونا قفا كه كى دوسرے كو آپ سے سالام جي سبقت كا موقع جي جدى جدد كى عام مجلس موتى، جس بين صرف بھى جدى سے محمدى سے امت نہ موتى مقبل موتى، جس بين صرف على گلگواور تھيوت كى باتيں مواكرتى تھيں۔

ا کنژ آپ طلبه کونصیحت فر ماتے ہوئے اپنے اُستاذ گرامی حضرت علامہ محمد ابراہیم بعیادی رحمة الله علیہ کی ہدایات کا خاص طور پر ذکر فر ماتے تھے۔ایک موقع پر فر مایا کہ

'' میں جب پڑھانے کے سے رائد ہر جانے لگا تو حضرت الاستاذ علامہ ابراہیم بیادی قدس سرہ سے جس نے فیسے کی گدارش کی ، حضرت نے کہا مولوی صاحب سے سے ایس صبح سم رہ ہے حاضر ہوں، حضرت نے کھڑے کھڑے معافقہ کیا ورکہا کہ (۱)''فن و کی کمر پڑھا ہو علم آئے گا'' یعنی فقہ پڑھانا ہے تو پورا قن و کی ہوں اوپر جائے دورشامی تک اور نے تھا تعلیم اداسدام تک ' کوں کہ بھش اوقات تعلیم المسلام اور بہتی زیوریس مسئلہ کی اسک تعمیر لی جاتی ہے جے ہم جیک درکر بھی حاصل تیں کر سے ہے (۲) اور فردیا کہ ''سنت کی چیروی کرنا تہردی قدر ہوسے گن' سال کا ورفریا یا کہ '' طلبہ کو پٹی اور از بھانا' سال نداے شای دیمیر ۱۵۰۰ میں۔

حضرت مفتی صاحبؓ اکثر فر ماتے کہ '' بیرحضرتؓ کی انتہا کی فیتی تصیعتیں ہیں ، جن سے مجھے بہت فائدہ پہنچا، ہیں حضرت کا حسان ٹییں بھول سکتا''۔ ای طرح استغناءاورخود داری بھی آپ کی سرشت میں داخل تھی۔ بار بار فرمائے شے کہ ''کسی بھی شخص کو''عبدالدینار دالدرجم'' (روپید پیسہ کا غلام) نہیں بنتا جا ہے، حدیث میں بھی اِس کی ممانعت دارد ہے''۔

آپ کی خواہش ہے رہتی تھی کہ مداری کے فضلاء زندگی بھر ملمی مشغطے ہی میں گلے
رہیں اور اپنی مصروفیات کو تبدیل نہ کریں۔ کئی مرتبہ آپ کے سے شفا ہے عصری إذارول کا
تذکرہ ہوا، جن میں فارغین مداری کے لئے عصری تعلیم کی ہوئیات فراہم کی گئی تھیں، تو آپ
فرمائے تھے کہ ''مداری میں پڑھنے والے اعلی و بن کے طلبدا گراہے اداروں کی طرف
متوجہ ہوں گئے تو دین کی ضرور تیں کیے پوری ہوں گی ؟ اس لئے کہ عصری تعلیم کے بعد معمولی
وینی خدمت برقائم رہنا آ دی کے لئے بہت مشکل ہوتا ہے''۔

(۲) مسئک پرتصلب - حضرت الاستاذ رقمة الله عبدا بن فقتی مسلک معنی ققه حفی پر پوری ثبات قدی کے ساتھ قائم رہے اور کسی بھی مسئلے میں فقیی جزئیات واُصوں ہے اعراض آپ کو گواران فقار ای طرح اکا برعلیاء دیو بند کے نظریات وافکار پر بھی آپ کی گہری نظرتی اورائی د نست میں اُن سے سرموانم اف بھی آپ کومنظور ندتھا۔

آ پ فرق باطلہ ہے بھی بھی مرعوب نہیں ہوئے ' بلکہ جب بھی اس موضوع پر گفتگو فر ماتے ، تو پورے اعتماد کے ساتھ مضبوط گفتگو کرتے تھے اور اس بارے بیش کسی کی اچھائی یا برائی کی کوئی پرہ انہیں فر ماتے تھے اور اپنے تلافدہ کا بھی یکی ذہن بناتے تھے کہ وہ حق پر قائم رہیں اور اکا بر کے فقش قدم پر فایت قدم رہیں اور اس سیسے ہیں جہاں کوئی کو تاہی و کجھتے تو بروقت تیمبہ بھی قرماتے تھے۔

آزاد روی اورسلف صالحین کے منج سے دوری کو آپ ساری خرابی کی بنیاد سجھتے سے ای وجہ سے موں تا مودودی کے افکار ونظریات اور غیرمقلدین کی حرکتوں پر آپ سخت کئیر فرمایا کرتے تھے۔ آپ کا داضح موقف بیرتھا کہ بیرکج قکری آ دمی کو اہل السندوا جماعہ کے

دائرے سے خارج کردیتی ہے۔ ایک مرتبہ جمیعة علاء ہند کے زیرا جتمام حفزت فدائے ملت مویا ناسید اسعدصاحب مدنی کی صدارت میں دبلی میں ''تحفظ سنت کا نفرنس' 'منعقد ہوئی ، تو حضرت مفتی صاحب نے اُس میں ہم مع اور مختفر خطاب کرتے ہوئے عدم تقلید کی خطرنا کی کو واضح فر مایا ، بیخطاب ایس مؤثر تھا کہ اُسے کا نفرنس کا خلاصدا ور ماحصل سمجھ گیا۔

(2) خوروتوازی: - حضرت مفتی صاحب رحمة الله علیه کی خاص صفت بیهمی کدآپ این خاص صفت بیهمی کدآپ این خاص صفت بیهمی مختی کدآپ این خاص خاص در بر بهت حوصد افزائی فر ماتے تھے جس کی وجہ سے لوگوں کوآگے ہوئے کا حوصلہ ملتا تھا۔ جب بھی آپ کواپنے کمی شاگر د کی علمی ور بنی خدمات کا علم ہوتا ، تو آپ نہایت مسرت اور خوشی کا اظہار فر ماتے اور دے وَل سے نواز ا

دوران سفر آپ کا ساتھیوں کے ساتھ بہت ہی بے تکفنی کا معاملہ رہتا تھا، جس کی وجہ سے سفر جس کوئی کلفت نہ ہوتی تھی ۔ اس ناکارہ کوبھی متعدد مواقع برآپ کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایک مرتبہ مین جس میں '' مدرسہ معراج انعلوم چیتا کیپ'' کا اجداس تھا اور حضرت مفتی صحب رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ مقررین جس حضرت مولانا شوکت علی صاحب بستوی اُست ذورارا معلوم و یو بنداور اس ناکارہ کا بھی نام شاال تھا، جب ہم لوگ مدرسہ سے جلے گاہ کے اور فر میل جینے سے پہلے حضرت مفتی صحب رحمتہ اللہ جلے ہیں تقریبہ مودوں کو ایک کنارے لے گئے اور فر میل کہ ، '' بے خوف ہوکر تقریب کرنا، میرے لحاظ میں تقریبہ میں کوئی کی تہ کرنا' نے طاہر ہے کہ حضرت کے سامنے لب کشائی کوئی آسان کام نہ بھی تقریب کین حضرت کے ہمت بندھائی، چناں چہ جلسہ میں ڈرتے ڈرتے ایک مختصر صدیت کا میاں ہوا، تو آپ نے بھی اُنہیں یا توں کا حوالہ ترجہ چیش کیا گیا، پھر بعد جس جس حضرت کا میاں ہوا، تو آپ نے بھی اُنہیں یا توں کا حوالہ ویا، پیٹوروٹوازی ٹیس تو اور کیا ہے آ

آب نے احقر کی متعدد تالیفات پر بہت ہی حوصلد افز اتحریرات تکھیں۔احقر کا

ایک مضمون 'آیک چامح قر سنی وعظ' کے تام ہے' ندائے شائی' میں الارقسطوں ہیں ش نع موائی ہوا، پھر بعد ہیں اُس کو کتا ہی گئی ، تو حیدر آباد کے فقیمی اجتماع ہے والیسی ہیں ہوائی جہاز ہیں احقر نے حضرت کی خدمت ہیں اُس کا مسودہ برائے مداحظہ پیش کیا، حضرت نے پررے مسودے پر سرسری نظر ڈالی، اور بوچھا کہ '' بیا یک بی آبیت ﴿ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اَلَٰ اِللّٰ اللّٰ اللّٰ اللّٰ اِللّٰ اِللّٰ اللّٰ اللّٰ

آپ" ندائے شائی" کا اجتمام ہے مطاحد فرماتے تھے اور ملہ قات پرمضامین کے بارے میں تذکرہ اور تبھرہ بھی فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ "میں ندائے شائل کے وفایت کا کالم ضرور پڑھتا ہوں، جس ہے بہت ہے حضرات کی وفات کے بارے میں علم ہوج تا ہے اوراُن کے سے وعاء فیرکرنے کا موقع ماتا ہے"۔

تحفظتم نبوت

۱۹۸۶ء میں دارالعلوم دیوبند میں جب "عای مجنس تحفظ حتم نبوت" قائم ہوئی ، تو آپ کو اُس کا ناظم اعلیٰ بنایا گیا، جب کہ والدمحتر م حضرت اقدی مولانا قاری سید محمد عثان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم ناظم بنائے گئے۔ تو حضرت دالدصاحب مظلم کی انتقال محنت اور دلچیں اور حضرت مفتی صاحب کی مشاورت سے الحمد ملا "تحفظ حتم نبوت" کا کام پورے ملک میں حسن وخو بی کے ساتھ انجام دیا گیا اور افراد ساڈی کے لئے جا بج تر بیتی کی میں حسب موقع حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ بھی تشریف لے کیمیوں کا انعقاد ہوا، جن میں حسب موقع حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ بھی تشریف لے جاتے اور "روم زائیت" کے موضوع پر اپنے مخصوص اعداز میں مدلل اور مؤثر گفتگو فر مایا

کرتے ہے۔ اس سطے کی آپ کی بعض تقریریں شائع بھی ہوچکی ہیں۔ فقہی اجتماع**ات میں شرکت**

جمعیۃ علاء ہند کے ''اوارۃ امباحث الفتہیہ'' کے اِجناعات میں بھی اکثر آپ
اہتمام سے از اوں تا آخر پوری و پچپی کے ساتھ شرکت فر ماید کرتے تھے۔ تمام مقاردت اور
بحثوں کی ساعت فرماتے اور اپنے علم اور رائے کی روشنی میں اُن پر تبعر ہے بھی فر ماتے تھے
بہت می مرتبدرائے کا اختلہ ف بھی ہوتا تقا اور بسا اُوقات آپ کے تلامذہ آپ کے سامنے
مخالف ولائل بھی ڈیٹ کرتے تھے۔ لیکن اکثر آپ اپنی رائے پر ٹابت قدم رہتے اور اختلاف رائے کے ماوجود کی کیات کا برانہیں مائے تھے۔

ایک مرتبه احقر دولت خانه برحاضر ہوا، تو دوران گفتگو إرشاد فر مایا که "عالم اور جال میں یکی فرق ہے کہ جال شخص اختلاف رائے کی وجہ سے تعلقات ختم کر لیتا ہے، جب کہ عالم درائل کی روثنی میں اختلاف کواختلاف تک رکھتا ہے، اُس سے قدیم تعلقات پر فرق نہیں آئے دیتا"۔

بلاشبہ حضرت کا بہ ارش دایک روش تھیجت ہے، جے جمیس چیش نظر رکھنہ جا ہئے۔ آ ب کا عام عور پر مدرسہ وغیرہ کے جسوں بیس شرکت کا معمول ندتھا، لیکن تلامذہ با جم عصر علاء کے اصرار پر بعض جلسول بیس تشریف لے جاتے تھے۔ کئی سال تک مراد آ باد بیس شہری جمعیة کی طرف سے منعقد ہونے والی سالانہ 'سیرت خاتم التجہین کا نفرنس' بیس تشریف لاکر کرال قدر ملفوظات سے نوازتے ہے۔

آپ سا ول سے شعبان کے اُواخریش ہیرون ملک (لندن، کنیڈ ااورامریکد) کے طویل سفر پر تشریف کے جاتے اور وہال مختلف شہرول میں حضرت کا قیام رہتا اور عمی واصلاتی افادات کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ اکثر اس سفر سے شوال کے اخیر میں واپسی ہوتی

تنى ، اس ذر بعدے آپ كافيض ملكوں ملكوں تك پہنچ رہاتھ۔

علاكت اوروفات

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحت اگر چہ عام طور پر بہتر رہی 'تا ہم ایک عرصہ ہے شوگر کا مرض تھا، اور'' انسولین'' استعال فر وہتے ہے۔ چند سال قبل قلب کے عارضہ کی وجہت آپریشن کی فوجت بھی آئی، اُس کے بعد طبیعت بحال ہوگئی 'ابستہ چندس بول سے ساعت پر معمولی اثر تھا، جوا کنڑ محسوس نہ ہوتا تھا، ای کے ساتھ کھی رز بان اُلفاظ کا ساتھ فید ہے تھی۔

اس کے بعد آپ کوشدید بخار آیا، مرض کی زیادتی پر''ملاؤ دسپتال'' بیس داخل کیا گیا، اَولاَ طبعیت بیس کافی سدهارتها، لیکن دو دن قبل بینی ۲۳ ررمضان المبارک کو اَجا تک حالت تشویش ناک ہوگئی، اور گہری نیندکی کیفیت حاری ہوگئی، ڈاکٹروں نے بیعیپردوں بیس

الفيكشن تجويز كيابه

بالآ خراسی حالت میں ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۴۱ حدطابق ۱۹ ارمکی ۴۰۲۰ میروز منگل کوئیج آپ نے داعی اجل کولیک کہاءا ٹالقدوا ناالیدراجھون۔

اسپتال بیں ہی آپ کوشسل وگفن دیا گیااور قریم مسجد کے میدان بیں آپ کے صاحبزاد ہے مولانا عبر آپ کے صاحبزاد ہے مولانا عبدالوحید صاحب مدخلہ کی افتذاء بیل آپ کی نماز جنازہ آوا کی گئی، اور شام کوعصر کے بعد جوگیشور کی ویسٹ کے عام مسلم قبرستان میں آپ کی مدفین عمل میں آئی۔ رحمہ اللہ تعالی رحمة واسعة ۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے درجات بے حد بلند فرہ کمیں اُمت کو آپ کے نغم البدل ہے نوازیں اور آپ کی خدمات کا بہتر سے بہتر بدلہ عطافرہ کمیں متعلقین کوصر جیس ہے نوازیں اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چانے کی تو فیق عطافرہ کمیں آمین ٹم آمین۔

حضرت استاذ محترم مفتی سعیداحمہ پالن پوری کے نزد یک وفت کی ایممیریت وفت کی ایممیریت

مورانا توحيدعا كم قاسمى بجنوري استاذ وارالعلوم ديويند

سلطان العلم و،استاذ الاساتذه ،حضرت اقدس مولا نامفتی سعید احمه صاحب پالن پوری رحمه الله تقی لی و استاذ الاساتذه ،حضرت اقدس مولا نامفتی سعید احمد صاحب پالن پوری رحمه الله تقی رحمه واسعة صدرالمدرسین ویشخ الحدیث دارالعلوم و یو بندک لئے کے ایسا عظیم خسارہ اور نقصان ہے جس کی تلاقی بردی مشکل ہے، بائضوص مادر عمی دارالعلوم و یو بندک لئے ایسا گہراز ٹم ہے جس کے علاج ومعاجد کے لئے ایسا گہراز ٹم ہے جس کے علاج ومعاجد کے لئے ایسا گہراز ٹم ہے جس کے علاج ومعاجد کے لئے ایسا گہراز ٹم ہے جس کے علاج ومعاجد کے لئے ایسا عرصالگ جائے گا۔

بڑی مشکل ہے ہوتا ہے چن میں دیدہ ورپیدا

الفرض حضرت الاستاذ قدس سرة کی وفات حسرت آیات خود حضرت الاستاذ قدس سرة کی وفات حسرت آیات خود حضرت الاستاذ قدس سرة کے ہے تو باعث صدافقار و سعاوت ہے کیوں کہ مہیدنہ بھی ایب مبارک جس بیس دو ذخ کے دروازے بند اور بہشت کے دروازے واجوجاتے ہیں اوراس مبارک ماہ بیس وصال نصیب ورول کو میسر جوتا ہے ، حالت بھی سفر اور غربت کی جس بیں انتقال کرنا شہادت کا درجہ رکھتا ہے ، بیاری بھی وہ جس سے شہادت کا رتبہ نصیب ہوتا ہے اور سب سے فاکن اور بڑھی جو کی راقم کو متاثر کرتی ہے وہ ہے آخری ایام اور اوقات قرآن وسنت اور دین و ادر بیاحی تر دی وہ مصروف ربنا جوتام انقدوا بول کی آرز واور تمنار ہتی ہے۔

ان سب کے بوصف گرامی قدر حصرت اقدی استاذ محترم قدہ سر فاکا وصال حصرت الاستاذ کے خوشہ چینوں ، روحانی نوسی اورا داور الم تعلق دارادت کے لئے بڑا المن ک اور در دناک حاویثہ قابعہ ثابت ہوا ہے۔ ہرا یک اپنے کوابیا محسوں کرر ہاہے جیسے بس بیتیم و ہے سہارا ہوگی ہے ،اب علمی وفکری سر پرستی کون کرگا؟ ہرمیدان میں اہل السنة والجماعة کے مسلک و میں کی بالگ اور بلاخوف وخطرتر جما فی کون کرے گا؟ باطل کے سامنے مردِ میدان بن کرکون کھڑ ا ہوگا؟ وغیرہ۔

خیردین و ندیب اورقر آن وسنت کی حفاظت خود خالق کا نئات کرتے ہیں اورخود انہوں نے اس کا ذمہ لیا ہے، اس لئے افراد وشخصیات کو کھڑ اکر نااللہ کا کام ہےاوران شاء اللہ تا تیومت ایک شخصیات آتی رہیں گے۔بس ہم جیسے کمزور سانوں کواید لگناہے جیسے بیفلااب م بهونا ناممکن ہے ' جب کہ خود حضرت الاستاذ قدس سرة ایس جمعہ کہتے اور ایسی بات زبان سے لکالنے پر ناراض ہوتے تھے اورائی عادت کے عین مطابق برطانو کتے تھے کہ ایسا مت كهوا القد تعالى الل علم فضل كوو فات دية ريخ بين اوردنيا كا كام بھى چاتى بى رہتا ہے۔ قلم کے شہسواراوراس میدان کے تجربہ کارحضرات اس موقع پر بہت پجوالکھ رہے جیں اور تکھیں کے اور ہر ہر پہلو پرار باب بصیرت کی نگاہ ہے، وہ حق ادا فرہ کمیں گے، حضرت الاستاذ قدس سرہ کی ہمہ جہت اور ج مع کمایات ذات کے لئے سنم کما بیں وجود میں آنے کی تو تع ہے، لیکن میرے جیسے کم لکھنے والوں کو بھی دشواری پیش آری ہے اور بڑی دفت در پیش ہے کہ کیا لکھ جائے ؟ اور کیا نہ لکھا جائے ؟ کیوں کہ ار ہائے گلم نے تمام گوشوں اور شوشوں کا حن ادا كرديد موكا اليكن پيم يحي حن شا كردى اوراوني تعلق بحي يكون يكون يكون يجوركرر باب اورراقم السطور حضرت الدستاذ قدس مرؤك حيات وزندگى كے قابل تقليد پهلوؤس دورروش اوص ف د کمالات جیسے درس و تدریس اورافهام وتضیم کا نرالا انداز ، وعظ وتفیحت اور بیان و تقرير كأدلجيب اسلوب بصنيف وتاليف كركرال للدرخدهات ءالل حن ادرالل السنة والجماعة کی سب سے معتبر تعبیر علوء و بوبند کے مسلک و میج کی بلاخوف و خطر ترجانی اور بدکسی ردری بت کے حق محل وغیرہ کو یہ نظر غائر دیکھتا ہے تو ان تمام میں وہ پہلو جوسب سے زیادہ متاثر کرناہیے وہ ہے وقت کی قدر ومتولت ،اس کی حفاظت اور پھراس کا صحح استعال اور ہیر وصف وخو بی حضرت مفتی صاحب قدس سر ذکی زندگی کے ہر دور میں نماید ل رہی ہے، ابیانہیں ہے کہ حضرت الاستاذ رحمۃ القدعلید نے بالغ النظر ، کالل انتقل ہونے کے بعد متاح وقت کی اہمیت کو مجھا ہو؛ بلکرآپ کی زندگی کا ہر دورخواہ بھین ہویا جوانی ، کہولت ہو باہر ھا باء ہر دور میں آپ اس وصف ہے متصف نظر آتے ہیں۔آپ قدس سرف کے طالب علمی ہی کے دور ہے یہ وصف محمود آپ کی زندگی کا جزوع پنفک بن چکا تھا۔

واقف کار حضرات اور حضرت الاستاذ قدس سر فی ادنی معرفت رکھنے والے بھی اتنا تو جائے ہی ہیں کہ حضرت نے بچا جوانی سے اخیر ولات تک وقت کوضا گئے کرنے سے حد ورجہ گریز فرہ یا ہے، ای لئے درس وقد ریس کی مشغویت کے باوصف دورِ حاضر میں تصنیف و تالیف میں آپ اپنے معاصرین میں نمایاں ہیں، چھوٹی بودی پچ س کے قریب کتا ہیں آپ کے قلم میں جن میں چند بودی خیم و فمایاں ہیں مثل (۱) دیمۃ اللہ الواسعہ شرح اردو ججۃ اللہ البافعہ پی جن میں چند بودی خیم و فمایاں ہیں مثل (۱) دیمۃ اللہ الواسعہ شرح اردو جھۃ اللہ البافعہ پی خی جلد ہیں، (۲) بدایت القرآن اردو زبان میں قرآن کریم کی تفییر آخم جلد ہیں (۳) تحفۃ القری شرح اردو میں بی جائے ہیں جائے ہیں جائے ہیں اللہ الفادی شرح الفادی کی جے جلد وں پر حاشیہ (۲) تی وئی وارالعلوم کی تر تبیب جد ید پر آخری عمیق نظراور حواثی (۷) تسهیل بیان اغرآن پر نظر (۴) تی وئی دارالعلوم کی تر تبیب جد ید پر آخری عمیق نظراور حواثی (۷) تسهیل بیان اغرآن پر نظر (۴) تی وئی دارالعلوم کی تر تبیب جد ید پر آخری عمیق نظراور حواثی (۷) تسهیل بیان اغرآن پر نظر (۴) تی وئی دورہ دورہ کی تر تبیب جد ید پر آخری عمیق نظراور حواثی (۷) تسهیل بیان اغرآن پر نظر (۴) تی وئی دارالعلوم کی تر تبیب جد ید پر آخری عمیق نظراور حواثی (۷) تسهیل بیان اغرآن پر نظر (۴ نی و غیرہ ۔

یق آپ کی جوانی اور بڑھ ہے کی خدمات ہیں جن سے اخیر اور وسط زندگی ہیں ضیاع وقت سے پر بیز وہ ضح بوتا ہے اور طاب علمی ہیں وقت کی حفاظت حضرت کیے فر ، تے تھاس کا اندار ہ دوواقعات ہے بوتا ہے جونہا بیت ہاؤٹو آل اور معتبر شخصیات کے واسطے سے بہنچے ہیں۔ (۱) مخدوم گرامی بمیر کارواں حضرت الذین مفتی ابوالقاسم صاحب تعمانی وامت

برکاتیم مہتم دارانعلوم دیو بند بیان فرماتے ہیں (راقم نے حضرت سے کی دفعہ بیدواقعہ ہے)
کہ مفتی سعیداحمد صاحب کا کمرہ صدر دروازہ کے ہبروالا تھا جو آج کل شعبۂ صفائی کا دفتر ہے
اور میرا کمرہ اس کے اوپر تھ مفتی صاحب کا افراق میں ابتدائی جماعت میں تھا،سہ ماہی یا
شش ہی امتحان سے فراغت کے بعد مفتی سعیداحمد صاحب نے فرمایا کہ ابوالقاسم آؤ آج
دارجد یدکی طرف جے بیں شوال سے ادھر جانائیس ہوا۔

واضح رہے کہ تکیل افق کے اسباق وارال فقیس ہوا کرتے تھے ،لہذا مولسری پارکرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی ۔ورسگاہ ،مجد اور طبخ سب ضرور تیں صدر دروارے کی طرف ہی تھیں اب اندازہ رگا کی وارالعلوم میں رہتے ہوئے وارجد بدو کی ہوئے گی ہاہ گزرگئے بیروقت کی کمی تقدر حفاظت ہے۔

(۲) است ذکرای حقرت اقدی مفتی مجدا بین صاحب پان پوری دامت برگاہم
دستاذ حدیث دارالعلوم و بو بند بیان فرماتے بین کہ بھائی صاحب دارالاق و کے سال مجھے حفظ
قر آن کریم کے لئے و بوبند لے آئے تھے اور براسبق ، سبق کا پارہ اور آموختہ پارہ خود
سنا کرتے تھے ہی بیل محسوس فرمایا کہ حفظ سننے کے لئے سننے والے کا بھی حافظ ہونا ضروری
سنا کرتے تھے ہی بیل محسوس فرمایا کہ حفظ سننے کے لئے سننے والے کا بھی حافظ ہونا ضروری
ہے بدا خود حفظ قر آن کریم شروع فرہ ویا اورایک بھائی ساتھ تھے، ن کو تحووس فرہ و غیرہ کی
کا بیس پڑھاتے تھے، نیز تین اساتذہ کرام حضرت علامہ مجدا براہیم صاحب بلیاوی قدی سرہ
صدر المدرسین دارالعلوم و بو بند، حضرت مفتی مہدی حسن صاحب قدس سرہ مفتی دارالعلوم
د بو بند کی ساتھ اور حفرت مول ناعبدالوہا ہے محدود مصری قدس سرۂ استاذ دارالعلوم د بو بند کی مستقل
خدمت کرنا بھی بھ کی صاحب کا ممل تھا۔ اب اندازہ لگا کیں افتاء کے اسباق کا مطالعہ بھر پی
فدمت کرنا بھی بھ کی صاحب کا ممل تھا۔ اب اندازہ لگا کیں افتاء کے اسباق کا مطالعہ بھر پی
میں اسبق سبت کا پارہ اور آموختہ پارہ سننا دینا حفظ قر آن کرنا ، دوسرے بھ کی کو کی پیل
ممکن بی نہیں ہے ، بلکہ وفت کی قدر اور اجمیت کا اور اک کرئے اس کی حفاظت اور سی استحال
کے ساتھ میں حمکن ہے۔

اس لئے تمام نزروں اورخوشہ چیوں کو حضرت اقدس استاذ بحتر م قدس مر ہ کے تمام اوصاف کو اور بالخصوص اس اہم خولی اور وصف کو ایٹانے کی ضرورت ہے اور میدیھی حضرت والاقدس سرۂ کوسچاخراج تحسین ہے

القد تعالی ستاذگرای قدس سرهٔ کی بال بال مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلی مقام نصیب فرمائے ،تمام سیماندگان کوصبر جیل عطافر مائے اور ہم تمام ش گردول اورارادت مندول کوآپ کے اوصاف اختیار کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔آ مین ثم سین!

استاذ ناحضرت مولا نامفتي سعيداحمه صاحب مالن يوريٌ

اک دھویے تھی جوساتھ گئی آفاب کے

واكثر مولانا اسجدقاسى ندوى مهتم وشخ اعديث جامدهربيمرادآباد

اس دور قحط الرجال بيس بالعموم بيدو كيصنے بيس آتا ہے كەلمى مستدي مسند تشين الل علم وتحقیق کے لئے عظمت و وقارا وروجاہت ومقبولیت کا باعث ہوتی ہیں ،ایب خال خار،اور شاذ ونادر ہی ہوتا ہے کہ متدنشین شخصیت علم فضل کے حوالے سے اتنی باوز ن اور باعظمت ہو کہ وہ بیجائے خود مستدعلمی کے وقار کو جار جا ندلگادے اوراس کے دم ہے اس مسند کا وقار واعتبارقائم وباقی روجائے _

> ہر رول سال زگس اپنی ہے ٹوری پیہ روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

استاذ نا حصرت مولا نامفتی سعیداحرص حب یالن پورگی انبیل نابغهٔ روزگار اور عظیم شخصیات بیں تھے، بلکہ بے جانہ ہوگا اگر کہا جائے کہ متنوع کم لات کی جامعیت ،علمی رسوخ اوتمكي صلاح ءانبهاك اورانضاط اوقاتء بيهمثال اورمنفر دائدازتفهيم وطرز تذرليس اورحن گوئی کی جرائت وقوت کے حوالے ہے ان کی ذات گرامی موجودہ علمی افتی پرا میرسین اور ما و کامل'' کامقہ م رکھتی تھی _

> وَلَيُّسَسَ عُسَلَسَى النِّسَه بِسُمُسَّتَشُكِسِر أذَّ يُستَجُسمَتُ الْسَعْسَالُسَمَ فِسنَى وَاحْسَدُ

حضرت کےامتی زات وخصوصیات کا ذکرا یک مختصر مضمون میں کیا ہی نہیں جاسکتا اس کے لئے مبسوط کتاب درکا رہے ، ان سطور کے حقیر راقم نے ان کی شخصیت میں جوسب ہے بنیادی اور نمایاں کمالات وامتیار است دیکھے اور محسوس کتے ، ٹوٹے پھوٹے اغاظ میں وہی قار کین کی نذر ہیں۔

(۱) علمي جلال ووقار

القدرب العزت نے حضرت کومتانت، وقاراور و جاہت کا ایب پیکر مجسم بنایا تھ کہ ہر چھوٹے ہڑے پر آپ کے علمی جلال اور عظمت کی جیبت اور رعب ضرور طاری ہوتا تھ اوصاف نبوت میں بیدند کورہے ،

مَنْ رَآهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ ومَنْ خَالطَهُ مَعْرِفَةً أَحِبَّهُ

آپ صلی انشد علیہ وسلم سے جواج ایک ملتا تھا اس پرآپ کی ہیبت طاری ہوجاتی اور جوشنا سائی کے ساتھ ملتا جلتا تھاوہ آپ کا گرویدہ بن جا تا تھا۔

ان دوصاف کی جمیم حصرت مفتی صاحب کی ذات میں خوب خوب نظر آتی تھی اول وہد اور فاقت اور اور فاقت اور اور فاقت اور مصاحبت کے بعد کیفیت بدہوتی تھی کہ حضرت اپنی سادگی ، بے نکلفی ،خور داوازی دور وسعت مصاحبت کے بعد کیفیت بدہوتی تھی کہ حضرت اپنی سادگی ، بے نکلفی ،خور داوازی دور وسعت ظرفی ہے اپنی محبت کا اسیر اور اپن گرویدہ بناد ہے تھے ، اس کا تیج بدان کے تلا فدہ اور خور دوں کو بار بار ہوتا تھا ، اور ہر مر شہد ال ان کی عقیدت سے ہر ہز اور دیاغ ، ان کی عظمت ورافعت کے آگے خمدہ ہوجاتے تھے۔

ان سعور کے حقیر راتم کوبھی راج صدی تک حضرت سے وابنتگی کی سعادت میسر رہی ،اس وور اپنے بیس بہا سال (دورہ حدیث کا سال) باف بطر تلمذاور باتی اوقات مسلسل (براہ راست بھی ، نمیلی فو تک رابطے کے ذریعہ بھی اور حضرت کی بعند یا بیتالیفات کے واسطے سے بھی) استفادہ واستفافہ کا شرف حاصل رہا ،حضر بیس بار بار اور سفر بیس گاہے گاہے ملاقات ، زیارت ، خدمت بیس حاضری اور مقادات ،مضابین ،کتب اور تراجم پر نظر تانی ور اصل کے عنوان سے دیر دیر تک علمی مجالست کے عل وہ متعدد بارطویل اسفار بیس کئی گئی ونوں متعدد بارطویل اسفار بیس کی فونوں متاب دیارہ اور ہم بار حضرت کی شفقت وعمایت ، سادہ ویک خود ماند رفاقت کا زریں موقعہ دستی ہوا ،اور ہم بار حضرت کی شفقت وعمایت ، سادہ

مزا بی ، بے نکلفی ، اینائیت ، مربیانه و نامحانه اصلاح ، عمی نکتهٔ آفرینی ، ہمت افزائی اور ترغیب و تشویق جیسی خصوصیات کا خوب خوب تجربه بونار ہا۔

جلال وجہ ل یابوں کیئے کہ وقار ومتانت اور یے تکلفی واپ ئیت کا بیخوب صورت ومتزرج (جو بہ ظاہر دھوپ اور چھ وک کاسہا نامنظر رکھتا ہے) حضرت کی حیات وسیرت کا ب انتہا امتیاری گوشہ ہے اور اس کا نتیجہ ہوتا تھ کہ ان کے تلانہ وہ مستنفیدین اور زائرین کے ول بیک وقت ان کی عظمت اور محبت دونوں ہے آ بد وسرشار رہا کرتے تھے، کسی فخصیت میں محبوبیت اور عظمت دونوں کا وجماع خاص انبی م الی ہوتا ہے۔

این سعادت بزور بازونیست – تانهٔ مخشد خدائے بخشدہ

(٢) تشجيع اور خورد نوازي

ا کثر ایس ہوتا ہے کہ جونوگ بڑے اور باعظمت ہوتے ہیں، اپنی ڈات کے حصار میں بند ہوجائے ہیں، پھران کی مصروفیت اور مزن کی ساخت دونوں آئیل دوسروں ہے فاصلے کا عادی بنادیتے ہیں، گر حضرت مفتی صاحب کا معامداس ہے بالکل مختلف تھا، ان کا حال تو '' بہر اور ہے ہم'' دونوں کا جامع اور انداز ع '' شمع محفل کی طرح سب سے جدا سب کا رفیق' ہوتا تھا۔

ان کی بے پناہ مصروفیت ایک طرف کہ دم لینے کی بھی فرصت نہتی ، مگرخوردوں کے ساتھ وجھے ، ہمت وحوصلہ افز الی ، اصلاح وتشویق اور ترغیب وتر بیش کا سسہ بھی جاری رہا کرتا تھا اور ہے بھی کھار کا نہیں روز مرہ کا معمول تھا ، چھوٹوں کوآ کے بڑھا نا ، انہیں آ کے جانے کے ہنر بنانا ، انگلی کیٹر کے انہیں راہ بچھا دینا ، بے تکلف اپنے تجربات ہے آگاہ کردینا اور ان کی نقائص سے لیریز کا وشوں کی تحسین کر کے ان کا وں بڑھا دینا ، اور حوصلہ جما دینا حضرت کی نقائص سے لیریز کا وشوں کی تحسین کر کے ان کا وں بڑھا دینا ، اور حوصلہ جما دینا حضرت کی ادائے دل آو از اور خوکے نا در مثال تھی۔

اس حوالے ہے اس حقیر کو اپنے ذاتی متعدد تجربات ہوج وہاغ پر تارہ نظر آ رہے بیں ، اس حقیر کو دور کا حدیث کے سال میں حضرت سے جامع تر ندی اول اور شرح معافی الآثار پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے، ترفدی ش امتحان مالانہ ش حفرت کے قلم ہے بچھے

پورے • ۵رنبسر حاصل ہوئے ، اس سال دورۂ حدیث کی جمعت میں ترفدی میں استے نمبر
حاصل کرنے والدا تفاق ہے تنہا میں ہی تھ ، آئندہ شوال میں جب حضرت کی خدمت میں
حاضری ہوئی تو حفرت نے ہر ہر کتاب کے نمبرات دریافت کئے ، میں نے ترفدی کا نمبرذکر
کیا تو حضرت چو نکے اور فر مایا وہ تنہاری کالی تھی؟ پھر پچھ تو تف کے بعد ہولے تم نے
جوابات بہت سلیقے سے لکھے ہیں ، ترتیب بھی اچھی ہے، عربی بھی اچھی ہے، تربی مناسب
ہے جے اور بہتر بنانا چاہئے ، ماشاء اللہ ، تمہاری کائی نمایاں تھی ، اس لئے تم کو پورے نمبر ملے
اب تم کو میری طرف سے افعام بھی ملنا چاہئے ، پھر حصرت نے پچھ نقد اور پچھ کتا ہیں افعام
کے طور پرعن بیت فرما میں ۔ ایک حقیرط ب علم کی کائی ورانداز کیا بھی آنم کرمن وائم ، گراس
واقع سے حضرت کی خورو نوازی اور تیجھے کی ادا بہت نمیاں ہوتی ہے۔

احقر نے دارالعلوم ہے فراغت کے بعد ندوۃ العلماء میں تخصص اوب عربی میں داخل لیاء ابتدائی مرصلے میں اردو سے عربی اور عربی سے اردو میں بہت چیزیں منتقل کیں اخباری تراشوں کے بجائے میں نے اپنے اکا براوراسا تذہ کے افادات کی تحریب برخاص توجہ رکھی چنانچے حضرت مولانا مفتی محرتی حثانی دومت برکاتھم کی مایہ ناز کتاب معلوم القرآن کا عربی ترجمہ کی جواستاذ گرامی حضرت مولانا ڈاکٹر سعیدالرحمن انتظمی تدوی صاحب دامت برگاتھم نے ازراہ شفقت ' ابعث الاسلامی' میں کھل بالاقساط، بی اصلاح کے بعدش کے فرمایا۔

 مشن خوب جاری رکھو، اور' زوائد' کے بجائے اس طرح کی علمی چیز وں کا ترجمہ کرتے رہو''۔ حضرت کے ال کلمات سے اور پھر دے تیہ جمعوں سے دیر تک احقر پر سرشاری اور بے صدفر حت دانیسا دد کی کیفیات طاری رہیں۔

كرنا تك كے ايك سفويش كى ون حضرت كيرماتھ رہنے كى سعا ديت ميسر آئى بیسفر'' ححفظ شریعت'' کی ایک کانفرنس کے لئے تھا جس میں کی نشستیں صرف علی ء کرام کی موضوعاتی تربیت کے نئے اور ایک نشست عوامی اجلاس کی تقی ،حسن اتفاق ہے منتظمین اجدس نے احقر کی قیم گاہ کانقم حضرت کی جائے تیام ہے بالکل متصل کمی تھاءاس موقع پر انفر، دی نشتوں، ابتماعی مجلسوں، خطابات ومحاضرات میں کھمل شرکت کے ساتھو، وسترخوان يرجم طعامى كاشرف بهى حاصل جوااور كي بات سيب كديبت كريبت كريميت ولم اورهضرت كى بلند نگاہی اور س دہ مزاجی کے نقوش ذہن و دیاغ پر مرضم ہوئے بھمی محاضرات کے سلسے بیل جو عنوان اس حقیرے متعلق کیا گیا تھا، اس پریس نے با ارادہ اور منتظمین ہے گذارش کر کے تر تیب بید کھی تھی کہ میری ٹوٹی کھوٹی گفتگو حضرت کی استر احت کے اوقات میں ہو، مگرا حلائی عام میں احقر کو بڑی آز مائش کا سامنا ہوا، حضرت شروع میں ہی اسٹیج پرتشریف ہے آئے کلیدی خطاب آخر میں آپ کا ہی ہونا تھا،احقر کو''اصی ب رسول کی علمی وعلی عظمت اوراس سلسد میں امت سے شریعت کے مطالبات' پر جالیس منٹ خطاب کرنا تھا، بالاً خرخدا خدا کر کے بیمرحلہ تمام ہوا،میری بے ربط اور ناقص گفتگو جاری تھی اور حضرت میری طرف تکمل متوجہ اس صورت حال نے مجھے'' آ ز ماکش درآ ز ماکش'' ہے دوجیا رکرد یا تھا، چونکہ مجمع میں ایک بڑا طبقہ ان افراد کا بھی تھ جن کے ہاں متعدد معتبر احادیث کو بھی'' ضعیف' کے خانے میں ڈال وینے کا مزاج فمایاں ہوتا ہے، اس نے ان کی رعایت بھی احقر نے طحوظ رکھی تھی اور عظمت صحابہ کے اثبات کے لئے خطبہ میں بھی اور خطاب کے دوران بھی مشہور صدیث'' اُحَسمانی كَالْسَجُومِ وَمِناً يُهُمُ اقتَدينَتُمُ إهْتَدينَتُم "كيمِ في مسلم كي روايت أنَّا أَمِنةً لأصْحابي وأصَحابي أمنة لأمنية الخ"كوثين كياتها وراى كروثن شامتك

فدداریوں اور صحاب ہے والیکنگی کے صفے میں حاصل ہونے والی تا تیدالی ، ایان وحفاظت
وفصرت اور فتنوں سے سلامتی کا تذکرہ کیا تھ ، حضرت نے از راوخر ونوازی اپنے کلیدی خطاب
میں اپنے اس حقیر و تبی وامن شاگر و کی تحسین بلندالفاظ میں فرمائی تھی اور پھر جلاس کے بعد
وستر خوال پر حضرت نے بشاشت کے علم میں حوصدافز ائی کرتے ہونے فرمایا
دخم نے حسب موقع اہم ترین حدیث کو بنیاد بنایا اور مغز
ای مفتر پیش کے بالک ہی بات ہوئی جائے ، اس کی مشق رکھوک مفتری
بیان کرنا ہے ، مضبوط بات بی چیش کرنی ہے ، چھلکا اور یکی بات
منیں چیش کرنی ہے ۔ "

ظاہرے کہ کہاں حضرت کا مقام بلنداور کہاں پیطفل کمنٹ اورکودک ناد، ل محربے حضرت کا بڑکین اور انداز آئے تھا اور واقعہ ہے کہ اس ادا سے مخاطب کی کیسی دل بشکی ہوتی مضی ، وراس کی رگوں میں جہد مسلسل کے لئے کیسے خون تازہ دوڑ پڑتا تھ، اسے محسوس تو کیا جاسکتا ہے، الفاظ کے پیکر میں ڈھار نہیں جاسکتا۔

دورہ تحدیث کے ممال میں آیک دن سبق ہے فارغ ہونے کے بعد حضرت تخت

ہے یہ استاذی دائیں جانب دوسری تپائی پر احقر کی نشست ہوتی تھی، سپ
گذرے اور میرے پاس آگر کھڑے ہوگئے، میرامعمول حضرت کی دری تقریمی وگن کانی میں صبط کا تھا، میں اس میں مشغول تھا، حضرت رک کردیکھنے گئے، طلبہ متوجہ ہوگئے، میں
نے آہے محسوں کی تو مرعوب ہوکر کھڑ اہوگیا، حضرت نے خیریت دریافت کی، بات کرتے
ہوئے چل پڑے، میں بھی ساتھ ہوگیا، میرے والد ما جد حضرت مولانا تھ ہو قرحسین صاحب کی خیریت پونیکی اور فر مایا تحمیل شاید معلوم نہ ہو، تہارے والد کا دار العلوم میں مدری کی حیثیت سے تقریم وگئے تھے، کتا ہیں نامز دہوگئی تھیں، مگروہ نہ آسکے انو

ہیں بتانہیں سکنا کہ حضرت کے ان افغاظ اور خرد ٹوازی کے اس انداز نے کس

طرح سے مجھے گھائل کیا اور حضرت کی عظمت و محبت نہاں خانۂ قلب میں کس طرح پیوست ہوتی چل گئی _

اب ان یا دوں کو قرط س پنتقل کرر ہاہوں تو احس س ہورہا ہے کہ اک وعوی تھی جوساتھ گئی تقاب کے

(۳) تربیت کا ہے مثال اهتمام

حفرت کی زندگی بٹی اپنے متعلق و منسلک افراد کی تربیت کا خاص اہتمام تھا اور
اس بٹی حفرت کا اندار پدرانداور شفقانہ ہوتا تھا، آپ کے تلائدہ کی ایک بڑی ٹیم ہے جو آپ
کے فیضان تربیت سے کندل بنی اور جس نے حضرت سے وابستگی اور حضرت کے زیر تربیت
رہنے کو اپنے لئے ماریح زیت وافتخار مجھ اس کی برکت سے اسے علمی وعملی برکات وفق حاست کے
خزائے میسر آئے۔

ان سطروں کے راقم کو-اپنی تمام تر کم علمی کے باہ جود-کمی نہ کی درجے ہیں ہے خوش نصیبی حاصل رہی، میں اپنی غیر مطبوع یا مطبوع کوئی کا وش جب بھی آپ کی خدمت میں بیش کرتا تو اس کا ایک حصد تو آپ ای وقت ملاحظ فر ماتے ، باقی بعد میں ویکھتے اور جو کی یا خامی نظر سی فوراً متنب فرماتے ، اصداح کرتے ، مضمون کو کیمے اوا کیا جائے ، رہنمائی فرماتے ، اورکون سے مراجع چیش نظر میں ، رہبری کرتے۔

اس حقیر نے ''الل علم کے مجمع میں ہونے والے اپنے ایک مفصل خطاب و کا ضرہ '' کو بعض فر مدوار الل علم کی توجہ دہ ہتی پر کہا ہی شکل میں '' فقہ حتی میں انتباع حاویث کا جائزہ '' کے عنوان سے مرتب کیا تھا، ارادہ سے تھا کہ سے کہنا ہے مفرت کی نظر ٹائی اور کلی ت مبارکہ کے بعد ہی طبع ہوگی، و یوبند حاضر ہوکر کہا ہی کامسودہ خدمت میں بیش کی اور مبارکہ کے بعد ہی طبع ہوگی، و یوبند حاضر ہوکر کہا ہی کامسودہ خدمت میں بیش کی اور ورخواست رکھ دی، حضرت نے از راہ و ڈرہ نوازی گذارش قبول فر مائی ورفر ماید. تین ون بعد شی فرن پر بات ہوگی۔ تین ون بعد شی نے رابطہ کیا تو حضرت نے فرمایا

ہو مگر خلافیت پر اچھا لکھنے کے لئے۔ ابھی اور ریاضت در کارہے۔''

اس اصولی بات کے بعد آپ نے مذکورہ کتاب کے حوالے سے نمبر و رنشان وہ ای فر ، کی اور اصلاح وترمیم کے بعد دوبارہ دکھانے کو کہا، میں نے حسب بدایت واصلاح کام پورا کیااور پیش کیا، حضرت نے بنظر غائز ملاحظ فرمایا ورفر مایا

الله المستوحرة عمر كاقول وبراتا عون: ألآن إستو حُتُ (اب مجهدا حت في)."

پھر خوب دعاؤں سے نوازا، تقریظ لکھی، جس بیس اس حقیر کے لئے ازراہ خردنو، زی تحسین کے خوب کلمات ارقام فرمائے ،سوءانفاق یہ کتاب اب تک بعض اسباب سے زیور طبع سے آرامتہ ندہوئکی۔

یہ حقیر دار انعلوم الاسلامیہ بیتی بیس قدر کی خدمات سے وابستہ تھا، جامعہ عربیہ الدور مرادا آبادیس بنگا می قدر کی خرات بیٹی آئی، جامعہ کے آتا الحدیث حضرت مولا نامعین الدین گونڈ وکی علی نے کے سیسلے بیس گیرات منقل ہوگئے تھے، بردول کے تھم پر ۲۰۰۷ء کے اوائل سے جھے ''جھے بخاری'' کی خدمت کے لئے مرادا آباد آ نا پڑا، یہ خدمت اپنی تمام تر نا اہل کے باوجود - بردول کے انتثال تھم بیس نا حال جاری ہے، اللہ ای خدمت پر خاتمہ یا خیرفر ، نے۔ اللہ ای خدمت پر خاتمہ یا خیرفر ، نے۔ اللہ ای خدمت پر خاتمہ یا خیرفر ، نے۔ اس خدمت سے واسٹگی کے بعد یہ حقیر پہلی یارد لو بند حاضر ہوا، اور حضرت کی بارگاہ بیس پہونچا اور بوری بات عرض کی تو حضرت نے فرہ بیا تم نے اس سے پہلے کون میں بارگاہ بیس بین نے اس سے پہلے کون میں بارگاہ بیس بین نے اس سے پہلے کون میں بارگاہ بیس بین نے اس سے پہلے کون میں بارگاہ بیس بین نے اس سے پہلے کون میں بیسے کون میں بارگاہ بیس بین نے اس سے پہلے کون میں بیستہ بین میں بیستہ بین بیس بیس بیس بیس بین بیستہ بین بیستہ بین بیستہ بین بیستہ بیس

بارگاہ بیل پہو نچا اور پوری بات عرض کی تو حضرت نے فرہ بیا تم نے اس سے پہنے کون می کتا بیل بیٹ کون می کتا بیل پر حالی بیل کا ذکر کیا گئی ساں ہے ''مشکوۃ المصابح'' پڑھانے کا ذکر کیا جس نے فرویل واشاء اور جس نے فرویل ویگرفتون کی کیا کتب زیرورس رہ بیکی کتب کی تفصیل عرض کی ، بیس کر حضرت نے دورات یہ بیل کر حضرت نے دورات بی فرما کس .

(١) تم في معقول كركتابيل بيع يرصاكي بين، ابتم

معقوں سے گزر کر منقول کی طرف آئے ہو، بیفال ٹیک ہے، بیرا تجربہ ہے کہ بیرتر تبیب ہرقدم پر فکری وعملی گراہی ہے حفوظ رکھتی ہے ادر مسلک حق پر ثابت قدم رکھتی ہے۔

(۲) دورہ حدیث کی تمام کتب کا از اول تا آخر ہان تھا۔ پانستیجاب مطابعہ کرڈ الو، بخاری کے لئے دیگر شروح کے ساتھ بالالتزام' فیض الباری' بہ خور دیکھوں پڑھانے بین التفصیل و خف ریا درایت و روایت' کے حوالے ہے' اعتدال' اور دفتیز الکی مها قلق و قرن' کے طریقے کی پابند کی رکھو، طلبہ کوان کے معید سے آگے کی بات نہ بناؤ، وی خوراک دوجو وہ ہم کر کیس ، بید دعا بھی اپنے لئے اور ہم سب کے لئے کرتے رہوکہ دین اور صدیث کی خورات کے دوجو وہ ہم کر کیس ، بید دعا خدمت شی عرتمام ہوجائے۔

گذشتہ دویا نئین سال قبل احقر'' را جلہ مداری اسلامیہ'' کی مجلس عاملہ کے اجلاس بیس دیو بندگیا تھا، اجلاس کے بعد مہمان خانے بیس لفٹ سے اتر تے ہوئے حضرت سے ملاقات کی ،حضرت نے خیریت دریافت کی ،ای دفت دوست کدے پر لے گئے ،تحفۃ القاری مکمل اور ہدایت القرآن کی کئی جددیں عطافر ہائیں اور فر مایا

''عما مدسنت ہے،تم صدیث پڑھاتے ہو، ہبنگامہ باندھنا شروع کردو، دور نہ باندھ سکوتو جمعہ کے دن باندھ دو میسنت کی ندکی شکل بیس صدیث کے خادم کی زندگی میں باتی وجاری ڈی چاہئے۔'' احقر کو ایک مسئلے میں علمی اشکار تھا، عرض کیا ، حضرت نے مفصل جواب دیا اور اپنی دھاؤں کے حصار میں رخصت کیا۔

احقر نے اپنی کتاب 'اسلام میں عفت وعصمت کا مقام' میں'' آیت تجاب' بر ککھا تھا، حضرت نے ملاحظ فر مایا اور دیرتک اس موضوع پر گفتگوفر ، کی ،اس ون عصر کے بعد مجلس میں مجمع بھی زیادہ تھ ، کی اس تذ کا وارانعلوم بھی تشریف رکھتے تھے، پوری مجس میں یہی موضوع رہا، مغرب کی ٹی زساتھ اوائی ، اس کے بعد بھی کئی منٹ اسی موضوع پر بات کی اور بہت نفیس تکتول کی طرف توجہ دلائی ، حوصلہ افز ، نگی بھی کی پتحسین بھی فرمائی ، درتر بیت واصلاح مجھی کی۔

(٤) حفظان صحت کے اصول کا اهتمام

حفرت کے ہاں حفظان صحت کے حوالے سے بھی خاص اہتمام اور توجہ تھی متعلقین کواس پہلوسے توجہ دلاتے رہتے تھے، وقت پر سونا، کھانا پینا اور تمام کام، بہ جائے خود شخط صحت کے لئے بنیا د کامقام رکھتے ہیں، حضرت اس پر پوری طرح کار بندر سے تھے، ور مجھی اس میں تخلف نہیں آئے دیتے تھے۔

میرے والد ماجد حضرت مولانا تحد باقر حسین صاحب کامستقل معمول روزانہ بعد فجر کم از کم ایک گفتہ بہت تیز قدموں سے چلنے کا تق (عمومان دورایے بیل وہ ۵ رکلومیٹر تفریح کر لیے تھے اور چونکہ تفریح تنہا کرتے تھے اس لئے قرآن کے اجھے خاصے جھے کی تلاوت اور تسبیح ت کا ، پنا معمول ای دوران کھمل کر لیتے تھے) میرے دورہ حدیث کے سال (۱۹۹۹ء) میں حضرت والدصاحب کی حضرت مفتی صاحب سے سامہا سال کے بعد ملاقات ہوئی، والدصاحب نے اپنی تفریح اور چہل قدمی کا ذکر کیا تو پہلے مفتی صاحب نے ارزا ومزاح فرماید

" آپ مہتم" وی ہیں، آپ کے پاس وقت ہے، ش لو مدرت ہوں، یکی مطالعے کا وقت ہوتا ہے، میں اتن کمی تفریح تہیں "رسکال"

:24/9/2

'' میں دن میں ایک باراور بعد مغرب ایک باراسی گر سے (جودار العلوم سے کاٹی فاصلے پرہے) دار العلوم بیدل جاتا اور آتا ہوں، اس طرح اچھی خاصی چہل قدی ہوجاتی ہے۔'' ف ہر ہے کہ حضرت کے پیدل آئے جائے کا یہ معمول (جوعلات اور امراض کے بچوم سے پہلے تک سمانیہ سال جاری رہا) حفظان صحت کی رعابیت کے پیش نظر ہی تھا۔ ایک مرشد دیوبند عاضری کے موقع پر احقر نے اپنی پچھ تحریری کا وشیں چیش کیس ،حضرت نے فرمایا "تم زمین پر بیٹھ کر تھنے کا کام کرتے ہویا کری اور میز کا استعمال

میں نے کری کاؤ کر کیا ،حصرت نے فر داید.

دومستفل بیند کرفام کرناب او قات مختلف پیلووی سے محت جسمانی کے لئے بہت مفتر ہوتا ہے، اس سے یا تو کری میز کا استعال ہوتا چاہیے، یا اگرزین پر بیند کرکام کرتا ہے تو پھر تھوڑی تفوزی ویر کے جعد وقت دینا جاہتے اور اٹھ جانا جا ہے "۔

4/27

'' شی رشن پر پین کرکام کرتا ہوں اور مراقع (جن کی ہروم طرورت ہوتی ہے) اپنے قریب نیس رکھتاء دو اساریوں میں رکھتا ہوں، اور اس بہائے بار بار الھتا ہوں، تا کہ صحت پر منفی اثر نہ مزیے'' نہ

اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ روحانی صحت کے ساتھ للہ نے حضرت کو جسمانی صحت کے تحفظ کی بھی خوب فکر عطافر ، کی تھی۔

(۵)تواضع

حدیث نبوی کی صراحت کے مطابق تواضع میں انسان کی رفعت کا راز چھیا ہوتا ہے، حضرت مفتی صاحب کو عالمی مقبولیت اور قافلی علم کی سالا رک کا مقام بلنداور'' حسن آبول'' کا مرتبہ حاصل تھا، اس کی پشت پر ویگر محرکات کے پہلوب پہلوآ ہے کے اندرون کی تواضع بنقسی اور خاکساری بھی کلیدی طور پرشامل ہیں۔ اپنے معاصرین کے فضل و کمال کا اعتراف ان ان کی وسطے اظر فی ، تواضع اور اخلاص باطن کا سمینہ دار ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مواد نامفتی محمد تقی عثائی دامت برکاتہم (جو حضرت مفتی صاحب کے معاصر بزرگول میں جیں اور عم وفضل کے حوالے سے پورے عالم کے عمی افتی پر سخات عالم کے عمی افتی پر سخات اور ' تو چیز ے دیگری' کا مصدات کالل جیں) پر قاتلانہ علم کے عمی افتی پر سخات عالم کے اید حضرت مفتی صاحب نے اپنے دوسطری تأثرات کا اظہار فرمایا تھا، بیتا تر ایک طرف طویل تأثر ان اور جذباتی مضایین پر ہزار درجہ بھی ری بھی ہے اور دوسری طرف حضرت مفتی صاحب کے صفائے باطن ، معاصر کے فضل کے بے داگ اعتراف اور تواضع کامل کا مفتی صاحب کے صفائے باطن ، معاصر کے فضل کے بے داگ اعتراف اور تواضع کامل کا مفایاں جوت بھی ہے۔

اس تأثر كاعنوان تقه "نېزار جانيس آپ پرقربان"

اور مضمون بول ہے'

" منتی جرتنی عنائی صاحب ادام الله فصله آپ سرمای ست بین، اور مفتی جرتنی عنائی صاحب ادام الله فصله آپ سرمای ست بین، اور مایه بر بهیشه چورول کی نظر رئتی ہے، گر الله عنی صافظا ویکا آرہم الرا اتین ، الله تعالی نے وجمعوں کے صلعے سے آپ کو بال بال بجائیا، اس بر بهم ارحم الراحین کا شکر بجالاتے بیں ال

(أبلاغ.شعبان۱۳۲۰ه اپریل ۲۰۱۹ء:ص۵۵)

حفرت مفتی صاحب کی رحلت پرتا ترات رقم کرنے والے ان کے متعدد تلا فدہ نقل کیا ہے کہ مختلف تالیقی ذوق رکھنے والے علاء کو حفرت پیمشورہ دیتے ہے کہ اپنی علمی اور قلمی کا وشیں حضرت مولا تا ریاست علی صاحب بجنور کی (جوحضرت کے ہم عصر بلند پالیا عالم اور استاذ الاس تذہ ہتے) کو ضرور دکھایا کریں ، اس لئے کہ زبان وادب کے حوالے ہے موصوف کی شخصیت بہت اہم اور سند ہے ، ظاہر ہے کہ معاصرین کے کہ ل کا میراعتراف و اظہار بجائے خودحضرت مفتی صاحب کی خوے متواضعانداور پاکیز گی تلب وائدرون کی بیکن ویمل ہے۔

(٦) غیبت اور بدگوئی سے مکمل اجتناب

حضرت کوامقد نے بیرخو لی عطافر مائی تھی کہ آپ کے دروی، خطابات، مجالس اور الشستیں ' فیبت اور بدگوئی' کے روائی عام پانچکے رو ائل سے بالکل محفوظ اور پاک رہتی تھیں، فاتیات پر تنجرہ اور معائب کے برد پیگنڈہ سے وہ کوسوں دور رہا کرتے تھے، ان کو اپنے باتو نین اور اٹل دل اساتذہ کے فیفل صحبت وتربیت سے، اپنے واحد بن کے صلاح وقد بن اور حسن تربیت، متواتر ویٹی فدمت اور ملمی اشتخال نیز اپنے مرتب، ورجامح و منضبو نظام الاوقات کی برکت سے فیبت و بدگوئی جیسے سفلی کا مول سے نفرت تھی، انہول نے علمی موسوعاتی کا موں کا ایسا بیز انجیشہ اٹھ نے رکھا کہ ان کی زندگی جس بھی ان جیسے کا موں کی فرصت بھی نہیں تھی۔

ان کے مفسران قلم فیض قم نے ' دخیرت' کے ذیل بیل کھا ہے۔
'' پھر غیبت کی تفدیقہ (بھاری گناہ ہوتا بیان کرنے) کے لئے اس کو
تشہید دی مردہ بھائی کا گوشت کھ نے ہے، جس سے ہرکوئی گئن کرتا ہے کوئی
اس کو کھانے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور مردہ بھائی کے گوشت کے ساتھ تشہید
اس سے دگ ہے کہ رندہ بھائی کا گوشت اول تو کوئی کھانہیں سکما اور کھانے ک
کوشش کر ہے تو وہ مدافعت کرے گا اور لاش کو کھانے تو کون مدافعت کرے
گا؟ ای طرح دوسرے کی عدم موجود گی میں عیست کرے تو وہ کیا مدافعت
کرے گا؟ ہمت ہوتو سامنے برائی کر کے دکھائے اس صورت میں منھ کی
گھائے کا صورت میں منھ کی

(ہدایت القرآن کے ۹/۷) واقعہ میہ ہے کہ ان کا حال ان کے قلم وقال کے مطابق غیبت ، بدز ہائی اور بدگوئی ے بالکل پاک اور سلامت تقد، وہ اپنے خور دول کا بھی عائی نے بیں ذکر خیر کرتے تھے۔ اصد ح طلب امور کی اصلاح سما سے اور مشتقانہ مربیانہ اصولی کیج میں فر ماتے تھے، اور بیان کی عظمت کی بہت کھلی دلیل تقی۔

(٧)جادةً اعتدال پر ثابت قدمي

حضرت کی کتاب زندگی کا نمایال عنوان "اعتدال" ہے، بیاعتدال وروی وخطابات میں جھی نمایال دیتا تھی، انفرادی زندگی ہے لے میں جھی نمایال دیتا تھی، انفرادی زندگی ہے لے کر اجتماعی زندگی تک، ضوت سے لے کر جوت تک اور سفر وحضر ہر جگدای اعتدال کاعکس نظر آتا تھی، ان کی "حق اور نفو وحضر ہر جگدای اعتدال کاعکس نظر سفی مثابدہ کی وجہ ہے ہوئی "اور" تصلب" کچھ نظاہر بینوں کو "عنو" نمامعلوم ہوتے تھے، گر بیا سفی مثابدہ کی وجہ سے ہوتا تھی، ان سے قریب ہوکر، ان کی مجالس ہیں شریک ہوکر اور ان کے ساتھ کے مقابدہ کی وجہ سے ہوتا تھی، ان اندازہ ہوج تا تھی کہوہ "غلو" سے کس قد رغوراور "اعتدال" کے کس درجہ دیکی وجہ دیکر ہیں۔

حضرت کے اسباق علیت کا مظاہرہ کرنے والے نو وارووں کی طرح اطناب و تطویل ہے بھی پاک تصاور حق علم اداکر نے کے بجائے صرف ایک بوجھ اتار نے والوں کی طرح ایجاز واختصار اور سرسری انداز ہے بھی محفوظ تھے، آپ کے وروی ''اطناب ممل'' اکتاوینے والی بلکہ بسا اوقات افاویت سے فالی تفصیل وتطویل) اور 'ایجا پی اول 'ارمضمون کو خط کرد سے والے اختصار) دونوں سے پاک سرا پا اعتدال تصاور سال کی ابتداء ہے انتہا کے سرا پا اعتدال اور بکس نیت باتی رہتی تھی۔

یک اعتدال حدیث کی عبارت خوانی ش بھی ہوتا تھا، احادیث کے متون ناستے تیز پڑھے جاتے کہ ترتیل کا گمال تیز پڑھے جاتے کہ ترتیل کا گمال تقیم ہے، بلکہ میاندروی کا کھمل کا ظار ہا کرتا تھا۔

حضرت کی میخصوصیت تقی کدوه''اکابر پرتی'' اور''اکابر بیزاری'' کی اختالاس سے الگ اور دور شاہراہ اعتدال پر گامزان رہجے تھے، عقائد د کلامیات میں انہیں اکابر کی تشریح پر کائل اعتماد تھا ، اور ان کا ول اکا بر کے سچ احتر ام سے ہمدوفت لبریز رہتا تھا، مگر اس کے یا وجود وہ اکا برگ ہر ہر بات پر آنکھ بند کر کے لیتین ، دومر لے لفظوں میں اندھی تقلید کے قائل بھی نہیں رہے ، بصیرت ان کے علمی وقکری سفر میں ہمیشدان کا زادراہ رہی۔

اپنے بعض معاصرین (جن سے متعدوعلی و فکری مبحث بھی ان کا اختلاف رائے رہا کرتا تھا) کے ساتھ ان کے معاطات اور سلوک و روپے بھیشہ اعتدالی کا نموندرہ اختلاف رائے انہیں معاصرین کی خوبیوں کے اعتراف سے بھی نہیں روکنا تھا، وہ اپنی رائے پر قائم بھی رہتے تھے، اس کی وکانت بھی کرتے تھے اور خالف ولائل کا جواب بھی دیتے تھے، اس کی وکانت بھی کرتے تھے اور خالف ولائل کا جواب بھی دیتے تھے، اس مرمقائل کی تحقیر و نقیص سے بھیشہ اپنے قلب و قائب دونوں کو محفوظ بھی رکھتے تھے، اس جو ہر وحمدال نے ان کو اختیازی خوبی عطا کردی تھی، آج یہ خوبی نایاب ہوتی ج رہی ہے حضرت کی حیات کا بیدورق ان کے تمام اخلاف کے لئے اس حوالے سے خصوصیت کے معارت کی حیات کا بیدورق ان کے تمام اخلاف کے لئے اس حوالے سے خصوصیت کے ساتھ مشعل رہ ہے اور بم سب کو''، دب الخداف'' (اختلاف رائے کا ثا کنتہ طریق) سکھنے کی وقت و بتا ہے۔

(٨) حق گوئی ، استقامت اور تصلّب

حضرت مفتی صاحب کی سیرت کا سب ہے جلی اور روش پیاو (جو انہیں اپنے معاصرین جی نامیاں اقمیان عطارت کی میرت کا سب ہے جلی اور روش پیاو (جو انہیں اپنے معاصرین جی نمایاں اقمیان عطارت کرتا ہے) ان کی حق گوئی، استفامت اور تصلب کی خصوصیت ہوتی تھی، انہیں عواقب اور لومۃ بائم کی پرواہ نہیں ہوتی تھی، جوتی گوئی کی جرائت رندان رکھتے والے اور اس راہ میں برصعوبت انگیز کرنے کا جگر رکھتے والے اور اس راہ میں برصعوبت انگیز کرنے کا جگر رکھتے والے اور اس راہ میں برصعوبت انگیز کرنے کا جگر اس کے والے اسلاف کی طرح ان پر نہ بھی مرعوبیت طاری ہوتی تھی، نہ مصلحت آمیز اور معذرت خوالاندا نداز اختی رکرنے کا خیال بھی آتا تھا۔

ان کی ساخت آور ترکیب جن عناصرے ہو کی تھی ان بیس اپنے کوسلے کل بنائے رکھنے اور' دشقق علیہ'' اور' فیر متنازع'' بنے رہنے کے لئے تلخ کوشیریں اور غلط پر خاموش رہ چ نے اور جن کومشتبہ کردیئے کی فررہ برابر گنجائش نہیں تھی، وہ اٹکار مشکر اور ابطال باطل کو وقت
> یہ طرز خاص ہے کوئی کہاں سے لائے گا جو ہم کہیں گے کس سے کہا نہ جائے گا اوران کا انداز بے صدالگار ہا ہوتا تھا۔

یہ بیانِ حال یہ گفتگو، ہے میرا نچوڑا ہوا لہو ابھی س لو مجھ سے کہ پھر کھی ندسنوگے ایک کہانیاں

قبرستانوں بیں لگائے جانے والے کتبوں کے تعلق سے صفقہ ویو بند بیں جوغلو پیدا ہوتا جارہا ہے، وہ حضرت کے سے بڑی فکر اور کڑھن کا باعث تھ، وہ کھل کراس پر تکمیر کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ حضرت مولانا محمد منظور نعمائی کا کہنا تھ کہ ہر بلویت اور دیو بندیت بیں اب صرف ایک باشت کا فرق رہ گیا ہے، مگر بیں کہتا ہوں کہ اب بیفرق بھی ختم ہوتا جارہا ہے۔

مروجہ تعزیقی جلسوں اور مجالس کے بارے میں حضرت کا موقف بالکل واضح تھا ووان کو غدط اور نا مناسب باور کرتے ہتے ، ان کا موقف مختلف دلاگل کی روشنی میں بیرتھا کہ اس سلسدیل بعض بیش روا کابر کی طرف ہے اس طرح کے اجار سات کے انعقاد اور شرکت کو دلیل نہیں بنایہ جو سکتا ، اکابر کے تمام تر احترام کے باوجود حضرت کا تقطۂ نظر میتھا کہ بیمسئلہ ان اکابر کے سامنے تج نہیں ہوا تھ ، اس گئے تقیح ہے پہلے کے ان کے مل کوثیوت میں نہیں بیش کیا جو ناچاہئے۔

" چھوٹا منھ بڑی بات " سہی ، گریہ ال بیرعرض کیا جانا ضروری ہے کہ تعزیق مجانس کے سنسلے بیل مسلک داو بند کے نمائندگان کا بہم اختگ ف حق وباعل، ورست وغیر ونادرست ، سیح اور غلط کا نہیں ہے ، بلکہ دراصل یہ اختگا ف عزیمت ورخصت یا انسب وغیر انسب کے درج کا ہے ، حضرت مفتی صاحب راوع میمت کے سالک بلکہ رہبر تھے ، اس لئے بجا طور پران کا وہی موقف ہوتا جا ہے تھ جوانہوں نے بورک قوت سے فی برفر مہیا۔

جماعت بہلیخ میں اور بہطور خاص اس سے متعلق دین کے عمیق مے نا آشنا
پر جوش افراد کی طرف سے مختلف جہات میں پایا جانے والاغلو (جس کے ڈانڈ ب وین کے
صرف ایک شعبہ کی تعظیم اور باقی شعوں اور کا ذوں کی قد رناشتا کی سے ل جاتے میں) اس
طرح '' فی سیسل اللہ'' کی اصطلاح کو کا رتبینج پر منطبق بلکہ مخصر کر دینے اور جہدو دق ل جیسے اہم
د فی شعبہ کی حق تلفی پر بینی ہے اعتدالی، نیز بعض ذمہ وار الن جماعت کی طرف سے تفییر آیات
اور شخرت کا حاویث وغیرہ میں صدور ہونے والی لغزشیں اور ان پر کسی شرک صورت میں اصرار
کی روش صفرت مفتی صحب کے سے بڑے قائی اور تشویش کی بات تھی ،ایسے مواقع پر ان کا
احتمال حق اور جو اور جو تا تھی اور وہ اسپنے تلا نہ و کو بطور خاص وروس میں
اور حسب ضرورت عمومی مجالس میں شرط ء کو متنبہ بھی فر مائے سے اور اسے پی د نی مسئولیت
اور حسب ضرورت عمومی مجالس میں شرط ء کو متنبہ بھی فر مائے سے اور اسے پی د نی مسئولیت
اور حسب ضرورت عمومی مجالس میں شرط ء کو متنبہ بھی فر مائے سے اور اسے پی د نی مسئولیت
سیجھے تھے۔

قبرستانوں میں مراقبہ، قبروں پر تلاوت، تصوف کے نام پر افراط وتفریط اورا کا ہر پرتی میں غلاوہ امور ہیں جن پر حضرت مفتی صاحب نے کھل کر تکبیر کی ہے، ان میں ہے بعض معاملات میں بعض جز ئیات پر حضرت مفتی صاحب کے نفتر واخت ب سے متعدد علاء ومشاکخ کوا تفاق شہوسکا، مگر حضرت مفتی صاحب نے دلائل کی روشنی ہیں جس عمل کو درست نہیں سمجھ اور خیرا نظر ون جی جے متوارث نہیں پایاس پراختساب کا فرض ضرورانجام دیا۔
حضرت کو صلفہ و ہو بندے مسلک مدارس جی قرآن مجیدے ہا عثما لگی پر بہت دکھ ہوتا تھ، واضح رہے کہ ورس نظامی جس تفسیر کے نام پرصرف ایک کتاب ' جد لین' واضل نصاب ہے، حضرت قرماتے تھے

" ہمارے ہوں سب سے زیادہ مظوم قرآن ہے، دیگر تمام فنون پرکی کی کتب داخل نساب ہیں، گر قرآن کے نام پر صرف ایک ہی کتاب پڑھائی جاتی ہے۔"

حفرت کی رائے ہیتھی کہ نفس قرآن شرح واسط کے ساتھ اس طرح پڑھایا جاتا چاہئے کہ استاذ کسی خاص تفسیر کوس منے نہ دیکھے، وہ تمام معتبر تفسیر کومرجع بنائے ،ان کا مطالعہ کرے اور حاصل مطالعہ کوتمام ککتوں اور افا دات ومباحث کے ساتھ طعبہ تک نتقل کرے ،اس کے بغیر طلبہ میں قرآن ہیں تد بر کا ذوق پیدائبیں ہوگا۔

ای طرح دورہ صدیث کے سلسے ہیں حضرت کی دائے بیتھی کہ اس کے لئے آیک سان کا دورانیہ بالکل ناکائی ہے، دوسال ہونے چاہئیں کیونکہ اس کے بغیرفہم حدیث ہیں موسکتا، نیز ہر کتاب ہے بحث و درایت کے سے الگ الگ الگ ابواب منتخب ہونے چاہئیں تاکہ کوئی پہلوشٹہ بھی ندرہے، اور تحض محمرار پراکتف بھی ندہو، (آیک سال سے دارانعلوم دیو ہند کے نصاب ہیں اس کا لی ظ رکھا گیا ہے کہ دورہ حدیث ہیں تمام کتب کھل پڑھائی جائیں البت درایت و بحث کے سے الگ الگ ابواب کا انتخاب کیا گیا ہے، خدا کرے کہ یہ تجرب کا میاب ہواوراس پراستھامت کے ساتھ الل دارس عمل کرکھیں)۔

کی دہائی تبل دار العلوم دیو بند کے یوم تاسیس پر سالانہ جش کی بات آئی ، تو حضرت نے دلائل کی روشنی میں پوری توت سے اس کا رد بھی کیا ، اہل انتظام کوتوجہ بھی دلائی

اورات بدعت كالبيش فيمه بتايابالآخريه بات ختم مولى ـ

حضرت اپنا ان تلافدہ سے (جو مداری اوراداروں میں اہتی م دانسرام کے منصب پر فائر ہوتے ہے مرادف ہے اگر منصب پر فائر ہوتے ہے مرادف ہے داگر منصب پر فائر ہوتے ہے مرادف ہے داگر میں منصب اور صلاحیت ہوتواس پر باقی رہنا چاہئے ورنہ ع اگرخواتی سدامت پر کناراست (اسمعنی میں عکیم الاسلام حضرت مول نا قاری محمد طیب صاحب کا یافقرہ معروف ہے کہ منصب ابتمام مغوض ہے)۔

ای رمضان ۱۳۲۱ میں وفات ہے چندایا مقبل حضرت نے "ثریا سام اور کرونا وائرس" کے حوالے ہے۔ جاری ایک بحث میں پوری وف حت سے اپنا موقف پیش کیا اور ثریا کے طلوع کو کرونا کے فتے ہے جوڑنے والی فکر کوقوت کے ساتھ روفر باید، آپ کا بیدداس درجہ مضبوط اور استدلالی تھا کہ مخاف نہ موقف رکھنے والوں کے لئے کچہ فکر بیٹا بت ہوا بلکہ ایک مخلص اور رائخ بعدم مخصیت نے حضرت کے خطاب وردکی روشن میں اپنے موقف سے رجوع کا ظہار بھی کیا اور تواضع کا ثبوت دیتے ہوئے رجوع کا ظہار بھی کیا۔

تقویرسازی اورویڈ یوگرانی کے مشر پر صفرت مفتی صاحب اپنی بجائس ہے لے کر بڑے بڑے وامی اجتماعات ہیں تو سے سے کر بڑے بڑے وامی اجتماعات ہیں تو سے کا جائز ہونے کے فقے صادر کرتے ہیں اور ان کا کہنا تھ کہ ایک طرف اہل افتاء اس کے ناج ائز ہونے کے فقے صادر کرتے ہیں اور دوسری طرف ان کا دورویگر متعدد اہل علم کا عمل اس کے ضاف سامنے آتا ہے ، اس سے دین کی بے قصتی ، ورشری احکام کی بے تو قیری ہوتی ہے ، ایسے ، حول میں جب اس حوالے سے بڑے بروں کا انداز سکوت کا ہواور مص کی چیش نظر ہوں ، حضرت اپنی جرأت رندا ند، عزیمت عامان می کرتے ہوئے بار ہاراس مشکر کے خلاف اعلان حق کرتے ہوئے اور امور جورت قصیمان ند کا ہواور مقر کی پیش نظر ہوں ، مشکر کے خلاف اعلان حق کرتے ہوئے اور امور جورت وی ان کا پیغ م بیٹھ کی ہے۔

كب سے جول آخر بلب، برم كے سائے ميں

کیا سے ہے کوئی آواز، کوئی جاگے ہے

(4) دلوں میں اتر جانے والا خطاب

حضرت مفتی صاحب باضابطہ سٹیج کے آدی نہیں مضیان کا خطاب جذباتی باتوں ، شعد نواانداز ، نصنعات و و نکلفات ، آور داور بناوٹ سے بالکل پاک ہوتا تھا، لب واہجہ مجلسی ہوتا تھا، آمہ ہی آمد کا منظر ہوتا تھا، الفاظ پرشکوہ نہیں ہوتے تھے، انداز پیشہ درانہ نہیں ہوتا تھا، پھر بھی سامعین کا تا گڑیے ہوتا تھا۔

> جیں اور بھی وٹیا میں خن ور بہت اسٹھے کہتے ہیں کہ غالب کا ہے انداز بیاں اور

بیان کا امتیاز تھ کہ وہ اپنے خطاب میں موضوع (اور بالعوم موضوع علمی اور خشک ہوتا تھ) سے اوھر اُدھر نہیں ہوتے تھے، نہ لطیفے سناتے نہ اشعار پڑھتے ، شجیدہ اسلوب میں باد قار خطاب ہوتا تھا، مگرتا ثیر قیامت کی ہوتی تھی ، سیان کے اخلاص اور پا کیزہ باطنی کا اثر تھا۔

(۱)لب دلهجه کی انفرا دیت

۴) ہات پیش کرنے ،موقف ٹابت کرنے اور مدعا ہیون کرنے کی ہے مثال و معظم قوت

(۳)علمی مضامین کومهل ترین انداز میں اور خشک ترین موضوعات کوتر وتاز ہ اور ولچسپ بنا کر چیش کرنے کا خداواد سلیقہ

(۳) ایک مضمون کو ہر بار نئے پیرائے اور پیرهن میں بیان کرنے اور جدت پیدا کرنے کی خاص ادا

۵)اس پرمشنر ادموضوع کے تمام گوشول کوسمیٹ بینے، حق ادا کرنے اور احاطرہ جامعیت کا ہنر (۲) لب و مج میں اظمینان اور تھیرا و اور مجلت ہے گریز ، ایک ایک حرف واضح ایک ایک جملہ نمایاں

(۷) استدیا بی رنگ معقول ومنقول دلائل کا اجتماع

(۸) اوران سب كيماتها جتباوى ندكة تقليدي منفروا نداز وطرز

(۹) مزید برآن ' قلندروں کے طریق' کے مطابق زبان وول کی رفاقت الفاظ ول کی آواز اور' ہرچے از ول خیز و برول ریز ڈ' کامصداق

يرسب حفرت كخطب كخصوصات تقيل

(۱۰)ان کے خطاب ٹیل موضوع پر ارز کاز کے ساتھ سابق خطب کی جود ہ اعتدال ہے مخرف باتوں اور فکروں کا شائنگی کے ساتھ مدل ردیھی ہوتا تھا اور اصلاح پر زور بھی، ہرخط ب حق گوئی کا شاہ کار ہوتا تھا،ور ہنگا می حالتوں میں تو سپ کے خطاب کا رنگ دو آتھ ہوجہ تا تھا۔

دارالعلوم کے احاط میں ہنگامی احوال میں طلبہ کے درمیان ان کا خطاب ، مشتعل جذبات کی تسکیمین ، د ماغوں کی تنخیر ، خیالات کی تطهیر ، افکار کے نزکیہ ، ولول کی تنکی ، ورکایا بیٹ دینے "کے حوالے سے اپنی مثار آپ ، وتاتھ۔

نقبی بھی اور کار میں سائل ہیں بھی عوام کے درمیان آپ کا خطاب ایسا اسوب ہیں ہوتا تھا جوان کے ذہنول کو اپیل کرتا تھا اور ان کے داخول کو حق پر مطمئن دمنشرے کر دیتا تھا اور ان کا بیتا کر ہوتا تھا کہ حضرت کی باتیں گویان کے دلوں میں انر تی اور دماخول میں چاگڑیں ہوتی جی جاری ہوتی تھی جوس معین کو اپنے ساتھ بہالے جاگڑیں ہوتی تھی جوس معین کو اپنے ساتھ بہالے جائی تھی ، ان کے بید خطاب میں عوام اور عصری تعلیم یا فتۃ افراد کے دماخول ہے ''شریعت جاتی تھی ، ان کے بید خطاب و جائے تھی ہوت کے بارے میں پیدا ہونے والے شکوک و اسل می ، فقہ اسلامی ، مسلک دیو بند ، تقلید اند و غیرہ' کے بارے میں پیدا ہونے والے شکوک و شہبات کی گرد بالکل صاف کر دیا کرتے ہے اور ان جی ''اطمینان وانشراح'' کا تاز واہودوڑا دراکر ہے تھے۔

محفل ومجلس کوئی بھی ہو، اگر حضرت موجود بیں تو وہی جان محفل اور میر مجلس ہوتے تھے، انہیں کا خطاب کلیدی،سب سے اہم اور فیصد کن ہوتا تق اور اب ان کے جانے کے بعدا بیا لگتاہے کہ _

> ساتھ عاج کے گیا سوز خن، ساز سخن پھر کوئی ایبا غزل خوال نہ زمانے سے اٹھا

(۱۰) ہے مثال تدریس

> و عوی و کے جمیں ملکوں ملے کے نہیں، نایاب میں ہم

حضرت جب حیات تھے، مندوری کی رونق وآ ہر و تھے، پروانے ان کے گروہجوم لگاتے تھے، ان کا فیضان علمی مسلسل جاری رہتا تھ، ان کے سینے سے علوم ومعارف کے موتی فوشہ چینوں کے سینوں اور سفینوں میں فروائی سے شقل ہوتے تھے، ایک طبقہ اس وقت ان کے علمی اکتب ہات اور دتا ہے تھے، ایک طبقہ اس وقت ان کے علمی اکتب ہات اور دتا ہے تھے۔ ایک طبقہ اس کے علمی اکتب ہات اور دتا ہے تھے۔ ایک طبقہ کے اغلامی اور فکر وتڑ پ میں شک نہیں کیا جاسکتا) مگر حضرت تاقدین کے نقد کی پرواہ کے بغیمی

یں کہاں رکتا ہوں عرش و فرش کی آواز ہے

مجھ کو جاتا ہے بہت او ٹچا حد پرداڑ ہے کے مطابق''وفت کم ہاور کا م زیادہ'' کے اصول کوسا منے رکھتے ہوئے اپنے علمی اور چھتے تی سفر میں اپنے اصل ہدف ومنزل کی طرف تیزی ہے محوفرام رہے، ہال مگر زبان حال سے بیضرور کہتے رہے

دل پر تھم نہیں ہوں گے، ویدة پر نم نہیں ہوں گے اندھرا ہوگا اس محفل ہیں جس میں ہم نہیں ہول گے در اندھرا ہوگا اس محفل ہیں جس میں ہم نہیں ہول گے در اند قدر کر ہم سمج کا ابول کی کہ پیدا اس نموٹ کے جواں ہر دم نہیں ہول گے کہ پیدا اس نموٹ کے جواں ہر دم نہیں ہول گے

ذکر تفاحضرت کی ہے مثال مدر سماندا ور معلی ندش ن کا، وہ ہرفن پر یک ال عبور رکھنے والے ہے بدل عالم بھے، ہرفن کے مزائ شن سے، ہرفن کے مراجع ومصادرا ور ہاخذ واصول پر ان کی گہری نظرتنی، وہ درس نظ می کی تقریباً تم م کتب کا درس دے چکے تھے، نحوو صرف، منطق وفلہ فنہ بلاغت وادب سے لے کرفقہ و صدیث تفسیر تک کوئی فن ایسانہ تھا جس میں انہیں نبوغ ورسوخ کا مقام حاصل نہ ہو، تقریباً ہرفن پر انہوں نے خامہ فرسائی بھی کی ہے شووصرف و منطق وفلہ فہ پر انہوں نے دری انداز کی 'سہل منتع' 'اسلوب کی صلی شاہی کئی ہے تو ایک سرائی میں انہوں کے دری انداز کی 'سہل منتع' 'اسلوب کی صلی شاہی کئی ہے تیار کیوں ،الفوز الکبیر کاعم لی ترجمہ کر کے اصول تفسیر کے موضوع پر خدمت انجام دی، ترفدی و تیار کیوں ،الفوز الکبیر کاعم لی ترجمہ کر کے اصول تفسیر کے موضوع پر خدمت انجام دی، ترفدی و خد است ان کے و و تیام و تدریس و تحقیق کی شکینہ دار بلکہ شاہ کار کہلا ہے جانے کی مستحق ہیں۔
مدامت ان کے درس کا رنگ کیا ہوتا تھا، وہ لکھنے ، بیان کرنے اور سننے سے زیادہ درکھنے اور براہ دراست حاضری سے تعلق رکھنا تھے۔

(۱) الله في البيل كلول كر بالدين ، ويجيده مباحث كالسهيل اور مذكل خرم حث كوده انتها في المن كرف كالب مثال ملكه اور بشر ود بعت قرماي تقد، مشكل سے مشكل بحث كوده انتها في

آسان لفظور میں اور چنگیوں میں حل کردیا کرتے تھے۔

(۳)علمی گہرائی د گیرائی اورعمق وبصیرت ان کی دری تقریر کے ایک ایک فقر سے مناول ہو تی تھی۔

(۳) متعلقہ موضوع کی جامعیت اوراحاطہ واستیعاب ان کا خاص مزاج تھا۔
(۳) ان کا درس اعتدال کا نمونہ ہوتا تھا، پورے سال میسال انداز، وہ اهناب و تھا۔
وتطویل کے قائل نہیں تنے اور بہت اختصار وا یجا زُ کوجھی مناسب نہیں بچھتے تنے، میانہ روکی کا دیگ ان پر پیڑھا ہوا تھا، وہ موضوع کا پوراحق ادا کرتے تنے، کوئی گوشہ تشانہیں چھوڑتے تنے، انہیں سمند رکوکوزے بیس میٹنے کا ہتر آتا تھا، اور اس ہنر کووہ درس بیس کا میا بی سے آز ماتے تنے۔

(۵) ان کا درس روایت و درایت اور عقل نقل کے امتزاج واجتماع کی خوب صورت مثال ہوتا تھا۔

(۲) موضوع پرار نکاز ،انتھ راور اوھر اُدھر نہ بھ گناان کی خاص شناخت تھی۔ (۷) دوران درس ان کی گفتگو انتہائی مرتب و مدلل ہوتی تھی ۔

(۸) وہ پوری تیاری اور مطالعے اور قابو یا لی کے بعدی سبق پڑھاتے تھے۔ رواروی اور بوجھا تار سیکنے کووہ خیانت ہور کرتے تھے۔

(۹) ان کے درل بیس نخاطب کی ترکیز سوفیصدان کی طرف ہی ہوتی تھی ایدان کاسا ترانہ کماں تھا، طلبہ کے دل ان کی طرف تھنچتہ تھے، ساعتیں ان کی صدائے دل ٹواز کی عاشق رہتی تھیں اور بصارتیں ان کے سرایا کے دیدار کی آروز مندراتی تھیں، ان کے اسباق میں طلبہ کی توجہ وسکون کا حال' گائے علی رُوَّ وَسِهِم الطَّیرَ'' (گویا ان کے سرول پر پرندے جوں) کی منظر کشی کرتا تھا۔

(۱۰) ان کے درس میں گویاعلم کی بارش ہوتی تھی، نقیس افادات، نایاب تکتے علمی جواہر، بیش قیمت فوائد اور دلوں کی کھڑ کیاں کھول دینے اور د ماغول کے درسے وا كردينے والے حقائل ومعارف، كيا كچھ ند بوتا تھا، اى لئے تو وہ ' ورس وقد رئيل' كى سلطنت كے بےتاج و دشاہ كامقام ركھتے تھے۔

(۱۱) ان کے درس کی سب سے منفر داداان کا ول نشیں، مؤثر ترین اور بے نظیر انداز تفہیم تھا، وہ جس کچھ بیش کرتے تھے اور جانظیر انداز تفہیم تھا، وہ جس کچھ بیش ہوت کچھے تھے۔ جس انداز سے موضوع بیش کرتے تھے اور جس اسلوب میں بحث کرتے تھے وہ بالکل جدا گا نہ ہوتا تھا، درس میں اور سے ہم ترتک ان کے دل نشیں انداز واسلوب کے شکفتگی باقی رہتی تھی ، اور یہی رنگ نمایاں رہتا تھا، ہر ہر بات نہاں خانہ ول میں اترتی اور در م غیر محفوظ ہوتی چلی جاتی تھی۔

حضرت کے درول اب صرف یادگارہ گئے ہیں، جن کوان سے تلمذکی سعادت میسرنہیں آئی، ان کو تو ان دروس کا اصل رنگ دکھ یا اور بتایا بی نہیں جا سکتا، مگر جن کوتلمذ کا شرف عاصل ہوا اور جن کی ساعتیں حضرت کے دروس کی سواڑوں سے شاد کام ہوتی رہیں

مسلسل ماد آئیں سے، پیم یاد آئی سے کوئی موسم رہے، بے قبد موسم یاد آئیں سے

(۱۱) جهد مسلسل اور انضباط اوفات

حفرت مفتی صاحب کی علمی عظمتوں کا اصل راز آپ کی "جبد مسلسل" اور انضباط اوقات کی خصوصیات ہیں ، ان کی زندگی متواتر محنت ، مسلسل ریاضت ، مستقل کوشش اور تعب ناآشناذ وقی مطالعہ کے حوالے سے اسوہ ونمونہ ہے ، انہوں نے دور طالب علمی سے ہے کرتا وم زیبت علمی اشتعالی کو اپنااوڑ ھنا بچھوٹا بنائے رکھا ، انہیں محفل پہندی ، عیش کوئی ، تن آسانی اور کام چوری ہے بھی مناسبت ای نہیں رہی ، انہوں نے محنت اور جفائش میں بھی کوئی کسر نہیں اور کام چوری ہے بھی مناسبت ای نہیں رہی ، انہوں نے محنت اور جفائش میں بھی کوئی کسر نہیں جچھوٹ کی کام اور صرف کام ان کا شعار رہا ، دوران طالب علمی "اقیء" کی تعلیم کے ساتھ انہوں نے اپنے ذوق اور محنت سے خوو مکمل قرآن حفظ کیا ، ان کا شوقی مطاحہ اور کتابوں سے عشق" وقی مطاحہ اور کتابوں سے عشق" وقی مطاحہ اور کتابوں سے عشق" دوگی میں سب سے بہتر ساتھی کتاب ہے) کی عشق میں ان کا تاتھا، عمر لیا شاعر کے شعر

بِسَفَسَدُرِ الْسَكَسَدُ تُسكُت الْسَفِحَالِسَى ومسنُ طَسلَبَ الْسَفَلَى سَهِرَ اللَّبِالْسَى (محنت كَرَتَاسِ سَهِ العَفْلَت اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهِ اللَّهُ الْمُعِلَّةُ اللَّهُ الْمُلْمُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ الللَّهُ اللَّهُ

قرآن مجيدكي يت "وَجعلُما مِنَهُمُ أَنْمُهُ يَهَدُون بِأَمْرِنَا لَمَّا صِبرُون" (جب المهول ن مجيد كام لياحب بم في ان كو في وايناي علم معظوم بوتائب كرم كال اور جبد مسلسل عن بي في والى اور المامت وسيادت كامقام ماتاب الى لئ " النّسُل أن تُسْسو دُونا"

(مقام سیادت منے پہلے بھی)اور "نسف دَ أَنْ تُسوَّدُوَا" (مقام سیادت منے کے بعد بھی) مستقل محنت والی ریاضت کی تاکیدآ کی ہے۔ (بخاری العلم)

حضرت نے مشکل حالات کا خندہ پیشائی ہے مقابلہ کرتے ہوئے صبر وجہد کی خوبہ کی رہا مدری کے زمانے میں بھی رہا اللہ علمی کے دور میں بھی رہا مدری کے زمانے میں بھی رہا گئے الحدیث بغی بھی اللہ علمی کے بعد بھی مرحلہ حیت میں محنت ومطاعہ سے غافل نہیں ہوئے اور ای دصف نے آئیل عمی سیاوت وا، مت کا بیمقام بخشا کہ وہ م مسداری کے صدرالمدرسین بھی ہوئے ، شخ الحدیث بھی ہے ، علماء کے لئے مرجع ومرکز بھی ہنے ، قافد علم کے میروس لار مجمی ہوئے ، مجمی ہنے ، علماء کے لئے مرجع ومرکز بھی ہنے ، قافد علم کے میروس لار مجمی ہوئے ، مجمی ہنے ، علماء کے میروس لار مجمی ہوئے ، میروس کا میں علم میں میان میں اور ہر جمال ہے کہا ہے ، علما میرزخشر کی کا بیشع حضرت کی علمی ریاضتوں کے حسب حال ہے جانب ان کا ڈ نکا بھی ، علمامہ زخشر کی کا بیشع حضرت کی علمی ریاضتوں کے حسب حال ہے ادران پر بوری طرح راست آ تاہے ۔

شهری النسسی السفسلوم الدل السی مستری السفسلوم الدل السی مستری النسسی السفسلوم الدل السی مستری و طلب برسی مستری مستری مستری دات جاگنا محصد دیا کی تمام لذتوں سے زیادہ لذیذہ)

اور پھرز خشری کی زبان ہی میں حضرت کا بیہ پیغام ہم جیسے کوتاہ علم وعمل خردول کے نام سے

رسار المساح الم

(میں رات بھر جا گنا رہوں اور تم رات بھرسوتے رہو، اور پھرتم جا ہو کہتم کومیرامقام مل جائے ،ایہ نہیں ہوسکتا)

حضرت مفتی صاحب نے انضاط اوقات، حفظ اوقات، اصول کی پابندی اور

متوانز محنت، شبندروز مطالعه وحقیق اورعلمی اهتدی ل بلکتیلمی انبهاک واعظاف کی برکات سے عظمت کا مقام بلند حاصل کیا تھا، ان کی میرست کا بیا گوشدان کے اخلاف و تلافدہ کے لئے بہت تھیجت آموز اور قکر انگیز ہے اور بیسبق دیتا ہے کدراہ علم کے مسافر دل کو بیمر جلے مرکخ بغیر منزل نہیں ماکرتی اور عمل تیم اور جہد مسلسل کے بنارفعت اور سیادت کا خواب بھی شرمند د تعبیر نہیں ہوسکتا۔

در د غراق

یوں تو حفرت کے جانے پر پورے کا روان علم نے ابتا کی بیسی کی کیمی محسول کی گراس حقیر کے لئے قدیم عقید تمنداند اور انوٹ تعلق اور دشد محبت کی بنا پر حضرت کا سانی وفات ہے اختیاصا عقد اثر ثابت ہوا، جس صبح کو بیا قال علم وفضل غروب ہوا، اس سے پہیے کی دات شدید علا اس کی خبروں کی وجہ سے بقر اری اور کروٹ بدلنے اور مسلس دعا بیں گرری، حضرت نے مسافرت اور غریب الدیوری میں وظن سے وور لاک و اکان کے ماحول میں مہتاب سے تابقہ ہرتز دندگی''گرار کرضیج کے تاروں سے بھی خوب تر سفر تحرت شروع کیا، اللہ نے انہیں ایسے وقت اپنے دربار میں بلایا جب رمضان کا مقدس موسم بہارسا بیگن تق ، عشر و انہیں ایسے وقت اپنے دربار میں بلایا جب رمضان کا مقدس موسم بہارسا بیگن تھی، عشر و انہیں اور ایسے ماحول میں بلایا جب پورا ملک بندی تق آنی و ترکت پر پابندی نوازیاں عروج پرتیس اور ایسے ماحول میں بلایا جب پورا ملک بندی تقی قبل و ترکت پر پابندی میں ، تنگ کے چند ہوگ تحرک ترک می بیان سفر میں بلایا جب پورا ملک بندی تقی و ترکت پر پابندی میں ، ترک کے چند ہوگ تحرک ترک تاب کی منوب کو مایت رکھی گئی ہو۔

ہم جیسے نہ جانے کتنے عقیدت مندان کی رصت پر غمز دہ اور مزید برآس آخری مرحلے میں شرکت کی سعاوت نظر سکتے پر دل مسول کررہ گئے اور آج ایک ہو سے زائد کی مدت گزرج نے کے بعد بھی قبر پر صفر ہوکر دعا کی صورت عقیدت کی سوعات چیش کرنے کی را بی مسدود ہیں ، ول چاہتا ہے کہ عقیدت و محبت کے پروں سے پر واز کرتے ہوئے مہتی کے اس گورمتان تک حاضری دول جے حضرت کی آخری آ دام گاہ بننے کا شرف میسر آیا اور

وہاں پہنٹے کرآ نسوؤں اور دعاؤں کا نذران پیش کرئے پہلے۔ مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے تئیم تو نے وہ سینج ہائے گراں مار کیا کئے اور پھرش عرکی زبان میں خاک قبر کو مخاطب کرنے یوں گویا ہوں۔ اے خاک تیرہ: ولیم ما را نگاہ وار اس تور چیٹم ماست کہ ور ہر گرفتہ ای

اور پھر بيكتے ہوئے باد يدة تم اور بادل پُرغم رفعت ہول _ ترى لحد پے شداكى رحمت ترى لحد كو سلام پنچ غَفَر اللّٰهُ لَهُ وَأَنْوَلَ عَلَيْهِ شَآبِيْتِ رَحْمَتِهِ وَأَسْكُنَهُ جَدَّاتِه الْعُلَىٰ وَنَعِيْمَهُ الْمُقِيْمَ

aaa

زندگانی تھی تری مہتاب سے تا بندہ تر

استاذ ادب عرلي دارالعلوم ديوبند

مفتى عمران التدصاحب قاسى

علمی گیرائی، فتی مهارت بقضیف و تحریر کانفیس و وق بقه بیم کا عمده ملکه، تدریس کا ایجونا اسلوب، کسی بھی مضمون کواپنا الفاظ کا جامد پیهنا کرفیم مخاطب کے قریب ترکر دینے کا جنر، یا فیض و با توفیق استان گفتگو جس مخران کا محبوب وشائنگی ، لیجه جس و قار واعتاده حد سب نبوی سے نصوصی مناسبت، تفسیر قران کا محبوب اهتخال ، بلند پاید محدث ، مفسر ، بالغ فظر فقید ، کثیر المطالعه ، کثیر النصائیف ، محنت وجد و جهدا تقیازی وصف ، جمد وقت علمی مصروفیت افکر فقید ، کثیر المطالعه ، کثیر النصائیف ، محنت وجد و جهدا تقیازی وصف ، جمد وقت علمی مصروفیت افکا فقی و محبوب المالات ، محر رئین مهن ، نباس و وضع می دور ، شان استخائی نمایا ب ایسے بی ہے جارے جروں عزیز است و محترم ، استاذ ایا سائذ و حضرت مولان استخائی نمایا ب ایسے بی ہے ہارے جروں المالات ، جو عالم اسلام کی عظیم و نی در سگاہ دار العلوم دیو بند کے شیخ الحد بیث اور صدر المدرسین ہے ، ان سے رابع کی عظیم و نی در سگاہ دار العلوم دیو بند کے شیخ الحد بیث اور صدر المدرسین ہے ، ان سے رابع کی عظیم و نی در سگاہ دار العلوم دیو بند کے شیخ الحد بیث اور صدر المدرسین ہے ، ان سے رابع و ، تشما ب عث فخر اور استفاد ہے کے مواقع کو نفیمت شار کیا جو تا تھا۔

۱۹۹۳ء کی بت ہے، راقم مادر علمی جامعہ عربیا عزاز العلوم دیہ میں زرتعیم تھا،
امتحان نزدیک تھے، امتحانات کی تیاری میں عمد گی اور تیزی لانے کی ترغیب دیتے ہوئے
محترم اساتذہ کرام نے خبر سنائی، کہ اس مرتبہ استحان کے لئے ہم لوگوں کے استاذ حضرت
مورا نامفتی سعید احمد صاحب پائن پوری بھی تشریف لارہ میں ای لحمد پہلے پہل حضرت والا
کے نام ہے آشنائی ہوئی، اس کے بعد دن بدن اساتذہ کرام کی مجانس میں حضرت والاکا محبت بجرا
تذکرہ سننے کوماتیا، تعین تاریخ میں دیگر محترین کے ساتھ حضرت مفتی صاحب روئی افر وز ہوئے۔

مردی کا موسم بھی عربی روہ ال، گرم عبایہ پیروں ہیں بیٹا وری جوتا، رقبار د گفتارے وقار بھنکنا ہوا۔ ساتذہ وطلب شد ل وفرع الفرآتے۔ حسن الفاق ہماری بنہ عت سال دوم عربی کی ایک کتب جدایة النو کا استحان بھی حضرت الفاق ہوا، اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت والا ایک کتب جدایة النو کا استحان بھی حضرت ہوا، اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت والا نے احظر سے جائیة النو بھی ایک مقام ہے کھیل دوسنی کی عبارت پر معوا کر ترجمہ سنا اور دوسرے مقام ہے چند دائن عبارت و ترجمہ کے بعد مطلب بھی دریافت کیا، استحان کی سے معادت مداسہ بیس بهم لوگول کے لئے باعث افتحار تھی، اسی وقت سے احقر کے ذبان سعادت مدرسہ بیس بهم لوگول کے لئے باعث افتار تھی، اسی وقت سے احقر کے ذبان میں حضرت والم کی پروقار شخصیت اور عظمت کا نقش قائم ہوگی، جس بیس وقت کے ساتھ ساتھ ساتھ طحادی شریف ویت کے ساتھ ساتھ اور طحادی شریف ویت کے بعد تو قریب سے دیکھنی، برسے کے کیشر مواقع میں، یقینا حضرت والد کی ذات متعدد ابھ خصوصیات کا مرقع تھی آپ کی بدولت مستد مدین کو عظمت واعتماد حاصل تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ کی دفات کو بین ، علامہ وایک ند پر بولے دریا کو اللہ فلاگر والے تے ہیں۔ وہ ہے کہ آپ کی دفات کو بین ، علامہ وایک ند پر بولے والا فلاگر والے تے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب عدید الرحمه ۱۹۳۰ء مطابق ۱۳۳۰ ها کوموضع کالیود اضع بناس کا نفا گرات میں بیدا ہوئے تھے، والد صاحب نے از خود تعلیم کا آغاز کرایا، مگروہ اپنی مصروفیات کے سبب زیادہ توجہ ند دے سکے اس وجہ ناتھوں نے آپ کوگاؤں کے مدرسہ میں ہی داخل کر دیا، بیبال پر آپ نے کمتب کی تعلیم کھنل کی، اس کے بعد چند ماہ دارالعلوم میں ہی داخل کر دیا گئے، وہاں تقریباً چارسال فاری ، بیس دے کر بیا چارسال فاری ، بی ایندائی کتب پڑھیں، بعد از اس مزید تعلیم کے بیا سبار نیور کا رخ کیا، اور مدرسہ مظاہر علوم سبار نیور میں چندسال داخل رہ کراسا طین علم فن اس تذہ ہے محتلف فنون کی مدرسہ مظاہر علوم سبار نیور میں چندسال داخل رہ کراسا طین علم فن اس تذہ ہے محتلف فنون کی تعلیم پائی ، بالآخر فقہ وصدیت و تفسیر اور و گیرفنون میں اعلی تعلیم کے لئے ۱۳۸۰ ہیں وارالعلوم و بی بردین داخل اس سے دورہ کا مدین کی ماس ہے دورہ کا مدین کی ماس کے سے فراغت پائی ، اس کے سطح سال اس تذہ کی تربیت میں رہ کرفتو کی ٹوک کی مشتی کی ، اس کے مشورے سے میں تدریس کا مشورے سے ۱۳۸۲ ہیں تدریس کی مشتی کی ، اس کے مشورے سے ۱۳۸۷ ہیں تدریس کے اسال اس تذہ کی تربیت میں رہ کرفتو کی ٹوک کی مشتی کی ، اس کے مشورے سے ۱۳۸۷ ہیں تدریس کی مشتی کی ، اس کے مشورے سے ۱۳۸۷ ہیں تدریس کی مشتی کی ، اس کی مشورے سے دریس تندریس کی مشورے سے میں تدریس کی مشتی کی ، اس کے مشورے سے کا ۱۳۸۰ ہیں تدریس کی مشتی کی ، اس کی مشتی کی ، اس کی مشورے سے کی ۱۳۸۰ ہیں تدریس کی مشتی کی ، اس

آغاز کی اور دارالعلوم اشر فیہ را ندیر میں آپ کا تقر رہوا، جہاں پر نوس ل تک مختلف فنون اور حدیث کی اعلی کمآمیں زیر درس رہیں اس کے بعد ا کابر واسا تذ و کے مشورے ہے۔۱۳۹۳ھ میں دار انعلوم دیو بند تشریف نے آئے، یہاں تقریباً ۲۸۸ سال مسندعلم کو زیرت مخش، میہ حضرت والا کی زندگی کا سوائحی اختصار ہے۔

حضرت والاک زندگ کا قریب سے مشاہدہ کرنے والے بھی اس بات کے معتر ف بیں کے حضرت مفتی صاحب کی زندگ تا بندہ نفوش ورایے جلی عنوانات سے عبارت مختی جوعلم کے متناثی کے لئے لازم تفلید ہیں ، کامیالی کی طلب رکھنے والوں اور سرخ روٹی کے جو یہ کوان عناوین کی روشنی ہیں ہی سفر شروع کرنا جا ہے۔

جدوجهد، علمي انهماك وهمه وفتي مصروفيت

حفظ كرت تھے. محد قديم محصل ابات قاسم سے باہر وال وہ سمرہ حس کا وروازہ ماہر کی طرف کھٹا ہے ورجوآج کل شعب صفائی وچن بندی کا وفتر ہے، آپ کی رہائش گا و تھا، رات کو اس کے باہر とうごうといれているとのからかえとうなとし كم حفظ كاسبق يادكرت لكتر، جيض كواسين استاديش عبدالوباب محدو معری کو ساتے تھے، نیز ایے تعلیمی امور، عجبہ فا کی مصروفیات ،میرے (مفتی محمد این صاحب)اساقی حفظ وآ موشتہ کو سنے، اورخودا ینا حفظ قر آن کاسبق یاد کر کے منانے کے ساتھ وہ بہت یا بندی ہے اسا تذہ کردم خصوصاً حضرت مفتی سید مبدی حسن شابجهال بوری صدرمفتی دار انعلوم و بوبد، حفرست عدامه ابراجیم بلياوي صدرا بمدرسين وارالعلوم ديوبندا ورشخ عبدا يوباب محمود مصرى امتناؤع لي دارالعلوم ويوبندكي خدمت بهي انهام ويت ينفي مُذكوره مصروفیات ولت اور محنت کی متقاضی ہوتی ہیں، حضرت مفتی ص حب الخ بحنت بگلن اور شوق کے ساتھ ضروری اشیاء کی فراہمی غذ كى سامان كى فريد رى كرك الات ، اور دومرے كام بحى يرضا ورغبت كرتے واوران بيل عموماً ناغه شروعاتق

میر کاروال حضرت مفتی ، بوالقاسم صاحب نعمانی مهتم وارالعلوم دیوبند فره تے
ہیں۔ کہ ۱۳۸۲ ہے میرا دار العلوم میں داخلہ کا سال ہے اور یہی حضرت مفتی صاحب کا دورہ
صدیث سے فراغت کا سال ہے ۱۳۸۳ ہے ہیں وہ تکیل افتاء کے طالب علم تھے، ان کی محنت
ویکسوئی مثان تھی وہ اس وقت دار العلوم کے نمایاں ممتاز ظلبہ میں شار ہوتے تھے، یکسوئی کے
ساتھ اپنے تعلیمی المورش مصروف رہتے تھے، ایک کام پوراکر کے دوسراشر و کا کردیتے تھے
اپنے مقصد کے علاوہ دوسری طرف بالکل متوجہ بنہ ہوتے تھے۔ جھے یاد پڑتا ہے کہ عیداں شخی
کے موقع پرایک مرتبہ وہ اپنے کمرے سے دارجد یوکی طرف جارہے تھے، احاظہ مولسری ش

میری طاقات ہوئی فرد نے نگے، ابوالقائم بی چہتا ہے کہ آج وارجد یدو کھالوں ، کی ماہ سے
ادھرآ نائیں ہوا ، بیان کی محنت ویکسوئی کا حال تھا۔ جب کدان کے دہائش والے کمرے سے
دار جدید کا فاصلہ آتا زیادہ نیں ہے کہ دہاں تک تنتی میں کائی وقت صرف ہوتا ہو، اس لحاظ
سے حضرت مفتی صاحب کا بدواقد موجودہ وقت کے طب کے لئے کسی استجاب سے کم نہیں
ہونے کی کھیداور علی میں کی بھی محنت ، یکسوئی اور جدو جہد حضرت مفتی صاحب کے کا میاب
ہونے کی کھیداور علی ویٹا میں عظمت وجود ہیت کے حصول کا سب ہے اس محنت وجدو جہد کی بدولت آب اعلی مقام بر قائز ہوئے۔
بدولت آب اعلی مقام برقائز ہوئے۔

عمو، تغلیمی مرحلہ کی پحیل کے بعد مزائ بدل جاتا ہے، طلب علم کے زہنے بیس کے میدان بیس قدم رکھتے ہوئی کے ساتھ محنت وجہ وجہد کرنے والے بیشتر افراد تدریس کے میدان بیس قدم رکھتے ہی محنت کا شخف ہ آئی نہیں رکھ بیائے ، آرام وراحت کے اسب کا حصول یا دیگر مصروفیات فطرت و مزائ کو بدل ویتی جیں، مشاہدہ اس کا گواہ ہے، مگر حضرت مفتی صاحب علید الرحمہ کا معاملہ مختلف تھ، یکسوئی اور جہد مسلسل فطرت اور مزائ کا حصہ بن گئی تھی آپ نے دورط لب علمی کی طرح تدریس کے زبانے جی بھی انبیاک ویکسوئی، اور جدو جہد کو جاری رکھا اور کوئی محمل کی طرح تدریس کے زبانے جی بھی جی میں ضل انداز ند ہوئی، دار انعلوم اشر فیدراندریش مدری کے زبانے کی بیان کی جاتی ہے، جبکہ دار العلوم و یو بند جی تو اس تذہ وطلبہ سبحی اس کے شاہد ہیں۔

مہمانوں اورطلبے مل قات کے لئے عصر کے بعد کا وقت متعین تھا، اس وقت مجمانوں اورطلبے میں قات کے لئے عصر کے بعد کا وقت متعین تھا، اس وقت بھی عموماً علی مشغلہ جاری رہتا، طلبہ کی طرف سے پیش کر دوسوالات کے جوابات یہ شہمات کا اذار ، کسی علمی مشئلہ کا ندا کرہ رہتا۔ دیگر اوقات بیس ملنے کی اجازت ندھی البتہ کوئی اہم اور ضروری معاملہ در پیش ہونے کی صورت بیس ملاقات ممکن تھی۔ کسی اہم وجہ یہ سخت بیاری کی وجہ سے ہی علمی مشغلہ موقوف بوتا ورنہ بیاری کے ایام بیس بھی بھتر استعاعت مصروف رہتے اور اپنا مشغلہ جاری رکھتے تھے۔ راقم کو اچھی طرح یاد ہے کہ سن ۲۰۰۲ء بیس حضرت مفتی اور اپنا مشغلہ جاری رکھتے تھے۔ راقم کو اچھی طرح یاد ہے کہ سن ۲۰۰۲ء بیس حضرت مفتی

ص حب کی کیک آگھ پر مقوہ کا اثر ہوگیا تھ، آگھ پر ورم کی وجہ سے وہ آگھ بندر ہی تھی ، کھل نہیں ياتي تقى معداج سيدافا قدنيس جور باتف عام تشويش اورب جيني كي صورت تقى ،ان ايام من تھی ہیں نے درس موقوف ند کیا۔ انھیں دنول استاذ محترم حضرت مولا نا قاری شوکت علی صاحب مہتم جامعہ عربیداعز از العلوم ویٹ حفرت مفتی صاحب کی عیادت کے لئے دیو بند وارد ہوئے ،عصر کے بعد حضرت مفتی صاحب کے در دولت پرحاضری ہوئی احقر بھی ساتھ د تھا توديك كرحضرت مفتى صاحب" رحمة الله الواسعة "كيكيوز شده جدديرايك طالب علم كي مرد ے نظر ثانی فر مارے ہیں، ملیک سنیک کے بعد حضرت نے کاغذات ایک طرف رکھے مزاج پری کے بعد گفتگو کا بیرتکلف دور جلا ،حضرت قاری صاحب نے فر مایا کہاس پریشانی کے وفت میں آ ہے کو آ رام کی زید د ہضر ورت ہے،تصنیف وغیرہ کا پیرکا صحت یا لی تک موتو ف كرد يجيئ دهترت مفتى صاحب كاجواب تق ، قارى صاحب البعى ايك آنكه ملامت باس ے میں چھی طرح دیکھ سکتا ہوں شاید القد تعالی نے اس آ تکھ کوای لئے سلامت رکھا ہو کہ میں ا ہے ، قی ما ندہ کام پورے کراوں ، لہذا میں اپنے بقیہ کامول کو پورا کرنے میں رگا ہول۔ پھر جدی حضرت مفتی صاحب نے قاری صاحب ہے اجازت لے لی اوراینے کام بیل مصروف ہو گئے، بعد میں ڈاکٹر کی تنبدیلی ہوئی وہسرے ڈاکٹر نے لقوہ تجویز کرکے عدج کیا اور جد ہی شفا ہوگئی۔احقر ندکورہ مجنس میں حاضر تھا،اس وقت بھی مفتی صاحب کے جواب ہے سبجی متحیر ہوئے ،اس کے بعد جب بھی اس مجنس کی یاد آتی ہے تو حضرت مفتی صاحب کے الفاظ کا نول میں کھکنے لگتے ہیں، اپنی کا بلی وستی برعدامت ے ساتھ دعفرت الاستاذ عدیدا سرحمد کی جدوجہد، وقت کی قدروانی اور سعی پیم پردشک آنے لگتا ہے۔

ایک مرجبہ ششائی امتحان کے بعد وطن ہے وہ پسی ہوئی تو ہم چندساتھی حضرت والدی خدمت میں حافر قیت وریافت والدی خدمت میں حافر ہوئے ، حضرت نے باری ورک تعطیل کے ایام کی مصروفیت وریافت کی کہ ان دنوں میں تم نے کیا کیا؟ الشعوری اور بے پروائی کا غیبرتھ، کسی کے پاس معقول جواب ندتھ، حضرت نے اپنے کام میں مصروف رہتے ہوئے مختصران فاظ میں وقت کی قدر دانی

ک تلقین کی پھراس کے بعد بتازیا کدان تعطیل کے ایام میں میں نے کافیہ پر عربی حاشید کی مخیل کے ایام میں میں نے کافیہ پر عربی حاشید کی مخیل کی ہوئی ہے۔ درس نظامی سے وابستگی رکھنے والے حفرات ہونے میں کہ کو فیڈن تحوی اہم کہ بول میں شار ہوتی ہے، حفرت رحمہ اللہ نے درس کا ملسلہ موقوف ہونے کے ایام میں یہ قیع حاشیۃ مرفر ویا جوا اوافیہ کے نام سے دستیاب ہے۔

تفهیم کا انفرادی اسلوب اور درس کی مقبولیت

تعلیم سے قراغت کے بعد حضرت رحمة الله علیہ نے اصلاً تدریس کا مشفلہ ہی الحتنياركيا، اوراين جدو جبدعلى پختگی جسن بيان كي بدولت على دنيا تل امتياز كي مقام حاصل کیا۔ حضرت مفتی صاحب خطاب کے دوران اکثر پیرواقعہ بیان کرتے تھے کہ جب میں تدریس کے سے راندر جانے لگا تو استاذ محتر محضرت علامدار اہیم بلیاوی عدید الرحمد کی خدمت میں حاضر ہو کر تھیجت کی درخواست کی ، آپ نے چلتے وقت آخری تھیجت فریا لی۔ موبوی صاحب تین یا تیں یا در کھنا (۱) جو بھی پڑھا ناقن دیکھ کریڑھ تااس ہے علم بیں اضافہ ہوگا (۲)سنت کی بی_موی کرناعوام میں مقبولیت ہوگی (۳) طلبہ کواپنی اورا دیمجھنا۔حضرت مفتی صاحب فرمات تص كديش اين استاذك أن فيتى تصائح برزندگي بحرتمل بيرار بامور اورجو كتاب بھى يڑھ نے كے سنے متى ہے ہيں اس كونن د مكيد كر بى يڑھا تا ہوں ، چنا نيے حضرت مفتى صاحب یوری تیری اورحس ترتیب کے ساتھ اسے مخصوص انداز میں ورس وسیتہ تھے،وہ تفہیم کی انفرادی صلاحیت رکھتے ، اس کے سئے تمہیداور اس طرح مقد مت قائم کرتے کہ اصل مقصود تک ذہن کی رسائی ہو جاتی ، آسان ومخضر جملوں والی تعبیرات کے ذریعہ اپنی بات پیش کرنے کا عجیب ملکہ ان کوحاصل تھا۔ حقر نے تر ندی شریف اور طحاوی شریف حضرت والا بی سے پڑھی،ان وونو س کتابوں کے درس میں ان کا محدثانہ طرز ،ورشان فقابت خوب ا جا گر ہوتی، حدیث بر مفصل کلام، مرتب گفتگو، متن بر کلام کے ساتھ سند ہر بحث، دیگر مها یک کے دلائل ، وار دشدہ شہرے کا از الداور مسلک احناف کے ترجیمی دلائل ، انتہ ندا ہب کے نظریت و دلائل کی وض حت کرنے کے ساتھ دحفرت مفتی صاحب اتوال مخلفہ کا تجزیہ

ایسے انچھوتے اسلوب ہیں پڑی کرتے کہ ہرقول عدیث شریف کے قریب نظراً تا اور بہا آب نی سکھھ ہیں آ جاتا کہ بیا اختلاف نفس نہی کی وجہ ہوا ہے۔ دھی آ واز ، باوقار بہجہ، گفتگو ہیں کھراؤ کے ساتھ دوس کی تقریب ہوا کی وجہ ہال ای طرح تسلسل رہتا ، عل سے کھراؤ کے ساتھ دوس کی تقریب برگام کرتے ہوئے ایباسہل اسلوب اپناتے کہ کسی کے بئے کوئی مسئلہ کے استغباط کی تفہیم پر کلام کرتے ہوئے ایباسہل اسلوب اپناتے کہ کسی کے بئے کوئی دشوہ رہی نہ رہتی ، انہیں خصوصیات کی بدولت آپ کا درس بے پناہ مقبول تھا، طلبہ جوت ورجوق کو جوق کے سے کوئی ہوئے ہوئے ، احتر نے بخی ، در پرواہ ، سست ہرنوع کے کہنے کے طالب علم کوآپ کے درس میں شرکت کا حربی بایا ، باہر ہے آنے والے مہم نان جن میں دیگر عدارس کے طالب علم کوآپ کے درس میں شرکت کا شوتی رکھتے تھے دیگر عدارس کے طالب کو شان محد ثانہ کے قائل ہوتے ۔ آپ نے شریب کے بورے دورا ہے ہیں جو اور آپ کی شان محد ثانہ کے قائل ہوتے ۔ آپ نے شریب کے بورے دورا ہے ہیں جو تقریبا سائھ میں مول پر محیط ہے مختلف فنون کی متعدد کتابوں کا درس دیا مگر ترفیک شریف ، طحاوی تقریبا سائھ میں مول پر محیط ہے مختلف فنون کی متعدد کتابوں کا درس دیا مگر ترفیک شریف ، طحاوی شریف ، جی رکیش میں وربیت حاصل ہوئی۔

تقريروخطابت

معلق کی ابتدائی آیات الاوت فرما کرتعلیم کی اہمیت ،طلب علم کے مراحل بیان کئے ج تے ،اسی طرح رابط مدارس عربیہ کے اجلاس اور ویگر مواقع پر بھی کلیدی خطاب آپ ہی کا ہوتا تھا اکثر منتخب آیات کی تشرح کرتے ہوئے اکثر منتخب آیات کی تشرح کرتے ہوئے مضمون کا حالات حاضرہ سے انطب قر،ان سے منے والاسیق ورہنمائی بیان کرتے ،مع شرے کی برائیوں اور کی روی کو جا گرکرتے ،اس سلسلے میں ان کی سے با کی بھی خوب دیکھنے میں آتی ۔ برائیوں اور کی روی کو جا گرکرتے ،اس سلسلے میں ان کی سے با کی بھی خوب دیکھنے میں آتی ۔

حضرت منتی صاحب کی تفتیم کا جو ہر دری کے عطاوہ ، خطاب بیل ہی خوب ظاہر ہوتا تھا، بعض نفتی مسئل ، شرکی اصول بہت آسانی وسیقہ سے جوام کے انہن شیس کرویتے ہے، پردگرام اور اجلاس کا مقصد واضح کردیتے ۔ جب ایک بخصوص فرقہ کی ریشہ دوانی اور در بیدہ وَتی پر بندلگائے کی نیت سے جعیہ علماء ہند کے ریر اہتمام فدائے ملت حضرت موانا نا سیدا سعد مدنی علیہ الرحمہ کی صدارت میں تال کورہ اسٹیڈ یم نی د لی بیلی جفظ سنت کا نفرنس کا انتظاد میل میں آیا، عوام وخواص کا جم غفر تھا، پردگرام کی تمہید ت کے بعد اظہار خیال وخطاب کا سلسد جاری تھا، ناظم اجلاس حضرت موانا تا عبدالعلیم صاحب فاروقی مظلمہ نے حضرت مفتی سعید احمد صاحب بائن بوری کا نام پکارا، آپ نے بڑے سلیقہ سے مظلمہ نے حضرت مقتی سعید احمد صاحب بائن بوری کا نام پکارا، آپ نے بڑے سلیقہ سے مشرورت ، تقلید وعدم تقلید کی توضیح اور ائل است والجماعہ سے اس مخصوص فرقے کے اصولی مضرورت ، تقلید وعدم تقلید کی توضیح اور ائل است والجماعہ سے اس مخصوص فرقے کے اصولی مضرورت ، تقلید وعدم تقلید کی توضیح اور ائل است والجماعہ سے اس مخصوص فرقے کے اصولی کی تشکی دور ہوئی ، اس فرقہ کی دیشہ دوانیوں کے تدار کی سے مقانی ہوئی ۔ حضرت کی خطاب کے بعدم معین خطاب کے بعدم معین کی توضیح مین کی جروب سے اطمینان کا احساس اور کسی مشکل بات کو بجھ جانے کی خطاب کے بعدم معین کے جروب سے اطمینان کا احساس اور کسی مشکل بات کو بجھ جانے کی خطاب کے بعدم معین کے جروب سے اطمینان کا احساس اور کسی مشکل بات کو بجھ جانے کی خطاب کے بعدم معین کے جروب سے اطمینان کا احساس اور کسی مشکل بات کو بجھ جانے کی خطاب کے بعدم میں تھی تھی ہوئی تھی۔

تصنيف وتاليف

تصنیف و تالیف بھی سپ کامحبوب مشغلہ تھا، تدریس کی طرح آپ کا اسلوب تحریر صاف، سادہ اور دل نشیس ہوتا تھا، تسہیل کوئی ترجیج ہوتی تھی، سپ کے قلم سے نگلی ہوئی تمام کتابوں میں اس ضرورت کو پیش نظر رکھ گیا ہے، جس کی بنا پرتقریباً سبجی کو قبول عام حاصل

ہے، چھوٹی بڑی تمام تھانیف ہی ک کے قریب ہیں، اس اعتبارے آپ کشراتھا نیف کی فہرست بیل شامل ہیں، احقر کی کوتاہ نظر میں تدریکی معروفیت کے ساتھ اتنا کثیر تعنیفی کام کرنے کی کوئی دوسری مثال ہمارے طبقہ میں نہیں ہے، درس نظامی کے فنون میں ہے اکثر پر سے خامہ فرسائی کی اور وقع قابل قدر کتابیں تصنیف فرمائیں، بعض فنون میں ایک ے زائد کر بیل منظرعام برآئیں مثلاتفسر میں مداہت القرآن کی سٹھ جلدیں۔اصول تفسیر میں الفوز الکبیر کاعر لی ترجمہ اوراس کی شرح العون الکبیر نین حدیث میں بیخنة القاری شرح صحیح بخاری باره جلدیں، تخفۃ الکعی شرح سنن ترندی آٹھ جندیں، ابیتیاح انسلم شرح سمج مسلم تا كتاب الإيمان، زبدة انطحا وي عربي شرح شرح معاني الآ تار بمحفوظات اول دوم سوم اصول حديث بين فيض أبمتعم شرح مقدمه مسلم، تخفة الدرد شرح نخبة الفكر، شرح علل الترندي يحكمت شريعت بين رحمة الله الواسعة شرح حجة اللدالبالغه ياحج جلدين بتعلق ججة الله البالغه (هاشيه هر لي) دوجلدي، كال بربان الحي جارجلدي _فقه ش حاشيه امداد الفتاوي سے قتوی کیسے ویں؟ ۔ اصول فقہ بیس میادی ایاصول معین ایاصول ۔ نحو میں آسان نحو باديه شرح كافيه، الوافيه عاشيه عربي بركافيه عرف بين آسان صرف بمنجينه صرف شرح بيج منظ منطق مي آسان منطق، مفتاح المتهذيب شرح العبد يب، ارش والفهوم شرح سلم العلوم _ فلسفه بين مبادي الفدغه ،معين الفلسفه _ تذكره وسوا ثح بين . حيات امام طحاوي ، حيات امام ابو داؤو، تذکرہ مش ہیر محدثین ۔ ندکورہ کتب کے علاوہ ''دین کی بنیادیں اور تظلید کی ضرورت '' دونشهيل ادله کامد ''' اينها ح ارا دله'' ''سهان فاري حصداول ، دوم' وغيره قابل ذ کر جیں ،حضرت کی تصنیف کروہ کتب کے جملہ صفی ت کی تعداد تینٹیس ہزار چیسو میں بنتی ہے جوان کی ممل زندگی کے جملہ ایام سے زائد ہے جبکہ سی بھی انسان کی عمر کے ابتدائی ہیں سال تعلیم وتربیت اور کھیل کود کی نذر ہوجاتے ہیں اگرییبیں سال کال کرصرف عملی زندگی کے سائھ سال باقی رکھے جامیں اور ان کے ایام کا تقابل تصنیفات کے صفحات ہے کیا جائے تو صفىت كى تعداد كافى برده جاتى بيدآج كل اس قدر كيرصفحات كا مطالع بحى دشوار موتا ہے، لہذا حضرت رحمہ اللہ کا تدریکی معروفیت کے ساتھ انتاقسنی کام کردینا تھے کہ کارنامہے۔
تصانیف کے دیل ہے پہلو بھی نوٹ کرنے کے لائق ہے کہ جہاں آپ کے فام گرر سے بختہ القاری ، تخت اللہ می ، رحمۃ اللہ الواسعہ ، کاش بر ہان الی ، ہدایت احقرآن جیے تظیم شاہ کا دوجود پذیر بوے دیں ابتدائی اور مب دی حیثیت کی کتب بھی منظر عام پرآئیں جن میں معفوظات ، آسان منطق ، آسان تو ، آسان صرف ، آسان فاری ، مب دی الاصول وغیرہ شائل معفوظات ، آسان منظق ، آسان تو ، آسان صرف ، آسان فاری ، مب دی الاصول وغیرہ شائل بیل جبکہ عام طور پر عظیم وضحینم کی بوت کے مصنفین ابتدائی کتب کی طرف متوجہ نہیں ہو پائے ان کا ملحم نظر زیادہ تر برای تف نیف ہوتی ہیں ، اس حوالے ہے آپ کی ذات میں جامعیت بائی جاتی جاتی کی دات میں جامعیت کو ، کی بیل جاتی ہے ، متوسط معتدل کیا ہیں اور ضخیم مطولات بھی تحر درجہ کی کتا ہیں تصنیف فرہ کیں ، بختے مراد معتدل کتا ہیں اور ضخیم مطولات بھی تحر برکیں ۔ ایک جامعیت کم فرہ کیں ، تی و کیفنے ہیں آتی ہے۔

علمی مسائل میںچھوٹوں سے تبادلہ خیال

علم واستعداد کی پختگی جمد ثانہ شان بقیہانہ بھیرت انصف صدی ہے زاکد ترکی تجربہ بچاسوں کہ بوں کے مصنف، ہرفن پر با بھیرت نگاہ رکھنے کی بنا پرعلی و نیا ہیں آپ کو اعتبار واستناد عاصل تھ گر پھر بھی بہت ہوج ہجے کر رائے قائم کرتے ہے آپ کی ایک عادت تو ہر کس کے اپنانے کے قائل ہے وہ یہ کہ مطالعہ یا تصنیف کے دوران اگر کہیں ضرورت محسوں کرتے با نکلف اپنے چھوٹوں کے ساتھ تبادلہ خیاں کر بہتے اور بشاشت کے ساتھ چھوٹوں کی رائے کو بھی قبول کر لیتے ، اس کا اظہار بھی کردیتے تھے، حضرت مفتی خورشید انورصا حب ناظم تعلیمات وارالعموم و یو بند ، مفتی اشتیاق احمدصا حب مفتی کیم اللہ ین صاحب اس تذہ وارالعموم ، مفتی محمد نعی ن مفتی وارالعموم و یو بند ، مفتی اشتیاق احمدصا حب مفتی کیم اللہ ین صاحب اس تذہ وارالعموم ، مفتی محمد نعی ن مفتی وارالعموم و یو بند وغیرہ سے اکثر تباولہ خیال ہوتا رہتا تھ اس تھر رہ اس تذہ ویر ویر ویر آگر مارالعموم ویو بند وغیرہ ہے اکثر تباولہ خیال ہوتا رہتا تھ اس طرح اسا تذہ ویر ویر ویر آگر مارائے غیرہ پر غراکرہ کر لیتے اس علی فرائجی تھیک کا اظہار کرتے نہ بڑا پن جبکا تے ، اس کا مقصد اطمینان کا حصول اور ورمروں کو ترغیب و بنا ہوتا تھا۔ موجودہ دور علی جبکہ تفوق و برتری کا مزاج غیب یا چکا، کسی بھی وورموں کو ترغیب و بنا ہوتا تھا۔ موجودہ دور علی جبکہ تفوق و برتری کا مزاج غیب یا چکا، کسی بھی

مسئلہ سے متعلق دوسروں سے تعتقگو کرنا قصرشان تصور کیا جاتا ہے اورمسئول عنہ بھی تعقیق سائل میں بہتلہ ہوجا تا ہے، ایسے دور میں حضرت و، لا کا پیطر زعمل بہت معنویت رکھتا ہے، بلکہ علم کے ہرخوشہ چیس کیلیے حرز جان بنانے کے لائق ہے۔

استغناء وبے نیازی

آب نہایت حلیم، قانع ،ورمستنفی واقع ہوئے تھے، آپ کے رہن سمن الباس وضع ہے استغناکی شان نمایاں رائی تھی اکثیرالعیال ہوتے کے سبب گھر بلومصارف زیادہ ہو گئے مگر مھی کسی کے سامنے اس کا ذرا بھی اظہار نہیں قرمایا بلکہ استغنا کا دامن تھاہے ركها، جب وسعت وفر، خي بوني تب بھي جهي دوت وجا كد، وكوا بميت نددي _ كافي ونول يهيدكي بات ہے جب آپ د بوبند ہیں اپنامکان تغیر کرارہے تھے، آپ کے بڑوی نے معمارے کہا که اس و بوار میں ہماری طرف تھوڑی جگہ چھوڑ کرایک طاق بنادیتا تا کہ ہم رات میں يبال چره غ وغيره ركه ليا كريس ، معمار نے كن ان كى كردى اور طاق نبيل بناياء ديواراويرتك تقیر ہو چک تھی ،ا گلے روز پڑوی نے حصرت مفتی صاحب سے کہا ہم نے اس معمارے یہاں مرد بوار میں ایک طاق بنانے کو کہا تھا؟ حضرت والانے معمارے کہا کہ بھائی ان کے لئے جہاں پر بیہ کہتے ہیں طاق بنادو۔معمارے ارراہ ہمدردی عرض کیا حضرت آ ب بہت بھولے آ دمی تیں ، یہاں کا ماحول ٹیس بچھتے ہیں کل کواس ھاتی کی وجہ سے بیاوگ دیوار پر دعوی کر دیں ككديدد يواد الارى بال لئ من فيل بناياء يربات كرحفرت بربم اوكة اوركام موقوف کرا کریم بلے وہ طاق بنوایا اور پھرمعمارے بوے اگریاوگ کل کواس طاق کی وجہ ہے و موار بر مدعی ہوئے اور د بوار کا مطالبہ کرتے گئے تو بٹس اپنی اولا و سے کہد چاؤں گا کہان کو مید وبواروسن ويناب

معنرت مفتی صاحب کی ابتدائی زندگی عسرت بین گذری تھی ،بعد بین جب وسعت وفراخی ہوئی تا المحرف کے ساتھ حصد لیتے اور بہت کا ت سے خرج کے ساتھ حصد لیتے اور بہت کا ت سے خرج کرتے تھے، محلّد کی معجد، نادار طلب اور دیگر ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرتے

تھے، جب بچول کی تعلیم وش دی اور ضرور پات رہائش وغیرہ سے فارغ ہوگئے تو دارالعوم اشر فیدرا ند براور دارالعلوم دیو بند سے وصول کردہ اپنی تھمل تنو اہ کا حساب لگا کروا پس فر ، دی ، پھر حسبتاً نقد بلا تنو اہ درس و بینے گئے اور تا دم والیس بی معمول رہا، اس بر صابر وش کر رہنے ۔ ای طرح مکان و جا نداد میں سب بچول کے جھے تندین کرکے برایک کو سپر دکرے خود فارغ کرلیں۔

حضرت رحمة الله عليه كى ذات كرامى اليى بى خويبول وكمالات كالمجموعة كى ، وه الله وقت بيل رخصت بوئ جبكه ان كے متعلقین ومستفیدین اور جم جیسے نا ابلوں كو پہلے ہے ذیادہ الله كى ضرورت تقى ، حضرت والدكى وفات ہے دنیا ایک محدث، فقیداور عالم ، عمل ہے دیا وہ اللہ محدث، فقیداور عالم ، عمل ہے حروم ہوگئ، مگریفین ہے كہ الله ہے بندول كے درمیان وہ سرخ رواور ، عزت رہے۔ سخرت میں اللہ تحالى كے نز دیك بھى سرخ رواور دنیا ہے زیادہ عزت یا فتہ ہوں گے۔ الله تعالى درجات بيندفر مائے۔ آبين۔

زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر خوب ترتھا رات کے تاروں سے بھی تیراسفر



سلطان العلماء

کی چندخصوصیات اورنمایاں اوصاف و کمالات

هنده خليل ارحمن قاسى برنى المنطقة المنطقة المنطقة المنطقة

استاذ محتر محضرت مول نامفتی سعید صاحب قدس سرهٔ کا تعلق غوی قدسیداور قاملین کی اس جد عت سے ہے جس کا ہر فرد در ہے ہم اور یگان پروز گار تھا۔ ایسے حضرات کی تمام ادا کی اور عادتیں بعد دانوں کے لئے مشعل راہ راور نمونہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس لیے ان کی قابل تقلیم باتوں کوسامنے لانا بڑے نفع اور خیر کی بات ہوتی ہے۔ مناسب سمجھا کہ تاج کی تحریر میں حضرت ادر اوساف کو چیش کی جائے ، تا کہ جمارے اندر بھی ان کو ایشائے کا جذبہ بیدا ہو سکے۔

(۱) تُهوس استعداد اور علمي گمالات

حضرت مفتی صاحب قدس سرة کواللہ تبارک وقت کی نے شوک عمی صاحب و تون ال سے سال سے سآپ کوئم معوم وفنون خید استعداد کی پختگی اور قابل رشک علمی گہرائی و گیرائی کے حال سے سآپ کوئم معوم وفنون اور معقول ومنقول بین ورجہ کمالی حاصل تحد ایشیء کی سب سے عظیم ویتی درسگاہ دارالعلوم دیو بند بیل کم وثیث ہے مسال ایک علوم وفنون کی تدریس بیل مشغول دیے اس عرصہ بیل بیل طویل مدت تک حدیث کا درس دیاس لئے احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ آپ کے ذہن بیل محفوظ تھا۔ اور برطر س کے مسائل ہے تسل کی وجہ ہے آپ کواس فی ایش بیف میں کو دوسر کی احدیث بیش محفوظ تھا۔ آپ کے درس کی خصوصیات بیل ہے درس کی حال ہے کہ آپ حدیث کے مفہوم کو دوسر کی احدیث بیش کرنے اس کی تاب مدیث کے مشہوم کو دوسر کی احدیث بی بود کی کرنے اس کی حقیق وجہ عمراد متعین فر ماتے ہیں بات اسی وفت ممکن سے جب ذخیرہ حدیث بر بود کی گاہ بود دراس مبارک فن بر بصیرت والی نگاہ جات اسی وفت ممکن سے جب ذخیرہ حدیث بر بود کی گاہ بود دراس مبارک فن بر بصیرت والی نگاہ حاصل ہو۔

حدیث اور متعلقات حدیث میں آپ کی قامبیت ، تبحر اور تعمل کا اندارہ ای سے ہوتا ہے

کدگی بزارعدہ و فضل مے آپ استاذ حدیث ہیں اوران میں سے برایک نے آپ کے نے شخ افد بیٹ کا لقب پشد کیا ہے۔ آج سینکڑوں عدا ماور فضل مے پاس آپ کی وری تقریریں ضبط کی ہوئی میں اور خود راقم کے پاس بھی درل تر قد کی کی شخیم کراسات میں محفوظ ہے۔ ان کود کچے کر الل علم سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت کاعلم حدیث میں کیا مقام تھا اوراس مبارک فن میں آپ کوکس قدر وسعت اور جسیرت حاصل تھی۔

حدیث کے بعد فقہ کا درجہ "تا ہے۔ اس سلسلے بیس سے بتائے کی ضرورت نیس کے دار انعظوم دیو بند کے در اور انعظوم دیو بند بند کی دریت کی دریت کی جاتی ہے دیو بند بند اس حدیث پر جا مع بحث کی جاتی ہے جس بیس اتمدار ابعد کے فقہی مسائل ، ان کے مشدلات اور طریقۂ ، سٹلالہ ل پر بھی توجہ دی جاتی ہو ہے اور پھر امام اعظم ابو حذیفہ علیہ الرحمہ کی رائے کوئر جی بھی مقاصد دریں بیس شامل ہے۔ کہ ہر ہے اس حیثیت کا دری ای وفت وفت مکن ہے جب اتمدار بعد کے مسلک اور ان کی فقہ پر تفصیلی نگاہ ہو۔

جعنرت الاستاذ رحمہ اللہ کو چاروں فقہ پرمبھرانہ و تفصیلی مطالعہ حاصل تھا۔ آپ کے دری میں طعبہ کو کال تشفی حاصل ہوتی تنی ، اورا حاطۂ وارا تعلوم میں آپ کے دری کو مقبولیت کا درجہ حاصل تھا۔ آپ، یک طرف دورہ ضرکے محدث بے بعری مضافو دوسری طرف وسیج التظرم ضبوط فقیہ بھی تنے آپ کو مسائل فقہیہ پر بچوا عبور حاصل تھا۔ ای طرح ان مسائل کے استحضار پر قدرت تامہ بلکہ وسعت علم کی بنا پر اقوار مخلومیں مر ، تھا نہ و تا قدانہ نظر رکھتے تنے ، وربعض جگہ تظرادت کے بھی حائل منتے۔

حضرت مفتی صاحب قدس سرہ عربی زبان وادب میں بھی کالی عبور رکھتے ہے عربی ازبان میں بھی کالی عبور رکھتے ہے عربی زبان میں خطابت وتقریرے آپ کی اس زبان پر قدرت و کاملیت کا پید چانا ہے۔ ای طرح نبی وصرف اور تفسیر و کلام میں بھی آپ کو کافی درک حاصل تصاعبات ایس آپ نے حالات زبان ہی سیکھی ، گجرات میں تصاعبات ایس کے دوران ایک غیر استاذ ہے ڈبل اجرت دے کر گجراتی سیکھی اورد رابعلوم ویو بند میں تدریس کے دوران ساکہ غیر استاذ ہے ڈبل اجرت دے کر گجراتی سیکھی اورد رابعلوم ویو بند میں تدریس کے دوران ساکہ تحدار بیقتہ کے ایک طالب علم ہے با قاعد وانگریزی زبان سیکھی۔

صرت نے ایک موقع پرفره یا تھا کہ:

" آج المدنتديس الكريزي زيان شي اين ضرور تمي يوري كرف يرقاد رجول" -

(۲) اوفات کی حفاظت

است ذمحترم عدیہ الرحمہ کی زندگی کا بہت ہی جیتی ادر روش پہنو اور آنخضرت کی بولی خصوصت کی بولی خصوصت کی بولی خصوصت آپ کا الفعاط اوقات ہے۔ آپ نے چی عمر عزیز کے ایک ایک لیحد قد رکی اور اس کو ضائح جو نے سے بچا یہ۔ آپ نے اپ آپ کو ہر ایسے مصرف اور مشخوصت سے دور رکھا جس کی وجہ سے آپ کے علی صفر میں کوئی خلل پر سکتا تھا۔

آپ کود کھنے اور جائے والوگ تعداد ہزاروں ہے متجاوز ہے۔ سب اس بات کی شہوت وہ سے کہ حضرت الاستاذ رحمہ اللہ کی چوئیں گھنٹے کی پور کی زندگی جبی تقاضوں اور دنیوی ضرور بات کے علاوہ کسی نہ کسی چیز اور فائد ہے کے کام بی شل گذرتی تھی۔ دارانعلوم ش آتے تھے تو تدر لی بیا ہوئٹ خرورت تعلیمی وائت کی مشور دل شل وقت گذرتا گھر شل رہنچ تو در ترک کی تیار کی مطالعہ یا تھینے و تالیف بیل وہر رات تک مشغوں رہنچ ۔ در میان ش گھر کے بچول کو بھی چھوٹی بوی کی تھینے و تالیف شل وہر رات تک مشغوں رہنچ ۔ در میان شل گھر کے بچول کو بھی چھوٹی بوی کی تیار کی مشغول نہ کہ بیل پڑھا ہے ۔ انفرض آپ نے بور میا حول ایس بنار کھی تھا کہ آپ کی زندگی کا کوئی تو نفول نہ جائے ۔ اور بھا حت ثبین پڑھا جو بوی بوی اکیڈ میاں اور بھا حت ثبین کر با تھیں کہ خدا نے تعلیم نے آپ سے تی تنہ و دکام لیا جو بوی بوی اکیڈ میاں اور بھا حت ثبین کر با تھیں۔

ليس على الله بمستنكر أن يجمع الغالم في واحد

(۳) اتباع سنت

حضرت الاستاذ قدل سر فی کی ایک قابل قد دخصوصیت بیتی کدال کی پوری زندگی اور ندگی کے ہر ہر پہنو ہیں انباع سنت کا جذبہ نماییں تھے۔ چھوٹی کی چھوٹی بات ہیں اس بات کا اہتمام فر باتے ہے کہ حضورصنی الدعبیہ وسم کا اس موقعہ پرطرز عمل کیا تھا۔ گفتگواور دری تقریروں ہیں ہجی آپ اتباع سنت کو بیش نظر رکھتے۔ حدیث شریف ہیں آتا ہے کہ رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم جب گفتگو فر ماتے تو انتہائی صاف اور واضح ہوتی تھی۔ دیکھنے اور سننے والے جانے ہیں کہ آپ کی شریف کا اعداد اور والی میں یہ بات محسول شریب کی گفتگو کا اعداد اور وقت سمجھنے نے اس کی ہوتا تھا۔ کھی آپ کی گفتگو اور طرز کلام میں یہ بات محسول خیس کی گفتگو اور طرز کلام میں یہ بات محسول خیس کی گفتگو کا کہ انفاظ وحروف سمجھنے نے اسکیس کی گفتگو کا کہ انفاظ وحروف سمجھنے نے اسکیس کی گفتگو کا کہ انفاظ وحروف سمجھنے نے اسکیس کی گفتگو کہ انفاظ کو حروف سمجھنے نے جا سکیس کی گئی کہ انفاظ وحروف سمجھنے نے جا سکیس کی گفتگو کو انداز اور تقریب کا ساتھ کیا گئی کہ انفاظ کو حروف سمجھنے نے جا سکیس کی گفتگو کا کہ در قبص کی گفتگو کی کہ انفاظ کو حروف سمجھنے نے جا سکیس کی گفتگو کو کہ کا کہ کہ کا نماز کا کہ کو کی کھوٹی کی کہ کا نماز کا کا کہ کا کھوٹی کے کہ کو کھوٹی کی کھوٹی کی کھوٹی کی کھوٹی کے کھوٹی کی کھوٹی کھوٹی کی کھوٹی کی کھوٹی کی کھوٹی کھوٹی کے کھوٹی کھوٹی کھوٹی کی کھوٹی کی کھوٹی کے کہ کھوٹی کو کھوٹی کھوٹی کھوٹی کھوٹی کھوٹی کھوٹی کھوٹی کی کھوٹی کھوٹی

(٤) تقوى اورتدين

حفرت اداستاذ رحمه الله الي فيش رو، كابر و اسداف كي طرح اعلى ورجه كمتى

اورصاحب ورع انسان متھاران کی پوری زندگی میں احتیاط کا پہلو بہت نمایاں تھاروارالعلوم و بوبند میں آپ کے دیو بند میں آپ کے دیو بند میں آپ کے دیو بند میں آپ کی کا بند کی ایک اواقعہ بیش نہیں آپا کہ جس ہے آپ کے تقوی وقد میں پرآ کی آئی ہو۔آپ نے اپنی زندگی کے تمام شعبوں کے لئے احتیاط کو لیند کیا ہے تھی کہ طہارت ، مطامات ، اخلاق ومی شرت ، سب میں آپ پراحتیاط والد رویے قاس تھا۔ اسبال کی طہارت ، معیان پر دور میں حاضری آپ کی ضرب المثل تھی۔آپ کے یہاں اوقات ورک میں کتر بیونٹ بڑی حیانت اور معیوب عمل تھا۔

(۵) ہے مثال انداز تفھیم

حضرت الاستاذ رحمداللہ کی کی خصوصیت اورانٹیازی خوبی آپ کا بے نظیر انداز تفہیم و مذریس تھا۔ اس نے آپ کوطلب کے درمیان بہت متبولیت اور محبوبیت حاصل ہوئی۔ درس بیس آپ کا انداز گفتگواور طرز کلام ایب دل نشیس ہوتا تھ کے شروع ہے آخر تک برخض پوری توجہ کے ساتھ سنتا حک با عملی دؤسلے الطیبور کا سمال رہتا۔ برایک بغور پوری دل جمتی کے ساتھ ہمہ تن گوش رہتا۔ آپ کے سبق بیس بعوم ومعارف کا ایسا فیض نہوتا کہ برنکتہ پر طبیعت عش عش کر اٹھتی۔ اکثر طلبہ آپ کے اسباق کا بھوں بیس نوٹ کرتے تھے۔

(٦) عالمائه وفار

علاء کے لئے عالم مندوقار کے ساتھ دندگی گذار تا بہت ضروری ہے، اس لئے کہ وقار شہونے سے وقعت ہی رخصت ہوجاتی ہے۔ اکا برواسل ف بیس علی وقار کی تفاظت کا بہت اہتمام رہا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فر عایا کہ اگر الل علم اسے علم کے وقار کو بچا کہ کر کھیں تو ساری و نیا کی سرواری انہیں اس علم کی وجہ ہے حاصل ہوتی الیکن و وائل و نیا ہے مال و دولت کے حصول کے لئے اسے علم کو استعمال کرتے ہیں ، جس کی وجہ ہے د نیا والوں کی تھا ہوں میں ان کا مرحد کرجا تا ہے۔

حضرت الماستاد رحمہ القد اس صفت بین اسپنے ہم عصروں سے مشاز بھے۔ان کی پوری زندگی کمل عامل ندشان کے ساتھ گذری سفدائے میم نے جوعلم آپ کے سینے ش وہ ایعت فرمایا تھا اس کی پوری لاخ رکھی واس سیسلے بیس آپ اسپنے اسلاف و پورند کے گفش قدم پر تھے۔ایک عالم ر بانی کی زندگی جیسی ہونی جا ہے اس کا نموندآ پ کی حیات طیبہ بیں نظر آتا تھا۔ آپ اسپٹے زمانے میں اعمل ورجہ کے صاحب و قارعالم وین تھے۔ آپ کی پوری زندگی اورزندگی کے تمام شعبے عالمانیہ وقار کے آئینہ وارشھے۔

آپ جب گھرے دارالعلوم میں درس کے لئے تشریف لائے تو آپ کی بادقارر ق آر ہی کی اوقارر ق آر ہی کی اوقارر ق آر ہی کے سے آپ کی عظمت کا انداز و ہوتا تقار جارے زمانہ کا ب علمی میں آپ پیدل تشریف لائے تھے اکثر سر پر تمامہ اوراس پر سفیدرومال ،سنت کے مطابق نچی نگا بیں جو بھی سامنے آ ہے اس کوسلام کی ابتداء آپ کی خاص عادت تھی۔

خودداری اوراستغناء بھی عالمانہ وقار کے لئے ایک بہت ہی ضروری چیز ہے ، دیکھ گی حضرت والد رحمہ اللہ اس وصف سے بھی خصوصیت کے ساتھ متصف تنے ۔آپ بیل خود داری اوراستغناء کوٹ کو بھرا ہوا تھا۔ بار ہ آپ نے یہ بات ادش دفر مائی کہ کسی بھی شخص کو "عبدالدینارواںدرہم" رویسے بیسرکاغلام نہیں بنتا جا ہے۔ حدیث بیس بھی اس کی می فعت داردہے۔

(V) تصلب في المسلك

حفزت مفتی صاحب قدس سرۃ اپنے فقتی مسلک یعنی فقد حقی پر بوی مضبوطی اور بہات قدی کے سرتھ قائم ہے۔ کسی بھی مسلے بین فقتی بڑ کیات اور اصول ہے اعراض آپ کو گوارا نہیں تفایا ای کے سرتھ قائم ہے۔ کسی بھی مسلے بین فقتی بڑ کیات اور اصول ہے اعراض آپ کو دور حاضر تفایا ای طرح کا برد یو بند کے نظریات وافکار پر بھی پوری نظر رکھتے تھے۔ ای ہے آپ کو دور حاضر بیل مجا کیا ہے۔ کہ اس ف اور طریق اکا بر بیل مجا کیا ہے۔ کہ اس ف اور طریق اکا بر سے بھی تا ہے کہ حق گوئی اور جرائت وال شان بہت مشہورتی۔

فرق باطلہ کے تعاقب کے سلسلے بیں بھی آپ کی مسائی اور خدیات معاصرین سے کم خیس ہیں۔آپ اس طرح کے باطل فرقوں سے بھی مرعوب نہیں ہوئے۔جب بھی اس موضوع پر گفتگو فرمائی تو بہت مضبوطی اور دلائل کے ساتھ فرمائی اوراس بارے بیں بھی کسی ملامت کرنے والے کی طامت کی پروہ ہندگ۔آپ کے یہاں آزاوروی اور سلف صاحبین کے تیج سے ووری ساری

خراہوں کی جڑھی ای لئے آپ فرق کیر مقددین اور جہاعت اسلامی دونوں ہے بہت ٹالاں تھے اور ان کے افکار ونظریات پر خت کئیر فر اور کی اور جہاعت اسلامی دونوں سے بہت ٹالاں تھے اور ان کے افکار ونظریات پر خت کئیر فر اور کے تھے۔ آپ کا اضح موقف تھا کہ بہت ڈائر سے سے خارج کرو بی ہے۔ مسلک کی حفاظت کا آپ کو اس قدر خیال تھا کہ اس قدر خیال تھا کہ اس تھے۔ اس قدر خیال تھا کہ اور مسلک دیو بند می تطبیع کے سے گوش سے ۔ عندالیوں پر بھی آپ جمیشہ تنظیم فرماتے ہے۔ اور مسلک دیو بند می تطبیع کے سے گوش سے ۔

خوردنوازي

اولوا معزم اور حوصد مندول کا کام ہوتا ہے اپنے اچھوٹوں اور خردول کو آگے ہڑ ھانا اور ان کی حوصلہ افرزنی کرنا۔ حضرت الاستاذ رحمہ النداس وصف عالی ہے بھی خاص طور پر آ راستہ تھے۔ آپ اپنے اصاغر اور تالیفہ ہ کی رہائی ، ورتم بری طور پر بہت حوصد فزائی فرہائے تھے جس کی بناء پر موگوں کو آگے برحنے کا حوصلہ ملکا تھے۔ آپ اپنے تلافہ ہ کی تعنی وویٹی کا وشوں کو بہت ہم استے تھے اور ان کی خد مت پر مسرت ونوشی کا اظہار فرمائے تھے۔ دور الن سفر آپ کا ساتھوں کے ساتھ بہت ہے تھا ور ان کی خد مت رہتا تھا ۔ اپنے سے زیادہ دوسروں کا خیال فرمائے تھے ،جس کی وجہ سے سفر بیل کوئی کلفت رہتا تھا ۔ اپنے سے زیادہ دوسروں کا خیال فرمائے تھے ،جس کی وجہ سے سفر بیل کوئی کلفت اور پر بیٹائی نہ ہوتی ۔ راقم کو بھی ایک مرتبہ حضرت رحمہ اللہ کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل ہوئی بندشہر بیل ایک جلسے بعنوان فتم نہوت منعقدتھا۔ دیو بندے حضرت اقد س قدس قدس سرۂ کے ساتھ والد محتر ما اور راقم ، گھروف شر یک سفر تھے ۔ پورے سفر بیل معنورت ، بہت بھی ش بشاش اور مرتبہ مرخ محتر ما اور راقم ، گھروف شر یک بیتی سے کوئیس جو شن میں ۔ دیسے ۔ اس سفر بیل کی بیتی سے کوئیس جو شن میں ۔ دیسے ۔ اس سفر بیل کی بیتی سے میں گھوں ۔

احقر کی سب ہے پہلی ٹالیف خواتین کی تقریروں کے متعلق جب شائع ہمو کی تو احقر کتاب لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے کتاب بہت خورے دیکھی ، پڑھی اور کا فی ویر کے بعد کئی طرح کی اصلاحات تجویز فر ماکمی اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایاب جب لیکش ٹانی او تو تفتش اول ہے بہتر ہونا چاہیے۔

ان مطور بل چند اوصاف و کمانات کا ذکر کی گیاہے ورز حقیقت ہیہ ہے کہ "ب کی شخصیت اوع بوع خوجوں اور بے شارمخاس و کھایات کا مجموعے تھی۔

الله حصرت رحمه الله کی مخفرت فرما ہے۔ ان کی حسنات کو قبول قربائے ، اور ان کی صفات ِ حسنہ ہے آراستہ ہونے کی ہم سب تلاندہ ومنتسبین کوئو فیش عطافر مائے۔

ا کیسویں صدی کے ایک عظیم محدث وفقیہ دوراں حضرت الاستاذمفتی سعیداحمرصاحبؓ پالن بوری

سابق شیخ الحدیث وصدرالمدرسین دارالعلوم دیوبند آپ پرخدا کی کروژ دل رحمتیں نازل ہوں

مولا نااخلاق الرحلن قاسمي استاذ جامعة الطيبات بنگلور

19 رخی 2020ء مطابق 25 ررصی ن الب رک 1 144 هدو و پیرسوشل میڈیا بطورخاص ایہارنامہ والس ایپ گروپ اے معزز مجران کے قراید اطلاع علی کہ علاقے و یو بندے شیحرس یدوار، اکیسویں صدی کے تظیم المرتبت محدث، رفیع الشان مصنف، انتخابی مفکر ومثالی استاذ، بم سب کے محن و مر لی، مرایا صیم وشفق، نہایت متواضع ومنکسر المحواج ، علوم ولی النبی اور علوم قامی کے شادح و ترجی ن اکابر و مش کے کی دوایات کے ایشن اور دور اوائل کے اخلیان کی اور علوم قامی کے شادح دیث کے بحریات کا اروانا م المعقول والمنقول استاذ محترم مفتی سعیدا حمصاحب یاندی ورک شخ اعدیث و صدر المدرسین دارا تعلوم و یو بندگی دنول کی شدید علامت کے بعد قضائے اللی سے دئیائے قائی کو خیر باد کہ کریا لئے شیق سے جاسے۔ اسالی و انسالیہ راحیعوں ان الله ما اُخد و له ما اُعطی و کل شیء عمده با جالے مصمر مصاحب اللہ میں ان الله ما اُخد و له ما اُعطی و کل شیء عمده با جالے مصمر مصاحب ا

حصرت الاستافاً کے سانحہ ارتجاں کی اندوہ ناک خبر سے دنیا بھر کے علمی حلقوں بالخصوص پوری جماعت دیو ہندوہ ابتدگان دیو ہند بیل شدید رنج وغم کی اہر دوڑ گئی سپ کی اچا تک رصت سے علمی دنیا سوگو، رہے، آپ کی رصت یادگارا ورا یک شاندارعہد کا خاتمہہ، اور موت احد الم موت انعام كا مصداق ہے۔ آپ كاس طرح رفصت ہوجائے سے امت كو جونقصان اور صدمہ چنچ ہے اس كى تار فى ناممكن نہيں تو مشكل ضرور ہے۔ آپ كے دم سے جو يك علمى فضاء قائم تقى وہ اب و بران ہو چكى ہے۔

اوصناف وكمالات

آب عصر حاضرين گونا گوب محاس وخويبول بمتنوع .وصاف و كمالات ، جامع الکورات اورایک عبقری شخصیت کے والک تھے، جن کو ہرتمم وفن پر کامل دسترس حاصل تھا، مدارل عربیہ کے موجودہ نصاب تعلیم میں ابتدائی کتابوں سے سے کر امہات کت تک پیشتر کما بیس آپ نے بیڑھا میں ، وہ تد رایس کا بے بناہ ملکہ رکھتے تھے، کی فن کی کماب ہو، یا نی کر دیتے تنے علم کوگھول کر ہذا نے کاوہ ہنر جانتے تنے ، دریا کوکورے میں سمیٹنے کا ہنران کو تتا تق وان كاطريقة فن ملى الركر كلام كرتے كا تقادوہ برنن كے مزاج سے بخولي وافق تھے "فقاً كوكى موضوع بربھی ہوبصیرت افروز گہرائی وگہرائی میں ؤولی ہوتی تھی،خاص طور پرحدیث اورفقدان ك ذوق كاحصه تقداى كالتميدة كرآب كورس حديث بس برااعتدال بوناتقى، آپ ك يبال ردايت ورمايت دولول كالسين امتزاح تفاجقيقت سيب كرآب يتشخ البندحفرت مواد نامحمود حسن صاحب مام العصر حفرت مول نا انورشاه تشميري صاحب مبين السلام حفرت مولاناسية حسين احمرصاحب مدنئ فخرالمحد ثين حضرت مولا تالخرالدين احمرصا حبٌّ اوررعلامه ابراہیم بلیاوی کے ملمی وارث بن کران کے سندنشین ہونے کے لئے واقعی موزوں اور با صلاحیت تنے البیتہ آ پ کے مبتل میں حضرت علامہ ایرا جیم بعیادی کارنگ زیادہ عالب رہتا تھا،حضرت مفتی کا درس طلبہ بیس ہمیشہ مقبول رہا ہے، نہدیت شاکستہ وشستالب و بجدتھا، مرتب ،ورجام ح كلام فرمات ،اى لئ باشديد ججورى كوكى طالب علم ان كورس سے غيره ضر نہیں ہوتاتھ بلکہ طلبہ خصوصی اشتیاق رکھتے تھے ۔حضرت مفتی صاحب کی درسی تقریریں عام فہم ،مر بوط وسلس اور مدلل ہوا کرتی تھیں۔انداز بہت جاذب اور دل رہا تھ ،جس کی وجہ ہے غی سے غی طب کو بھی مض مین آس فی سے سمجھ میں آجاتے ۔ ب جاتفصیل العی تفصیل ا

حاصل، دراز بیان ،مقررانہ شعراور بلاضرورت کو ئی بات طنز دمزاج جیسی چیزیں آپ کے درس جین بیس ہوتی تھیں _

حضرت الدستاذی ہر ہرادامثان تھی ، دارالحدیث میں منصب در ت پر جب تشریف فر ، ہوتے اور محد ثانہ شان و شوکت ہے جب در ت شروع ہوتا تو زبانِ مبارک ہے موتی ہوئے اور معلوم ہوتے ، اور دبلبل چبک رہا ہے ریاض رسول میں '' کا سال محسول ہوتا تھا ، وکشش و محرا تگیر ورنشیس ، ہرطائب مم مرابی ساعت بن جا تا بھل وہنی وجسمانی حاضری کے ساتھ میں شاید بی کوئی طائب مم واقع ہوتا ہوگار ماتھ میں شاید بی کوئی طائب مم واقع ہوتا تو تی مسائل پر بصیرت افر وراور مدل گفتگو کا موقع ہوتا تو تی مائی ہوتی ، مسائل پر بصیرت افر وراور مدل گفتگو کا موقع ہوتا تو تی مائی ہوتی ، مسائل پر بصیرت افر وراور مدل گفتگو کا موقع ہوتا تو تی مائی ہوتی ان کے دلائل اور اپنے اکا بڑئی طرف ہے دیے گئے جوابات بہت مرتب انداز میں بیش فر ماتے دور سال کے اخیر تک یہی ، نداز رہنا ۔ رنع صدی ہے جوابات بہت مرتب انداز میں بیش فر ماتے دور سال کے اخیر تک یہی ، نداز رہنا ۔ رنع صدی کے ہزار ہاش کرد و تشکی ان کے مائی رہے ہیں اور دیا یک ایس صدی ہوتی جارہے جوان میں مشغول ہوکرا پنے استاذ کا نام روش کرد ہے ہیں اور دیا یک ایس صدی کے استاذ کا نام روش کرد ہے ہیں اور دیا یک ایس صدی کو اس سے مدی ہوتی ہوتا الشالع پر تیا مت تک باتی رہی کا۔

شاہ صاحب وحضرت نانوتوں کی کتابوں کی تسهیل

فقد وحدیث کے علدوہ علوم حضرت شاہ ولی القد محدث وہلوی اور معارف ججۃ الاسلام حضرت موظ نا محدق ما نوتوی پر بھی آپ کا گہرامطالعہ تق، عصر حاضر کے طلبہ کے وہنی مستوی کا اوراک کرتے ہوئے ان اکا ہرین کی متعدد کت بول کے شہیل فر ائی۔ نئی نسل خصوصاً ہم جیسے کندہ ہن وغی طلبہ کے لئے سہل انفہم ہنایا۔اس طرح آپ نے علمی و نیا و تشنگان علوم نبوت پراحسان عظیم کی جس کا اعتراف دارالعلوم کے لیٹر پرشکر ہے۔ا ف ظ کے ساتھ حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب کے دشخط سے کیا گیا۔

دارالعلوم ویوبندے رمی طالب علم کا سلسلہ تتم ہوئے اا برس کا طویل عرصہ بیت

گیا، اس ہے بھی تین برس پیچے بیث کرچٹم تصورے ویکھٹا ہوں تو ایک اجل اجلا سرایا نظروں کے سامنے آتا ہے، رنگ وروپ، وضع قطع، جال وُ صل، اور بول چال ہے لے کر انداز تدریس تفہیم اور انداز تکلم تبہم تک ہر چیز میں چھوالسی جاذبیت کے ساتھ ایک بار کے بحد دوبارہ ویکھنے اور پر سنے کوول محلے۔

احادیث کے علمی ذخیرہ کی تسہیل دورا سے طلبہ کے فہم وفراست سے قریب تر کرنے کے لئے آپ نے پچے مفیداصطلاحات وضع فر مائی تھی جوواقعی بہت کار آیدا ورقابل توجہ جیں۔

مفيد اصطلاحات

ا مديث وسنت بين فرق

۲ تشریع کے وقت کی ترخیص

٣ والآوت كے متعلقات كا اختلاف

المستنقس كوناقص كي طرف كالل فرض كرنا

۵ استدلال نخفی

٧ اختلاف دلائل يالختلاف نصفني

ولادت

آب كى تاريخ ولادت باسعادت محفوظ تبيل البية آب ك والدمحرم في ايك

ز بین کے بڑی نامہ کی روے اندازے سے اسمال مطابق مصابق ہے آپ موضع کالیزہ مطلع بناس کا نشاد شالی) مجرات میں پیدا ہوئے ، بناس کا نشار کیے شلع ہے جس کا مرکزی شہر پالنچ رہے، جوآزادی سے پہلے مسمان نواب کی اسٹیٹ تھی۔موضع ''کالیزہ ''پالنچ رکی مشہور سبتی ہے جو پالنچ رہے جنوب مشرق میں تمیں میل سے فاصلے رہے۔

آپ کا نام والدین نے صرف ''احر'' رکھاتھ سعیداحرآپ نے اپنانام خودر کھا ہے جب آپ نے ''مظاہر انعلوم مہار ٹیور'' ہیں واخلہ ہو تو اپنانام' 'سعیداحر'' لکھوایاتھ اس وقت ے آپ سعیداح کے نام مے مشہور ہیں۔

تعليم وتربيت:

پانچ یا جے سال کے ہوئے تو آپ کے والد محترم نے گا ول کے کمت بی لی ایک بھا وہ ۔ آپ کے ماس میں تعلیم کے بھا وہ ۔ آپ کے کمت کے اس تذہ یہ ہیں (۱) مولا نا واؤ و صاحب چودھری (۲) مولا نا جبیب اللہ صاحب چودھری (۳) اور حضرت مولا نا ابراہیم صاحب کتنب کی تعلیم کے بعد موصوف اپنے ماموں مولا نا عبد الرحمن صاحب کے ساتھ ' چھ پی ' تنظریف لے گئے ، بیب ل چھ ماہوں اور ویگر اسا تذہ سے قاری کی ابتدائی کتا ہیں پڑھے دہے ، چھ ماہوں چونکہ تدریس چھوڑ کر گھر واپس آگئے تھے۔ اس لئے آپ بھی ماہوں کے ساتھ گھر تشریف لے آئے اور چھ ماہ تک ماہوں کے گھر ان سے فاری کی کتا ہیں پڑھے رہے ، ماہوں کے گھر ان سے فاری کی کتا ہیں پڑھے دہے ، اس کے بعد چ رسال تک پالچ دے ایک ماہوں کے گھر ان سے فاری کی کتا ہیں پڑھے دے ، اس کے بعد چ رسال تک پالچ دے ایک مدرسہ ہیں حضرت مولا نا ہاشم صاحب بنی ری اور منقی گھرا کبرمیں صاحب بنی ری

کے اور ملی مظ ہرانعلوم میں رئیور میں واخلہ پیکر تین سان تک تحو و منطق اور فلسفہ کی اکثر کتا ہیں پڑھیں ، پھر فقہ تفسیر ، حدیث اور فنون کی اعلی تعلیم حاصل کرنے کے لئے معربی دارالعدوم و یو بند میں واخلہ لیا اور حدیث و تفسیر ، ور فقہ کے عل وہ دیگر ، ہم فنون کی کتابیں آپ نے پہنیں پڑھیں ۔ اور ۱۳۸۳ اور ۱۳۴۳ و بیس دور کا حدیث شریف سے فار خی ہوئے۔ آپ بجین ہی سے فار خی ہوئے۔ آپ بجین ہی سے فاجین ، کتب بنی اور محنت کے عادی تھے ، دارالعلوم دیو بندگی

طالبعنما نہ ذندگی بیں بھی کمال شوق بگن اور بیکسوئی کے سما تھ تعلیم بیں مشغول رہے ،اس سیے اس تذ وکرام کی توجہ اور تعلیم و تربیت نے خاص اثر کیا ای لئے آپ نے دور وَ صدیث شریف میں اول بوزیشن صاصل کی ، ہے در رابعلوم دیو بند کا سوواں (۱۰۰)سال تھ ۔

ورو طدیت ہے فراغت کے بعد جیس افقاء میں داخلہ یا اور پھر حفرت مفتی سیرمبدی حسن سا حب شاجباں پوری کی خصوصی گرانی میں فتوی نولی میں ایس کال مبارت کی کدائل کی وجہ ہے "معین مفتی" کی حیثیت ہے دارالعلوم میں آپ کا تقرر ہوااور دارالاتی ایک کارائل کی وجہ ہے "معین مفتی" کی حیثیت ہے دارالعلوم میں آپ کا تقرر ہوااور دارالاتی ایک فرمدداران نے تحریری طور پر آپ کی تقرری کی سفارش کی دار معلوم دیو بند میں آپ کے اکابر اس تذہ میں استاذ و مر فی حضرت علامہ محمدابراتیم بلیاوی "مول نا سیدمحمداخر حسین صاحب دیو بندی ، مول نا سید محمد اللہ میں صاحب مراد آبادی مول نا فیر الدین صاحب مراد آبادی مول نا مفتی مہدی حسن المحس ساحب مراد آبادی ، مول نا فیر الدین صاحب بلند شہری ، معزرت مول نا فیر احد خان صاحب بلند شہری ، معزرت مول نا فیر احد خان صاحب بلند شہری ، معزرت مول نا فیر احد خان صاحب کیرانوی ، معزرت مول نا اسلام الحق صاحب مصاحب مول نا فیر احد خان صاحب کیرانوی ، معزرت مول نا اسلام الحق صاحب عمری و المائل میں ساحب دیو بندی شامل ہیں۔

تدريسي خدمات

"پ کے محترم استاذ و مر لی حضرت عدامہ مجھ ابرائیم بلیدی صدر لمدرسین دارانعلوم دیوبندی بوریکن تقدیر خداوندی کھ دارانعلوم دیوبندی نوابش تحقی کرآپ کا تقرر دارانعلوم دیوبندی اس وقت نہ ہو سکا۔ اس موقع پر آپ کے محترم استاذ حضرت علامہ بلیاوی نے آپ کو شلی دیتے ہوئے ایک محقر اور پر اثر جملہ استاذ حضرت علامہ بلیاوی نے آپ کو شلی دیتے ہوئے ایک محقر اور پر اثر جملہ ارشاد فر مایا کہ "مولوی صاحب! گھراؤنہیں، اس سے الحقے آؤگے!" اور آپ کو اپنی دعاؤں اور تھیجتوں سے نواز تے ہوئے 'دارانعلوم اشر فیدراندین سورت جانے کا مشورہ دیا، جہاں درجہ کملیا کے مدرس کی حیثیت سے ذیفتدہ ۱۳۸۲ھ میں بحیثیت مدرس علی آپ کا تقر محل میں آپ ای آپ کا تقر محل میں آپ ای آپ کا تقر محل میں آپ ای آپ کا تقر محل میں آپ کا آپ کی موجون انس کی مدرس کی مدرس کی مدرس کی موجون انس کی مدرس کی مدرس کی مدرس کی موجون انس کی مدرس کی مدرس کی مدرس کی موجون انسان کی مدرس کی مدرس

شریف، این ماجہشریف، مفتلوق شریف جلالین شریف مع فوز انگبیر' اور دیگر کتب کبیرہ پڑھا کیں اور ساتھ اردو بحربی اور گجردتی زبان میں تصنیف و تالیف اور مضمون نویک کا بابر کت مشغلہ بھی جاری رکھا۔ اور مختلف کتا بین کھیں ، اس سلسلے کی ایک کوشش' ' افادات نانوتو ک' کے نام سے قبط وار' الفرقان' کھنو میں ش کع ہوئی ، جس کی اہل علم نے بہت پذیرائی کی۔ اور علمی حلقوں میں آ ہے کی شہرت اور طلبہ میں آ ہے کی مقبولیت براحتی چی گئی۔

دار العلوم ديوبند ميں تقرر

ا كابرواس تذه كے ايماء اومن ظر اسلام حضرت مولا نامنطور تعمانی جيسے بلنديديد يومام وین صاحب الرأی شخصیت کی تح یک وتجویز _{سیر ۱}۳۹۳ هش آپ کا تقرر دارالعلوم و یوبند میں ہوا اس وقت ہے وصال تک تقریباً نصف صدی دار العلوم دیو بند میں میں تشکس کے سا تحد مشدعكم كوزينت بجش، جن بين أخرى دل سال آپ دارالعلوم ديويند كے سب ب وقار منصب عجنج الحديث وصدرالمدرسين كم منصب برفائز ربے . شوال ١٣٩٣ه كوآپ وارالعلوم ويوبند بحيثيت مدرس وسطى تشريف في آئة عنا اورتدريك كام كاباض بطرآغ زفر مايا-عه، مصالی با قاعدہ صدیث کا درس ارباب دارالعلوم دیوبندے آپ کے ذ ہے کیا ، پہنے سال مشکوۃ شریف جلد ٹانی مع نخبة انفکر مسلم الثبوت، جلالین اور مدامیاول کے اسباق بڑھ نے پھرا تکلے سال مشکوٰۃ شریف کے ساتھ موطاامام مالک اور نسائی شریف کا سبق متعلق ہوا، یوں آپ سال بدسال ترقی کرتے ہوے حدیث شریف کی کتابوں کی تدریس تک پنیجے۔ مع<u>سم ا</u>رہ ہے تقریباً میں اہر تک تریدی شریف کا سبق ممل جاہ وجلاں كے ساتھ ہے جاتے رہے۔استاذگرامی قدر حضرت مولا نانصیراحمدصاحب كی علات كے بعد ١٨٣٩ هرمط بق ٢٠٠٨ مين بخارى شريف اول آپ يه متعلق كي گئي اورآپ كوشخ الحديث وصدرالمدرسين كے عظيم منصب ير فائز كيا كيا اور تاحين حيات اس منصب جليمه ير فائز بلاتنحواه تدريس اورسابقه تنحواهون كي واپسي ايك نايات مثال

ناراً علوم اشرفي عربيدا ندر سورت مجرات كواليس كى جول تخواه كي تعييل: داليس كي نارن الله ١٨٨ اير بال ١٢٠٠ ء

ئىلا درى 19<mark>10</mark>ء سى جۇرۇ 1<mark>010ء ئىكىدىكى ئ</mark>ىزارىمات سوچولىس دوسىپافقلا (۵۷۴۰) _

الله فروري ١٩٢٨ و من عوادتك من في في بزاراك وي في روب فقط (١٥٥٥).

شنار جائو محالاء سے فرور کا محالاء تک بیلغ چو بزار چوسور دب فقط (۲۲۰۰) تنز مارچی تامیلاء سے اکتوبر تامیل اینک میٹٹی پٹی بزرر کھ سوپانی روپ فقط (۵۸۰۵)۔

لوكل الدين ١٩٨٥ مساكور اعلامك من تعيس برادده ويها كدو يفظ (٥٠٠٥) دارالعلوم ديو بئدكودايس كى بونى عخواه كي تفعيل واليسي كي تاريخ ١٩ رصفر ١٩٩٧ه الله المواسعة مع المحد المحد من المحد م والتى كى تارى بيدار رقة الأول ١٣٠١ه الله الرحوم تاوى الجيام المراحد من قرل برادة تهرواكياك روي باره يلي فقط (١٠٨٨١/١٠) المنا الحرمة وى الموسوم الماه ملغ الرياره بزار جوروانبترره يرجميتر بلي فقل (١٩٦٩ ١١ ٧١ ١٠) جنز از محرمها و كالحيم مهمان منع كياره برارنوسوانياس رويدما فديمي فقا (١٩١٩/٥٠)_ المراها ي المحرف الده ملغ جده فرارا يك مواتقى رويد جمايس بلي فقا (١٢ ١١١١٠)_ ينهُ الرحومهاوي الحول مهما هد من ياره براره وسول مدية يتنتيس ميي فقط (١٣٣١/٣٣٠)-المراتاه ي الحجرية الصفع بدره برادايك وسانوت دوي باون بسير فقط (١٥١ ١١٩٥) -المراز الحرمة الى الحريم ١٢٠٥٠ هـ من سر وبراريا مخدوب يجاس يسيع فقا (١٢٠٥٠ ١١) ملة الكرامة و ك الحرامة و من المدور المدور و من المدور و الما المرامة و المرامة و من المرامة و (ما ما مرامة ا الماركوميناه ى المحيد المان منطق على برارية كاسترروب بعثل بيانظ (٢١٥٤٠/١٣٠) واليس كى تاريخ 14/ جمادي الأولى ١٩٣٠ه ۱۵۰ از محرستاه ی رفید ۱۳۱۱ ه مثن تیمیس بزارتوس پیشن در پهای پیسیفتد (۱۸۰ ۲۹۹۵) ر المرابعة كالمحياه ومنفات براريار ولين وي مواريد المعاد المراه ١٩٣١) من المحياه الم المراد الرحمة الى الحيسان من تعيل بزاد كيادهدوبي باون يصفق (٣٠٠١١٥٠) المراجه كالميساس من جواليس بزار تفدموانس روي فقل (mara)_ المرا الكوم تا الى المحيدة الاه من بيزان براور تام أكوروب فقا (١٨ - ٢٥٠) _ واليس كى تارىخ ١٦/ ريسي ١٩٧٧م ٨٤ الرحوم آذي الحية ١٨٨ إنه منطق حيد ينس بزاريا في سوأتهم روب فقط (٨١٥٨)_ الماد المحرمهادى المحري المائيل المراري رسوجواليس روي فقط (١٩٨٥٥)

۲۰۰۰ از گرمها آئی المجید ۱۳۱۸ ه. مین نیکن برای گذیری برای گذیری بی او سدد پ فقط (۵۵۸۹۱)۔

۶۰۰ از گرمها آئی المجید ۱۳۱۹ ه. مین کمیاسی براردوسوبیاسی دو پ فقط (۸۱۲۸۲)۔

۶۰۰ از گرمها آئی المجید ۱۳۳۰ ه مین اکمیاسی براردوسوبیاسی دو پ فقط (۸۱۲۸۲)

والیسی کی جاری به ۱۳۲۰ و یقفور ۱۳۳۰ ایسی برارتین سوچیسی دو پ فقط (۸۸۲۵۲)

۲۰۰ از گرمها آئی المجید ۱۳۳۰ ه. مین اکمیاسی برارتین سوچیسیانو سدد پ فقط (۸۸۲۵۲) ۔

۲۰۰ از گرمها آئی المجید ۱۳۳۰ ه. مین اکمیانی برارتین سوچیسیانو سدد پ فقط (۹۱۸۹۲) ۔

۲۰۰ از گرمها آئی المجید ۱۳۳۰ ه. میل بی پانو سے برارتا کھ سوچیسی دو پ فقط (۹۵٬۹۳۳) ۔

۲۰۰ مین مین مین المحید المواد سیانی بی پانو سے برارتا مین سوچیسی دو پ فقط (۹۵٬۳۴۳) ۔

لوُل شوال الهوال مد في الجرسال على مبع نو لا كو انهاى برار آخد موجور روب مجمع بي فقط () ١٩٩٨-١١/٥) -

دارالعلوم انشر فيداوردارالعلوم ويويندكووائيل كى يونى تخواه كا لُونل. مين أو ل كاتيمتر بنرار چون روي تحجمتر بيدوقظ (١٤٨٥-١٩٤٢)

دارالعلوم دیوینداور دارالعلوم اشرفیدے لی ہو کی شخواہ اس سال دالیاس کی جس سال دارالعلوم دیویندے شخو دہ میٹی بند کی ،اور تحریم میں اور استفادہ اور العلوم و یویندیش بعیر شخواہ کے پڑھادے ہے۔

یقینا تخواہ کی واپسی ایک بہترین اور اگر تخسین مٹالی قدم تھ، جے ارباب فضل و
کہ ل نے قدر کی نگاہوں ہے دیکھا۔ اپنے اس ممل ہے گویا یہ بتا دیا کہ اسا تذہ کو جا ہے کہ
مداری پر بوجونہ بنیں اور وسعت کے وقت محفل حبۂ لقد اپنی خدہ ت چیش کریں۔ جیس کہ
ماضی بعید کے اکا برعماوری وقد رکیس کے ساتھ تجارت ہے بھی وابستہ تھے اور تجارت ہی ان کا
ذریعہ معاش تھے۔ یہ مزاج تقریباً اب ختم سر ہوگیا ہے۔ لہذا خرورت ہے کہ علمائے حضرت
الاستاذ کے اس نمونہ کی روشن میں قدریس کو ذریعہ کمعاش بنانے کے بجائے بھرے تجارت
کی طرف مائل ہوں اور فی سیل اللہ، پنی خدمات انجام دیں۔

سفرأخرت اورتدفين

زندگی کے ان ایام ہے جبل بھی ہے ۔ مختلف عوارض میں جتلارہے۔ کی مرتبہ آپ کا کا میاب آپریشن بھی ہوئے ورآپ باؤن القد شفایاب ہوکر اپنے امور مفوضہ میں مصروف

عمل رہے، مگر بھی بھی بیاری کی وجہ ہے آپ کی زبان مبارک رُک جاتی تھی ، آخری در ال میں میں رہے بھی بید کیفیت طاری ہوئی ، اختیام درال کے بعد سپ علائی کے لیے عروال البلاد میں تشریف کے ایک جہ جہاں آپ کا پہلے ہے علاج جاری تھا اور ماشاء اللہ جب افاقہ ہوا تو رمضان المبارک میں بعد نمی زراور کے درال قرآن کا آغاز کردیا لیکن اچا تک طبیعت پھر ہے خراب ہوتی ہوگئی ، تو فوری طور پر ہپتال میں واخل کرایا گیا۔ لیکن طبیعت تشویشتاک حد تک خراب ہوتی جاگئی۔ بواقہ خروفت موجود آگیا۔ ۱۵ ارمضان اس رک اسمادہ مطابق 19 رمئی 2020ء بروز منگل بوقت جاشت اپنی سخری سانس لیتے ہوئے اس دار فائی ہے کوئ بروز منگل بوقت جاشت اپنی سخری سانس لیتے ہوئے اس دار فائی ہے کوئ کرگئے۔ ، دورجو گیشوری کے معروف قبرستان ش آپ کی تہ فین عمل ش آئی۔

یقینا حضرا استاذ کی اس طرح چلے جانے سے پوری علمی و نیاسوگوار ہے اور ہرہ کم وین اپنے آپ کو یتیم محسوس کر رہا ہے۔ آپ کی ذات گرامی اہل علم کے لیے خصوصا اور ہاشندگان عالم کے لئے عمو ، نعمت غیر متر قبیقی اور ایک انجمن اور ایک اوار تھی آئ علم علی صفول کے ساتھ موای حفرت کی وفات حسرت آیات کی وجہ ہے آہ بلب اور اشک بار بیل ۔ علمی صفول کے ساتھ موای حفظ بھی حضرت کی وفات حسرت آیات کی وجہ ہے آہ بلب اور اشک بار بیل ۔ علماء کی وفات کے ساتھ معم کے دخصت ہوئے کا کھی آئکھوں ایسا مشاہدہ پہلی بار بھوا ہے۔ اس لاک ڈاؤن کے عرصے بیس بڑے بڑے جہل علم وعمل اس امت سے موال بر بھوا ہے۔ اس لاک ڈاؤن کے عرصے بیس بڑے براے جہل علم وقبل اس امت سے محال بر رخصت ہوگئے ، اللہ امت کے حال بر رخم فر سے اللہ کے اللہ کے ان اور عمل کرام کا معاملہ ہو ، ان کی قبر نور سے منور ہو ، وہ جنت الفردوس میں برا جمان ہول ۔ خدا آپ کی حسنات کو قبول فر مائے ، جمعہ پسما تھگان اور متحافقیان کو صبر جمیل عطافر مائے (آبین)

الأستاذ العبقرى چنداوصاف وكمالات

خادم المعبدالعلمي الاسلامي ديوبتد

مولا نااحمه سعدقاتمي

پوری علمی و نیااس وقت سونی ہوگئی، آئلمیس نم ہوگئیں اور دل و د ماغ کی و نیایش ایک زلزلد سا آگیا جب یخبر وحشت اثر ۲۵ مرمضان السبارک اسم اهمطابی ۱۹ مرکز ۱۹ مرفق کے موجع یہ وقت اشراق کا نول میں پڑی کہ عالم اسلام کے بڑے عالم دین دارالعوم دیو بیند کے صدر مدرس ویشخ الحد یت حضرت الاستاذ الکبیر حضرت مولا نامفتی سعید احمد صاحب پاین پوری رائل آخرت ہوگئے مور دالله مرفقد ہی ویو د مضبحه ہیں۔

حوکے اپنی برنم سے احباب سے خانہ مجھے عمر بجر ڈھونڈا کریں گے کہد کے دیوانہ مجھے جان کرمن تملۂ خاصان سے خانہ مجھے مدتوں ردیاکریں گے جام و پیانہ مجھے

آپ کی رصلت کوئی عام واقد نہیں بلکہ علمی دنیا کا بڑا حادثہ ہے ایک عظیم نفصان ہے ، بہت ہے اسا تذہ اور شخصیات اٹھتی ہیں اوران کا خلا بھی ن کی لائق اولا داورا کشر ان کے تلا آرہ کے ذریعہ بیٹی گر رہتا ہے گر ۔ یہاں دہر تک اور دور تک سنا ٹا ہے حضرت الستاذ العزیز کے ، تدر فیاض ازل نے وہب وکسب کے متعدد علمی عجائبت ونو ادرات ، عادات وصفات کے اتنیازات وواجت کے شھے۔ ملکوں ملکوں ڈھونڈ و کے ملئے کے نہیں نایا ب ہیں بم وصفات کے اتنیازات وواجت کے شھے۔ ملکوں ملکوں ڈھونڈ و کے ملئے کے نہیں نایا ب ہیں بم دراز قد ، خضاب سرخ سے موں تھنی ڈاڑھی ، نصف س تی تک کا جبردائی ب س

سر پر کل و مدور بھی سر پر تاج شمامہ، زیادہ تر سفید رومال کا ھالہ، جس ہے آنکھوں کا بروہ

کرتے، چہرہ پر کشش، مگر وجاہت ورعب سے مالہ مال ، آواز بھاری اور مرعوب کن

گفتگونہا بیت فصیح و بینج و بوقار، ترف ترف واضح ، ہر بات دل نشین مثالوں سے پُر ، سوج کر

اور توں کر مرتب ہولتے اور دل بیل اتارہ ہے ، خورد و کا اس کوسلام بیل سبقت کرنے بیل ممتاز

ملم کے دھنی ، انصباط وقت کی ٹاور مثال ، کھڑ ت علائق ومجلس آ رائی سے بیزار، مزاج بیل
عالمانہ شان کا استفناء جملق وخوشا مدے کوسول دوراور بہت پھے اوصاف اور خوبیاں ، آپ
کافشن حیات کے نمایال اور خوش رنگ بھول ہے۔

ایک واقعی عالمی پیچین صرف یکی بیر در بود مطالعہ کا خوار بیارہ میں مخصوص مدت اور مخصوص نصاب پڑھ لی بیک خاص کے جاتنی ہے بہر ور ہوء مطالعہ کا خوار ہو، علی اشتقی رکو مادیت پر ترجیح دینے کا مزاج ہو، علم کی جاتنی ہے بہر ور ہوء مطالعت کی تلخ کا میوں پر صبر وکلیب رکھتا ہو، علمی ترقی کے مواقع کا متلاثی ہو۔ یہ ایک عالم کی متوسط درجے کی کیمیت ہے ورندانال علم و کمال نے تو سخت ترین شدائد میں صبر واستقامت کے ساتھ بی تبات ونوادرات کو وجود دینے میں ایس تاریخ تم کی ہے کہ قلم وزباں ہے اس کی ترجمانی بھی نامکن ہے گراب تو وجود نظر آتے علم و عام کا مفہوم حقیقت سے کوسوں دور صرف عرفی مقیوم میں باقی ہے جیکنے ضرور نظر آتے ہیں گرسونانیس ہوتے۔

حضرت مفتی صاحب قدل سره میں چندخاص اوصاف ایسے بیٹھے کہ سارے تلافرہ اس کومسوں کرتے تھے اوران کو قابل تقلید نموز بیجھتے تھے۔

فآبل تقليد معلم

ان کی رندگی کا ایک نمایاں گوشہ بیتھ کہ وہ ایک قابل تقلید با کم ل نا دراور مثانی مدرس ومعلم تھے، بیکلمہ اپنے وسیع ترمفہوم کے ساتھ وان پرمنطبق تھ، ایک با کمال مدرس کی خولی بیہ ہے کہ عبارت کو چرری گہرائی ہے بچھ کراس پر صادی ہوجائے، شار مین کے قبل وقال کے منتشر جوابر کو چھان پھٹک کرے مخاطب کی سطح کے مطابق لڑی بیس پر دکرایک پرکشش تمہید کے ساتھ مسئلہ کا مالہ وہ عدیہ دل نشین مثالوں کے ذریعے طلبہ کے دل بیں اس طرح اتار دے کہ غی ادر کم نابئ بھی بالکل محروم نہ رہے ، ساتھ بی وفت کا پابند ہو، دریا ضری وغیر حاضری سے ختی سے مجتنب ہو، طلبہ کے ذہنوں بیں وار دہونے والے اعتراضات کے جوابات سے بھی نو اذتا ہو، نصاب کو توازن سے لے کر چاتا ہو، ایسا نہ ہو کہ شروع ساں بیں (بطنی السیر) پہنچ ہواور آخر بیں (سرایج السیر) سیر فاسٹ ہو۔

میرساری خوبیاں تو حضرت الدستاذیل تھیں تھیں ہی مزید سے کہ ان کا تکلم بڑا تھیے و بلغ تھی ،اس کے باوجود ہر بات سنت کے مطابق تین مرتبدد ہرائے یہاں تک اچھی طرح مفہوم سمجھ بیل آجا تا تھا اور خد، واو خاص چیز بیٹی کہ ان کی بیان کر دہ بات یا دہوج تی تھی ، برسبابرس گزرنے کے بعد بھی آج تک ان کی بہت ی تعبیر ات اور انداز خن ذیمن میں محفوظ ہے ، درس میں ان کا ایساسا حراشا کہ از تھا کہ تمام طعبہ گوش برآ واز رہتے اور (کے آئ عللی رُوسیهِ مُنظران کے درس میں سمے آجاتا۔

دارالحدیت بین وین نیخ کے بعد مند کے قریب پینی کرسب کوزور سے سلام کر سے سعام کی کثرت، خورد و کلال کوسلام بیل سبقت ان کے انتیاز ات بیل تھی، مدید یث کے دری سے پہنے وہ خطب پڑھتے، بعدہ دلنتیں تمہید قائم کرتے، مدیث کا پی منظر ڈ کر کرتے اورص ف وشفاف مفہوم سیاتی وسیاتی، اقتضاء مقام کی رعابیت سے دل بیس بخوادیتے، واقعہ بیہ کے حضرت الاستاذ تفہیم کے بادشاہ تھے، لوے کوموم کردیتے کوئی بات ایک بار کہد کرنہ گزرتے بنکہ کثر وہ تمن مرتبہ بات و ہرائے اور ہر و فعدالفاظ بھی وہی رہتے جس سے طلبہ کو لکھنے بیل ہؤی سہولت ہوتی با مہد کرنے گز وہ سے ساتھ ہوئی بال محفوظ ہیں، بات کو ہو تر کرنے اسے کو ہوئی دورس کی طلبہ کے پاس محفوظ ہیں، بات کو ہوئی تر کرنے آتے مرتب کرکے آتے دورس کی طلبہ کے پاس محفوظ ہیں، بات کو ہوئی تر دورس سے یہ کہ ہر مسئلہ کو دورس کی کو لیون نے بیس سے یہ کہ ہر مسئلہ کوول نئیس مثال سے بد بھی بنا دیتے ، مثال کے بغیر شاہدی من کی کوئی بات کھی ہوں وول نئیس مثال سے بد بھی ان کی مؤثر خصوصیت تھی کہ دورمیان کلام بیس جب کوئی خاص محاور و

یاضرب الد مثال بہتیں تو یہ بھی بتائے کہ اس محاورہ کا استعمال کب اور کیوں کیا جاتا ہے، اس مثل کا لہی منظر اور مطلب کیا ہے، مثلاً اگر انہوں نے مثل استعمال کی ''نہلا ہو ہلا'' تو اس کی شخرے بھی کرتے کہ یہ جوار ایوں کی اصطلاح ہے، ایک جواری ایک تاش کیلینگا ہے جس پر توشان ہوتے ہیں اس کو ''نہلا'' کہتے ہیں اور دوسرا جواری اس کے تو ڈکے لئے اس سے طاقت ور دس نشان کا تاش کیلینگا ہے، اس کو ' وہا'' کہتے ہیں، دوسرا کا میب ہوجا تا ہے معترض کی دلیل سے زیادہ مضبوط دلیل جب دی جائے جس سے وہ لا جواب ہوجا تا ہے معترض کی دلیل سے زیادہ مضبوط دلیل جب دی جائے جس سے وہ لا جواب ہوجا سے تو یہ معترض کی دلیل سے زیادہ مضبوط دلیل جب دی جائے جس سے وہ لا جواب ہوجا سے تو یہ معترض کی دلیل سے زیادہ مضبوط دلیل جب دی جائے جس سے وہ لا جواب ہوجا سے تو یہ معترض کی دلیل سے زیادہ مضبوط دلیل جب دی جائے جس سے دولا جواب ہوجا سے تو یہ معترض کی دلیل سے زیادہ مصبوط دلیل جب دی جائے کا ستعمل سمجھ میں آ ہو۔

پہنچوے یہ کہ الن سب کے بعد بھی اگر تشکی باتی رہتی اور پرچیوں پر اعتراضات کہنچتے تو ان کا بھی اتنا ہی اطمینان ہے جواب دیتے۔

چھٹا وصف بیرتھا کہ وہ طلبہ کی نفسیا شدہ تاڑنے میں ، ہر نتھے، طامب علم کوعبارت میں کسی جگہ دفت بیش آنے وال ہے اس جگہ ای اعتبار سے وضاحت کرتے اس لیے ان کا درس مقبولیت میں ضرب المثل تھا۔

ایک مرتبرایک سسعه گفتگوی فرمایا که بیش نے دواستاذوں کے طریقوں کو طلا کر درس کا طرز انجایا ہے، ایک تو امام الخو حضرت مولانا صدیق اجمد صاحب جوی (استاذ مظاہر علوم سہار نبور) ان کی خصوصیت تھی کہ بات کو بالکل نیچ سے اٹھ تے (عام فہم مثالوں سے سمجھ نا) شروع کرتے ، دوسرے استاذ حضرت عنامہ تھ ابراتیم صاحب بیاوی قدس سرہ کہ وہ مسئلہ کے سب سے اہم پہنو کو تخضر جامع انداز سے بیان کرتے اور آگ بینو کو متلہ کے سب سے اہم پہنو کو تخضر جامع انداز سے بیان کرتے اور آگ بینو کرتا ہوں پھر اہم بات بتا کرختم کرتا ہوں جہرط لب علم کو پھر نے گول جاتا ہے۔

سی استاذی مؤلف کے مزاج داستوب سے آشنائی ہوجائے تو اس کی تحریر دقتریر محصنا آسان ہوجائے تو اس کی تحریر دقتریر سے محصنا آسان ہوجاتا ہے، حضرت الستاد کا اندازی مش رحین و مدرین سے ہث کرتھ، قبل وقال کا مزاج بالکل نہیں تھ کے فلاس نے بیاب، فدال نے بیاب، فلاس نے بیاب نے بیاب

جواب دیاال ماش والند بھی ضرورت ہوتی تو نام لے نے کربھی بین کرتے ،کیکن ان کی خصوصت یقی کدسب پھی دیکھنے کے بعدوہ بذات خور مفہوم بھنے پرز درصرف کرتے ، پھر جوئٹے ہوتا اس کو نشرح صدرے بیان کرتے اور جو پھی کہتے اس میں تشکیک یالکل نہیں ہوتی تھی ، پوری بھیرت اوراعمّاد کے ساتھ درورد یکر کہتے تھے (خواود وسروں کی تحقیق میں وہ قول رائج زبھی ہو)۔

بیام دو قصہ کے استاذا کرغیر بھیٹی اور ڈھل ال اندازے بات کرے تو ھالب علم کوللی بطمینان نہیں ہوتا اور محنت پر پانی پھر جاتا ہے، غرض وہ اقوال کے چھول بھمیرنے کے بجائے اس کارس چوس کرشہد بنا کر ڈیش کرتے ، پھراس کی جاشنی کس کومسوس نہ ہوگی ؟!ان کا بیج ذیب انداز واسلوب بزاروں تلافدہ کے لیے تقش دوام تابت ہوا۔

ہم نے جوطرز فغاں کی ہے قفس میں ایجاد فیض گلشن میں وہی طرز بیاں تقہری ہے

استاذی طاہری وضع و ہیئت ، شست و برخ ست ، نظافت ، متانت ، نیز تخاطب کا انداز بھی ایک تاثیر رکھتا ہے ، حضرت مفتی صاحب کے اندر بیساری چیزیں بھی بدرجۂ اتم تقیس ، نصف ساق کا جبہ ، گول ٹو پی ، روہال تو دائی مہاس تھا۔ بھی بھی وہ عب ہیں آتے بھی عمامے میں ، ان کی ظاہری و جاہت کی بھی وصاک بیٹے جاتی ۔

حضرت الاستاذ کے درس کی ایک خوبی جود نگر دری تقریروں میں نہیں لئی تھی ، یہ تھی کہ وہ صرف احکام دمسائل کی احدیث ہی پر کلام نہیں کرتے ہتے بلکہ معاشر تی ، معامداتی حدیثوں پر بھی اس اجمیت سے کلام کرتے ہتے ادراس سے متعلقہ امور کی حالات حاضرہ کی رشنی میں وضاحت کرتے ، ورحدیث کی عیارة النص کوخوب واضح فریاتے۔

طریقت درس بیرتھا کہ آئے والی عبارت کا مطلب پیلے مجھاتے ، خاص الفاظ اتعبیر کی وضاحت کرتے پھر حدیث قر اُت کے ساتھ ای بچھ میں آج تی۔ وضاحت کرتے پھر حدیث قر اُت کے ساتھ ای بچھ میں آج تی۔ پھر پورے سال میں بھی ان کونشست بدلتے نہیں دیکھا، جورز انو بیٹھ جاتے پھر

پورے درس میں (خواہ وہ دو گھنے بھی ہوا)ایک ہی بیئت پر رہنے ، چہرہ ایک ہی طرف نہ
رکھتے بلکہ دائیں ہائیں ہر طرف نظر رکھتے ، درس بھی خشک ترکی مثال تھا ، جب وہ پوشیدہ
مسائل ہے متعلق مسئلہ سمجھاتے تو کسی کو بہنے کی قطعاً گنجائش نہ تھی گر وہ طلبہ کی نفسیات کی
رعابیت کرتے ہوئے درمیان میں لطائف وظر ائف کا حصہ بھی رکھتے جس سے طلبہ میں ایک
نشاط پیدا ہوجا تا۔

اب جواس فر اسباق کے استے آواب بر تما ہوائی کو طلبہ کے لا اُبالی بن ہے بھی سخت وحشت ہونا بھی طبعی بات ہے اس لیے حضرت کے دری بھی سبق شروع ہونے کے بعد ورسگاہ میں داخل ہونا جرم تھ ، عبارت پڑھنے کے بھی آواب تھے ، اس کی تعیین بھی وہ خوو بی کرتے تھے ، دری حدیث کے دوران اونی درج کا خارجی علی انہیں بالکل برواشت نہیں تھا، دفتر اہتمام یا تعلیمات ہے آئی ہوئی تحریریا گشتی بھی درمیان میں دکھائی ممنوع تھی۔ تھا، دفتر اہتمام یا تعلیمات ہے آئی ہوئی تحریریا گشتی بھی درمیان میں دکھائی ممنوع تھی۔ انھیں صلاحیتوں کی وجہ ہے جب وہ دارالعلوم آئے تو ان کے ٹی اسما تذہ اور دیگر قد آورشخصیات موجود تھیں گر ان کے درس کا امنی ز اور اس کی کشش طلبہ کے دل ود ماغ پر چھانے گئی مقبولیت کے گئی موربھی ہوئے وارمے دبھی ہوئے گئی مقبولیت کے گئی موربھی ہوئے ہیں۔ اورمے دبھی گئی مقبولیت کے گئی موربھی ہوئے گئی مقبولیت کے گئی ہوئے گئی ہوئی ہوئے گئی مقبولیت کے گئی ہوئی گئی مقبولیت کے گئی ہوئی گئی مقبولیت کے گئی ہوئی گئی ہوئی گئی مقبولیت کے گئی ہوئی ہوئی گئی ہوئ

''کوہ گراں ہے رہے کہ ہم تیرآ زماؤ ہم جگرآ زمائیں'' پھر جب دارالعلوم میں صدارت تدریس اور شیخ الحدیث کا منصب ان کی صلاحیتوں نے آخیں دیوایا تو پھر بہی سوغات حسدو تحردوبارہ الی اور تادم واپسیں وہ تحرکے اس کرب کو بے شکوہ شکایت جھیلتے رہے یہاں تک کدرورح کو حوالہ 'اجل کرکے کاش میں فردوس کو نشیمن بنالی بطبیین سے ان کی روح کہتی ہوگ تو مرا حوصلہ تو د مکیرداد تو دے کہ اب جھے شوق کمال بھی نہیں خوف زوال بھی نہیں

شان خودی

حضرت وال کی بیداد بھی معروف تھی ، کے تو یہ ہے کہ اس وصف کی کی ، یک عام دین کی زندگی کا نقص ہے ، حضرت والا کوائل ہے بھی حظ وافر حاصل تھی ، وہ یہ کہ وہ مزائ کے بڑے مستعنی تھے بال ہو کہ منصب انہوں نے دونوں ہے ساری عمر پوراا ستعناء برتا ، طلب اور سن طلب ہے کوسول دور رہے ہی وہ دور ہے ہی شاہ وگداسب سے صاحب سلامت رکھتے ، سب سے الگ تصلگ ہونا گوستغنی ہونے کے لوازم جی ہے نہیں ہے لیکن انہوں نے رکھتے ، سب سے الگ تصلگ ہونا گوستغنی ہونے کے لوازم جی سے نہیں ہے لیکن انہوں نے اپنے کوظم جی ایس ایس فنا کہ تھا کہ علم کی لذت آشنا کی نے ان کوسب سے بیگائے کر دیا تھا ، ان کی فرودگاہ بھی دار العلوم ہے اسے فاصلہ پر ایسے گوشہ کم نام جی تھی کہ تھی ادادہ نہیں بلکہ عزم فرودگاہ بھی دارالعلوم ہے اسے فاصلہ پر ایسے گوشہ کم نام جی تھی کہ تھی ادادہ نہیں بلکہ عزم کے علادہ منوع الدنول کا اعلان تھے کیونکہ دہ وفت کا بھر پورٹر ان وصول کرتے تھے (بقول کے علادہ ممنوع الدنول کا اعلان تھے کیونکہ دہ وفت کا بھر پورٹر ان وصول کرتے تھے (بقول حضرت شخ الحدیث مول کرتے تھے (بقول حضرت شخ الحدیث مول کر ایسا حب علیہ الرہمة ، مروت واصول آئے نہیں ہو سکتے) اس حضرت شخ الحدیث مولان نامجہ ذکر میاصا حب علیہ الرہمة ، مروت واصول آئے نیس ہو سکتے) اس کے علی دہ می نظر نہیں آبا۔

تقوی کا بہت اہم بیبلوجس کا تذکرہ بڑے اور پرانے اکا برکے بیبان سفے کوملتا ہے اس میں بھی حضرت والا نے اتباع کی نظیر قائم کی کہ دارالعلوم اوراس سے بیبلے مدر سے لے ہوئی تنو اوکل حساب کرکے واپس کردی ، بات صرف یہی نبیس کہ ان کو وسائل حاصل ہوگئے تھے، وہ تو اوروں کو بھی ہوتے ہیں ، بلکہ قابل عبرت ان کا جذبہ اخلاص ہے، حضرت مرت مرت عرق اور قابل کے ان اُن اُنٹر کے تھے بہولت وسعت ہوگ تو ہیں بیت المال نے ارشاد فرمایا تھا کہ '' اُن اُنٹر کے تھے بھی اور سیاس نظریات وسعت ہوگ تو ہیں بیت المال سے ایا ہوا مال و تو اور وہ کی کروں گا۔ (اسلام اور سیاس نظریات میں ۱۹۹۳ ، موسفہ حضرت مفتی میں سعد)

تنهم عمرای احتیاط بیش گذری که آشیاں کسی شاخ چمن پید ورند ہو علنے ملائے ہیں ان کے بیباں فرق مراتب رہتا تھا، بعد عصر صلائے عام تھ خورد و کلاں اخیارا حباب سیمی طرح کے وگ وار دوصا در ہوتے ، دارا تعلوم کے طلبہ واسما تذہ بالخصوص مستنفید ہونے جاتے ، مدرسین بیچیدہ عبر رتول کے حل کے لئے بھی آتے ، کتاب کا تعلق علم عقلی (منطق و قلف) ہے ہو یا تقی (نصوص قر آنی یا حدیثی یا فقیمی) چند منٹ بیس چککی بیجائے وہ حل کرتے ، اس وقت ان کی مشکل و مغلق عبارت پر گرفت کا اندازہ ہوتا اور مخلف نون کی اصطلاحات کے استحضار کا پیتہ چل مرحت فیم بھی مثالی تھی ، کیا؟ کیوں؟ کی مطلب؟ اس کی تو بت شاید ہی آتی ہو، او حرسوال ہوا اُوحر جواب حاضر ، کیکن اس کے ساتھ ان او تا عاقی بھی نہیں نہ تھ بلکہ بہ کشرت وہ صاف صاف بیہ بھی کہتے ' جھے معلوم نہیں'' '' مجھے اس کی شخیق نہیں '' میر یا حملے میں نہیں'' مطلب ہے کہ ذر بردتی کا جواب تھو ہے تھے۔

در س وخارج ورس ان کی گفتگویس پوست کم اور مغز زیادہ ہوتا (نعیسر المحلام ماقل و دل) کا مصدا تن ، غالبًا وجاس کی ہیہ کہ اسا تذہ یس جن کے اثر کوانہوں نے زیادہ تبول کیا اور جن سے ان کی طبیعت زیادہ ہم آ بنگ ہوئی وہ نابغہ روز گاروفخر ز ، شاستاذ جن کو فضلاد ہر نے علامہ کے لقب سے بجاطور پر منقب کیا یعنی حضرت عدمہ محمد ابراہیم بعیادی فضلاد ہر نے علامہ کے لقب سے بجاطور پر منقب کیا یعنی حضرت عدمہ محمد ابراہیم بعیادی (جوحضرت شیخ البند کے تلمید وخلیفہ سے) حضرت مخدوم اکتساب فیض کے علاوہ ان کے خدمت گزار بھی رہے ، زبال زوخاص وعام ہے کہ عدمہ کی بات جوامح الکام کے انداز کی ہوتی تھی ،ان کے ایک جملہ میں پوراء یک مضمون بنیا ہوتا ،حضرت مفتی صاحب ان کے اقوال محفظت واجیت سے نقل کہا کرتے تھے۔

علهى مقام

ایدابہت ہی کم ہوتا ہے کہ کسی کومبداً فیاض نے تغییر وحدیث وفقہ تینول میں درک حاصل ہوج اور ہرسد عنوم سے پوری مناسبت ہومطالعہ ہوادراس کی کسی بھی گھی کوسلجھانے پر

قدرت ہوہ یہ ان تک بھی اشتراک آسان نیس کیکن نا در بھی شاید نہ ہو، گرمنطن وفسفہ پر بھی ویہ ہی جور ہواں محقول ومنقول کے ویہ ہی عبور ہواں محقول ومنقول کے علاقہ کی جور ہواں محقول ومنقول کے علاقہ کے بعد قحط الرجال سامنے آئی ہے مزید برآس ان سارے علوم کو زبان وقلم سے شگفتگی کے ساتھ مرتب کر کے قلب وقرطاس پر شبت کردے اور رب کے بخشے ہوئے ان انعامات کے ساتھ مرتب کر کے قلب وقرطاس پر شبت کردے اور رب کے بخشے ہوئے ان انعامات کے شکر میں تاوم زیست ان کی نشروا شناعت میں لگار ہا ہو، اور ان کو حسن طباعت کے اعلی فوق سے چھاپ کرعام مجمل کیا ہو، ان قیود کے ساتھ سی مرحوم و مغفور کی انفر او بیت مسلمہ بن جی گیا ہو، ان قیود کے ساتھ سی مرحوم و مغفور کی انفر او بیت مسلمہ بن جی تی ہے۔

پچھے ایسے بھی پروانے ہیں اس بڑم میں جن کو تم ڈھونڈنے نکلو کے مگر پانہ سکو کے ای جامعیت کی وجہ ہے ان کی تحریر ونقر سر میں بعض بڑے ہے کہ ہا تیں مل جا تیں ہیں جو ذہن کی گرہ کھول دیق ہیں۔

مزاح وافتاد طبع

جہال تک ان کے مزان کی بات ہے طبیعت کھی ہوتی تو معاصرین ہی تہیں اپنے عام تلاندہ سے بھی بلا تکلف گفتگو کرتے تہمرے ، تجربے ، تیلیف ، چینگلے سب ہوتے ہیں مزاجا اصول پند تھے اور مشاہدہ ہے کہ اصول پند آ دی نازک مزاج ہوتا ہی ہوتا ہی ہوتا کہ طلبہ کے ساتھ ان کا معاملہ (شید طلب صادق دیکھنے کے لیے ، یا موڈ نہ ہوتا تو) یہ بھی ہوتا کہ شروع میں خشونت سم ہزانداز سے جواب دیتے جس سے طالب علم کو جھٹکا سالگ اب اگر عزات نئس کا مغلوب ہوتا تو بیک بنی ودوگوش ایسانوش کہ پھر درخ نہ کرتا اور جونکم کے لیے اس تلی کا کی کو دواء طبیب سمجھ کر کڑوا گھونٹ کی لیتا وہ فائدہ اٹھ تا رہتا ، ان کے ، وقات کی موات کے مزان کی دوبا تیں بطور خاص تھیں ایک محنت جفائش کی مثال

ایک تو ان کا افراء کے سال حفظ کرنا ہے جوع دہ ہوئی کر بیس بہت مشکل ہے ہوتا ہے دوسرے

با قاعدہ انگریزی زبان پڑھنا قدیم اسا تذہ میں انگریزی میں ان جیسی استعداد کا حال

دارالعلوم میں کوئی نہیں تھ فراخت کے بعد (واضح ہوکہ مرحوم لفظ فراخت ہی کے تخالف تنے
فر استے تنے اس لفظ نے ریڑ ھاردی) ایسا ہاتھ ہیرڈ الاجا تا ہے کہ اب آگے طلب گویا ممنوع

ہوئے بااب اس کا زمانہ ختم ہوگی ایک مرج حضرت نے دارالعموم کے سالانہ انعالی جلے میں جو
ہمیشہ نہایت وقار کے ساتھ مستحقد ہوتا ہے ، کلیدی خطاب کرتے ہوئے (جو ہمیشہ انہی کا ہوتا

تھااور عم قصلم کے حوالے سے بہت پر مغز ہوتا تھ ، انقاق کے زندگی کا آخری خطاب بھی رصب
جامعہ میں انعاثی اجلاس کا ای ہوا) فرمایا تھا کہ آٹھ سال تو تہمارے اندر عم حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کی گئی ہے اب جا کر پندرہ سال پڑھاؤاس کے بعد علم آنا شروع ہوگا۔

چونک اصول وض بطان کے مزاج میں شامل تھ بلک بعض اصولوں میں وہ بہت مضبوط تھے، آئیس میں سے ایک سے کدوہ حدیث کی اج زت دینے میں محدثین کی شرا کا معتبرہ کے تنی سے قائل تھے جب تک وہ حدیث کی قر اُت اوراس کے قبم پر مطمئن نہ وجاتے بالکل اجازت نہ دینے ایک مرجبہ ملک قطر سے چندع ب الل علم آئے ، دیو بند، سہار نپور کے تمام بورے علاء سے اجازت مدینے ایک مرجبہ ملک قطر سے خندع سام کے مرانہوں نے بورے علاء سے اجازت ویلے سے معذرت کردگ کہ جب تک میں صدیث دانی پر مطمئن نہ ہوجاوں اجازت کا معمول نہیں ہے ، چنانچہ انہوں نے حضرت کو قطر دعوت دی وہاں حدیث سے سکر اور پڑھا کر اجازت مرجمت فر ، کی اور وہاں عربوں میں حضرت کو قطر دعوت دی وہاں حدیث سے اور کرائے کہ اجازت میں ہوئے استان بھر اور اس پڑھم کے اجازت مرحمت فر ، کی اور وہاں عربوں میں حضرت کے جمتہ انتہ اب لغہ کے دروی جمع کے بیان جبر وہ کا مقصان دوسوسال بارے میں صدید گا تقصان دوسوسال کیا تھا کہ دے گار

اورا دکی تربیت میں بھی جوجد وجہدانہوں نے کی وہ بھی ایک ریکارڈ ہے عام طور

پردیکھا گی ہے کہ کسی بھی علم فن میں جو فنا ہو جاتا ہے وہ اواد دے عافل ہوجاتا ہے کسی مدرسے میں وافل کر دیا اور پرری ذمہ دار بول سے بری الذمہ بمفتی صاحب تمام ترعمی مدرسی وتالیقی انہا کہ ہے ساتھا س فریضے ہے مطلق فافن ہیں ہوئے بلکہ اس میں بھی نظیر قائم کی کہ تمام لڑکوں کو ساں سوم تک کی تعلیم دیتے کا انہوں نے بدات خود اہتم میں اپنے نظام الدوقات کا ابم جزینایا، اس طرح نا مناسب ماحول ہے بھی بیت والل بیت کو بی نے کی پوری سعی کی مصدید کر اپنی زوجہ محتر مدموم کو انہوں نے گھر کی فرمدوار بول کے ساتھ حفظ پوری سعی کی مصدید کر اپنی زوجہ محتر مدم نے اپنے اکثر صاحب زادوں اور دوص حب زادیوں اور یون نے بہوؤں کو حفظ کر وایا، ڈگر بول کی دوڑ میں سبقت لے جانے کا س ماحول میں کتاب اللہ کی بہوؤں کو حفظ کر وایا، ڈگر بول کی دوڑ میں سبقت لے جانے کا س ماحول میں کتاب اللہ کی پروڈ میں ماری کی دوڑ میں سبقت لے جانے کا س ماحول میں کتاب اللہ کی پروڈ میں دوڑ میں سبقت اور اس کے لیے جفائش ایک نادر نمونہ ہے۔

ديوبنديت كياهيم؟

مسائل شرعیہ، اعمال دینیہ کی تنقیح کرکے ہا ناعیہ واصی بیکے تھی شرمتوارث مقہوم پر افراط د تفریط ہے بیجتے ہوئے نظریہ اور عمل کو منطبق کرنا ہی ویو بندیت ہے حضرت مفتی صاحب قدس سرہ اس بارے بیل بہت حباس واقع ہوئے بیجے اب اس کی تنقیح وقصیل کا وہ قطعی فیصد کر چکے بیجے گر پیغام اجل آگی اور یہ موضوع '' ویو بندیت کیا ہے' تحدیدہ گیا۔
ویو بندیت کے نام پرجو بدعت آمیزا عمال شروع ہوئے ہیں ان پروہ بجاطور پر خت برہم تھے بیے فتم بخاری ، مروبہ طرز کا اجتی کی اعتکاف ، فواص کی قبر عموثی قبر ستان سے ہے کر بنانا ، وغیرہ۔ اس باب بیل انہوں نے ہواگ لیسٹ ، ال خوف اومة الائم بدعت ذوہ الممال پر ڈٹ کے روکیا ، قرباتے ہے کہ بیل اکار کا تیج ہوں اکار پرست نہیں ہول ، تبلینی محاصت کے موجہ نقائص و ہے اعتدا ہوں پر جینے دوٹوک جراً میں مندانہ بیانات انہوں نے جاعت کے مروجہ نقائص و ہے اعتدا ہوں پر جینے دوٹوک جراً میں مندانہ بیانات انہوں نے برائی اور نیس و سے ساکھ باکدا کم حصر اس مندانہ بیانات انہوں نے برائی طرح مث کئے کے اور مروجہ نقائوف کے انداز پر انہیں اعتراض تھا اس لیے بذات خووجمی انہوں نے محد شن کے طرز کا تصوف و مسلک اختیار کی تھا، مشیخت کے طرفی اواز مات سے انہوں نے محد شن کے حد شن کے طرز کا تصوف و مسلک اختیار کی تھا، مشیخت کے عرفی اواز مات سے انہوں نے محد شن کے حد شن کے طرز کا تصوف و مسلک اختیار کی تھا، مشیخت کے عرفی اواز مات سے انہوں نے محد شن کے حد شن کے طرز کا تصوف و مسلک اختیار کی تھا، مشیخت کے عرفی اواز مات سے انہوں نے محد شن کے حد شن ک

بحيثيت مؤلف

طبعاً وہ تالیقی مزاج کے حامل بھے ای سے شروع ہے ہی انہوں نے تھینف وتالیف کا سسمدر کی مختصر ومطول ، دری ، غیر دری ، شرع یامتن عربی بیں یا اردو بیں ان کے آئی و بیں (تابیف کا ان بی سے مفید و تقیق چیز ہیں سامنے آئی و بیں (تابیف کا نجی ان کی سوائح کا انہم بیاب ہے) ان بیل چند کہا بیل جوان کی زندگی کی محنت کا نجوز تھیں ان کی شہرت کو بلند ہوں تک پہو نچایا اور ان کے علمی مقام کا ایک زیدگی کی محنت کا نجوز تھیں ان کی شہرت کو بلند ہوں تک پہو نچایا اور ان کے علمی مقام کا ایک زیاد کی اعتر اف کیا ، وہ جامع تر ندگی کی مفصل مکن شرح جس کو انہوں نے تمیں برس تک پڑ ھایا تھ ، بخاری شریف کی کمل شرح جس کو انہوں نے تمیں برس تک پڑ ھایا تھ ، بخاری شریف کی کمل شرح جس کو انہوں نے تیرہ برس پڑ ھایا (لیکن معلوم رہے کہ اس نے قبل بھی دومر تبہ موصوف نے وار العلوم میں بخاری پڑ ھائی ہے ایک مرتبہ ہی ۔ کہا سال کہتے ہیں ، دوسر سے حضوت الاستاذ شخ ، کھریٹ حضرت موبا تا نصیر انجہ خال صاحب بلند شہری گئے نے بیں ، دوسر سے حضوت الاستاذ شخ ، کھریٹ حضرت موبا تا نصیر انجہ خال صاحب بلند شہری گئے ۔ خالات طبح کی وجہ سے خوال کی ایک سال کے لیے سر دکر دی تھی

اس کے علاوہ ان کی زندگی کا تالیفی شاہ کار '' رحمۃ اللہ الواسعہ'' ہے جو ہمتہ وستان کی تاریخ کی عظیم المرتبت کتاب ہلکتھنیفی ذخیرہ کا گل سرسبد ، یعنی ججۃ اللہ الباحد ، کی مفصل وکھمل شرح ہے ، جو دور آخر کے قائم الزمان ، موھوب ومنتنب مبعوث شخصیت ، مسند البند امام اکبراحمہ بن عبدالرحیم المعروف بشاہ ولی ، للہ الد ہوی کی فخر زمانہ تالیف ہے۔

جس کی تالیف کا تھم خود حضرت رسالت ہیں۔ عبید اقضل الصلوات والتجات کے فرمایا حضرات حسید اقضل الصلوات والتجات کے فرمایا حضرات حسین کریمین کے فرر بید تھم عنایت کیا گیا تھی، جس کی تفصیل خود حضرت شاہ صاحب نے ججۃ الندالب مذک شروع میں لکھی ہے، ملاواعی ہے جس کیا ہو کھراس کے کیا کہنے !اسکاب کے مصنف امام نے جو ججہزانہ طرز مصنف کا فیصلہ کیا گیا ہو گھراس کے کیا کہنے !اسکاب کے مصنف امام نے جو ججہزانہ طرز واسلوب اختیار کیا تھا اسرار وسم کے جوالب می واردات بطون اوراتی میں وراجت کے تھے عربیت کے ذوق بلندگی رہ بیت سے ایک روشناس زبان نے جس بلنے انداز میں بھارش کی

تھی اس کی فہم تضمیم کے سامنے عام بھاء نے تو پہلے ہی تھٹنے ٹیک دیےادر جو ماہرین جو ہر شناس تھے چاہت کے باوجودان کوفرصت میسر ندآئی اس کی تشریح کی تمنا لیے ہوئے مسود ہ خاک ہو گئے۔

و کم من خسرات فئی بطور و المعقابر اصل میں تقدیر کے قلم نے جس کے جھے میں جو چیز لکھ دی نگاہ طاہر بین جو پچھ بھی دیکھے،اس کی تحیل ای سے ہوگ پھر کہاجائے گا کہ

این سعاوت بزور بازونیست 🏋 تانه بخشد خدائے بخشدہ

خرص حفرت الاستاذ مرحوم نے مہلے تو دنیا کے مشہور مقامات سے اس کے مخطوطے حاصل کے بھراس میں مقارنہ کرکے مثن کی تھیج کی اب کہا جاسکتا ہے کہ "ججة اللہ البالغہ" کا سب سے محیح مثن بھی ہے۔

وُ هائی سومال کا بیقرض جوخوان ولی اللّبی کے جرعہ نوشوں پر چلا آرہا تھ اپوری جا محت اس کی جواب وہ تھی کا تب تقدیر حضرت مفتی صاحب قدس سرہ کے نام اس اعزاز کو لکھ کر فارغ ہو چکا تھ ، اس کا بیٹر ااٹھ نا بھی پچھ تھیل نہیں تھا ، جو نے شیر نکالنی تھی جس کے نئے تھیل متد اول عوم میں مہارت ہی کافی نہیں تھی بلک علوم ولی اللّبی سے گہری مناسبت اس کے معقولی ومنقولی فلسفیانہ بھی فتم پر اپوری وسترس ہو، مصنف کے اجمال سے تفصیل کو ، کتابیہ سے تصریح کو سمجھے ، متن سے شرح کا استفباط کرے ، فرہن آ خاذ ہو وقت نظری الی ہو کہ زمین کے اوپر سے پائی اور پائی کی مند میں موتی کو دکھے لے اور پھر اس کولڑی میں پروکر ایس ہار تئیر کے اوپر سے پائی اور پائی کی مند میں موتی کو دکھے لے اور پھر اس کولڑی میں پروکر ایس ہار تئیر کروے جوئو وافر اسے وید وید وکی دل موان سب کے بعد کام کی ایک وارفی موکداس کو اوٹر ھے کے کہ برخ کے دل موان سب کے بعد کام کی ایک وارفی موکداس کو اوٹر ھے کے کہ کر جی چھے شربٹ جائے کہ برخ دل میں تو بہت کام رافو کا نکلا

حضرت مدوح في طويل ترين عرصه تك ججة القدال الفه كاور وي العداس كه كه انبول في حكمت ريز زبان وقلم كه ما لك حكمت قالى كه الله حكمت الاسلام حضرت موادانا تاري طيب صحب هاب اثراه جيسے استاذ سے ورس سياء ايك وفعد فردايا كه ش في ايك مرتب

دوران درک اعتراض کیا گھنٹے ختم ہوا۔ اگلے دن پھر نیسرے دن میر اوشکال جاری رہا حضرت جواب دیتے رہے پھرحضرت نے فر مایا دو طلبہ کا نقصان ہوگا تم گھر پر پوچھ لیمنا۔

غرض ، ہرفن ہے پڑھنے ہے ایک ذک طالب علم کی صلاحیت دوہ تعقد ہو جاتی ہے ہے چیز بھی حضرت شاہ در آت تعدہ ہو جاتی ہے ہے چیز بھی حضرت شاہ در کی حضرت شاہ در گئے وظیم شرح منصد شہود ہر جلوہ گر ہوئی ہرصی منصد شہود ہر جلوہ گر ہوئی ہرصی منصد سے منصد شہود ہر جلوہ گر ہوئی ہرصی منسوب تمام مکا تب فکر کی طرف ہے نعرہ فتسین بلند ہوا سب نے اس گراں قدر منا دیمی خدمت کے انبی م دینے ہر ہدیے تشکر پیش کیا۔

حفرت مفتی صاحب مهروح بعض ممائل ہیں، پنی ذاتی رائے رکھتے ہے۔ لیکن واضح ہو یہ امر شفق علیہ ہے کہ تفر دو انفرادی رائے صاحب رائے کی ذات تک محدودر ہے گا خواہ کتنے ہی بڑے عام واہ م کا ہو پورے طبقے اور جمہور کا جو فیصلہ ہوگا وہ گل آ تباغ قابل قبول ہوگا ، ذاتی رائے دوسرے پر جمت نہیں ہوتی واٹس ایپ پر حضرت علیہ الرحمہ کے نمگ ران کی جو تحریریں ہوتی ساحب کے کسی شاگر کی ایک تحریر آئی تھی نمگ ران کی جو تحریریں ہوتی صاحب کے کسی شاگر کی ایک تحریر آئی تھی رجواگر چدا کی وقت سامنے بیس ہے گر) اس کا خلاصہ یہ تھا کہ حضرت مفتی صاحب قدس مرہ نے دوران دری وضاحت سے فرمایا تھ جس کو ہیں نے جلی حرفوں میں لکھ رکھا ہے کہ میری کسی بھی ذاتی دائے برتمہارے لیے اس وقت تک عمل کرنا جا برتمین جب تک وارال فراء میری کسی بھی ذاتی دائے برتمہارے لیے اس وقت تک عمل کرنا جا برتمین جب تک وارال فراء کی اس بات کی تقید بی ن شرو دوران ول کے لئے اس بات کی تھید بی ن شرو دوران کے لئے اس بات کی تھید بی ن شرو دوران کی دوران کی دوران کے لئے اس بات کی تھید بی ن شرو دوران کی دوران کی دوران کی دوران کی دوران کی دوران کی تھید بی ن شرو دوران کی دوران کی دوران کی دوران در کرد ہے ہے اس بات نہایت دیو نت پر بینی ہے اور بعد والوں کے لئے اس بات کی تھید بی ن شرو کی دوران کی کا کھید بی دوران کی بی دوران کی دوران کی

غرض حضرت الاستاذ رجمته الله في اليك فعال ومتحرك مثالى زندگى گزارى حالات زماند من بالكن نهر گهرائ كرارى حالات زماند من بالكن نهيل هجرائ كثير العيال خفه كردست غيب كے منظر تهيں رہے علمى انجاك كے ساتھ انہوں نے اپنے كوكتا بول كى تجارت سے جوڑ ابغير دكان كے بى صرف گھر سے ہى ، پنا كاروب دركھا خود دارا صول پسند معاملات كے ص ف شفے ديو بند كے مروجہ نظام سے بہت كر نفتر بين دين كرتے خود دالى جاكر كتا بين چھيواتے القد تعالى نے اس بيل اتن بركت

وی که س رے صاحبز ادگان برسرروز گار، صاحب مکان ، صاحب میشیت بیل۔

معنرت ردجع کتب کے ذوق ہے بطریق اختصاص بہرہ در تھے ہزاروں کتابوں کاعظیم ذخیرہ نہایت سیقے اور قرینے ہے محفوظ کیا ،اگراس ہے استفادہ بیس صلائے عام کیا جائے توصد قد جاریہ بھی ہوجویان علم و تحقیق کے لئے نعمت کبری بھی۔

وحیدالعصرا متاذی حضرت موں ناوحیداز ماں صاحب کیرانویؒ کے سانحۃ ارتخال کے بعد ملک بیس بالعموم اور ، درعمی بیس بالخصوص اتنابڑ اخلامحسوس ٹییس کیا گیا۔

ام المدارس ما درعلمی دارانعلوم دیوبند تاریخ اسلام کے بے شارخدارسیدہ ہستیول صدیقین دصالحین اقطاب د بعدال کی دعائے نیم سشی مگر بید دابتہال کا مظہرین کر د جو دہیں آیا پھراسی معدن ہے ایسے شموس دا تی رشکے جن سے عالم کا عالم روشن ہوا۔

یقین واثل ہے کہ خدائے جی وقیوم نے جس طرح دارالعلوم پر نظر کرم فر مائی تھی ان کی لہم یسزل و لا یسو ال کریم ذات آئندہ بھی سنووہ صفات شخصیات سے اس عزیز ادارے کوٹوازے گی۔

المُ كُلُّ مَنَ عَلَيْهَا فانِ وَيَبْقى وَجُهُ زِيكَ ذُوْ الْحَلالِ و الإكرامِ ١٠



أسمان علم كانبرتابان غروب بهوكيا

مفتى محمد عفان صاحب منصور بورى

يتنخ الحديث وصدرالمدرسين جامعه عربية اسلاميه جامع مسجدامروبهه

مشقق استاد محترم، مادر علی وارا العلوم و بوبند کے مائیہ تاریخ احدیث وصد والدر سین ، استاذ الا ساتذہ حضرے مولا ناسعیدا حدصاحب پائن بوری اور القد مرقدہ و نیا نے فانی کوالودائ کہدکر اپنے مزائ کے مطابق شن بے نیازی کے ساتھ جوار جست اللی بیل بھی تھی تیں ، تاریخ تھی 25 رمضان امب رک کے مطابق شن بروز منگل ، بیا تفاق تبیل بلکہ نظام قدرت ہے کہ سعیدروں نے پرواز ہوئے کے الے ، فلک وہ جہاں نے اس ہ و مبادک "رمضان " کے آخری عشرے کے گتات کا انتخاب کیا بہا تھی جس شخری سائس لیزا الل این نے کے ابھی ورجہ کی سعاوت و فوش بھی اور علامت قبولیت ہے ، طبیعت تو بہت خری سائس لیزا الل این نے کے ابھی ورجہ کی سعاوت و فوش بھی اور علامت قبولیت ہے ، طبیعت تو بہت ہو کے کہ محول کے مطابق ورک ما در بے شار پر بہتے ہو ہوں کی دعا وال کی رک مت ہے چھر لیسے سے بہت کے کہ محول کے مطابق ورک و تدریس و عظر و بہت ہوں کی دعا وال کی رک مت ہے چھر ایسے سے بہت کے کہ محول کے مطابق ورک و تدریس و عظر و بہتے دوں کی دعا وال کی رک میں ہو تھی ہوا تھی جو بہتے والوں کی دعا ور کی محالیات کی طبیعت کی ناسازی کا علم ہوا تو بھی ہوا تھی مورز میں محترت اور فیصل سے سائی کا سلسلہ جو کے کہ مورز کی شوید علامت کے بعد تی ہوا کو کر میں سے لیکن میں والے کتے شاگر دوں میں مورز میں حضرت دواجہ دو تو کہ کا سلسلہ شروع کی ورب اسل و مبنی کی بھیر نے شروع کر میں الطافی کی حالت میں والے بھی ہوا تیں عبد کے خود تھی مصابق میں واصل بحق اور کی دوروس کی مقابلے میں واصل بحق کی اسلام مورز کی المحدود کی المحدود کی اسلام مورز کی المحدود کی اسلام مورز کی المحدود کی اسلام مورز کی المحدود کی المحدود کی اسلام مورز کی المحدود کی

حضرت الاستاذے انتقال پر مدل کودودن گرز کے ہیں کیکن طبیعت ایک مغموم اور بچھی ہوئی ہے کہ نہ بچھ کہا جاریا ہے نہ لکھا جاریا ہے ، یا دوں کا ایک سلسلہ ہے جو تھنے کا نام نہیں لینا، "پ کامخصوص لب واچیہ، خوبصورت ومنفر داور دلنشیں انداز بیان ، جاڈ ب نظر خط اور تحریر، ہر چیز کو بہت ایت م اورا بمیت کے ساتھ ذکر کریا، قرآنی آیات اورا حادیث نبوید کی عام فہم تشریح، ارد دوع بی قواعد ومحاورات کی بہترین وضاحت اور اس طرح کی بہت کی اسک خصوصیات ہیں جو ذبن ووماغ میں ایک نقش ہو چکی ہیں کہ مثائے نہیں مٹ سکتیں۔

بلاشبہ آپ ایک قابل فخر، صاحب طرز، کہند مثق، طلبہ کی نفسیات کو سجھنے والے ایک قابل میں مشرات جن کو حضرت کے سامنے والے ایک کائل استاذ ہے، خوش نصیب ہیں وہ تمام حضرات جن کو حضرت کے سامنے زائوئے کھند تریہ کرنے کا موقع میسر ہوا۔

آپ صرف استاذ نہیں بلکہ استاذ کرتے، آپ سے پڑھے والما پڑھانا سیکھ جاتا تھ، نہ جانے گئے، نہ جانے گئے شاگر دول نے آپ کے اسلوب کواخذ کر کے اپنی تدریس کے انداز شن کھار پیدا کیا ہوگا، کھر پورتوجہ کے ساتھ تمام طلب پر لگاہ رکھتے ہوئے اسی سبک رقی ری سے کلام فرماتے کہ لکھنے واللہ آسانی آپ کی تقریر کو تلم بند کر لیتا اور ہر ھالب علم گؤش ہر آواز ہوتا، امشد و نظائر کے ذریعہ مسئلہ کو سمجھاتے اور درمیان بل ایسے لط نف بھی سناتے یا ایسے جمعے ہوئے جس سے مجلس درس زعفران زار ہوجہ تی اور نی تازگی محسول ہوتی، مبتل میں شروع سے اخبر تک و کہا ہے کہ کوئی طالب علم غافل ہوجائے یا ہے شروع سے اخبر تک و کہا ہے کہ کوئی طالب علم غافل ہوجائے یا ہے تو جمی کا مظاھر و کرنے گئے۔

ہم نے بھی سنن تر ندی کے تقریباتی م دروں ہوں ستیعاب منبط کئے پھر تکرار کے موقع پر اور بعد بیس مقرر لیس کے وقت کا لی پر ایک نگاہ ڈالنے سے غیر معمولی فائدہ محسوں ہوا۔
تفہیم کے تو آپ ہوش ہ تنے ، ویچیدہ سے ویچیدہ مباحث کو النشیں بیرا رہ بیس اس طرح پڑی کرنا کہ غجی سام بھی مطمئن ہوجائے خدا کی طرف سے عطا کروہ آپ کا وہ التی رتھا جس کا ہر محض قائل اور محترف ہے۔

جمیں حضرت الاستاذ سے سنن تر ندی اورشرح مدی نی الآثار پڑھنے کا موقع ملاء میں ہے۔ الآثار پڑھنے کا موقع ملاء میں جو ملاء میں جو کا معان تا تھا، محلّہ بیرون کوئلہ میں جو دارالعموم سے فاصلے پر واقع ہے آپ کا مکان تا وہاں سے بیدل بڑی پابندی کے

ساتھ بروقت درس میں شریف لایو کرتے تھے اور شروع بی میں طلبہ کو یہ ہدایت فرمادی تھی کہ میرے آنے کے بعد کسی طالب علم کا در سگاہ میں تناجرم ہوگا، چنا نچ طلب اس کا مجر پور خیال مجھی کہ جھر جاتی ، اگر کہھی ، تفاق ہے آپ مجھی کرتے اور آپ کے آئے ہے کہدے در سگاہ کھی کھی تھر جاتی ، اگر کہھی ، تفاق ہے آپ شریف لائے اور طلبہ کی تعداد کم محسول ہوئی تو ناراضگی کا ظہار فرماتے ہوئے واپس تشریف کے بڑی کے جاتے اور خاص طور ہے ترجمان سے جواب طلب فرماتے ، پیمر حد طلب کے لئے بڑی تشویش اور فکر کا باعث بن جاتا تھا ، عصر کی نماز کے بعد طلبہ ڈرتے فرت آپ کے گرمجلس شری کا صافر ہوتے ، معانی طلب کرتے ، آئندہ یا بندی کے ماتھ وہ ضری کا عبد کرتے تو دوج رہنیہ ہوتے ، معانی طلب کرتے ، آئندہ یا بندی کے ماتھ وہ ضری کا عبد کرتے تو دوج رہنیہ ہوتے ، معانی طلب کرتے ، آئندہ یا بندی کے ماتھ وہ ضری کا کے اس کمل کا بیاثر ہوتا کہ کھر طلبہ وقت سے پہلے در سگاہ میں موجود دکھی کی دیتے ۔ آپ کے اس کمل کا بیاثر ہوتا کہ کھر طلبہ وقت سے پہلے در سگاہ میں موجود دکھی کی دیتے ۔

ہم دھافی ہوگئی، فریائے گئی کہ مرتبہ ایسانی واقعہ پیش آیا ہم ہوگ عصر کے بعد حاضر ضدمت ہوئے، معافی یا تگی، فریائے گئے کہ تم لوگ کیوں آئے، تمہاری وجہ سے بیس واپش تھوڑائی آیا تھا، جا وَ ان ہی طلبہ کو بھیجو جو درس گاہ بیس موجود نہیں تھے، احساس تو ان کو ہونا چاہیے، چنا نچہ پھر طلبہ کی ایک بری بی عت حاضر ہوئی حضرت اولاً ناراض ہوئے ، فریایا بیس اتی دور سے تیاری کر کے محنت کر کے میت پوچھر ان کہ وار تم ہوگ ما نہ بری کر کے محنت کر کے میت کر ایک باس کے فوائد ویر کات بتا کے اور پھر شفقت اسباق بیس پابندی سے حاضری کی تا کید فریائی ،اس کے فوائد ویر کات بتا ہے اور پھر شفقت فریائے وی کا سید تاری کا آغاز فریا ویا۔

ابتدائے سال ہیں مبادیات حدیث، علوم حدیث، مقام سنن تر ندی اورامام تر ندی کی مخصوص اصطلاحت پرسیر حاصل گفتگوفر ماتے جو کئی کئی روز تک مسلسل جاری رہتی۔
'' پ کے سبق میں عبارت خوائی کا مرحد بھی بڑا اہم ہوتا تھا، ہرطالب علم اس کی ہمت نہیں کریا تا تھا، آپ با قاعدہ گھر بلا کرعب رت خوائی کے خواہشمند طلبہ کا امتی ان لیتے اور پھر چند طلبہ کو سال بھر عبارت خوائی کے لئے متعین فرمادیتے ، اظمین ن کے ساتھ صاف صاف میں متوسط آ واز میں، صبح عبارت پڑھنے کی تاکید فرمادیتے ، آواز تھوڑی بھی تیز ہوتی تو

حضرت کونا گوارگز رتی ،ٹو کتے اور فر ہاتے ، نگ دور کرکے پڑھو۔اعراب کی غلطیاں اگر آئے گلتیں تو عبارت خون تبدیل فرمادیتے یا خود پڑھنا شروع فر ، دیتے اس لئے عبارت خواب طلبہ بھر پورتیاری کرکے ہی سامنے آئے تھے۔

جميل بھی الحمداللہ كتاب كے معتديد حصد كى عبارت يزينے كاموقع مداليك دفعد پڑھتے ہوئے بار بارگلا صاف کرنے کے سے کھنکھارنے کی ٹوبٹ کی تو بچھے مخاطب کرکے فرمانے گئے سنواسب طلبہ متوجہ ہو گئے توارثا وفر ما یا کل ہے چھیے لے کرآیا کرواور جہال آواز تھنے، گلے میں چد لیا کرو،سب مننے گئے،حضرت بھی متبسم ہوئے اور فرمایا جلوآ کے پڑھو۔ مغرب کے بعد شریف لاتے تو ہاضا بط میں کا آغاز کرنے سے پہلے حفظ احادیث کی غرض ہے ایک مختصر صدیث کھواتے اور شن مرحیداس کواجتماعی طور پر کہلواتے۔ شروع سال ہے اخیر تک آپ کا انداز تدریس بلکل یکسال مبتااواخرسال میں بھی ای بسط و تفصیل کے ساتھ اظمینان ہے پڑھاتے رہتے جس انداز ہے شروع میں پڑھاتے،سب کے اسباق بند ہوج نے اور آپ کے اسباق کا سلسد امتحان کے قریب تک جاری رہتا، کتاب کی پھیل کے موقع پر آپ کی الوداعی نفیحت بھی بہت اہم ہوتی تھی جس کا طلبہ کواثنتیاتی رہتا تھا اور جب آپ وعا کے لئے ہاتھھ اٹھ تے تھے تو طلبہ کی روتے روتے بیسوچ کر پھیکیاں بند ج تی تھیں کہ اب حضرت کیجنس درس میں حاضری کا سلسلہ منقطع ہوجائے گا۔

ظلبہ کے درمیان مقبول ترین اساتذہ بیں آپ کا شارتھا، آپ کے شخص رعب علی مقام اور وجا ہت کی وجب علی مقام اور وجا ہت کی وجہ سے طلب اگر چہ آپ سے بے تکلف نہ گفتگونیں کر پاتے تھے لیکن ول سے مجت اور قدر بہت کرتے تھے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ حضرت الدستاذ نے بیٹھی تفوق ، رفعت مقام ، اور

اوگوں کے دلول پر دھاک کسی بیسا تھی کے ذریجہ حاصل نہیں کی ، بلکداس کے چیجے صرف اور مصح اللہ کا نفضل وکرم اور حضرت کی مقصد کے تیش جفائشی ، وقت کا سیح استعال اور بے بناہ محنت و جدو جہد ہے ، جانے والے جانے ہیں کہ دور طالب عمی سے لیکر زمانہ تدریس تک کسے تھن اور صبر آزما حالات کا آپ نے خند و پیٹانی اور جذبہ شکر کے ساتھ مقابعہ کیا لیکن کسے تھن اور حبز بہشکر کے ساتھ مقابعہ کیا لیکن اور جذبہ شکر کے ساتھ مقابعہ کیا لیکن اور جذبہ شکر کے ساتھ مقابعہ کیا لیکن قربانی کا متبی سرگرمیوں پر آئی گئے نہ آنے دی بیر ہے باندا در علمی دنیو ہیں آپ کا سکہ اس جہد سلسل اور قربانی کا متبی ہے۔

حضرت الاستاذ ہے پڑھنے کا موقع تو جمیں دورہ عدیث میں ملائیکن شعور کی آئیسیں کھولنے کے بعد ہی ہے جم نے حضرت الاستاذ کا نام من کیونکہ محلّہ ہیرون کوئلہ میں جہ ں آپ کی رہائش تھی ای کے پڑوی میں حضرت والدمحتر م دامت برکاتیم کے ساتھ ہم لوگوں کی بھی سکونت تھی ، پچھ بڑے ہوئے ایعدعصر آپ کی مجلس میں صاضری کا بھی موقع سنے لوگوں کی بھی سکونت تھی ، پچھ بڑے ہوئے ای جگائی۔ لگا، پھر تو قرب انتخلق اورعقیدت بڑھتی ہی چگائی۔

کہ بیں ورسمی اختفال آپ کا اور حدنا بچھونا تھا، مزاج بیں یکسوئی اور زندگی بیں انتہائی سادگی تھی اور ندگی بیل انتہائی سادگی تھی ہے اور سمی اختفال کی وجہ سے آپ کے راہ ورسم نہیں سے اور سمی اختفال کی وجہ سے آپ کے پاس اس کا موقع بھی نہیں تھا، جب بھی خدمت میں حاضری ہوئی پچھ پڑھتے ہوئے ، پڑھ تے ہوئے بالفیحت کرتے ہوئے طلع ، عمر کے بعد عموی مجلس ہوئی اس میں طلب آپ کے سر پرتیل رکھتے ، کچھ پوچھتے تو آپ آسلی ہے جواب مرحمت فرماتے ، دیر تک خاموش رئی تو فوفر ہ تے بچھ سوال کروخ موثل کیوں شیٹھے ہو، یہاں مرحمت فرماتے ، دیر تک خاموش رئی تو فوفر ہ تے بچھ سوال کروخ موثل کیوں شیٹھے ہو، یہاں آ یا کروٹو سوال موج کے آیا کرو۔

فرق باطلہ کا تق قب،مسلک تق کی ترجمانی،منگرات پر بر ملائکیرا ہے موقف پر غلوص نیت کے ساتھ جماؤیہ چیزیں آپ کے مزاج کا حصرتھیں۔

د بوبند جانا ہوتا تو حضرت الستاذ ہے ملاقات کے لئے حاضری ہوتی ، بوی محبت وشفقت کا معاملہ قرماتے ، اسباق کی تفصیلات معلوم کرتے ، دعا کیں دیتے ، مدرسہ کے احوال دریافت فر ، تے ،کوئی ٹی کتاب جھپ کرآتی تو عنایت فرماتے مزید دو نسخے دیتے ،ورفرماتے کہ بیم منتی سلمان کو دینا وہ اس پر ندائے شاہی میں تیمرہ لکھ دیں گے، ندائے شاہی کا بھی پابندی سے مطالعہ فر ماتے رسارا کثر آپ کی تیائی پر دکھائی دینا، بار ہافر مایا کہ تمھارامضمون پڑھا، چھاتھ لکھتے رہوا کی مرتبہ فرمایا کہ تمہارا اور مفتی سلمان کا مضمون ضرور پڑھتا ہوں۔

مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع معجد امروبہ ہے آپ کا تعلق بہت گہرا اور پرانا تھا آپ مدرسد کی جلس شور کی ہے ممبر بھی تھے اور پچھلے چندسا بول تک مسلسل ختم بخاری کے لئے تشریف بھی وتے ، مدرسہ کے سابق مہتم حضرت مولانا محمد قاسم صاحب عدید الرحمہ ہے آپ کی دیریندر فاقت تھی ،جس کو آپ نے اخیر تک بخولی نبھایا۔

چند ، و بیشتر آپ کے صاحبر اور گرامی کا ، نقال ہوا تو مدرسہ کے ذہران کے ہمراہ آپ کی خدمت میں ما طری ہوئی ، جاتے ہی ہو چھا کیوں آئے ہو؟ ہم نے مرحوم صاحبر اورے کا تذکرہ شروع ہی کیا تفاقو فر مانے لگے "جو گیادہ سینا اور جور ہاوہ ابنا" اللہ کو جو منظور تھاوہ ہوگیا ، ہیں جانے وا بول کے لئے دعا کرتے رہو، پھر تعزیت کے مروج طریقہ کے عدم جو جو سی کی کہ حضرت کی سان ہے آپ عدم جوت ہے گرض کی کہ حضرت کی سان ہے آپ کی تشریف آوری مدرسہ کے سالانہ جسہ میں نہیں ہوگی ہے اس سال تشریف نے آئی مسلماتے ہوئے فرمانے لئے "اب اس نے موضوع بدل لیا حال تکریا تھا بہتر بت ای مسلماتے ہوئے فرمانے کئے "اب اس نے موضوع بدل لیا حال تکریا تھا بہتر بتا ہوئی تو

کمزوری اورطبیعت کی ناسازگی کی وجہ ہے معذرت فر مالی۔

حضرت الاستاذ کی شخصیت پر تکھنے کے بہت ہے پہلو ہیں جن پر تکھنے والے انشاء اللہ خوب اور بہت خوب آکھیں گے بیتو پروفت ہے تر تیب پکھتا تر اتی سطورا یک اونی شرکرد کی طرف ہے حضرت الاستاذ کے لئے خراج عقیدت کے طور پر قلمبند کردگی ہیں۔

اس موقعہ پر ہم استاذ مکرم کے اہل خانہ بالخصوص آپ کے برادر گرامی است ؤ نا حضرت مول نامفتی محمد المین صحب پالن پوری مدظلہ اور آپ کے جملہ صاحبز ادگان واولاو واحقاد کی خدمت میں تعزیت مستونہ پیش کرتے ہیں اور دعا کو ہیں کہ اللہ یاک ہمارے حضرت کی مغفرت تامہ فرما کیں ، جنت اغردوس میں اعلی مقام نصیب فرما تمیں ، آپ کی زریں وسئم کی وار العقوم زریں وسئم کی اید کی حالے کی دراب کی دراب کی دراب کی مقام نصیب فرما تمیں ، آپ کی زریں وسئم کی اید کی حالے کی دراب کی مقام نصیب فرما تمیں ور بیاند کو آپ کالغم البدل عط فرما تمیں۔



مسلک دیو بند کے سب سے مضبوط ترجمان اور کسوٹی منصے حضرت پالن بوری رحمہ اللہ

مفتى خليل الرحمٰن قاسمي برني

حضرت الاست ذرحمه الله کے انقال کوئی دن گذر پے جی لیکن طبیعت الی بچھی جوئی ہے کہ دنہ پچھ کہ ہوہ ہوہ ہے دنگھا جارہا ہے۔ یا دول کا ایک طویل سلسد ہے جو تھے کا نام خیس لے رہا ہے۔ حضرت الاستاذ کا سرایا ، ان کا مخصوص لب ولہد ، خوبصورت ور نشیس انداز بیال ، جاذب نظر خط ، ورتح ریر ، ار دو عربی تو اعد وامثال کی بہترین انداز جی دضاحت ، مشکر پر کیر ، بی گوئی دے باکی ، فرق باطلہ کا تعاقب ، مسلک دیو بند کی ایک ترجمانی کہ لا بخ فون لومة رائم کے کال مصداق اپنے موقف پر ضلوص نیت کے ساتھ جماؤا وراس طرح کی بہت ک ایک خصوصیات جی جو ذبین و د ماغ جی نقش ہو بھی جیں اور ان کو ضبط تحربے جی لانے کی مفرورت ہے۔ اس تحربے میں حضرت رحمداللہ منظر و انسی ضرورت ہے۔ اس تحربے میں حضرت رحمداللہ منظر و انسی کے ساتھ و نوسوصیت پر روشی خروست ہو بھی مسلک و یو بند کی صحح ترجمانی اور اس کی تصوصیت جی کوشش والی صفت و خصوصیت پر روشی ڈالنے کی مسلک و یو بند کی صحح ترجمانی اور اس کی تصوصیت بر روشی ڈالنے کی مسلک و یو بند کی صحح ترجمانی اور اس کی تصوصیت کی گئی ہے۔

حضرت اقدس مفتی سعیدا حمد بالن پوری رحمدالله جماعت دیو بند کے ترجی اور مسلک دیو بند کر مین آپ برسال دوران سبق کی دفعہ یہ بات فر دیا کرتے ہے کہ دیو بندی کسوائی بعض اصلاح کی ضرورت ہے، آہت آہت بہت ساری بدعات درسومات اور بیندیت بین تطهیر بمعنی اصلاح کی ضرورت ہے، آہت آہت بہت ساتھ دیو بندی حلقوں بیس ای در آئی ہیں، حضرت رحمہ الله بڑی شدت کے ساتھ دیو بندی حلقوں بیس بائی جانے والی بدعات کا درفر مای کرتے تھے اوراس سلسلے بین کسی سے مرعوب بونا یا کسی کی مارت کی پرواہ کرنا آپ کے بہاں بالکل نہیں تھا، یہی وجہ ہے کہ وارابعلوم دیو بندسے دابست

پڑی بڑی شخصیات کے بہال بھی جب کوئی نامناسب بات نظر آئی تو سپ نے بر مدانکیر فر ، فی ، اوردوک ٹوک کرنے میں ذرہ برابر بھی تو قف نیس فرمایا۔ اس سلسے کی چند مثالیس درج ذیل بیس

(۱) قدوة السالكين شيخ الاسلام حضرت مولا ناسيد سين احديد في رحمه الله ك ایک تفرد کی وجہ ہے آپ کی اول داور تجعین کے بہاں آج تک رمضان السارک میں یا جماعت تبجد کا رواج ہے، بنگلہ دیش اورآ سرام کے اکثر عداقول میں چونکہ حضرت شیخ الاسلام کے فیض یا فتگان کی بڑی تعدا در ہی ہے ،اس لئے وہاں بیرواج بہت کثر ت اور شدت کے ساتھو د کھنے کو مل و بوبند میں آپ کے خانوا دہ میں بھی بیمل بڑی یا بندی اور مواظبت کے ساتھ جاری ہے۔ بڑے بڑے حضرات اس مبارک خاندان کی رعایت میں خاموش رہے ليكن حضرت بإلن بورى رحمه التدفي بار بإبرسره م تخت كيرفره في اوراس بدعت قرار ديا-(۴) د بوبندی طقول ہیں کسی بزرگ کے انقال کے بعد تعزیق جلسول کے عنوان سے بروگراموں کا ایک ایساسلسلہ شروع ہوگیا ہے جس کے تکلفات و کھے کر اس کے بدعت ہونے میں شربہیں رہ جاتا، چونکہ بڑے بڑے حضرات ان تعزیتی نشستول میں رونق ، قروز ہوتے ہیں اس لیے بہت ہے مفتیوں کے لیے جاہتے ہوئے بھی ان پر تکیر کرنا آسان تنہیں تف حضرت الاستاذ رحمہ اللہ نے اس رسم برکھل کر تنقید کی اور صرف تنقید ہی نہیں مستقل رسا رتصنیف فرما کران پروگرامول کی خرابیول کوخوب واضح کردیا، جس وقت حصرت نے تعزیتی جسوں کے خلاف فتوی ویا اس وقت و رالعلوم دیو بند کی بوی بوی شخصیات ایک ووسری بہت بڑی شخصیت کے تعزیتی اجلاس میں شریکے تھیں۔اس فتوے کی وجہ ہے بعض اوگوں کی جانب ہے آپ کے خلاف طوفان بدتمیزی بھی پر پر کیا گیالیکن آپ پوری جرأت و استقامت كماتها يخموقف يرؤف رب

(ماحود ارویو بندیت کی کسوٹی مولانا عبدالاحدقاکی) (۳) فتم بخاری کے دفت وابو بندی ہدارت میں پورے اہتی م و تدا کی کے ساتھ (ام) چھتہ مجر میں واقع جس انار کے درخت کے نیجے دارالعلوم و یوبندگی شروعت ہوئی وہ درخت کا فی عرص تک رہا ، دارالعلوم کے اسا تذہ وطلباء اس درخت کا بے صداحتر ام کرتے ہے اور پھر عوام بھی اس کی ذیارت کے لئے آنے گئے ، قریب تھ کہ اس درخت کا بیت ہے تعالی ہے عوام وخواص بیس بہت ہے تو ہمات جنم لے لیں ، حضرت الاست ذرحمہ ورخت کے تعالی ہے عوام وخواص بیس بہت ہے تو ہمات جنم لے لیں ، حضرت الاست ذرحمہ الله نے اس خطرے کو بروقت بھانپ لیا اور ذمہ داران دارالعلوم کے سامنے بیعت رضوان درخت کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ذریعے کائے جانے کی نظیر چیش فرما کر اس درخت کو بھی کئویں کو وار العلوم کے احاظ مولسری بیس واقع درخت کو بین کو بڑی ، ہمیت دی جائے گئی تھی ، طلبہ کے ساتھ بہت ہے اسا تذہ بھی اس پائی کو بڑی ، ہمیت دی جائے گئی تھی ، طلبہ کے ساتھ بہت ہے اسا تذہ بھی اس پائی کو بڑی ، ہمیت دوارالعلوم کی زیادت کے لئے آئے والے تمام مہمان اس کئویں کا پائی خی مضرور نوش کرتے ، بعض لوگوں نے اسے زمزم کا نام دینا بھی شروع کردیو تھ، بیات واراس کا حضرت الاستاذ رحمہ اللہ نے اس مسئلے پر اتناج رحاندر ٹے اختیا رقر مایا کہ پھر ہے کواں اوراس کا حضرت الاستاذ رحمہ اللہ نے اس مسئلے پر اتناج رحاندر ٹے اختیا رقر مایا کہ پھر ہے کواں اوراس کا یہ نے آئی نے آئی نے آئی ہوئی اگر دیو گئی ، بیات کواں اوراس کا یہ نے آئی نے آئی نے آئی نے آئی ہوئی کردہ گیا۔

(، خود اردیو بندیت کی کمونی حضرت پاس پوری ، مواد تا عبدالا صفاعی) قبرستان میں بزرگوں کی قبروں پر کتبے لگائے کے آپ تخت خلاف تھے ، ور مزار قاکی میں لگائے ہوئے کتبول پر سخت تکیر فرما یا کرتے تھے ، میکی وجہ ہے کہ آپ کی رحمدا ملڈ کی

قبر مبارک با وجود یکہ ایک تو ستان میں ہے لیکن آپ کے خت موقف کی وجہ ہے کوئی

کتبر نہیں رگایا گیا۔ کمی و و روراز جگہ انقال کے بحد ہزرگوں کی نعش کو پورے اجتمام کے ساتھ
وطن اصلی کی جانب منتقلی کے بھی آپ خت خلاف تصاورا سے میت کی ہے ترمتی ہے تعیم فرمایا
کرتے تھے 'اپنے بارے میں بھی حضرت نے یہی وصیت فرمار کھی تھی کہ مرنے کے بعد میر ک

سے ترمتی مت کرنا اور جہاں انتقاں ہو وہیں وفن کردینا 'چنائیج آپ کی وصیت کے مطابق ہی

"پ کو مینی میں وفنایا گیا۔ ہزرگول کو توامی قبرستان میں وفن کرنے کے بجائے کمی خاص جگہ
ان کے مدرے یا خانقاہ وغیرہ میں تدفین کے بھی آپ خت خلاف سے 'چنائیج آپ کے مزاح وخواہش کے مطابق آپ رحمہ القد گو مینی کے بیک عام قبرستان میں دفنایا گیا۔ رائیور اور تھنجھانہ
وخواہش کے مطابق آپ رحمہ القد گو مینی کے بیک عام قبرستان میں دفنایا گیا۔ رائیور اور تھنجھانہ
وغیرہ میں ہزرگول کی قبروں کے پاس دریاں بچھ کی جاتی ہیں اور ہرکس دفنایا گیا۔ رائیور اور تھنجھانہ
سے دہاں سنکھیں بند کر کے بیش رہتا ہے ، اس طرح کے مراقیوں پر آپ سخت تکیر فرمایا کرتے تھے۔
سے دہاں سنکھیں بند کرکے بیش رہتا ہے ، اس طرح کے مراقیوں پر آپ سخت تکیر فرمایا کرتے تھے۔
سے دہاں سنکھیں بند کرکے بیش رہتا ہے ، اس طرح کے مراقیوں پر آپ سخت تکیر فرمایا کرتے تھے۔
سے دہاں سنکھیں بند کرے بیش رہتا ہے ، اس طرح کے مراقیوں پر آپ سخت تھار مراقیوں کے بیش دربتا ہے ، اس طرح کے مراقیوں پر آپ سخت تکیر فرمایا کرتے تھے۔

الغرض احضرت الاستاذ رحمه القد جماعت ديو بندك أين معاصر علاء بيل سبب معاصر علاء بيل سبب معضوط ترجمان اورتصلب في المسلك بيل ابني مثال آپ سيجه اگريه بهائ كه آپ مسلك ديوبند مسلك ديوبند مسلك ديوبند عين مين حين المسلك ديوبند مين تطبير كه لئه جميشه بيجين رجع شف سيق كه دوران آپ كي زباني بارباسنا كه "اب ديوبند ديوبند يات اور بر بلويت ميل بالشن بهر كا فاصله بيجا به اوريه بات آپ حضرت مولا نامنظور نعى في كه حوالے مي فرماي كرتے تيجه" آخر ميل آپ" ديوبنديت كيا ہے؟" مولانا منظور نعى في كه وفائد كي فرحمه الله كرانية والى مفصل تصنيف بھي قم فرمانية والى متي كيكن زندگي في وفائد كي فرحمه الله



ينيخ الحديث وصدر مدرس وارالعلوم ويوبندعام بيكانة حضرت مولا نامقتى سعيداحمد بإلن يورى

مجهة أثرات، يجه حالات

ا موغروگ اگر مکوں ملکوں، طنے کے تبین اسکیاب میں ہم جو باد نہ سے بھول کے پھر،اے ہم نفوا وہ خواب میں ہم

بة لم: مولا ما تورعا لم ليل المنى چيف الديز الدائ" وسناذ دب مربي و رانعوم ويو بند

چہار شنبہ وینج شنبہ (برھ - جھرات): ۲۲-۲۳ رجب ۱۳۳۱ھ مطابق ۱۱-۱۹ مربی چہار شنبہ وینج شنبہ (برھ - جھرات): ۲۲-۲۳ رجب ۱۳۳۱ء کی شب میں عشا کی نماز کے بعد شفتی صحب نے بخاری شریف کا آخری دور دیا۔ جب درس گاہ بعنی دارالحدیث دارالعلوم کے کتب ف نے کی تی تھ دت کے ذیریں ہال میں حاضری موئی ، توحب معمول اُنھول نے جمد وصلا ق کے بعد اسپق کا خلاصہ ذکر کیا اس کے بعد متعینہ طالب عم نے بخاری شریف کی متعلقہ حدیثیں پڑھیں ۔ آپ نے حدیثوں کے مطلوب و مفہوم پر حسب توفیق گفتگو کی۔ پھرط لب علم نے آگے کی عیارت پڑھی اور آپ نے حسب فشا گفتگو کی ۔ اُس کے بعد آپ نے کی حدیثوں کی خواندگی کی ایکن اس کے بعد آپ نے کی ۔ اُس کے بعد آپ نے کی حدیثوں کی خواندگی کی ایکن اس کے بعد آپ نے جو کہ کے کہنا جا ہا اُس پر قاور نہ ہو سکے ، ذبان ود ماغ نے ساتھ شیس دیا۔

خاصی دیرتک بیرہ وا کہ بخاری شریف کے سفحات آپ کے سامنے کھے رہے ، لیکن اُن کے اپنے ارادے اور کوشش کے باوجوداُن کی زبان بندی ختم ند ہو کی ، دیر تک خاصوش مصلیکی کی حالت میں جب اُن کا دل بہت متا اُڑ اور پرغم ہوگیا، تو یہ کیفیت پیشم ترے چہرے پر شکیتے ہوئے آ شوؤں ہے عیاں ہونے پر ۱۵ سوطلب ٔ دورۂ حدیث کی جماعت، جوشریک در کشی بھوٹ بھوٹ کررونے گئی۔

دارانعلوم دیوبند کے اُستاذ مولانا ڈاکٹر اشتیاق احمدقائی در بھنگوی نے (جوشقتی صاحب کے مجبوب اور ہمدونت حاضر باش و کھ درو میں شریک رہنے والے شاگر درشید ہیں) جوشقی صاحب کی رندگی کے اس آخری درس میں موجود تھے اسفتی صاحب کے رندگی کے اس آخری درس میں موجود تھے اسفتی صاحب سے گزارش کی کہ آپ دعا کے لیے ہاتھ اُٹھالیں ؛ تا کہ طلبہ خاموش طور پر آپ کے ساتھ دعا کرلیں ، لیکن مفتی صاحب نے دھیمی آواز میں ہیآ خری جملہ ارشاد فرمایا 'اب جواللہ جا کے وہی ہوگا''۔

کوی درس گاہ پیس اُن کے آخری درس کا بیآ خری جملہ تھ، جواب طلبہ کی ذبان پرعرصة
دراز تک جاری رہے گا اور وہ بہ طور بدیئے تمییزایک دوسرے کو چیش کرتے اور عم کشی کا ذریعہ
سجھتے رہیں گے۔ پھرا نہتا کی شکستہ دلی کی حالت میں کتاب بند کر کے باؤرا کھڑے ہوگئے اور
مسند درس سے از کر، بال کے بہر کھڑی کا رہی چیزہ اپنے گھر آگئے۔ مولا نا اشتیاق نے کار
میں جیڑھتے بی اُن سے عرض کیا کہ حضرت ابھی وارالعلوم بیل تعلیمی سال کے فتم پر ہونے وال
سان تقطیل کلال نہیں ہوئی ہے، آپ کل معبی تشریف لے جارہے ہیں، ان شاء اللہ چند بی
روز جی شفایاب ہوکر جب تشریف لے آئیں گے، تو اس آخری درس کا باقی ماندہ کمل
فرمادیں گے اور طلبہ کو جو آخری تھیجت کر نی ہوگی وہ کھی ان شاء اللہ کر دیں گے۔ میان کران
کے چیرے پراطمینان وانجساط کی کئیرین اکھر سمی کے جیرے پراطمینان وانجساط کی کئیرین اکھر سمی کھر۔

گھر (جوا مدرون کوئلہ میں واقع ہے) پیٹی کرایت و بوان خانے میں کری پر جیستے ہی خم زوہ واُ داس کیج میں فرمایا کدلگتا ہے کہ میں آیندہ سال بخاری شریف کا درس نہیں دے سکول کا۔ مولا نا اشتیال نے اُنھیں تنلی دی اور عرض کیا کہ معفرت: آپ خاطر جمع رکیس، آپ ان شاء اللہ آ بندہ سال بھی اپنی تعلیمی وعمی ذینے داریوں ہے عہدہ برآ ہوتے رہیں گے ،گزشتہ ساں
کھی آپ کو زبان بندی کا عارضہ لائق ہوا تھا الیکن دوا وعدی سے آپ بھراللہ بہ مجلت صحت
یاب ہوکرا ہے تدری و تحریری مشاخل اور دیگر واجبات زندگی بیس سرگرم عمل ہوگئے تھے متا آس کہ
دوبارہ بیصورت حال ویش آئی ہے ، ان ش واللہ آپ اس مرتبہ بھی جد ہی شفایاب ہوں گے ۔ مفتی
صاحب ہمت وحوصلے کے وی تھے ، تسلّی وہندہ کی ان با توں کو من کر، بڑی حد تک مطمئن

آیدہ کل، یعنی جعرات ، ۲۳۳ رہ جب ۱۳۳۱ ہے = ۱۹ رماری ۲۰۲۰ و کوعلاج کے لیے ممبئی تشریف ہے گئے ، جہال اُن کی صاحب زادی ، داماد ، اُن کے ، بلی خانداور دیگر اعزا واقر با کی بود و باش ہے۔ دوسرے روز ، لین جمعہ ۲۲ رہ جب = ۲۰ رماری کو اُن توگوں کے مشورے ہے ، ممبئی کے ''موشن' براوری کے مہین " ملت'' میں علاج کے لیے داخل ہوئے۔ وہال تشخیص ہوئی کہ کوسٹرول بہت برصا ہوا ہے اور موجودہ مراری پریشانیں ایک کی وجہ سے جی وہال کیر پور توجہ کے ساتھ علاج ہوا اور موجودہ مراری پریشانیں ایک کی وجہ سے جی دہال کیر پور توجہ کے ساتھ علاج ہوا اور موجودہ مراری پریشانیں ایک کی وجہ سے جی دہال کیر پور توجہ کے ساتھ علاج ہوا اور موجودہ مراری پریشانیں ایک کی وجہ سے جی دہال کیر پور توجہ کی وجہ سے جی دہال کیر پور توجہ کی مقابل کیر پور توجہ کی مقابل کے دہال کیر پور توجہ کی تیا م گا ہوا گیں آگئے۔

۱۲۸ رجب ۱۲۳۰ مارچ کو جندوستان کے وزیراعظم نے ''کوروناوائزل' کے پھیلاؤیر قابو پانے کے لیے پہلے قدم کے طور پر''جنآلاک ڈاؤن' کا اعلان کیا، چنال چہاک دن باشندگان ملک نے اس فرمان کی تعمل تھیل کی۔ اُسی روز ، لینی ۲۸-۲۹ روجب ۱۲۳–۲۵۰ مارچ کی رات میں وزیر عظم نے ملک گیر کھمل لاک ڈاؤن کا اعلان کردیا اور اا بجے رات ہے اُس کا نفاذ عمل میں آ گیا، لہذا بورے ملک میں جو جہاں تھا و ہیں پھنس گیا، کیول کہ آ مدورفت کے سارے ذرائع بالکلیہ موقوف کردیے گئے۔

مفتی صاحب کومجبورا تمینی ہی میں مقیم رہنا پڑا۔ آنھوں نے وہاں کے تیام کوطبی ہدایات کے تحت آرام اورمحض وقت گزاری کی نذر تیس ہونے ویا میل کہ پردلیں میں مُنیٹر وسائل ہے کام کے رسمی مٹ غل کو بھی حتی الامکان جاری رکھ اکیوں کہ بیان کی روح کی غذااور بیار ہوں کی دوا تھے۔ نیز رمضان مبارک کے آغاز ہے ہی ، اُٹھوں نے تماز تر اوس کے بعد ، آن لائن مواعظ کا سلسلہ بھی شروع کیا ، جس سے ضل خداکو بہت فائدہ ہوا۔

دوشنبہ کاررمضان = اارمنی کو اُنھیں بخار محسوں ہوا، جس سے خاصی کم زوری پیدا ہوگئی۔ جعرات ۱۸رمضان = ۱۱رمنی کو اُنھیں ممبئی کے 'طرق'' کے 'نیونجیونی'' سپتمال میں داخل کر دیا گیا، وہال تشخیص ہوئی کہ پھیپھڑ ہے جس پی فر کر گیا ہے، جس کی وجہ سے سائس بینے جس پر دیا گیا، وہال تشخیص ہوئی کہ پھیپھڑ ہے جس پی فر کر گیا ہے، جس کی وجہ سے سائس بینے جس پر دین ٹی ہورہ ہے، چنال چہخت گرانی کے بونٹ'' آئی می او' میں اُنھیں منظل کردیا گیا۔ دو تین روز بعد اف قے کی کیفیت محسوس ہوئی لیکن پھر بیہوشی کا عالم طاری ہوگیا اور ہائے خرسہ شنبہ ۱۵ مرمضان = ۱۹ مرمئی کی مین کونقر بیا 30 مراز ھے چھ ہے اُنھوں نے آخری سائس لی اور رہنت میں بین کی گئے۔ اُنا للّٰہ واٹنا الْبُاہِ رَاجِعُون

۱۵۵ مرد مضان ہی کواُن کی بہلی ٹی زجنارہ فدکورالصدر بہبتال کے قریب ایک مسجد کے باہر اوا گی گئی جس کی امامت اُن کے صاحب زادے مویا ناو حیدا حدث کی ۔ دوسری ٹماز ، جو تہ فین سے آل قیرستان میں ادا کی گئی ، کی امامت اُن کے ایک دوسرے صاحب زادے حافظ آل کی عبد اللہ نے کی۔ شام کے سواج ہے ہے اس گنجینہ علم وضل کو مین کے ''جو گیشوری'' کے ''اوشیورہ'' قبرستان میں سپر دف ک کردیا گیا۔ لاک ڈاؤن کے باوجود معتد بہ تعداد نے نماز جنازہ اور تہرستان میں شرکت کی ۔ القدائن کی قبر کونورے جردے اور شہدا دصافحین وصدیقین کے ساتھ جنت الفرووس میں اعلی مقام سے نوازے اور تمام کیس ماندگان و مین و تلااندہ دمتھ رفین کو صبر جسل واجریز میل سے بہرہ یا ہے کہ رفیان کے ساتھ

ذرائع ابلاغ کی برق رقاری کی وجہ ہے مفتی صاحب کی وفات کی خیر نہ صرف ہندوستان ویرصغیر میں ؛ بل کہ پوری ونیا میں جنگل کی آگ کی طرح بھیل گئی۔ دارالعلوم اور قائی برادری کے طلقے کو خصوصاً اور دین وعلی صلفے کو عمورا اس حادیثہ جال گسل ہے جو تران
و طال ہوا، اُس کو کی لفظی تجییر کے ذریعے بیان نہیں کیا جاسکا۔ دارالعموم کو اُن کی و فات ہے جو
خسارہ لائت ہوا ہے، اُس کی تلائی کی برف ہر کوئی صورت دور دور تک تظرفیس آئی، البتہ خدا ہے
قادرہ باب کی رحمت ہے ہمیں تا امید نہیں ہونا چاہے۔ دارالعموم میں شیخ الحدیث معفرت موں نا
سید فخر المدین احمد نوراللہ مرقدہ (عام ۱۹۸۱ء ۔ ۱۹۸۳ء ہے ۱۹۹۳ء) کے بعد ہے ہی شیخ
الحدیث کا منصب اُن جیسے عالی مقام محدث کے لیے ترست رہا ہے، یو نہیں کہا جاسکنا کہ مفتی
سعید احمد پائن بوری نے اپنے کئی چیش رودل کے بعد اپنے عبد میں اس خلاکور کردیا تھ، لیکن
یہ بہنا سیح ہوگا کہ اُن کی وجہ ہے اُن کے فیض یافتگان کو خاصی علی وقلری تسلی محسوس ہوتی تھی
جس کی بنا پر اُن کے ذہوں میں حضرت موان نا سید فخر اللہ بن احمد قدس سر یہ ابعزیز جیسے عظیم
اشان مشاریخ حدیث کی دھندگی تصوری کر دیگی تھی۔

مفتی صاحب کی عمی شخصیت تغییر ذات وصفات بیل جهد مسلس کے طفیل خاصی بھاری کیر کم اور باوقار و بااعتبار بن گئی تھی۔ وہ وارالعلوم کے موجودہ ماحول میں علم وفضل کی تراز د کا بہترین پاسٹک تھے، جس کی خیر معمول اہمتیت ہوا کرتی ہے؛ کیوں کہ وہ تراز ہے توازن کا ضامن ہوتا ہے۔

محت، قدروانی اوقات، انہا کے مل، فرہانت وقوت و فظ، سرعب فہم ، کمال کی استثنائی صداحیت، مسائل کی تہوں تک زودری اور تقریر و تحریر میں ترتیب وانضاط اور تفصیل و تہیل کا اہتمام جیسی صفات، اُن کو بہت ہے معاصر علاء و مدرسین ہے ممثاز کرتی تفیس۔ تا جیری انفرادیت، زیروست تربیلی قوت اور تفریبی لیافت اُن کی شناحت تھی۔ وسعت مطالد (جس کو جیم ونا آشناے کان تدریک و تحریری سرگرمیوں نے چھتگی واستحق ری اور مزید و سعت پذیری عطاکی تحریک کی وجہ سے وظلی مسائل کے حوالے سے تاز ودم وتاز وکا راستے تھے۔

خود اعتبادی و خدا اعتبادی ، جرأت و ب باکی ، صبر واستنقامت ، بیدار مغزی اور بهت و حصلے کی فراوانی ، معرکهٔ حیات میں اُن کی شمشیر بی تھیں۔ کتاب وسنت کے گہرے مطابعے ہے کشیدہ ، اپنی علمی و دبنی واعتقادی آ را پر ثبات واصرارا وروزائل و برا بین کی روشی میں اللی علم ہے اختلاف کا اظہارا وربدوقب ضرورت اُن کے علمی استنتا جات کی تر دیدوقیج میں وہ بھی جج کے محسول نہیں کرتے تھے۔ دبنی واعتقادی مسائل میں شخصی روایات کی تقلید پر ، کتاب وسنت کی اصلی تصریحات اورواضح بدایات کی تقلید پر ، کتاب وسنت کی اصلی تصریحات اورواضح بدایات کی علمی ترجیح و تلدید ، ورسمی توثیق میں بمیشر پیش رہتے تھے۔ اپنی علمی بدند قامتی کی وجہ ہے نہ صرف وارا تعلوم کے باحول میں ، بنی کہ سارے اپنی علمی بدند قامتی کی وجہ ہے نہ صرف وارا تعلوم کے باحول میں ، بنی کہ سارے دیو بندی حلقے اور عام علمی و دبنی براوری میں ، علمی و مینی رویو ل کے حوالے ہے ، بعض و فعہ رونی و دانی ناہم و اور ایول اور عدم تو از ن کی کیفیتوں کے بالمقابل ، و و تو از ن کا و و شح رونی و دائی دیتھے۔

اُن کی قد آورعلی شخصیت سے طفیل، دار دامعلوم میں جوعلی ہل چل تھی ہتحقیق وجہو کے بب میں خوب سے خوب مر حد تک بختینے کی جو تگ و تا زر ہا کرتی تھی ، اُن کی علی تحقیق کی چٹان سے بعض دفعہ تنائج مطالعہ وفکری اکتسابات کی موجیس جس طرح تکرا کر پاش باش ہوتی رہتی تھیں الب اس منظر کود کیجنے کے لیے تقصیں نہ جائے کہ تک تر تنی رہیں گی۔

ورس گاہوں میں دیے گئے اُن کے تدریسی وعلمی محاضرات، فرق باطلہ کی تر و بید میں کا اُن کی علمی و تحقیق تقریریں اور عام مجسوں میں اُن کے واعظاتہ ارش دات بھی تعلمی مکت آفر بنیوں، عالمان فررف گاہیوں اور مشکلمان وراز نفسیوں کا نمون ہوتے تھے حقیقت بیہ کہ اُن کی عوامی تقریریں بھی خواص ہی کے لیے زیادہ مفید ہوتی تھیں ۔ شجیدگی وہا بیدگی اور دائش وران مطرز ادا اُن کی سری لسانی تخلیقات و بخش ایشوں کی شناخت ہوتی تھی ۔ اِس کے باوجود اُن کے عوامی خوام کو بہت فائدہ ہون کیوں کہ اُتھوں نے اُن میں سادہ و عام فہم ابھ تلا و

علمی مب کل کوحل کرنے ، یا سائل کو اُن کا جواب دینے میں ، کبھی عجلت پیندی ، تاویل ناروا اور تھیج تان سے کام نہ لیتے ۔ اگر کوئی بات واضح طور پر معلوم نہ ہوتی ، یا اگر اُس کا کوئی گوشہ اُن کے ڈائن میں واضح نہ ہوتا ، تو وہ تو قعند کرتے اور سائل سے قرمائے کہ جھے اِس سلسلے میں تامل ہے ، یا میں اس سے ناوا قف ہوں۔ پھر علمی مراجعے کے بعد ہی وہ آسٹی بخش جواب دیتے ، ای لیے راقم کو اُن کے مطابعہ تی اور علمی رویتے پر برا اعتماد تھی اور اُس کو اُن کے اِس طرنے ممل سے بے حد خوشی ہوتی تھی۔

النائل علم الكروب وسين المعلوم بون كاصورت بين يمي مسائل كاعا جلانه جواب وسين الورس الل كروب وسين الورس الل كروب و المعلوم بون كي صورت بين يمي سائل كوتا ويلات به جاك فرريع مطمئن كرف كي كوشش كروريع المحتصورة بين شخصيت كروال سي بحى غير مطمئن بناوية بين مرح في كامقور ب (جوعبدالقد بن مسعود وضي القدعن كاطرف منسوب ب) "إن مسن المعلم بين مرح في كامقور ب الموث خل عَمّا الا يعلم أن يَقُولُ اللهُ أعلم " (طبقات الحتابلة المن المعلم المعلم بين يهي علم ب كرك آدى سادي وسادي وست معلوم كي جائد بس سيده والمالم ب الويد كي كرا الله أعلم المن يا والمعلم ب الويد كي كرا الله أعلم كرك آدى سادي وست معلوم كي جائد بس سيده والمالم ب الويد كي كرا الله المنافقة الله كواس كاذيا و والمعلم ب الويد

مفتی صاحب سے راقم نے ہارہا بہت می صدیثوں کے متن یا شرح یا کسی خاص لفظ کا مدنول جانتا جا ہا، تو محتند دمرتبداً نھوں نے فوراً جواب دینے سے گریز کرتے ہوئے فر مایا مواد نا! ہیں آپ کو اس سیسلے میں کل بناسکوں گا، چناں چددوسرے دن یا اُس کے بعدوہ بدار مجدفون راقم کواس سلسلے میں اظمیرنان بخش جواب دیتے۔

خودراقم کا بھی اُن کے ساتھ بھی رونیہ رہا کہ اگر و دکسی صرفی یا تھوی و نفوی اشکال کے متعلق تد قیل جائے ، تو معلوم ہونے کی صورت میں دراقم اُنھیں اُسی وقت راوصواب بتاوینا

ورند مطاعے کے بعد، وہ اس حوالے سے گرہ کشائی کی تو فیش یا تاء بھے یہ ہے کہ ہم دونوں اس مشتر کہ طرز بمل سے ایک دوسرے سے ہے انتہا مطمئن تھے۔

دارانعلوم میں المحدیقہ، ذی عم وہا کمل واصحاب قاں وحال اس تذہ کی کی نہیں؛ کیاں مفتی صاحب کی ممتازعلی شخصیت سے طلبہ کو اُن کے طویل مقدر ہی دور اپنے میں جو علمی وگری فائدہ ہوا، وہ مقدار ومعیار کے اعتب رسے مثانی رہا۔ دارا عموم کا دارائحدیث، آس کی درس گا ہیں ، ہل کہ اُس کے دروبام اور وہال وقیا فو قاسیح والے ہوئے بڑے بڑے بڑے ابتماعات کے سٹیج، آخصیں عرصے تک ڈھونڈ نے رہیں گے۔ حقیقت یہ ہے کد اُن کی ایسی عظمت کا خمیر، بڑی مشکل سے ایسی ونہ رکی دراز نفس کر دشوں، غیر معمول پاکیزہ ایس منظرول اور والدین سمیت الاقعداد صاحاد انقیا کی دعا کی اور نگاہ ہا ہے مومنانہ کے ساحرانہ فیضان اور سب سے بڑھ کر خداے کر بھی کی توفیق خاص سے اختا ہے۔

اس لیے اُن کی رحلت ہے جو خلا دارانعلوم میں پیدا ہوا ہے، وہ غیر معمولی ہے اور
آس نی سے پُر ہونے وال نہیں ہے، لیکن چول کہ بید درال گاہ علم درین خداے عظیم کے
خصوصی فضل وکرم کا تمرہ ہے، جوشب زندہ دارعا ہے دیا نیون کی آو بحرگاہی اور عرصة دراز
علا اُن کی گر بیدوزاری کی وجہ سے اس خطہ زبین کی طرف متوجہ ہوکر 'مدرسا اسلائی عربی
ویوبنڈ' کی شکل بیں جشم ہوا' اس لیے اللہ تع لی کی رحمت واسعہ سے امید ہے کہ ان شاء
اللہ ایس خمارے کی تلافی وہ غیب سے ضرور کرے گا۔ وہا ذلک علی الله بغیریز
مفتی صاحب بیں آیک بہت اچھی بات بیتی کہ علی وقار داعتبار کے باوجود، اُن بین
احساس برتری کی پُرائی نہی، جواہل علم میں عموماً پیدا ہوجاتی ہے، وہ تکافانہ رعب داب سے بھی
کام نہ لیت جے ایس لیے طلبہ اُن سے خاصے ، نوس رہے جے اور دورس گاہوں کے علادہ بھی ، اُن
کام نہ لیت جے ایس لیے طلبہ اُن سے خاصے ، نوس رہے جے اور دورس گاہوں کے علادہ بھی ، اُن

بعداوردوس اوقات میں بھی منے جانے کے لیے آئے والوں کے لیے وقت نکال س کرتے تھے جوان کی وسعت ظرنی و خل مزارتی کی بات تھی۔

وہ عام زندگی میں بھی سادہ، ہے تکلف اور علیم الطبع ہتے۔ بنتی ، کرختگی ، ترش روئی ، سخت

کیری اور تلخ گوئی ہے بھیشہ بچتے ہتے۔ بعض اہل علم بہ ظاہر خوش مزاج وغوش طبع و بذائہ سے

موتے ہیں ؛ لیکن وہ تکنہ شجیول کے روئے کی تا دار یوں میں مخاطب کو بعض دفعہ اپنی ٹاوک
الکینیوں ہے اُری طرح گھاک کرجاتے ہیں۔ مفتی صاحب کا نداز کلام اور رندگی کاعام طریقتہ
کارابیار ہاکہ کی کو بھی بھی اُن ے دلی تکلیف نہیں بیٹی۔

ای کے ساتھ وہ زود رس ، زود جس ، زود نولیس اور زود گر تھے۔ تر قد ، اضطراب اورشش وہ نی ہے اُن کی بیاض حیات ہالک ہائی ، پیش آمدہ کی بھی مسئے میں برہ قت اورصائب فیصلہ لیتے اوراُس کو بروقت بر پاکر نے کی کوشش کرتے ۔ زود نولی کا بیاعا لم رہا کہ ہمہ کیر شخولاتوں کے باوجود ، انہائی کا رآمہ وفیض بخش تھنیفات کا وُجر لگا گئے ۔ راقم بھی چوں کہ قرط می وقلم کی راہ کا بی نا تواں مسافر رہا ہے ، اس لیے وہ بہ خوبی جانتا ہے کہ کام کی چندسطری بھی تحریر کی اُن کے مشکل ہوتی ہیں ، بل کہ بعض وفعدا کیا سے وہ بہ خوبی جانتا ہے کہ کام کی چندسطری بھی تحریر کی تو کہ ہوتا ہے کہ کام کی چندسطری بھی تحریر کی کہ ہوتا ہے ۔ مفتی صاحب پر بیر اہم اس حوالے ہے بہ طور خاص رشک کرتا تھا، وہ اُن ہے ہمیشہ کہتا تھا کہ آپ 'ریس مُوقی 'ن بیا تو فیق آ دی ہیں ، آپ کے وقت اور قلم دوتوں ہیں ہے بہاہ بر کہتا تھا کہ آپ 'ریس مُوقی 'ن بیا کہ ہمروم ہے زاری کی صد تک علائی ہے ، ایک ہوتی ہے باوجود ، اس سلید ہیں اُن کی گر دراہ کو بھی نہ پاسکا' کیوں کہ وہ سست 'گار اور مطاحہ و و تمانی کے باوجود ، اس سلید ہیں اُن کی گر دراہ کو بھی نہ پاسکا' کیوں کہ وہ سست 'گار اور مطاحہ و و تمانی کے باوجود ، اس سلید ہیں اُن کی گر دراہ کو بھی نہ پاسکا' کیوں کہ وہ سست 'گار اور مطاحہ و و تمانی کے مطالعہ ہے فیکر کہ اُن ہیں ہوتی ہوں ہو ہو ہے ۔

ا پے مشہور تدریسی کارنامول کے ساتھ ، اُنھوں نے مفیوتر تصنیفت وتحقیقات کا اپنے مشہور تدریسی کارنامول کے ساتھ ، اُنھوں نے مفیوتر اسے ، جو اُنھیس حیات ووام دینے کے لیے کافی ہے اُس کے ذریعے اُن کی یوول کے چراغ دل ودماغ میں روشن رہیں گے اور استفادہ کرئے اُس کے ذریعے اُن کی یوول کے چراغ دل ودماغ میں روشن رہیں گے اور استفادہ کرئے

والول کی زبانوں پراُن کا تذکر ہُ جیسل نفمہ' جاوید کی طرح محیلتارہے گا اور وہ صدفۂ جارہے، ہن کر اُن کی میزان حسنات کو باوزن بنا تارہے گا۔

ا پنے سارے علمی تعلیمی مشاغل کے باوجود، بال بچوں کے حفوق کی ادا کچی، اُن کی تقلیمی وتربیتی ذیے دار یول کی کم حقدانجام دیل میں چست رہنااور خاتفی امورے ماہرانہ طور پر نمٹنا، أن كا وجد اللي زخف وسيول سال يہدى بات ہے بير اقم أن كى طرف سے في كروه وقت كے مطابق، أن كے ككر رئيني ، تو فر هيرسارے يے أن كے سامنے أن كى بيٹھك ميں اينے اسباق بلندآ وازے يادكررے بتھے، ديمالكا تھا كەبرا كمتب يا جيمونامونا مدرسان كي تكراني ميں أن كے كھريس چل رہا ہے۔ راقم كے ساتھ جوصاحب تضودہ أن كے يہال اكثر آيا جايا كرتے تھے، اُنھوں نے راقم کو بتایا کہ بیرسب مفتی صاحب بی کے بیج ہیں، مغرب تا عش مفتی ص حب خود ای سب بچوں کو پڑھاتے ہیں ، چول کہ کثیر الاولاد ہیں ایس لیے آپ کو تھوں ہوا کہ اُن کے بہال کوئی و قاعدہ مکتب چاتا ہے، جس میں اُن کے اور محطے کے بیے بھی پڑھتے ہیں۔ بدراقم، مشاطل خمرے أن كى مجرى رُى زعركى ير، أن كي عين حيت بھى رشك كرتا تھ كەتوفىق الى كەبغىر،أن كى الىي اتنى پُر زندگى نېيى گزارى جائىتى _ابل عىم كےساتھ اكثر بيە ہوتا ہے کہ وہ علمی سرگرمیوں کا حق تو بدقد رتو فیل ادا کر لیتے ہیں الیکن اسورزندگانی ش پھو ہڑ ہوئے جیں ابل کہ جو جتنا بڑا ذی علم ہوتا ہے، وہ رندگی کے معاہدے میں اتنا ہی برسیقہ و ہے ہنر ہوتا ہے۔

مفتی صاحب کی میک انفرادیت، جوآنھیں دیگر معاصر علی سے متاز کرتی ہے، یہ بھی ہے کہ آتھوں نے اپنی اول دکوانے بعد ، لوگوں کا دست بھر نہیں چھوڑا ہے ۔ اس طرح آتھوں نے اپنی اول دکوانی پا ہے ، جس میں کہا گیا ہے کہ تم اپنی اولا دکوانی پا ہے ، جس میں کہا گیا ہے کہ تم اپنی اولا دکوانی لیا ہے ، جس میں کہا گیا ہے کہ تم اپنی اولا دکوانی لیا ہے ، جس میں کہا گیا ہے کہ تم انھیں میں کہا تھے واڑ کر جاؤ کہ وہ اس سے بہتر ہے کہ تم انھیں میں کہا تھے واڑ کر جاؤ کہ وہ

اوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرتے پھریں۔ (سی بخری مدیث قبیر ۵۲۱۸)۔
مفتی صاحب کی پیڈھ وصیت اس لیے قابل ذکر ہے کہ 'فعوں نے بہت سے معاصر 'معاں وین' کی طرح اپنے کوسیم وزر کا غلام نہیں بنایا اور ذر کشی کے لیے وہ ہتھ گذر نہیں اپنائے جو عام طور پرغلامانِ مال وزرا پنایا کرتے ہیں۔ اُن کے کسی طریق کسے کسی کو بھی یہ محسول نہیں ہوا ہوگا کہ وہ مال ومنال اندوزی کے سیاسب سازی کی شک ووو پس لگے رہے ہوں اور زندگی کے گرال مار کی مطالعہ و تحقیق کے دسی بقرطاس قبلم کے ساتھی ، و سیج انتظر محدث ہمیں انظر فقید و فقی اور فن تر دلیں کے ماہر مستری کی بی رہی ، لیکن اللہ تعالی نے اپنے خاص و تین النظر فقید و فقی اور فن تدریس کے ماہر مستری کی بی رہی ، لیکن اللہ تعالی نے اپنے خاص فضل و کرم ہے ، اُن کے سے کشادگی رزق کے ورواز ہے واکرد ہے ، اُن کی سے کشادگی رزق کے ورواز ہے واکرد ہے ، اُن کی سے کشادگی رزق کے ورواز ہے واکرد ہے ، اُن کی تعدیمان کی تعدیمان کی آمدنی کا مستعل ذریعے رہیں اور مقبول و مشداول اور کشر سے سے فروخت ہوتی رہیں ، جو اُن کی آمدنی کا مستعل ذریعے رہیں اور مسلم کی کی قالت کے بعد ، اُن کے بچوں اور پس اور گران کی آمدنی کا مستعل ذریعے دہیں اور مسلم کی کی میں کا میں می مائن کی بعد ، اُن کے بعد ، اُن کے بحد ، اُن کے بحد ، اُن کے بعد ، اُن کے بخوں اور پس اور گران کے لیے بھی این شام اللہ فود کفائی کا تھینی کو سیلم دور ہیں کی میں این شام اللہ فود کفائی کا تھینی کا میں میں ان شام اللہ فود کفائی کا تھینی کی میں کا کا کہ کو کا کہ کا کہ کی کا کیا تھینی کی کا کی کھیل کی کے بعد ، اُن کے بعد کی اُن کے بعد ، اُن کے بعد کی کے بعد ، اُن کے بعد کی کر کے بعد کی کر کے بعد کی کر کی دی کر کر ک

اُنھوں نے کی س پہلے اپنے سارے بچوں کے لیے دیو بندہی جس اُلگ الگ الگ مکانات بنو، ویے جن سے ایک محلہ سا آباد ہوگی ہے۔ بہی نہیں اس کہ اُنھوں نے مکانات بنو، ویے جن سے ایک محلہ سا آباد ہوگی ہے۔ بہی نہیں اس کہ اُنھوں نے مراس السر قیدرا ندیر (گجرات) جہ ل اُنھوں نے ۱۳۹۳ھ سے ۱۳۹۳ھ سے ۱۳۹۳ھ تک مرگرم ضدمت انجام دی اور دارالعلوم دیو بند جہ ل شوال ۱۳۹۳ھ سے تاحیات اس اس مراس وائیس کر دیس مراس وائیس کر دیس دارالعلوم دیو بندسے اُنھوں نے ۱۳۳۳ھ سے دائیس کی تعدمہ سال تین دارالعلوم دیو بندسے اُنھوں نے بعدہ سال تین سادی جو بچھ سے تھا وہ ساری رقم لوٹادی اس کے بعدہ سے تاحیات دارالعلوم کے لیے اُس کی ساری ضدمات بلامی وضہ رہیں۔ وارالعلوم اشر فیہ را ندیر سے اُنھوں نے نوسالہ مدت سادی ضدمات بلامی وضہ رہیں۔ وارالعلوم اشر فیہ را ندیر سے اُنھوں نے نوسالہ مدت شدریس بیس تیس بزار دوسو پچاس روپ (۱۳۲۵م) شخواہ کی تھی ، جواس کے خزانے بیس شدریس بیس تیس بزار دوسو پچاس روپ (۱۳۲۵م) شخواہ کی تھی ، جواس کے خزانے بیس شدریس بیس تیس بزار دوسو پچاس روپ (۱۳۲۵م) شخواہ کی تھی ، جواس کے خزانے بیس

دارالعلوم و بوبند ہے ۱۳۹۳ھ ہے ۱۳۲۳ھ تک تنواہ کی شکل میں، اُنھیں کل نو را کھ
انپی س بزار آٹھ سوچاررہ پے پچھتر پیے (۹۳۹۸ • ۳،۷۵) ملے تھے، جو اُٹھوں نے متعدد
مرتبہ بیں اُس کو دالیس کردیے۔ محرم ۱۳۲۳ھ ہے وفات تک دارالعلوم سے کوئی تخواہ لی شکوئی مادی فائدہ اُٹھوں۔ تقییل اللّهٔ حسباته، و کئیر امتناله.

ان کی ایک یوی خولی میتھی کہ وہ اجتماعی وعوتوں میں شرکت سے بولکلیہ پر ہمیز کرتے تھے کہ اس سے وقت یہت ضائع ہوتا ہے اور طے کر دہ التزامات ومعمولات میں ضرور خلل واقع ہوتا ہے۔

اُن کی ایک قابل ذکرخو بی بیتی کدوہ بڑے سے بڑے دل گداز وانتخواں سوز حاوثے کے دفت بھی ، اپنے اعصاب پرجس طرح قابویافتہ رہتے تھے، اُس کی نظیر راتم نے بہت کم دیکھی ہے۔ وہ مشکل حالات کا ایک سے موکن کی طرح جوال مردی سے مقابلہ کرتے اور بھی جرح فزع کی کیفیتوں کا شکار نہ ہوتے۔ راقم نے پہلے بھی کہا ہے کہ وہ اعصاب شمکن نازک حالات بیل بھی سے اور بروفت کی رائے قائم کرتے اور چاک واوں ہونے اور سید کو لی کرنے مطلوب میت بیل بیش قدی کرے وہ کام کرتے جودفت کا تقاضا اور مستقبل ساری کا ذریعیہ ہوتا۔

دار العلوم بیل اوراُن کے اہلی خانہ بیل طبعی طور پراس واقعے کا بڑائم تق ، تو کوں کو انداز ہ تق کہ مفتی صاحب کو بے حدصد مد ہوگا اور وہ اس کا اظہار بھی کریں گے اور لندن سے اپنی ہہ عجلت واپسی تک تدفین کو معلّق رکھنے کی ہات کہیں گے الیکن اُ تھوں نے صبر جسل کا ایب اعلی شمونہ پیش کیا جواُن کے ہی ایسے صبر شعار علاسے کا ملین کا شیوہ ہوتا ہے۔

برادل گدارتها کدار سے شعرف آن کی الجدیمتر مدگی رصت کا حادثہ پیش آیا۔ بیحادثہ ال لیے بھی
برادل گدارتها کدار سے شعرف آن کا گھر اجڑس گیا، بل کدامور خاشداری کی جورتر تیب قائم
تھی، وہ بالکل بَرِّز بَرْ بوجائے کے خطر ہے سے دو چار بہوگئے۔ اُن کے براحة بولے عمی مشاغل
کے پیش نظر، اُن کی من رسیدگی میں ، ہونہار وو فاشعار و پیکر انکسار و بجھ دار اور امور خاند داری میں
ماہر حافظ قر آن اور حفظ میں اپنے بچول کی استاذ پڑھی کہی بیوی، اُن کی زندگی کی سب سے
بری ضرورت تھی ؛ لیکن اُنھوں نے اِس صبر شکن موقع سے جس صبر وقر ارکا مظاہرہ کی اور، پنی
مثابیل وغیر مُتابیل اوال دکو جس خوش اندازی و ہنر مندی سے سنجال اور خانہ بربادی کے
منڈ لائے خطرے کوجس طرح خانہ آبودی ، بل کہ خانہ س ری میں تبدیل کی ، وہ ایک قابل تقلید
منڈ لائے خطرے کوجس طرح خانہ آبودی ، بل کہ خانہ س ری میں تبدیل کی ، وہ ایک قابل تقلید
منڈ لائے خطرے کوجس طرح خانہ آبودی ، بل کہ خانہ س ری میں تبدیل کی ، وہ ایک قابل تقلید
منڈ لائے خطرے کو جس طرح خانہ آبودی ، بل کہ خانہ س ری میں تبدیل کی ، وہ ایک قابل تقلید
منڈ لائے خطرے کو جس طرح خانہ آبودی ، بل کہ خانہ س ری میں تبدیل کی ، وہ آبی تی کام ان تی کھر بیو معاملات
میں ، بل کہ سادے ارتفای امور میں کورے اور نابلہ ہوتے ہیں ؛ کیوں کے معمی معروفیات کی
جس ، بل کہ سادے ارتفای امور میں کورے اور نابلہ ہوتے ہیں ؛ کیوں کے معمی معروفیات کی
جس ، بل کہ سادے ارتفای امور میں کورے اور نابلہ ہوتے ہیں ؛ کیوں کے معمی معروفیات کی
جس ، بل کہ سادے ارتفای و مور میں کورے اور نابلہ ہوتے ہیں ؛ کیوں کے معمی معروفیات کی

مفتی صاحب کی ایک انفرادیت میتمی که دری نظامی کے تحت چینے دائے مداری (جن کا مرخیل اُمّ المداری دارای فعاب کا مرخیل اُمّ المداری دارالعلوم دیوبند ہے) میں دینی عالم سازی کا جو مختلف العلوم نصاب رائج ہے، اُن کواس نصاب کی تقریباً ساری کتابوں اورعلوم میں دست گاہ حاصل تھی کیوں کہ

ا ہے بھا ئیوں اور اپنی اول دکواڑ ابتدا تا متوسطات خود ہی ہے تناہیں اُنھوں نے پڑھا کیں اور مدرسدا شرفیدرا ندیراوردارالعلوم و یو بندیل اُنھوں نے حدیث وفقد کے علاوہ بھی متوسطات ہدرسدا شرفیدرا ندیراوردارالعلوم و یو بندیل اُنھوں نے حدیث وفقد کے علاوہ بھی متوسطات ہے اوپر کی کتابوں کا درس دیا ، فیز اس نصاب کی اکثر کتابوں کی تحریری تحقیق دید تیل وشرح نگاری ، اُن کی تالیق زندگ کا اہم مشغدری ، اس لیے متقول ہے ومتول سے اور عامیات والیاست ہے متعلق ہر طرح کے عدوم وفون ، اُنھیں بالعوم شخضرر ہے ، جس کی وجہ ہے تدریسی وتالین ممل اُن کے لیے بہت آسان رہا۔

پھر یہ کہ تو فیق النی ہے اُنھوں نے جہاں بھی جو پھے بھی بڑھا ،محنت اور لگن ہے بڑھا اور رسی فراغت کے بعد یا حصول تعلیم کے دوران، جس کو جو پچھ پڑھایا ہمدتن معروف رہ کر یڑھایا۔ اس کےعدوہ اُن کی استعداد سازی ٹیں ایک اور عال نے بنیا دی کر دارادا کیا، جس كا تذكره مفتى صاحب ك برادر كرومولا نامفتى محدامين صاحب يالن بورى استاذ وارالعلوم د یو بند نے ، اپنی کمآب '' الخیر الکثیر '' کے شروع میں ، اُن کے تعارف میں کیا ہے، جس کا خلاصه بيه بيه كدأن كے والد ماجد محمد يوسف صاحبٌ (متو في ؤي قعده ١٣١١ه = جون ١٩٩١ء) ''کوتعلیم مکھل نہ کر سکے 'لیکن اُنھوں نے 'پچھ دنوں جامعہ اسمامیہ تعلیم الدین ڈ ؛ بھیل میں اُس ز مان من تعليم عاصل كي جب وبال علامة شبيراحد عثماني (١٣٠٥ ه ١٨٨٥ ء - ١٣١٩ هـ/ ١٩٣٩ء) مونا نامحر نوسف بتورگ (١٣٢٧ه ٨٠٩ء - ١٣٩٠ه. ١٩٩٤ء) اور مول نابدر عالم ميرشى مهاجر مدتى (١٣١٦هـ/ ١٨٨٩ه - ١٨٨٥ه و ١٩٩٥ه) يزهات تقيد أن بزرگول کے علم وعمل اور فضل و کمال ہے وہ حد درجہ متاثر تھے، گھریلو حالات کی وجہ ہے خود تو ع المنبيل بن سكے اليكن بيآرزوأن كےول ميں موج زن ربى كدأن كى اوا دوأن على عام دار کے جیسے عالم بن جائے ، اُ تھول نے اس کا اظہار مولا ٹا بدرعالم میرکھی ہے کیا ، جن کے وہ خاد م خاص تقے۔مولا ناُنے اُٹھیں اُن کی آرز و کے برآنے کی راہ سمجھ کی اور پی تھیجت فرمائی ''بوسف الكرتم السيط لؤكول كو، جمعاعام بنانا ي بيت بوباتو حرام اور ناجائز مال سے پر بيز كرنا اور بچول كو بھى باب نز اور حرام مال سے بچونا ، كيول كو علم ايك و رہے ، ناج تر اور حرام مال سے جو بدن پروان چڑھتاہے ، اُس مل بيٹوروائل ثبيل بونا۔'' مولا نامفتی تحداثان صاحب لكھتے ہيں

" بی تھیجت حضرت موار نائے والد ماجد کوال کے کھی کہ آس شائے میں ہماری ساری تو م بنیوں کے سود میں پیشی ہوئی تھی، آسی زمانے میں ہمارے وہ والے بنیے ہے سودی قرض نے کر ایک زمین کراہے پر لی تھی، والد صاحب آس زمانے میں ڈاہھیں کے طالب علم تھے، والد صاحب نے سی معاصلے میں واواسے اختلاف کیا، تو واوا نے والد صاحب کوالگ کرویا، چٹال چہوالد صاحب کوتر م ہے ، پیخ کے لیے جمجوراً تعلیم جھوڑ کر اپنا گر سنجان پڑا، ور جہتا کیا کہ جو ہے ہموکا رموں گا مگر حرام کو ہاتھ تیں دگا وال گا " کہ میں تیس پڑھ ساتھ اللہ تھا گی

الغرض أن كے والد نے حرام غذا ہے بہتے كا التزام كيا ،ور اپني اولا د كو بھي اس ہے بہتے كا التزام كيا ،ور اپني اولا د كو بھي اس ہے بہتے ئے النزام كيا ،ور اپني اولا د كوم م خور ك بہتے ہے اللہ من المحترام خور ك ہے ہے كہ المحتراب كي وجہ ہے اللہ كي ،ول د محوماً ور بڑى اولا د خصوصاً عالم بالمل بنى جو علم عمل كي بحوم كا كم رافقش دوام شبت كركے دئيا ہے د خصت ہوئى۔ اُن كے والد مرحوم كا كم رافقش دوام شبت كركے دئيا ہے د خصت ہوئى۔ اُن كے والد مرحوم كا ميكارنامان شاء اللہ اُن كى بخشش كا يروائد ثابت ہوگا۔

مفتی صاحب اب اس د نیامیس نیس رے المیکن وہ اپنے علمی کارناموں کی وجہ سے

مرنے کے بعد بھی زندہ ، تا بندہ اور پابندہ رہیں گے ، کیوں کدأن کے سمی و تعیمی کا رہا ہے سوئنگی خون جگر کا متیجہ تھے ایسے کارنا مے انسان کی موت کے بعد زیادہ یادر کھے جاتے ہیں۔ نشور واحد ک نے کیا خوب کہاہے ،

خاک اورخون ہے اک شمع جلائی ہے نہوں موت ہے ہم نے بھی یکھی ہے حیات ہرائی خاک میں خاک جم تو جھپ جاتا ہے الیکن انسان کے عمی وفکری کارنا مے بتر خاک ہوج نے کے احدا ورورخشال ہوجاتے ہیں:

لَعَمُوْک مَا وَادِی النَّوَابُ فَعَالَمُ وَ لَکُنَّهُ وَادِی شَیابًا وَ أَعُظُمُا بِسَ الحُسُوسَ رہے گا تُواس کا مفتی صاحب بھیے شمع علم پرقریان ہوئے واسے مثالی پروائے ایک ایک کرکے رخصت ہوتے جاتے ہیں،

فروغ شع تو باقی رہے گا می محشرتک گرمفل تو پروائوں سے فالی ہوتی جاتی ہے مفتی صاحب باصلاحیت فضلا وہا کے بیے مادی و معنوی سطح پر بڑے ہم درداور مددگار ہوتے تھے: اس لیے مفتی صاحب کی رصت سے اُن سارے لوگوں کو بے طویے فاص بہت صعمہ ہوتے تھے: اس لیے مفتی صاحب کی رصت سے اُن سارے لوگوں کو بے طویے فاص بہت صعمہ معاشرتی زعدگی میں جو ہرتنم کے انسانوں کا مجموعہ ہوتی ہے، معاشرتی خرابیال ضرور ہوتی ہیں اُن میں زیادہ عیاں حقوق رسانی کے حوالے سے ناہم واریوں ہیں، جس کے اندیشے سے بیچنے اُن میں زیادہ عیاں حقوق رسانی کے حوالے سے ناہم واریوں ہیں، جس کے اندیشے سے بیچنے کہتی واریوں ہیں، جس کے اندیشے سے بیچنے داردور ہمیشہ معوم ہوتی تھے؛ کیوں کہ محترم المقام ہونے کی وجہ سے ، مفتی صاحب کی رائے وزان داردور ہمیشہ معوم ہوتی تھے؛ کیوں کہ محترم المقام ہونے کی وجہ سے ، مفتی صاحب کی رائے وزان داردور ہمیشہ معوم ہوتی تھی؛ اور ایس شاہدو باید بی ہوتا تھ کہ وہ کو کی تجو برنیا مشورہ ہیں کریں اور معنی قب کریں اور بھی معاشرے میں ایک واجب متعی قب کریں۔ کسی بھی معاشرے میں ایک واجب متعی قب کریں۔ کسی بھی معاشرے میں ایک واجب الرحزام ہستی کی غیر معمول ضرورت ہوتی ہے۔

سوانحى نقوش

نام. مفتی صحب کے والدین نے اُن کا نام "، حد" رکھاتھ، لیکن مفتی صاحب نے جب کے اس والدین نے اُن کا نام "، حد" رکھاتھ، لیکن مفتی صاحب نے جب کے اس والدین مظاہر عوم سہاران پوریس واخد لیا، تو وہاں وہنا نام "سعیداحد" ہو اس وفت سے آپ" سعیداحد" ہی سے جانے جاتے رہے۔ پورا نام سعیداحد بن لیسف بن علی بن جیوا (لیتن یجی) بن تورجمہ ہے۔

چاہ بیدائش: موضع '' کالیز و' صنع '' بناس کا نتھا' ہے، بناس کا نتی نام ہے کوئی شہر نیاں کا نتی نام ہے کوئی شہر نیاں کہ بید یورے علاقے کا نام ہے، شلع کا صدر مقام شہر ' پائن پور' ہے۔'' کالیز و' گاکو و' گاکو میٹر کے فاصلے پرواقع ہے۔کالیز و میں ''مسم العلوم'' کے نام ہے آئیں عربی مدرسہ بھی ہے، جہاں بدوقت تحریر دورہ حدیث تک تعلیم ہوتی ہوتی ہے۔منتی صاحب کی طالب علی میں بیہاں متوسطات ہی تک تعلیم ہوتی تھی۔

تاریخ پیدالیش ان کی سیح تاریخ پیدایش محفوظ نیس ہے، اُن کے والد نے جب

''ڈ بھاد'' بیس زیرن خریدی، تو تیج تاریخ پیدائیش محفوظ نیس ہے، اُن کا من پیدالیش اواخر ۱۹۳۰

۱۳۲۰ ہوبتایا، زیمن کی خریدگ کے وقت ، مفتی صاحب ڈیڑھ پونے دوس کے تھے۔ ندکورہ خریدی ہوئی زیمن پر'' مجمد پورڈ' تام ہے ایک گائس آ ہدا و گیا ہے، مفتی صاحب کے والدگ ، والد جو'' ڈھوگا'' فائدان سے تعلق رکھتی ہے، اب اس گاؤل کی بامی ہے ، مفتی صاحب کا فائدان بائن پورکے علاقے کی مشہور'' موئن' براوری سے تعلق رکھتا ہے۔

مفتی صاحب کے اُن سے چھوٹے ہم بھائی اور ہم بینیں ہیں، مفتی صاحب اُن سب سے بڑے تھے، گویاوہ نو بھائی بہن تھے، بینیں سب حیات ہیں اور متاال ہیں۔ بھ تیوں ہیں سے وو بھائی فوت ہو چکے ہیں۔ ایک عید الرحمن جومفتی صاحب کے معابعد کے تصاور اسپ گاؤں مجابد بورہ ہیں کھیتی باڑی کرتے تھے، ۱۸رزیج الآخر ۱۳۳۳ اے مطابق کیم مارچ ۲۰۱۳ ء کو أن كا انقال ہوگیا۔ ان كے معابعد كے مواد تا عبد الجيد سے جودار انعلوم اشر فيدراندير كے بعد فارغ سے، وو ۹ رزئے الاول ۱۳۳۱ رومط بن كم جنورى ۲۰۱۵ وكووفات پا بيكے۔ ان كے بعد كے مولا نامفتی محد الین پالن پورى ہیں، جن كى تاریخ ولا وت كار رئے الا فر ۱۳۵۱ رومط ابن كار جنورى ۱۹۵۲ و بياد ميل مطابق ١٩٥٨ و بيند ميل كار جنورى ۱۹۵۲ و بياد ميل مارت ورئا حد بيان العلوم كے فاضل ہيں، ۱۳۰۷ روما و بياد ميل استحداد استاذ ہيں، اس وقت دورة حد بيان اور درجہ عليا كى كتابيل ان سے متعلق ہيں۔ ذكى استحداد دورصاحب تقنيف ہيں۔ الله صحت وعافيت كرماتھ عمر دراز سے نواز ہے۔ ويو بند كے محتلہ ورصاحب تقنيف ہيں۔ الله صحت وعافيت كرماتھ عمر دراز سے نواز ہے۔ ويو بند كے محتلہ قدم ميں اپنے ذاتى مكان ميں اپنے اہل وعيال كے ساتھ أن كى بود و باش ہے۔ ان سے جھوٹے موں نا حبيب الرحمٰن مولود ۹ ساتھ ورجہ مع التر مذكى يز ھاتے ہيں۔ ہيں اوردا دالعلوم اشر فيدرا ندير ہيں محتود مع التر مذكى يز ھاتے ہيں۔

لعیہم: مفتی صاحب نے کمتب کی تعلیم اپنے آبائی گاؤں'' کالیز ہ'' کے کمتب میں حاصل کی ،اس کے بعد اُن کے ملتب میں حاصل کی ،اس کے بعد اُن کے مامول مولا ناعبد الرحمن شیر آ اُنھیں دارالعلوم چھائی ہے گئے، جہال اُنھول نے مامول صاحب سے اور دیگر اسا تذہ سے چھاہ تک فاری کی ابتدائی کرا ہیں ہوسیں، چھاہ ویک فاری کی ابتدائی کرا ہیں سکونت پڑھیں، چھاہ ویک مامول نے فرکورہ مدرسے سے دشتہ منقطع کر کے اپنے گاؤں ہیں سکونت اختیاد کر لیاتو اُنھوں نے مامول سے اُن کے گھریری فاری کی کرا ہیں پڑھیں۔

عربی کی ابتدائی ورمتوسط تعلیم مولانا محد نذیر میاں پالن پورٹی کے "مدرسداسلامیہ عربیہ" پالن پورٹی کے "مدرسداسلامیہ عربیہ" پالن پورٹی حاصل کی ، یہاں آپ کے اسا تذہ شی مور نامفتی اکبر میاں پالن پورٹی اور مولانا ہا تم بخاری تھے، جو دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہونے کے بعد گجرات کے گئی مدرسول میں مدرس رہے، بعد میں گئی سال دارالعلوم دیوبند کے استاذ رہے، پھر مدید منورہ بجرت کر کے اورای کی خاک یا کے کا ہوتد ہے۔

بعدہ کے ۱۳۵۷ھ ۱۹۵۸ء میں مظاہر علوم سہدن پورکا قصد کیا اور یہال مسلسل تین سال تک تعییم حاصل کی اور شرح جاتی کے بعداور جلالین سے پہلے کا مرحلہ سے کیا۔ ۱۳۸۰ و ۱۹۳۱ و ۱۹۹۱ و شده دارالعلوم و بویندش جارلین اور بدایداویین کی جماعت شده وافل موسد اور ۱۹۳۱ و ۱۹۳۱ و شده دارالعلوم شده دورهٔ حدیث کیار دارالعلوم و بویندش شده مفتی صاحب ی درج ذیل اس تد فرکرام سے تعلیم حاصل کی ا

مواد تا سید اختر حسین دیو بندی (۱۳۹۱ه ۱۹۹۸ه – ۱۳۹۱ه یا مواد تا سید حسن دیو بندی (متوفی بشیر احمد خال بلندشیری (متوفی ۱۳۸۱ه ا ۱۹۲۹ه) مواد تا سید حسن دیو بندی (متوفی ۱۳۲۱ه ا ۱۳۹۱ه) مواد تا اسلام الحق ۱۹۲۱ه ا ۱۳۹۱ه ا ۱۳۹۱ه ا ۱۳۹۱ه ا ۱۳۹۲ه ا

دورہ حدیث بین مفتی صاحب نے اول تمبر سے کام یالی حاصل کی ہوا ہے سسم شریف کے جس بیں اُنھیں ۵۴ نمبر ملے، حدیث شریف کی ساری کتابوں بیں ۵۰-۵ منبر حاصل کیے۔ یا در ہے کہ دارانعلوم بیں اُس وقت نمبرات کی آخری حد ۵ تقی، ایمی چندسال پہلے دنیا کے عام علمی اداروں کی طرح آخری حد ۱ فہر ہوگئی ہے۔

نانوتوی نے ۱۳۸۳ اور بیس اُن کے منتقل تقر رکی سفارش کی مہتم وارالعلوم علیم الاسلام حضرت مواد نا قاری محمرطان کو کریا ہیں رفت کا مواد نا قاری محمرطان کو کریا ہیں رفت کا عظم دیا الکین متعلقہ کچھ حضرات نے اُس تح بر کو شندے ایستے میں ڈال دیا۔ علامہ محمد اہرا ہیم بلیوں نے اُس متعلقہ کچھ حضرات نے اُس تح بر کوشندے ایستے میں ڈال دیا۔ علامہ محمد اہرا ہیم بلیوں نے اُس میں میڈر مائے ہوں اس صورت حال کی اطلاع دی کہ 'مولوی صاحب! تھراؤ مہدی ہوں اس سعادت ہو ہارا تعلق مد یو بند میں یا قاعدہ ضدمت منہیں ، اس سے اجھے آؤگئ'۔ چناں چہ ہو سال بعد وہ وارا تعلوم دیو بند میں یا قاعدہ ضدمت منہیں کے لیے بلائے گئے اور دم والیسین تک اس سعادت سے ہمرہ ور رہے۔

عملی میدان میں

ذی تعدہ ۱۳۸۴ھ/ ماری ۱۹۹۵ء سے شعبان ۱۳۹۳ھ ستبر ۱۹۷۳ء تک ۹ سال
اُنھوں نے دارالعوم اشر فیدرا ندر سورت بیس تدریسی خدمت انجام دی۔ وہیں ہے تحریری
وتا بیٹی کام کا آغاز بھی کیا اور مختلف کتا بیس تصنیف کیس، نیز حضرت الامام مولانا محمد قاسم
نافوتوی قدس سرہ (۱۳۴۸ھ ، ۱۸۳۲ھ - ۱۳۹۷ھ ۱۸۸۰ء) کے علوم ومق رف کی تفہیم
وتشریح کا تحریری کام بھی شروع کی، اِس سلسلے کی ایک کوشش '' افادات نافوتوی'' کے نام
سے بالاقساط' الفرقان' الکھنو بیس شائع ہوئی، جس کی اہل علم نے بہت پذیر اِئی کی۔

رجب ۱۳۹۳ ہے، اگست ۱۹۷۳ء میں منعقد شدہ مجلس شوری نے مفتی صاحب کود، رالعوم کا است دیستا کہ است ۱۹۷۳ء میں منعقد شدہ مجلس شوری نے مفتی صاحب کود، رالعوم کا است ذختی کیا۔ شوال ۱۳۹۳ء کو است آپ نے دارالعوم دیو بند میں تدریبی خدمت انہم دینے شروع کی ، پہلے سال اُنھوں نے مسلم الثبوت ، مداید اول ، سلم العوم ، مل حسن ، مدید سعید ید، جلالین نصف اول مع الفوز ، لکبیر کے اسباق پڑھائے۔ سال ہمال ترقی کرتے ہوے حدیث شریف کی کہ بول کی تدریس تک بہنے۔

۱۳۳۱ھ۔ ۲۰۱۰ء میں شیخ لحدیث حضرت مولا نافسیراحمدف بلندشہری کی وفات کے بعد آپ دارالعلوم کے شیخ احدیث کے منصب پر فائز ہوے اور ۱۳۳۱ھ۔ ۲۰۴۰ء کے تعلیمی سال کے ختم تک آپ نے تکمل بخاری شریف کا درس دیا الیکن حضرت مورا نافسیراحمد خال کی حیات میں ہی ان کی دفات سے دوسال پہنے سے یعنی سال تعلیم ۱۳۲۸ھ۔ ۱۳۴۹ھ مطابق میں ہی ان کی دفات سے دوسال پہنے سے یعنی سال تعلیم ۱۳۴۸ھ۔ ۲۰۰۸ء سے بی آپ کے ذرحے بخدری شریف کردی گئی تھی اکیوں کہ حضرت مولا نافصیر احمد خان بہت کم زوراور دجین فراش ہوگئے تھے۔ دارالعلوم ش آپ شیخ الحدیث اور صدر مدری بھی رہے اس کے ساتھ متعدو ذرح داریاں بھی اُن کے سپر و رجی مشال موسادہ ۱۳۹۵ھ۔ ۱۹۵۵ء میں اُنھوں نے دارالات کی سر پرتی اور گرانی کی خدمت انہوں نے دارالات کی سر پرتی اور گرانی کی خدمت انہوں میں سے انہوں نے اضافی خدمتوں میں سے انہوں نے اضافی خدمتوں میں سے کسی کا کوئی اراؤنس دارالعلوم کی چیش ش کے باوجود نیس لیا۔

بيعت وخلافت:

اکا برودسان کے نیے قشش قدم پر چلتے ہوے بہ فتی صاحب طلب علم کے زمانے سے اپنی یاطنی اصلاح کے لیے فکر مندر ہے، چناں چہ قصیل علم کے ساتھ شیخ الحدیث حضرت مولا نامحد ذکر یو قدس سرۃ و (۱۳۱۵ھ۔ ۱۸۹۷ء – ۱۹۸۲ھ) سے بیعت ہوگر اُن کی تعلیمات وارش دات پڑکل پیرار ہے، نیز دیگر معاصر صاحبیٰ کی مجلسوں سے استفادہ وارئی رکھا، بالخصوص حضرت مولانا عبدالقادر رائپوری نور القدم قدہ و (۱۲۹ھ، ۱۳۸۳ھ – ۱۳۸۴ھ – ۱۹۲۱ء) کی مخلسوں پٹر کثرت سے حاضر ہوتے دہے۔ ان ہر دگول کی وفات کے بعد حضرت مولانا مفتی مظفر حسین مظافر حسین مظافر میں مرجوع ہوئے وارش دسے بہرہ مشد ہوں۔ ورجوع ہوں اور شاد سے بہرہ مشد ہوں۔

تاليفات:

مفتی صحب نے مختلف موضوعات پر کتابیں تکھیں جن بیل مستقل تصنیفات اور شروعات اور شروعات اور شروعات دافل جیں، اُن کے صفحات مجموعی طور پر تینتیں بزار چھسو ہیں (۳۳۳۹۲۰) ہوتے جیں۔ ان بیل بروی، متوسط اور چھوٹی تقطیع کی کتابیں شامل ہیں، ان بیل سے متعدد کتابیں کئی کی صفحیم جلدوں بیل ہیں، جن کی فہرست کئی کی صفحیم جلدوں بیل ہیں، جن کی فہرست

حسب و بل ہے:

ا - شخفة القارى ميسيح بخارى كى شرح ب، ١٢ جدول يل ب، برجلد ٣٠ × ٢٥ كى تقطيع پرتقر ياچيد موصفح كى ب، سارى جلدول كے صفحات بهتر سودس (٢١٠٠) بيں۔

 ۲- تخفۃ الأمحی، میہ جائے تر ندی کی شرح ہے، ندکورہ تھلیج ش ۸ تھ جلدوں جس ہے ہرجد زائد از چھ سوصفی میں پر ششمل ہے، ساری جلدوں کے کل صفحات انبچاس سواکیا ی (۳۹۸۱) ہوتے ہیں۔

۳- تفسیر ہدایت القرآن، بیقر سن پاکی آسان تفسیر اور ترجمہ ہے، فدکورہ تفظیع میں اس کی سنجھ محمد میں برجد زائد از ۲۰۰ صفحات میں ہے، کل جددوں کے مجموعی صفحات ہیں ہے، کل جددوں کے مجموعی صفحات ہیں ہے بیٹرالیس سوچھ ہتر (۲۷۵۷) ہوتے ہیں۔

الشررتدو (۱۲۸۰هـ ۱۲۸۰ ۱۳۵۰ ۱۳۵۰ه یکیم ادمت حضرت اقدس مولا نااشرف علی تف نوی نور الشرم تدو (۱۲۸۰هـ ۱۲۸۰ ۱۳۸۰ ۱۳۸۰ ۱۳۸۰ ۱۳۸۰ ۱۳۸۰ ۱۳۸۰ او ۱۹۳۳ ۱۳۸۰ او ۱۹۳۳ ۱۳۸۰ او ۱۹۳۳ ۱۳۸۰ او ۱۹۳۳ ۱۳۸۰ که نیم محل بیان القرس کی شهیل ہے، جو دارالعلوم کے ایک فاضل مولا ناعقبیدت اللہ قائی نے کی ہے، مفتی صاحب نے ظر کانی کے بعد، اُس کی ہا عت داشاعت اپنے تجارتی مکتبہ مجازا دیو بتد ہے کی ہے، فدگور انقظیع بعد، اُس کی ہا محل میں ہے، ہرجلد تقریباً چرسو (۱۰۰۰) صفحات کی ہے، یا نچول جلدول کے کل صفحات کی ہے، یا نچول جلدول کے کالی سول کی ساتھ کی ہے، یا نچول جلدول کی کی ہمین کالی مولاد کالی میں مقال کی ہمین کی ہمین کی سول کی کالی کی ساتھ کی ہمین کے دو اس کی ہمین کی کی ہمین کو کو ہمین کی ہمین کی

۵- رحمة الله الواسعه ، يرحدت والوى (امام احمد بن عبدالرجيم معروف بـ "شاه ولى الله والوى" (۱۱۲ ما ۱۱۵ ما ۱۱۵ منه ورتسنيف الجية الله البالغة كارووشرح معرفت صاحب في برى جال فشانى سے كى ہے ؛ اى ليے اس سليلے بيس كى تمين سابقه سارى كوششوں سے فائق اور مفيدتر ثابت ، وكى ہے ادرائل علم في اس كى بہت بذيرائى كى سے سارى كوششوں سے فائق اور مفيدتر ثابت ، وكى ہے ادرائل علم في اس كى بہت بذيرائى كى سے سے سارى كوششوں سے فائق اور مفيدتر ثابت ، وكى ميادول ميں مذكورة تقطيع بين ہے، عمل جلدول كے مجموى صفحات ہے سے سارى حوده (۳۲۱۳) بين ۔

٧- شخفیق و تعلق جمة القداب لغه، يدعم لي زبان من جمة القداب لغه تحقیق العیق م

اس کو بڑے سائز پر داراین کثیر وشق نے اسامها در ۱۰۱۰ء میں بہت خوب صورت جھایا تفاء ب دو جلدول میں ہے، کہبی جلد ۱۹۳۳ صفی ت کی ہے اور دوسری جدد ۱۳۷۷ صفی ت کی ، دونوں جندول کے مجموعی صفحات (۱۳۴۰) تیروسو جالیس ہوتے ہیں۔ ای طباعت کا عکس مفتی صاحب کے 'مکتبہ جاز'' سے ای انداز میں چھپا ہوا، دیو بند بیل دست یاب ہے۔ مفاحب کے 'مکتبہ جاز'' سے مسلم کی شرح کی پہلی جلدہے، جو کتاب الایمان ہم

فركوره تقطيع من ريجد (١٠٠) جيد وصفحات من بـــ

 ۸- فیض مجتمع ، بیمقدمه تشجیم مسلم کی شرح ہے، بوے سمائز کے (۱۷۱) ایک موچھ بشر صفحات ہیں ہے۔

9-شرح على الترفدي، جبيه كهنام ي ظاهر ب، بينل الترفدي كي عربي مين شرح ب كاب بڑے مائز كے اى (٨٠) صفحات ميں ہے، مكتبهٔ حجاز ہے ش كتے ہوتی رہتی ہے۔ ۱۰ زیرة شرح معانی الآ تار (کتاب الطهارة) بیاه ملحاوی (ایوجعفراحمدین محمد بن سلامدازدی طیاوی ۲۳۸ هه۱۵۲ه-۱۳۲۱ ه ۹۳۳ه) کی مشہور کتاب"معانی الآثار" کے کتاب الطبارة کی عربی شرح ہے۔ یہ متوسوسا ئز کے بیک موانیس (۱۱۹)صفحات میں ہے۔ اا- مقاح بعقد يب، يشطق كى مشهور كتاب "نتبذيب المنطق" مؤلفه سعد الدين تفتاز انی (۲۲ سے ۱۳۲۲ء-۹۲ سے ۱۳۹۰ء) کی اردوشرح ہے، متوسط سائز کے (۱۵۲) ا یک سوباون صفی ت بیں ہے۔ اس کتاب کی مقد ریس کی تقریر کواُن کے پہر ، کبر مولا نارشیداحمہ یالن بوری مرحوم (۱۳۸۷ھ، ۱۹۷۷ء-۱۳۱۵ھ ۱۹۹۵ء) نے جمعے کیا تھا اور دارالعلوم کےاستاذ وناظم تغليمات مولاناخورشيدانوركياوي منه مرتب كياتف

١٢- الفوز الكبير في اصول النفسير، يه حضرت شاه ولي الله ديلوي كي فاري تصنيف كاعر في یں ترجمہ ہے، بیترجمہ ماضی میں ایک ہے ذائد لوگوں نے کیا تھا، لیکن و فقص الودر ہا، اس لیے مفتی صاحب نے اس کی تہذیب تصحیح کی اور حذف و تنقیح کے سماتھ ،اس پر حاشیہ نولی بھی کی۔ دارانعلوم و مع بنداور الحقد بداراں میں مفتی صاحب ہی کا بدیم لی ترجمہ واقل نصاب ہے، بید

كتاب متوسط سرز كے ايك موٹيں (١٢٠)صفی ت ميں ہے۔

سا- العون الكبيرشرح لفوز الكبير، بيالفوز الكبير في اصول النفير كي عمر في ميس شرح ہے بيمتوسط سائز كے تين سوباره (٣١٣)صفى ت بيس ہے۔

۱۳۳۷ - الوافسة بمقاصدا کافیة ، پیم فی زبان میں علامه ابن الحاجب (ابوهم وعثمان بن عمر بن الی بکر بن یونس دو یتی اُس کی معروف به ''ابن الحاجب'' ۵۵۰ هه ۱۳۷۸ه - ۱۳۳۷ هه ۱۳۳۹ء) کی نمویش معرکة الآراء کتاب''الکافیه' پرحواثی و تعلیقات ایس به یک ب متوسط سائز کے دوسویزر دو (۲۱۵) صفحات بیس ہے۔

۵- ہادیہ شرح کافیہ ساردوزبان میں کافیہ کی شرح ہے، چھوٹے سائز کے تین سو اٹھاون (۳۵۸)صفحات میں ہے۔

19 مبادی الفلسفہ، یہ کتاب دارالعلوم کی مجلس شوری کی طلاب پر مفتی صاحب نے تر تبیب دی ہے، جو دارالعلوم بیں داخل نصاب ہے، کتاب کا مقصد فلسفہ کی بڑی اور دقیق و مشکل کتابوں سے پہلے، طلبہ کواس کے اصول ومبادی سے واقف کرانا ہے؛ تا کہ ان کے لیے دان کتابوں کا پڑھنا، در مجھنا آسان ہوجائے۔ یہ کتاب متوسط سائز کے پیس (۴۰۰) صفی سے بیس سے۔

ے ا۔ معین الفلنف، بیمبادی الفلنف کی اردوشرح ہے، جس سے مبیذی کے حل میں ہیں علام میں الفلنف کے دیجے یہ مسائل کوحل کرنا آسان ہوتا ہے۔ بیا کہ جھوٹے سائز پر (۱۷۳) ایک سوچوٹسٹے صفحات میں ہے۔

۱۸ – مباک لاصول، بیاصول فقد کی بنیادی اصطفاحات پر مشتمل ہے، عربی ذہان ہیں اصول الشاشی، نور الد نوار اور کشف الاسرار وغیرہ اُصول فقد کی کتابوں سے استفادے کے ذریعے تیار کی گئی ہے۔ اس کو پڑھ لینے کے بعداصول فقہ کی مشکل کتابوں کو بضم کرنا آسان ہوجا تا ہے۔ یہ کتاب متوسط سائز کے جالیس (۴۴) صفحات ہیں ہے۔

19 معین الاصول، بداردوزبان میں مبادی الاصول کی شرح ہے، چھوٹے ساتر کے

ایک سوبارہ (۱۱۲)صفحات میں ہے۔

* العزيز عابدين دمشق معروف به "علامه شائ" (۱۹۹۱ هـ ۱۹۸ مه ۱۹۵۱ هـ ۱۹۵۲ هـ) كل العزيز عابدين دمشق معروف به "علامه شائ" (۱۹۹۸ هـ ۱۹۹۸ مه ۱۹۵۱ هـ) كل مشهور كماب المشق معروف به "علامه شائ" (۱۹۹۸ هـ ۱۹۸ مه منترجم نے مباحث كی ضرورى مشهور كماب المشق عقود رسم المفتى "كاسليس اردوتر جمه به منترجم نے مباحث كی ضرورى وف حت اور مفيد عنوانات كے اضافى كے ساتھ، فقبها اور كتب فقبهد كا مفصل تعارف بھى كماب بين درج كرديا ہے - بيك ب متوسط سائز كا يك سوسا تھ (۱۹۲) صفحات ميں ہے - بير صفح من اور مندى طلب كے ليك من به بير منفی صاحب نے مبتدى طلب كے ليك من به بير منفیر ميں اكثر مدرسول ميں داخل فصاب ہے - بيك آب تين حصوں ميں ہے، جيموئے مائز بر پهلا حصد ہو ايس واحد بي اور تيمرا حصد ايک سو بيار حصد ہو ايس المقم ميں ، دومرا حصد چوش الم (۱۹۳) صفح ميں اور تيمرا حصد ايک سو بيار (۱۹۳) صفح ميں ، دومرا حصد چوش (۱۹۳) صفح ميں اور تيمرا حصد ايک سو بيار (۱۹۳) صفح ميں اور تيمرا حصد ايک سو بيار (۱۹۳) صفح ميں بير (۱۹۳) صفح ميں ، دومرا حصد چوشن (۱۹۳) صفح ميں اور تيمرا حصد ايک سو بيار (۱۹۳) صفح ميں بير (۱۹۳) صفح ميں ، دومرا حصد چوشن (۱۹۳) صفح ميں اور تيمرا حصد ايک سو ميار دومرا دام ايک سو بيار (۱۹۳) صفح ميں بير (۱۹۳) صفح ميں بي

۲۲- آسان ٹحو، یہ کتاب ٹحو کے مہتدی طلبہ کے سے دوحصوں بیں اردو بیں لکھی گئی ہے، چھوٹے سائز پر، پہلاحصہ چالیس (۴۴) صفح بیں اور دوسراحصہ ایک سوچ ر (۱۰۴) صفح میں ہے۔

۲۳- آسان فاری قواعد، بیمبتدی طلبه کوفاری پڑھ نے کے لیے بہت سمان کتاب ہے، دوحصوں بیس ہے، پہلا حصہ چھوٹے سائز پر بتیس (۳۲) صفحے بیس ہے اور دوسرا حصہ (۲۴) چونسٹی صفحے بیس ہے۔

۱۲۰ آسان منطق ، یه کماب دراصل مولانا حافظ عبدالله گنگوی کی تابیف تیسیر المنطق کی ترشیب و آسیف تیسیر المنطق کی ترشیب و تسبیل ہے۔
کی ترشیب و تسبیل ہے ، جو فتی صاحب نے کی ہے۔ یہ چھوٹے سائز پر (۷۷) صفحے بیل ہے۔
۱۳۵ - تحفۃ الدررشرح نخبۃ الفکر، یہ علا مدائن ججرع سقلانی (شباب الدین ایوافقش اجمد بن علی بن مجرک ن فی عسقلہ فی مصری شافعی ۱۳۵۱ء - ۱۳۵۱ء / ۱۳۵۸ء) کی اصول عدیث کی مشہور کماب "نخبۃ الفکر فی مصطلح ، بل الاثر" کی اردو بیل شرح ہے ، چھوٹے سائز کے حدیث کی مشہور کماب "جھوٹے سائز کے حدیث کی مشہور کماب "خبۃ الفکر فی مصطلح ، بل الاثر" کی اردو بیل شرح ہے ، چھوٹے سائز کے حدیث کی مشہور کماب "خبۃ الفکر فی مصطلح ، بل الاثر" کی اردو بیل شرح ہے ، چھوٹے سائز کے حدیث کی مشہور کماب میں ہے۔

۳۹- تذکرهٔ مشاہیر محدثین وفقہاے کرام اور تذکرہ رویان کئب حدیث، اس کتاب بیل خلفاے داشدین، عشرهٔ مبشره، از واج مطبرات، بنات طیب ت، فقهاے سیعد مجہدین امت، محدثین کرام، داویان کتب حدیث، شرحین حدیث، فقہاے امت مفسرین عظام، منظمین اسلام وغیرہ کا انتہائی اختصار کے ساتھ تذکرہ ہے۔ یہ کتاب چھوٹ سائز کے آتی (۸۰) صفح میں ہے۔ ۱۳۰۰ و بین کی بنیادیں اور تقلید کی ضرورت مید کتاب مفتی صاحب کی ان تقریروں کا مجموعہ ہے، جو اُنھوں نے غیر مقلدین کے دو بیس اندان بیس اور جون ۲۰۰۴ء بیس ہندو پورا در شیر مدراس بیس کیس میکران پر تفر تالی کی اور رحمة الندا لواسعہ ہے وین کی بنیاوی یا توں کا اضافہ کیا اب یہ ذکورہ تام ہے چھوٹے راتی ہے۔
اب یہ ذکورہ تام ہے چھوٹے سائز کے (۹۲) چھیا تو سے شعے بیس چھیتی رہتی ہے۔

اسو- واڑھی اورانبیء کی منتیں ،جیسا کہنام ہے طاہر ہے،اس کتاب میں واڑھی پر کے ج نے والے اعتراضات کے جوابات کے علاوہ انبیا کی سنتوں کو بیان کیا گیا ہے، جیسے ناخن تر اشنا، بغل کے بال بینا، مسواک کرنا وغیرہ۔ بید کتاب چھوٹے سائز کے ایک سواٹھ تیس کر اشاء بھی ہیں ہے۔

۱۳۱۰ عصری تعلیم بضرورت، اندیشے ، تدبیری بازیوں کوسرکاری اسکولوں میں عصری تعلیم ولانے کے سلیے میں مشکلات ونقصانات پرغور کرنے کے لیے، علاقۂ بان پوریش قائم اصلاحی جماعت نے ۱۲۰۰ء کوایک اجتماع منعقد کیا اور مفتی اصلاحی جماعت نے ۱۲۰۰ء کوایک اجتماع منعقد کیا اور مفتی صاحب کو ندگورہ مسئلے پرخطاب کے لیے مدعو کیا۔ اُنھوں نے جو پچھارش دفر مایا اس کو کتاب کی صورت میں ، شعبہ نشر واشاعت دار العلوم چھائی مجرات نے ش کئے کیا۔ یہ کتاب چھوٹے سائز کے حکیجین (۵۵) صفحات میں ہے۔

۱۹۲۰ اسلام تغیر پذیر دنیا میں، یہ کتاب جو چھوٹے سائز میں ایک سو بارہ (۱۹۲)
سفات میں ہے، ان چار مقالات کا مجموعہ ہے، جو علی گڑھ سلم یو نیورٹی اور جامعہ الیہ اسلامیہ
دالی سے سمینا رول اور جسوں میں بڑھے گئے۔ پہلے مقا کے کاعنوان 'بستام تغیر پذیر دنیا میں''
ہے جو مفتی صاحب کے قلم ہے ہے اور سلم یو نیورٹی بھی گڑھ میں بڑھا گیا۔ دوسرے مقالے کا
عنوان ' فکر اسان می کی تفکیل جدید کا مسئلہ' ہے، یہ بھی مفتی صاحب ہی کا نکھا ہوا ہے، یہ جامعہ
ملیہ اسلامید دبی کے سمینا رمیں بڑھا گیا۔ تیسرا مقالہ بہ عنوان ' فقہ حقی میں فہم معانی کے اصول''
ہے، یہ حضرت مورا ناریا سست می بجنوری کا تحریر کردہ ہے، یہ بھی جامعہ بلیداسلامید دبی ہے سمین و

لتج فكرب، بدجامعه لميه اسلاميكي جامع متجديس بيش كيا كيا-

۱۳۴۰ حرمتِ مُصَاہِر ہے ، یہ کتاب جھوٹے سائر کے ای (۸۰) صفحے میں ہے۔اس میں سسرالی اور دامادی رشتوں کے کمس احکام اور ناجائز انتفاع کا تھم ذکر کہا گیاہے۔

۳۵- حیت امام طحاوی ، یہ کماب چھوٹے سائز کے چھیا ٹوے (۹۲) صفحات میں ہے۔اس میں امام طحاوی کے تذکرے کے ساتھ ،شرح معافی الآٹار کا تعارف اوراس کی شروح کا جائز ہشامل ہے۔

۳۷- حیات امام ابود اود، یه کتاب چهو فے سائز کے اس ۸۰) صفحات بیں ہے، اس کتاب بیں امام صاحب کے حالات، سنن الی داود کا تعارف، اس کی شرحوں اور متعلقات کا جائز دشائل ہے۔

۳۳ - جلد رتب ۱۳۳۹ هد ایر مل ۱۳۴۹ هی حفوت سائز پر (۸۲) چھیای صفحات میں چھی ہوئی ہے۔ رجب ۱۳۳۹ هد ایر مل ۱۳۴۹ هی حفرت مومانا محمرس لم قائل (۱۳۳۷ هد چھی ہوئی ہے۔ رجب ۱۳۳۹ هد ایر مل ۱۳۴۹ هی حفرت مومانا محمرس لم قائل (۱۳۳۷ هد ۱۹۶۲ هر ۱۳۳۹ هو ۱۳۳۹ هو ارالعلوم وقف و پویند نے سمینار کیا جس میں کبر اساتذہ و شخصین وارالعلوم کو بھی مدعوکیا گیا، ویگر لوگول نے شرکت کی گئن مفتی صاحب نے والاگل کی وشنی میں فرکورہ سمینار کو جلسہ تعزیت مانتے ہوے، اس میں شرکت نہیں کی ، جس سے معمی مناقشے کا سلسلہ شروع ہوگیا مفتی صاحب نے اپنی عدم شرکت پر عمی انداز میں جو پچھی کھا، نیز ویگر لوگوں نے تحریری طور پر جو پچھی کہا، اس کواس کتاب میں جمع کردیا گیا ہے، جس سے کتاب وستاویزی حیثیت افتیار کرگئی ہے۔

۳۸- سہیلِ اور کامد، یہ کتاب متوسط سرز کے دوسو بیٹس (۲۳۲) صفحات میں ہے، یہ شخ البنداکیڈی دارالعلوم دیو بندے شرکع ہوتی ہے، یہ کتاب نیر مقلدول کے دل سوالات اوران کے تحقیق جوابات پر مشتل ہے، یہ حضرت شخ البندمولانا محمود حسن ویو بندگ (۲۳۸ه۔ ۱۸۵۱ء-۱۳۳۹ه۔ ۱۹۲۰ء) کی تصنیف ہے، مفتی صاحب نے اس کی تسہیل کی ہے اور اُن کے برا در خردمول نامفتی محمد المن یاس پوری نے اس کی تر تیب ویز بیان کی ہے۔

۳۹- تحقیق و تشیه ایف آلاوله بیر کتاب متوسط سائر که (۱۷۱) چوسوا کهتر صفحات میں شیخ البند اکیڈی سے طبع ہوتی ہے، غیر مقلدول کے دل سوالول کے جوابات کی شرح وضاحت خود شیخ لہند نے کتی مفتی صاحب نے تحقیق و تحشیه کا کام کیا ہے اور مول نامفتی محمد المین یالن بوری نے تر شیب و تزمین کی ہے۔

، ۱۵۹ کیا مقتری پرفاتحہ واجب ہے؟ ، یہ کتاب حضرت الا مام مول نامحہ قاسم نا لوتو ی قدس سرہ کی کتاب ' نوشق الکلام والدیل ایکام '' کی شرح ہے۔ یہ پھوٹے سائز کے ایک سو انسٹھ (۱۵۹) صفح میں ہے۔

الا- ارشاد الفيوم مشرح سم العلوم، جيب كهنام عفا برب بيقاض محبّ القد بن عبد الشكور بهارى (متوفى ۱۹۱۹ه عـ ۱۷۵۱ء) كي فن منطق كي مشهور ومتداول غير معمول كتاب اسلّم العلوم" كي اردوشرح بي بيجهول من تزك (۳۸۴) تين سوچوراي صفى ت بيل ب-

۱۳۲۰ کال بر بان ، اپی ، یہ کتاب متوسط سائز بیل چار (۳) جدروں بیل ہے، بیبلی جلد یا نئے سوچھی سٹھ (۲۲۵) کی ، تیسری بھی یا نئے سوچھی سٹھ (۲۲۵) کی ، تیسری بھی یا نئے سوچھی سٹھ (۲۲۵) کی ، تیسری بھی یا نئے سوساٹھ (۲۲۵) سٹھات کی ہے، کل صفحات کی ہے۔ التدالبالظ' کی شرح ''رحمۃ التدالواسعۃ'' کے ہم جمحث کے شروع بیس اس کے مشمولات کو سمجھ نے کے ہے کہ شرح ''رحمۃ التدالواسعۃ'' کے ہم جمحث کے شرح اللہ الواسعۃ'' کے ہم جمحث کے شروع بیس اس کے مشمولات کو سمجھ نے کے ہے کہ سے بیس ، قار مین کی خواہش پران کی را ہے، ہوئی کے ان مضابعین کو عد صدہ کتاب بیس شائع کردیا جائے صرف شاہ جائے میں درکو جانا ہے جی وہ مفتی صاحب کی عمر ان مواہدی کو پڑھوانیا کر ہیں۔ صاحب کی مراد کو جانا ہے جی وہ مفتی صاحب کے ان مضابعین ہی کو پڑھوانیا کر ہیں۔

سر محفوظات، یہ کتاب چھوٹے سائز میں تین حصول میں ہے، تیول حصول کے مجموعی صفحات (۱۱۲) ایک سوبارہ ہیں۔ اس میں مفتی صاحب فطلبہ کو یاد کرانے کے لیے کچھ آ بیتی اور احددیث مع شرجے اردو درج کی ہیں۔ پہلے جھے میں چھوٹی چھوٹی آ بیتی اور احادیث ہیں، دوسرے میں بہلے ہے کچھ بڑی اور تیسرے میں ان ہے بھی بڑی تا کہ تدریجا

طلب کی استعداد کے مطالق آتھیں مجصنااور یاد کرنا آسمان ہو۔

۱۹۳۰ مئلہ ختم نبوت اور قادیانی وسوے، یہ کمآب جھوٹے سائز کے چوشٹھ (۱۳۳) صفحات میں ہے، روّ قادیا نبیت اور مشکد ختم نبوت پر یہ بہت فیتی رسالہ ہے۔ دارا تعلوم کا دوکل ہند تحفظ ختم نبوت 'شعبہ اس کی اشاعت کرتار ہتا ہے۔

۳۵- تعددازواج رسول پراعتر اضات کاعلی جائزہ ،یدکتاب مفتی صاحب کی دوران تدریس حدیث مذکورہ موضوع پرتقریر ہے، جو بنگلہ دیش کے ایک فاضل وارالعلوم اور مفتی صاحب کے شاگرد مولانا کمال مدین شہاب قامی نے مرتب کر کے دارالنشر ڈھاکہ بنگلہ دیش سے چھوٹے سائز کے تریسٹھ (۱۳)صفحات بیس شائع کی ہے۔

۳۷- تہذیب کمغنی'' دلمغنی'' علامہ محد بن طاہر بن علی پٹنی (۹۱۰ھ۔ ۴۰۰ھ۔ ۱۵۰۳ھ۔ ۱۵۷۸ء) کی اساء الرجال پر اہم کتاب ہے، مفتی صاحب نے اس کی عربی شرح لکھنی شروع کی تھی مصرف ہا ب الراء تک لکھ سکے تھے'اس لیے وہ شائع ندہ وکل۔

یا اس زیرہ الطحاوی ، امام طحاوی کی' معانی الآ ثار'' کی عربی تلخیص ہے ، چونکہ عارس میں سیکناب جہاں تک پڑھائی جاتی ہے ، وہیں تک کام کر سکے تنے : اس لیے اس کوشائع نہیں کیا۔ ۱۳۸۸ مفتی صاحب کے بہت سے قاوی اُن کے ذاتی رجسٹروں اور دارالعلوم کے دارالاتی کے رجسٹروں اور دارالعلوم کے دارالاتی کے رجسٹروں میں محفوظ ہیں۔ اُنھیں دیگر علمی کا موں سے فرصت تہیں کمی اس لیے اُنھیں مُدَدَّ وَان کر کے شاکع نہ کر سکے۔

پس ماندگان

۳۸۱ھ ۱۹۷۵ء میں مفتی صاحب کی شودی اپنے ، موں مولانا حبیب الرحمن نظیر اک بری صاحب زادی ہے ہوئی موسر فیسر وشکر بری صاحب نے اپنی الجید کی ندصرف صداح وتقوی اور صبر وشکر پر پرورش کی مثل کدائن میں جید حافظ قرآن بنایا جس کی وجہ ہے یہ واکداُ تھوں نے امورخانہ داری کو پنو پی انجام دیتے ہوئے اپنے بیچوں کو بیل کداپنی بہووں کی بھی حفظ قرآن کی سع دت عظمی سے نواز ارقابل ذکر ہے کہ وقت تح رہفتی صاحب کی اسلاویا دواحفاظ واسبوط اور

پاچ بہودیں حافظ قرآن ہیں، یاد رہے کہ باراہ راست اولاد اور مفتی صاحب کے پوتوں پوتیوں اور نوائے نواسیوں کی تحداد ۳۳ ہے۔

پہلے لکھ جاچکا ہے کہ مفتی صاحب کی اہلیہ کا ۱۳۴۳ھ اوس میں انتقال ہو چکا ، دو صاحب زادوں کی بھی وفات ہو چکا ہے ہو صاحب زادوں کی بھی وفات ہو چک ہے ، ایک پاسر اکبر مولوی مفتی رشید احمد مولود میں رہی دی الاخری ۱۳۸۷ھ مطابق میں الاخری ۱۹۹۵ھ مطابق کے الاخری ۱۹۹۵ھ مطابق کے الاخری ۱۹۹۵ھ مطابق کے الاخری ۱۹۹۵ھ مطابق کے دولڑ کے ہیں ۔ مولوی مفتی سے الند فاضل وار العلوم دیویند جو مینی کے ایک عدر ہے ہیں عدرت ہیں اور اپنی والدہ (جن کی دوسری شادی ہو چک ہے) کے ماتھ میں کا دوسری شادی ہو چک ہے کا سے ماتھ میں کئی ہے اللہ حافظ قرآن ہے ، وہ مینی کے ایک مکتب میں معلم ہے اور مینی کی آئی ہیڈ ایر ہے۔

پسر ثانی مول ناج فظ سعیداحد مولود مکم ذی قعده ۱۳۸۷ در مطابق کم فروری ۱۹۲۸ د مداید تک تعلیم یافته تصاور مورت کایک مدرے بیس حفظ کے استاذیتے، مدرے کانام دارالعموم محلّد دام پوره ہے۔ پانچ تھرسال سے داند ہرے کسی مدرسے بیس مدرس تصاورو ہیں بدروز منگل ، ۲۸ ر ریجے الاول ۱۳۴۱ در مطابق ۲۱ رئوم بر ۲۰۱۹ دودانقد کو بیارے ہوگئے اور د ہیں مدنون جوے۔

ا کیک صاحب زادی ، جو چوتھے نمبر کی اوراد تھی اور جس کی تاریخ پیدالیش ۱۳ برجی دی الاوق ۱۳۹۱ھ مطابق کارچولائی ۱۹۷۱ء ہے ، بہت جلد بدمقام را تدرین بدروز جمعہ ۱۹۷۳ء الاوس ۱۳۹۳ھ مطابق ۲۰راپر بل ۱۹۷۳ء، دائج مفارفت دے گئ

باقى دود والحمد بشرزنده بخيرين، جومندرج ويلي

ا- مولانا وحیداحدمولود کار جمادی اد ولی ۱۳۸۹ هدم بن ۱۷ راگت ۱۹۹۹ ه، فاضل دارانعلوم بین، ۱۵ سال ب دکن کے مدرسر نورا راسدام بین دری و تدریس بین مشغول بین به ۲- مولد ناحسن احدمولود ۱۳ ارتجرم ۱۳۹۳ هدمطالق ۱۸ رفر دری ۱۳ یا ۱۹ ه، دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد مفتی صاحب نے آخیس اپنی کتابوں کی کمیبیوٹر سے ٹائپ کرنے کی ذھے داری سیر دکی ، اب وہ اس کام کے ، ہر بن گئے ہیں چناں چدا تھول نے "روش کمیبیوٹر" کے نام

ہے کمپوزنگ کا با قاعدہ ادارہ قائم کرلیا ہے۔

۳۱- مول تا محرابراتیم سعیدی مولود شعبان ۱۳۹۱ه اگست ۱۹۵۱ء دارالعلوم سے
قارع ہونے کے بعد سے بی منلع ما پوڑ کے ، یک گاؤں ' کورانہ' بیل مدرسہ نافع العلوم بیل
تقریباً یا کیس ۲۲ سال سے مدرس ہیں، دہال کے صدر مدرس اور ناظم تعییب سے بھی ہیں اور فقہ
وحدیث کی کتابول کا درت بھی دیتے ہیں۔

۵- حافظ محر قاسم موبود ۵ رزیج الآخر ۱۳۹۸ احد مطابق ۱۵ رماری ۱۹۷۸ و درجه سوم عربی تک تعلیم حاصل کی ، اب تنجارتی سرگرمیون میس مصروف بیس ، دید بند میس قاضی مسجد کے قریب "ممکته یا تھاز" کے مذہبر ہیں۔

۲− عافظاع نشر مولود صفر ۱۹۹۹ هے جنوری ۱۹۷۹ء، بردی صاحب رادی کا نام بھی عائشہ تھا، ان کا دو ڈھائی سٹر مولود صفر ۱۹۹۹ ہے بختر شاہ ان کا دو ڈھائی سال میں انتقاب ہوگیا، تو مفتی صاحب نے اُس کے بعد متولد ہونے والی پکی کا نام بھی عائشہ بی رکھا، جواس وقت دو بہنوں میں بردی بہن ہے، حفظ قر آن کے بعد بنیادی دی نظیم عاصل کی ، اپنی بچیوں کو عائشہ سلم ہانے خود ای حفظ کرایا اور ان کی مزید تعلیم وتربیت کی ذہر میں مفتی اسامہ پائن پوری فاصل دار العلوم کی الملیہ ہیں، جو جامعہ اسلامیہ شعیم الدین ڈا بھیل میں درجات متوسطہ دعلیا کی کتابیں پڑھ ہے جی، فقیمی ضوابط، مسائل تعلیم الدین ڈا بھیل میں درجات متوسطہ دعلیا کی کتابیں پڑھ ہے جی، فقیمی ضوابط، مسائل

المیز ان چھنے الفقہ بقتی اصول اور'' تابیس النظر'' کی شرع وغیرہ کے مصنف بھی ہیں۔

- مفتی محرسعید مولود رہتے ، لآخرا مہمارہ فروری ۱۹۸۱ء، دارالعلوم سے فراغت کے بعد ، مفتی صاحب کے عمی خطبات کو مرتب کرنے کا کام کیا، مظفر گر کے کشن پورکے مدرسہ بحر العلوم میں پانچے سال قدر یکی خدمت کے بعد ، گیارہ سال سے جامعۃ المام محدانور دیو بند میں در جاستہ عدیہ کی کہ ابوں کی تذریب ان کے میرد ہے۔
در جاستہ عدیہ کی کہ ابوں کی تذریب ان کے میرد ہے۔

۸- مون نااجمد سعید مواود ۲۰ برصفر ۲۳ با روم طابق ۲۱ برنوم بر ۱۹۸۲ و دارانعلوم کے فاضل میں پندرہ سال ہے و بوبند کے درسہ چاہیدۃ الشیخ حسین احمد مدنی ہیں درجات عبیا کے درس جیسے۔
 ۹- حافظہ فاطمہ سلمہا مولود ۱۱ بر جمادی ان ولی ۲۰۵۱ روم طابق ۲ برفر وری ۱۹۸۵ء ، هنظ قر آن کے بعد بنیادی و بی تعلیم ہے بہرہ ورجیل ۔ ''گھٹامن' پائن پور کے درسہ جامعہ نور العلوم کے بانی وہتم مرحوم جناب حنیف صاحب کھر وڑید کے صاحب ذاوے حافظ بدال کی المبیہ ہیں ، حافظ بدال کی المبیہ ہیں ، حافظ بدال کی بودوباش ممبی ہیں ہے ، جہاں وہ تج درت ہے وابستہ ہیں ۔ مفتی صاحب نے اپنی زندگی کے آخری ایام آخی صاحب زادی کے بہاں گز ارے اور مبین کی فاک کا ہی ہوند ہے۔

اوری حافظ عبدالقد سعید مولود کار جب ۲ ۱۳۰۱ حد مطابق ۱۹۸۹ مارچ ۱۹۸۱ ماد خط ۱۹۸۱ مادی خط ۱۹۸۱ مادی خط این کے بعد مدرسه اسلام میدر بردهی تاج پوره ، سہاران پورے تجوید وقر اوت کی سند حاصل کی اس وقت دیو بند بیل شخیارتی سرگرمیول بیل مصروف بیل۔

اا - حافظ عبیدالله مولود ۹ رصفر ۹ ۴۰ اره مطابق ۲۲ رخبر ۱۹۸۸ء، حافظ قرآن ہیں اور بنیادی دین تعلیم ہے بھی بہرہ میاب ہیں، مکتبہ محبی زدیو بند میں تجارتی سرگرمیوں سے وابستہ ہیں۔ تحریر کردہ البے تھے جمعہ ۲۶ رشوال ۱۶۳۸ درمطابق ۱۹۳۸ء

انتہائی صدے کی خبر

مفتى شبيراحمه صاحب قائمي مرادآباد

خادم الافتآء والحديث جرمعة قاسميدمدرسة بمي مرادآ بإد

بہت ہی صدیے اور گہرے رنج کی خبر ہے کہ آج بناریخ 25 رمض ن المبارک بہت ہی صدیعے اور گہرے رنج کی خبر ہے کہ آج بناریخ 25 رمض ن المبارک 1 4 4 1 بروز منگل مطابق 1 9 ارمئی 2 0 2 0 دارالعلوم ویوبند کے مایئا ناز استاد استاذ الدساتذ و حضرت الاستاذ مونا نامفتی سعید احمد صاحب پالن بوری شخ الحد ہے وصدر المدرسین وارالعلوم ویوبند صح جے سات ہے کے درمیان جوگیشوری ممینی میں اللہ کو بیارے ہوگئے۔

ملک کے طوں وعرض اور پوری د نیا بیں ان کے حل قدہ کا جال بھیلا ہوا ہے آج ان کی وفات کوئن کر ہزاروں دا کھوں دل رور ہے ہوں گے۔

ہزارول تلاندہ نے ان سے فائدہ اٹھایا ہے مگر احقر کا تعلق ان کے ساتھ است دو ش گردی میں ایک امتیازی اور تمایاں اندار کارہا ہے اور بھی بھی احقر اور ان کے درمیان راء کے اختیاف کے ساتھ علمی بحث بھی ہوتی رہی ہے اور احقر نے ان سے بے شارعمی ابواب و عنوانات حاصل کیے ہیں

احقرنے ورس و تدریس میں ہمیشدا نہی کا انداز اختیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کا سبق ہمیشد مرتب ہوا کرتا تھ اس لیے طلبدان کے اسباق ہے مطبئن ہو کر کے اٹھنے تھے ان کے زیر سایہ بزاروں کی تعداد میں بہترین مفتی بہترین مدرس اور انتھے مصنفین تیار ہوئے۔ ان کا مشغدہ ہمیشہ ورس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے دائرے میں رہا اور تعلی ساں کے دوران وعظ و تقریرا ورفی سرگری کے اسفار بہت ہی کم ہوا کرتے تھے ، جس کی وجہسے ان کے دوران وعظ و تقریرا ورفی سرگری کے اسفار بہت ہی کم ہوا کرتے تھے ، جس کی وجہسے ان کے

یهال سبق کا ناغه اورنقصان بھی یہت کم ہوتا تھا اوران کا درس انتہا کی تحقیقی اور محققانہ ہوا کرتا تھا۔

وہ حل کتاب کے اعتبارے ایک بہترین استاد تھے ہی کے طلبہ کے درمیان وہ ایک مشکلم عالم اور محقق کی حیثیت ہے مشہور تھے جس کی وجہ سے ان کے تلافدہ کے علاوہ دیگر علمی حلقوں میں بھی ان کی شہرت ایک بہترین محقق عالم کی حیثیت سے تھی۔

انہوں نے ،بتدائی تعلیم اپنے عداقے پالن بور میں حاصل کرنے کے بعد مظاہرعدہ سہار پنور میں حاصل کرنے کے بعد مظاہرعدہ سہار پنور میں کئی س ل تک تعلیم حاصل فر مائی اس کے بعد دارالعلوم و یو بند ہیں علوم عالیہ کی تعلیم حاصل فر مائی اور 382 آ جمری ہیں دورہ حدیث شریف سے فر، غت حاصل کی۔ وہ فخر الحدیث فخر اللہ بین احمد صاحب شخ الحدیث دارالعلوم و یو بند اور عدا مداہرا جم بریاوی صدر مدرس دارالعلوم و یو بند کے محصوص اور تمایاں تلامذہ میں سے تقداوران کے سبتی ہیں حضرت عدامہ ابراہیم بریاوی کارنگ زیادہ غالب رہتا تھا۔

دورہ حدیث شریف کے بعدانہوں نے ایک سال افتاء پڑھااور پھرمعین آمفتی کی حیثیت ہے بھی پچھون وارالعلوم میں کام کیااس کے بعد جامعداشر فیدراند بریش نوسال تک تدریک خدمات انجام دیں پھراس کے بعد لگ بھگ اڑتا ہیں سال ہے دارالعلوم دیو بند میں نمایاں استاد کی حیثیت ہے۔ تدریک خدمات انجام دیں اور آج وہ ایک شخ احدیث کی حیثیت ہے کام کرتے ہوئے وزیاسے دخصت ہوگئے۔

امسال بخاری شریف کے آخری سبق بیں اچا تک ان کی آواز بند ہوگئی اور طلبہ
بیں گریہ وزاری کی جیب کیفیت بیدا ہوئی اطلاع طنے پر احقر نے ان کے صاحراوے
حضرت مواد نامفتی حسین احمد پالن پوری ہے حال ت مصوم کیے تو انہوں نے فرما یہ کہ بیاس
دن کی ٹی بات نہیں ہے بلکہ بفتے 2 ہفتے سے ان کی کیفیت بھی ہوتی رہی کہ اچ تک ان کی آواز
بند ہو جاتی اور بالکل خاموش ہو جاتے بھر جب وہ اصلی حالت بیں ہوتے ہیں اور ان سے
معلوم کیا جاتا ہے تو ان کو پید بی نہیں چالا کہ کی ہواتھا۔

انہوں نے بھار کتا ہیں تصنیف فریا تیں ان میں سے ججۃ القدالب مذہبیں وقیق کتاب کی شرح بھی کمس تحریر فر انی اور ترفدی شریف کی کمل شرح ہی طرح بھاری شریف کی مکمل شرح بھی حضرت کی دری تقریر کی حیثیت سے شائع ہو کر مقبول ہوئی اور ہدایت القرآن کے نام سے قرآن کی تفییر کی بھی چھیل فر انی سان کا کوئی کام ادھور انہیں رہتا تھا بلکہ شروع سے آخرتک مکمل ہوا کرتا تھا۔

آج بزاروں تلاندہ اور لاکھوں متعلقین کودائے فر ، ق دے کر اللہ کو پیارے ہوگئے آج دار انعلوم دیو بند کے درودیوار اسا تذہ اور تلاندہ ان کے فراق میں پڑم دہ ہیں۔

تشریق اجلاس سے متعبق ان کی رائے اکابر دیو بندیس بالکل الگ تھلگ رہی ہے وہ اس کے قائل نہ تھا گئی ہات ہے کہ آج ایسے زوانے بیس ان کی وفات کا ورو ناک سانحہ پیش آبی ہے کہ بیس ان کی وفات کا ورو ناک سانحہ پیش آبی ہے کہ بیس سکتے رک فاک سانحہ پیش آبی ہے کہ بیس سکتے رک ڈاؤان اور کر فیوکی ایک شکل ہے کہ آزادان طور پرگلی کو چوں میں چل بھی نہیں کتے ایسے حالات میں مینی میں سے ان کی وفات ہوئی وارالعلوم و یو بند کے طلبہ اور اسما تذہ اوان کے تلا غذہ کا جال بھیلا ہوا ہے ان کی وفات ہوئی وارالعلوم و یو بند کے طلبہ اور اسما تذہ اوان کے تلا غذہ کا جال بھیلا ہوا ہے ان میں سے کوئی بھی ان کے جتازے میں شرکت کے سے نہیں جاسکتا۔

اللہ نے ان کوصاحب اورا و بنایا ہے دو بیٹیاں اور غالباً ہارہ بیٹے اللہ نے ان کوعطا فرمائے بھی حافظ قرآن میں دونوں بیٹیاں بھی حافظ آن میں انہوں نے اپنی اہلیہ محرّم مدکو بھی حافظ بنایا تھ ان کے دوسر نے نمبر کے بیٹے حافظ سعید صحب مرحوم جادلین تک پڑھنے کے بعد آگے نہ پڑھ سکے اور ہاتی سارے صاحبز ادگان حافظ ہونے کے ساتھ ساتھ عالم وین بھی ہیں ان کی متھ مرف دوصا جز ادے دہ ہاتی سب بھی ہیں ان کی متھ مرف دوصا جز ادے دہ ہاتی سب دیو بند میں ہیں۔ بڑے افسوں کی بات ہے کہ جنازہ میں شرکت کے ہے کوئی بھی نہ جاسانا اور ان کے صاحبز ادرے دوصا جز ادرے مول تارشیدا حمد اور حافظ سعیدا حمد حضرت کی زندگی میں وفات ہا گئے اور ان کے دوسرے نمبر کے بیٹے حافظ سعیدا حمد مقرت کی زندگی میں وفات ہا گئے اور ان کے دوسرے نمبر کے بیٹے حافظ سعیدا حمد اور تیسرے نمبر کے بیٹے مولا تا وحیدا حمد دونوں نے احتر کی دار العلوم دیو بند میں تدریکی خدمات کے زمانے

میں احقر سے نو رالا بینیا تی پڑھی ہے اس سے دونوں صاحبز اوگاں کا احقر سے بہت ہی وابہا نہ تعلق رہا ہے، اگر جدوہ آئ اسکیے دوراق دہ عداقتہ میں اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں لیکن ان کے ہزاروں تلا نہ ہ اور متعلقین ان کے لئے ایس ل ثواب میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ پاک ان کی بال پال مغفرت فرہ ہے۔

وہ پیچیدہ مسائل کوئل کرنے کے اہر شھادرا بھی ابھی لاک ڈاؤن کے دوران رمضان سے
قبل ثریا ستارے کے طلوع ہونے ہے متعلق جو حدیث میں تبعرہ ہے اسکے متعلق بعض اہل علم کی طرف
ہے چھٹا مناسب تاویلات کی تشہیر پوری دنیا ہی ہونے گئی اس سے میں احقر بھی بہت تشویش میں رہ
احقر تحریری طور پراشکال دجواب کا قائل توں ہے اس ہے عوام میں اجتھے اگرات مرتب نیس ہوتے ای
لیے شاموش رہا مگر اللہ نے حضرت الاستاذ کے دل میں بات ڈالی اور پہلی تر اوس کے بعد انہوں نے
لیے شاموش رہا مگر اللہ نے حضرت الاستاذ کے دل میں بات ڈالی اور پہلی تر اوس کی بعد انہوں نے
بیان ٹیس صاف الفائل کے ساتھ شریاستارے کی غدو تشریحات پر تروید فرمائی اور ان کی تروید کے
بعد وہ سسہ ختم ہوگیا اور ہوگوں نے راحت کا سائس بیا۔

حفرت کی والادت کے بارے ٹس حفرت سے زبانی معلوم ہوا کہ 1360 اجری بیس سے زبانی معلوم ہوا کہ 1360 اجری بیس سے کی والادت ہوئی اس و مقرت کو حفرت کو حفرت کو حفرت مول نامفتی مظفر حسین صاحب سے اور احفر کے بچوں کے ناٹا حضرت مولا ٹاسیر محمود حسن صاحب سے رہور کی جو حفرت بیٹن کے اس خفاء بیس سے بھی اس محفرت بیٹن احمد مدنی رحمہ: اللہ علیہ کے اجل خفاء بیس سے بھی ، سے بھی اور زب بیعت حاصل تھی ، ان کی طرف سے اجازت بیعت کی تحریر: حفر کے در لیا ہے بہتی گئی گئی ۔

الله تعال حضرت الاستاد کی کروٹ کروٹ مغفرت فرمائے ، ابھی علیتین بیس مقام عط فرمائے دوران کے ممارے علمی کارناموں کوشرف قبولیت سے مالا مال فرمائے۔

احقر انصیل جملول کے ساتھ دارالعلوم دیو بند کے ذمہ داران ادرطلب کی خدمت میں ادران کے تمام صاحبز ادگان ادر صاحبز ادیول کی خدمت میں ادران کے تمام تالاندہ کی خدمت میں ادر تمام یسی ندگان کی خدمت میں تعزیت پائیس کرتا ہے ادرتمام احباب سے ایسال اُڑا ہے گاڑ رش کرتا ہے۔

علم حدیث کا مهر تابال غروب ہوگیا

مولا ناۋا كىژىقى الدىن ندوى

سے صبح بتاریخ ۴۵ رمضان المبارک ۱۳۴۱ھ بروز منگل کو اچانک ایک ایسے حادثہ کا بعد کی اطلاع ملی جس کا اس سے پہنے تصور نہیں کیا جاسکتا تھا، بینی وارالعلوم و یوبند کے مشخ الحدیث حادثہ عنر سے مولا نامفتی سعیدا تھ بالن پوری صدرالمدرسین وارالعلوم و یوبند کاممنی میں سانحة ارتحال چیش آیا نالشدوا نا ایدراجعون ۔
سانحة ارتحال چیش آیا نالشدوا نا ایدراجعون ۔

اس ناچیز سے مفتی صاحب کا پہلاتی رف ۱۹۵۱ء بیل ہوا تھا، جب وہ مدرسہ
اشر فیرداندریش پڑھ رہے تھے، فاص طورسے ابوداد دشریف کا سبق دن سے متعلق ہوا، اس
وقت تک اس ناچیز کی ہندوستان کے مدارس بیس شہرت ہوچکی تھی ، میری کتاب اسحد شین
عظام اوران کے علمی کا رفاعے '' منصر شہود پر آچکی تھی ، اس لیے فلاح وارین کے ہم مولانا
عبد الله صاحب کا پودروی جو چھے ترکیسر لائے تھے ، انہوں نے ایک روز راندیر کے سفر کا
پردگرام بنایا، انہوں نے بنایا کہ مدرسہ حسینہ بیس مول ناشس الدین افغانی بڑے فاضل آدی
پردگرام بنایا، انہوں نے بنایا کہ مدرسہ حسینہ بیس مول ناشس الدین افغانی بڑے واضل آدی
ہیں، انہوں سے سانے کا بڑا اشتیات ہے بران کے شاگر دوں مولا ناعبدالرجیم متالاً، ورمولا نا عبدالرجیم متالاً، ورمولا نا عبدالرجیم متالاً، ورمولا نا عبدالرجیم متالاً، ورمولا نا اسعید احمد یالن پوری بھان ہے بران کے فرات کے تو جوان اجتھے مدیں اور عالم جی ، انہوں نے
مولانا سعید احمد یالن پوری بھانے پر مرکو کیا ہے ، اس لیے ہم مولا ناکے ہمراہ راندیر گئے
وہاں مولانا مفتی سعید احمد یالن پوری کے بہاں مہمان رہے ، رات کا کھانا اور قیام انہی کے
بہاں رہا ، مفتی سعید احمد یالن پوری کے بہاں مہمان رہے ، رات کا کھانا اور قیام انہی کے
بیاں رہا ، مفتی سعید احمد یالن پوری کے بہاں مہمان رہے ، رات کا کھانا اور قیام انہی کے
بیاں رہا ، مفتی سعید احمد عدہ قات ہے انداز وہوا کہ مولانا بہت بی صاحب و وق ، کتابوں
بیاں رہا ، مفتی سعید احمد مولا قات ہے انداز وہوا کہ مول نا بہت بی صاحب و وق ، کتابوں
کے تربیص پڑھنے کو لیکھ کو وق رکھتے ہیں ، اس طرح مفتی سعید احمد صاحب موجوم ہے

تعلقات کی ابتدا ہوئی، پھر کثرت ہے ترکیسر ان کی آمد ورفت رہی، جھے بعض کتابوں کی ضرورت تھی، اس کو مفتی صاحب نے عاریہ فراہم کیا، راند ریم انہوں نے میرے بیانات محرورت تھی، اس کو مفتی صاحب ہے عاریہ فراہم کیا، راند ریم انہوں نے میرے بیانات بھی کرائے، زمانہ گزرتا گیا، وہاں ہے میری سہارن پورٹ نبذل المجھو وو کی خدمت کے لیے ایک سا رچھٹی ہے کرحاضری ہوئی، سہارن پورٹے قیام میں مولا ناعبدالند صاحب کا پودروی کی جب بھی آمد ہوئی تو انہوں نے مفتی صاحب کا سلام و پیام پہنچ یا، اس کے بعد میرا قاہرہ، تجازمقدس اور پھرا بو تھی کا سفر ہوگیا۔

حرمت مص جرت کے بارے بیل ابوظی میں حنفیہ کے مسلک کے بارے بیل ابوظی میں حنفیہ کے مسلک کے بارے بیل جھے ہو چک ہے ، اس سلسلے میں معلوم ہوا کہ موال ناکی کتاب ''حرمت مصابرت' طبع ہو چک ہے ، اس کو بیل نے مشکوایا اور استفادہ کیا ہے ، اس کو پڑھ کر طبیعت باغ ہوگئی ، اس نے گفتگو کر کے اپنے مسلک کو واضح اور مدلل کیا ہے ، اس کو پڑھ کر طبیعت باغ ہوگئی ، اس کے بعد جہ وہ وار العلوم و بو بند نتمنل ہو کر سکتے ، ان کا دورہ حدیث کے بڑے اسا تذہ بیل شہر ہوئے لگا ، وہ ال بر فدی شریف و غیرہ او فی کتا بیل ان کے ذمہ کی کئیں ، اس زمان مانے بیل میر اسہاران پور مظاہر علوم شوری بیل جانا ہوا ، و بو بند بھی حاضری ہوئی ، حضرت موال نا عبد الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ میر ے میز بان تھے ، موال نا بھی مہمان خانے بیل تشریف لائے اور مطاحب رقمۃ اللہ علیہ میر میں بیز بان تھے ، موال نا بھی مہمان خانے بیل تشریف لائے اور مطری ہوئی ، انہوں نے اپنے میں تشریف لائے اور سفر ہوا ، وہ مہمان خانہ تشریف لائے ، بہت ، کو خری ہوئی ، انہوں نے آئی مؤلفات ، جھے بدیۂ عنایت ان کے جانے تی مؤلفات ، جھے بدیۂ عنایت ان کے کتب خانہ پر نظر ڈالی ، بہت ، کی خری ہوئی ، انہوں نے آئی مؤلفات ، جھے بدیۂ عنایت فرما کیں و نگر برڈی مسرت ہوئی ، ورشکر گزار ہوا۔

ان کے اہم کارنامول ہیں'' ججۃ اللہ ا بالفۃ'' کی خدمت اور اس کا حاشیہ ہے حقیقت ہیں میں میں ایک قرض تھا جو انہوں نے پوری محنت کر کے پوری جماعت کی طرف سے اوا کر دیو، یہاں تک کہ انہوں نے مولانا مہیدالقد سندھی کی تقریر جس کوار دوسے عربی میں منتقل کی گئریں ہے اس کو بھی حاصل کرلیا اور یہ کتاب ہیروت دار این کثیر ہے ہم جدول میں

ش کتے ہوئی، ہمارے اڑکوں نے اس کوش رقد معرض سے خربیدا اور لائے و کی کر ہوئی خوشی ہوئی مولانا سے میں نے دریادت کیا کہ اس کے حقوق بھی آپ کو دیئے یا نہیں؟ انہوں نے فرہ یا جھے معلوم نہیں، کتاب جھپ گئی الحمد نقد یہی ہوئی بات ہے، بحد میں معلوم ہوا کہ اس کے پچھے حقوق ناشر نے ان کوا واکئے۔

انہوں نے اپنے چیچے کا بول کا فیزرہ چھوڑا ہے، جوان کی جامعیت ورسوخ علم پر بہت بوئی دلیل ہے، ایک طرف انہوں نے مقاصد شریعت اور تر ندی شریف جیسی کا بول کی شرح کی ، دوسری طرف حدیث شریف پر بخاری شریف اور تر ندی شریف جیسی کا بول کی مقدمت کی ، انہوں نے اپنے چیچے بردا سرما یہ چھوڑا ہے ، تر ندی شریف کی شرح '' تحقۃ اللّٰ می'' ۸ رجلدول میں شائع ہوگئی ہے جوطلب اور علماء کے لیے دہنمائی کا کام کرتی دے گ

جھے ہے انہوں نے ٹون پر بتلایا کہ آپ کی تحقیق ہے جو بذل انجو دش تع ہوئی ہا کہ اس کو شل پابندی ہے اپنے مطالعہ میں رکھتا ہوں، شل نے کہا کہ اگر کوئی ما حظہ ہوتو بتلا ہے گاتا کہ استدہ ایڈیشن میں اس کی تھی کردوں ، انہوں نے جواب دیا کہ اب تک تو یکھ بلائیں ، اخیر میں میں نے اپنی کتاب ''الجامع الکہیر (سنن التر فدی) ومعدالکوک الدری علی بالزین ، اخیر میں میں نے اپنی کتاب ''الجامع الکہیر (سنن التر فدی) ومعدالکوک الدری علی جہ مع التر فدی' کو ہدیئے جھوایا تو الل پر بھی بہت مسرت کا اظہار کیا کہ الحمداللہ متن کے ساتھ جہ رہے ، کابر کی باتیں عالم عرب میں بھی آگئی اور صاحب تحقیۃ الاحوذی کا آپ نے جہ بج جواب بھی کتاب '' تحقیۃ القاری'' جو بڑی محنت اور مشقت اور ان کی نظر عائی کے بعد الا رجد ول میں شائع ہو چک ہے ، اس کے بعد میں نے اپنی '' انجامع الحج للا مام الین رکی مع حاصیۃ السہار نفوری'' جو پہلے 10 جلدول میں اور بعد میں 4 رجدول میں شائع ہو پکلے 10 جلدول میں اور بعد میں 4 رجدول میں شائع ہو پکلے 10 جلدول میں اور بعد میں 4 رجدول میں شائع ہو پکلے 10 جلدول میں اور بعد میں 4 رجدول میں شائع ہو پکلے 10 جلدول میں اور بعد میں 4 رجدول میں شرئع حاصیۃ السہار نفوری'' جو پہلے 10 جلدول میں اور بعد میں 4 رجدول میں شرئع میں بڑھ نے 5 ہوئی دوئوں کتابیں ان کی خدمت میں ججون پورگ ای میر نے نشر بختاری میں پڑھ نے خطر جو اس میں سے بیری بہت جو صدافر آئی ہوئی۔

DESCRIPTION DE LA RESE EXTERNISTE DE PROPERCO DE

ای طرح مولانا کی کتابوں پر نظر ڈالنے کے بعد اندازہ ہوا کہ وہ منطق وفلسفہ علم کام پر بھی بری گہری نظر رکھتے تھے، مہادی الاصول جوفقہ کی بنیادی اصطلاحات پر مشتمل ہے معین الاصول اس کی شرح ، آپ لؤی کیسے دیں ؟ بہی نہیں بلکہ ان کی آسان صرف ، آسان منطق ، آسان منطق ، آسان فری قواعد ، مفتاح العوائل بیدوہ سارے رسائل ہیں جس سے بیا اندازہ ہوتا ہے کہ ابتدائی کت بول کو پڑھاتے وفت انہوں نے طلبہ کوسامنے رکھ کر ان کو بہل بنا کر ان کے سرمنے بیش کیا، دوسری طرف وورہ حدیث کے طلبہ وعلی ہے کے ایک عظیم الشان کتا ہیں تاکہ ان کی بھی ہو اقد وورہ حدیث کے طلبہ وعلی ہے گئی گہری نظر الشان کتا ہیں تالیف کیں جن کا ذکر او پر کر چکا ہوں ، تیسری طرف ان کی قرادی پر بھی گہری نظر مقلی ، انہوں نے ایدادالفتاءی ہیں ہی ہو اقد وال کیا۔

علامہ طاہر پنی کی کتاب''المنی'' کی بھی تحقیق وقطیق کی ہے جو رجال کی اہم کتاب ہے، نیز فرق ضامہ کے رویس بھی ان کی گئی کتا بیٹ ہیں، روقا دیا نبیت پر بھی ان کا ایک فیتی رس لہ ہے۔

گذشتہ سال سہارت پور دھ خرت مول نامجہ طبح صاحب رہمۃ الدھیے کا توزیت کے لیے میری سہارت پورھا ضری ہوئی، وہاں سے در رابعلوم دیو بندگی زیارت کے لیے حفرت مولا نامفتی ابوالقاسم صاحب کی ضیافت میں دیو بندھا ضر ہوا، حضرت مفتی صاحب تشریف الائے ، انہوں نے تفسیر' ہدایت الفرآن' کا نسخہ مجھے دیا، دیکھ کر بردی خوشی ہوئی، میں نے عرض کیا کہ حضرت الدقوق لی نے بہت صدیت شریف اور قرآن کریم کی خدمت اور فقہ وفقاوی میں بھی بڑا کام لیو، میں نے ان کواپنے مدرسہ جامعہ سمال میہ مظفر پوراعظم گڑھآنے کی دوت بھی دی اور ان سے اپنے کتب خانہ کا فرکر کیا ، میں نے عرض کیا کہ ہورے مہاں ایک دعورت بھی ہیں جو رہ مول کیا کہ ہورت میں صاحب کی مرتبہ تشریف اور کی جی جو رہ مطبوعات کو بھی ورمطبوعات کو بھی مرتبہ تشریف ان کے اور وہ کتابوں کو دیکھتے ہی رہ گئے ، مخطوعات کو بھی ورمطبوعات کو بھی انہوں نے بہت شوقی کا ظہر دکیا گرمقدر سے اس کا موقع نہیں آبا۔

اس سے بہلے بنگلور میں مولا نامفتی شعیب الله خان صاحب کی دعوت پر جوان

کے مدرسہ میں بہت بڑا اجلاس ہوا تھا ، اس میں انہوں نے بہت ہے اکا برعلی ء کو مدعوکر رکھا تھا ، اس ناچیز کو بھی مدعو کیا تھا ، ایک دن مغرب بعد پروگرام میں ناچیز کا بیان بخاری شریف کے افتتاح کے موضوع پر رکھ تھا ، میں نے مہم منٹ بیان کر کے اپنی بات ختم کر دی ، اس کے بعد حضرت مولا ناسعید صاحب کا بیان تھا ، زندگی کے تجارب ، طلبہ وعلاء کو نصاح ، ان کا یہ بیان بہت فیمتی تھا طلبہ کے لیے بھی اور علامۃ ان اس کے لیے بھی ، اس میں بیان بہت فیمق قاطلبہ کے لیے بھی اور علامۃ ان اس کے لیے بھی ، اس میں سب سے اہم ہاست بیفر ، فی کہ اپنے اکا ہر کے مسلک سے بنیا ہیں بہت خطر ناک ہے ، اس پر قائم رہیں ، اس سے وابست رہنا ہے بردی سے دت مندگی کی بات ہے ۔

اللہ تھالی کی مرضی ان کا وقت آگیا، کین انہوں نے بڑاروں شاگر دوں کی تعداد چھوڑی اورا پی تصانیف بھی سیندہ کے لیے چھوڑی ہیں جو قیامت تک باقی رہیں گی ان شاء اللہ تعالی۔

مفتی صاحب نے کشرت اولا دی ہاوجودسب کوعلاء بنایا خورکفیل بناید، ورک وقد رئیس کی جوخدمت انجام دی وہ لقد فی القد، مدرسول کی تخواہ سے اپنے آپ کوستنٹی رکھا، یہ درحقیقت ان کے شخ اول حضرت موما تا محد زکر یا صاحب رحمة القدعلیہ جن کے دامن فیفل سے وہ وابست رہے کی برکت تقی، ان کے مسمک وطریقے کوا بٹایا تھا۔

امسال وہ فی شاہ ولی اللہ ایوارڈ کے لیے اس ناچیز کے پاس خط آیا کہ ہے گی کا نام اس کے لیے چیش کریں ،اس ناچیز نے حضرت مولانا بی کا نام چیش کیا تھی،اگر چہدہ وہ مُزہ کے خوا ہشتہ نیس تھے لیکن جائرہ کے لیے شرف کی بات تھی کہ ان جیسے آ دی کی طرف اس کا اختساب ہوجائے۔

اس قط الرجال کے دور پس ایسے عام رہائی محدث دفقیہ واصولی و شکام کا انھے جانا بہت ہوا خسرہ ہے ، خاص طور پر دار العلوم ویو بند جوام المداری ہے ، اللہ تبارک و تعالی ان کا بدل عطافر مائے ، بود شبد دار العلوم ویو بند کا قیام اللہ کے فیجی نظام کے تحت بودا ورا رک جگہ پر بول کے حضرت سید احمد شہید قدس سرہ جہ و پر جاتے ہوئے و یوبند سے گزرتے ہوئے جب اس زمین پر پہنچ جہاں آئ و رابعلوم کی عمارت کھڑی ہے تو تصفیک کرفرہ یا کہ جھے یہاں سے علم کی خوشہو آ رہی ہے، بقول حضرت مول نا قاری محمد طیب صاحب رحمة القد علیہ مید دارالعلوم مشرق ومغرب کے مسلمانوں کے سے ایک عدیم النظیر ورس گاہ ہے جواس وورتجد مید میں بھی بھی اسلاف کی امانت کو سنجا ہے ہوئے ہے، اس لیے القداق کی فرات سے امید ہے کہ بہاں سے ایساف کی امان کی وابات وخصوصیات کو باقی رکھیں گے۔ یہاں سے ایسافراو پیدا ہوئے رہیں گے جواس کی روایات وخصوصیات کو باقی رکھیں گے۔ خود حضرت مولانا کے ش گردوں میں ان کے دو بھی کی صرحب اور ان کی اولاو القدار کے رائے پرچل کرروحانی وعلی کمال حاصل کریں۔

ان کے انتقال ہے ۱۳ ردن پیشتر اچا تک بیل نے ان کے میدیفوں پر خیرت معدم کر فی چاہی تو ان کے صاحبز اوے نے بتلایا کہ والد صاحب ممبئی بیں اور بیار ہیں، تفصیل کا وَ کُرنہیں کیا تھ، لیکن مجھے معلوم ہوگیا تھا کہ شدید بیار ہیں، دوون کے بعد دوبارہ پھرفون کیا اس کے دوسرے دوزاس حادثہ کوئن کر بہت رخج ہوااورا پتے مدرسہ کے طعبہ واسا تذہ کو خصوصی ایصاں تو اب کی تاکید کی اور خود بھی ایصال تو اب کیا۔

حضرت مفتی صاحب کے لیے ایک بڑا سر ویان کی اولادہ ، ماشاء اللہ ۱۹ سیٹے بقید حیات ہیں ، سب حافظ قرآن ہیں ، کشری لم ہیں ، اس طرح ان کی ٹی بہوویں حافظ قرآن ہیں ، کشری لم ہیں ، اس طرح ان کی ٹی بہوویں حافظ قرآن ہیں ، بیٹ کررشک آیا ، ہمارے ۲ ماولا دفرینہ ہافسوں کہ صرف ایک صاحب عالم ہو سکے اور ایک پوتے ، ہمارے کا مول کوسنج لنے وال کوئی نہیں ، دیکھ کررخ فی مجود ہا ہے ، بیر بہت ہڑی اہتلا ہے ، بیشک جا معدا سما میہ مظفر پورکی تقمیر ، مرکز ابوالحن ندوی کی تقییر اور موساحات اللہ کرے کہ بید ہمارے کے مید مایا آخرت بنیں ، اللہ تعالی غیب سے انتظام فرمائے۔

ع آ ماں ان کی لحد پرشبنم افث نی کرے سبز ہورستداں گھر کی نگہبانی کرے

شیخ الحدیث مفتی سعیداحمد صاحب پالن بوری ایک مردم ساز شخصیتلا ثانی مدرس ... یکتا مصنف

مفتى عبدالرؤف صاحب غزنوى استاذ جامعه عوم اسلاميه علامه بنورى ٹاؤن كراچى

دارا و سکتدر سے دو مرد نِقیر اولیٰ ہو جس کی فقیری بیس ہوئے اسد النّبی (اقباتؒ)

بروزمنگل ۲۰۱۵ رمضان المبارک ۱۳۲۱ ه مطابق ۱۹ رائی ۲۰۲۰ و مین ساؤسط چید بید وقت بهندوستان) محدث جلیل به مشر نبیل ، فقید ممتاز ، عالم ربانی به مندالهند حضرت شاه ولی القد و بلوی اور جید الاسوام حضرت مون نامح قاسم نا نوتوی کے علوم کا مستندشان آور مسلک و دارالعلوم و یوبند کا مین محیر ترجمان ، حضرت الاست و مولا نامفتی سعید احمد صدب پالن پوری شیخ الحدیث وصد دالمدرسین دا دالعلوم و یوبند نے مبئی شیر کے ایک بهیتال بیل تقریبات سال کی عمر میں دائی اجل کو لیک کہا آپ کی وفات کی خیر نے صرف پر صغیر ہی بیل تیل اور کی بیل پوری دنیا میں آپ کے تھیلے ہوئے بیشارشا کر دول ، متعلقین جبین اور آپ سے براو راست یا بالواسط استفادہ کرنے والول کو شیاد یا ، جنہوں نے اپنے مملکن اور آپ سے براو راست یا بالواسط استفادہ کرنے والول کو ترباد یا ، جنہوں نے اپنے مملکن اور ٹوٹے ہوئے دلول کے ساتھ تقدیر اللی کے سامنے سرت میم کرتے ہوئے ماہ مبادک کے آخری باہر کت عشر ساتھ تقدیر اللی کے سامنے سرت میم کرتے ہوئے داو میا کے اور معفرت و رفع درجات میں حضرت مفتی صاحب قدی سرف کے نے خوب ایصالی آو اب کیا اور مغفرت و رفع درجات کی دی تیم کیس اور ساتھ ساتھ انہوں نے حضرت قدیل سرف کے ہمی ندگان اور در رالعلوم کی دی تیم کیس اور ساتھ ساتھ انہوں نے حضرت قدیل سرف کے ہمی ندگان اور در رالعلوم کی دی تیم کیس اور دادان کی خدمت میں تعزیت مسئونہ پیش کی ۔

حضرت مفتی صاحب ؓ کی زندگی کاایک اجمالی خاکہ

حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب پائن پوری کی پیدائش خود ان کے انداز ہے کے مطابق ۱۹۳۰ء مطابق ۱۳۹۰ء الفرآن ''جلد شخص کی ابتداء میں ''احوال واقعی ''کے عنوان کے تحت فر مائل ہے۔ آپ نے ایتدائی تعلیم این المین ملائے میں اور متوسط ورجات کی تعلیم ''مظاہر عنوم' سہار نپور میں حاصل کی وراعتی تعلیم کے لئے ۱۳۸۰ء میں اور متوسط ورجات کی تعلیم ' داخد لیا، جہاں ۱۳۸۲ء مطابق ۱۹۹۱ء کو آپ نے دورہ حدیث سے فراغت حاصل کرتے ہوئے سالا ندامتی میں پہتی پوزیشن حاصل کی دوران تعلیم آپ کوائے تمام اس تذہ کرام اور بالخصوص حضرت علامہ ایرائیم بلیادی حاصل کی دوران تعلیم آپ کوائے تمام اس تذہ کرام اور بالخصوص حضرت علامہ ایرائیم بلیادی صحب فقد المدرسین دارالعلوم دیو بند کی خصوصی افوجہ وشققت حاصل رائی۔

دورہ کو بیٹ ہے اور آئے تک بعد شخیل افتاء میں داخلہ لیا اور فتو کی نولی میں اتن مہارت حاصل کر لی کہ دارالا ق ع کے ذمہ داران نے تحریری طور پر آپ کی تقرری کی سفارش کی ۔ ادھر آپ کے تحر ماستاذ ومر لی حضرت عظامہ محرا براہیم بلیا وی صدرالمدرسین دارالعلوم دیو بند کی بھی بھی خواہش تھی کہ آپ کا تقرر دارالعلوم ویو بند ہی میں ہو، لیکن تقدیر خداوندی کی بھی اور آپ کا تقرر دارالعلوم دیو بند ہیں اس وقت شہوستا۔ اس موقع پر آپ کے محتر ماستاذ حضرت علامہ بدیاوی نے آپ کو تنلی دیتے ہوئے ایک مخضر اور پر اگر جملہ ارشاد فر مایا کہ ''مولوی صحب! گھیراؤنہیں ،اس سے اجھے، وُ کے ا''ادرآپ کو پی دعاول در ارشیحتوں سے نواز تے ہوئے ' دارالعلوم اشر فیہ دائد ہیں' سورت جانے کا مشورہ ویو ، جہاں درجہ کھیا کے درس کی حیثیت سے ۱۳۸۴ھ کو آپ کا تقرر عمل ہیں آیا۔

" وارالعوم اشرفیه ایش آپ نے نوسال تک خدمت کی۔ ان نوسالوں میں ، پنی خدا داد ذبائت ، عزم و ہمت ، مسلسل محنت اور الله تعالیٰ کی خصوصی توفیق سے ایک طرف تو نہایت کامیابی کے ساتھ دفناف قنون اور حدیث کی کتابوں کو پڑھاتے رہے اور دوسری طرف اردو، عربی اور تجراتی زبان میں تصنیف و تایف اور مضمون نویک کا مشخلہ بھی جاری رکھا ور ہر

میدان بیں اپنی صداحیتوں کا بوہا منوالیا بھی حلقوں میں آپ کی شہرت اور طلبہ بیں آپ کی مقبولیت بردھتی چلی گئی۔

آپ کی مقبویت و مختلف صلاحیتوں کے پیش نظر حضرت مولانا محمد منظور نعمائی سابق رکن مجس شوری وارا تعلیم و یوبند کی تحریک پر ۱۳۹۳ ای کو آپ کا تقررا پنی مادیملی وارا تعلوم و یوبند کی تحریک پر ۱۳۹۳ ای کو پروان چڑھنے کا مجر پور موقع ملا دار آپ کے استاذ محترم و مر بی حضرت مولانا علی مدمحمد ایرانیم بلیووی (متونی ۱۳۸۵ یا کا در آپ کے استاذ محترم و مر بی حضرت مولانا علی مدمحمد ایرانیم بلیووی (متونی کا ۱۳۸۵ یا کا در چدال وقت انتقال ہوگیا تھ ، تاہم ان کا فدکورہ بالا جملہ 'مولوی صاحب! گھیراؤنہیں ، اس

حضرت مفتی صاحب آس وقت سے اپنی زندگی کے آخری کے تک جو آٹتالیس سال کا عرصہ ہے ، اپنی مادر علمی دارالعلوم دیو بند ہے شسلک رہے ، جہال آپ نے نصاب کے اندر شامل ، فقد ، اصول فقد ، شطق ، فلف ، عقائد ، مناظر ہ ، ادب ، میراث ، تفییر ، اصول تفییر ، حدیث اور اصول حدیث کی مختلف کتا ہیں نہایت کا میں بی کے ساتھ پڑھ کمی اور طلب میں آپ کی مقبویت اس حد تک بڑھ گئی کہ جس کتاب کا سبق آپ سے متعلق ہوجا تا ، اس

آپ نے دارالعلوم دیوبندیل بھی تدریس کے ماتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا مضغلہ جاری رکھ ۔ دارالعلوم دیوبندیلے ادارے بیل بنیادی اور محنت طلب کتابول کی تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کا مختلہ جاری رکھنا آگر چہ کوئی آس ان کام نہیں تھا ، لیکن عزم و جست کے ساتھ ساتھ اسلامی کتب فانے کواپئی جست کے اس بیکر جسم نے مختل عرصے بیل تدریس کے ساتھ ساتھ اسلامی کتب فانے کواپئی ایک شخیم اور تحقیق تصانیف سے معمور کر دیو جن سے علم و تحقیق کے میدان سے وابستہ حضرات جسم ان دہ ہوکر رہ کر گئے اچنا نچے مندالہند حضرت شاہ وئی اللہ صاحب محدث دانوی کی عدیم اسٹال تصنیف '' جہت اللہ امباری تھی 'تاہم اس اہم تحقیق کام کو کی جامہ بہن نے کے لئے اللہ تعالی نے دورے مسول کی جاری کی خاروں کی جاری کی جاری کی جاری کی جاری کی خاروں کی جاری کی خاروں کی خار سے ان خال ہے اللہ تعالی نے اللہ تعالی کے اس کی خاروں کی خا

حضرت مفتی صاحب ہی کو منتخب فر مایا اور آپ نے پانٹی صخیم جدوں میں ''رحمة الله الواسعة'' کے نام سے اس کی شرح لکھی ، جے ملمی حلقوں میں بڑی پذیرائی ملی۔

''رتمۃ اللہ الواسعۃ شرح جمۃ اللہ البائغۃ'' کی ابھیت کو دیکھ کر دار العلوم دیو بندگ موقر مجلس شوری منعقدہ ۱۹۳۳ مرصفر ۱۳۲۵ ہے نے ایک تحریری جمویز یاس کی ،جس میں حضرت مفتی صدحب کے اس علمی کا رہا ہے کو پوری جماعت کی طرف سے فرض کفا ہیا داکرنے کے مراوف قرار دیتے ہوئے آپ کومب رکباد پیش کی گئی ہے۔ احقر کے ناتھ علم کے مطابق اس سے قبل کوئی ایک مثال نہیں ملتی کمجلس شوری دارالعلوم دیو بندے کسی کتاب سے متعنق تحریری تجویزی سی کی ہو،جس میں مصنف کوان کی تصنیف پرمبرد کب دیجی گئی ہو۔ والنداعلم۔

" رحمة القد الواسعة " كے علاوہ آپ نے آخے ضخیم جلدول پر مشتمل تر مذى شریف كى شرح " " تخفة الله مى شرح سنن التر مذى " كے نام سے ، بارہ شخیم جلدوں پر مشتمل بخارى شریف كى شرح " " تخفة القارى شرح سنن التر مذى " كے نام سے ، بارہ شخیم جلدون پر مشتمل شریف كى شرح " تخفة القارى شرح سنج ابنی رى" كے نام سے تحریفر ، كر بیر شاہت كرویا كه آج كے برقر آن كريم كى تفییر " بدایت القرآن" كے نام سے تحریفر ، كر بیر شاہت كرویا كه آج كے برقتن دور میں بھى حافظ ابن جرعسقدائى ، علامہ جلال الدین سیوطي ورحكیم الامت مصنف دور پر تاب مقانوى جیسے مصنفین كے تشق قدم پر چلنے والے اور اپنے آپ كونلى و مختيقى كاموں كے لئے وقف كرنے والے افر ادموجود ہیں۔

متعدد صخیم جلدوں پر مشتمل ذکور و بالانصائیف کے علاوہ آپ نے اپنی زندگی کے آخری حصیل ایک کارنامہ بینجی انجام ویا کہ حکیم الامت حضرت مول نااشرف علی تھا ٹوگ کی مایہ نازتفیر'' بیان القرسن' کے تسہیل نگار حضرت مولا ناعقیدت القدقا کی صاحب زید مجد ہم کی خواہش اور حضرت مفتی ابوالقا ہم نعمانی صاحب مظہم العالی مہتم وارالعموم ویو بند کے مشورے نے تسہیل کا مسودہ آپ بھی کے حوالے کیا گی ،جس پر آپ نے شروع سے آخر تک نظر ثانی فراک اس مفید تر میں تہ جس بالات اوراضافے کردیے اور پونی جلدوں بیل'' آسان فراک اس مفید تر میں ت ہمین اوراضافے کردیے اور پونی جلدوں بیل'' آسان بوگیا۔

حضرت مفتی صاحب آئے مذکورہ بالاتصابیف کے ساتھ ساتھ ماتھ مختف علی موضوعات سے متعلق دیگر تھا تیف بھی تحریفر ہائی ہیں جن کی جموی تعداد فدکورہ بالاتصابیف کے ساتھ طاکر چھیالیس بنتی ہے اور ہرایک کتاب اپنی جگہ پر اہمیت رکھتی ہے ، یہاں تک کہ ان بیس سے بعض کتا ہیں تو وارالعلوم و ہو بتداور ہندوستان کے بعض دیگر مدارس اوراسی طرح '' وفاق المدارس العربیہ پاکستان'' کے نصاب تعلیم میں بھی شامل ہوگئی ہیں ۔ آپ کے ہونہارصا جزاد ہے جتاب مولد نااحم سعید پالن پوری فاضل دارالعلوم و یو بند (استاذ حدیث جائین حسین احم مدنی و یو بند) زید مجربہ کے ایک مراسلہ کے مطابق حضرت مفتی صاحب آ

حضرت الاستاذ مولا تامقتی سعید احمد صاحب پالن پورٹ کی مختلف صلاحیتوں اطلبہ بیس بے بن امقبولیت علمی حلقوں بیس محبوبیت اور آپ کے تفویٰ وطبورت کے بیش نظر وارالعلوم دیوبند کی مؤقر وباا نفتیر مجس شوری نے ۱۳۴۹ ہے کو جب حضرت الاستاذ مولا نافسیر احمد خان صاحب قدس سرہ سابق شیخ الحدیث وصدر المدرسین وارالعلوم ویوبند نے بوجہ علالت و بیرانہ سالی وارالعلوم کی خدمت سے از خود سبکدوثی کی ورخواست کی مشیخ الحدیث وصدرالمدرسین کے دیائے سب بی کا اختفاب فرمایا، جس پر آپ اپنی وفات وصدرالمدرسین کے ایک مقدمت سے انتخاب فرمایا، جس پر آپ اپنی وفات

این سعادت بزور بازه نیست تا نه بخشد فدائے بخشدہ

حضرت مغتی صاحب ؑ کی چند خصوصیات

حفرت الاستاذمفتی سعید احمد صاحب پالن پوری قدی سرة سے احقر كاتعلق روال معدى اجرى ك يہلے سال ۱۳۸۱ھ ك يورے

چ لیس سال پرمحیط رہاہے، شروع کے گیارہ سال کا عرصہ تو وہ ہے جس میں احتر ہالب علم اور چرمدری اور مجدقد یم دارانعلوم دیو بند کے امام و خطیب کی حیثیت سے دارانعلوم ہی میں مقیم رہا ورحضرت مفتی صاحب ہے تدم قدم پر بالمشہ فہداستفادہ کرتا رہا۔ اس کے بعد آپ کے وصال تک جومزید آئیس سال کا عرصہ بنتا ہے، اس میں احترکی دیو بند ہے کراچی منتقلی کی وجہ سے بالمش فہداستفادہ کرنے کا موقع تو ہاتھ ہے نکل گیا، اللہ یک وقفے وقفے سے چندو فعہ آپ کی ضدمت میں حاضری اور براہ راست استفادہ کرنے کی سعاوت پھر بھی میسر رہی تاہم ہاتی عرصے میں خط و کتابت اور فون کے ذریعے آپ سے استفادہ کرنے اور موقع ناہم ہاتی عرصے میں خط و کتابت اور فون کے ذریعے آپ سے استفادہ کرنے اور موقع بہوتے راہوں آپ نے احترکہ بھی میسر دبی ایک موقع داوہ می کے اور موقع میں خط و کتابت اور موقع سے محروم نہیں فرمایا۔

اس طویل عرصے کے اندر حضرت الستاذ کو قریب سے ویکھنے ،ورآپ کی خصوصیات سے واقف ہونے کا ایک بحر پور موقع الند تعالی نے نصیب فرمایا۔ ندکورہ طویل واقفیت و تعلق کی روشن میں احظر پورے اعتماد کے سماتھ یہ کہد سکتا ہے کہ آپ کی زندگی کے ہر پہلو میں اہل علم وضل کے لئے مفید سبق اور آپ کے متعلقین کے لیے نشون راہ اور قابل تقلید بلکہ قابل رشک عملی کروار کے عموصیات میں سے چند ہی خصوصیات بیں سے چند ہی خصوصیات قار کمن کرام کے فائد ۔ کے لئے تفیمبند کی جار ہی جیں

المتدرين وتالف ك ليحمل يسوني كااجتمام

حضرت الاستان کی ایک خصوصیت بیتھی که انہوں نے مطاحه وقد رئیں اور تحقیق و الیف کے لئے کمل کیسوئی حقی و فر و تے ہوئے اپنے آپ کو وقف کر دیا تھا۔ وہ غیر ضروری الا قاتوں ، عام اجتماعات میں شرکت کرنے اور تعلیمی ایام میں سفر کرنے سے ، اس لئے اکثر معذرت عی فر ماتے تھے ، تا کہ درس وقد رئیں اور تھنیف و تالیف کے مشخط میں ضمل واقع نہ ہو فر ماتے تھے کہا یک سبق کا ناغہ جالیس دن کی برکت کوشم کر دیتا ہے ، تا ہم مالاند چھٹیوں میں جرون ملک مقیم ان مسمی انوں کے اصرار پر جو حضرت والاً کے اصلاحی وعلی بیانات کواپی

اورائی نی شنسل کی اصلاح کے لئے نہایت مفید اور ضروری سیھتے تھے، برابر سفر فرہاتے رہے اور ان کے عقا کدوا عمال کی اصلاح کے لئے نہایت عام نہم اور مدل انداز میں بیانات فرہاتے رہے ، جن سے ان کو دیار غیر میں رہتے ہوئے اسینے لئے لائح ممل سے کر لینے اور اسینے عقا کدوا عمال کی حفاظت کرنے میں مدولتی رہی ۔ آپ کے بیانات عام خطیبوں کی طرح جوشین نہیں ہوتے تھے ، بلکہ قدر لیس کے انداز میں قرآن وسنت کی تعلیمات پرائی اور فقتها ، و محدثین داکا برد یو بندکی تشریحات کے مطابق ہوا کرتے تھے۔

احقر نے اپنی زندگی میں دوالی شخصیات دیمی ہیں کہ عالمی شہرت و مقبولیت کی بند ہوں تک و تنہیں آیا اور انہوں نے بند ہوں تک و تیہی ہیں کہ عالمی شہرت و مقبولیت کی بند ہوں تک و تیہی مشاغل سے دور رکھا ۔ ایک شخصیت میں زعالم دین و محدث کبیر حضرت الاستاذ اشیخ عبدالفتاح ابوغدہ علی شامی قدس سرہ کی تھی جن ہے '' جامعۃ الملک سعود ریاض سعودی عرب' میں احقر نے پڑھا اور دوسری شخصیت حضرت الاستاذ مودا نامفتی سعید احمد صاحب یان پوری بروانلہ مضجعہ کی تھی جن سے احقر نے دار العلوم دیوبئد میں بڑھا اور چرطویل عرصے تک استف دہ بھی کرتا رہا۔

عصر حاضر بیل ایک عام مشہدہ پر رہا ہے کہ جب بعض علمی شخصیات کوشہرت و مقبویت حاصل ہوج تی ہے اورا ندرون طک و بیرون طک بے شارلوگ ان کے بن جاتے ہیں ، تو پھران کے گئے تقریب واجتماعات بیل شرکت سے معذوت کرنا ، یاان کی وعوت پر سفر سے اجتماعات کیل انتظامی مناصب کی پیشکش کورد کرنا ان کے سئے احتمان بن جاتا ہے اور ہا لا تحر ان بیل سے اکثر حضرات فرکورہ غیر تعلیمی ان کے سئے احتمان بن جاتا ہے اور ہا لا تحر ان بیل سے اکثر حضرات فرکورہ غیر تعلیمی مرکز میوں بیل ایک حد تک مشغول ہوئی جاتے ہیں ، جس کی وجہ سے ان کے عمی و تحقیق کا موں کی رفتار بیل ترقی کے بجائے ستی بیدا ہوجاتی ہے ، لیکن کے محضرات استے باہمت و پرعزم اور اپنی علمی و تحقیق مصروفیات بیل اسے گئن ہوتے ہیں کہ اپنی علمی مصروفیات کے متاب کے اس کے اس کے علمی و تحقیق مصروفیات بیل اسے گئن ہوتے ہیں کہ اپنی علمی مصروفیات کے متاب کا شکار نہیں ہوتے ہیں کہ اپنی علمی مصروفیات کے متاب کی جفرات ہیں سے احقر کی مقابلہ بیل کسی بھی ترخیب و مصلحت کا شکار نہیں ہوتے ہیں ، ان بی حضرات ہیں سے احقر کی

نظرين ايك حفرت الاستاذ الشيخ عبدالفتاح ابوغذ "داوردوس عضرت الاستاذ مفتى سعيدا حمد صاحب يالن يوري بحى شف_

۲.عزم و همت اور مسلسل محنت

حفرت والاقد سرم فی دوسری خصوصت ان کی مسلسل محنت اور غیر معمولی عزم و بهت تھی ۔ آپ ایک طرف تو درالعلوم دیوبند میں ایک کامیاب و مقبوں ترین مدرس کی حفیت ہے گئے گئے۔ آپ ایک طرف تو درالعلوم دیوبند میں ایک کامیاب و مقبوں ترین مدرس کی حفیت ہے گئے گئے۔ کامیاب و مقبوں ترین مدرس کے حفیت ہے گئے گئے۔ کو فائز کردیا گیا، ادھر آپ اپنے بچل کو جن کی تعداد بھراللہ ایک درجن سے منصب پر آپ کو فائز کردیا گیا، ادھر آپ اپنے بچل کو جن کی تعداد بھراللہ ایک درجن سے زائد تھی، خود ہی حفظ قر آن اور ابتدائی کی تعلیم اور خوتخفلی کی مشل کرائے دہداس کے ساتھ ساتھ آپ نے جموع طور پر جنتیس ہزار چوسو چوراسی (۳۳۹۸۳) صفحات پر مشمل ایک عمی و خفیق چھیالیس کیا ہیں بھی تصنیف فرما کیں جن کی تفصیل او پرعرض کی جا چکی ہوئے کے ۔ ندکورہ تمام علمی مشاغل کے باوجود عام مسلمانو س کی اصلاح کا جذبیدل ہیں ہے ہوئے ایم تعظیل میں اندرون ملک و میرون ملک آپ کے اصلاح بیانات بھی ہوئے دہ بہن

حفرت مفتی صاحب قدس سرۂ کے بیتمام معمی کارنا ہے در حقیقت علوم دیدیہ سے ان کی اس کچی محبت تھی۔ وہ ایک محبت تھی جو من کی اس کچی محبت تھی ہے۔ وہ منزل مقصود کی طرف کا مزن ہوکر راہتے کی مشقتوں کو نہ صرف بیا کہ برواشت کر لیتی تھی ابلکہ ان مشقتوں کو بھی تھی ایک بھی منزل مقصود کا حصہ بھی تھی ایک ہی محبت کے بارے بیس کسی مشاعر نے کہا ہے۔

روروال را ختگی راہ نیست عشق خودراہ است ہم خودمنزل است ترجمہ ومفہوم ، '' منزل مقصود کی طرف جانے والا مسافر راستے کی مشقتول ہے پریشان نہیں ہوتا ، کیوں کہ بچی محبت کی نظر میں منزل مقصود کا راستہ بھی منزل مقصود ہی کی طرح دلچیپ ہوتا ہے۔'' حضرت مفتی صاحب کی تمام تصافیف اگرشائع شدہ ندہوتیں اوران کی مذکورہ دیگر علمی مصرو فیات کے لاتحداد چشم دید گواہ آج (ماہ شوال ۱۳۴۱ ہے) تک موجود نہوتے تو شاید قاریمن کرام کو پیشر ہوجا تا کہ مضمون نگادا پی عقیدت مندی بیل حد اعتدال ہے آگے نکل چفاہے اس لئے کے سہولت پہندی اور راحت طبی کے موجود وعصر بیل کسی ایک ہی فرد کا بیک وقت اثنا ہی زیادہ علمی کام کرنا بظاہر ناممکن ہے۔

راتم الحروف جب بھی حضرت الاستاذ قدس سرہ کی علمی مصروفیات و محنقوں پرغور کرتا ہے تو یہ محسوں کر لیتا ہے کہ انہوں نے سیح معنوں میں مندرجہ ذیل مشہور مقولے کا تقاضا پورا کیا ہے

طلب علم کے لئے آپ کی قربانی کا ایک واقعہ

حضرت مفتی صاحب کے عزم وہمت اورطلب علم کے لئے ان کی قربانی کا ایک واقعہ یا دآیا ایک دفعہ احضران کی ایک واقعہ یا دآیا ایک دفعہ احتران کی اجازت ہے ان کے ذاتی کتب خانہ میں مطالعہ کر رہاتھ اس دوران ایک پرانی کی کتاب نکائی، جس کے سرور تی پر حضرت الاستاڈ کے قلم ہے ان کے زمانۂ طالب علمی کا ایک فقر ہ لکھا ہوا تھا، جس کا مفہوم بیتھا کہ '' والدہ محتر مدنے گاؤں سے کسی تحریرے لئے تھی ججوایا تھا، اسے نے کریس نے بیا کتاب خریدلی۔''

اللدا كبراغوركي جائے ، آج كل كے طالب علم كے پاس اگر كتاب فريدنے كے لئے گھرواے پہنے ہيں تو وہ اسے كھانے پينے برخرج كرديتا ہے ، ليكن حضرت مفتى صاحب نے بدنا در ہوتا ہے ، ليكن حضرت مفتى صاحب نے بدنا ماند طالب علمی جو خالص كھانے كی چيز تھی اوروہ ہمی والدہ محتر مدكے ہاتھ كی ہيں ہوئی اسے بچ كركتاب برخرج كيا۔

بين تقاوت راه از كجاست تابه كج

٣.افهام و تفهيم كا منفر د وسيله

راتم الحروف کواپی ہے بشاعتی اور ہی وامنی کا پیراا حساس واعتراف ہے، لیکن ہیا کے تقدیری بات ہے کہ اس نے القدیق کی توفیق سے طلب علم کی غرض سے چار مختلف ملکوں (افغانستان، پاکستان، ہندوستان اور سعودی عرب) کے بیش ایسے مایئا ناز الل سے استفادہ کیا ہے اوران کے پاس بڑھ ہے جن کی نسبت اس کے لئے موجب سعادت و باعث افخار ہے۔ بیس اس وسیح واقفیت کی بناپر (جو میرا ذاتی کمال نہیں) شرح صدر کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت والا کے افہام وتفہیم کا اعداد ان سب سے مفرد اور ممتاز ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت والا کے افہام وتفہیم کا اعداد ان سب سے مفرد اور ممتاز ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت والا کے افہام وتفہیم کا اعداد ان سب سے مفرد اور ممتاز ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ حضال کی ترخیب وعمرہ انداز سے بیان فر ماتے ہے کہ بھی آپ دو سرے سے اونی طالب علم کے لئے بھی سمجھنا آسان ہوجا تا اور جمجے یاد ہے کہ بھی آپ دو سرے اسا مذہ گردم کے اسفار کی وجہ سے دوئین گھنٹے مسلسل پڑھاتے اور تمام طلبہ ہمدتن گوش ہوکر سفتے اور ''کان عی رؤوٹھم الطیم '' کا مصدائی بن کرآپ کی علمی شحقیقات سے مسلسل کی گھنٹوں سفتے اور ''کان عی رؤوٹھم الطیم '' کا مصدائی بن کرآپ کی علمی شحقیقات سے مسلسل کی گھنٹوں شفتے اور ''کان عی رؤوٹھم الطیم '' کا مصدائی بن کرآپ کی علمی شحقیقات سے مسلسل کی گھنٹوں شفتے اور ''کان عی رؤوٹھم الطیم '' کا مصدائی بن کرآپ کی علمی شحقیقات سے مسلسل کی گھنٹوں شفتے اور ''کان علی روز تھم الطیم '' کا مصدائی بن کرآپ کی علمی شحقیقات سے مسلسل کی گھنٹوں تک کے استفادہ کر نے رہتے۔

٤- تربيت و مردم سازي

حضرت الاستاذ کی تربیت اور مردم سازی کا انداز بھی نرالانف وہ خود بھی ہمیشہ اینے علمی تصنیفی اور اصلاحی کاموں میں مصروف اور غیر ضروری ملاقا توں اور ملنے جلنے سے دور نظر آتے تنصاورا پے شاگردوں اور متعلقین کو بھی اس کی تلقین کرتے تنصے.

گرت ہوا است کہ باخطر ہم نشیں باثی نہاں زیشم چو آب حیوان باش ترجمہ ومفہوم''اگر تمہیں خصر کے ہم نشیں ہوئے کا شوق ہے ،اتو سکندر (ونیا اورانال دنیا) کی نگا ہوں ہے آب حیات کی طرح وشید ورہو۔'' راقم نے دارالعلوم و بوبند کے زمانہ کتیم بیں اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ جن اس تذہ یا طلبہ کو حضرت والاً سے قرب و تعمل کی سعادت نصیب ہوئی ،اللہ تعالیٰ نے ان کو ترقیق طلبہ کو حضرت والاً سے قرب و تعمل کی باعلی بمتی اور و نیوی زندگی کی پر فار واد ہوں کو عبور کرنے کی صداحیت عط قرمائی رحضرت ادامت ذکی مروم سازی کے چند واقعات نمونے کے طور پر چیش کیے جارہے ہیں:

آپ کی مردم سازی کا پہلا واقعہ

تظلمی سال ۲ ۴۴ ه-۳ ۴۴ او کے درمیان شریب احقر کا دارالعلوم دیو ہند بیس مدرس کی حیثیت ہے تقر رہوا ، تو اس وفت کے ناظم تعلیمات حضرت الاس ذمولا نار پاست بجنوريٌّ نے دفتر تعليمات بلاكر مجھے ديہ جانے والے اسباق ہے متعلق ميري رائے معلوم ک۔ بیں چونکہ نیائی فارغ انتصیل تھ اور تدریس کے میدان میں پیش آنے و کی مشکلات کا کوئی انداز وی تجربہ نیوں تھا،عمر بھی صرف بیں سال کے لگ بھگ تھی ،ادھر شاید و ماغ اس زعم یں بھی مبتلہ تھا کہ ایک طرف میں نے دورہ حدیث میں پہلی بوزیشن حاصل کی ہے اور دوسری طرف درس نظامی کےموجودہ نصاب میں شامل مروجہ کتابوں کےعلاوہ منطق وفسفہ اور دیگر فنون کی پکھھا کی کتابیں بھی اپنے علاقے کے جیدالاستعدادعدہ کے یاس پڑھی ہیں جو آج كل كم بى يرُ صالى جاتى ہيں، لہذا درس نظامی كي كوئى بھى كتاب ان شاء القدميرے لئے مشكل نہیں ہوگ ۔بہرصورت! تا تجربه کاری المکه نادانی پر بنی مذکورہ بالازم کے تحت میں نے حصرت الاستاذ مولا نار باست على صاحب بجنوري سے جواباً عرض كيا حضرت أآب جو بھي اسبق سروفر ما كيس ك، ش ان شاء الله يزه، ول كان لو ابتدائي ورجات كاسبال عد مجھے کوئی دل شکنی ہوگ اور نہ ہی کچھاہ ہر کے درجات کے اسباق سے تھبراہٹ ہوگی میرا جواب س كر حصرت مول نارياست على صاحب مين المناحس ، مييذي اوروو كمايي ان کے علاوہ جن کے نام یو فہیں رہے، جھ ہے متعلق کر کے اپنے یاس نوٹ کر میں 'تا کہ آ گے ان کا اعلان آ و بزاں کیا جائے۔شل دل دل دل شن خوش ہور ہاتھا کہ مجھے تو ابتداء ہی ہے تر تی منے گی۔ اتفاق ہے اس وقت ای تک حضرت الدستاؤ مفتی سعید احمد صحب پان پورگ دفتر افغیمات تشریف رائے اور جھے ناظم تغلیمات حضرت موں تا ریاست علی صاحب ؓ کے پاس و کی کر انداز و لگایا کہ انہوں نے جھے اسباق کے سلیلے جی بادیا ہوگا ، او ناظم تغلیمات صاحب ؓ سے دریافت فرمانے گئے کہ اس کو کون ہے اسباق و سے دیئے محضرت ناظم صاحب ؓ فرمانے کے کہ اس کو کون ہے اسباق و سے دیئے محضرت ناظم صاحب ؓ فرمانے کے کہ اس کی دائے وریافت کرنے کے بعد جی نے دکورہ بالد اسباق اس کے نام مکھ دیئے ہیں۔ مفتی صاحب ؓ نے ہذہ ہے کہ ماتھ اختار ف کرتے ہوئے قربایا کہ اس کو کہ کہ اس کو ہرگز نددیں ، ورندا کے جل کریے کا میں بدری ٹیس بن سے گا۔ مناسب یہ ہوگا کہ سال اس کو ہرگز نددیں ، ورندا کے جل کریے کا میں بدری ٹیس بن سے گا۔ مناسب یہ ہوگا کہ سال اول جس ' دخوجر'' ، سال دوم جس' ' علم الصیفہ'' ، سال سوم جس' دشرح تہذیب' ' اور سال و جہارم جس' ' اصوب النتاش'' یوسم العلوم'' کے اسباق اس کو دے دیئے جا تیں ۔ پھر جھے خاطب بنا کرفر باب '

"مولوی صاحب! دوہ تیں تجھ ہوائیک ہات تو ہے کتاب کو جھ نااوردوہری ہات ہے کتاب کو جھ نااوردوہری ہات ہے کتاب کو سمجھ نا کا فی نمیں ہوتا ، بلکہ مدرس کو سخت محنت اورابتدائی درجات سے پڑھانے کی ضرورت ہوتی ہے ، تنب جا کر وہ کا میاب مدرس بن سکتا ہے ، تنب مارید خیال کہ جو کتاب میں خود بجھ رہا ہوں وہ طالب علم کو بھی برآس نی سمجھ سکول گا فلط ہے۔"

حفرت ناظم تعلیمات صاحب چونکد حفرت مفتی صاحب کی رائے کو بہت اہمیت دیتے تھے اس سے ان سے انفاق کر لیا اور ان بی کے بتائے ہوئے اسباق میرے نام کردیئے ۔ مجھے بھی اپنی نا تجرب کاری کا اندازہ ہوگیا اور دونوں کے ، تفاق سے جو اسباق طے ہوگئے تھے اپنی سے دت بچھ کر شروع کر ادیئے۔ اسباق شروع کر ادیئے کے بعد بہت جلد اندازہ ہونے لگا کہ حفرت مفتی صاحب کا مشورہ میرے تن میں ب حد مفیدر ہا اور ایقینا فالی الذہن طلبہ کو سمجھانے کے لئے بڑی محنت اور تیاری کی ضرورت ہوتی ہے اور اس بات کا بھی یقین ہوگی کہ اگریس ابتداء بی سے او برک کتابیں لے لیٹا تو بڑی مشکل بی پھن جاتا۔

مردم سازی کے جذبات پرجی حضرت مفتی صاحب کی مندرجہ بالانسیحت و
مشورے کا فاکرہ آج تک محسول کرتار ہتا ہوں اور قارغ ہونے واسے طلب کو ہمی برسال کے
آخر میں اس کی روشی میں یہ مشورہ و بتار ہتا ہوں کہ کا میاب مدرس بننے کے لئے ابتدائی
کتابوں سے قدرلیں کا آغاز سیجے اور پھر بتدریج او پرجانے کی کوشش سیجے۔ اگر کوئی شخص
شروع بی سے او پر کی کتابیں بینے کی کوشش کرتا ہے تو وہ مقبول مدرس نہیں بن
سکتا ، مولانا جدال الدین روئی نے خوب کہ ہے:

مرغ پُر ناڙستہ چوں پُرال شود طعمہ ہم سرمیہ درّال شود ترجمہ ومفہوم۔''پر نکلنے سے پہلے جو چوزہ اڑنے کی کوشش کرتا ہے ،وہ مچاڑنے والی بلی کالقمہ بن جاتا ہے۔''

حضرت مفتی صاحب ؓ کی مردم سازی کا دوسرا واقعه

دارالعلوم دیوبند میں بدرس کی حیثیت ہے احظر کی قرری کے بعد کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ امتحان بال (دارالحدیث تحق فی) بیس تحریبی امتحان بہور ہاتھ اور مدرسین حضرات عمرانی فرمار ہے تھے، بیس بھی ایک حلقے کی گرانی پر ، مورض ، اس دوران جھے اپنے حلقے کے اندر یہ محسوس بوا کہ امتحان بیس بھی آپ بیس گفتگو کررہے ہیں ، بیس نے اپنی اندر یہ محسوس بوا کہ امتحان بین مشریک دوجا سب بھی آپ بیس بی گفتگو کررہے ہیں ، بیس نے اپنی ما تجربہ کاری اور فطری تیز مزاجی کے تحت پہر تحق سے بھی ان کی مرزنش کی ، جھے بیا نداز ہ بھی نبیس بوا کہ حضرت الاستاذ نے جھے، ان طلبہ کی سرزنش کرتے ہوئے دیکھ ہے ، کیول کہ وہ ایک دوسرے حلقے بی گفت فرمارہے تھے ، لیکن آپ نے اپنی دور بین نگا ہوں سے جھے وہ ایک دوسرے حلقے کی ظرف تشریف لائے اور جھے دیکھ ساتھ ، چن نچا ہستہ آ ہستہ گشت کرتے ہوئے میرے حلقے کی ظرف تشریف لائے اور جھے ایک ساتھ طرف کرے نبی کر یم صلی الشد عدیہ وسلم کی مندرجہ ذیل حدیث جو آمام مسلم نے اپنی سند کے ساتھ دھزے دیا تھی انتہ دیا ہے ، سنائی ۔

"اں الرعق لایکون فی شنگی الارانه ولاینزع می شنگی الاشامه." ب شک نرمی ایک ایک چیز ہے کہ جب وہ کی معاضے میں شامل جو جاتی ہے تواس کو خوبصورت بنادیتی ہے اور اگر اسے کی معاضلے سے انگ کردیو گیا جو تو وہ معامد گرخ جاتا ہے۔"

صدیث سنے کے بعد حضرت الاستاذ کے فرمایا کہ ''دیکھوا یہ بات تو اپنی جگہ

پردرست ہے کہ استاذ کا رعب و وقار طلب کے ذہنوں ہیں قائم رہنا چاہیے اور وہ طلبہ کے ساتھ

ا تنا بِ تکلف ندہ وجس سے اس کا رعب ووقار جاتا رہے ، لیکن میہ بات بھی یا در کھنی چاہیے کہ

بلاضر ورت خت لہجہ یا سخت رویہ اختیار کرنا ، استاذ وشا گرد کے درمیان قائم شفقت وعقیدت

کے اس دشتے کے لئے نقصان وہ ثابت ہوسکتا ہے ، جس کا برقر ارر ہنا ضروری ہوتا ہے ، جب

کے اس دشتے کے لئے نقصان وہ ثابت ہوسکتا ہے ، جس کا برقر ارر ہنا ضروری ہوتا ہے ، جب

کے اس دشتے کے این مضبوط بنادیتی ہے۔''

راتم الحردف كامزج فطری طور پر پچھ تیز واقع ہواہے البتہ حضرت الاستاذکی مذکورہ بالانسیحت كابیا اثر اس وقت ہے آج تک محسول كرتا ہوں كہ جب بھى كسى محاطے میں تیز مزاجى كا غلبہ ہونے لگتاہے تو حضرت واں كی نفیحت یاد تی ہے اور زمى اختیار كرنے كی كوشش كرتا ہوں اور گر بروفت نرى اختیار شركر كا تو پھر ندامت وشرمندگی ضرور ہوتی ہے جو كوشش كرتا ہوں اور گر بروفت نرى اختیار شركر كا تو پھر ندامت وشرمندگی ضرور ہوتی ہے جو آئے ہے۔

حضرت الاستاد كي مردم سازي كا تيسر اواقعه

دارالعلوم دیوبند کے اسلاف و اکابر کی طرح حضرت ال ستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری قدس سرۂ کی تربیت ورجال سازی کابیت لم تف کہ وہ اپنے شاگر دول کی پوشیدہ صلاحیتول کو تلاش کرتے ہوئے ابھارنے ادر بروئے کا رلانے کی کوشش فر «تے تھے اس سیسلے کا کیک واقعہ سپر قلم کیا جارہا ہے

دارالعلوم دیوبند میں مدرس کی حیثیت سے جب احقر کا تقریمل میں آیا ،تو دارالعلوم کے نظام کے مطابق تدریس کے ساتھ ساتھ دارالا قامد کے ایک صلفے کی نظامت ہی جھے ہے متعاق کروی گئی ، پچھ عرصہ گزرنے کے بعدا پنے علقے کے بعض انتظامی امور سے متعاق ایک مفصل تحریبیں نے حضرت موں نامرغوب الرحمن صاحب مہتم دارالعلوم دیو بند کے نام تکھی ہیں کی اردوز بان چوں کہ کافی کمزورتھی 'اس لئے بچھے اپنی اس تُوٹی بیموٹی تحریب رول بیس شرم بھی محسول موری تھی کہ پنتہ نہیں میری تحریبی متعصد حضرت مہتم صاحب کے سامنے واضح بھی ہوئے گا پنہیں؟ بہرصورت الی تر دو کے ساتھ ہی بیس نے اپنی تحریب پیش مصاحب کی محسوب سے باس جھے کرادی 'تا کہ وہ مناسب وقت میں اسے حضرت مہتم صاحب کی خدمت میں ہیں گئی کردیں۔

انفاق ہے جس وقت میری فدکورہ تحریبیش کارصاحب کے ذراید حضرت مہتم میں صحب کے سامنے چیں ہورہ تھی اس وقت حضرت مفتی صاحب بھی وہال موجود تھے اورانہوں نے بھی اسے ملاحظہ فر ایا تھا، جس کا جھے کوئی پیٹنیں چل سکا تھا۔ پھی مصرگز رنے کے بعد حضرت مفتی صاحب نے ایک مناسب موقع پر جھے نے فر مایا کہ جمہارے اندر لکھنے کی صدحیت موجود ہے تم اپنی اس صلاحیت سے کام بیتے ہوئے بھی نہ کچھ کھنے کا سلسلہ شروع کر در بیل جہران ہوگی کہ بیل نے آئے تک نہ تو کوئی رس لہ لکھا ہا اور نہ بی کی مقالہ تو لی یک مفالہ تو لی میں کرد میں جہران ہوگی کہ بیل نے آئے تک نہ تو کوئی رس لہ لکھا ہا اور نہ بی کی مقالہ تو لی یک مفالہ تو لی میں کوئی رہے ہیں کہ بیل کہ میں مقالہ تو لی میں کہ میں جھروں کرتا ہوں ، پیٹ نہیں مضمون نگاری بیل و پر میر سے اندر لکھنے کی صلاحیت کا تذکر وفر ادر سے جیل جیل ای سوچ میں تھا کہ حضر ت اللہ تا میں امور سے متعلق جو ایک تج رکھی تھی و مہتم صاحب نے نام دارالہ قامہ کے انظامی امور سے متعلق جو ایک تج رکھی تھی و مہتم صاحب نے جھے بھی وکھائی مضافحیت موجود ہے ، لہذا تم اس صفحیت کوضائع میں کرتا ہوں کہ تھا ہے اندر مکھنے کی صلاحیت موجود ہے ، لہذا تم اس صفحیت کوضائع میں کرتا ہوں کہ تاہ اس صفاحیت کوضائع میں کرتا ہوں کرتا ہوں کہ تبدارے اندر مکھنے کی صلاحیت موجود ہے ، لہذا تم اس صفحیت کوضائع میں کرتا ہوں گا

حفرت الاستاذ مفتی سعید احمد صحب پائن پوری قدس سرهٔ کی فدکوره بال فیتی افیدت پراگر چهانی ففات کی وجد می ممل طور پر عمل بیمان موسکا تا بهم اس کی برکت سے بیس نے ایسے اندراتی جمت ضرور محسوس کی ہے کہ اس وقت سے تن تک اللہ کی توفیق سے بیس نے ایسے اندراتی جمت ضرور محسوس کی ہے کہ اس وقت سے تن تک اللہ کی توفیق سے

کچھے نہ کچھ بھی تو عربی زباں میں ،وربھی اردوزباں میں <u>لکھنے کی</u> نوبت چیش آتی رہتی ہے۔

٥-ديني حميت و حق گوئي

مصلحت پہندی کے موجودہ دور میں حضرت الاستاذگی ایک خصوصیت ان کی دین جمیت وحل گوئی تھی۔ وہ خلاف شریعت کسی عمل پر خاموثی اختیار کرنے کے قائل نہیں سے اسے اکا بر کے مسلک سے بہٹ کر عصر حاضر کے تقاضول کے بہانے سے اگر کسی کی کوئی دائے سامنے بہتی تو آپ مالل اور پرز ورائد، ذیل اس کی تر ویدفر ہتے ۔ وین یا بیاسی جسوں میں تصویر کئی کا مسئلہ ہویا جائدار کی تصویر کے ساتھ سوشل میڈیا اور ٹی وی پر بلیخ وین کا موضوع ہوں خرارات پر کتے لگائے کا سلسلہ ہویا ہداری ویلید کے اندر مروجہ جید تملیک کا مسئلہ ہویا ان سے ملتے جاتے بچھ دیگرا یسے مسئل ہول جن بیل قرآن وسنت کی تعلیمت اوراپنا اکا بر کے مسلک سے بہٹ کرتسائل سے کا مراج وہ باجورہ آپ مضبوط دالائل کی روشنی میں برمصبحت کو بالد نے حاق رکھ کر ان امور کی مخالفت فر ہتے ۔ آپ کی بعض شراء سے بچھ اہل علم حضرات بالد نے حاق رکھ کر آن امور کی مخالفت فر ہتے ۔ آپ کی بعض شراء سے بچھ اہل علم حضرات بالد نے حاق رکھ کر آپ ایک تن گواور صاف اگرا تھا تھ دین ہیں ، جو بچھ فر ماتے ہیں وی جی جیت کے تت فر ہتے ہیں ۔ خلاصہ یہ ہے کہ آپ حق میں موجود فیل میں شاعر مشرق علامہ قبال کے مندرجہ فیل شعر کے مصداتی تھے۔ گوئی میں شاعر مشرق علامہ قبال کے مندرجہ فیل شعر کے مصداتی تھے۔ گل میں شاعر مشرق علامہ قبال کے مندرجہ فیل شعر کے مصداتی تھے۔ گوئی میں شاعر مشرق علامہ قبال کے مندرجہ فیل شعر کے مصداتی تھے۔

آ کین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی اللہ کے شیرول کو آتی شمیس روبانی

احقر کے اوپر حضرت الاسٹاذ ؓکے بیے شمار احسانات

رواں بندر ہویں صدی جری کے پہلے سال ۱۹۴۱ھ کو احقر بے سروسامانی کی حالت میں دارالعلوم دیو بند میں دورہ حدیث کے طالب علم کی حیثیت سے داخل ہوا۔ طاہری ہے سروس مانی مفریب الوطنی اور مقامی زبان سے ناوا تفیت کے باجود اللہ تعالی نے اسے انعام سے انواز اجن کا تضور بھی مجھ جیسا تھی دامن و بے حیثیت حالب علم

نہیں کرسکتا تھا۔اللہ تعن کی کے الحامات ہیں ہے ایک اہم العام بیرتھ کہ اس نے میرے اسا تذہ گرام اور بالخصوص حضرت مفتی صاحب ؓ کی خصوصی شفقتیں میری طرف متوجہ کراویں۔

حضرت مفتی صاحب ہے جہاں دارائدیث بیں اپنے دوسرے شاگردوں کے ساتھ ساتھ اپنے فار جی اوقات بیں نظام ساتھ ساتھ احتر کو بھی حدیث کی متعدد کر بیں پڑھا کیں ، وہاں اپنے فار جی اوقات بیں نظام الاوقات کی رعایت کے ساتھ حاضر خدمت ہونے اوراستفادہ کرنے کی خصوصی اجازت سے بھی نوازا۔ احتر کو دوران مطالعہ جو اشکالات در پیش ہوتے ، ان کو خدمت بیل جا کر پیش کرتااور آپ نہایت توجہ کے ساتھ ساتھ ساتھ اورا طمینان پخش جو اہات سے نواز تے۔

اشاره بالسبّاب كمسئك بيس راجنمائي

احقرف فقد کی کتابیں اپنے عداقے کے علائے کرام سے پڑھی تھیں، وہ علائے کرام شہد کے وقت اشارہ بالسبا ہدکے قائل نہیں تھے اور دلیل میں بعض فقہائے احتاف کی عبرتیں اور بالخصوص حضرت مجد دالف ٹائی شخ احمد سر بندگی کے ایک مفصل مکتوب کو پیش کرتے تھے جس میں اشارہ بالسبا ہد کی حدیث میں تاویل کرتے ہوئے فقہ ختی کی مختلف کرتے تھے جس میں اشارہ بالسبا ہد کی حدیث میں تاویل کرتے ہوئے فقہ ختی کی مختلف کتابوں کے حوالوں کے ساتھ اس اشارے کو منع کیا گیا ہے۔ (مکتوبات امام ربانی ، دفتر اول ، مکتوبات امام ربانی ، دفتر اول ، مکتوبات امام ربانی ، دفتر

وارانعلوم دیوبندجانے ہے اللہ جہاں احقر نے درجہ موقوف عدیہ پڑھتے ہوئے مشکوۃ شریف میں اپنے استاذک ہے اس صدیث کی اوراستاذکتر م نے اس صدیث کی شریف میں اپنے استاذک ہاں اشارہ بالسبا بہ کوسنت قرار دیا ہۃ میں نے طالب علمانہ شکال ڈیش کرتے ہوئے حضرت مجددالف ٹائی کے فدکورہ کمتوب اوراس میں درج شدہ تحقیق کا حوالہ دیا اوراس کا جواب اپنے استاذ محترم ہے جابا استاذ محترم نے جواب دینے اور بحص مجھ نے کی کوشش فرمائی الیکن میرے ذہان میں اس جواب سے متعلق مزید اشکالات بیدا ہوتے رہاوریا دیا ویا تاہے کہ وال وجواب کاسلسلہ بیدر فون تک جاری کی محمل کن نہ دری دوال وجواب کاسلسلہ بیدر فون تک جاری دری دوری کے دی کوشش فرمائی نہ ہوں کے دینے اس کے کہ وال وجواب کاسلسلہ بیدر فون تک جاری دوری دوری کے دینے کہ محمل کن نہ دوری دوری کے دوری کے دینے کے دوری کے دوری کے دوری کے دوری کے دوری کے دوری کے دینے کے دوری کی کوشش فرمائی دینے کے دوری کے د

ا گلے سال جب دارالعلوم دیو بندیں دورہ حدیث کے حالب عم کی حیثیت ہے احظر کو داخلہ طا اور وہاں کے ماریہ کا رحدیث نصرات کے پاس حدیث پڑھنے کا موقع میسر ہوائو حضرت الدستاذ مفتی سعید صاحب پالن پورگ نے حدیث کی متعدد کی بیل پڑھا کیں۔ حضرت مفتی صاحب کے پاس کہا ہو جب اشارہ بالب بدوال حدیث پڑھنے کا موقع طابق احقر نے میس بھی حضرت مجددالق ٹائی کے فدکورہ کمتوب کے حوالے ہے اشکال موقع طابق احقر نے میس بھی حضرت محددالق ٹائی کے فدکورہ کمتوب کے حوالے ہے اشکال بیش کیا ،حضرت اداستاذ نے اس مسئلے کو تفصیل طلب قرارہ ہے جو سے سبق کے بعد اپنی رہائش گاہ ہر مجھے ملنے کا تھم دے دیا۔

جب مقررہ وقت پراحقر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اطمین ن کے ساتھ میرا اشال سن اور پھر خدا وا وصلاحیت اور بے نظیر انداز تفہیم کے ذریعہ محققین احناف اور کا بردیو بند کا مسلک بیان کرتے ہوئے ندکورہ کمقوب کا ایس محقق نہ جواب پیش فرما یا جس سے میرا ذہن بالکل مطمئن ہوگی اور صرف بجی نہیں کہ میں نے اگلی ہی نمی زمیں اشارہ بالسباب کی سنت پر عمل شروع کیا ، بلک آ گے چل کر اللہ کی توفیق ہے اسپنے علاقے کے دوسرے بے شار کو سات پر عمل شروع کیا ، بلک آ گے چل کر اللہ کی توفیق ہے اسپنے علاقے کے دوسرے بے شار لوگوں کو بھی اس سنت برعمل کرنے کے سئے آبادہ کرتارہ اور آن جسک سے سسمہ جاری ہے۔

امامت و تدریس میںان کی راهنمائی

احقر کو دورہ حدیث کے ساب دارالعلوم دیوبندگی مسجد میں امامت و خطابت کی فرمدداری اورفراغت کے بحد تدریس کی فرمدداری بھی سپر دکر دی گئی۔ان دونوں میدانوں میں اپنی ہورگ کی ۔ان دونوں میدانوں میں اپنی تمام اسا تذہ کرام اور بالخصوص حضرت الاستاذ مفتی سعیدا حمدص حب پائن ہورگ کی را ابنمائی قدم قدم پر شائل حال رہی ۔ان کی خصوصی توجہات دشققتوں کی برکت سے جھے جیسا مغفل وہتی دامن شخص بھی ایک طرف آتو نحویر ۔۔تدریس کا آعاز کرتا ہوا آگے بوھتار ہا اور آج دورہ حدیث کی گنا ہیں پر معاربات اور دوسری طرف ایک بودی مجدین امامت و خطابت کی دورہ حدیث کی گنا ہیں پر معاربات اور دوسری طرف ایک بودی مجدین امامت و خطابت کی فرمدوں کی معاربات اور مبارک دعا تمیں شائل حال نہ ہوتیں تو جہات اور مبارک دعا تمیں شائل حال نہ ہوتیں تو نظا جرابیہ نہیں ہوسکتا تھا۔

حفظ فرآن میں احقر کے اوپر حضرت مفتی صاحبؓ کاعظیم احسان

اوپرعرض کیا جاچکاہے کہ فراغت کے بعد دارالعموم دیوبندی ہیں مدرس کی حیثیت سے احقر کا تقر رہوا۔ تدریس کے دوران ہیں نے محسوس کی کہ مدرس اگر ہ فظافر آن شہرہ ہوتو تدریس ہیں اسے دفت ہیں آئی ہے ،اس کے علاوہ دارالعلوم و بوبند کے وحول ہیں حفاظ قر آن کی کثر ت کود کھے کر بھی حفظ قر آن کا ایک واولہ دل ہیں پیدا ہوچکا تھ ، ہمذا دی نے جانا کہ تدریس اور محبد دارالعموم کی امامت اور دارال قامہ کے ایک حلفتہ کی نظامت کے ساتھ ساتھ فور جی وقت ہیں حفظ قر آن شروع کروں۔ البتہ ندکورہ بالامعروفیات کے باوجود حفظ قر آن جی شخص معبد احمد سے بان بوری قدس سرف کی خدمت ہیں مشورہ کرنے کے لیے ان کی دہائش گاہ برح ضر صاحب یالن بوری قدس سرف کی خدمت ہیں مشورہ کرنے کے لیے ان کی دہائش گاہ برح ضر موا اور حفظ قر آن کے لئے اپنی رخبت واراوے کا ظہر کیا۔

 کی تو نیق سے میٹوں کی مکس پابندی کروں گا۔حضرت سنے فر مایا جاؤاور آئ ہی سے قر آن کی آخری منزل سورہ '' ق' سے حفظ کرنا شروع کرواور کل فلاں وقت کو ایک منٹ کی تقدیم و تاخیر کے بغیر میرے پاس آناء میں من اوس گا۔

حضرت الستاذی بدایت کے مطابق پروزیکشنبہ بتاریخ ۲۸ رصفر ۱۳۰ احدمطابق مرادیمبر ۱۹۸۳ مورہ نقل کی توفیق اور حضرت الستاذی شعصوصی توجہ وعنایت سے احقر حفظ قرآن بیس مصروف ہوگیا اورائند تعالی کی توفیق اور حضرت الستاذی شعصوصی توجہ وعنایت سے ایک س س تین میننے کے اندر فدکورہ بالا مصروفیت کے باوجود پروز دوشنبہ بتاریخ الرجہ دی الثانیہ ۱۹۸۵ حفظ قرس میں کم مل اور شدم کو آموخند حضرت الستاذی کو ہوگیا۔ اس پورے عرصے بیس روزانہ فجر کے بعد سبق اور شدم کو آموخند حضرت الستاذی کو سنتا تار ہااوروہ سنتے رہے ، جعہ کو بھی نافہ بیس ہوتا تھا ، بلکہ جب قرس کریم کی ایک منزل کا حفظ کمل ہوگیا تو بھر جعہ والے دن سبق کے علاوہ ایک یوری منزل بھی سنتے تھے۔

اس طویل عرصے کے اندراحقر نے یہ بھی تحسوں نہیں کیا کہ حفزت الاستاق اپنی عدیم الفرصتی کی دور سے بورہ ہوئے ہیں ، بلکہ حفظ کلمل ہوئے کے بعد بھی دوز اسٹر وع بیس ڈیڑھ پر ماور پھر دو پارہ جھا نیز سے بنتے دہاور ماور مضان ۵۴ اھ تک روز اسٹر وع بیس ڈیڑھ پر ماور کھر دو پارہ جھا نیز سے سنتے دہاور ماور مضان ۵۴ محراب ان بی کے مشور سے دارالعلوم کی مجد بیس سنادوں ۔ دمضان کے بعد بھی شروع بیس روزانہ ٹی مور اند ٹیڑھ پارہ اور بعد بیس روزانہ تین پارے احقر سے سفتے رہے بیبال تک کے بروز پیشنبہ مرصفر ۲۰ میں مطابق ۴ میں مورانہ کا ایک معمول بنا کر اپنی پوری زندگی ضرورت نہیں رہے گی بتم خود پابندی کے ساتھ روزانہ کا ایک معمول بنا کر اپنی پوری زندگی قرآن پاک کی پابندی بھی کرو۔ فرآن پاک کی پابندی بھی کرو۔

پاکستان واپسی کے بعد بھی فندم فندم پر آپ کی راهنمائی وارالعلوم و يوبندست پاکتان واپسی کے بعد بھی تدریس کا معاملہ ہو يا امامت کاءا نِن زَمْر کی کے لئے مناسب طریقہ کار کی تلاش ہو یا کوئی سمی اشکال ور چیش ہو، حالات حاضرہ کے تحت کی ابھی کاس مناہو یا زندگی کے نشیب وفراز بٹر کمی مشکل کا احساس دامن گیر ہو، پڑھنے لکھنے کا طرزعمل ہو یا اشاعت کتب کا ارادہ ،غرض مید کے جر ہر موقع پر حضرت الاستّاذے احتر رابطہ کرتا رہا اور حضرت را بنمائی فر ماتے رہے اور جھے یا دنہیں کہ حضرت والا کا کوئی بھی مشورہ ایسا رہا ہوجس پر جھے اطمینا ن نصیب نہ ہوا ہو یا اس کا متیحہ بقیمت ندرہا ہو۔

آپ کے وصاں کے بحد جہاں احقر سمیت بے ٹیار بہی خواہان وارالعوم ویو بند فکر مند ہیں کہ اب مادر علمی کو ایب جامع المعقول والمحقول شیخ الحدیث اور ایب متق وہ ہمت صدر المدر سین کیے میسر ہوگا؟ وہاں احقر ذاتی طور پر پریشان ہے کہ وہ اپنے علمی اشکالات کس سے حل کرائے گا؟ اور زندگی کے نشیب وفراز میں پیش آنے والے خورط سب امور سے متعلق مشورہ کس سے کرے گا؟ حافظ شیراز کی نے شایدا ہے تک کسی موقع پر کہا ہے :

مراد ِ دل ذکه جویم که غیست دلدارے که جلوهٔ نظر و شیوهٔ کرم دارد ترجمه د مفهوم. میں اپنا مقصد کہاں تلاش کردں؟اس سیے کہ کوئی ایب تسلی دیتے والا تورہائی ٹیس چس کی نگاہ میں جلوه کری اوراس کی عادت میں ہمدردی ہو۔''

تاہم الیک مسمان ہونے کی حیثیت ہے ہمیں اللہ کی رحمتوں سے ناہمیر نہیں ہونا جا ہیے ،اللہ تعالی دارالعلوم دیو بند کی بھی حفاظت فر، کیں گے اور حضرت الاستاذ کی دولاد و القارب اور متعلقین وجین کوبھی صبرجے ل عطافر ہا کیں گے۔ دہاڈ لک علی اللہ بعر بز۔

آپ کی ترقی و مقبولیت کاراز

راقم الحروف كى نظر ميں حضرت الاستاذ مولا نامفتى سعيد احمد صاحب پالن بورى قدس سر ذكى ترقيون اورغير معمولى مقبوليت كے دواہم اسباب بيں ، جنہيں اختصار كے ساتھو قلمبندكي جارہا ہے۔

۱ - رزق حلال کی برکت

احقر جس زمانے میں صفرت الاستاذ مفتی سعیدا حمد صاحب پائن پوری کے پاس حفظ قر آن کررہاتھ، اس زمانے میں ان کے والد ماجد جناب پوسف صاحب پائن پوری (متوفی الامزی قعدہ ۱۳۸۲ھ) جو اینے گاؤں میں قیام پذیر سخے ،چند دن کے لئے دیو بند تشریف لائے شخے اورائے مصاحب پائن پوری کے مال مقیم شخے۔احقر چونکہ روز اندان صاحبز ادے حضرت الاستاد مفتی سعیدا حمصاحب پائن پوری کے ہال مقیم شخے۔احقر چونکہ روز اندان کے مکان پرقر آن سنانے کے لئے حاضری و بیتاتھ، اس لیےان کے والد ماجد سے جب تک وہ حصرت الاستاذ کے پائی مقیم رہے چشو ملا توا تھی میسر ہو کی اوران سے واقعیت کا موقع نصیب ہوا۔وہ باضا بطہ عالم مینا کر چہنیں سے اور ہوا پی اورا دکی تعلیم و تربیت پراتی توجہ دی تھی کے میزادہ سب کو حافظ و عالم بنادیا تھے۔

ایک ملاقات کے دوران ٹی نے جناب یوسف صاحب پان پورگ ہے عرض کیا کہ۔ آپ کتنے خوش قسمت ہیں کہ اہلد تھی گئے جناب یوسف صاحب پان پورگ سے عرض کیا کہ۔ آپ کتنے خوش قسمت ہیں کہ اہلد تھی گئے آپ کو حفرت ایاستاذ مول نامفتی سعید احمد صاحب پان پوری استافی صدیت دارالعوم دیو بتد اور حضرت مولانامفتی محمد امین صاحب مدرس دارالعوم دیو بند جیسے صاحبز ادوں کی نقمت ہے نواز اہے، جب کہ آپ خود باض بطالم بھی نہیں ہیں ، آپ بیاتو بتاد ہی کہ آپ کے صاحبز ادول کی کامیالی کا اصل راز کیا ہے؟ انہوں نے فرمایو کہ بیتو القد تھالی ہی کافضل وکرم ہے ادراللہ بی اصل رارکو جانتا ہے، ہیں اتنا کہ سکتا ہوں کہ الحمد اللہ ہیں نے اسے علم کے مطابق اپنے بچوں کوا کیا تھے بھی حرام یا مشکوک ردنری کانہیں کھلا یا ہے اور پھراپنا کی قصہ سنایہ جس کا ظامد بیتھ:

فدمت كرتا تخار أبك وقعه فخدين حضرت موزا تابدرعام صاحب ؓ نے فر داما کہ الوسف التہماری براوری کے لوگ بہت التھے لوگ ہیں الیکن ان میں ایک خافی ایک ہے جس کی بنیاد پر پیس به زیر مکتابوں کدان بیس کوئی احجهاعام بعدائبیں ہوگا، وہ سب کے سب بنیوں کے سودیش کھنے ہوئے ہیں جس کی وجہ ان کی آمدنی حرام ہے، حرام اورناها نزغذا كعاكر اتحاعام يعانيس بوسكنا البذا اكرتم عاہے ہوکہ آ کے چل کرتمہارے ہے اچھے عالم ہنیں تو حرام اورنا جائز بال ہے خود بھی پر تیز کرنا اوراوں و کو بھی بحانا میرے والد (محفرے مفتی صاحبؓ کے داوا) نے بھی چونکہ بدول ہے سودی قرضہ لیا تھا اس لیے حضرت مولا ٹابدی کم صاحب کی مات من کرمیں نے ان ہے اس سودي قرضے سے حال چھڑ نے فا تقاف كر الكن ووري مجیوری بٹاکر میری بات نہ مان سکے اور جھے الگ کرویاء میں نے اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر رہیر کرلیا کہ حاہے مجموفار ہوں مگر حرام ما مشکوک مال کو ماتھ مہم لگاؤں گا ہ تا کہ شرخیس پڑھ سکا میری اول وتو ان شاءاللہ تقال يزه كراجهاعام بن عكى وينانيديس في بي بى محنت ہے کما ناشر و ع کسا بنو دہھی حرام وسکنکوک آبد فی ہے ييخ كي كوشش كي اوراولا دكو يحي اس عديديا وران كي تعلیم بر توجہ وی بھی کے متع میں ایک میٹے کے علاوہ اللہ تعالى في سيكوما فظ دعالم يناديات

راقم الحروف كہنا ہے كەحفرت مفتى صاحب تك والد ماجدكى تربيت ونيك

جذبات کا بیاثر تھا کہ آپ نے بھی ہیشہ قتاعت واستغتاء کے ستھ زندگی گزارتے ہوئے
اپنے آپ کو اور اپنی اولا و کو مشکوک آبدنی سے دور رکھا۔ اوپر عرض کیا ج چکا ہے کہ آپ نے
فارغ ہونے کے بعد نو سال تک ' دارا بعلوم اشر فیہ' را ندیر بیس پڑھایا اور ۱۳۹۳ اے کو دارا بعلوم
و بو برند بیس آپ کا تقر رہوا۔ آپ اس دوران ، یک معمولی مشاہر ہے پر اکتفا کرتے ہوئے
شب و روز مطالعہ ، تدریس اور تھنیف د تالیف بیس مصر دف رہتے ۔ تدریس کے ابتدائی دور
میں فاقوں کی نوبت بھی پیش آئی ، لیکن آپ نے ہمیشہ صبر وتو کل سے کام لیا اور جب الندائی الی
میں فاقوں کی نوبت بھی پیش آئی ، لیکن آپ نے ہمیشہ صبر وتو کل سے کام لیا اور جب الندائی الی
میں فاقوں کی نوبت بھی پیش آئی ، لیکن آپ نے ہمیشہ صبر وتو کل سے کام لیا اور جب الندائی الی
میر درت ایک آبدنی کا سلسلہ بن گیا تو آپ نے سام ۱۳۲۳ ہے کو آب بعد و ایس میں میں سے دارالعلوم اور پر بند میں تقر ری ہے قبل ' دارالعلوم اشر فیہ کو لوٹا دی اور دارالعلوم اور پو بند میں تقر ری ہے قبل ' دارالعلوم اشر فیہ کو لوٹا دی اور پھر اپنے
دارالعلوم اشر فیہ کو لوٹا دی اور دارالعلوم دیو بند میں تقر ری ہے قبل ' دارالعلوم اشر فیہ کو لوٹا دی اور پھر اپنے
دوسال تک بند فی اللہ دین کی خدمت میں مصروف د ہے دارالعلوم اشر فیہ کو لوٹا دی اور پیکر اپنے وصال تک بند فی اللہ دین کی خدمت میں مصروف د ہے۔

ایک وفد حضرت السناڈ نے خود مجھے فرمایا کہ میرے وید ماجد کا مشا تو یہ تھی کہ میرے وید ماجد کا مشا تو یہ تھی کہ میں ابتدہ تی ہے دور میں کہ میں ابتدہ تی ہے بلامشاہرہ پڑھا تا بائیکن میں نے بیسوچ کہ میری طالب علمی کے دور میں تو والد صاحب بی اپنی محنت کی معمولی آمدنی ہے جھے پر خرج کرتے رہے ،اب تدریس کے دوران بھی وہ بی جھے پر اور میری اول د پر خرج کرتے رہیں ، بیرمناسب نہیں ،لہذا میں مشہرہ لینے کے لئے آمادہ ہوگیا تھ ،لیکن بیزیت کی تھی کہ اگر اللہ تعالی نے تو فیق دی تو اپنے والد کے بینے کے لئے آمادہ ہوگیا تھ ،لیکن بیزیت کی تھی کہ اگر اللہ تعالی نے تو فیق دی تو اپنے والد کے مشا کا خیال رکھتے ہوئے سار اوصول کیا ہوا مشہرہ وہ اپنی وٹادون گا۔

العرآن كريم سي والهافه تعلق و محبت كاكر شهه معرت الاستاذ كريم سي والهافه تعلق و محبت كاكر شهه معرت الاستاذ كرم تبويت عامداوركامييول كاليك اجم سب احترك نظرين قرسن ياك يدان كي والها فدمجت ووابطى تتى دارالعوم ديو بندك زمان كيام بن احتر

نے بارہا یہ مشاہرہ کیا ہے کہ جب کوئی شخص حفرت والا کے سامنے تلاوت شروع کرتا ہوہ خود تلاوت شروع کرتا ہوہ خود تلاوت بیل مصروف ہوجاتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ آپ کا تل ہری وباطنی تعلق سب سے کمٹ کرصرف اللہ تعیٰ اوراس کی کتاب سے جڑ گیا ہے ، آ نسوروال دواں اور چہرے کا رنگ بدل ہوا نظر آتا حضرت والا کی فدکورہ کیفیت کو یاد کر کے آج تک بیل سوچنار بتا ہول کہ اگر زندگی بیل صرف ایک وقعہ بھی ہمیں ایس کیفیت نصیب ہوجائے توش بیدہ مرابیز ایارہ وجائے الیکن بات بیہ کہ ڈ ذلک فصل الله بیؤ تیه من بیشا، "۔

احقر جب حضرت الاستاذ کے قرآن پاک سے تعلق کو نبی کر پیم صلی اللہ علی وسلم کی مندرجہ فریل ملکی اللہ علی وسلم کی مندرجہ فریل جسی حدیثوں کی روشنی میں ویکھا ہے تو سیسجھ بیس آتا ہے کہ حضرت الاستاذ کی البانہ محبت تھی ترقیب اور ہے مثال محبوبیت ومقبولیت کا ایک اہم راز قرآن پاک سے ان کی والبانہ محبت تھی اکیوں کہ ان حدیثوں کی روشنی میں یہ بات واضح ہوج تی ہے کہ قرآن سے تعلق ومحبت اللہ تعیالی کے قرب کا سب سے اہم فر راجہ ہے۔

المام يخاري في مروايت مصرت الوجرية في كريم صلى القدعاية وسلم كاارش وقل كياب.

"له یادن سه سفی عرادن سی صلی الله علیه و سله یتعلی با نقرآن" لیمی "الله نق کی نے کوئی چیز تمیل می جی اس نی کی می جوقر آن پاک ترخم سے پڑھتا ہے "۔ (یفاری شریف ج ۲۰۸ می ۵۵)

اوراه مرتر فرن في بروايت حفرت ابواه مرات مل القدعيد ومعم كابيار شاد فل كياب

''و مانقرب العادين الله بمثل ما حوح مه يعنى القراب'' ليتن 'اور بندول في التدكيفر كي ال قدركي جير كذا الجدها الثين كي جس قدراس جيز كورسيك ما السل بوكي جو لقد ب مارجوتي بياني قرآن ياك' له (ترفدي شريف، ج:٢٩س) ١١٩)

آپ کی ایک آخری خاصوش تمنا جو پوری هو گئی دعزت الد تاز فران خری کارآ مینالی کی موجوده دور بی اس کی مثال مشکل سے ملے گی ،آپ نے دین کی مسلسل خدمت کرتے ہوئے اپنی صحت کی بھی کوئی پروائیس

کی۔ عَالبًا آپ بیری ہے تھے کہ جب اللہ تعالی آیامت کے دن جسم کے ہارے بی جھ سے
سوال کریں کہ ''فیم ابلینہ ؟ یعنی اپنے جسم کوکن کا مول بیں مگا کرآپ نے نا تواں کردیا؟'' تو
میں جواب دے سکول کہ'' فی خدمہ کتا بک وسنہ نمیک'' یعنی تیری کتاب اور تیرے نمی سلی
اللہ علیہ وسلم کی سنت کی خدمت میں لگا کرنا تواں کردیا''۔

آپ ذیادہ محنت اور پیرانہ سالی کی دجہ ہے اپنی عمر کے آخری سانوں ہیں شوگراور دل کی مختلف بیاریوں کا شکار ہوگئے تھے جمر کے اس حصے ہیں بظاہران بیاریوں ہے صحت یاب ہونے کی امید کم اوران کے مزید بردھ جانے کا اندیشرزیادہ ہوجا تاہے۔الی صورت حال ہیں یقینا حضرت والاً کی بینے موش تمناری ہوگ کہ وہ ارزی عمر سے پہلے ہی قرآن و سنت کی خدمت کرتے ہوئے اپنے دب کے حضور ہیں حاضری دیں اورا پناعزیز طلبہ کو بھی تفکی سانت کی خدمت کرتے ہوئے اپنے دب کے حضور ہیں حاضری دیں اورا پناعزیز طلبہ کو بھی افغاندی سال کے ورمیان میں الوداع نہمیں جس سے ان کی کتاب بخاری شریف ناہمل دہ جائے اور نہ ہی وارابعلوم کوس ل کے درمیان میں خیر بود کہد کر اس کی مؤ قرمجلس شوری کو شخ

املات الله تعالی نے اسپنے اس نیک اور مخلص بندے کی مذکورہ ضاموش تمن اس طرح پوری فر مال کدآپ نے بخاری شریف کو اخت م تک پہنچ تے ہوئے اس جمیعے کے ساتھ اپنے طلب سے رخصت کی کہ ''اللہ جو چا ہے گا وہ ہوگا'' اور پھر رمضان المبارک بیں سفر کے دوران نہایت کمزوری کی صالت بیں سرام کرنے کے بج بے روزانہ تراوی کے بعد ورس قرآن کا سلہ شروع فر ما کر علمی اوراصلا کی گراں فقد رکتے بجھیر تے دہے ، کمزوری اتن کہ متعلقین نے سلہ شروع فر ما کر علمی اوراصلا کی گراں فقد رکتے بجھیر تے دہے ، کمزوری اتن کہ متعلقین نے (بشمورل احقر کے بذریعی فون) چنددان تک درس موقوف رکھنے اور آرام کرنے کی درخواست کی بنیکن آپ نے انکار فرماتے ہوئے 10 ارمضان تک درس کا سلسمہ جاری رکھا ، آپ کی بیفیت پر حافظ شیرازی گامندرجہ ذیل شعر منظبی ہور ہاتھا

وست از طلب عدارم تاکام من برآید

يا تن رسد به جانال يا جانِ زتن برآيد

تر جمہ دمفہوم:'' میں اپنے مقصد کے حصول تک جدجہد جاری رکھوں گا'تا کہ یا تو محبوب حقیقی کا وص ل نصیب ہویا پھر میں اپنی جان اس کے سپر دکروں''۔

۵۱ررمفرن المبارک کے بعد زبان ہیں بولنے کی طاقت باتی نہیں رہ اور سفر آخرت شروع ہوگیا اور چندی ون کے اندرآ خری عشرے ہیں ۲۵ اور مضان المبارک ۱۳۳۱ اور کو الم غمفارفت دے گئے ۔ راقم الحروف جب حضرت المستاذ کی بوری زندگی اور خاص کر زندگی کے شخری قابل رشک ایام پرغور کرتا ہے ، تو ہے ، ختی رزبان پر بیدا خان جاری ہوتے ہیں '' عالی سعیدا و مات سعیدا و سیبعث یوم القیمة ان شاہ الله سعیدا بیل '' در آپ نے سعادت مندی کی زندگی بسر کی اور سعاوت مندی کی موت نعیب ہوئی اور قیامت ہیں اللہ کے صفور چیش ہوں گئی اور قیامت ہیں اللہ کے حضور چیش ہوں گئی اور قیامت ہیں اللہ کے حضور چیش ہوں گئی اور ای واستاذ حضرت مولانا مفتی سعیدا ہما صاحب پالن پوری قدس سرہ العزیز کے قراق پر صبر کی تو فیق عطافر ما تا ہے ، اور امید کرتا ہوں کا دان ہوری قدس سرہ العزیز کے قراق پر صبر کی تو فیق عطافر ما تا ہے ، اور امید کرتا ہوں کہ این ہوری قدس دل کی گرائیوں سے نکلے ہوئے تو نے بھوٹے کلمات سے قار کین کرام کران ہوری نے سے دیا رہ کی اور اور قارب اور خلصین و متعلقین کو بھی صبر کی تو یق نصیب ہوگ ۔

احقرنے اپنے مضمون کو بار ہ رسمیننے کی کوشش کی 'نیکن اپنی زبان حال سے مندرجہ ذبلِ مشہورشعرکومعمولی ترمیم کے ساتھ دہرا تاہوا آ گے بڑھتار ہا

اعد دکس سعید النسان دکس

هنو النمسك مناكسررتسة يتنصوغ

ترجمہ ومفہوم ،'' شیخ سعید کا تذکرہ وہراتے رہنا' کیوں کہ ان کا تذکرہ جات وہراتے رہوگے اتنائی مشک کی طرح مہکنارہے گا''۔ حضرت الاستاذ ی این بیجیے نوصاحبر ادگان اور دو صاحبر ادایول کو سوگوار چھوڑا، جوسب کے سب مہ فظ قر سن اور دین تعلیم ہے آ راستہ اور دین کی خدمت میں گئے ہوئے ہیں۔ ووصاحبر ادوں کا آپ کی حیات میں انتقال ہوگیا تھ، وہ بھی حافظ قر آن اور دین تعلیم ہے آ راستہ تھے۔اللہ تعالی حضرت الاست ڈ کو جنت الفروس میں اعلی مقدم نصیب فر ہے اور آپ کی اولا د، اقارب ورشتہ دار ، دارالعلوم دیو ہند کے ارباب انتظام اوراسا تذکہ کرام وطلب اور حضرت المائد ہوئے تعلیم کے ارباب انتظام اوراسا تذکہ کرام وطلب اور حضرت المائد ہوئے تا میں ا



حضرت مولا ناسعیداحمد پالن بوری م فکرولی النبی کے متندشارح

مولا نازامدالراشدي

حضرت علامدة اكثر خار محمود صاحب كوفات كا صدمه الجمي تا زوت كروار العلوم و يوبند كے شخ الحد يت حضرت مورا ناسعيد احمد پالن بورى بھى جميں واغ مفارقت و بيدار كئے اناللہ وا نااليد و كرمو بائل فون كھول تو كرا چى كة اكثر شاء الله محمود كے، كاؤنٹ پر حضرت مفتى صاحب ك فرزند مولانا قاسم احمد پائن بورى كاستى دخ و فم كاليك نياطوقان ليد نگا بول كرما من موجود تفاكذ انتها كى رئ و فم كساتھ ير فرص عقد الرئكى جارى ہے كہ الارے والد محترت معفرت مولد نامغتى سعيد احمد صاحب پائن بورى شخ الحد يت وارالعلوم و يوبندس جائل بنارئ وا مئى مطابق 25 رمض ان المبارك بروز منگل بوقت جاشت الله كو بيارے ہوگئ بين دانا لله وائاليد واجعون مفتى صاحب كى علامت كى خبرين كى روز سے تربى تھى مگر گذشتہ و وز يك مستى حتى مقارد برا روں علاء كرام كشيق استاذ اين سفر ذندگى ممل كر سے شخصيت بحدث وقت بي مفارد براروں علاء كرام كشيق استاذ اين سفر ذندگى ممل كر سے شخصيت بحدث وقت به مؤل كى احتى ما مقارد براروں علاء كرام كشيق استاذ اين سفر ذندگى ممل كر سے شخصيت بحدث و فقيد و بينا و بياد و كئے۔

مود نا پان پوریؒ کے تھ رف کے لئے اس کے بعد کسی بات کی ضرورت ہاتی خبیل رہ جاتی کہ وہ جنو بی ایشیاء کی سب سے بڑی علمی درسگاہ دارالعلوم دیو بند کے شیخ الحدیث تھے اورانہوں نے سانہ سال تک اس مرکز علم بیں ہزاروں تشکگان سوم کومسلسل فیضیا ب کیا ہے۔ دارالعلوم دیو بند کا بیرمنصب ہمیشدا ہے دور کی ممتار ترین علمی شخصیات کے ساتھ مخصوص رہاہے جن بیس شیخ البند حضرت مولا نامحمود الحن ، خاتم المحد ثین حضرت علامہ سید محمد انورشاہ کشمیری اورشخ العرب والحجم حضرت مولا ناسید سین احمد مدنی جیسے اساطین علم فضل کے نام آتے ہیں اوران کے ساتھ کی فہرست ہیں نام کا شار ہونا ہجائے خود کی ہڑے سے ہڑے علی اعزاز ہے کم نہیں ہے ، مگر حضرت مولا ناسعید احمد پالن پوری ہرصاحب علم وفضل کی طرح این کچھا تھیا زات اورخصوصیات بھی رکھتے تھے جن کے باعث وہ اپنے معاصرین ہیں ایک ایک شان کے ساتھ جوہ گردکھی کی دیتے تھے اوران کی آرادا قکار کو اہل علم کے حفول میں رہنی کی اوراستھا وہ کے لئے مرجع کی حیثیت حاصل تھی۔

مجصمتعدد باران کی زیرت و ملاقات کا شرف حاصل بوااوران کے ارشا دات ے متنفید ہونے کا موقع ملا اندن میں ورنڈ اسلامک فورم کے قیام کے بعد اپنے عہد کی جن ممتازعهمی و قکری شخصیات نے اس کے علمی بروگراموں کو رونق مخشی۔ان میں حضرت یالن پوری بھی شامل ہیں ۔انندن کے مرکز ختم نبوت استال ویل گرین بیں ورلڈ اسلام فورم کی ایک فکری نشست میں وہ تشریف لائے اورعصر حاضر میں علاء کرام کی ذیبہ دار ہوں کے عنوان ہے انہوں نے بلیغ خطاب فر مایا۔ وورحاضر کے فکری ونظریاتی فتنوں پران کی نظر بہت گہری تھی اور وہ علی سے کر م اور دیٹی حلقو کو اپنے مخصوص انداز میں ان سے یا قبر کرتے رہے تھے۔ بیرخطاب بھی ان کے ای ذوق کا آئینہ دار تھا۔ پھر ایک بار نیویارک میں''شریعہ بور "" كيمولا نامفتى نعى ن احمرك بإس ال كى زيارت جولى اور يجهد يران كي مجس و گفتگو سے شاد کام ہونے کاموقع مدان دنو ب والد گرا می حصرت مویا تاسرفراز خان صفدرگا کچیوعرصر فجل انتقال ہوا تھااس سے زیادہ دیرانہیں کی ہاتھی ہوتی رہیں بلکہ گوجرانوالہ کے بیک لوکل اخبار نے حضرت والدمحترم کے حوالے سے خصوصی شاعت کا اہتمام کی تھا جس کی ایک کالی حضرت بالن بوری کی خدمت میں بیش کی اوراس کے مختلف پہلوؤں پر انہول نے تبمرہ فر مایا۔اس کےعدوہ ابعض متناز اہل علم کے پہھیلمی وفقہی تفر دات بھی زیر بحث آئے جن کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ تفردات اورانفرادی آ راکواگر یا قاعدہ موقف بنا کرسامنے نہ ادیا جائے تو بہت می الجھنوں سے بچاج سکتاہے ،خود میرا ذوق بھی ال معاملات بیں ہی ہے۔ اس لئے سیائنتگوکافی دلچسپ رہی۔

حفزت مواد ناسعیدا حمد پان پورگ کا امت کے اصحاب علم پرایک عظیم احسان میر ایک عظیم احسان میر ایک عظیم احسان میر ایک کے انہوں نے حضرت شاہ ولی اللہ والوگ کی محرکة الآرا'' ججة اللہ البالغة'' کی اردووع بی دونوں زیانوں میں شرح لکھ کر علاء اور طلبہ کی رسائی اس عظیم علمی ذخیرہ تک آسان کردی ہے جو یقین ان کے لئے صدفہ کو ریہ ہے۔

القدان كى حسات قبول فر ، كي ،سيئات ب درگز ركري اوران كے خاندان ، متابده اورمستقدين كوان كى حسات كاسسىدتادىر جارى ركھنے كى توفيق بين كوان كى حسات كاسسىدتادىر جارى ركھنے كى توفيق بين كوان يى سامين يورب العالمين

حضرت مولا نامفتى سعيداحمد بإلن بورى كى رحلت

مولانا محمداع بازمصطفی صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ، کرا پی

عالم اسلام کی عظیم علی شخصیت، محدث، فقیدوقت، منظم زماند، وارا اعلام و یوبند کے شخخ الحدیث وصدرالدرسین، کی نسلول کے معلم دمر بی، بزارول علائے کرام کے شفق استاد استاذ الاسا تذوح عرب مورا نامفتی سعید احمد بالن بوری اس دئیائے رنگ و بوکی تقریباً اس بہاری و کیھنے کے بعد ۱۸۵۸ رمضان المبارک ۱۳۲۱ ہد مطابق ۱۹ اثری ۲۰۲۰ و بروز منگل صبح چاشت کے وقت ایناسفرزندگی تھل کرکے عالم عقبی کے سفر پرروانہ ہوگئے، انسالله واسا المباد والله ما احمد والله ما احمد والله ما احمد والله ما احمد محترب محترب رحمۃ الله علیہ کا برواسلاف کے عقائد ونظریات کے حج اور شیقی این و مشرب مرتبی الله عادر وقتی این و ایک کروری واقی و تصفیف و تا یف اور وعظ و صبحت میں گراوری کروری وائی ورس واقی و تصفیف و تا یف اور وعظ و صبحت میں گراوری کروری کروری وائی و تصفیف و تا یف اور وعظ و صبحت میں گراوری کروری کروری کروری کروری کا اور مضالور کچھونا تھا۔

 کربندوں کے بینوں ہے چھن ہے۔ بلک قبض علم کی صورت ہے ہوگ کراند تق لی عدا ہ کوا شہ تا رہے گا، یہاں تک کہ جب ایک عالم بھی باتی نہیں رہے گا تو اوگ جالوں کو پیشوا بنالیس کے ان ہے سوالات ہوں گے، وہ بغیر جائے تو کی دیں گے ، خود بھی گراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گراہ ہوں گے۔ ایک اور حدیث ش ہے '' عن مرداس الاسلمی رصی الله عمیه قبال: قبال النبی صلی الله علیه وسلم یذهب الصالحون الأول عمیه قبال: قبال النبی صلی الله علیه وسلم یذهب الصالحون الأول عبالة ولی وید قبی حفالة کحفالة الشعیر أو التمر لایدائیهم الله بالة . '' (کھے بخری) کیاب الرقاق ، ج ۲۰ می ۱۵۲۰)

ترجمہ حضرت مرواس اسلمی رضی اللہ عندے روایت ہے کہ آپ سلی اللہ علیہ وسلم نے فر مایا نیک لوگ کے بعد دیگرے اٹھتے جا کیں گے اور انسانیت کی) تلجمٹ پیچھے روجائے گی ،جبیہا کدر دی جواور کھجور روج نے جیں جن تعالی ان کی کوئی پرونہیں کرے گا۔

حفرت الل زین خصوصاعمی علقوں کے بیا آب حیات اور طبق صائحین بیل سے تھے جن کی حیات الل زین خصوصاعمی علقوں کے بیا آب حیات اور بہت سے فتنول کے سر سے سر سخندری سے کم نہتی۔ آپ کی وفات علم وعرفان کی موت ہے، آپ کا سانحۂ ارتحال "مون العالم مون العالم "کے مصداق انسانیت کا نقصان ہے، آپ کی وفات سے جمروم ہو کے موق اور قاوران کلام خطیب سے جمروم ہو گئے ، وہاں الل علم کے حلقے ایک مضر، کادٹ ، فقیہ بحقق ، مصنف اور قاوران کلام خطیب سے جمروم ہو گئے ، وہاں الل علم کے حلقے ایک مضر، کادٹ ، فقیہ بحق کروم ہوگئے ۔ حضرت مفتی صاحب کی پیدائش کالیوہ و، شاں گجرات کے شہر پائن پور، ہندوستان میں جناب یوسف صاحب کے ہاں کالیوہ و، شاں گجرات کے شہر پائن پور، ہندوستان میں جناب یوسف صاحب کے ہاں اس مطابق میں ہوا ہے والدین کی اوالا و میں سب سے بڑے کے سے۔ والدین کی اوالا و میں سب سے بڑے سے۔ والدین نے آپ کا نام ''اجم' رکھا، جب آپ مظاہر عوم سب ران پور میں تعلیم پور ہے سے۔ والدین نے قود اپنا نام ' سعید احمد' رکھا۔ آپ کی تعلیم کا آغاز والد صاحب سے ہوا ابتدائی فاری اپنے مامول سے پر جی، پیر پائن پرشہر میں حضرت مول نائذ برمیال کے مدرسہ میں شرح ہی تک کتابیں پر حس سے بور کی تک کتابیں پر حس سے بیان پر شہر میں حضرت مول نائذ برمیال کے مدرسہ میں شرح ہی تک کتابیں پر حس سے

عد ۱۳۸۳ ہے جس دارالعلوم دیو بندیں داخلہ اور ۱۳۸۳ ہے مطابق دورہ حدیث کی۔ ۱۳۸۰ ہے جس دارالعلوم دیو بندیں داخلہ اور ۱۳۸۲ ہے مطابق ۱۹۲۲ ہے جس دورہ حدیث کی تعمیل کر کے فاتح نفراغ پڑھے۔ آپ بچپن ہی ہے نہ بیت ذبین وظین، کتب بنی اور محنت کے عادی تھے، اس لیے اس تذہ کرام کی توجہ اور تعلیم و تربیت نے خاص اثر کیا، ورآپ نے دارالعلوم دیو بندجیسی عظیم دینی درس گاہ کے ساما ندامتحان میں اول نمبر سے کامیا ہی حاصل کی۔ دورہ حدیث سے فراغت کے بعد آپ نے دارالعلوم دیو بند میں حضرت مفتی سیدمبدی کی۔ دورہ حدیث سے فراغت کے بعد آپ نے دارالعلوم دیو بند میں حضرت مفتی سیدمبدی حسن شاہ جہاں بوری کی زیر گرانی افزاء کا کوری مکمل کیا اور افزاء کے ساتھ ساتھ جہاں آپ ایس کی کے حفظ کراتے تھے، وہاں خود بھی آپ نے ان کے ساتھ حفظ کیا۔

تدریس کے لیے آپ کا پہلاتھ رخصرت علامہ محمد ابراہیم بدیوی کی معرفت دار العلوم اشر فیدرا ندریر سورت) میں ہوا، ۹ س ل تک وہاں آپ نے تدریس فر ، کی اور تصفیف کا آغار بھی آپ نے اس ذائد میں موصوف نے داڑھی اورا نہیا ہ کی منتیل ، حرمت مصاہرت ، العول الکبیر اور مولا تا محمد مل موطوف نے داڑھی اورا نہیا ہ شرح دغیرہ تصدیف ارقام فرما کیں ۔ اپنے استاذ حضرت مولا تا محمد ہائٹم (جووار العلوم و یوبند میں پڑھاتے ہے) کی تحریک پر آپ نے دارالعلوم و یوبند میں تدریس کے لیے درخواست میں پڑھاتے ہے کی کہ کہ جواب میں حضرت مولا تا تاری محمد طیب صد حب رحمتہ اللہ عدیم ہمتم دار العلوم و یوبند کے نام بھیجا، جس کے جواب میں حضرت مہتم صاحب نے پولکھا:

گرافی نامہ باعث مسرت ہوا، حضرت ٹانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب پر کام کرنے کی اطلاع سے غیر معمول ختی ہوئی، جوصورت آپ نے اختیار قراء کی ہو وہ مناسب ہے، خود میرے ذہن میں ان کتب کی خدمت کی مختلف صورتوں میں ہے ایک ریصورت بھی تھی۔ القرقان میں پڑھنے کی نوبت نہیں آئی مان شاء اللہ رسائل مگوا کر مستفید ہوں گا اور جورائے قائم ہوگی وہ عرض کروں گا۔ درخواست شنکہ میں تعلیم میں بھیج رہا ہوں، اس پر دہاں ہے کوئی کا رووئی ضرور کی جائے گ، اس کی اطلاع دی جائے گ۔ دع کی ورخواست۔ قاسم انعلوم کے میرے پاس دہ شیجے تھے، ایک نسحا سی ضرورت ہے وہاں بھیج گیا مگر واچی ہیں ہوا، بالیک روگیاہے، جوصا حب نقل کرنا چاہیں، ووالیک وفت مقرر کرکے میرے کتب خانہ ہیں ہی بیٹے کرنقل فرہ لیا کریں اور یہال بھرائند فیریت ہے۔

والسلام:

مخدطيب از ديوبند

DIM94.1616

جب خط شوری بیل بیش بواتو حضرت مولانا منظور احد نعی فی جوشوری کے مجبر والی انہوں نے آپ کا نام بیش کیا اور اس مجس میں آپ کا تقریب ہوگیا، ۱۳۹۳ھ سے تا دم والیسی تقریبات کے دارالعلوم کی خدمت کی۔ دارالعلوم دیو بند کے دارالا فق اک مفتی ، شخ الحدیث اور صدرالدرسین کے منصب جلیل پرفائز رہے۔ آپ کے بافیفل قلم سے درج ذیل کتابیں منصنہ شہود پر آئیں اس تقسیر ہدایت انقر آن ، ۲ - الفوز اللبیز 'کی تعریب جدید، ۱۳ - انعون انکبیر، سیالفوز الکبیز 'کی تریب بیش المتعم (مقدمہ مسلم شریف جدید، ۱۳ - انعون انکبیر، سیالفوز الکبیز 'کی تریب بیش المتعم (مقدمہ مسلم شریف کی اردوشرح)، ۵ شخص الدر ر (''خیز انگر کی اردوشرح)، ۲ ، - مبدی الفدف، - معین الفلف (مبادی الفسف کی اردوشرح)، ۸ ، - مقرح الحبذ یب تہذیب المنطق'' کی شرح ہے، ۹ - آسان منطق'، ۱ آسان نو (ووجہ کی)، ۱۱ - آسان صرف (تین جسے)، ۱۱ مخوط کے لیے مرتب کیا محفوظات (تین جسے) بیآیات واج دیث کا مجموعہ ہوطلب کے حفظ کے لیے مرتب کیا محفوظات (تین جسے) بیآیات واج دیث کا مجموعہ ہوگئی'' کا نہایت عمدہ ترجمہ مع

ضروری فوائد)، ١٨٠ - كيا مفتدى ير فاتحه واجب ہے؟ (بيرحفرت مولانا محمد قاسم صاحب نانونوی قدس سرہ کی کتاب'' نویش انکلام' کی نہایت آ سان و عام نہم شرح ہے)، ۱۵ ۔ حیات امام ایودا وَ د (امام ابودا وَ د بخستا لَّ کی مکمل سوانح)،۱۲ -مش ہیرمحد ثین وفقهائے کرام اور تذكره راويال كتب حديث عا - حيات الاصطحادي، ١٨- اسلام تغير يذير ونيايل (عارقيتي مقالون كالمجموع) ، 19 - نبوت نے اف نيت كوكيا ديا؟ ، 40 واڑھى اور انبياءكى سنتين الا-حرمت مصر جرت الالانتسبيل اوله كامد حضرت فين البندى ماية ناز كماب اوله كامدى نهايت عده شرح ب،اس يس غير مقلدين كي جميز عدوع وس مشهور مسائل كي كمل تفصيل ہے، يہ ينتي البنداكيدي سے شائع بهوئي ہے۔ ١٢٣٠ -حواثى وعناوين اييندح الاولة اليضاح الاولد حضرت شيخ الهندى شهرة آفاق كتاب ب،اس يرموصوف في نهايت مفید حواثی ارقام فر ہائے میں اور ذیلی عناوین بڑھائے ہیں، یہ کتاب بھی شنخ الہند ؛ کیڈمی سے ش نَعَ بهو لَی ہے۔ ۲۳ -حواثی امداد الفتادی، ۲۵ - افادات نا نوتو کی،۲۷.افادات رشید مید ٢٤: - " رحمة الله الواسعة " حجة الله البالغة" كي مبسوط اردوشرح بير الجمة الله البالغه كي تشريح ایک بھاری قرضہ تھا، جوڑ ھائی سوسال ہے امت کے ذمہ یاتی چلد آرہا تھا۔ ۲۸ - تہذیب مغنی مغنی علامہ مجمدط ہر پننی قدس سرہ کی اساءر جال پر بہترین کتاب ہے، موصوف نے اس کی عر بی بین شرح نکھی ہے۔ ۲۹- - زبدۃ انطحاوی'' بیرامام طحاوی کی شہرہ آ فاق کتاب' مشرح معانی الآثار'' کی عربی تلخیص ہے۔۳۰ - کائل بر ہان اللی،۱۳۰- حجة الله اسبالغة عربی (وو ھے) ۱۳۲۰- بادیشرح کافیہ ۳۳ -الوافیہ،شرح کافیہ (کافیدکی عربی شرح)،۳۳ -تخذ الأمعى شرح سنن الترندي، ٣٥ - تخفة القارى شرح صحيح ابخارى، ٣٦. علمى خطبات (دوحصوں سے زائد پرمشتل ہے)، ۳۷۔ - مقاح العوال شرح شرح ما ة عال ، ۳۸ گنجینہ ً صرف شرح پنج سنج مع و ۱۹۰۰ - ارشاد الفهو م شرح سهم العلوم ۱۴۰۰ - دین کی بنیادی اورتقلید کی ضرورت، اهم - فقه حنَّى اقرب الى الصوص ہے، ۴۴٪ - آسان فارى قواعد، ۴۴٪ - مبادى الاصول' (عربی اصول نقد میں ہے) بہم معین الاصول، ۵۵ ۔ شرح عل التر ندی (تر مذی

شریف کی کتاب العلل "کی حربی شرح)، ۲۹ مسلم پرشل اے اور نفظة مطلقه ملاوی کتاب العلل "کی حربی القصینی خدمات کے علاوہ تبلیغ اور وعظ وارشاد کی غرض
کی پیرون عما لک مثلا جرحانیہ کینیڈا، افریقداور سعودی عرب کا سفر آپ نے کیا۔ آپ کی
بہلی بیعت قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محرز کری عباجریدنی قدس سرہ ہے تھی
اور حضرت مولانا مفتی مظفر حسین مظاہری نے آپ کو بیعت کرنے کی اجازت وی۔ حضرت
مفتی صاحب کے والد تھر پوسف صحب رحمة اللہ عدیہ جوڈا بھیل میں پھھ عرصہ پڑھتے رہے
اور ال کی تربیت سے حضرت مفتی سعید احمد پالن پوری اس مقام تک پہنچے ، ان کے بارے
اور ال کی تربیت سے حضرت مفتی سعید احمد پالن پوری اس مقام تک پہنچے ، ان کے بارے
اور ال کی تربیت مولانا مفتی محمد الین (است ذرحہ بیان پوری اس مقام تک پہنچے ، ان کے بارے بیل حضرت مول نا مفتی محمد الین (است ذرحہ بیٹ وفقہ ومرتب قیوی دار العلوم دیو بند نے ایک

المرض اور محدث كر معنوت مورا ناهم الاستشير احد عثاني المول تا بدر عالم المرض اور محدث كر معنوت مورا ناهم الوسف الوري المجل المن بإطالة المحرف المرض الموري المجرف المراس المحرف المحرف

تھے، والد صاحب نے اس معامد بھی وادا ہے اختلاف کیا تو والد صاحب کو حرم ہے بچنے کے لیے مجبور اتعلیم چھوڑ کر اپنا گھر سنجہ بنا پڑا اور تہیہ کیا کہ چ ہے بھوکا رہوں گا گرحرام کو ہاتھ ٹیش نگاؤں گا ، تا کہ بیش ٹیش پڑھ سرکا تو اللہ تعالیٰ میری اولا دکو تلم وین عطافر ، کمیں ۔ چنا ٹچہ والد صاحب تا جائز اور حرام ماں ، بلکہ مشتبہ ، ل سے بھی پر ہیز کرتے تھے اور اپنی اولا دکو بھی بچاتے تھے اور ان کی تعلیم و تربیت کی طرف یوری توجہ فر ، سے تھے اور اپنی اولا دکو بھی بچاتے تھے اور ان کی تعلیم و تربیت کی طرف یوری توجہ فر ، سے تھے اور اپنی اول دکھ تھے ۔



چاودواں و ہسائیے دامان رحمت میں رہیں مولا نامصلح الدین قاسمی استانیشیردادبدارالعلوم دیوبند

نسف صدی سے زائد عرصے تک اورالعنوم اشر فیدرا تدریسورت صوبہ مجرات اورالعنوم اشر فیدرا تدریسورت صوبہ مجرات اور از بر مندوارالعلوم دیو بندا کی مستد دریس پرجلوہ افر وز بوکرتشکان عوم نبوت کواپنے علی بخرز خار سے سیراب کرتے ہوئے بالا خر ۴۵ مرمضان البارک ۱۳۳۱ ہ مطابل ۱۹ مرک دام در ۱۹ مرک بردز منگل به وقت چاشت ملت اسلامیہ کے سالار کاروال ، تافلہ علاء کے خدی خوال ، محدث جلیل ، است ذالا ساتذہ حضرت اقدس مفتی سعید احدصاحب پائن پوری صدر المدرسین وشخ اعدید دارالعلوم ویو بندا سے برار ہا برارشا کردوں ، معلقین جبین اور تعسین اور محسین کرون الله وار حمه واسک و میں ملک تا کے اللہ والله والله وار حمه واسک و میں مسیح جمالات

تیرے اعمال ابد تک نہ مریں گے برگز رہنما ہے ترا فقش کف پا تیرے بعد

ہاتی رہنے والی ذات صرف اللہ کی ہے ، دنیائے فانی کے ہرفرد ، بلکہ شخصیت کوخواہ کتنی ہی دکھش اور کردار وعمل کی بنیاد پر کتنی ہی عزیز کیول ند ہو بالآخر اے ایک ندایک ون رخصت ہونا ہے ، کیول کہ ہر ایک جانے ہی ایک سے آیا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ کوئی ہا تا ہے تو صرف اتنا ہے کہ کوئی ہا تا ہے تو صرف چندلوگ آنسو بہاتے ہیں اور کوئی اس انداز سے جاتا ہے کہ بوری د نیا ہیں اس کے جانے والے اور اس سے اختساب پر گخر کرنے والے آنسو بہاتے اور تم ہیں ڈوب جاتے ہیں ، مگر ان کی روشنی باتی رہتی ہے جاتے ہیں ، مگر ان کی روشنی باتی رہتی ہے ہوری کا کنات اس روشن سے فائدہ اٹھ تی ہے اور اس کے اجالے ہیں اپنی متارع کم شدہ کو

بلاشبهاستاذِ گرامی مرتبت محدث جلیل،فقیه بنظیر حضرت اقدس مفتی سعید احمد یالن یوری نورامله مرقدهٔ کی ذات گرامی ایک ای حقی ،آپ کی رصت نے علمی حلقے میں جو خلابیدا کیا ہے،اس کا پر ہونا بہ ظاہر مشکل نظر آتا ہے، آپ بیک وقت ایک عظیم محدث منتاز فقید، با کمال مصنف ، بے مثال ، یافیض استاذ علوم اسلامید کے شارح اورعلاء کے مرجع نتھے بقتی سیمیزاروں ہنگی حلقوں ، قابل ذکر علمی مجالس کے یادشاہ نتھے ملك وبيرون ملك كصف اول كي عنوء بين تهرق ميركدآسي كاشورتها بلك الابرعلاء كي لگا ہیں بھی دا بچل سئے سے حل کے آپ کو ڈھونڈ تی تھیں اور آپ بہت ہی آسان الفاظ اور الدازے چنکیول میں وہ مسائل حل کرویا کرتے تھے، فقررت نے ہیا کو علمی بصیرت ، فراست ایماتی اورالی علمی جلالت شان سے نوازا تھا کہ آپ سے سلتے بلکہ آپ کو دیکھنے والا مرعوب ہوجاتا اورآپ کے صلفہ ورس میں شرکت کرنے والول اور خوشہ چینوں کا تو کیا کہنا؟ وہ تو آپ کے گرویدہ اورآپ پر نچھ ور بونے کے لئے تیار رہے تھے، کینے کو توطلبہ دورہ صدیث کے لئے آپ کاسبق" صدیث شریف" کا ہوتا تھا تخرآ ہے کے حلقۂ درس ہے اٹھنے کے بعد طلبہ بیجسوں کرتے کہ وہ ایک سیق نہیں ' بلکہ بہت سے فنون ادارا سباق پڑھ کراٹھ رہے ہوں ، ہرسبق میں احادیث مبارکہ کی تشریح موقع یہموقع اساءالرجال کی بحث ،ائمہ کرام کے اقوال فقہی مسائل اورتز جج الراجح کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ٹونووصرف نیزموقع کی مناسبت سے ، بیک طرح کے مضمون میں وار داحا دیث مبارکہ میں یائے جانے والے مختلف الفاظ کے مائین فرق اور نکات میر بھی سیرحاصل بحث کرتے اور دیکھتے ویکھتے بورا گھنٹیڈنتم ہوجاتا! بلکہ بساوقات حصرت الاستاذ عنيه الرحمه اسينه مخصوص لب وليجيع مين وود و تكفينج يزهائي ربيتنا أوريول محسوس ہوتا جیسے ابھی سین شروع ہوا ہو۔ آہ

ديد كى بياى نگاميں تجھۇ يائيں گى كهال

زيارت و ملاقات

دارالعلوم الدسلاميستى سے س ل ششم (جلالين) كى تعليم كلمل كر كے ١٩٣١ه هيل احترام المدارس دارالعلوم الدين يہ بنديس واقل ہوا۔ حضرت الاستاذ نورائند مرقد فرك كے على جلالت سان كى كوئ تو سابق مدر ہے ہى جل احقر كے كان بل پر چكى تھى ، داخلے كى كاروائى كى يحيل كى بعد يہلى بارديارت كاشرف اس وقت ہوا جب آپ تر فدى شريف كا درس دينے كے لئے دارائحد بيث تحق فى بل بن تشريف كا درس دينے كے لئے دارائحد بيث تحق فى بل بين تشريف كا درس دينے ، دوسر برسال ١٩٣٨ه دو ١٩٩٥ه مطابق ١٩٩٥ - ١٩٩٩ء ميں بات بطر شرف تلمذ حاصل ہوا۔

آپ معتدل رفارے پیادہ پاتیس ہے گھنے اور بعد نم زمغرب تشریف لائے آپ کے آئے ہی سٹاٹا آپ کے آئے ہی سٹاٹا آپ کے آئے ہی سلام اور لا انہ اللہ کے ورد کے بعد سبق شروع فرماویے اور پھر لشنسل کے ساتھ خاص اثداز اور نب و لہج میں پورے گھنے اور عشاء کی اذان تک سبق جاری رہتا، اکثر طلب آپ کا سبق نو کرتے ،احقر بھی پورے س ل نوٹ کرتا رہااور ایک ضخیم مجلد کا پی اس کی برکت سے تیار ہوگئی ۔ دورہ حدیث کے سان گاہ بدگاہ رفقاء کے ہمراہ عصر کے بعد کی عوقی مجلس میں حاضر ہوتا، مگر قریب ہوکر چاہت کے بوجود اپنا تھ ادف کرائے کی ہمت بعد کی عموقی ، دورہ حدیث تی بالوں میں کے ہوجود اپنا تھ ادف کرائے کی ہمت شہوئی ، دورہ حدیث تی اور کی دورہ حدیث کے ساتھ اور سے سالوں میں کے خود اپنا تھ ادف کرائے کی ہمت شہوئی ، دورہ حدیث تی اور سکونت دریافت شہوئی ، دورہ حدیث تی ہمت ہوئی ، مگر کئی ماد قانوں میں نام اور سکونت دریافت فرہ سے رہے۔

شفقت جو همیشه یاد رهیم گی

ورخواست چیش کی معاونت تدریس کی درخواست چیش احتر نے دارالعلوم و یوبندیش معاونت تدریس کی درخواست پیش کی درخواست والانورانندم لقدہ نے برادرگرامی مرتبت جناب ڈاکٹرمویا تاشتیال احمد صاحب زیدمجدہ استاذ دارالعلوم دیوبندجن کا زمانہ حالب علمی سے سخرتک حضرت والا سے

والہان تعلق رہا۔ کی زبانی پیغام بھیجا کہ وہ لڑکا جو تخصص فی الا دب پڑھ رہاتھ اورکل شام " یاتھ اسے کہوکہ " کل صبح مجھ سے لئے''۔

وارالعلوم دیو بندیل معاونت تذریس کی مدت کی پیمیل کے بعد احظر کی تقرری المحید قاسمیہ مدرسدش می مرآ دابوڈ میں ہوگئ جہاں دس سال تک خدمت تدریس انجام ویتار بااس دوران ایک مرتبہ حضرت الاستاذ نورائشہ مرقدہ ، جامعہ قاسمیہ شاہی تشریف لاے خدمت کے لئے احظر مہمان خانے میں حاضر ہوا، سر پرتیل کی ماش کر رہاتھا ،فر مایہ '' ہاں بھد از ال بھا گا ویک اور کیا حال ہے؟'' پھر زیر در س کتابول کے متعلق دریافت کیا، بعد از ال فر مایا '' ندائے شاہی میں تمہار المضمون پڑھتار ہتا ہوں، ٹھیک تکھتے ہوا''

دارالعلوم دیو بند بی تقررکے بعد شروع کے سابول بیل عمو ما جعہ کوشج دی بیج ملہ قات کے لئے حاضر ہوتاء ہوا ہدکہ لیک جمد کوشنج فون کیا ، بات شہو کی ، چروی بیج فون کیا اور کہا کہ حظرت! میج کوفون کیا تھا، ماضر خدمت ہوتا جو دہاتھا، فر ہیا '' جعہ کو فحر کی نماز کے بعد سوتا ہوں ، سنوا جعہ کو مولوی کی صبح تو بیج ہوتی ہے ، آتا ہوتو تو بیج کے بعد فون کر کے آیا کر و''ایک مرجبہ دوران ملہ قات معلوم کیا کہ مکان کہاں ملا ہے؟ میں نے بتایا کہ حضرت آیا کر وار المدرسین میں جو شخ الاسوم منزل کے پاس ہے، جہاں حضرت مونا ناعبدالی لق صاحب سنجھٹی زید مجد ہم رہتے ہیں ، تو فر مایا ''وہ جگہ اچھی ہے ، بگر یا در کھو وہ مکان اپنائیس

پرایا ہے، اپنے مکان کی فکر کرؤ' کس قدر این سیت اور شفقت کے ساتھ پیش آئے تھے۔ آہ !اب ایسی عنایتیں اور شفقتیں کہاں ملیں گی؟

ييكرعلم وعمل

طالب علمی اور مدری کے زمانے بیس بہت سے اکابر علیہ نے ویوبتد کو برجے اورايية اساتذة عظام كى زبانى سننه كالموتع ملاجو يقينا مجوعة كمانات فاجربياه باطنيه يتھے، جنہوں ئے اپنے اپنے دور میں کا رہائے نمایاں انجام دیے، للدرب اعزت ان کی خدمات جدیلہ قبول فرمائے۔ گر احقر کی متکھوں نے جن اس تذہ کرام اورمشائخ عظام کو ويكصاان بين حضرت الاستاذ حضرت وقدس مفتى سعيداحد صاحب نورانلد مرقدة كوبهي علم وعمل كے اعتبار سے اكا بردارالعلوم كا برتو اورنكس جميل يايا، آپ علم وعمل ،تصنيف و تاليف اور هخفيق و تشری کے رسیاتے، آپ کا بیشتر وفت ، تدریس وتصنیف اورمطالعہ وتحقیق ہی ہیں گذرتا تھا یمی آپ کا اوژ هن بچیونا تفاجب بھی آپ کسی موقعے پر خطاب فرماتے ہمیشہ طلب کو جدوجہد محنت اورتھیں اوقات سے نکینے کی تا کیدفرہ تے عصر بعد کی عموی مجلس بیں یار ہاہد دیکھنے کوملا که حصرت والاکسی کتاب کی تھیج اور پروف ریڈنگ میں مصروف ہیں، درمیان میں کسی نے کوئی سوال کیا ،آپ نے کلم روک کر جواب دیا در چھراپنے کام میں مصروف ہو گئے ،اکثر ملاقاتوں میں ہم جیسے شاگر دول کومحنت کرتے رہنے کی پیہ کہتے ہوئے تا کید فرمائے "ایس خبیں مونا جاہے كدوا رالعلوم يَنْ كئے تو محنت كاسلسدختم كرديا' ، جي ہے : 2

سمجھا کے پستیاں مرے اون تکہ ل کی اپٹی بلندیاں وہ دکھا کر چلے گئے

عزمو استقلال

علمی عملی میلی میلی آپ کا عزم واستقلال بھی مثانی رہاہے، کوئی بھی اہم ترین اور خینم کتاب ہواور آپ نے اس کی تحقیق وتشریح کا ارادہ کر میں تو صفحات کی ضخ مت اور کتاب کی طوالت کپ کی راہ بیں مجھی حائل شہوئی، یہی وجہ ہے کدرب کریم کے فضل وکرم سے آپ
نے تن تنہاوہ علمی خدہ ت اور کا رہائے نمایاں انج م دیے جن کے لئے اکیڈمیاں درکار بیں: چنال چہ '' رحمۃ القدالواسعہ شرح ججۃ القدالبالغہ تحفۃ الراسمی شرح سنون ترفدی بتحفۃ القاری شرح بخاری بفیض المحم شرح مقدمہ مسلم بتحفۃ الدرشرح نخبۃ الفکر بمبوئ الفدغہ جیسی چالیس سے ذیادہ معرکۃ الآراء، اپنے نوک قلم سے تکھی ہوئی تصنیفات آپ کے عزم و استعانال اور وقت کی قدر وقیت پرشام عادل ہیں ،جن سے امت رہتی دنیا تک فیضیاب ہوتی رہی دنیا تک فیضیاب ہوتی رہیں گے۔ان شاہ اللہ۔

صبروتسليم ورضا

یوں تو کئی سالوں سے حضرت والانو رالقدم فقدۂ مختلف اعذار وامراض سے دوجار تھے ،گر کبھی بھی بیماری کواسپنے او پر صاوی شاہونے ویا ، ہمیشہ آپ کا انداز بس بہی نظر آیا۔ ع

سرتشلیم تم ہے جومزاج بار میں آئے

حتی کہ بعض یکا ریوں بٹس آپ کا آپریش بھی ہوا بگر بھالی صحت سے پہید ہی آپ ایپ تدریکی تصنیفی عمل بیس منہ کہ جوجائے ،ایب عزم وحوصلہ بصبر ورضا وا نہا ک کم از کم احقر نے حضرت ایاستاذ نو رائلد مرقد ہ کے علاوہ کسی اور بیس نہیں دیکھ۔

زبان بندش کی بھی بیاری جس کے ملاج کے لئے آپ' لاک ڈاؤن' سے پہلے مہلی تشریف ہے گئے ہے ایک سال پہلے بھی آپ کو مائق ہوئی تھی عصر کی نماذ کے بعد عیادت کے لئے مہ ضرخدمت ہوا، طب کی ایک بڑی تعداد کے ملاوہ متعددا ما تذہ دارالعدم بھی عیادت کے لئے مہر کے ہوئے ہے ، آپ بولئے کی کوشش کرتے ، گر زبان بند ہوجاتی اور آپ مسکرانے گئے ، پھر پچھ آ دارتھاتی اور بولنا شروع کردیے ،متعددم رتبہ بیب ہی ہوا۔ جب بھی زبان بند ہوتی آ پ مسکراتے اور ذراراحت می تو ''لوالہ الااللہ'' کے ورد کے ساتھ گفتگو شروع فریاد ہے ، یہصورت حال دیکھ کراحقر جیرت زدہ رہ گیا کہ ایسان درخدا کرکی اور کولئی اور کولئی کے اور کی کراحقر جیرت زدہ رہ گیا کہ ایسان درخدا گرکی اور کولئی ک

موتاوہ بے چارہ گھبرا جاتا ، مگر آپ پورے صبر وصنبط کے ساتھ بیٹھے دہے۔ ''مصائب میں الجھ کرمشکر ، ٹاان کی فطرت تھی''

ایسے بی ایک مرتبہ آپ کی آنکھ کا آپیش ہوا ، خبر می کہ حضرت تشریف لا پچکے ہیں عمادت کے لئے حاضر خدمت ہوا خیاں کا کہ کا آپیش ہوا ، خبر می کہ حضرت تشریف لا پچکے ہیں عمادت کے لئے حاضر خدمت ہوا خیال تھا کہ انجی آپ آرام کررہے ہوں گے ، مگر پہنچا تو کیا و کیٹا ہوں کہ حضرت آپ پ نے ایمی و کیٹا ہوں کہ حضرت آپ پ نے ایمی سے کام شروع کردیا ہے ، کیٹر نے تو آ نے کے بعد بی کام شروع کردیا ہے ، کیٹر فرمایا ایمی سے ، میں نے تو آ نے کے بعد بی کام شروع کردیا ہے ، کیٹر فرمایا بین حارج اور رکاوٹ ہو''

عزم واستقل اورصر وضيط كى بهت سے واقعات آپ كى زندگى سے جڑے ہوئے ہيں جن كوذكر كرفي اور دم وضيط كى بهت سے واقعات و ہوئے ہيں جن كوذكر كرفي اور دم انے كامير موقع نہيں ہے، مرآ تھوں و كھے يہ چندوا قعات و مشہدات ہم جسے شاگردوں اور وفاكيشوں كو يہ سبق ضرور ديتے ہيں كہ كاميا في محنت اور جدو جہداى ميں ہے۔

بزاروں رخمتیں ہوں اے میر کارواں تجھ پر
فنا کے بعد باتی ہے شان رہبری تیری
رب کریم بال بال مغفرت فرمائے ، جنت انفروہ میں اعلیٰ مقام عطافرمائے
اورآپ کی خدمات کو تجول فرما کر بہترین صلاعطافرمائے۔ سبین!
خدا کی رخمتیں تیری لحد پہ سابیہ فرما کیں
جیشہ تربت پر فرشتے بھول برسا کیں

نقوش وتاثرات

استاذ دارالعلوم ويويند

مولا نامنيرالدين عثاني تقشبندي

۲۳ ررمضان المبارك ۴۴۱ احدمطالِق ۱۹ ارتى ۲۰۲۰ ء كى صبح يمريج كوروناوا ترس کی دہشت تھی،سناٹاتھا،دیوبند کی گلیال اورش براہیں خاموثی کی حادریں اوڑھے ہوئے تکہری نیند بیں ڈولی ہوئی تھیں کہ ایک صاعقہ اٹر خبر پرد ہُ ساعت ہے ظرائی کہ مشدحدیث کا مبتاب غروب ہوگیا،جس کی ضیاباشیوں سے بزارول ستارے روثن ہوتے تھے،اس کے غروب ہونے ہے ان گنت تا رول کی روشنی ماند پڑگئی ۔ کنٹے گلشن حدیث اس کی ضیا یا ریول ہے سرسبز وشاداب دکھائی وے رہے تھے ،اس کے غروب ہوجائے ہے خزال رسید ہ نظر آ رہے ہیں گلشن عدیث کے ہزاروں گلوں کو اس کی چیک سے خوشہوئیں فراہم ہوتی تھیں ،اس کے ڈو بینے سے خوشبو کمیں معدوم نظر آ رہی ہیں ،کتنی کلیوں کواس کے وجود سے کھانا نصیب ہوتا تھا،اس کے غروب ہونے ہے بن کھلے مرجھا کئیں ،اس کے وجود سے ہے شار احادیث نبویہ کے تیمر تمر پار بہوتے تھے اس کے غروب ہونے سے وہ اشجار بے تمر ہوکررہ گئے ،اس کے دجود سے ہزاروں تشکان احادیث کوسیرانی متی تھی ،اس کے عدم سے سیرانی کے ئے تڑپ رہے ہیں ءوہ ہاہتا ہے استاد گرامی مرتبت ایشنج احدیث وصدر اسدرسین دارالعلوم و بو بند حصرت اقدی مولا نامفتی سعید احمد صاحب یالن پوری کی و ات گرامی ہے،جس کے پردهٔ عدم میں جے جانے ہے اس عابز کی متعصیں اشک بار ہیں ،جگر یارہ یارہ ہے،طبیعت غم واندوہ کی مسموم ہواؤں ہے جبسی ہوئی ہے، بورا، حول سوگوار ہے، آلام ومصائب استے شدید

ہیں کہ اگر وہ روشن دنوں پر ڈال دیے جا تھی تو تاریک شب میں تبدیل ہوجا تھی ہے

صبت على مصائب لوانها

صنت على الآيام صرن لياليا

اس عابر کی طرح بزارول حافدہ اپنے مشفق استاذگرامی مرتبت کی جدائیگ کے غم سے عدصاں ہیں، جوابی جملہ شاگردوں کے لئے ندصرف استاذ ایک بیٹنے وقت اور پیر طریقت تھے، جواپ سا مک کی ہر چہار ست نظر رکھتا ہے بیٹیق ایسے کہ ہر سوشفقت برسی تھی ، اپنی اولا وہیں سے ہرایک کو دینو کی اعتبار سے خود کھیں بنائے کے خواہش منداور دینی کی ظلے سب کو دیندار و یکھنے کے آرزومند رہتے تھے ، اس عاجز پر تو حدے زیادہ مہر ہاں و کرم فر ماتھ ، یہ عربی تقریباً تین سمال محد کو فید ویو بندیس حضرت کے پڑوی ہیں رہا، حضرت کرم فر ماتھ ، یہ عربی تقریباً تین سمال محد کوفید ویو بندیس حضرت کے پڑوی ہیں رہا، حضرت نے جس طرح پڑوی کی مثال ہے ، اس دوران حضرت والا کی شفق قبل ہے ، اس دوران حضرت والا کی شفق قبل ہے ، اس دوران حضرت والا کی شفق قبل ہے ، اس دوران حضرت والا کی شفق قبل ہے ، اس دوران حضرت والا کی شفق قبل ہے ، اس دوران حضرت والا کی شفق قبل ہے ، اس دوران حضرت والا کی شفق قبل ہے تھے ، اس دوران حضرت والا کی شفق قبل ہے تو ب

ماری او ۱۹۰۱ء میں بچوں کی در گئی کے لئے ایک گرال قیت مرف خریدا بگر پکھ دانوں بعد کسی خرخواہ کی نظر میں وہ مرغا بھ گیا اوراس نے اس کو غائب کردیا، اس کے لئے حضرت اقد س گھر پر تشریف لائے بقویت قرمائی وردیر تک تسلی کے ظمات ارشاد فرمائے رہے جس سے دل کو بڑی تسکین نصیب ہوئی۔

جنوری ۲۰۱۹ ، بیل جب عاجز زادی کے عقد نکاح فامسئلہ آیا تو بدع جز ڈرتے ڈرتے مفتی اشتیاق احمد میں حب ، مدرس دارالعلوم دیو بندگی معیت بیس حاضر خدمت جواءاور عقد نکاح بیس شرکت کی درخواست چش کی ، حضرت دالاً نے بہطیب خاطر منظور فر ، تی حالا نکہ حضرت کی طبیعت علیل تھی ، کسی تیم کی مجلس بیس شرکت نبیس فر ، نے تھے ، فر ، ایا کہ بیس ضر درشرکت کردن گا ، ساتھ ہی فر ، ایا کرتم ، ری ای (ابدیم حومہ) سے تمہاری ابلیداوراس نجی کا بڑا گر اربط تھا، چنا نچہ بعد نماز عصر جامع رشید بیس مجلس نکاح منعقد ہوئی ، حضرت نے شرکت فر مائی اور بڑی جامع اور ستیب دعافر مائی۔

دورة حديث كے بعدفقدوناوى كروش سارة حضرت مفتى مهدى حسن صاحب أ

ے فتوی نو یک کی تربیت حاصل کی۔اس طرح اپنے رمائے کے یکنائے رور گارہستیوں ہے۔ استفادہ کیا جس کی وجہ سے اللہ رب العزت کی ودیعت کی ہوئی صلاحیتوں میں خوب جل پیدا ہوا ورآپ علیدالرحمدائے ہم عصروں میں ممتاز ہوگئے۔

، دعلی دارانعوم دیوبند سے درس نظائی کی تحیل کے بعد ۱۳۸ سے بامعہ اشر فیدرا ندیر سورت مجرات میں بحثیت علیہ سپ کا تقر رہوا، اور مختف علوم وفنون کی تدریس کے ساتھ کتب احادیث آپ سے متعلق رہیں، جب تدریس کے لئے ، درعلمی سے روا گاعمل میں آئی تو شیح المحقول والمعقول حضرت علامہ محدایرا تیم بلیاوی کی خدمت بابر کت میں حاضر ہوئے اور خصوصی نفیجت کی درخواست کی ،اس پر حضرت علامہ نے فرمایا صبح تشریف لاسیے جنال چرصح حاضری کے موقع پر تین گراں قدر تھیجتیں فرمائیں۔فرمایا

(۱) فن د کچه کریر هایج بلم سے گا۔

(٢) طلبركوائي اول ويحجف طلبر محبت كري ك_

(٣) سنت نبول المنطقة كى بيروك يميح ، وكوركى الفت الصيب موكّى ..

چنانچ حضرت اقدسؒ نے متیوں تھیجتوں کو دل کے گوش سے سنا اوران پرعمل کی گرہ باندہ نی۔ جامعہ اشر فیہ رائد بر سورت میں تدریس کے دوران مفکر اسلام حضرت مول نا ابوالحس علی ندویؒ کی عقابی 'گاہ آپ پر پڑی اورآپ نے دارالعلوم ندوۃ العمیء لکھنؤ عیس خدمت تدریس کی دعوت پیش کی۔ اولا دعوت تدریس منظور فر بائی ، پھر غور دفکر کے بعد جامعہ اشر فیہ کی خدمت تدریس کو ترجیح دی اور حضرت علی میاب عدویؒ کو (ممبئی حاضری پر)مبئی میں جا کر معذرت پیش فر بادی۔

جامعداشرفیدرائدر سورت میں دس سل خدمت قدریں کے بعد ۱۳۹۳ اصمیں دارالعلوم دیوبند کی خدمت قدریں کے بعد ۱۳۹۳ اصمیل دارالعلوم دیوبند کی خدمت قدریں کے لئے آپ کا انتخاب عمل میں آیا انتخاب کے بعد مختلف عوم وفنون کی کتابیں متعلق ہوتی رہیں اور آپ کا میاب قدر کی خدمات انجام دیتے دے۔ است ذکرای قدر حضرت مولانالفیر احمد صاحب کی علامت کے بعد ۱۳۲۹ احمد بات

۲۰۰۸ بیل بخاری شریف اول آپ ہے متعبق کی گئی اور آپ کوشنے احدیث وصدرالمدرسین کے تظیم منصب برفائز کیا گیا اور تاجین حیات اس منصب جبید برفائز رہے۔

منصب تدريس جناب رسول التدصلي التدعليد وسلم كامنصب عيداس منصب كا ميسرآ نالوفق بارى تعالى باوراس منصب كحصورك بعداس كفنيمت مجصااتباع سنت ہے۔حضرت نوراند مرقدہ نے اس منصب تدریس کو جان سے زیادہ عزیز سمجا جب درس کا وتت ہوجاتا تو کوئی بخت ہے بخت چیز بھی رکاوٹ نہیں بن پاتی موسم سر ماکی بر فیلی ہوا تیں ہوں ہموتم گر ما کی لوز دہ آندھی ، زمانۂ مرض کی تکلیف بھی آپ کی تدریس میں حائل نہیں ہویاتی ، بلکہ ڈاکٹرول کی تدرلیس کوشع کرنے کے باوجود تدرلی خدمت میں عافیت محسوں کرتے اور گھنٹوں تذرلیں کے بعد تکلیف کے بچنے آرام وراحت محسول کرتے ،تدریس اليك كهجب حضرت نوراللدم قدة كه درس كا دفت جوتا بتمام متعلقه طلبه بحداك دورُكرا ين اين عبكه حاصل كرتے اسكون سے بيٹھ جاتے ،ماحول ميں سناٹا مجماجاتا،اور "كان على روسهم الطير "كا منظر دكھائى وينا او تغنيم الىك كدؤكى متوسط اور غبى تنيوں طبقات كے طلب مكسال مستفید ہوتے ،ایک نشست میں تین تین گھنٹے کا درس بالکل بھی گر، ل محسوں نہیں ؛ بلکہ مزید استفاده کے خواہشتد ہوتے ،خاردار،شعلہ باراد رفض راہول سے گذر کرزم وگرم جمیعے ہوئے بموج حوادث میں بنتے اور کھیتے ہوئے شانہ روز کی جدوجہد اور محنت ومشقت کے ذر چے شیح تمنا کی کرن تک پہنچنے کے عاد کی تھے، جامعہ اشر فیدراند ریش شخواہ کی مقد، رقلیل تھی خرچ بوراماه کفایت نبیس کرتاتھ، پہلے عشرہ میں جائے و پان ساری چیزیں بھیل تک پہنچی تھی دوسرے عشرہ میں جائے رہتی ، پان بند جوج تااور تبسرے عشرہ میں جائے ویان دونول چیزیں بند ہوجاتی تھیں مرتبھی تدریس موقوف ند ہونے پائی ورند ہی تبھی جگد کی تبدیلی کا خیال ذ این میں کیا اورا پینے ماتحتوں کی ترتی کے لئے تڑینہ ، کھڑ کنا اور گھنٹا اورا پٹی تمام تر تو انا تیوں کو صرف کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا اورا بی ااراولا د کو خود کفیل بنائے کے لئے اسباب مبیا قرماتے اوراسباب میں مصروف کرنے کی فکر قرماتے "تاکہ ان اوگول کو دشوار

تصنيف و تاليف القدرب العزت كي بيش بها نعمتول ميس سے ايك عظيم نعمت ے،جواستاذ گرامی مرتبت کے حصد میں وافر مقدار میں آئی بعض مصا نف تو ایس ہیں کہ سوچ كردانون كويسينة جاتا ہے۔" رحمة القدالواسعد ،شرح ججة الشدالبالغة 'حضرت كى اليك كاوش ہے جس نے علاءامت ہے ایسا قرض ا تارا ہے جوعرصہ سے چلا '' رہا تھا۔'' عمدۃ القاری شرح بخارى شريف' بإره جلدون مين' تخفة الأمعى شرح تزيدى شريف ' ٨جدون مين _الغرض ہرفن میں آپ کی بیش قیمت تف نیف ورجنوں کی تعداد میں کتب فان علمیہ کے ذخیرے ہیں جن ہے و نیامیشہ استفادہ کرتی رہے گی۔ میادی الفسفہ و فن فلسفہ میں وہ گراں قدرتصنیف ہے جوفن فلے فدے شیدائیوں کے لئے بنیا داوراصول کی حیثیت رکھتی ہے،جس کے بخیرفن فلفه كي تحصيل دشوار كذارا ورمشكل بإورتقريا تنهم مدارس اسلاميدمين واغل نصاب ب-استاذ گرامی مرتبت ایسے خاندان کے فروفرید تھے جو بزرگول سے مضبوط رشتہ ر کھتا تھ ، آپ کے والد گرا می قدر الحاج حضرت پوسف صاحب متدین اور اللہ تبارک و تعالی کے خاص اور مقرب بندول کے ارادت منداور عقیدت مند تھے، اسی وجہ ہے انہوں نے اپنی یا نچول نرینداولا د کوحصول علم دین میں لگایان میں ہے تین حضرت مفتی سعید احمد صاحب حضرت مفتی محیرا بین صاحب اور حضرت مفتی حبیب احمد صاحب خدمت عم و بن کے لئے وتف ہو گئے ،ان کا خلوص تف کہ اللدرب العزت نے ان نتیوں کو وین مبین کی سعادت مجری خدمات سے بہرہ ورقر مایا، بلکہ ان میں ہے اول الذکر دونوں مادر عمی دارالعموم دیو بند میں حدیث کے متناز اساتذ ذکرام میں شال جیں ۔استاذگرامی مرتبت کی بروقار شخصیت ہمارے لئے تن م امور میں مرجع کی حشیت رکھتی تھی۔ان کا وجود مسعود یک مبارک گھنیرے اور پھلدار درخت کے ہانند تھا اور ہرمحفل کے لئے شمع تھے لیکن کسی چیز کی قدرو قیمت ای دقت

سمجھ میں آتی ہے جب وہ باتی ندرہے۔

آواس شخصیت کے زندہ رہے ہے گئے اقدار دردایات ادرحوصلے دامتگوں کو فروغ ملتا تھا، آج اس کے اٹھ جانے ہے گئی شمعیں بے نورادر کنٹی محفلیں سونی ہو گئیں۔

کہاں ہے آج تو اے آفاب نیم شی چلاجاتا ہوں ہنتا ،کیلاموج عوادث سے

انسان كتنائى ئواناوتندرست موكر وه ايك كمزور كلوق ب خوه خالق كائنات في انسان كتنائى المنات المنسون كومزيد فره يا وحسل الانسسان ضعيف المناسان كمزور بيداكيا كيا بمال مضمون كومزيد وضاحت كساته التدينارك وتعالى في سورة روم بين بيان فره يا ب

"أنسه الذي خلقكم من صعف ثم جعل من بعد صعف قوه ثم جعل من بعد قوه صعفا و شيبة يخلق مايشاء و هو العليم لقدير "(سوردروم آيت؟۵)

اس آیت میں اللہ رب العزبت نے انسان کے تین مراحل ذکر فرائے میں ابتدائی کمزوری ، درمیانی تو اٹائی اورا ثبتائی کمزوری ، گویا انسان کمزوری ، درمیانی تو اٹائی اورا ثبتائی کمزوری ، گویا انسان کمزوری ورزیادہ ہے ، تو اٹاوط قت ورکم۔

استاذگرامی مرتبت صبر واستقامت کے بیکر جمیل سے گئے بھی حوادث آئے سب
کو بسبولت انگیز کر میتے سے عمر کی ۸۲ مربیاروں سے گذرنے کے باوجود ہشاش بٹاش
رہتے سے دورہ عدیم شریف کی جماعت ہیں قدرلیں کے طاقت وراورمضوط ستون سے
کے معلوم تھا کہ بیم مضوط ستون اتی جلدی گر جائے گا وہ نکتہ آفریں دری جس کے سفنے کے
بعد ذبن ود ماغ کوغذ المی تھی وہ دری جس کے سفنے کے لئے ہرطالب عم سرنس روک گوش
برآ واز رہتا تھا کہ میادا کوئی لفظ ول وکان میں پڑنے سے تیل ہوا کے دوش پراڑ شدہ سے بہر
لفظ جیرے جواہرات سے گرال ، آئش فروزاں سے زیدہ پرسوز ، دردوکرب سے لبریز ، در دیگیم

ے زیادہ صاف وستھرا، تختیہ طاؤی سے زیادہ قیمتی ،اخلاص دوفا سے دھلا ہوا،اختہاب و
لئہ سے اے تاہاں ،خون جگرے رنگین ،ایہ جسوس ہوتا تھ کہ دل کی بے پینی وکرب وسوز الفاظ
وعہارات کے جامہ میں تبدیل ہور ہاہے ، کے پیناتھ کہ یہ آواز یک لخت خاموش ہوجائے گ۔
الاار جب المرجب المسمال وہ گھڑی آگئی جس میں کر دری تذری پر غالب
آگئی ، توانائی مخلوب ہوگئی مجلس درس سونی ہے ،صرف قاری روایات طالب علم کی آواز
کانوں میں ہر بنی ہے گرجس آواز کے لئے ساعت ہے جین ہے ،اس میں بالکل سکوت ہے
کی صورت حال پانچ دانوں تک برقر ارد ہتی ہا اور الامر جب المرجب المسمال اللہ بعد نی زعش ا
درس کا آغاز ہوتا ہے ، قاری دوایات کی آواز گو شیخے گئی ہے ،طب کر دورہ حدیث من فی جمل درس کا آغاز ہوتا ہے ، قاری دوایات کی آواز گو شیخے گئی ہے ،طب کر دورہ حدیث من فی جملہ درس کا آغاز ہوتا ہے ، قاری دوایات کی آواز گو شیخے گئی ہے ،طب کر دورہ حدیث من فی جملہ درس کا آغاز ہوتا ہے ، قاری دوایات کی آواز گو شیخے گئی ہے ،طب کر بیان مبارک سے صرف ایک جملہ میں انسان تھی کہ طلبہ کی چینین فکل گئیں پورا جمل زاروق وہ رہ کے دول ایک جملہ دولے دیا اور دیے دولے کھا وہ ہوگا 'اس جمد کاسفنا تھی کہ طلبہ کی چینین فکل گئیں پورا جمل زاروق وہ در دول اس میں دولے نگا ہے 'جواللہ جا ہے گاوہ ہوگا 'اس جمد کاسفنا تھی کہ طلبہ کی چینین فکل گئیں پورا جمل زاروق میں دولے دیا اور شی کے گئی کے دول کی دول کی دول کے دول کی دول کی

الار جب المرجب المرجب المساه مين الله برزى خدمت بين حاضرى بوتى گر اوئى بات نه بوتى ، پير جب ١٣٣١ ه ميخ بين حاضرى بوكى تو حفرت كى زبان ميرك ميارك ب الله ظل حاف فكل رہ خفى ، با تين كين اور فر مايا كه تم كل آئے تفيليكن ميرك زبان بندهى اوراب زبان جارى ہے پير بغرض علاج مين جانے كا تذكره آيا اور فر مايا كه دوبيركى فلائك بي مين كي اوراب زبان جارى ہے پير بغرض علاج مين جانے كا تذكره آيا اور فر مايا كه مين خوبي كي اوراب زبان جارى ہے بير بغرض علاج مين جسلار جب امرجب المساه ووبيركى فلائك بي مين خوبي المرجب المساه على المربي فلائك بين المربي فلائل المربي المساول ا

ديا_(انالقدوانااليدراجعون)

اب ہم تقذیری فیصلے کے سامنے سرتسیم ٹم کرتے ہیں ، جس طرح رسول اکبر صلی
اللہ عدید وسلم نے اپنے صاحبز اور عضرت ابراہیم کی وفات ہیراپیخ کم کا اظہر وفر مایا تھا۔اللہ
رب انعزت کی مرضی پر رضا ظاہر فر مائی تھی '' ان العین تدمع ، والقلب سکون ، وار انعول
الامار ضیٰ ربناوا نا بفرا قلب یا ابراہیم کم وفون' ہماری سکھیں اشک بار ہیں ، ول ممکنین ہیں ، ہم
اپنی زبان پروہ تی دو تے ہیں جو ہمارے رب کی خوشنو دی کا سب ہوا وراے ابراہیم! ہم تمہر ری
جدائی سے بے حدم کمکین ہیں۔

ورق تم موا اور مدح باتی ہے سفینہ چاہیے اس کر میکراں کے لئے



حفرت مولانامفتی سعیداحمد صاحب پالن پوری ایک عهر آفریس شخصیت

مولا نامحمرسا جدصاحب قاسمی بردونی استا دُنفسیر وا دب دارالعلوم دیو بند

مؤرند ۲۵ ررمض ال المبارك ۱۳۳۱ ه (۱۹ رمنی ۲۰۱۰) كو حضرت الدستاذ مفتی سعید احمد صاحب پالن بوری (شخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم و بوبند) كی رهات كافسوس ناك واقعه پیش آیا، آپ بهم كنههٔ دارالعلوم اورتمام دابندگان صفهٔ د بوبند، بلكه عالم اسلام كملی حلقوں میں بھی معردف تصادروہ حلق آپ كالمی عظمت محمد ف تضای لئے آپ كالمی معرد ف تصادروں علی بیا بات كالملد بنده گیا۔

ایک عهد آفرین شخصیت

واقعہ یہ ہے کہ آپ ایک عبد سفریں شخصیت کے مالک تھے ،آپ ایٹ دری وقد رئیں ،تھنیف وتالیف اور تربیت ورہنم ئی کے لحاظ سے ایک فردنیں ،بلکہ ایک انجمن تھے آپ کی وفات ہے ایک عبد کا ف تمہ ہوگیا اور یک انجمن سونی پڑگئی ،آپ کی پوری زندگی جبد مسلسل سے عبارت تھی اور تی نسلول کے لئے آپ کی زندگی جس بہت یہ تھے تھے کی چیزیں بیل مسلسل سے عبارت تھی اور تی نسلول کے لئے آپ کی زندگی جس بہت یہ مسلسل اور چیم علمی زمان طالب علمی سے لے کر وفات سے چندروز قبل تک جبد مسلسل اور چیم علمی الشان فی لی نے آپ کو علمی جامعیت سے نواز اتھ ،آپ کو مشداول اس می عدم پر بوی و متداول اس می عدم پر بوی و متداول اس می برایک جس سے کا حصد تھ ، کسی بھی علمی موضوع پر آپ عدم پر بوی و متدا تھی ،ان جس سے برایک جس سے کا حصد تھ ،کسی بھی علمی موضوع پر آپ

بڑی بصیرت کے ساتیر گفتگو کیا کرتے تھے جس سے سامعین بھی مطمئن ہوجاتے اوراس موضوع پران کو بصیرت بھی حاصل ہوتی تھی ، بیآپ کی علمی جامعیت کی دلیل تھی ۔ دارالعلوم دیو بندیس وقانو قاہونے والے علی وتر بین اوراصل تی پر گراموں میں آپ کا خطب ہوتا تھا آپ کا خطب بہت وقع ، پر مغز اور بصیرت افروز ہوتا، جوآپ کی علمی شخصیت کا عکاس ہوتا تھا۔

يكسوئى وعئمى اشتغال

آپ وقت کے انبی کی پیند ہے۔ اسپال اور میٹنگوں بیل فیک وقت پر چینی ہے اور وقت کی پابندی کی ہم در مین اور طلبہ کو فیجت بھی کی کرتے ہے۔ آپ اپ معمولات کے بڑے پابند ہے ہی کہ بحر کمازعمر اپنے نکھنے پڑھنے کا معمول جاری رکھتے ہے ابت اگر طلبہ یا اساتڈ واآپ کے پاس عمر کے بعد جاتے توان سے پوری توجہ سے گفتگو کرتے ہے۔ آپ نے اپنے آپ کو تذریبی ، ورطمی مصروفیات کے لئے کیمو کر لیا تھا آپ نہ کوئی انظامی ذمے واری سنجو لئے تھے اور نہ سیاسی یا ہم سیاسی مسائل بیل پڑتے تھے اور نہ ہی اس می مسائل بیل پڑتے تھے اور نہ ہی اللہ تعمید عماء ہند کے زیر انتظام اوار قامباحث الفقیہ کے فقبی سیناروں بیس تقریباً پابندی سے شریک ہوتے تھے ، جب کہ جمعید کے عموی اجلام اوی وہ انجام ویل وہ کی خدمات آپ نے انجام ویل وہ کیکھوٹی ، ورثر کے بغیر ممکن نہیں تھیں۔ انجام ویل وہ کیکھوٹی ، ورثر کی خدمات آپ نے انجام ویل وہ کیکھوٹی ، ورثر کی خدمات آپ نے انجام ویل وہ کے کھوٹی ، ورثر کی خدمات آپ نے انجام ویل وہ کیکھوٹی ، ورثر کی خدمات آپ نے انجام ویل وہ کیکھوٹی ، ورثر کی گورور کے بغیر ممکن نہیں تھیں۔

دوشخصیتوں کی کتابوں سے غیرمعمولی دلچسپی

آپ نے تذریس و تعلیم کے ساتھ مدری کی شروعات ہی ہے تھنیف و تالیف کا آغاز کردیا تقد آپ نے جن شخصیات کوزیادہ پڑھان میں سے ایک امام شاہ ولی القد محدث و بالوی اور دوسرے جمۃ الاسلام مول نامحہ قاسم نا تو تو کی ہیں ۔ آپ ان دونوں کے فکروفلنے سے زیادہ متاثر تھے ، چنانچ آپ نے اول الذکر کی کتابوں کا مذصر ف مطابعہ کیا ، بلکہ آپ نے ان پر کام بھی کیا، آپ نے شاہ صاحب کی کتاب، لفوز لکبیر کے قاری شنخ کا عربی میں ترجمہ کی اور العون الکبیر کے نام ہے۔ شاہ صاحب کی دوسری کتاب جمۃ القد

البالقد جوآپ كاعلى شه كارىي ،آپ نے دارالعلوم بيل عرصد درارتك اس كى تدريس كى خدمت انجام دى دور زبان بيل رحمة الله خدمت انجام دى دوراس برعر في بيل حواش بھى فكھ، نيز اس كى ،ردو زبان بيل رحمة الله الواسعد كے نام مے مسوط شرح بھى فكھى جوآپ كاليك اہم على كارنامہ ہے۔

ٹانی الذکر حضرت نانوتوی کی کتر بول کا بھی آپ نے گہرائی و گیرائی کے ساتھ مطالعہ کیا ورائی ہے ماتھ مطالعہ کیا ورائی خاصل مطالعہ کو ' فادات قائی' کے نام ہے مرتب کیا جو ماہنا مدالفرقان کا صنوب قدودر شائع ہوا۔ نیز ای طرح آپ نے حضرت نانوتوی کی کتاب تو فیق الکام کی نہیں ہے آسان شرح کے انداز بیل (کیا مقتذی پرفاتحہ واجب ہے؟) نامی کتاب بھی مرتب کی۔

اس کے علاوہ آپ نے متعدد دری کتابوں باخضوص قرآن کریم کی تفسیر اور حدیث کی کتابوں باخضوص قرآن کریم کی تفسیر اور حدیث کی کتابوں پر کام کیا، جن میں قرآن کی تفسیر ہدایت القرآن اور بخاری کی شرح تحقة اللّٰمی قابل ذکر ہیں۔ القاری اور تر ذری کی شرح تحفة اللّٰمی قابل ذکر ہیں۔

تقرير و تحرير ميں اچھوتا انداز

اللہ تعالی نے آپ کوتقر مروتر مرکا بہت ہل وآسان اور اچھوتا انداز عطافر مای تھا، آپ اسباق کے مض بین کو بہت ہل وآسان اور دنتشیں انداز میں پیش کرتے تھے، چنانچے مشکل سے مشکل مسائل کو عام فہم انداز ہیں پیش کرتے ، جنہیں سننے والے باسانی سمجھ لیتے تھے اور مشکل ہونے کے ہوجودان کو بچھنے میں کسی قتم کی کوئی دفتہ تیں ہوتی تھی۔

یک حال آپ کی تحریر کا بھی تھا ، آپ کا اسلوب سادہ ، عام قیم اور بن کی سواست بے ہوئے تھا، مشکل اور ویچیدہ مسائل کو آسان انداز میں چیش کرنے کا آپ کو بڑا ملکہ تھا آپ کے اسلوب کو بہل منتبع کہ ج سکتا ہے ، یعنی اسلوب ہتا آسان کہ اس ہے آسان ممکن نہ ہو۔ حضرت شیخ البند کی کتاب اول کا ملہ کی آپ نے تہیں کی اور اپنے خاص اسلوب میں اس کے مسائل کی توضیح کی ۔ میرے وطن کے ایک بڑے عالم نے آپ کی اس کتاب کی زبان اور اس کے اسلوب تحریر کی بڑی تحریف کی جن کا فروق اوب تھمرا ہوا ہے۔

فابل رشک زندگی

حضرت مولانا عمید الزول صاحب (یرادرخورد حضرت مولانا و حیدالزمال صاحب) آپ کے دفتی دری تھے بفراغت کے بعد دارالعلوم میں عربی زبان میں ترجمہ دورتح میں کاموں کے سئے طازم رکھے گئے ، پھے مدت یہال کام کیا اس کے بعد دائل چلے گئے اور سعودی سفارت فانے میں مولانا کی شخواہ گئے اور سعودی سفارت فانے میں مولانا کی شخواہ چاہیں بزارتھی ، بداب سے تقریباً تمیں سال پہلے کی بات ہے ، جب کہ مداری میں اس وفت شخواہ تین بزارے زیادہ نہیں ہوئی مفتی صاحب نے ایک باران سے کہا کہ بھائی عمید الزمان میں اس وفت عمید الزمان میں مختواہ کا کیا کرتے ہیں الوز ہے ہیں یا بچھاتے ہیں ، مغتاء میت کہ آئی بزری شخواہ کا کیا کرتے ہیں الوز ہے ہیں یا بچھاتے ہیں ، مغتاء میت کہ آئی بزری شخواہ کا معرف کیا ہے ؟ جب کہ مفتی صاحب کی عدرے سے قلیل شخواہ تھی اور کہابوں کی معمول کی تجاریت تھی ، آپ اس پر گذر اسرکرتے ہیں اس کے بعدائد تعالی نے اور کہابوں کی معمول کی تجاریت تھی ، آپ اس پر گذر اسرکرتے ہیں۔ اس کے بعدائد تعالی نے اس کے بہاں مالی وسعت عدی فر ، کی اور آپ نے بارائخواہ پڑھایے بلکہ ماضی میں جو تخواہ کی تھی اس کے بہاں مالی وسعت عدی فر ، کی اور آپ نے بارائخواہ پڑھایہ بلکہ ماضی میں جو تخواہ کی کہ اس میل جو تخواہ کی کہ دی۔

موما ناعمید انز مال صاحب آپ کے بارے بیں فرماتے تھے کہ ان کے پاک دین بھی ہے اورد نیا بھی اور وہ خود دار انعلوم کی ماہ زمت چھوڑ کر سفارت خانے کی ملازمت اختیار کرنے برانسوں کا اظہار کرتے تھے۔

عادات و اخلاق

آپ انتہائی ضیق اور ملنس رہتے اور اینے خوردوں کے ساتھ خوش طبعی اور بے تکلفی کے ساتھ خوش طبعی اور بے تکلفی کے ساتھ و پیش آتے تھے۔ دیکھ یہ گیا ہے کہ دوگ اپنے اردگرد وقار کا ایک ہالہ بنا کے رکھتے ہیں ،خوردوں کا ان کے پاس بے تنطقی ہے کوئی بات کرنا پیشنا گستا ٹی تھورکیا جا تاہے حصر استحق صدحب کے بہاں اس طرح کی کوئی بات نہیں تھی ، چنا نچے ہم دوگوں سے خوش طبعی کی با تنہیں کرتے ،اور ہم توگوں ہے بھی پکھی سننے کے لئے کہتے ۔ آپ کی ایک خوبی سبب کے ساتھ ہمدردی اور خیرخودای کا معاملے تھی ،ہم موگ جب بھی اپنی انتظامی یا اوارہ جاتی کوئی

اصابت رائے

القد تعالی نے آپ کواصابت رائے ہے بھی نواز اجھی مسائل ومعاملات ہیں آپ کی رائے بہت صائب ہوتی تنی اور ہڑی جراکت کے ساتھ آپ اپنی رائے رکھتے تنے۔

خوردون کی علمی رهنمائی وحوصله افزائی

آپ علمی کا مول میں رہنی کی اور بردی حوصد افز ائی کرتے تھے اور مفید آراء سے بھی نو از تے تھے، چنانچ بہت ہے لوگوں نے آپ کی رہنی کی اور سریہ تی بیل کتابیں تصنیف کیں اور مصنف بن گئے۔ ناچیز نے وارالعلوم میں آنے کے بحد حضرت نا نو لؤ کی کہ بول کا عمل بھی ترجمہ شروع کیا اور جب وہ تر اجم شخ البندا کیڈی کی جانب سے طبع بوکر آئے تو میں نے آپ کی خدمت میں آئیس پیش کیا۔ آپ نے بردی حوصلہ افز ائی فرمائی اور اس وقت آپ نے ججہ القد البالغہ کا آیک شخ ویا عربی تر بان میں جس کی تحقیق وقیق کا کام آپ نے کی تھا وہ ایسی جم کی حقیق وقیق کا کام آپ نے کی تھا وہ ایسی جم کی حقیق وقیق کا کام آپ نے کی تھا وہ ایسی جائی گئے ہوگر آئی تھی اور کہا کہ اس کتاب کواس تھم کا کام کرنے والے مجھیں گے۔

ناچیز نے دارالعلوم بیل آنے کے بعد جو کچھ تھوڑ ابہت کام کیا وہ آپ کی خدمت بیل چیش کی، آپ نے اسے ملاحظ فر مایا اور اس کے سیسے میں کوئی مفید رائے اور مشور دضرور دیا یے تعمیل علم مے موضوع پر بیل نے اپنا مخضر رس لہ (مخصیل علم بیس اسلاف کی قرب نیال) آپ کی خدمت میں چیش کیا تو آپ نے اسے بورایز حااور اگلی ملاقات پر فرمایا کتاب اچھی ہے؛ البت اس میں فلاس فلاں واقعہ مناسب نہیں ہے، اسے گئے، یُریشن میں زکال دینا۔

نیز جب میں نے اسمیر المانشاء 'کے سلسے کا پہلا جزومرتب کیا اور طبع ہونے کے بعد آپ کی خدمت میں فیش کیا تو آپ نے اسے پہند فرمایا 'استہ بعض آراء بھی دی اور فرمایا جب الگے اجزاء مرتب کرنا تو طبع کرانے سے پہنے جھے دکھانا، چنا نچہ میں نے ایس بی کیا۔ دوسراجز وجب مرتب کیا تو، سے آپ کو دکھایا اور آپ کے مشوروں کے مطابق اس میں ترمیم کی، نیز تیسرے جزو کی ترتیب کے دفت بھی ایس ان کیا طبع ہونے کے بعد جب میں

SC1-124/05/261923/96DC3C2/260C3C2/260C9C2C2/

نے تیسراجز مہیں کی تو آپ نے مجھے ایک ہزار روپید یا اور فر مایا کہ پانچ سواس جز و کا ہدیہ ہے اور یا پچ سو پچھلے جز و کا۔

جیسا کہ ش او پر ذکر کر چکا ہوں کہ آپ کو حضرت نا نوتو ک کے فکر وفلنے ہے بہت گہرالگاؤ تھا اور اس موضوع پر آپ نے کام بھی کیا تھ ، چنا نچے اس موضوع پر آپ کی رائے بہت اہمیت کی حالی تھی ، ای طرح اس موضوع پر کام کو بہند بھی کرتے تھے۔ ابھی چند سال پہلے دارالعلوم وقف نے حضرت نا نوتو کی پر بیک سیمینار کرنے کا فیصد کیا تھی ، حضرت نا نوتو کی کشخصیت سے متعلق موضوعات کی فہرست آئی اور پھیے بھی ایک موضوع پر لکھنے کے لئے کہا گیا۔ یس نے اینے لیے (فلسفہ قامی میخ اوراصول) کے موضوع کا انتخاب کیا۔

حضرت نانوتوی کی کتابوں کے ترجمہ کے دوران آپ کی کتابوں اور تح میروں کو خورے پڑھے کا موقع ملاء میں نے دیکھا کہ حضرت کے یہاں پکھا صوب ہیں کہ جن کی روشتی میں آپ تھنگوکرتے ہیں،آپ پہلے اصول ذکر کرتے ہیں اس کے بعد جز کیات ان پر متفرع کرتے ہیں۔میں نے اپنے اس مضمون ہیں حضرت کے انہیں اصولوں کو اوران کی مقرع کرتے ہیں۔میں کرنے کی کوشش کی مضمون کھل کرتے سیمینار کے منتظمین کے حوالے کردیا، کیکن سیمینار کی وجہ سے ملتوی ہوگی، تو ہیں نے مضمون اشاعت کے لئے ماہمامہ دارالعلوم ہیں دے دیا، چنانچہ وہ ش تع بھی ہوگی۔

ایک دن میں عصر کے بعد آپ کی مجلس میں گی تو آپ نے وہ بنامہ دارالعلوم میں شائع ہوئے میر سے اس مضمون کا تذکرہ کیا اور فر مایا کہ میں نے ماہنا سے میں آپ کا مضمون کر تھا ، وہ بہت اچھا ہے میں ہیں بھی تھا تھا تہارا عربی اردو میں ترجمہ کا ذوق ہے ، جھے نہیں اندازہ تھا کہ حضرت نانوتوی کی قکر ہے متعلق تم ایس مضمون لکھ سکو گے تہارا مضمون بہت اچھا ہے ۔ میں نے عرض کیا کہ ترجمہ کے دوران حضرت نانوتوی کی کتابوں کو غور سے پڑھنے کا انفاق ہوا ، حضرت کے فلفے ہے متعلق ہے چیزیں میرے ذہن میں آئی حضرت کی طریقہ مرتب کردیں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت نانوتوی کی کتابوں پر کام کرنے کا طریقہ مرتب کردیں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت نانوتوی کی کتابوں پر کام کرنے کا طریقہ

بنایا، عالباً آپ نے فرمایا کے حضرت کی وہ کتابیں اور تحریریں جوقائل فہم ہیں ان کوموضوع وار مرتب کر کے عام قار تین کی خدمت ہیں ہیش کیا جائے ،اس موقع پرآپ نے حضرت تا نولوک کی جن کتابوں پر کام کیا ان کا بھی تذکرہ کیا اور آپ کے جومضا بین افادات قاکی کے عنوان سے قسطوار ما بنامہ الفرقان بیس شائع ہوئے ان کا بھی ذکر کیا۔

اساتذہ کے لئے قیمتی نصائح

سپ کوایٹ اس تذہیش سے على مدابرا جيم بدياوي کے ضوص تعلق تق ،آپ ان کى بدوھيت جم اس تذہ کی مجلس بيں بميش نقل کي کرتے تھے ۔آپ نے فره اور کہ بيس نے دارالعلوم سے زخستی کے وقت حضرت علامہ ہے کہا کہ حضرت مجھے کوئی نفیجت کرو بيجي چنانچہ علامہ نے فره اور :

مولوي صاحب!

ا۔ قن و مجھ كريو ها ناعلم آئے گا۔

۴ طلبہ کواپٹی اول و سجھنا طلبہتم سے محبت کریں گئے۔

۳۔ سنت برعمل کرنامقبولیت حاصل ہوگی۔

نیز آپ اساتذہ کی مجس میں یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ کسی بھی کتاب کی مقد ایس کے وقت اس فن کی جھوٹی بڑی تمام کتابوں کا مطابعہ کرو۔ مثال کے طور پر فقہ میں اگر کسی کتاب کی مقد رئیں متعلق ہوئی ہے تو نیچے نوران لیف ح اوراو پر ہدایہ اور درمختار تک کا مطالعہ کرو۔ یہ مطابعہ اپنے لیے ہوگا طلبہ کو صرف ضروری ہاتیں ہی بتائی ہے۔ آپ جو پچھ فرما ہے تتے وہ یا لکل میچے تف کسی فن پراستیع فی نظرائی طرح کے مطابعہ سے ہو کتی ہے۔

سے بیربھی فرمایا کرتے تھے کہ اپنے لیے کسی ایک فن کو نتخب کرکے اس میں مہدرت حاصل کی جائے اورا سے اپنا اختصاصی فن بنایا جائے ،اس سلطے بیل بعض اساتذہ کی مثال بھی دیتے تھے جو کسی فن میں اختصاص کے لئے مشہور ہیں۔

مطالعے كے سلسلے عيل آپ كى بدروندائى بھى بوى فيتى ہے جو آپ مجلس عيل

اس تذہ کے سامنے ذکر کیا کرتے تھے کہ کسی کتاب فن کا مطالعہ کیا جائے اس کے بعد استنتاج (بتیجہاغذ کرتا) کیا جائے۔ یک بات سیح ہے کہ نتیجہاغذ کرنا ہی حاصل مطاعدہے محض معلومات اکھٹا کرنے اوراس کاثمرہ حاصل شاکرنے سے مطابعے کاعمل نامکمل رہت ہے۔

جھے یاد آیا کہ بیس نے کسی جگہ پڑھ تھ کہ احمد اجن نے کسی ہے اس کے مطابعہ کے نظام الاوقات کے بارے بیل معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ فتح ہے دات گئے تک بیس مطابعہ کرتا ہوں تو احمد اجن نے اس ہے کہا کہ جب سارا وقت تم مطابعے بیس لگاتے ہوتو جو مطابعہ کیا ہے اس بیل غور وفکر کرتے تھی کہا کہ جب سام اوقت تم مطابعہ بیل غور وفکر کرتے تھی کہا کہ جب ماصل کرتے ہو؟

هم آپ کو رخصت نه کرسکے

الغرض آپ ہمارے درمیان سے چلے گئے اورایک نا قابل مل فوا اپنے بیچھے چھوڑ گئے ، ہمارے درمیان آپ کی یادی اور کتابول کی شکل جس انمٹ نقوش ہاتی ہیں ۔ شعبان جس آپ کی طبیعت ناساز ہوئی اور بغرض علاج مبئی تشریف لے گئے ، آپ کواف قد بھی ہوگیا، درمضان ہیں آپ نے تراوت کے بعد بیان کا سلسلہ بھی شروع کیا ہوشر ہوا اور ف کھوں لوگول نے اس سے استفادہ کیا ، اس سے بیا اندازہ ہور ہاتھ کہ اب آپ کی طبیعت ٹھیک ہوگئے ہوگئے ہو جود سنجل نے کا اور ہم سب کو طبیعت ٹھر کی اور ہم سب کو طبیعت ٹھیک ہوگئے ہوگئے ہو جود سنجل نے کا اور ہم سب کو ہیشہ کے سئے دائے مقارفت و سے کر چلے گئے ۔ کیا معلوم تھ کہ و بو بند سے آپ کا بیسفر آئی ہو اپنی نہیس آئی گئے ۔ کیا معلوم تھ کہ و بو بند سے آپ کا بیسفر آئی ہو اپنی نہیس آئی گئے ۔ کیا معلوم تھ کہ و بو بند ہم سب کے لئے آخری ہوات بیسے کہ کورونا جیسی و بائے ہا موارید نے ہمہ گیری کی وجہ سے ہم لوگ ہاکہ آپ کا آخری دیدار نہ کر سکے اور نہ آپ کا آخری دیدار نہ کر سکے اور نہ آپ کا آخری دیدار نہ کر سکے اور نہ جو سکے۔

ہم لوگوں کا حال حضرت مفتی صاحب کے سلسے میں تقریباً وہی ہے جوکسی شاعر کا بغداداوراس کے مکیس کے تیکن تف لَعُمْرِي مَافَارِقَتِ بَعُدَادِ عَنْ قَلْبِي ﴿ لَوَانِي وَجِدَتِ مِنْ فَرَاقَ لَهَا بِدَا

کفی حزنا ان رحت لم استطع لها وداعاولم احدث بساکنهاعهدا (بخداش نے بغداد کوکی نظمی و تاراضگی کی وجہ ہے نہیں چھوڑا، اگر میں اس کو چھوڑنے کے علادہ کوئی چارہ پاتا (تؤمیس اسے ہر گزنہ چھوڑتا)۔

میرے غم کے لئے یہ بات کا فی ہے کہ میں اے رخصت نہیں کرسکاا دراس کے کیس کے ساتھ کو فی عہد و پیان نہ باندھ سکا۔



اتر گئے منزلوں کے چہرے امیر کیا؟ کارواں گیاہے رئیس المحد ثین حضرت مولا نامفتی سعیداحمد پالن پوریؓ

یا دوں کے نفوش

مهتم جامعه ربانی منور داشریف سستی پور بهار

مولا نااخر امام عادل قامی

ایک سوگوار صبح

۳۵ ، رمضان المبارک ۱۳۳۱ ہے (۱۹ منی ۲۰۴۰ء) کی صبح کیسی سوگوار تھی کہ اس کے آس کے اس کے اس کے اس کے آس کے آس کا اس کا سوری ایمی نگلہ ہی تھا کہ آسان علم وفن کا روش فی بغروب ہوگیا ، ایمی صبح کلیوں نے کھنٹا اور کونل نے چبکٹا شروع کیا تھا کہ گلشن اسلام کا ایک پھول مرجھا گیا اور باغ عوم نبوت کا ایک بلبس خاموش ہوگیا ، یعن علم وفن کا دمام رئیس الجحد ثین حضرت اقدس مولا نامفتی سعیدا حمد یات بوری شیخ الحدیث وصدرالمدرسین وارالعلوم و یو بندنے اس دنیائے قانی کوالودائے کہا ، اٹاللہ وا نا الیہ راجعوں ،

کی دنوں ہے آپ کی شدید علالت کی تشویشناک خبریں موصول ہورہی مخص ۲۲۰/رمف ن المبارک کوشام ہے ہی حالت زیادہ خراب ہونے کی خبر الی ۲۵۰ رمض ن کی شب کشک میں گذری ، رات بھر جا گئے کے بعد شنج کے تشکے ہوئے گخات میں ابھی آ کھ لگی مشب کشک کیاس حادث جا تکاہ کی احد ع الی آخرز ندگی بھر کا تھکا ہ رامسا فرابدی نیند سوگیا۔

می تشک کہاس حادث جا تکاہ کی احد ع الی ، آخرز ندگی بھر کا تھکا ہ رامسا فرابدی نیند سوگیا۔

مر سفر کا تھکا مسافر ، تھکا ہے ایسا کہ سوگیا ہے
خودا بی آ تکھیں فو بند کر لیس ، ہر آ کھی کین بھگو گی ہے

همه جهت شخصيت

حضرت مفتی صاحب ؓ اس دور میں ایک عبقری شخصیت کے مالک تھے ، جن کو ہرعلم وفن سے شنا کی تھی ، مدارس کے نصاب میں رائج یقیے سے او پر تک ہر کتاب کی تدریس کی ان کوسعه دت حاصل ہوئی تھی، وہ تدریس کا بے بناہ ملکہ رکھتے تھے،کسی فن کی کتاب ہو، یا فی كردية تھے بلم كو گھول كريلائے كاوہ ہنر جانتے تھے ،ان كاطريقة فن بل اتر كر كلام كرنے كا تھا،وہ برلن کے مزاج شناس تھے، گفتگو کی موضوع پر بھی ہوبصیرت و گہرائی میں ڈولی ہوتی تھی۔ خاص طور پرحدیث اورفقہان کے ذوق کا حصہ تھے،ان دونوں فنون کے مراجع و مآخذ ہر گہری نظرتھی ،حدیث وفقہ کے فطری نداق کا تتیجہ تھا کہ ان کے درس حدیث میں بڑااعتداں ہوتا تھا، وہ نہ وہل ظاہر کی طرح گفتگو فرماتے تھے اور نہ فقبی تشقیقات میں غلو کے قائل تھے،آپ کے بہاں روایت ودرایت دونول کا امتزاج تھا،حضرت علامه انورشاہ تشمیریؓ نے دارالعلوم دیویندمیں جس طرز تدریس کی بناڈالی تھی،مفتی صاحب اس دور میں اس کے بهترين نمائنده يتصاوه متصلب حنفي تقيابيكن ورس ايبا بصيرت افروزاور مدلس بوتاقها كه مسلك حنفي دل ود ماغ كى همرائيوں بيس اتر جا تا تھاءان كادرس برامقبول اورطرزافهام وتفهيم بہت مؤثر تھا،اس لئے بلاشد بدمجبوری کے کوئی طالب علم ان کے درس سے غیرہ ضرفہبیں _ (F) T

فقد وحدیث کے علاوہ عنوم حضرت شاہ ولی انڈد محدث دہوی ؓ اور معارف ججۃ الاسمدم حضرت مولانا محمد قاسم نا نونوی ؓ پر بھی آپ کا خصوصی مطالعہ تھا،ان ہزرگوں کی کئی سمتا ہوں کی تشریح دشہیل آپ نے فرمائی۔

لب ولهجه اورزبان وبيان

درس به و یاعوامی خطاب ان کالب واجهه بهیشه مجلسی جوتا تھا، تکلفات اور آور دست بالکل پاک، سیدهاساو و انداز بیان اور ساده وعام فهم الفاظ ، وه به تکلف برشکوه الفاظ اور حسین تعبیرات کے در پنیں ہوتے تھے،ای لیے ان کی گفتگوں معین کے سرول کے اوپر ہے نہیں بلکدول وہ ماغ کے اندرکوچھوتی ہوئی گذرتی تھی،خٹک ہے خٹک موضوع کوتر وتاز واور دئیس بلکدول وہ ماغ کے اندرکوچھوتی ہوئی گذرتی تھی،خٹک ہے خٹک موضوع کوتر وتاز واور کو در یہ رہیں شاید باید ہوگدان کی ماور کی زبان اردو نہیں تھی گروہ ابل زبان کی طرح اس پر قدرت رکھتے تھے، اردو اور عربی دونول زبان اردو نہیں تھی گروہ ابل زبان کی طرح اس پر قدرت رکھتے تھے، اردو اور عربی دونول زبان اردو نہیں ان کی کھنے تھے، اس کے لئے شہوعدل ہیں، نادر موضوعات پرچ یس (40) سے زیادہ تصنیفات آپ نے یدگار چھوڑیں، جوایک مستقل علی ماہر میری ہے،آئدہ تحقیقین کیلئے وہاخذ کا کام کرے گران شاءاللہ۔

شرف تلمذاور رابطه

جہے (1406, 1406 ہے مطابق 1986, 1986ء میں) آپ ہے ہدا ہے رائع اور ترفدی وطی وی پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ، آپ کی ترفدی وطی وی کے دری افادات بھی میں نے قامبند کے تھے ، جو میرے ذخیرہ کا نفذات میں محفوظ بیں ، دارالعلوم دیو بند کے دوران تیام مجھے یا ذہیں کہ کی است فر کے سبق ہے میں غیر حاضر ہوا ہوں ، لیکن حضرت مفتی صاحب کے دری سے میں بہت متاثر تھا ، وہ ای وقت دارالعلوم دیو بندک درسگاہ کی آبرو تھے ، بہت سے نفی مسائل میں لوگ ان کی طرف رجوع کرتے تھے ، ہمارے دور میں طلبہ کے درمیان وہ سب سے زیادہ مقبول ترین استاذ تھے ، بہت بارعب اور ہاوقا رتھے ، لیکن اس کے باوجود بڑی محبوبیت کے حافل تھے ، طببہ عصر کے بعد ان کے گھر یہ حاضر ہوتے اس منزل قدیم میں تھی ، میں آب مائی ہوتے ہوتے ، میرا آب مائر یقی منزل قدیم میں تھی ، اس کے پی سے گذر کروہ معراج گیٹ سے وارالعلوم تشریف لے منزل قدیم میں تھی ، اس کے پی سے گذر کروہ معراج گیٹ سے وارالعلوم تشریف لے جاتے تھے ، میرا آب مائر بھی جاتے تھے ، اس طرح آکٹر آ مناس منا اور مائا قائد ہوتی تھی ، گر ہمت کی کی کے سب بہت وفوں تک آب کے دردوست یہ حاضری ہوتے ہوتی تھی ، گر ہمت کی کی کے سب بہت بہت نون تک آب کے دردوست یہ حاضری ہوئی تھی ، گر ہمت کی کی کے سب بہت بہت نون تک آب کے دردوست یہ حاضری ہوتے ہوتی تھی ، گر ہمت کی کی کے سب بہت بہت کون تک آب کے دردوست یہ حاضری ہوتے ہوتی تھی ، گر ہمت کی کی کے سب بہت بہت کون تک آب کے دردوست یہ حاضری ہوتے تھے ، اس طرح آکٹر آ مناس منا اور مائا قائد ہوتی تھی ، گر ہمت کی کی کے سب بہت بہت کون تک آب کے دردوست یہ حاضری ہے کر دور میں ہوتی تھی ، گر ہمت کی کی کے سب بہت

سه دوره عالمی ختم نبوت کانفرنس میں مقاله پیش کرنے کالتصه

عالمی ختم نبوت کانفرس (۱۹۸۷ء) کے موقع برحاصل ہوا، وہ قصد بھی برا عجیب تھا، میں وارالعلوم ويوبندكا ايك كمنام طاب علم وايك جهونے سے مدرسه (مدرسه ويديه غازى يوريولى) ے آیا تھا، حلقہ احباب میں وہی دوج رطلبہ تھے جوغاری بورے ساتھ آئے تھے، دارانعلوم کے تظیم اسا تذہ کے در ہاروں تک ہم جیسے معمو لی طلبہ کی رسائی نہیں تقی ،میری طبیعت کی تم آمیزی اس برمنتز او بطلبه سنه بھی بہت کم شناس کی تھی ،ورسگاہ اور کتب خانہ کے عدوہ کہیں '' نا جا نانہیں تھا، دارالعلوم سے باہر بھی کسی تفریح گاہ، جسہ،مث عر دیا پروگرام بیں شریک نہیں ہوا ،اسپیے ضلعی اورصو بائی انجسنوں میں بھی بہت کم شرکت ہوتی تھی ،ای زیانہ میں دارالعلوم میں ختم نبوت کا نفرنس کی مہم شروع ہوئی جس میں ملک وبیرون ملک سے بردی علمی الی اورسای شخصیات نے شرکت کی امام حرم عبداللد بن سبیل بھی تشریف اسے اس موقع یردارالعلوم دیوبندی انتظامیان طی که کانفرس کے برگراموں میں ایک نشست طلبہ وارالعلوم کی بھی رکھی جائے ، تا کہ دارالعلوم کی نمائندگی اس میں شامل ہو،نشست میں یا نیج (۵) طلبہ کے مقالات اور یا جی (۵) طلبہ کی تقاریر پیش کرنے کا فیصدہ کیا گی اور خواہشمند طلبہ کواس میں حصد لینے کی وعوت دی گئی، تا کد مسابقد کے بعد بہتر سے بہتر انتخاب عمل میں آسكے،اس كالعلان "ويزال ہوتے ہى خواہشندطلب كااڑوجام ديكھنے كوملا،دارالعموم ویو بندتوعم کا بح بیکرال ہے، یہاں ایک پرایک باصلاحیت طعبہ برز مائے بیل موجودرہے ہیں، وفتر تعلیمات کے باس میں نے بھی ہداعلان و یکھا، میری تمناؤل نے بھی انگرافی لی بھر میرسوچ کر کہ دارالعلوم کے باصلاحیت ادر متناز طلبہ کے درمیان میرے جیسے ایک معمولی اور کمنام طالب علم کی کیا حیثیت؟ ہمت نہیں ہوتی تھی ایکن شوق کے ہاتھوں مجبور ہوکر میں فے بھی شتم نبوت کے موضوع برمقار نو کی میں حصہ لینے کاعزم کرایی، چروفت مقررہ کے اندر مقاله تیار کرے خاموثی کے ساتھ خریداران یوسف کی آخری صف کے امیدوار کی طرح وفتر میں جمع کراد یاجس کی اطلاع میرے قریب ترین ساتھیوں کو بھی نہ ہو تکی ،حقیقت بدہے کہ مجھے ایک فی صدیعی امیز بیل تھی کہ میرامقالہ کسی مائق ہوگا اوراس عظیم الشان کا نفرنس کے لئے اس کا امتخاب عمل میں آئے گا ءاس میں بقد میں کتنے طلبہ نے حصہ لیا پیاتو معلوم نہ ہوسکا لیکن میری خوش بخی کہ پانچ منتخب مقالات میں ایک میرامقار بھی شامل تھا۔ ایک میری خوش بخی کہ پانچ منتخب مقالات میں ایک میرامقار بھی شامل تھا۔

گاہ ہاشد کہ کود کے نادال بے تعطیر بدف زیر تیرے

دفتر کاچیرای ڈھونڈ تا ہوں میرے کرے پر آیا اور تحریری تھم سنیا کہ اپنامقالہ لے
کر حضرت مفتی سعیدا جمہ پالن پوری کے گھر پر حاضر ہوں اس طرح پہل مرتبہ جھے حضرت مفتی
صاحب کے دردوست پر حاضری کی سعادت میسر ہوئی مفتی صاحب نے پچھ ضروری ہوایات
ویل اور رخصت کردیا، یہ پہورموقع تھاجب میرارابطہ حضرت مفتی صاحب کے ساتھ استے
قریب سے ہوا۔

بہرے لعظیم الشان سے روزہ کا نفرنس ہوئی اوراس کی ، یک نشست میں جس میں ملک و بیرون ملک کے اعمان وعلی وتشریف فر ماہتے ،اس حقیر کو بھی اپنامقالہ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

فقه میں اختصاص اشتغال بالفقه سے پیدا

موتامے ، رسمی کورس سے نہیں

وس کے بعد مفتی صاحب ہے میری مناسبت بردھتی گی اوروہ بھی شفقت فرہانے گئے، دور وَ حدیث میں جیسے اللہ اور وہ بھی شفقت فرہانے ہوگے، دور وَ حدیث میں جیسے اللہ ازی نمبرات حاصل ہوئے، او نظر عنایت میں اور بھی اضاف ہوگی تھا، گرافت ہے سال میں اپنے اسباق اور کاموں میں ایسا مصروف رہا کہ مفتی صاحب کے بیباں بہت کم آحدورفت رہی مفتی صاحب کے پاس بہ راکوئی گئٹٹیس تھا، فاآء ہیں جانا چاہتا تھا، جس کو وہاں ہونے کے بعد فقہ میں مزید اختصاص کے لئے میں قدریب افراء میں جانا چاہتا تھا، جس کو وہاں اس معین اُلفتی کہتے ہے، ایک دن وفتر اجتمام میں جھے طعب کیا گیا ، میں حاضر ہواتو وہاں اس وفت حضرت مواد تام خوب الرحن صاحب اور حضرت من الحدیث مواد نافعیرات د خان صاحب کے علاوہ مود نامعراج اکتر صاحب اور حضرت من الحدیث مود نافعیرات میں حضرت مفتی سعیدا حمد صحب بھی ہے ، ان ہزرگول نے پوری مجلس تعلی موجود تی ، اس میں حضرت مفتی سعیدا حمد صحب بھی شے ، ان ہزرگول نے

میرانام دارالعلوم بیل معین المدری کے لئے جو برز فرمایا تھا، بیل نے تدریب، قی کی خواہش خاہر کی اقومفتی سعید احمد صاحبؓ نے فرمایا کہ

" تترریب افق کا مقصد اختصاص فی الفقد ہے اور بدری کورس سے نہیں بلکہ مسلسل اهتخال بالفقد سے حاصل ہوگا"

مفتی صاحب کے اس ارشاد کے بعد میں نے اپنی خواہش واپس لے ی اور ہزرگول کے فیصلہ کو قبل کے اس ارشاد کے بعد میں نے اپنی خواہش واپس سے روز کر کے فیصلہ کو قبل ہے، بیان کی رندگی بھر کے تجربت ومشہدات کا حاصل تھا،اس واقعہ (۱۹۸۸ء) کو قریب بیس سال ہونے جارہے ہیں، مفتی صاحب کے اس جمعہ کی صدافت ہردن مشاہدہ میں ہے، اختصاص تو شاید مجھے حاصل نہ ہورکا لیکن میرے احتقال بالفظ کا سفرائی تک موقوف نہیں ہوا ہفتی صاحب کے اس ایک جمعہ نے میری زندگی کی ترجیب بدل ڈالی۔

میری پهلی تالیف "منصب صحابه" مفتی صاحب کاانکار اور اطمینان

حفرت مفتی صاحب ہے وابسۃ ایک اور یادگارواقعہ جومیری تھنینی و تحقیقی زیرگی میں سنگ کیل کا درجہ رکھتا ہے، ۱۹۸۹ء کا ہے، جب جس دارالعلوم دیو بندہ فارغ ہوکروہاں معین المدوس تھا، ہیں نے افراز ہے کے زمانے ہیں اپنی پہلی تالیف استصب سحابہ امرتب کی مہر تھ جس فرق باطلہ کے بحض افراوے میری عمی مذہبھیڑنے ہیں کتاب کا مواد تیار کیا، جس کی بنیادی فکر حضرت علیم الاسلام قاری محمطیب صحب سابق مہتم وارالعلوم تیار کیا، جس کی بنیادی فکر حضرت میں الاسلام قاری محمطیب صحب سابق مہتم وارالعلوم ویوبند کے ایک مضمون سے گئی ہے جو (عالب ۱۹۵۸ء جس کی رسالہ دارالعلوم جس کی فشطوں میں شائع ہوا تھا اوراس مضمون کی طرف رہنی کی استاذ مکرم بر العلوم حضرت مول تا وعلامہ میں شائع ہوا تھا اوراس کے مشاف کے سے جس نے میں اس کتاب کی شاعت کے بعض اسباب بیدا ہوئے ، تواس بر تقریظ کے سے جس نے

اپ اسا تذہ ہے رجوع کی ،ای عمن میں میں نے حضرت مفتی صاحب کے آستان پر ساتدہ ہوں ماری دی اور تقریف کی خواہش کا ظہار کی ، اتعاق ہے وہ ساس کا آخری حصہ تھا اور ان دون اسباق کے علاوہ بہت ہے اسفا داور پروگراموں کا بھی ان پر بوجھ تھی ایکن حضرت مفتی صاحب نے ازراہ شفقت میری خواہش کوقیول فر مایا، آپ اس وقت بھی کی پروگرام کے لئے ہی پابدر کا بھے ،فر مایا کہ کتاب کا مسووہ وے وہ میں سفر میں اس پر ایک نظر ڈالوں گا ، دودان کے بعد آکر ملاقات کرو، دووان کے بعد حسب انحکم جب حاضر ہوا تو جھے دیکھتے ہی فر مایا کہ بیس نے تمہارے مسودہ کا ابتدائی حصہ دیکھ ہے، گر جھے اس کی جیادے ہی اتھا ق فر مایا کہ بیس نے کہ اگر تمہاری و ت مان کی جائے تو جان و دیو بندگی ہی سالہ خدمات میں بیانی کھرجائے گا۔

میں نے کتاب میں صحابہ کے معیار تق ہونے کی تشریح لکھی تھی اوراس کو قداہب اربعہ کی روشنی میں مدل کیا تھا، پوری کتاب میں کہیں بھی اکابر و یو بند میں ہے کی بزرگ کانام یوان کی کسی عیارت کا قتباس نقل نہیں کیا گیا تھا اور نہ فریق مخالف میں ہے کسی کانام یاان کی کسی عیارت کا قتباس شال کیا گیا تھا، مسئلہ کو خالص نثبت بھی اور غیر جا نبدارا نداز میں بیان کی کسٹر کی کوشش کی گئی تھی ، تا کہ لوگ ، س مسئلہ کو مناظرہ اور مقابلہ کی عینک کال کر خاص علم و تحقیق کی روشنی میں و یکھیں ۔۔۔اس موضوع پراس انداز میں غاباس سے پہنے کوئی کتاب منظرے میں نہیں آئی تھی ، مفتی صاحب کوشا یہ یہ نیا انداز مطالعہ پسند نہیں آیا۔

حضرت مفتی صاحب دارالعلوم دیوبندیل ایک بلندهیشت عرفی کے مالک مخصری میں سے میں اس ارشادے تھوڑی سے میں ان پراعتاد کرتا تھا،اس لئے ان کے اس ارشادے تھوڑی دیرے لئے جھے گا کہ جیسے میرے پاؤل تھے ذین نظر گئی ہو، گو کہ میری تحقیق کی بنیادعلاء معقد مین کی عبارتوں پتھی،جس کی پشت پر خوور جمان مسلک دیوبند حضرت تھیم الاسلام تاری محد طیب صاحب کی تفکیر ونشریح موجودتھی، لیکن مفتی صاحب کامعمین ہونا بھی میرے تن میں ضروری تھی،۔۔۔ میں نے نہیں ادب واحترام ے عض کیا کے علاء ویوبندکی

س کتاب میں معیادی کی تفریع کی گئی ہے؟ جوہری یہ تفریع اس سے متنافض ہے، کہ بول میں معیار حق کی صرف اصطلاح استعمال کی گئی ہے اوراس کامفہوم ذہنی اب تک ایماری کسی کتاب میں صفی قرطاس پر نتقل نہیں ہوا، جب کدمعیار میں کے اثبات سے عجل اس اصطلاح کی تو منبح وتشریح ضروری ہے، آگر حصرت واما کے علم میں کوئی کتاب ہوتو رہنمائی فر ، تمیں میری معروضات کوحضرت مفتی صاحب ؓ نے بہت توجہ کے ساتھ سنا، اورتھوڑے تأمل کے بعد کل آنے کے لئے ارشاد فرمایا، ابھی وہ کسی سفرے آئے تھے اور آرام کرنا جائے تھے، میں بہت مالوی کے ساتھرائی قیم گاہ پر والیل آیا، ورتھوڑی وریے بعدداراتعلوم کے کتب خانہ کارخ کیا، تاک اس مسئلہ برمز بیرمطالعہ وتحقیق كرسكوں، يورے چوبيس كھنٹے ميرے تبايت بے قراري بيس گذرے، مفتى صاحب نے جھے دوسرے دن عشاء کے بعد کا دلت دیا تھا جب وہ کھانا تناول **فر ماتے تھے، میں نے** اس تعلق ہے جومکنداعتر اضات تھے،ان کوسامنے رکھ کر مختلف عبارتیں ایک الگ کاغذیر جمع كي تحيل والكله دن بين حاضر خدمت مواتو حضرت وسترخوان يربير يريي تقيد اور بهت خوشگوارموڈ میں بتھے میں نے گذشتہ روز کی گفتگو کے تناظر میں پجمہو ضاحتی گفتگو پیش کرنی جائی ،حضرت مفتی صاحبؓ نے مجھے روکتے ہوئے قر، یا کہ، پنی اصل کتاب سن ناشروع کروہ بیں نے کتاب شروع کردی ہفتی صاحب نے کوئی اعتراض نہیں کیا بس خاموثی کے ساتھ متوجہ رہے ہفتی صاحب کا کھانا ختم ہوا، تو فرمایا کہ بس،اب اگلاحصہ کل ای وقت،اس طرح میں نے بوری کتاب کی خواندگی حضرت مفتی صاحب کے کھانے کے وانت قریب دس دنوں میں تعمل کی اوراس اثنامفتی صاحب نے ایک آ وہ جگہ جزوی مشورہ کے علاوہ کوئی کلام نہیں فرمایا، خواندگی تھل ہوتے کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں اس برتقر یظنبیں مقدمہ نکھوں گا، چنانچہآ ہے نے اس پرقریب ہارہ (۱۲)صفحات کا وقع مقدمہ تحریفر مایا،جس میں کتاب ریاسیند اعتاد کا اظہار قرمایا اور حقیر مؤلف کی حوصلہ افزائی

منصب صحابه ايرمغتى صاحب كامبسوط مقدمه

بطورتمونه مقدمه كاميا قتباس الاحظه فرمائيس

"الغرض سائك مناقش تّل موضوع بن كمياسي بضرورت تقي کہ اس مسئلہ برردہ فقدح ہے علحدہ ہوکر مثبت اندار میں کوئی مختر کتاب تکھی جائے، تاک کھلے ذہن کے وگ اس کامطالعہ کریں اور شنڈے دل وہ یاغ ہے اس مسئلہ برغور کریں۔ جھیے خوشی ے کہ ہمارے وارالعلوم ویوبندکے ہونہارفاش جناب مولا نااختر امام عادل مستى يورى جوني الحال دارالعلوم ويو بنديس تدریس کی مشل کررے ہیں، اور معین المدرسیں کی حیثیت ہے بر حمارے ہیں ،انہوں نے ایک کماب کاسی ہے جس کی عرصہ ہے خواہش تھی، بیں سے کل ایک عارضی بیاری میں مبتلا ہوں جس کی وید سے میں اسے بنظر فائز تو د کھے سکا مول ، گر میں نے بوری كتاب في بيداور من يوريوثوق كرساته بيديات كهرسكما موس ك اس کتاب ہیں حس طرح اس مئلہ کی تھلیں کی گئی ہے اور جس دلچسپ انداز ہیں ولائن قاری ہے دہن نشیں کرنے کی کوشش کی گئی بان شء للديد كماب غيرمطمكن وبنول كے لئے بھى باعث تشقى موكى اورعام مسلمانور كيليم بحى زيادتى ايدان اورمحايد كرام كى قدرشنا ی کا ذراحه ثابت بوگی"

پھر حضرت مفتی صاحب ہی نے جھے مشورہ دیا کہ ہمارے میہاں زبان وادب کے نقطہ نظر سے حضرت موالا ناریاست علی بجنوریؒ کی شخصیت بہت اہم ہے، یہ مسودہ ایک نظران کو بھی دھلا دو، دوسر سے دن عصر کے بعد حضرت موالا ناریاست علی بجنوری کی خدمت میں ماضر جوااہ را پناریہ مسودہ برائے تقریظ ان کی خدمت میں بھی پیش کیا، حضرت میں الاستاذ مواد نا بجنوریؒ نے بھی نہایت محبت کے ساتھ تقریظ کھی، حضرت بجنوریؒ کی تقریظ الاستاذ مواد نا بجنوریؒ نے بھی نہایت محبت کے ساتھ تقریظ کھی، حضرت بجنوریؒ کی تقریظ

ا الحمداللہ کہ افارد ہوبنداور ملاء دیوبند کے براقت عمیہ ورق آب ہوئی اوراس ورق آب ہوئی اوراس ورق آب ہوئی اوراس کا ورقی کم ہواء اب وارالعلوم دیوبند کے معین المدرسین عزیزم مول یا فتر ادام عادل سلمہ اللہ نے ایک مفصل تحریر مرتب کی سیک اور ہر سکے ویند کے ایک مفروت کی شکیل اور مسئک و یوبند کے ایک مخصوص مشاکی قائل اعتاد تقریح ہے "

اس كتاب برحضرت الاستاذ علامه محرصيين بهاري اورحضرت الاستاذ مولا نامفتی محمد ظفير الدين مفاتی كی تقريظات بهی جی بی بقصیل کے سے الل ذوق كتاب كی طرف مراجعت فرما كيں ، كتاب انٹرنيك برموجود ہے۔اس تفصیل ہے حضرت مفتی صاحب كی وسعت نظری اورخورونو از كى كا نداز و ہوتاہے اوركس طرح وہ كھلے ذہن ود ماغ كے ساتھ مسائل كا مطابعة كرتے تقے اورا گركوئی بات بجھ بیس ہے تی، تو قبول كر لیتے بیس بھی كوئی در بغ خیس ہوتا تھا ، اس كا مطابعة كرتے ہے اورا گركوئی بات بجھ بیس ہے تی، تو قبول كر لیتے بیس بھی كوئی در بغ

مفتی صاحب"منصب صحابہ"کوشیخ الهنداکیڈمی سے شائع کراناچاھتے تھے

اس کتاب کی اشاعت کا ایک زرین پہلویہ ہے کہ مفتی صاحب نے کتاب اور موضوع کی اجمیت کے بیش نظریہ خول کا جرفر ماید کہ بید کتاب وار العلوم و بو بندگی بیشخ الہندا کیڈی سے شائع ہوتو اس کی استنادیت بیس اضافہ ہوگا اور دار العلوم کی علمی وقکری منائندگی بھی ہوگی اور عالبً حضرت مولا ناریاست علی صاحبؓ کے پاس جھے بیجیخ کا متعمد یمی تھی، حضرت مولا ناریاست علی صاحبؓ ان دنوں وار العلوم و یو بند کے ناظم تعلیمات بھی سے اور شخ البندا کیڈی کے ڈائر کیٹر بھی محضرت مفتی صاحب کی ریہ تجویز ان کی عالی ظرفی ، وسیع اور شخ البندا کیڈی کے ڈائر کیٹر بھی ، حضرت مفتی صاحب کی ریہ تجویز ان کی عالی ظرفی ، وسیع اس اور چھوٹوں کو آگے بودھانے کی شاندار مثال ہے، حضرت مول نا بجنوری نے بھی اس

تبع یر کوقبول کرلیا تھا اور ظاہر ہے کہ جیرے ہے اس سے بروی خوش نقیبی کیا ہو کتی تھی، میں تو سوج بھی نہیں سکتا تھا کہ حضرت مفتی صاحب جیری ایک معمولی تحریر کواتی اجمیت دیں گے لیکن انفاق جس ناشر نے طباعت کی تیادی کی تھی اور کتا ہت وغیرہ کے سارے مراحل کھمل کئے ہتے، میں نے جب اس کے سامنے ہی تبح یزر کھی تو وہ اس کتاب سے دستبر دار ہونے پر راضی نہ ہوا، بلکہ یک گونہ فتند کی شکل پیرا کردی اور اتن مجلت کا مظاہرہ کی کہ اس نے خریواری کی بنگ کے لئے ایک پوسٹر شائع کردیا اور کتا ہے منظر عام پر آنے ہے قبل ای کتاب کی بنگ کے لئے ایک پوسٹر شائع کردیا اور کتاب کے منظر عام پر آنے ہے قبل ای کتاب کی برای تعداد بک ہوگئی۔ حضرت مفتی صاحب جمھے پراعتاد کرتے تھے اور میر ایھلا چا ہیے تھے اس کے پرامید ہے کہ میں ان کی تبح پر کو ہرصورت میں قبول کروں گا ، انہوں نے وار العلوم کی دیواروں بر بید پوسٹر دیکھے تو ان کوصد مہ بہنی، پیر بیل حاضر بارگاہ ہوا تو ہے حد رنج کا طب رفر مایا اور کہا کہ تم نے ایک سنہرا موقع کھودیا۔
کا طب رفر مایا اور کہا کہ تم نے ایک سنہرا موقع کھودیا۔

شیح الهنداکیڈمی کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کی ملازمت کامشورہ

اس کتابی بناپر مفرت کو جھے ہے۔ سن تعلق اور حسن ظن اس قدر بڑھ ای تھا کہ جب میری معین المدری کی مدت اختام پذیر ہونے گی (شعبان سے قریب ایک او پیشر) تو جھ سے فر مایو کہ دارالعلوم دیوبند ہیں بیٹے البنداکیڈی کوایک اسٹنٹ ڈائر پیٹر کی ضرورت ہے جواس کے علمی اور قلمی کا مول بیل معاونت کرے، ابھی ای ہفتہ شور گی کی میٹنگ ہونے والی ہے، ہم اس کے لئے ایک درخواست وے دو، بیل نے عرض کیا کہ کیا قلمی خدمات کے ساتھ جھے تدریکی خدمات کا بھی موقع ل سے گا؟ مفتی صاحب نے فرمایا کہ نہیں ، یقلمی کام کاعبدہ ہے، بیل نے عرض کیا کہ آب نے بی ہمیں فیصت کی ہے کہ فراغت کے بعد کم از کم دی سال تک تدریک خدمت کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر کم بیل چھٹی نہیں کے بعد کم از کم دی سال تک تدریک خدمت کرنا ضروری ہے، اس کے بغیر کم بیل چھٹی نہیں ورخواست ہے، ایس کے بغیر کم بیل گئر ط کے ساتھ ورخواست دے واپ کے حد کم از کم دی ساتھ سے دی ہمیں کی شرط کے ساتھ ورخواست دے واپ کے عد کم ان کی میں دونوں کر بیل ہے۔ بہروں ل بیل نے حضرت مفتی صاحب کے خطم

پرورخواست دی، گرشایده قبول ند ہوتکی، که ایک شخص دوشعبوں میں کام نہیں کرسکن تھا،۔۔۔د بوبندے رخصت ہوتے وقت مفتی صاحب سے الوادا کی طاقات کے لئے حاضر ہواتو مفتی صاحب نے تسلی دی اور فرمایا کہ" امیدہ کہ اللہ پاک اس سے بہتر صورت میں تمہیں و بوبندوا پس لائیں گے"

وابسة روشجرت اميد بهارركه

د یو بندے نکل جانے کے بعد بھی مفتی صاحب سے میں مسلسل مربوہ رہاس نئے کہ میراایقان تف کہ "وابستہ رہ شجر ہے امید بہار رکھ" میں نے ہمیشہ اپنے ہزرگول کی جو تیول میں رہناا ہے لئے باعث فخر سمجھا۔

دارالعلوم حيدرآباد مين ميري ملازمت كي بات چيت

و یو بندے بیل سید سے مدرسہ مراج انعلوم سیوان (بہار) ہوگیا تھ، یہاں عربی استہ منگ تعلیم تھی اقتیام تھی اور جعد کی خطابت بھی بیجے دی گئی تھی الیکن یہاں کے ماحل بیل بری تعلیم تھی ، اق کی ذمہ داری اور جعد کی خطابت بھی بیجے دی گئی تھی ، لیلن یہاں کے ماحل بیل بری تعلیم تھی ، بیل نے مفتی صاحب کو خطاکھا تو انہوں نے بچھ سے پوچھے بغیری میرے لئے وارالعلوم حیور آباد والوں سے بات کری ، ایک زمانہ بیل وارالعلوم حیور آباد کے ذمہ داران برکام بیل مفتی صاحب کی رائے فیصلہ کن قرار پاتی تھی ، نفت میں بریش و یو بند حاضر ہوا تو مفتی صاحب نے فر ویا کہ وارالعلوم حیور آباد کے وگ آئے تھے ، ان کو ایک صاحب قلم مفتی کی ضرورت تھی ، بیل نے تہ ہدے لئے بات کری ہے ، دمضان کے بعد سید ہے و یو بند آ جا وَ ، ان کا ایک وفد آئے گا ان کے ساتھ جے جانا۔

علمى رهنمائى

حیدرآ ہو ہے بھی مسلسل میرارابط آپ سے قائم رہا بعض علمی مشورے بھی آپ سے بیٹا تھا، ایک بار جھے فقتی مصطلحات کے لئے انگریزی لفت کی ضرورت تھی ،تو آپ نے ای مجم غنة القنباء (مرتبہ 'ڈاکٹر محمدرواس قلعہ تی وڈ اکٹر حامدصا دق قنیمی ،مطبوعہ دارالتھ تس بیروت دھے ہے اور 1949ء) کی طرف میری رہنمائی فرمائی واس کتاب ہے میں نے اسوامی قانون کے تقابلی مطالعہ کے موقع پر کائی استفادہ کیا،حضرت مفتی صاحب گوانگریزی زبان کابھی بہتر غداق تھا۔اللہ یاک ان کی روح کواعلی علیمین میں جگہ عنایت فرمائے آمین۔

جامعه ربانی کانتیام -مشکلات،مشور سے اور هدایات

حیدرآباد کے زمانہ ہی میں بعض محرکات کے تحت جب میں نے اپنے وطن سمتی پور میں آیک دینی مدرسہ قائم کرنے کا ادادہ کیا ، تو اس موقع پر بھی میں نے مفتی صاحب کو بل پل سے باخبر کھا، اور آپ سے ضروری مشورے اور ہدیات کا طالب رہا، چٹانچ ابتدا میں جب میں نے (۱۹۹۷ء میں) مدرسہ کا بدل بنایا ، تو وہ بڑا بدان تھا، مفتی صاحب نے اس پر کئیر کی اور بالآخروہ بال بحض سازشوں کے تحت سول (۱۲) ، ہ کے بحد فیل ہوگیا (جس کی ایک تلخ تاریخ ہے جوان شاء ادار بھی زیر تج برآئے گی) اس کی اطلاع میں نے حضرت مفتی صاحب کودی تو سے نے وہ کا میں جو صلہ بڑھیا ورتم برفر مایا

"برادر مكرم ومحترم جناب مولا نااخترامام عادل صاحب زبيد فضله وعلمه

سلام مسنون

آپ کا خط مدا، عمد احوال کاهم جوا ، فورکرنے کے بعد آپ
کے سنے بہتر بہی معلوم جوتا ہے کہ آپ کوئی متباوں ادارہ تائم
کریں اور اپنے علی مشاغل بھی جاری رکھیں ، گرادارہ تائم کرنے کی صورت میں رمام کارباست خودرکھیں ، ورنہ بھروہی حشر جوگا جوجو دیکھیں اور نہ بھروہی اس جوگا جوجو دیکھیں میں میں دیا کہ تاہوں ہے اس سے آر دورہ کرکام جوم وے سکتے ہیں ، ہیں دیا کرتا ہوں کہ اللہ تف کی آپ کے کامول میں برکت عطافر ما کیں رائع کی آپ کے کامول میں برکت عطافر ما کیں رائع کو حاصل کرتا ہوں کر مزل ملتی کرتا ہوں کر مزل ملتی کرتا ہوں سے گذر تا ہوتا ہوں ہے کہ مزل ملتی کرنے ہو کرمزل ملتی کرنے ہو کرمزل ملتی

ہے اور طاز مت تو ما زمت ہے، اس میں جورہ بتا ہی ہڑتا ہے اور مانہ کی ناموافقت کا شکوہ بھیشہ بڑے اوگ کرتے رہے ہیں بھتی موجوں سے نگرا کر ہی ساحل مر دیر بہتی ہے۔ یہاں کے احوال بھرو تعالی اچھے ہیں، وجوات صالحہ میں یا در تھیں، بدہ بھی دعا گوہے۔

> والسلام سعیداحمد پالن بوری ۱۳/۹/۴

مفتی صاحب نے بید خط مجھے و رئے الثانی الا اور مطابق اللہ الست ۱۹۹۸ء کو ایر فریای ورجھی کی اکا برکویش نے خط لکھا تھا ورسب نے ہی تقریباً بہی بات تحریف کی اکا برکویش نے خط لکھا تھا ورسب نے ہی تقریباً بھی مطابق کیم الشانیہ اللہ اللہ مطابق کیم اکتوبر ۱۹۹۸ء کوشیر سے دور منور والشریف میں نہایت سادگی کے ساتھ جامعہ ربانی کا افتتاح ممل میں آیا وراس کی اطلاع بھی حضرت مفتی صاحب کودی گئی ہتو آپ نے اظہار مسرت فریایا وریہ خط تحریکیا

البرادر مكرم ومحترم نر بير لطقه سلام مسنون پي كادو (٢) رجب كا بكتوب جم دست جوا، جامعدر بالى ك افتتاح سه بهت مسرت جوا، جامعدا بية افتتاح سه بهت مسرت جوائي السيق المسداية السعة واحسعة معمولي آغازي مين كامياني فارار مضرب بيليم جوآب نه مسر بنان بناياتي ووايك منبرا فوب تحاددا س كا انجام آب و كيم يكي ، ووطريقة مي في بين تقادم بين كاروني من اس وقت آب كونا كور بحى جواتي ، مكر محال ق

تیں ہے۔

اب سپ ای تونهال کی آبیادی کریں، ان شاہ اللہ بہت جدد میں میرک درخت شمر بار موگا۔۔۔۔دے علاقہ کے احوال جوآپ نے فاص برخت شمر بار موگا۔۔۔۔دے علاقہ کے احوال جوآپ نے فاص بین اور انگل حیرت میں مجوث کے جاتے اور حال ش اور سنتہل ش انبیاء کرام کیوں مجوث کے جاتے اور حال ش اور سنتہل ش وارشن انبیاء کی مجوث کے جاتے اور حال ش اور سنتہل ش وارشن انبیاء کی کی ضرورت باتی رہتی ہے۔ آپ کے علی کاموں ش اللہ تحالی برکت عطافہ، میں، ہم ناکاروں کیلئے وعافرہ کی کہ کی کہ کی اور سکوں، والدہ جدے سام مسنوں کہیں اور مدرسہ کی طرف بوری توجہ کی مناسب اور در میں اور اور وجید حال نہ کردیں، دہا بھی کی مناسب والتہ ش عاد رہ وجید حال نہ کردیں، دہا بھی کی مناسب والتہ ش عاد کا دورہ ہوا تو ان ش واللہ اس ہے در انتی شہوگا۔

والسلام سعیداحمہ پالن بوری ۵ا/رجسبہ۱۹<u>۳</u>۱ھ

ميرى تاليف "هُوانين عالم ميں اسلامي فانون اسلام

كا امتياز.."كوجامع انسائيكلوپيڈيافرارديا

جامعدد بانی کے قیام کے بعد میری کئی کتابیں منظرعام پرآئیں،کیکن جب میری دستاویزی کتاب "قوانین عالم میں اسودی قانون کا انتیاز" تیار ہوئی، تومیں نے یہ کتاب حضرت مفتی صاحبؓ کی خدمت میں چیش کی مفتی صاحب اس کتاب کو پڑھ کر ہے حدمسر ور ہوئے، اور اس پر درج ڈیل تج ریطور تقریظ وقت رف کے رقم فریائی

جنت پہلے باب میں اسلامی قانون کا تھ رف، خصوصیات داشی زات، مقرر یکی ارتقاء ، فتاف ادوارا دران کی خصوصیات کا بیان ہے اور آئ تک ہوتے ولی متحد دفقهی مسامی میروشی ڈالی گئی ہے، نیز اسلام کے مین القوائی قو نین کا جو تزولید گیاہے۔

جا وومرے باب بیل مصنف نے اصلای قلد کے طاف پید، کی گئی غلو فہیں کا از لد کیا ہے اور دنیا کے دیگر قوانین کے جواسل کی قانون سے خوشہ چینی کی ہے، اس پر دوشی ڈالی ہے اور مثالوں سے بیات واشع کی ہے۔

جن چوت باب بین قانون ساری ریکسی کی بنیادی سکابون فائد کرد ہے،اس باب بین تقریباً چیس سود ۲۵۰۰) فعنی جڑ پانچویں باب بلی فقتی صطاد حات کی فرینگ ہے جس کی ضرورت عالمی قوانین کے مطالعہ کے وقت بیش آتی ہے،اس باب بیس تقریباً ایک ہزر(۱۰۰۰) فقہی اصطلاحات کاعظیم ذخیرہ جمع کردیاہے۔

اس طرح برایک جامع انسائیگا پیڈیائن گیاہ اور یہ تونیس کہا جاسکتا کہ یہ کتاب اس موضوع پر ترف آخر ہے، کین یہ بات ضرور ہے کہ اس موضوع پر ترف آخر ہے، کین یہ بات ضرور ہے کہ اس موضوع پر گلسی جائی والی کتابوں بیس بیر کتاب سب سے دیادہ میسوط اور جامع ہے۔ وست بدعا بول کر اللہ تعالی اس کتاب کو تیوں فرما کیں اور اس کافیص عام وتام فرما کیں اور اس کافیص عام وتام فرما کیں دورا مست کی صلاح وقلاح ور بعد پروار مست کے رفح ورجات کا فررج دیا کی صلاح وقلاح وربعد پروار مست کے رفح ورجات کا فررج دیا کی اللہ علی (آجین)

سعیداحمرعفاانشدعنه پالنو ری خادم دارالعلوم دیوبند ۲۱/صفر ۲۲<u>۳۲۱</u> ه

میرے ایک عزیز جناب ڈاکٹر مولانا عبدامباری قامی (مقام مادھ کیسیا ضلع سے بیرے ایک عزیز جناب ڈاکٹر مولانا عبدامباری قامی (مقام مادھ کیسیا ضلع سے بیرے چینل چلاتے ہیں) نے جھے خطاکھ کر بتایا کہ 100 میں اور قدریل کے نام سے ایک چینل چلاتے ہیں) نے عصر کے بعد حضرت مفتی صاحب کی خدمت ہیں حاضر ہوتا تھا، ہیں نے ویکھا کہ آپ کی عصر کے بعد حضرت مفتی صاحب کی خدمت ہیں حاضر ہوتا تھا، ہیں نے ویکھا کہ آپ کی کتاب " قوانین عالم ہیں اسلامی قانون کا اختیاز "ان کے سے فریک پر کھی تھی ، ایک دن میں نے پوچولیا کہ حضرت یہ کتاب کیسی ہے اور اس کے مصنف کے بارے ہیں کیا خیال ہے؟ کہنے گئے:

" بہت ای فیتی کتاب ہے بمیشد میرے سربانے رائتی ہے جب سے آئی ہے اور

اس كے مصنف ایک معتبر بڑھے لکھے عالم ہیں اور بہت اچھ تحقیقی مزان ہے' اس سے حصرت مفتی صاحب كے صدق واخلاص ،خوردنو ازى اور علمی قدردانی كانداز وہوتا ہے۔

ديار غير مين درس اور سوال وجواب كي عملي تربيت

ال طرح حضرت مفتى صاحب ہے میرے استفادہ كاسلىد زمانة مابعدتك باری رہا، میں چھوٹی سے چھوٹی چیز میں بھی اینے اسا تذہ کی رہنمائی کا طلبگار رہتا تھا۔اس تعمن میں ایک واقعہ قابل ذکر ہے، وہ یہ ک<u>ه ۲۳۲ احر۵۰۰۵</u>ء میں رمضان البارک کےموقع پرمیر ابرطانیا کا سفر ہوا ماور "مسجد الرحمٰن بالٹن" بیس رمضان کے آخری عشرہ بیس میرے درس قرآن کار وگرام طے ہوا،اس ہے بہیے عشرے میں حضرت مولا نامفتی تکیل احمد سیتنا پوری س بق استاذ وارامعنوم و مع بندامی مسجد بیش درس بر فائز شخص بید بیرون ملک کسی با قاعده درس كاميرا يبدا تجربه تفاء يجهے معلوم مواك مندن ميں الثام فورڈ كى مجد قبابل حضرت اقدى مولانامفتی سعیداحمد یالنوری تشریف لائے ہوئے ہیںاور عیدتک سبیں قیم فرائس کے، میں نے اس ارادے ہے کہ حضرت کے طریق کارہے رہنمائی حاصل کروں سیدھے لندن بینی ،حضرت مسجد بی کے ایک ججرہ بیں آ رام فرہ رہے تھے،ان کومعلوم ہوا تو بہت خوش ہوئے ،ای میز بان سے میرے کھائے بینے کے انتظام کا حکم فر مایا ایکن میرا قیام ای محلّمہ میں محترم جناب بوسف بھائی پنیل کے پہاں تھاء وہ بھی میرے ساتھ تھے. میں نے معذرت کی ، دوتین ونوں تک میں آپ کے درس اور سوال وجواب کی مجالس میں شریک رہا، پہلے ون ازراه ادب میں نے پیچھے بیٹھنے کی کوشش کی او حضرت نے حکم دے کر جھے آ کے بدایا اورائے بازوش بن باور نوگوں سے وہ جارتی رفی کلمات مجی ارشاد فرمائے بعض سوالات کے جوابات بھی وینے کوکہا۔اس طرح ایک اجنبی ملک بیں درس اورسوال وجواب کی عملی تربیت یں نے حضرت مفتی صاحب سے حاصل کی۔

يدواقعدا كرچدكربهت يحوال بلكن مير التي بهت اجم ب، ين برطانيد يل

رہنے والے مسمدانوں کی نفسیات اوران کے مسائل ،ورتقاضول سے واقف نہیں تھا،،ن کو کیسے مطمئن کی جائے ،کون می بات ان کے سامنے رکھنی چاہئے اورکون می نہیں ،اس کے لئے بھی بھیرت کی ضرورت ہے، مفتی صاحبؓ وہال ایک عرصہ سے تشریف نے جارہے بتھے اوران کی نفسیات اور ضرور تول کواچھی طرح بچھتے تھے،اس لئے میرے لئے ان کا طریمل دلیمل راوینا اور میں نے بائٹن (برطانیہ) کے وروس میں اس سے کافی استفادہ کیا۔

جوهر ناياب

یہ تمام واقع ت حضرت مفتی صاحب کی وسعت قبلی ، خرد توازی ، حسن تربیت اور افرادس ری کی ہے تظیر صلاحیت کے مظہر ہیں ، آج جب لوگوں کے پاس ان چیز وں کے لئے وقت نہیں ہے اور بڑے لوگوں کے ، غدر چھوٹوں کوآ کے بڑھانے کا جذبہ کم سے کمتر ہوتا جارہا ہے ، مفتی صاحب بیجے انتہائی اصولی اور عدیم الفرصة شخص کے پاس یہ چیز یں فراوانی کے ساتھ موجود تھیں اورا نمی بزرگوں کے فیل ویں ، دورعم کی اور نت نسراً بعد نسل منتقل ہوتی چلی ما تھ موجود تھیں اورا نمی بزرگوں کے فیل ویں ، دورت ایسے مربیوں اور معلموں کی ہے جوڈرہ کو آتی ہوتی ہوتی اور خارے کو کہیں بنائے کا جنرر کھتے ہوں ، حضرت مفتی صاحب اس دورزواں ہیں ایسے تی جو ہرنا باب تھے جواب ڈھونڈ ھنے سے نہیں ٹل سکتا۔

ڈھونڈ و گے: گرملکوں ملکوں ملنے کے نبیں نایاب ہیں ہم جورد ندآ نے بھول کے پھرائے ہم نفسودہ خواب ہیں ہم (شادعظیم آبادی)

فقهي سيمينارون اور اجتماعات مين شركت

حضرت مفتی صاحب گوکہ قدیم میخانوں کے بادہ خوار سے لیکن ان میں شدت اور شکلی نہیں تھی ،وہ ہراجھی چیز کا خیر مقدم کرتے تھے، جھے خوب یادہے، عاباً ۱۹۸۸ء کی بات ہے، جب میں در رابعلوم دیو بند میں المدرس تھ، وستاویز کی فقہی رسالہ یحث و نظر (پند) (زیرادارت فقیہ العصر حفرت موادنا قاضی مجاہدا اسلام قائی) کے پوسٹر وارا العلوم کی دیواروں پر جگہ ہے گہ چہاں نظر آئے ، بیل نے خیال کیا کہ اردو کے عام قہم اورد کی پسپ رسالوں کا تو خرید رفیل ہے ، تمام اردور رسائل خسارہ بیل چل رہے ہیں ، اس فقہی دستاویز کی رسا ہے کا فریداروں کے دستاویز کی رسا ہے کا فریداروں کے جوم بیل وقت کے متاز علیاء و فقہاء بھی نظر آئے ، یکی رسالہ فقہ اکیڈی اور تندہ فقہی سیمیناروں کا سنگ بنیاد بنا اوراس نے پورے ملک بیل فقہی انقلاب کی اہر پیدا کردی ، دوسر سے فقہی سمین را سنعقدہ و ۱۹۸ ء بہقام جامعہ جدردد الی میں حضرت الاستاذ مفتی محمد طفیر الدین مفتی سمین را سابق مفتی و ارا لعلوم و یویند) کے خادم کی حیثیت سے بیس پہلی بارشریک مفتی استاذ مکرم حضرت مولد تامونی سعیداحمہ بالن پورٹ بھی تشریف فرما تھے ، معموم ہوا کہ فقتی صاحب بوا کہ فقی صاحب بوا کہ فقتی سعیداحمہ بالن پورٹ بھی تشریف فرما تھے ، معموم ہوا کہ فقتی صاحب بھی والے مفتی صاحب بھی داخر بوار ہے نیاں ساحب بھی والے مفتی صاحب بھی داخر بوار ہے ہو ما سے ، معموم ہوا کہ مفتی صاحب بھی والے دفتی مقوم ہوا کہ فتی صاحب بھی والے دفتی معموم ہوا کہ مفتی صاحب بھی والے دفتی معموم ہوا کہ مفتی صاحب بھی والے دفتی مقبی میں مال کے فریدار سینے ۔

مفتی صاحب اس رسالہ اور حضرت مواد نا قاضی مجاہدالاسلام قائی کے مداحول بیس منصرہ قاضی صاحب ؓ کے کئی سمیناروں میں وہ شریک رہے، بعد میں بعض وجوہات اور مصالح کے تحت انہوں نے سیمینار میں شرکت زک کروی تھی۔

فقهی مسائل میں اتفاق واختلاف—ملامت کی پرواہ کئیے بغیراپنی رائیے کااظہار

حضرت مفتی صاحب کافقیی و و آپ کافی بلند تھا اور خے مسائل ہیں بھی ان کا و ہمن بہت تیزی کے ساتھ چان تھا، انہوں نے نکتر رس و ہمن باید تھا، وہ اصول اور قواعد کی سخت رعایت کے ساتھ نے مسائل ہیں اپنی رائے دیتے تھے، ان کے یہ اسلاف کی احقیا طبعی سفتی اور عہد حاضر کی ضرور تول کا اور اک بھی، اوار ق المباحث الفقیمیة (جمعیة علاء ہند) کے اجتماعات میں وہ بابندی سے شریک ہوتے تھے، بلک روح رواں رہتے تھے، ان اجتماعات میں جمیشہ آپ کے خیالات سے استفادہ کا موقع ما تاتھ اور مسئلہ کی مختلف شقول تک رہنم کی

ہوتی تھی، کی مسائل میں جھے ان کی رائے سے اتفاق تمیں تھا اور کی مسائل میں بہتوں کوان
سے اختلاف رہا، لیکن مفتی صاحب اپنی رائے میں کسی منامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے، وہ
پوری طاقت سے اپنی بات پیش کرتے تھے، میڈ یکل انشورنس منی میں قصر واتمام ، اور تعزیق
جیسے وغیرہ کئی مسائل میں ان کی ایک الگ رائے تھی اور کئی علاء ان کے حالی بھی تھے اور بہتوں
کواختلاف بھی تھی، کی ان کی ایک الگ رائے تھی دباؤ کی پابتہ نیس تھی، وہ جوا خلاص کے ساتھ تھے
تھے وہی پولتے تھے، خطاو صواب میں کام ہوسکتا ہے ، ان کے اخلاص میں نہیں ، گراس کے
ساتھ وہ وسیع انظر تھے، اختلاف کرنے والول کے ساتھ بھی ان کا رویہ مخلف نہ اور مشفقانہ
ہوتا تھا، اس دور میں ایس مثالیں کمی ب بیں ، آئ لوگول کو اپنی رائے پرا تنا اصرار ہوتا ہے کہ اس
ساتھ وہ واقف نہیں ہیں ، حضرت مفتی صاحب اس نقطہ اخیا ذکر تھے۔
سے واقف نہیں ہیں ، حضرت مفتی صاحب اس نقطہ اخیا ذکر تھے۔

حضرت سے آخری ملاقات کامنظر

حضرت سے میری آخری ملاقات ادارۃ المباحث الفقیہ کے پندرہویں نقبی اجتاع (۱۹ تا ۲۹ رجب ۱۳۳۰ مطابق ۲۹ تا ۲۹ مار چو ۱۹ تا ۲۹ مرد بلی میں اجتاع (۱۳ تا ۲۰ رجب ۱۳۳۰ مطابق ۲۹ تا ۲۹ مار چو ۱۹ تا ۲۹ مرد بلی میں مورک تھا، میں آگر بغیر خرما تھات ہو گرام میں تشریف فرما تھات کے سے صفر ہوا، تو بے ساختہ اپنی کری ہے کھڑ ہوگئے ، وہ بیارادر کمز در تھے، میں نے ہم چنداصرارک کہ حضرت ندائھیں تشریف رکھیں ایکن وہ نہ مانے اور کھڑ ہے ہو کر جھے سے موافقہ فرمایا، میں شرم سے پنی بانی ہوگیا۔ یہ تی ہمارے ہزرگوں کی تواضع اورا پے معمول سے معمولی شاگرہ کی قدرافزائی ،وہ قدرت کی طرف سے بہت او نیجادل، وسیع ظرف اور بنداخد تی طرف سے بہت او نیجادل، وسیع ظرف اور بنداخد تی طرف سے بہت او نیجادل، وسیع ظرف

ولادت سے وفات تک به یک نظر

حضرت مفتی صاحب کی ولادت واسلاه مطابق ۱۹۳۰ میں موضع کالیز وضلع

بناس کا نشا (شالی گرات) ہیں ہوئی، کالیرہ ہ پان پورے تقریبا تمیں میں کے فاصلے پر واقع ہے۔ گا کوں ہیں کمتب کی تعلیم کمل کرنے کے بعدا پنے ماموں مولا نا عبدالرحمن صحب کے ساتھ وارالعوم چھائی ہیں واقل ہوئے ، وہاں اپنے ماموں اور دیگراسا تذہ سے فاری کی ابتدائی کتابیں پر حیس، چھ (۱) ماہ کے بعد حضرت مولا نا نذیر میاں کے مدرسہ چھے گئے اور وہاں چا دس کی ارسا تک مولا نا نذیر میاں کے مدرسہ چھے گئے اور وہاں چا دس کی اور مولا نا ہفتی ہی اکر میں یالن پوری اور مولا نا ہائم بخاری سے عربی کی ابتدائی اور متوسط کر بیں (شرح جای تک) پڑھیں ، اس کے بعداعی تعلیم کے لئے ہے تااہ ابتدائی اور متوسط کر بیں (شرح جای تک) پڑھیں ، اس کے بعداعی تعلیم کے لئے ہے تالیہ مال تعلیم میں مدرسہ مظاہر عموم مہاری پوریس وافل ہوئے ، یہاں آپ نے تین مال تعلیم حاصل کی دور اس اس کی دور اس کی اور میں داور العموم دیو بند کا حدیث شریف سے فارغ ہوئے اور اول پوزیش صاصل کی دیے دارالعموم دیو بند کا صوب شاہجہاں پورٹی ہوئے کا کوری کی اور حضرت مفتی سیدم ہدی حسن صحب شاہجہاں پورٹی ہوئی کوئی کی مثن کی۔

فراغت کے بعد فیقعد میں اسلام سے دارانعلوم، شرفے رائدر سورت گجرات بیس تدریس خدمات کاسلسلہ شروع کیا اور شعبان ۱۳۹۳ ہ تک مسلسل نو (۹) سان دارانعلوم اشرفیہ بین بڑھا یہ بشوال ۱۳۹۳ ہ نوم برسے ۱۹ عیل آپ کا تقرر دارانعلوم دیو بند بیس مدری اشرفیہ بین بڑھا یہ بشوال ۱۹۳۳ ہ نوم برسے ۱۹ عیل آپ کا تقرر دارانعلوم دیو بند بیس کی حیثیت ہے جوا ۱۹ درایس وقت سے تاوفات تقریباً بین ایس (۲۵) دارانعلوم دیو بند کے سب تدری خدمات انجام دیں ، جن بی آخری دی بارہ سال آپ دارانعلوم دیو بند کے سب سے بوقار منصب شخ الحدیث وصدرالمدرسین کے منصب پرفائز رہے ۔ وفات ۲۵ رمضان سے بوقار منصب شخ الحدیث وصدرالمدرسین کے منصب پرفائز رہے ۔ وفات ۲۵ رمضان المب رک اس المب رک اس المب کی بوقت ہوئے ، انابقد المب رک اس بوت بوت اور نام میں جوگیشوری کے قبرستان میں مدفون ہوئے ، انابقد دانالید و انالید و بھون ۔

آپ کی وفات صرف دارانعلوم دیویندکانبیل بلکد پوری منت اسلامیدکاس نحد ے، آپ کے جانے سے البدیوک ہوتا ہمان ٹیس سے، القدیوک آپ

کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور جمیں آپ کے نقش جمیل پر چانے کی سعاوت عطافر مائے آمین

> ہزاروں سال زگس اپی بنوری پیروتی ہے بڑی مشکل ہے ہوتا ہے چمن میں دیدور پیدا



" سلطان العلماء"

حفرت علامه مولا نامفتى سعيداحد بإلن بورى عليه الرحمه

خادم واراتعلوم و يويند

مولا نامحرنهیم الدین بجنوری قامی

مت مہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں تب خاک کے پروے سے انسان نکلتے ہیں میرتقی میر

استاذ گرای ، حضرت علامہ مفتی سعید احمد پالن پوری علیہ الرحمہ کی وفات سے وارا تعلوم و یو بند ایک بیٹنے الحدیث اور صدر مدرس سے زیادہ ، ایک باعظمت ہت سے محروم ہوگیا ، قید الرجال کے اس دور بیل یقیناً ہر دوخلا غایت ورجہ اہمیت کے حال ہیں ، لیکن عظمتوں کے بینار جن عناصر سے تشکیل پاتے ہیں ، وہ نایاب نہیں ، تو ہر عہد بین کم یاب ضرور رہے ہیں ، اس وفت تو خبر ! آپ ما دیا تھی کے سالا رقا فلہ تھے ، اس لیے برم قامی کا ہنگامہ گیر دور ارآپ کے فش گرم کا ، رہین منت تھ ، مگر ہر دومناصب سے قبل بھی گاشن علم وعرفان کی بین رومسرین کی آب گاہ کی کے مناوب ہوا کرتی تھی ۔

الل نظر کواس یا ت کا اوراک ہے کہ چن کی آہ دوفان کا پیس منظر جھن ایک منصب کا خلا یا ایک عمل ایک منصب کا خلا یا ایک عمل کا انقط عنظمتوں نے خلا یا ایک عمل کا انقط عنظمتوں نے جمانی کے جمانی جسی الووائ کہا ہے 'روٹا اصل ان کے لیے ہے ، بلا شبہ آپ کی جدوئی ہے ، جہاں دارانعلوم نے ایسے اکا برومٹ کنے کی روایات کا بین اور دوراوزکل کے امتیاز کا پاس ان کھویا ہے ، و ہیں دارانعلوم کی مشد حدیث ہے ، خدا جائے گئی مدت مدید کے لیے ، اس کی زینت ، روئق اور دارانعلوم کی مشد حدیث ہے ، خدا جائے گئی مدت مدید کے لیے ، اس کی زینت ، روئق اور

اس آخری دوریش فالص علی بنیاد پر، بین الاقوای شہرت صرف آپ کے جھے پی آئی، برصغیر تو بتا مدآپ کی ش گروی پر نازال ہے، بیرون بیں بھی آپ کی شخصیت کو ہزئے پی نے پر پیڈیرائی حاصل ہوئی، آپ کے فیض نے کی براعظموں کا سفر طے کیا، جم کے علاوہ عربوں نے آپ کے سامنے زانوئے تمدّ تہد کیا، یورپ، افریقہ وا مریکہ دغیرہ کے علی اسفار نے ، آپ کودارالعلوم و یو بند کے علم وفکر کے سفیر کی حیثیت بین نم یول کیا اور اس نظریہ ہے وئیا تھریش آپ کوستا اور میڑھا گیا۔

اس اجمالی تاثر کے بعد ، اب بیس مختلف عناوین کے تحت ، حضرت کے ان کمال ت کا تکس ، سینز قرطاس پر اتار نے کی کوشش کروں گا ، جو ہزاروں گفش برواروں کی مانند ، میرے سے بھی شنیدہ کے بجائے ، ویدہ ہونے کی وجہ ہے ، ذاتی مشاہدات وتجربات کے درجے میں ہیں۔

امام تدريس

شاگرد ہیں ہم میرے استاد کے دائغ استادوں کا استاد ہے استاد ہوارا رائع عظیم آبادی

تدریس آپ کا اصل میدان تقددات جو برگوآپ کے جملہ کمانات کی روح اور جان سمجھنا چاہیے، تدریس میں جو کمال وجمان آپ کو عظا ہوا تھ، اس کی نظیر ہر چہار سومفقو و تھی، اگر تدریس بدذات خودا کی فین ہا اوراس کے مقاصد ومحرکات کو چیش نظر رکھتے ہوئے اس کے خدو خال ،خوب وزشت اور ظاہر وباطن کی تحدید ہو گئی ہے، تو آپ کی قدریس اس کا مصد، تی اکبرتھی اور حدور جہ تنزل افتیار کرتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ مردشتہ تعلیم کے اعامی مصد، تی اکبرتھی اور حدور جہ تنزل افتیار کرتے ہوئے میں یہ کہوں گا کہ مردشتہ تعلیم کے اعامی معمد بی اس کے دریں سے ذاتی میں داتی میں وضع ہونے کا

نظارہ بہچتم خود کرتے۔

بورے ماحول کا ہمدتن گوش ہوجانا، حاضرین کی بیسوئی وانبیاک، وسیح حلقہ درس پرگردفت، سامعین کا جوش وخردش، حاضری ہیں طلب کے ماجین سبقت کی فضاء، وقیق مضامین کا ایسا بیان کہ ذبین کوا کتاب نہ ہوا ورغی محروم نہ ہو؛ بیانظ رے آپ کے تقرر کی مجزات ہیں۔

صاحب طرز مدرس

تدریس میں آپ کا اسلوب نرالا ، انچھوتا ، ناور، طرح دار ، پیارا ، دل کش ،سحر آنگیز اورس معین وحاضرین کے بیے نظر بندی کا سامان پیدا کرنے والاتھا ، پھرآپ کے اسلوب کی انفرادیت بھی نوع برنوع تھی ،طرز تکلم جدا ، لب ولہے منفر د، آواز امگ ، ترتیب البیلی ،غرض ا آپ کاصاحب اسلوب ہوتا بھی متعدد پہلؤ ول کا حامل تھا۔

آب کے بھر نما کہے بیں بہ یک وقت عامان شوکت اور ناصحانہ شیری دونوں ہوتی معلی ، جب آپ بولا ہے ہوتی ہے ہوتی ہے ہوتی ہے ہوتی ہے ہوتا ، گا ہے تیز ہوکر روال دوال ہی متحی ، ایک عجب اسلوب بیان تقا، جو خرامال خرامال شروع ہوتا ، گا ہے تیز ہوکر روال دوال ہی ہوتا ، کھی موج درموج کا سال ہوتا اور بھی سیل درسیل کا ، بیس اس کا واقف کا رئیس کہ اس دل کا متحل ہوتا ہے ہوتا ہوتا ہے ہ

حضرت کے درس کا امتیاز اکابر کے جہرمٹ میں بہی فائم تہا

آپ کے درل کا املی زعید قدیم کی یادگار ہے، کی ہے کہ مشک افتانی کو جھی قدردانوں کے شکور بیل پڑھا تا قدردانوں کے شکور بیل پڑھا تا تقدرتانوں کے شکور بیل آتی، میں جب جامعدا سلامیت العلوم بنگور بیل پڑھا تا تقد، تو ندوۃ العلماء کے ایک استاذ آئے تھے، جنھوں نے دارالعلوم دیو بند بیل بھی اکتسا ب فیص کیا تھا اور وہ حضرت قاری طیب صاحب علیدا مرحمہ کے عہد میں یہاں آئے تھے، انھوں

نے دیو بند کی یا دول بیس به طور خاص حضرت والد کے درس کا ذکر کیا اور جمیں بیا بنا کر جیرت بیس ڈانا کہ اس وقت کے اکا ہر کے انبو و کیٹر بیس بھی آپ کے درس کی منفر دشن خنت تھی اور طلبہ کے مابین غایت درجہ محجو بیت و مقبولیت تھی۔

درس کی مقبولیت

آپ کا درس کیا تھا، ایک شع محفل کا ساں ہوتا تھا! طلبہ پروانہ دار جوم کرتے تھے

ہمارا دور دارالحدیث تحاتی کا ہے، جو اس وقت کی تعداد کے لیے بھی بہ مشکل کائی ہوتی تھی

حضرت کے گھٹے میں تھچا کھچ بجرجاتی تھی، تاخیر ہے آنے والے طلبہ بھی حوصار نہیں ہارتے تھے

اور درواز در پریادرواز ول کے بہرم ہ کردرس شنتے تھے، قابل ذکر ہے کہاس دور کی چ کھٹ اور
درواز سے بھی پڑے کا کھین نکلے۔

ہمارے دورے کا سال ۱۹۹۸ء – ۱۹۹۹ء کا ہے، اے نشأ قد تانید کے عہد کا عروج کے جھٹا علاق ہے۔ اے نشأ قد تانید کے عہد کا عروج کے جھٹا علاق ہے، اے نشأ قد تانید کے عہد کا عروج کے جھٹا علاق ہے۔ اس وقت دور ہائی ہے جمدا کا ہر، تازک عورض صحت ہے تحقوظ تھے اور تدریس کا طوطی شباب پرتھا اور حضرت دارا کھریٹ کے دل ہوا کرتے تھے، آپ کے درس تر خدی ہیں "کان علی دؤوس ہم المطیع "کا منظر قائل دید ہوتا تھ۔

ای قوت و تو انائی کا ثمرہ تھا کہ درس کا اجتمام دیدنی تھا 'بالحضوص معرکة الآراء مباحث بیں کلام کی کیفیت بیان سے باہر ہے ، جھے دارالحدیث کا وہ سنا ثاو دہے ، جو آپ کے خراما خرام لیجے بیں دفعۃ تیزی آنے کی وجہ ہے کی بھی دن پیدا ہوج تا تھا، اگر حضرت کا رعب و تی درس گا ہوں کی تبذیب اور خاص رنگ کی تربیت کا محول عارض نہ ہوتا ، تو ان بحثول کے اخترام پر دارالحدیث کے درو و پوار نعر ہا تھی ہیر سے لرز اٹھتے اور اندرون کی مسرت سے مغلوب ہو کر طعبہ حضرت کو ش تو س پر بیس نے بی محسوس کے اخترام پر بیس نے بی جسوس کی جیسے طلب آواز ہ تحسین بلند کرنے سے باز رہنے کے لیے ، صبحالی آقو تنس بروے کا رائے میں مصروف بیں۔

میں مصروف بیں۔
میں مصروف بیں۔

دورہ کا سنسنی خیز سال

خامدود ماغ کے ماثین کارشتہ بھی عجیب ہے، گفتگو کے بہاؤیس جھےاپنے دورے کا سال تاز وہو گیا ہے، معلوم نہیں کب ان حسین اور شیریں یا دوں کوقعم بند کرنے کا موقع ہوگا! دل کے ماتھوں مجبور ہوں کہ زندگی کے سب سے خوب صورت تجرب پرایک دو جسے لکھ کر آگے بردھوں۔

دورے کے سال کو طلبہ کے عروی کا سال جھٹا چاہیے، دارالحدیث کے شرہ اگو یہ نوشتر ذی جاہ ہوتے ہیں، کون کہتا ہے کہ دورے ہیں سال بحر بتانے کا موقع ملتاہے؟ آغار ہیں سامنے کی سیٹوں تک رسائی کے ہنگاہے دورالوداعی ترانوں کی گونئے کے درمیان کا زبانی فاصلہ ماھنے کی سیٹوں تک رسائی کے ہنگاہے دورالوداعی ترانوں کی گونئے کے درمیان کا زبانی فاصلہ او وسال کی سست روی کے بجب ، گات وساعات کی تیزگامی سے گذرتا محسوس ہوتا ہے ب معنوہ گل سیر شد بیدم و بہارآ خرشہ' کا منظر ہوتا ہے، وہ شب وروز کے دروی ،حدیث بول کے جب فران زمز ہے، پر مشش آواز وں کی نغر سرائی ،حدیث ہی صدیت ،مطاعد ہی مطاعد ، میکدہ اور فقط مے نوگ کے اس مور نیزوں نے مواد بادے، وہ لطف جو اس سال کی عکامی کے تین سال کی عکامی کے تین سال کی عکامی کے تین قام وفاہے قاصر ہے ، اپنے ذاتی جذبات یاد ہیں کہ ہیں سال کے عکامی کے تین سال کی عکامی کے تین سال کی عکامی کے تین گلم وفاہے قاصر ہے ، اپنے ذاتی جذبات یاد ہیں کہ ہیں سال کے عکامی کے تین سال کی عکامی کے تین کے اس برغور کرر باتھ کہ دورہ کرر بڑھوں اور قال الرسول کے نغموں سے ایک کی تاریک کامی سال کی وردور کی بالیدگی کامیہ ساسد کم از کم آبیک سال اور درار کردوں۔

تصنيف وتاليف

تدریس ایک غیر معمولی فرے داری ہے اور انسان کو بوجھ کرنے کے لیے تنہا کافی ہے، پھر دری نظامی کی تفکیل پیچھاس نوع کی ہے کہ ہر سبق کے لیے سابقہ تیاری امر ناگر ہر ہے اور انسان میں کوئی استشافیس ، بھی وجہ ہے کہ تدریس کی بیذہ مدد رکی ہمہ وقت اعصاب پر سوار دہتی ہے ، دن تمام پڑھانے کی نذر اور شب مطابعے اور تیاری ہیں محبول ، ایسی صورت حال ہیں ایک مدرس ہے ، ویگر علمی یا عملی امور کی انجام دائی کرامت ہے کم نہیں ، لیکن ہماری تاریخ ایسی مدرس ہے ، ویگر علمی یا عملی امور کی انجام دائی کرامت ہے کم نہیں ، لیکن ہماری تاریخ ایسی کرامت ہے ہوائی علم نے ایپ

خون جگرے رقم کی ہے، وہ جہاں منصب وقد رئیں کے مندنشین متے، قاضی وقت تے، میدان بر جہاد کے شہر سوار متے عین ای وقت ان کے بافیض قلم علم کے دریا بہارے متے اور ان کی تصنیف وتالیف کی مرگرمیول سے اسلام کی لائبر بری تیار جورائ تھی۔

پرعمی آٹارکوصد قد کہاریہ میں خاص مقام حاصل ہے اور کیوں نہ ہو کد دین کی بقا اور شادائی میں سب سے بڑ ، کر دار قرطاس وقلم نے ادا کیا ہے ، آج ، گر ہمیں دورافقادہ علاقوں میں ، چودہ سوسال بیت جنے کے بحد بھی ، دینا اسلام سے مستقید ہوئے کا موقع میسر ہے ، تو اس کا سبرااس دراز تر داستان کے سر ہے ، چوسینوں اور سفینوں دونوں نے ال میسر ہے ، آخرکوئی وجہ ہے کہ اہل نظر نے ، معاء کے قلم کی سیاتی کو شہید کے خون سے برتر اور داوعم کی سی کو قبال وجہ دکی سرگری سے افضل سمجھ ہے ا۔

حضرت الدستاذ عدیدا مرحمہ انگلیوں پر گئے جونے والی ، ان ناور وعبقری ہستیوں میں سے ایک ہیں۔ جن سے چشمہ علم وعرفان کی فیاضی میں قلم اور ڈبان دونوں نے اپنا حصہ ڈالا اُس تاریخ ساز تدریس کے کوائف بیان کرنے کے بعد کہ جس سے بحرنے نصف صدی قلوب برحکم انی کی ، یبان ہم واوقلم کی داستان چھیڑتے ہیں

مبداً فیاض سے جو قلم آپ کوہم دست ہوا، اس کی پیشائی تو فیق وہا مرادی کے تمفے سے ورخشاں تھی، ایسے کتنے ،ال قلم، قار تمن کی فہرست میں ہیں، جنھوں نے کتاب اللہ کی تفسیر کا خاکہ بنایا اور اس کو پی یہ تخییل تک ، پہنچایا؟ سی بغاری کی شرح کا بیر الشابیا اور اس کو کھمل کیہ؟ سنن تر فدی پر طاح آڑ، آئی کی اور اس کو بھی پورا کیا؟ ججة اللہ اب لفہ کی تشرح کے دفاتر تیار کیے؟ ایسے کتنے قلم تاریخ نے محفوظ کیے ہیں، جن کی افرادی کارگزاری میں فدکورہ بالا دوادین درج ہیں؟

اس کے برعکس بیش نظر مثالیں'' اے بسا آرز و کدفاک شدہ!'' کا منظر بیان کرتی میں، خاکے خوب متائے گئے 'لیکن رنگ بھرنے کے خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکے اور اس صورت حال ہے بڑے بھی مستکی نہیں،خود بخاری کی گنٹی شروح میں، جن کی علمی قیمت اپنی جگہ الیکن اکثر نا تمام میں اور بعض تو ایک دوجدوں تک محدود رہ گئیں، ان میں بکھرے جواہر پارے قدردانوں کے مبر کا امتحان ہے دہ جیں، کسے جام ہیں جو چھلکائے گئے الیکن بادہ خوار تشنہ ہیں چھلیس سجائی گئیں مگر سیری نہیں ہوئی ، حضرت الاستاذ کے علمی منصوبوں کو دستِ غیب کا بیتی ون ہمیشہ حاصل ہوا کہ جس کام کی تحریک اٹھائی اس کوانبی م تک پہنچا ہے۔

تدریس کی طرح تصنیف جی بھی سپ کا طرز جدا گاند ہے، جو یقیناً ہہ یک وقت

اللہ معتبع دونوں ہے، الن کا جو پہلے رہتے ہیں، یہ بھت کا میب، مؤثر اور پرکشش ہے اتنا

اللہ مشکل اور دشوار بھی ہے، اس کی اولین شرط یہ ہے کہ شکل کو بحث پر عبور حاصل ہونے کے

اللہ مشکل اور دشوار بھی ہے، اس کی اولین شرط یہ ہے کہ شکل کو بحث پر عبور حاصل ہونے کے

ماتھ مضمون مرتب بھی ہوا در بیان کے لیے یہ درجہ حاصل کر ناجو سے شیر لانے ہے کہ بختل سے

ماتھ مضمون مرتب بھی ہوا در بیان کے لیے یہ درجہ حاصل کر ناجو سے شیر لانے ہے کہ بختل سے

ماتھ مضمون مرتب بھی ہوا در بیان کے لیے یہ درجہ حاصل کر ناجو سے شیر لانے ہے کہ بختل سے

موجودہ بیں، تخت اللہ بھی سے استف د سے کا موقع کم ہوا تا ہم تخت القاری کا استفال خوشہ بھیں ہوں

ایس ، تخت اللہ بھی سے استف د سے کا موقع کم ہوا تا ہم تخت القاری کا مستفل خوشہ بھیں ہوں

ایس ، تخت اللہ بھی سے استف د سے کا موقع کم ہوا تا ہم تخت القاری کا مستفل خوشہ بھیں ہوں

موجودہ بیں منظر میں شرح پر پڑنے والی نظر ، استف د سے کے ساتھ ساتھ جو بچ پر کھا در نقد
موجودہ بیں منظر میں شرح پر پڑنے والی نظر ، استف د سے کے ساتھ ساتھ جو بچ پر کھا در نقد
وقتین کو بھی شامل ہوتی ہے اس لیے تخت القاری سے متعلق ناثر اند ھیر سے کا تیز بیس ہوگا ، بل

کر ذاتی مشر ہے دو تجر ہے کے تھم بیں ہوگا ۔

تحفة القارى كى خصوصيات

اس عظیم تصنیف کی اولین خصوصیت میہ ہے کہ وہ اردو زبان بیس بخاری شریف کی ایک مکس شرح ہے، فی زہ ند ہوں رہے سامنے اردو زبان میں سیجے بخاری شریف کی متعدد شروح بیں بہت بہت اور نابغذ رور گار بیل کہ بیل بہت ان کا ناتم م ہونا حسرت و آبات ہے کم نہیں، جیسے محدث بجور، علامہ احمد رضا بجنوری کی ان کا ناتم م ہونا حسرت و آبات ہے کم نہیں، جیسے محدث بجور، علامہ احمد رضا بجنوری کی دانو اراب ری شرح سیجے بخاری ''، جس کی مطر سطر میں علم کے خزانے پنہاں ہیں، لیکن بہ ہم حال وہی ہونا ہے وہ خطور خدا ہوتا ہے!۔

دوسری خصوصیت بیہ کے حضرت والائے اختصار کے ساتھ جے بخاری کوحل کردیا ہے، حضرت کی شرح کے بعد نبیتا کم استعداد والوں کے لیے بھی بخاری کے تراجم ومضابین اور احدیث کو جھنا ممکن ہوگیا ہے، حضرت کی شرح کے علاوہ اردو بین غاباً دوشرح اور دستیاب جیں جو کمل جیں ، لیک د حضرت مفتی تقی دستیاب جیں جو کمل جیں ، لیک د حضرت مفتی تقی صدحب عثانی وامت برکاتہم کے وردس پر شمتل جو انعام الباری آئی ہے، اس کوتو شرح بھنا بی زائد ہوت ہے ، اس لیے کہ اس میں حضرت کے درس کوئن وئن کتاب کی شکل دے دی گئی ہے، اس کو جہنا دے درس کی ما ندوسفی ت کے صفاحت بغیر کسی کلام کے گذرتے ہیں ، جل عبد ہے کہ اس میں عین درس کی ما ندوسفی ت کے صفاحت بغیر کسی کلام کے گذرتے ہیں ، جل عبارت کے نقط نظر سے دومری شرح کا جاں بھی نا گفتہ ہے ، جا ہم پیمکن ہے کہ جا بھی اندانی اللہ کر کے شارح کے جیش نظر بھی کوئی دیگر مقصود ہو، جس میں وہ شرح کا میاب ہو ، لیکن حل مانی الذکر کے شارح کے وہ بھیا کافی نہیں۔

تیسری خصوصیت بہ ہے کہ حضرت نے کتب میں جامعیت کے ساتھ اختصار کو چیش نظر رکھ ہے، حصرت نے کتاب سے حل کرنے میں کوئی وقیقہ قروگز اشت تبین رکھ الیکن حضرت کوال ہات کا بہ خوبی اندازہ قد کہ اگر شار میں کی بحثول میں توسع کی جانب سے ہتو عمر عزیز کائی نہیں ہوگ واس نے بحثول کو سمینتے ہوئے حل کتاب پر توجہ مبذول کی ہے، اس طریق کی تضیر کرتے ہوئے واس نے بحثول کو سمینتے ہوئے حل کتاب پر توجہ مبذول کی ہے، اس طریق کی تضیر کرتے ہوئے واس نے بیکن میں تو وہ بیان کرتا ہوں جو مجھے بچھیں آیا"۔

یو ممکن ہے کہ تخذ القاری کے بعض مہ حث ومقامات سے الل علم کوا تفاق شہو اوراحقر نے بھی بعض مقامت ہر نشان رگایا ہے اوران کو حضرت سے بچھنا تھا، گواس کا موقع خیس ہوا: لیکن اس تبعر سے سے اختلاف ،کسی کے لیے بھی آسان نہیں کہ حضرت نے عہارت کوحل کرتے ہوئے ،سیح بخاری کی تفہیم وتو ضیح کاحق اوا کردیں ہے۔

چوتھی خصوصیت کو حضرت کی تم م تصانیف کی خصوصیت سمجھنا جا ہے کہ وہ عبارت کے ذکر ہے قبل ہی بحث کواس کے مبادی کے ساتھ ذبین نشین کردیتے ہیں ،اس طرح مضمون ذ بهن نشین ہوجا تا ہے اور بات دل بیس رائخ ہوجاتی ہے ، تا ہم پیطر زاختی رکز تا آسان نہیں جبیبا کہاو پرآیا، فلاہر ہے کہاس مشکل طریق کواپنانے بیس آپ کی کامیا بی بھی کوئی ساوہ ہات نہیں ہوسکتی ایقینا اس کے پس پشت ریاضت اور مجاہدے کی ایک واستان ہوگی۔

خطابت وموعظت

تدریس و تعنیف کی طرح خطابت میں بھی آپ کا اسلوب وانداز بالکل جداگاند تھ، خاص رنگ، پیارا انداز، دل کو بھانے والی ادا، بولئے میں ایک نوع کا تھہراؤ تھ، جس سے مضمون عام فہم جو جاتا تھا، زبان کی سوست وروانی مجمع کو باندھے رکھتی تھی، جوعمو آ از دھام عظیم کی شکل میں ہوتا، بیشتر خطاب دراز ہوتے ، لیکن سامعین کی بشاشت میں تقیر ممکن نہیں تھا، ہمرتن گوش کا منظراز اول تا آخر کیساں قائم رہتا۔

تدریس وتصنیف کی ما شد، خطابت کی داه ہے بھی آپ نے ایک عالم کوفیض باب کیاء اس نسبت سے دنیا بھر میں آپ کو یاد کیا گیا، مشرق دمغرب میں عوام وخواص نے آپ کو سنا، احاط ٔ دارالعلوم میں بھی منصب خطابت آپ ہی کے لیے محفوظ تھا۔

ہ ورعمی میں تعلی سال کے تنازی انہائی خاص مجلس ہوکہ جس میں علی و نیا کا کریم سامنے ہوتا تھا، یا انبوہ تظیم پرمشتش عوامی اجلاس ، یا دانش گا ہول کے خالص علمی پروگر م، یا ملک نجر کے چنیدہ وال فقہ وقت وک کا اجتماع ، ہررنگ وآ جنگ کے خطاب پر بیک ل عبور تھا،ور ہر ماحول کی نزاکتوں کو بردی پُر کاری ہے نبھالے جاتے تھے۔

آپ کے بیانات ، دراصل عمی ،گری اور تر بہتی مضابین وا بحاث ہے جیر ہیں ، فی زور شرع مضابین وا بحاث ہے جیر ہیں ، فی زور نہ بیانات کا ربحان عروج پر ہے ، آپ کے سلسلے کواس کا حصہ گردا ننا کوتاہ بنی ہوگی ، ملمی و فکری خزانوں کے لحاظ ہے آپ کے بیانات کا درجہ ، آپ کی معرکۃ الآراء تصانیف اور شہرو آپ کی درون ہے کم نہیں ہے ، بہت اچھا ہوا کہ آپ کے بیانات پر تر تیب وقد وین کا کام ہوا اور ان کو کہ ان کی خطبت ' کے بنام ہے الل ذوق کے لیے اور ان کو کہ ان شفاہے ہوئے ہیں۔

فكر ونظر كاخاص نوق

آپ او عباوع بوق عموضوعات برقد بر وتظر کا خاص و وق اور متواتر شخل رکھتے ہے مکن ہے یہ وصف اپنے استافی خاص حضرت علد مدابرا جیم بلیدوی عدید الرحمہ ہے گہرے تا ترکا مجموعی آپ کے اس و وق کے دو تھرات مرتب ہوئے ایک بید کہ بعض مسائل میں آپ نے ایک ٹی رائے قائم کی اور اس نوع کی تخلیق فعالیت نے ، روایات کے گشن میں ، افکار تازہ کے ، گلب نے ربھا رنگ کھلا نے ، ووسرا یہ کہ تقدیم مباحث کوئی تر تیب حاصل ہوئی ، اول الذکر شرواہا کا مراحمت کوئی تر تیب حاصل ہوئی ، اول الذکر شرواہا کا مراحمت کوئی تر تیب حاصل ہوئی ، اول الذکر شرواہا کا مراحمت کوئی تر تیب سے آراستہ کیا گیا ہے اور جد بیرتر تیب سے آراستہ کیا گیا ہے ، آراستہ کیا گیا ہے اور جد بیرتر تیب سے آراستہ کیا گیا ہے ، آب کے دروس اور آپ کی تصانیف میں یہ تکینے جگہ جگہ جوہ گرجیں۔

کی سال قبل لبنان کے ایک بہت ہی ذی علم شافعی علم دیو بندا کے ہوئے تھے انھوں نے بیٹی جدوجید سے با ضابط تعلیم ویزا نے کر داخلہ لیا تھا، اس پوری کارروائی بیس میرے خاص دوست ، حضرت مولا نامفتی جھے انوار خان بستوی قاکی حفظہ اللہ نے ان کی مدواور رہنمائی کی تھی، ان کی وساطت سے فہ کورہ عرب عالم کے ساتھ میرا بھی قربی تعلق دیا، ایک روز وہ شدید تاثر بیس تھے، دریوفت کرنے پر کہنے گئے کہ آج تو تجیب ہوگ کہ معضرت مفتی سعیدا حمرصا حب علیدائر حمد نے ، اسما الاعمال بالمیات کی ایسی تشریح کی جومیرے لیے سعیدا حمرصا حب علیدائر حمد نے ، اسما الاعمال بالمیات کی ایسی تشریح کی جومیرے لیے بالکل تی تھی اور ذہ بیت علی اور دل چسپ تھی ، ان کو طلع کیا گیا کہ حضرت کے حمی بجائی کا بیا کہ مورد ہے۔

آپ کے دروی ، تصانیف ، حواثی اور عمی خطبت کو بہت صد تک آپ کا نتیجہ کر گر سجھنا چاہیے ، اس طرح ہم کہد سکتے ہیں کہ آپ کے نقوش وآ ثار نے اسلامی لا تبریری کی ثروت ہیں اض فد کیا ہے اور علم کی سرسبزی اور اس کے سرگرم سفر کی روانی ہیں اپنا فیتی حصد شامل کیا ہے ، بہت سے مباحث ہیں ، آپ کا بیشہر و آفاق موقف رہا کہ اختلاف فی فہنی کا بیشہر و آفاق موقف رہا کہ اختلاف فی فہنی کا بیشہر و آفاق موقف رہا کہ اختلاف فی فہنی کا بیشہر و آفاق موقف رہا کہ اختلاف فی فہنی کا بیشہر و آفاق موقف رہا کہ اختلاف فی فہنی کا بیشہر و آفاق موقف رہا کہ ایک فوردوں کو بھی

اس کی دعوت و ترغیب و بینته تنجه بختلف مجانس میں فریایا کدمیں تو خوب سوچتا ہوں ہتم بھی سوچوا وراس علمی سفرکوآ گئے بردھا ؤ۔

ہے تکلفی وسنجیدگی

حضرت کا مزاح بھی عالم آئزکارہے، جوآپ کے حسین جمالی آن وق کا عکاس ہے اور آپ نے جس طرح اس کو جھا یہ وہ کو اگر سے کہ نہیں ، کیول کہ عصر بعد کی مجلس ہو، عوالی کے جلسہ ہو، یا در آپ حدیث کی مستد ہو' آپ کے دکھ دکھا کا ، خاص وضع اور علمی وقارے ، ما حول پر ایک پُر بیبیت قف طاری رہتی تھی ، کیکن ای مہیب سٹ نے میں ، خاص مناسبت ہے کوئی لھیف سٹ تے اور یا حول زعفر ان زار ہوجا تا اور صضرین تا زودم ہوجا تے ، جمع کو علمی مضابیان گھول سٹ تے اور یا حول زعفر ان زار ہوجا تا اور ای لی لوٹ پوٹ کرنے کے لیے مخصل کو باغ باغ کریا نے کے لیے مخصل کو باغ باغ کریا ہے دونوں مزمن و کر امتیں آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھیں ، آپ ہر ماحول میں ہنا نے پر مجبور کریا تھے ، بناتے تھے اور ہر وال ہر وال کولوٹ پوٹ ہوئے ہر مجبور کرد سے نتھے۔

جھے پھی سال بعد بھی تازہ وال کا ایک شافتہ بیان، بیں سال بعد بھی تازہ و مختصر ہے، بفتم اولی کی درسگاہ میں محاضرات ہے متعبق کوئی اجتماعی پروگرام، استاذ گرامی حضرت قارک عثان صاحب وامت برکاتہم کی زیرصدارت جاری تھی، منصب خطابت پر حضرت قارک عثان صاحب وامت برکاتہم کی زیرصدارت جاری تھی، منصب خطابت پر حضرت پائن پوری مدید الرحمہ جوہ گرتے، اس روز حضرت کی طبیعت خوب تھی اور پورے رنگ بین نظر آئے، مجھے حضرت صدر جسے کا، بنس بنس کر بے صال ہونا اور گرتے کرتے سمجھنا کی طرح بودے۔

تنگفتہ مزابتی ٹیل بہت ہے تکلف ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور اس رو ہیں ایسے لطا کف بھی ہوتے ہوئے بھی دیکھا اور اس رو ہیں ایسے لطا کف بھی سنے کہ اس امانت کو آگے بڑھا تا، ہر کس و ٹاکس کا کام ومقام نہیں، رفقائے درس میں حضرت کے ایک صاحب زادے بھی تھے اور وہ سامنے ہی بیٹھتے تھے بھی مزاج عالی اگر میں اور کھنٹنگی ہوجائے ، تو پھر کسی کا خیال نہیں فرماتے تھے اور ہے تکلفی اس عروج پر ہوتی ، جو

عروج کمالِ وقار کو بچھروفت قبل حاصل تھا، ابرائیم بھائی جائے پناہ و کیھیے اور ساتھیوں کی شریر ومعنی خیز نگا ہیں ان کا تعاقب کرتیں۔

حضرت جب شجیدگی کے موڈیٹ ہوتے ، تواس کا اہتمام بھی حدورجہ فر استے ، پھر مجال نہیں کدکوئی زیر لب بھی مسکرائے ، ترفہ کی شرف کے سبق بیں اس حوالے سے ایک تنبیہ میرے جصے میں بھی آئی ، حصرت نے خاص سہجے میں فر ایا ''سنجیدگی ہے تن ، کیا ہوں ہوں ہنتا ہے''!۔

دارالطوم کے صرد بحران

سب جانے ہیں کہ اختار ف کے ایام میں اضطراب واختاتا رائے عروج پرتھا، ویگر مصیبتوں کے علاوہ طلبہ کا تعلیمی زیاں موجب تلق تھا، اس لیے اس وقت ایک عارض نظام تعلیم کی تحریک ہوئی اور کمپ لگایا گیا، اس نظام کے روح روال آپ ہی تھے، اس کے قصے بڑول کی زبانی بہت سے گئے اور اس وقت شعبۂ تعلیم کی ہاگ ؤور، جس طرح آپ نے سنجالی، وہ اینے آپ میں ایک تاریخ ہے۔

بعد کے دور میں بھی جو فقے رونما ہوئے ، ان کی آگ بجھانے میں ہم نے آپ

ہی کو چیش چیش دیکھا، ہوں کی طالب علمی میں بھی ایک بڑا ہنگا مہ ہوا ، تعلیم کی پرسکون فضا
اچا یک جیجانی ماحول بیں تبدیل ہوگئ اورا یک طوفان کھڑ اہوگی ، حضرت مہتم صدب عدید
ارحمہ کی طرف ہے مبجد رشید میں طلبہ کو جمع کیا گیا ، اس موقع پر حضرت الماستاذ عدید الرحمہ
نے بہت مؤثر خطاب کی ، جس میں فتنے کے عواقب سے متنبہ کیا اور اس کوفر و کرنے کا جو
نے اجام میں آیا ہے ، لیعنی دوڑنے و المائی جگہ کھڑ اہوج سے ، کھڑ اہوا تھی بیٹھ جائے
اور بیٹے ہوا سے جائے ، اس کی نہایت ول کش تشریح کی ، طلبہ مطمئن ہوگئے اور فتذ مرو

ایک خاص چیز جوآپ کومن صراس طین داعیان ہے متاز کرتی ہے، وہ علی یکسوئی ہے، آپ نے خود کوسمیٹ کرفنانی اعلم ہے۔ آپ نے خود کوسمیٹ کرفنانی اعلم

ہوکر رہ گئے تھے، ضوت ہویا جلوت، صرف اور صرف علی شغل تھ ، ور پکھ نہیں ، بیرنگ اس ورجہ عالب تھ کہ غیر علمی گفتگو بھی نا گواری کا موجب ہوتی تھی ، بسا اوقات برطا اس کا اظہار بھی فر مادیتے تھے ،حتی کے عصر بعد کی مجلس بھی اسی مزاج میں ڈوئی ہوتی تھی ،طلبہ مختلف علمی سوال کرتے اور حضرت ان کی تشفی کرتے ، اگر سکوت طاری ہوتا، تو خود تحریک کرتے اور فریائے کہ پکھ اوچھو۔

نی زماند مجانس کا بدرنگ علی و کے بہاں بھی مفقو و ہے ، ایک تو عصر کے بعد تفریح طبع کا ذہن ہوتا ہے ، دوسر یے بعض کے بہاں باغضد علی گفتگا کو غیر ستحسن سمجھ جاتا ہے ، ان کے بہاں المورسیاست اور کوا نف زبانہ کے واقف کا رہی مجلس پر حاوی رہتے ہیں ، یہ چیز بھی فیجے نہیں ، بل کدا مورز مانہ ہے باخبر رہنا بھی اپنی جگدا ہم ترہے ، تا ہم علمی ندا کروں کا ، بل علم کی مجانس ہے بیک لخت انہے جاتا اور اس ہے ہمارا صاف کتر انا بھی لی کو گر ہے ، حضرت ال ستاذ علیہ الرحمہ کے بہاں مجلس میں بھی علمی غدا کرے کی میراث زندہ وتا بندہ وکیلے گئے۔

عرق ريزي وجانفشاني

نقش ہیں سب ناتمام خون جگر کے بغیر افغہ ہے سودائے خام خون چگر کے بغیر علامدا قبال

آپ کی ذندگی ممل چیم کا نجر پوراستعارہ ہے، آپ کے مسلک ہیں جید مسلس ''علت العلل'' کا جزول ینفک تھی ،ان کا ایقان بیر تھا کہ انسال کی مسائل بی بی ،قدرت کی براسرار تو تول کوشکل کشائی اور سر برتی کی جانب داغب کرتی ہیں۔

چنانچے پیراند سالی بیل بھی تو جوانوں نے زیادہ مصروف میں دیکھ گیا، دلولے ممل سے بتاب دل ہمیشہ جوان رہا، آپ کے جملہ آٹارعلمیہ کو آٹھیں شب وروز کی کا ہمثوں کا خون بہا سجھنا جا ہے، کوہ کنی اور سنگ تراثی ہیں نازک مزاجی کا کوئی دخل نہیں، ہم نے اپنے ا کا براورآپ کے معاصرین کوبھی تھے دل ہے اس جانفشانی کا اعتراف کرتے ہوئے دیکھا اور سنا اور حلقۂ احباب کوتو اس احساس پرغریق ندامت پایا کہ پیراندس کی ہضعف اور عوارض صحت کے علی الرغم ، حضرت کی مسائل جلیلہ ، ہمار کی کا وشوں سے کہیں زید دہ بڑھی ہو کی تھیں۔

حق گوئي وبيباكي

آئین جوان مردان حق گوئی و بیما ک اللہ کے شیروں کوآتی خبیل روہا ہی علامہ اقبال

حق گوئی میں ہے نظیر تھے، ہر ہا تگ وال اپنی بات رکھنے کے لیے جو جراُت ایمانی درکارہے، وہ حضرت حق سے بدافراط پائی تھی ،اس کی ایک دونہیں ، درجنوں مثالیس ہیں، نیز اس کامشاہدہ کرنے والے بھی بزاروں کی تعداد میں ہیں۔

مجھے یو آرہا ہے کہ آپ کی بنگلور شریف وری ہوئی تھی، بین اس وقت سے العلوم بین مدر اس تھا، شہر کی مشہور مجد ' قاور یہ سجد' جی آپ کا خطاب تھا، سجد حاضرین سے کھچا تھج بھری ہوئی تھی، جمع مرفد الحال اور تعلیم یافتہ تھا، جس بین مختلف افکار وخیالات کے لوگول کی نمائندگی تھی، حضرت والا کسی موضوع پر گفتگوفر ہے ہوئے مود وو بہت پر آگئے اور اس شان سے گفتگو کی جیسے ویو بندکی دارائحد بہت بین تشریف فر ، ہواں، جمع پر سن ٹا چھایا ہوا تھ اور کلفت سے گفتگوں اس ڈریس سائسیں رو کے ہوئے مجادرا کی گوشے سے گستا خاندرو کمل نمووار ہو لیکن آ ہے بیان وخط ب کا رعب بھی ویدئی ہوتا تھا، سب گردنیں بدستور خم رہیں اور ماحول کی خوشگواری میں فرق ڈالنے والوکوئی واقعد و وہنم نہیں ہوا۔

ای قبیل کا ایک اور تصدیاد آیا اور وہ بھی شہر بنگلور ہی کی مرکزی مجدسرا ساعیل سیٹھ فریز دی مجدسرا ساعیل سیٹھ فریز دیٹا ون کا ہے، حضرت ایک بہت بڑے بھی کوخطاب کر رہے تھے اور حسن انفاق کے دارالعلوم کے اکابر اساتذہ شیں ہے، ایک دیگر استاذ گرائی بھی تشریف فرما تھے اور وہ باہر

والے مصبے میں ایک جانب ہتے، میں بھی ان کے قریب بیٹ تھا، واقف حال جانتے ہیں کہ اس مجد سے مر بوط طبقہ بہت حد تک وسیع المشر ب اور جدید سوج وخیال کا حامل ہے حضرت نے جمع کی بیش و کیے اور بہت صاف صاف من کی، جھے اس بیان کا ایک وقفہ شخضر ہے، جس نے مجد کے درویا م پرسکتہ طاری کردیا تھا۔

سیاس وقت کی بات ہے جب موبائل کی تمد کی نیریں اخبارول تک محدود تھیں اور مواصلہ ت کا انتہام ہوتا تھا کہ ٹی کال مواصلہ ت کا انتھار لینڈ لائن پرتھا، متدین گھر انوں بیل اس بات کا اہتمام ہوتا تھا کہ ٹی کال گھر کا مردی رسیو کر ہے، جب کہ جد بدگھر انوں بیل توسع تھا، مردوں کے ہوتے ہوئے بھی خواتین کی سیقت فیج نہیں تبھی جاتی تھی ، حضرت نے اس پر سمبیہ کے لیے سخت تعبیر منتیب کی مزید کام اب و لیجے نے کیا ، جمد کیا تھی ایک بجل تھی ، جو پوری قوت کے ساتھ بلا استثناء سب پر گری، میرے قریب تشریف فر ماحضرت الاستان نے بھی اس کی شدت کو محسوں کیا۔

نیز ان سب سے بڑھ کر دہ واقعہ ہے، جس کی شہرت دور دورتک ہوئی، بنگلور ہیں حضرت قبد مفتی محمد شخصی الند خان صحب مقاتی وامت برکاتھ ، بانی وہتم جامعہ اسلامیہ مسیح اسلوم بنگلور نے ، 'متحفظ شریعت' کے عنوان سے اپنی اوعیت کی سب ہے بڑی اور تاریخی کا نظر آس بل کی تقی ، اس رات قد وال صاحب عیدگاہ کے میدان بیل پورا ہندوستان موجود تھ دارالعلوم کے اکا بر، ندہ قا اسلماء کے اکا بر وغیرہ زینت اپنچ تھے، اجلاس بیل بنگلور کے ایک بزرگ علم دین نے دینے بیان بیل بعض قابل اعتراض نگات شامل کردیے، حضری دم بر فردہ گئے ، مجمع میں ایک عجیب بیجائی کیفیت طری تھی ، حضرت الاستاذ رحمہ اللہ کا تفصیلی بیان خودرہ گئے ، مجمع میں ایک عجیب بیجائی کیفیت طری توثر بیف لاے اور جملہ اکا برکی موجودگ میں خودرہ بول گل کی محضرت دو بارہ خطاب کی کری پرتشریف لاے اور جملہ اکا برکی موجودگ میں فہورہ بول گل کی محامت کو دعوت دینے ہے کم نہ تھ ، در ایس ہوا بھی مالک ہوتے ہے ، یول علائیور د ، ذاتی خطرات کو دعوت دینے ہے کم نہ تھ ، در ایس ہوا بھی جنال چہ دھکیاں بھی دی گئیں اور بنگلور میں داخل کی پر بندگی کے عہدہ بیان بھی ہوئے۔

واسرے بید کدوہ آت گوئی ہیں کئی جمد تک ج نے کا حوصد رکھتے تھے اوراس حوالے ہے وہ ہر طرح کی ترغیب وتر ہیب ہے بیاز تھے، بیدایک دو واقعات محض مثالیں ہیں، حضرت کا بید مزاج خاص تھ، درسینکٹروں لوگ اس جنوب کے شہر ہیں، گویا ند ہب ومشرب ہی تو گوئی تھ جس بات کو وہ اپنے نزد یک حق سمجھتے تھے، اس کو بد تامل، بے کم وکاست، بدون ہموار کیے مصلحت وموقع فاانتظار کے بغیر، بے ساختہ کہدؤ، لنا، ان کے یہال معمول بات تھی، ایس محسوس مونا تھا، جیسے روح القدس یا دست غیب آپ کا مؤید ہے۔

قدامت پر اصبرار

کیاعش نے سمجھا ہے کیاحس نے جاتا ہے ہم خاک نشینوں کی شوکر میں زمانہ ہے

متاع دین علی اللہ کا سرمایہ ہے، اس خران حیات کے پیچے قربینوں کی کیک داستان ہوتی ہے، جے وہ اپنے فون جگرے فی کرتے ہیں، دو وجہ بدکی بیشتر چیش رفت اس متاع عزیز پرشب خون مارتی ہیں ہاس لیے الل نظران سے قربت بنانے ہیں متاظ ہوتے ہیں اس سے انکارنہیں کہ بسااوقات اس احتیاط ہیں بھی تجاوز ہوجا تاہے ، لیکن کیا کریں قراقول کی مقری ہیں، شک مزاری ہی سعائتی کی ضامن ہے، بعض جدید بہولیات سے اکابر کے ابتد کی فورکوای ہیں منظر ہیں دیکھت چ ہیے، اس حوالے سے حضرت اماستاذ عدیدالرحم بھی غایت دوجہ ذکی الحس متے ، حضرت الاستاذ علیدالرحم الیے وی عدید الرحم کے حوالے سے دعفرت علامہ ابرائیم بلیوی عدید الرحم کے حوالے سے بیان کرتے ہے کہ ایک مرتبدان کے خدام یا فرز نھان نے پرانا فرش الی دیا ، تو ہو ہے گا اور یہاں نئی تی الفی دیا ، تو ہو کی گا اور یہاں نئی تی مرتبدان کے خدام یا فرز نھان نے پران فرش کی تبدیل ہوجائے گا اور یہاں نئی تی ہوران کی صرب سے خرمایا سعید الیک دن بیوش ہی تبدیل ہوجائے گا اور یہاں نئی تی مرتبدان کے خدام ہی گو اور یہاں نئی تی مرتبدان کے خدام ہی گو اور یہاں نئی تی بیاں درا تھی گ

حضرت أيك مرتبه من العلوم تشريف لائ ، رائة بي ممى في حضرت المام ما مك كم منهورارشاد "لمن يصلح آخو هذه الأهدة إلا بسما صلح به أو لها" كي تشريخ

دریافت کی، حضرت نے سکوت اختیار قرمایا، جامعہ آمد پر دفتر تشریف لے گئے، جہال کرسیوں کا نظام تفا، حضرت نے سکوت اختیار قرمایا، جامعہ آمد پر دفتر تشریف لے بیج تشریف فرما ہوئے اور سائل سے تخاطب ہوئے کہ اس اثر کامفہوم یہی ہے، گوکہ حضرت نے خود آخر میں ہوئے اور سائل سے تخاطب ہوئے کہ اس اثر کامفہوم کی ہے، گوکہ حضرت نے خود آخر میں ہے مذرکری استعمال کی اور ظاہر ہے کہ سے العموم کے دفتر میں بھی کرسیوں کا نظم ، عذر وضرہ دت اور کامول کی انبی م دہی میں ہولت وغیرہ کے پیش نظر ہی کیا گیا تھا۔

یادوں کے صفحات

آ کی جوان کی یادتو آتی چلی گئی برگتش ما سوا کومٹاتی چلی گئی

مادیکلی دارالعلوم دیوبندیلی داخیر کا خواب ۱۹۹۷ء کو پورا ہوا! گو کہ میرایہ ششم کا سال تھ الیکن آپ کا جاد اسر چڑھ کر بول رہا تھا، اس وقت صحت بھی عمدہ تھی، گوشہ گوشہ آپ کے جمال و کمال کی خوشبو ہے معطر تھا، سابقہ سال میرے برادر کبیر جناب مولا نافخر الدین تا کی کی فرہ غت کا سال ہے، وہ ممتاز طلبہ بیل تھے، اگر تدریس اختیار کرتے، تو ان کی بھی ایک شان ہوتی ، خطنہایت صاف تھا، تر ندی شریف کا درس اجتم م سے ضبط کیا تھا، حضرت کی تحریف بیل بندے کے قلب پرادلین نقوش بہیں تحریف بیل بندے کے قلب پرادلین نقوش بہیں تحریف بیل بندے کے قلب پرادلین نقوش بہیں ہوئے۔

ایک خاص دل فریب ادا

احقر کوبعض پردگرامول کے لیے رابطہ کرنے کا بھی اتفاق ہوااور بعض رابطہ کارول کی تخریک دیا تھا تھا ہوں وقع ملا اس سلسلے میں احقر نے ایک خاص ادا نوٹ کی ، پردگرام کا لفظ سفتے ہی عایت درجہ بے رخی اختیا رفر ماتے اور ایسا جواب دیے کہ س منے وال قطعی ما ہوں ہوجائے ، نو وارد کی تحریک بیٹی اختیام پذیر ہوجاتی ، لیکن اگر کوئی واقف کار ہوتا اور دموت بدم رنجائی میں معقولیت شامل کرتا ، تو مائ بھی لیتے تھے ، میں نے بعض کرتب بازول کو بھی

کامیب ہوتے دیکو، ایک صاحب بہت ہی فن کار ہیں ، وہ عصر کے بعد حاضر ہوئے حصرت نے ان کے نمودار ہوتے ہی دونوں ہاتھ اٹھا کر محانی کی خواسٹگاری کا اشارہ دیا انھوں نے جیسے ہی پروگرام کی بات چیٹری، حضرت نے درمیون میں قطع کلاگی کرتے ہوئے ، ان کو ہایوی آمیز حتی جواب دیا، وہ پہنچے ہوئے تنے . خاموش ہوگئے، قدر او قف کے بعد دوبارہ سلسد جنبانی کرتے ہوئے کہنے لگے کہ حضرت سفر کے بارے بیس آپ کی مرضی الیکن ججے بیموش کرناہے کہ مجد کے سنگ بنیاد کامن ملہ ہے، وور بیک صاحب فیرنے یہ کہنا ہے کہ اگر حضرت مفتی صاحب وامت برگاہم تشریف یائے ہیں، تو تغیر کے کمل اخراجات میں دول گا، بہصورت ویگر میری طرف ہے کوئی عبد نبیس، نے ہیں اور خضرت میں دول گا، بہصورت ویگر میری طرف ہے کوئی عبد نبیس، نے ہیں کام کر گیا اور حضرت میں دول گا، بہصورت ویگر میری طرف ہے کوئی عبد نبیس، نے ہیں کام کر گیا اور حضرت نے فوراً فر مایا فیک ہے جمعہ کا دان رکھا تو، اس تسطول وائی ترکیب کو میں نے بھی سرنا ما اور بخت آور رہا۔

the property of the property o

اس سلسے میں حضرت تعلق کو حد درجہ نبھاتے تھے، حضرت نے بعض ایسے مقامات کے بیے بھی زحمت سفر گوارا کی ، جہاں نام اور کام خاص نبیس تھ ، لیکن زمام کارکمی قدیم خادم کے ہاتھوں بیس تھی۔

فضائى سفر سپے متعلق ميرا سوال اور آپ كا جواب

فضائی سفر میری خاص کمزوری ہے، فکٹ کنفرم ہوتے ہی پید پید بید ہوہ تا ہوں
ائیر پورٹ کی سمت دوڑتی ہوئی سواری مفتل کی جانب کشاں کشاں لے جائے جائے کا تصور
پیدا کرتی ہے، بیل نے دہل ائیر پورٹ پر، حضرت کے سامنے اس کا شکوہ کیا، حضرت نے
ہے۔ تکلف اندار بیل تین سوال کیے کہ بناؤ سرنے کا وقت مقرر ہے؟ جگہ مقرر ہے؟ طریقہ مقرر
ہے؟ اثبات کے جواب پرفر مایو کہ پھرڈرکس بات کا ہے؟ حضرت کے خاص انداز نے کم از کم
اس وقت راحت پہنچائی اور وہ سفر نسبتاً آسان گذراہ دوران سفر فلائٹ بیل حضرت کری ہے
اٹھ کر درمیون کے راستے بیل کھڑے ہوگئے ہتے، مسلسل بیضے بیل تکلیف محسوں ہوئی ہوگی ہوگی

دل چسپ فون کال

کی سال قبل کی بات ہے، حضرت ایک مسئلے کی تحقیق فرمارہ ہے، یس نے مسلم کے فالال کتاب بیں آگھی ہے اور اس موضوع پر مہسوط کلام کیا ہے ، بات آئی گئی ہوگئی، پھراس بحث نے زور پکڑا ، تو ایک شب مجھے حضرت کا فون آیا، میرے پاس اس وقت حضرت کا قمبر نہیں آیا تھی، دوسری طرف سے آواز آئی کہ بیس سعیدا تھ بول رہا ہول، مجھے واز کی شناخت نہیں ہوئی، تو بیس نے لا پروائی بیس کہا، بولو کیا کہنا ہے! حضرت نے دوسری بار بیس فرمایا کہ جھے عرب عالم کی وہ بحث درکار ہول، تب بیس ناگاہ، پٹی اوقات بیس آیا، حضرت نے فرہ باکہ جھے عرب عالم کی وہ بحث درکار ہے، سردی شباب پرتھی اور کہرے بیل پکھے دکھائی نہیں دے رہا تھا، حضرت نے کی کو جھے کی ہو جھے کی ہو جھے کی ہو جھے کی ہو جسے کی کو جھے کی ہو کھی ہو کی ہو کی

تعلیم میں لاپروامی پر اولاد کی فهمائش

میری معین مدری کے دور میں حضرت کے ایک صاحب زوے کا سبق متعلق تھا،
اس کو بسا ادقات سبق میں دل چہی کم ہوج تی تھی ، ایک مرتبہ کی دن کا نانمہ ہو گیا، میں اور
رفیق محترم حضرت مولا تا تو حید عالم بجنوری قاعی استاذ وارا بعوم دیو بند، حضرت کو آگاہ
کرنے کے بے دولت کدے پر حاضر ہوئے ، اس وفت ربائش مابقہ مکان میں تھی ، پہل
منزل پرکونے کا کمرہ مطالعے اور ملاقات کے لیے تھا اور وہیں سے ایک دروازہ زنانے جھے
کی طرف بھی کھلاتھ۔

حضرت کی خاص ادائقی که روز مره آنے والول کے علاوہ کی کود کیسے تو فورا آنے کا سبب دریافت فرمائے ،ہم نے معاملہ پیش کیا، کی دن کی غیر حاضری کوئ کر حضرت بہت خفاجوئے ،فرط خضب میں اولا توجہ ری خبرلی کداطلاع دینے میں تنی تاخیر کیوں کی ، پھر

Marking Carrent Carren

صاحب زادے کو طلب کیا ، حفرت حسب عادت بیشے ہوئے تھے ؛ لہذا بیٹے ہوئے ہی مارا شروع کیا اور بہت مارا، وہ جان بچائے کے لیے کھڑا ہوا، تو حفرت بھی مارتے مارتے مارتے مار تے کھڑے ہوئے ، اس وقت حضرت بھی مارتے ہوئے کہ تا اور بہت ماں وقت حضرت نے بیٹے کو کھٹا مارا؟ اس کے لیے بیل یہ کہ سکتا ہوں کہ بیل نے کسی باپ کو بدست خود اتنا مارتے ہوئے ہیں دیکھ، حضرت کے نفس جس تغیر آگیا میں مال براہوگیا، آخر گھر بیل ہے وظل ہوا اور آواز آئی ، گفتگو کا وہ تبادلہ گجراتی بیل تھی، اوھر جتلا بول یہ بیجھ بیل آئی کہ کسی طرح گھر کے زبان خونے کی طرف چیش دفت کرنی چاہیے، وہ اُدھر بڑھا اور حضرت بھی اس کو مارتے مارتے اوھر تھریف لے گئے ، یکھے ویر کے بعد وائی تشریف اور حضرت بھی اس کو مارتے مارتے اوھر تھریف سے تیز کلامی پر اکتفافر میا اور ہم بہت ہی لائے ، تو ہم اپنی یا دی کے منظر تھے ، لیکن ہا دے لیے تیز کلامی پر اکتفافر میا اور ہم بہت ہی نظامت لیے برسلامت ایے جمروں کو پہنچے۔

شاگردوں کی حوصلہ افزائی

دورہ حدیث میں اول آنے پر انعام کے سلط میں پھوٹر مانے کے لیے جھے گھر طلب کی، حضرت مہتم صدحب علیہ الرحمہ کی طرف سے ، انعامی کتب کے انتخاب کی ذ مے داری آپ کو تفویق کی گئی تھی، میں عصر بعد حاضر ہو تو مخصوص مہم نوں کا ایک دفد موجود تھ، مخصوص میں نے اس لیے کہا کہ حضرت بعد میں ان کو رخصت کرنے کے لیے ہم ہمڑک کی تشریف اے تھے، آپ نے ان کی توجہ میری طرف میذول کرائی اور بہت توصلہ افزائی کی۔ تشریف اے تھے، آپ نے ان کی توجہ میری طرف میذول کرائی اور بہت توصلہ افزائی کی۔ ہمارے مالی تف ہوئے تھے، فرمایا تفاک کہ وکے تھے، فرمایا تفاک کہ وک تھے، فرمایا تفاک کہ وک تھے، فرمایا تفاک کہ موت تھے، فرمایا تفاک کہ موت تھے، مرائل کرنے والے دو طالب علمول میں سے ایک میں تھی اور دوسرے رفیق محمر موشق محمد مزائل صاحب بدایونی، است فرد، رابعلوم دیو بند تھے، جن کو حسب سابق ششماہی استخان میں اول ماحب بدایونی، است فرد، رابعلوم دیو بند تھے، جن کو حسب سابق ششماہی استخان میں اول ماحب بدایونی، است فرد، رابعلوم دیو بند تھے، جن کو حسب سابق ششماہی استخان میں اول ماحب بدایونی، است فرد، رابعلوم دیو بند تھے، جن کو حسب سابق ششماہی استخان میں اول ماحب بدایونی، است فرد، رابعلوم دیو بند تھے، جن کو حسب سابق ششماہی استخان میں اول ماحب بدایونی، است فرد، رابعلوم دیو بند تھے، جن کو حسب سابق ششماہی استخان میں اول محت کی استخان میں ایک میں دونوں میں بھی سے، بخاری اور تر فری دونوں میں بھی سند کر والوں میں بھی سند کر بھی اللہ والوں میں بھی سند کر والوں میں بھی سند کر والوں میں بھی سند کر بھی ہوں کہ کو دو تھا۔

دل چسپ مذاکرہے

ایک مرتبہ بیں نے علامات قیامت اور ظہور مبدی وغیرہ سے متعلق گفتگو کی حصرت کی رائے بیتھی کہ ابھی اس کا وقت دورہے، حضرت نے فر مایا کہ ظہور مبدی کی سب سے بڑی علامت بیہ کہ ترکی پر غیرول کا قبضہ ہوگا 'کیول کہ احادیث بیس آیا ہے کہ ظہور مبدی ہے اس کے بیٹون بہانے کی نوبت نہیں آئے مبدی ہے اس سے بیل کہ نوم تکبیر سے فتح ہوگا اور اس کے لیے خون بہانے کی نوبت نہیں آئے گئی مبلی کہ نوم تکبیر سے فتح ہوگا اور ابھی چوں کہ ترکی پرمسلمانوں کی حکومت ہے 'اس سے ظہور مبدی کا امکان تبیں ہے۔

بندے نے بیوطن کی جا کہ ندکورہ واقعہ چیں آ چکاہے، جنگ عظیم اول کے بعد خلافت کا خاتمہ ہوا، ترکی کھر جیس قر آن، اذان اور نمی زسمیت، شعائر اسلام پر سخت ترین پابندی عائد کی گئی، بیترکی کا غیروں کے قبضے جی جانا تھا، پھر طیب اردگان وغیرہ کی سرکردگی میں، وہاں دوبارہ اسلامی شعائر اور دینی سرگرمیوں کی واپسی اور اسلام کی بہارے ترکی کا سرسبز ہوتا، یہ فتح قسطنیہ ہے، جونعرہ تکبیر یعنی پرامن راہ سے حاصل ہوئی، قال کی فویت نہیں آئی۔ ہیں اور اسلام کی بہارے ابنواری مکھنا بند میں نے جب قرب قرب قیامت پر اصرار کیا تو فرمایا کہ تو ایضا تر ابنواری مکھنا بند کردے، جب تیرے نزدیک قیامت اس آنے ہی والی ہے، تواس کو لکھنے کا کیا فائدہ؟

میں نے ایک بار لکھنے پڑھنے کے عوارض بیان کیے؛ باخصوص گھر بیوموالغ کا ذکر کیا ، اق فرمایا کہ تیرے بس کی ہت تبیس ہے، تم لوگ پھوٹیس کر پاؤگ، پھر فرمایا کہ بیس نے زندگی میں ماچس تک خود نبیس فریدی ، اولاً بیامورا بین کے ذھے تھے ، بعد میں بچوں نے سنجال لیے۔

تمام خاکے مکمل

ایک اور چیز جوآپ کو معاصرین ہی نہیں، بہت سے اکابرین امت ہے بھی ممتاز کرتی ہے، وہ یہ ہے کہ آپ اپنے کرنے کا تمام کام کرگئے اور ہر کام بڑی آسانی ہے، گویا ہنتے ہنتے کرگئے، بڑے بڑے منصوبے بنائے اور ان کو بہ خوبی مکمل کیا اور علم وفکر کا بڑا ورث چھوڑ گئے

یں آئے مرکے بھی برنم وفایش زندہ ہوں تل ش کر میری محفل ، مرا مزا رنہ پوچھ

علالت اور انتقال

شوگر کے قدیم عارضے کے باوجود مجموعی طور پر حضرت کی صحت و توانائی ہمیشہ بہتر دیکھی گئی اس لیے جب و مواقع پر تشویش کی صورت حال بنی ، تو اس کونا گاہ سمجھ گیا ، پہلا موقع ول کے عارضے کا تھا، جو کا میاب آپریش پر شہی ہوا ، اس وقت بھی یاس کی لہر آئی تھی و مراموقع یہ تھا، جو دار ف فی ہے کوج پر شہی ہوا ، پیسلسمدر جب میں دوران درس زبان بندی سے شروع ہوا تھ ، لیکن چوں کہ زبان رکنے کی تکلیف سابق میں بھی گئی ہار پیش آئی تھی اور عال نے سابق میں بھی گئی ہار پیش آئی تھی اور مان تا ہے اس کا از الد ہوتا رہا تھا اس لیے شاید کی تکلیف سابق میں بھی کئی ہار پیش آئی تھی اور مہیں کی اوران کا بیادراک درست تھا ، چناچہ حسب سابق مین کے علاج سے ان قد ہوا ، یہاں تک کہ آپ نے طویل خطاب بھی کیے ، لیکن پھر طبیعت تا ساز ہوئی اوران بار مختلف عوارض کے بھرم کیا ؛ وقت موجود "کیا تھی اس لیے تفاعا ب آئی اور تہ ایبرکار آمد نہ ہو کیں ۔

عالمی وبا کوروٹا دائرس کی وجہ ہے آ مدورفت کی راجیں مسدودتھیں اس لیے سانحہ مجان کا ہ نے دو ہراغم دیا ، جو جہاں تھ و جی تڑپ کررہ گیا ، ندروئے مبارک کی زیارت ملی ، ند نماز کی سعادت ، ایک غم نہیں تھ غموں کے پہاڑ تھے :

> رہنے کوسدا دہریس آتانہیں کوئی تم جیسے گئے ایسے بھی جاتانہیں کوئی کیفی اعظمی

حضرت الاستاذ عليه الرحمه الاستاد عليه الرحمة الماري ورميان تبيل دسي، ليكن ان كے جمور ب موئے نقوش و تنار، اس نا قابل تسخير سلسد كوه كى ما نند، الارے سامنے تصبيع اوئے جي كه جس كى بلند وبالا اور دل كش چوشياں، آنے والى تسلول كودعوت شوق كے نكارے كے ساتھ بارے دنیاش رہوخم زود میاشا درہو ایسا پھرکر کے چلویاں کہ بہت یا درہو میرتقی میر

به حالتِ غنودگی آپ کی زیارت

بندے کو ہات غزوگی دوہ رآپ کی زیارت ہوئی اور پیجیب اتفاق ہے کہ ہر دوو فرع غودگی ، بینی بین النوم والیقظر ہی دیکھ ، کہلی دفھہ روئے مبارک دیکھا، جو تازہ ہشاش بشاش اور درخشاں محسوس ہوا، حضرت حسب عادت تبسم فرمارہے تھے، بس اس پر بیس اٹھ بیٹے، بیک مضان کی بات ہے اور دوسرا واقعہ عید کے بعد کا ہے، اس بارآپ کو تفظو کرتے ہوئے دیکھا، درمیان میں آپ نے بیان تھو کا اور پھر سسستہ کلام شروع فرمایا۔

خاتمه

عاجز کی داست ناجام کوئینی ، میں زبان وبیان کا "دی نہیں ہوں، حضرت کے کمالات کا بیون میری باریو ہے ہاں مضمون میں شاید بی کوئی بات ایک ہو، جو قار نمین کی معلومات میں اضافے کا سبب ہے ، حضرت الاستاذ علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں گلہ کے عقیدت ہیں کرنے کا سلسلہ جاری ہے ، ہزارول تاج واران قلم کی گرد نیس آپ کے حقوق ہے گران بار ہیں، جن کوئی تلف کی ادائے گی کے فریضے کا احساس بھی ہے ، اس کے حقوق ہے گران بار ہیں، جن کوئی تلف کی ادائے گی کے فریضے کا احساس بھی ہے ، اس سے بہترین تخلیقات آسندہ بھی نمودار ہوں گی ، ہیں تو بیصدتی در کہتا ہوں کہ ان سطور کی آسوید کے بہائے ، یکھ دفت حضرت الاست فرکی یا دوں میں گزار نا چاہتا تھا، الند کا شکر ہے کہ غرض بالا

تھے بن تیرا شہر و ریا ان بہت ہے گلی چپ ہے بازارسنسان بہت ہے تیری صدائیں بیں جارسو جھری ہوئی تیری تلاش بیں نگاہ پر بیٹان بہت ہے اورا خیر بیں ان وواشعار کے سرتھ اجازت چاہتا ہوں، تدوید ہے نہ خن اب تہ حرف ہے نہ بیام کوئی بھی حیلہ تسکیں نہیں اور س بہت ہے ا مید یا ر نظر کا عز اج و ر د کا ر نگ تم آج بھی بھی نہ پوچھوکہ ول اداس بہت ہے فیض احمد فیض



محن دمشنق ستاذمحتر ماور تظیم مر بی دمردم سازاندان کال محن دمشنق ستاذمحتر ماور تظیم مر بی دمردم سازاندان کال محد من مفتی سمعید احمد صاحب بیالن بوری می سابق الدیث دمید دالدرس داراهدم دیو بد

مولانا قاری شفق الرحمٰن صاحب بلندشهری استاذ تجوید قر أت دارانعلوم دیوبند

یوں تو بھے اپنے تمام بی اس تذہ حضرات سے ہمیشہ محبت وافقت رہی تاہم جن اسا تذہ کرام سے زیادہ قربت اور محبت رہی ان میں است ذکرامی قدر حصرت مول نافسیراحمد خان صاحب ببندی شہری سابق شخ انحدیث وصدرالمدرسین دارالعلوم دیو بند اور حضرت اقدی مفتی سعیدا حمصاحب پالن پوری استاذ حدیث دارالعلوم دیو بند ہیں۔اللہ تق کی دونوں حضرات اور تمام اسا تذہ کو جنت القردوس میں اعلی مقام عطافر مائے۔

ہوتا گیااس زماندیل بعض شریرطلبہ حضرت کی دری تقریر پر بھی بعض غیر مناسب و تلی کرتے تو بھی کوشت ہے کہ بید حضرت ہے تو جھے کوشد مید غصر آتا اور ان کی ان باتوں ہے تحت اذبیت ہوتی ۔ فعا ہر ہے کہ بید حضرت ہے تعلق ہی کا مقیحہ ہوتا۔ اسکلے سال دورہ حدیث شریف میں داخلہ ہوا تو اسسال اگل تیا تیوں پر بیٹینے دالے طعیب بہت تھاس سے تین چورتیا ہوں کے بعد بیٹینے گرسا سے بیٹینے اور تر ذری شریف کی ممل تقریر کھے بھی تھے۔

درس میں حضرت کا انداز گفتگو

حضرت کی سبق کی تقریر نہیں شادادادر محدہ ہوتی مدل ہوتی مگر ہاتھ ہی ہہت سمان ہوتی مگر ہاتھ ہی ہہت سمان ہوتی گفتگو کی رفتارا کی ہوتی کے طلبہ بہآسانی اس کو کھے تکیس چنانچے دورے کے اکثر طلبہ حضرت کی تقریر کیمل لکھنے کی کوشش کرتے ہاگر کس سے چھے چھوٹ جاتا تو دومرے ساتھ کی کاپلے حفظ کرنے کی کوشش کرتے ہے جسے تیسرا گھنٹے کھل اورش م مغرب کے بعد دونوں وقتوں میں ترخی جدداول ہی کا سبق ہوتا ساں کے آخر میں طحادی شریف بعد مغرب پڑھاتے گر میں تنامی مباحث ترخی مباحث ترخی کے اندر بیان فرہتے تھے سال جب ختم کے قریب تھا میری آمد ورفت حضرت کے بہاں بعد عصر زیادہ ہونے گئی۔

دورہً حدیث شریف کے بعد قرأت میں داخلہ

وورہ کے سال ایک دن حضرت نے جھے ہے معلوم کی کہ آئندہ کیا ارادے ہیں ۔ ہیں نے عرض کیا کہ ہیں قر اُت پڑھنا چو ہتا ہوں گرمیر ے حالات نہیں جی تو حضرت نے معلوم کیا کہ جس قر اُت پڑھنا چو ہتا ہوں گرمیر ہے حالات نہیں جی تو حسرت نے معلوم کیا کہ حضرت میرے ہوئے بھی جی اس پر حضرت نے تعجب کا اظہار بھی فر مایا اور غایت شفقت سے فر مایا کہ تم پڑھنے کا ارادہ کر لوا تظام ہوجائے گا اور پھر فر مایا کہ ایک والد کو بلاکر لاٹاش ان سے بھی بات کرلول گا نے بر رمضان کے آخر ہیں میں نے اپنے والد کو بلاکر لاٹاش ان سے بھی بات کرلول گا خیر رمضان کے آخر ہیں میں نے اپنے واواج ان اور اپنی والد و کھڑ مدے مشورہ کیا اور قر اُت میں واضد کی اجازت جو بھی اور یہ جھی کہا کہ میرے لئے خروج کی فکر نہ کریں اللہ تی ٹی نظم فرمادیں گے۔ والدہ محتر مدنے والدہ محتر مدنے میں اس ذمخر م جناب دوالدہ محتر مدنے اپ زت دے دی اور ہیں نے قر اُت سبعہ میں اس ذمخر م جناب

مولانا قاری ابوائس صاحب مرظلہ کے یہاں داخلہ نے لیااور حصرت مفتی صاحب نے مجھے فرمایا کتم میرے بیوں کوایک گفتے پاسیا کروچنا نجدو پہرچھٹی ہے بعد میں نے حفزت کے فرزندان موبوی رشید احمد مرحوم اورسعید احمد مرحوم اوروحید احمد محمم کو بردها نا شروع کی اور حضرت نے ڈیڑھ سورو ہے میرا وظیفہ شروع فرمایا جومیرے لئے ضرورت پوری کرنے ك النه كافى تقد يحراى سال درميان من (به1987 عكاسال ب) ويوبند كمشهورقارى جناب قاری جلیل مرحمٰن صاحب عثمانی این پیراند سان کی وجہے رنا مُرز ہوگئے تھے ان کی جگہ سال بورا کرنے کے سے طلبہ میں ہے احتجاب ہونا مطے ہوا جس میں میرا اور قاری ذکر یا صاحب گونڈوی کا انتخاب کرے گیا اور بیبال بھی ڈیڑھ مورویے ماہانہ وظیفہ مقرر ہوا اس میں بھی حضرت مفتی صاحب ہی معین تابت ہوئے۔انگلے سال بحیثیت معین کے میراتقر رشعبہ: تجویدیں ہوگیا وظیفہ یں اضافہ ہوگیا مزیدیہ کہ سجد قدیم کی اماست بھی مجھے دے دی گئی جو دوسالول تک چی بید 1988 1988 ہے۔ دوسال عدرسہ افضل العلوم تاج عمج آگرہ میں تجوید وقر اُت وغیرہ کی خدمت انبی م دی اور جب میں آگرہ کے ہے ایک مدرس لینے آیا تو حضرت نے فرماید دارالعموم میں شعبہ تجوید میں جگہ ہے قاری کی ضرورت ہےتم ورخواست وے دومیں نے پچھ ہیں وہیٹی کیا تو حضرت نے کاغذ اور کلم اٹھایا اور درخواست کا مضمون ايين مبادك باتحد ب كنوكر مجهيعنايت قرمايا كداس كفق كركے حضرت مهتم صاحب مولا نامرغوب الرحن كود ، دو ميل درخواست د ، كرا الرام چذا اور پهرشعيان كي شوري ييل ميرا تجويد كے شعبہ ميں با قاعدہ تقرر ہوگيا اس تقرر ميں بھي حضرت مفتى صاحب ٓ گ شفقتيں اور محبت مسلسل رہی اور پھر گھر ہر بچول کو تجوید رہ صانے کا سسد بھی چال رہا۔ جو تقریبا ۹۰۵ سال تک چلنا رہا۔اس ذر بعیرے روز حضرت سے ملاقات بھی ہوجاتی اور حضرت کا م کے سلسدین راہنی فی بھی ویتے رہتے اوھرکی ساول سے پابندی کے ساتھ جانے کا سلسارتو تبیل رہا تھا گر جب بھی زیادت کے لئے جانا ہوتا تو پہنے ہی کی طرح محبت اورشفقت

سفر میں حضرت باغ و بہار رہتے

حضرت مفتی صاحب کے ساتھ متعدد اسفار ہیں بھی جانے کا موقع بد حضرت کا درسگاہ ہیں اسلام ہیں جانے کا موقع بد حضرت کا درسگاہ ہیں درسگاہ ہیں طلبہ پر بہت رحب رہتا تھا درس شروع ہونے کے بعد کوئی طالب علم درسگاہ ہیں آنے کی جرائت نہیں کرتا تھ سپ کے تشریف لانے سے پہنے ہی تمام طلبہ درسگاہ ہیں حاضر ہوجاتے ہے جہاں حضرت نے دارا کھ بیٹ ہیں قدم رکھ اورا کیک سکوت طاری ہو گیا اور درس شروع ہونے تو جوانے کے بعد تو کان علی روسم الطبور کا مظہر ہوتا تھا۔ گر جب آپ سفریش جاتے تو اس کے برعس نہا بیت خوش و فرم اور ساتھ یوں کے ساتھ بلکہ اپنے جھوٹوں اور خدام کے ساتھ بھی ہو جاتے ہی فرماتے کوئی ظم سنا وا اور خدام کے ساتھ واقعہ سنا تے کوئی داقعہ سنا وا اور خدام ہوجاتے ہی کوئی درسگاہ واقعہ سنا تے اس بے تکلف کا آغاز خود فرماتے جس سے ہمراہ یوں کی جھیک ختم ہوجاتی درسگاہ واقعہ سنا تھ ہوجاتی سکینے والا معاملہ سفر ہیں نہیں رہتا نے رسگ ماتھ ورسا ہوتے ہیں۔ درسگاہ ہیں نہیں یہ سکینے سکینے اور وقار کے ساتھ ہیں نہیں رہتا نے رسگ رہے فرما ہوتے ہیں۔

حضرت مغتى صاحب اورترمذي شريف كا درس

اال علم جانے ہیں کہ کتب حدیث ہیں جوحیثیت ابواب فقہ کی ترتیب کے لاظ ہے تر ندی شریف کی ہے وہ دوسری کت بول کی نہیں ہے۔ اس کتاب کا انداز ہی نرالا ہے۔ اس بیل ایک ہے ایک اہم فقی ابحاث آتی ہیں اوران پر کلام کے لئے حدیث اوراصوں حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ اوراصول فقہ اورائی طرح محد شین اور فقہا ہے کے طبقت نیز اساءالر جل پر کامل مہارت کی ضرورت ہوتی ہے اورالحمد مند دارالعلوم دیو بند کا ہمیشہ سے امنیاز رہاہے کہ یہاں کے حضرات اساتذہ نے شروع بی سے شرف اس کی حبیثیت کو اور مرکزیت کو باتی رکھا ہے بلکہ اس میں ہمیشہ چارچا ند لگائے ہیں۔ حضرت شیخ البند پھر حضرت علامہ ایرا بیم حضرت علامہ ایرا بیم صاحب بدیوگ ان حضرات کے یہاں چو بحثیں اور جومعرکۃ الآراء کلام تر فدی شریف کے صاحب بدیوگ ان حضرات کے یہاں چو بحثیں اور جومعرکۃ الآراء کلام تر فدی شریف کے ابواب پر ہوتا وہ دوسری کتب صدیث ہیں نہیں ہوتا تھا۔

ہ خریں حضرت الاستاذ مفتی سعید احمد صاحب کے یہاں بھی ترفدی شریف کے ابواب پر جو کلام اور بحش ہوتیں وہ نہایت محمدہ اور مدل ہوتیں ۔ حضرت لجی لجی اور نہایت پر مغزعلی بحثیں فرماتے جن کے دراچہ سے مسلک حنی خوب مقع ہوج تا اور معلوم ہوتا کہ مسلک حنی نوب مقع ہوج تا اور معلوم ہوتا کہ مسلک حنی نوب مقی ہی سنت سے سب سے زودہ قریب ہے جو ایک حقیقت بھی ہے چونکہ حضرت والا کو جہاں تم م فنون اسلامیہ پر دسترس حاصل تھی و جی آپ اعلی درجہ کے فقے بھی شے اور آپ کے درس میں مدیدے کے ساتھ وفقہ کا رنگ خوب نمایاں ہوتا تھا۔ بعض مرتبہ بیک ایک مسئلہ پر گئ گئ روز سبق جس شائد اراور لا جواب تقریر فرماتے ۔ جس سے طلبہ اور سمام میں کو کھی آھی اور آپ کی سے ہوج آپ اور درس کے بعد طلبہ کے چھروں پر مجیب خوشی اور مسرت فلا ہم ہوتی آپ کی سے ہوج آپ اور درس کے بعد طلبہ کے چھروں پر مجیب خوشی اور مسرت فلا ہم ہوتی آپ کی سے درج سے کا بند تو گئی آپ کے درج سے کو بلند فرم سے اللہ تو گئی آپ کے درج سے کو بلند فرم سے اللہ تو گئی تو نیش عطافر ہوئے ۔ مین درج سے کو بلند فرم سے اللہ تو گئی تو نیش عطافر ہوئے ۔ مین

حضرت مفتی صاحب نور الله مرفد ہنے دور ہو حدیث میں درس تر ندی اورای
طرح بخاری شریف کے درس کو جواسخکام بخش وہ آپ کا خصوصی المیاز تقد آپ کا درس آغاز
سال ہے آخرسال تک یک نیت کے ساتھ چلنا اور پوری کتاب اس وقار کے ساتھ کمل
فر ماتے حضرت مفتی صاحب کے درس کواللہ تعالیٰ نے وہ مقبولیت عطافر مائی تھی کہ جوعلی ہ
باہرے دیو بندگی ریارت کے لئے آتے وہ ایک دوگھنٹہ ضرور آپ کے درس میں شامل ہوتے
اوراس شمولیت کواسینے نئے سعاوت سجھتے۔

حقیقت ہے کہ درس کی ال خصوصیات کے اعتبار ہے آپ دارالعلوم دیو بند کے دور ۂ حدیث کی عزت اور آبرو تھے اور دارالعلوم کے لئے سرتاج کی حیثیت رکھتے تھے آپ سے پورے دور ہُ حدیث کا ایک بھرم تھا۔''ایس کہاں ہے یا کیس کہجیسا کہیں جے''۔

حضرت کے پہاں عبارت خوانی اورانداز تفہیم

دارالعوم دیوبند کا بہ بھی ایک امتیاز رہاہے کہ حدیث شریف کی عبارت عمدہ اورصاف پڑھنے جمیش ترغیب وی جاتی ہے۔حضرت مفتی صاحب کے بہال اس پربطور خاص توجہ کی جاتی تھی۔ حضرت سال کے عازیں بھی کو با قاعدہ اس کی تربیت دیتے تھے حروف کی ادا بیگی ٹھیک کرائے تا کہ عدیث کے الفاظ تھے ادا ہوں۔ صاف ادا ہوں۔ عبارت خوائی کی رفتار پر بھی تنبیہ فرمائے کہ قد ویا عبارت پڑھی جائے درمیا فی رفتار سے بند بہت تیز ہوا اس کے لئے بچوں کو گھر بلاکر ان کو تیار کرنے اور پھر جو طلبہ حضرت کے وق کے مطابق تیارہ وجائے تو پورے سال وہ بی عبارت پڑھتے۔ اس سے حضرت کے ورس میں عبارت نوائی کا منظر انتہا کی خوبصورت اور دکش ہوتا ، ای کے ساتھ حضرت کے درس میں عبارت غیرہ اور بہل ہوتا ، غی سے غی بہت عمرہ اور بہل ہوتا ، غی سے غی بچے بھی اس کو بچھ جاتا۔ مشکل اور بیچیدہ مسائل کو نبایت آسان انداز میں سمجھ نے کا، ورحل کرنے کا ملکہ القد تعالی نے آ ہے کو عدیث کی گئی کتابوں میں تحرار عصافر مایا تھا دورہ عدیث شریف میں بہت سے مسائل کا حدیث کی گئی کتابوں میں تحرار موتا ہے طاببا نظار کرتے کہ بیمسئلہ حضرت کے بہاں کب سے گا اور جب مسئلہ آتا آ ہے اس کو اس طرح سمجھ نے کہ طاببا نظار کرتے کہ بیمسئلہ تھا تھا ہوتا ہے۔

بہرحال! اب حضرت ہمارے درمیان نیمل رہے۔ املا کی طرف سے مقرر کردہ وقت آ پہنچا۔ یوں تو کئی سالوں ہے آ پ علیل ہے گرآ پ کی ہمت ہمیشہ جوان رہی۔ قلب کا عارضہ تھا اور کی سالوں ہے شکر بھی زیادہ رہتی تھی علاج ومعالجہ بھی چلنا رہتا متعدد مرتبہ ہولئے ہولئے آ واز رک جانے کا عارضہ بھی چیش آیا۔ اس سلسلہ جس علاج کے لئے ممبئی تشریف لے گئے ہے اور اللہ تعالی شفائے بھی عطافر مادی تھی ، آن لائن تفسیر قرآن پاک کا درس بھی شروع فرماہ یا تھی گر چند دن آ پ کی علالت شدت اختیار کرگئی اور ممبئی کے ایک ہسپتال جس آ پ اللہ گریا رہے ہوگئے اور ہراروں متعلقین اور تلا غہرہ اور عقیدت مندوں کو روتا بلکتا چھوڑ گئے۔ انالتہ وانا لیدراجھون۔ سدار ہے نام الندکا۔

الله تعالى كروث كروث جين وسكون نصيب فرمائ ،ورجات عاليه سے نوازے - تمام بى متعلقين سے حضرت كے لئے ايسال تواب كى درخواست ہے۔

محرم اسرارِ دیں وشیخیت حدیث کے مسندشیں

حفرت العلامة فتى سعيداحمرصاحب بالنورى رحمدالله (1360 هـ/1940-1941 هـ/2020ء)

مفتى شكيل متصورالقاسى بيلكوسرائي

یوں تو گلستا علم فن اور مرغز اردین ووائش ' دارالعلوم دیو بند' بیس گھلنے ، ورکھل کر حشش جہات معطر کردیئے والا ہر پہلوا ہے جبویں الگ انگ رنگ و یوبسائے ہوا ہوتا ہے' ہر گلے رارنگ و بوے دیگر است ' لیکن دارالعلوم دیو بندگ معاصر بلکہ ماضی قریب کی شخصیتوں میں جس قابل فخرسیوت کی حیثیت ' ٹابغہ' روزگار' کے بطور مسلم رنگ ہے ان میں ممتاز اورا ہم نام حضرت الاستاذ علامہ مفتی سعیدا حمرصا حب یالن یوری رحمہ الندکا بھی ہے۔

میکدہ فکر وفن اور العلوم دیوبند ' کے اس ساتی مستانہ کے جرعہ کش و بادہ نوش ایسی طرح جانے ہیں کہ وہ گوتا گول خوبیوں اور کہ انات کے جامع تھے، فہین وفطین تھے بمحرم اسرار دین تھے، مفسر قربان تھے، وسیج النظر محدث تھے ، گہرائی و گیرائی کے حامل بالغ نظر ووورا تدیش فقیہ تھے، استاجی ، استباطی و استخر ابکی اوصاف سے مار مال زود نوایس مؤلف جو وارا تدیش فقیہ تھے، استاجی ، استباطی و استخر ابکی اوصاف سے مار مال زود نوایس مؤلف تھے، نکتہ سنج علم وعمل کے پیکر فیض رسال مقبول خطیب تھے، حق می کو، جری اور بے باک مصلح تھے، نکتہ سنج کہت وال جانہ مالیز اج بخوش طبح بخوش حراج ، باوقار، بلند حوصلہ بلند مگاہ ، زبدوا ستعناء صبروقناعت و خود داری کے پیکر محسن و مر ابی تھے، امانت و دیانت میں ابنی مثال آپ میں اور جو مرد اتی مثال آپ تھے، سادگ اور بے تکافی کا مجمعہ تھے۔ جامعیت ، اعتمال ، جمال و کمال کا حسین احتراج تھے، آپ اپنی ذات میں ایک انجم میں تھے، آپ کی ہمہ جہت صلاحیت اور جو ہرد اتی کے ایک تھے، آپ بالویہ براروں صفحات تکھے جا تیں گے۔

ان تمام متنوع کمالات کے ساتھ آپ کی ایک انفرادی حیثیت اوراتنیازی شاخت تقهی لیافت ،ورتر بیلی قوت ہے،تقریر ہو یا تحریر آپ کا انداز تدریس و تحریر البیل منفرد، چھوتا، بحراتگیز اوردلفریب ہوتا تھا،شکل ہے مشکل ترین اور عامعل و دقیق مباحث کواپنے اسلوب فاص اورتر تیب دکش ہے چنگیوں بیس حل کردیتے تتھے۔

مؤثر پرکشش اعدازتفہیم کے اعتبارے آئے ہم عصروں میں متناز نظرا تے ہیں۔

اس مجر اور کرشاتی اندار کائی اگر تھ کے دارالحدیث تحقی فی اپنی تمام تروسعتوں کے باوجود آپ کے درس میں تحق کی ایدنی ہوتا ، بام و در پر سکوت طاری ہوتا ، بام و در پر سکوت طاری ہوتا ، بام و در پر سکوت طاری ہوتا ، بام اور تجھا ور ہوتے ۔ آپ کے درس سے غیرط ضری کا شاید ہی کوئی طالب علم سوچنا ، بورے عامی نہ وقار اور جاہ وجل کے ساتھ مندنشیں ہوتے ، مجتدانہ ومحققانہ شان سے درایت وروایت کی جامعیت کے ساتھ ایسے مرتب انداز میں صدیث پر گفتگوفر ہاتے کے مسائل دواور دوجیار کی طرح تھر کر ذہن تشیں ہوجاتے ۔

یوں تو آپ اپنی ذات بھی ایک الجمن بھے،آپ کی ذات مختلف اوص فی و مدتک کی فات بختان اور تو پیوں کا حسین مرتع تھی، تاہم میر ہے مشاہہ اور مطالع کی حدتک آپ کی شخصیت پد دارالعلوم و ہو بندکی تدریکی زندگی کی بچھاپ نسبتا گہری بلکہ غالب تھی ،گہرے رنگا رنگ بھی ہے آپ کی تدریکی شان اور رنگ و آ بنگ سب ہے جداو ممتاز تھی، یعنی آپ کے دیگر تمام محاس کے اعتراف کے علی الرخم بطور خاص آپ کی تدریک خوبیال بے مثال تھیں، بوجیدہ عبارت، مشکل می حدث اور دقیق مقامت کی الی دلجیپ ترش کے، کیف افزا اور دلنتیں تقیم فرمات کی ذہمن نارسا بھی سارے مباحث کو باا تذیل و ہے تھے، آپ کا ظریقہ تدریس و ترسیل بڑائی مثال بمؤثر ،ولجیپ اور ماہر اند تھا، آپ کے صفتہ درس بھی افزادی یا بوریت نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی ،موضوع کتاب کی تقیم و تعہیل کے لئے درس بھی افزادگی یا بوریت نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی ،موضوع کتاب کی تقیم و تعہیل کے لئے درس بھی افزادگی یا بوریت نام کی کوئی چیز نہیں ، ولگہ تو تیقی واختر آگی ہوتا ،ایک سال تک

پہم استفادے کے بعد ہم نے آپ کی تدریکی املیازات وخصوصیات جانے کی جوا پئی ک ناتمام کوشش کی وہ پچھے یول ہو کتی ہے:

* زېرتىرىيى مضمون كتاب پەتاپ تىملى عبور، دسترس دمبيارت ركھتے تھے۔

* پڑھائے جانے والے مضمون کواز پر ومتحضر ،اعادہ و جائز دیے ساتھ ذہمن ہیں مرتب ومنظم بھی کرکے آئے۔

* دری نصاب بین دسانیاب مواد پیدا کتفاند کرتے ، بلکه دیگر منتشر و متفرق حقائق کے سے غیر نصابی کتابوں ہے بھی مراجعت کرتے ۔ بینی کد پورٹ فن پیرے وی ہوکر پڑھاتے ۔ * معصوم اذبان پیدا پی تیم علی ، کثر سے مطالعہ اور مرعوبیت کی دھاک ، شائے کی بجائے ، طلب کے ذائی اور نفسی تی نقاضوں ہے ہم آ ہنگ ، حشوز وائد سے بیاک ، قدر مضرورت بہل وسبک مختمر و دلنئیں انداز بین مسائل کی تشریح کرتے ۔ "

* بیش کردہ تقریر درس پہ طلبہ کے استدرا کات جنگی اعتراف دمن قشات کو خندہ بیش نی سے سفتے مطمئن کرنے کی کوشش فرہ تے۔ یہی انداز طلبہ میں اکس بی دلچیس کی محمود فردع اور شوق ورلچیس کے اضافے کا باعث بنتا۔

* دوران ورس طلبه کی جذبا تمیت،احس ،دلچیهیوں اور ذبانت و استعداد کا خاص خیال رکھتے ،حوصد شکن اورجذ بات مجروح کرنے والے کر خنت ، ورشت فقروں یا انداز ہم نے مجھی نہیں دیکھا۔

* وقت کے حدر درجہ پابند تھ، پی ذہر دار ایول اور متعلقہ فرائض کا آپ کوشد ید احساس تھا۔

* آپ ك علم ومل بين بورى مطابقت تقى -

* انظم وصنبط افضائص سچائی اوات و بیانت بصبر و تحق و استنقامت کے پیکر تھے۔ ان خصوصیت وامتیازات کی وجہ ہے آپ کی تدریس بے حدمقبول تھی اس سے طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں میں وسعت واستحکام اورخو داعتا دی پیدا ہو تی تھی۔

جهارا دورے کا سمال 1999 ہیسوی مطابق 1419 ججری ہے، جب دورے کی ورسگاہ وارالحدیث تحق فی جوا کرتی تھی ،سامنے کی سیٹ پریشن کے بالکل محاذات اورقاری العبارة والى مخصوص نشست كے بازويس جك لينے مين بامراد موكيا تفاء الارے سال دورہ کے دیشے شریف میں درس کا نظام الدوقات کیچھاس طرح سے تھا مسلم شریف مع مقدمه حضرت مواهٔ ناقمرالدین صدحب مرظد (مهلی تخنی ، جهماه) مسلم شريف جددة في حضرت مواد نانعت القدصاحب اعظمي (كيبل تحني ، آخري جدوه) ترندي الى حصرت مولانا سيدارشد مدنى صاحب (دوسرى تفنى) ترندی اول وطی وی شریف (حضرت مفتی سعیداحد صاحب یالن پوری رحمه الند (تیسری تفتی) بخارى شريف اول حفرت شيخ نصيراحمدخان صاحب بلندشبرى رحمه الند (چوتني تفني) شَائل ترفدي حضرت مولا ناعبدا لخائل صاحب مراى (يانجوين تُحتَّى، يضّ شي چنددن) سنن ابن مديشريف حضرت مواديار ياست على صاحب بجنوري رحمه الند (يانيج ير تحفيل) سنن الي داو دشريف ثاني حضرت موره تا حبيب الرحمن صاحب عظمي مدخله (حيمشي تحنق) سنن الى داؤ دشريف حضرت مول نانعت الله صاحب اعظمي مدخليه (چيش تحنيل) تر ذر ك شريف اول حضرت مفتى معيدها حب يالن يورى رحمداللد (بعد مغرب) بخارى ثريف ثاني حضرت مولا ناشخ عبدالحق صاحب عظمي رحمه القد (بحدعثناء) موطاامام ما لك حضرت مود نا قارى سيد محدمثان صاحب منصور يورى عفظ الند (روز جعه) موطاناه محد حفرت مفتى محدامين صاحب يالن يورى حفظ القد (روز جعد) ہراستاذ کی اپنی ایک شان اورا پنامخصوص ومنفر دانداز تف یمی کے ورس بیس فقهی ا نداز خالب ہوتا تو کسی کے پہل درایت حدیث برزور دیا جاتا کسی کا درس اساءالرجال پر محققا نہ نقذو تبعرہ کا مظہر ہوتا تو کسی کے یہاں عشق نبوی کا دکش نظارہ و کیلینے کوملٹا، کہیں جلال تو کہیں جمال کمی کی سادگی ہر مرنے کو بھی جاہتا ہتو کسی کے رعب و دید یہ ہے استقامت

اورعزم کا درس ملتا ، غرصیکد ایک سے ، یک اسی ب فضل و کمال اور ارب ب علم و حقیق کا حسین

سنگم، جہاں ہے تشکگان علوم اپنے اپنے ظرف کے مطابق نہایت ذوق وشوق کے ساتھو، سرار وتھم جنع کرنے میں مصروف کا رنظر تنے۔

طعبہ کے ساتھ شفقت ، مہر ہائی ، خیرخواہی اوران کی جذبا تیت ، وجدان ، احساس ، ولچیپدول اور ذہانت واستعداد کا خاص خیال رکھنے کی ایک حسین یادگار ذکر کرنے کو جی جاہت ہے۔

اور مفتی مختری حدرت کا سمال تھا ،ہم نے اپنے رفقاء گرامی فدر مفتی ششیر حدورقا کی اور مفتی ششیر حدورقا کی اور مفتی مختری حدیث شریف اور مفتی مختری حدیث شریف سے متعلق عربی کت بول و شروحات کا اچھا خاصا و خیرہ جمع کریے تھا جن کت بول تک رسائی ہی رہ ترسی کی دسترس سے باہر تھی ،ان سے استفادہ کے لئے دارانحلوم و بو بند کے پرشکوہ کتب خانہ سے رجوع کیا جاتا ،لیکن چونکہ کتب خانے استفادے کے وہی اوقات ہوتے تھے جو درس کے اوقات تھے،جس کی وجہ استفادے کی کوئی استفادے کے وہی اوقات ہوتے تھے جو درس کے اوقات تھے،جس کی وجہ استفادے کی کوئی شکل نہیں بن پارہی تھی 'اس سے رفقاء سے مشورہ کرکے یہ طے پایا کہ حضرت الاست و مفتی سعید احمد صاحب رحمہ اللہ سے رجوع کیا جائے جمکن ہے ان سے ل کر استفادے کی کوئی مناسب راہ نگل آئے 'چنال چہا کے درخواست ہیں دوباتوں کی گذارش کی گئے تھی۔

(۱)رات میں کم از کم ایک بہتے تک کتب خانہ کھولے جانے کا نظم ہو (تا کدوورہ تحدیث شریف کے جوطلبہ گیارہ بھی ساڑھے گیارہ بہتے تک حضرت شیخ ٹانی ہے بخاری شریف جدرٹانی کاسپتل پڑھ کرمطا مدکرنا جا ہیں بہآس نی مطالعہ کر بھیں)۔

 کہدویں گے جیانچہ ہم وگ واپس آگے اور مغرب بعد مجدر شید میں حضرت مور ناعبدالخاش صاحب مدراس مدفلہ کے پاس حاضر ہوگئے ، حضرت والا دامت برکاہم کی خدمت عالیہ بیس اپنے مطالبات بیش کردیے۔ حضرت والد دامت برکاہم نے ہماری گذارش کی تحسین فر ، تی اور دوسرے ہی دان میں میں دخواست برکاہم نے ہماری گذارش کی تحسین فر ، تی اور دوسرے ہی دان میں میں میں دخواست برات کے ایک بج تک کتب خانہ محسن کا افلام فر ، دیا ، اور ایک سیٹ ' تکملہ فتح المہم ' بھی کتب خانہ بیل فر اہم کردیا گیا (ہمیں ایسامحسوں ہوا کہ '' نتی اور ایک سیٹ ' کا وہ سیٹ حضرت کا ذاتی ہے جے حضرت نے ہماری درخواست برفوری طور پر کتب خانے بیں دے دیا) پھر چھر ہی دنوں کے بعد فتح المہم کے متعدد سنے کتب خانہ بیس آگے۔ یہ واقعہ آپ کی خرد نوازی ، حوصد افرائی اورافر او سازی کی بہترین صلاحیت کا حسین مظہر ہے جوآپ کی جو ہرفائی کا طر کا انتیاز تھا۔

آپ کی جامع الکمالات شخصیت کی دوسری انفرادی شان معارف ولی اللی اورعلوم نالوتوی شان معارف ولی اللی اورعلوم نالوتوی کی توضیح و ترجی فی ہے، ویسے تو آپ کی مستقل تصانیف، شروحات، مراجع و تعلیقات کی تعداد یچیس کے قریب کیٹی ہے، لیکن ان شم م تحریری کاوشوں بیس سب سے مشہور ، فائق اورمفید ترین بے نظیر ، ورعظیم ترین علمی کا رنامہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دبلوی (1112 احری - 1176 اجری) کی "جیت اللہ الباحث" کی اردو، درع لی زبانوں میں شروحات لکھنا ہے۔

عربی زبان میں 'ججۃ القدالبانظ' کی محققانہ دورابھیرت افروز تحقیق آبھیق و تحشیہ کے ساتھ تیرہ سوھیالیس جموق صفی ت پر شمتل دوجلدیں داراین کیٹر دمشق ہے شاکع ہو ہ تک ہے۔
او پر میں مذکور آپ کی تدریک انتیازات وخصوصیات کافی حد تک آپ کی تالیفات آبھی قات و شروحات میں بھی جھلکتی ہیں ، جن میں بحث و نظر کے قل و یہ قوت ، دقیق شحقیقات کے ہیرے اور گہرے کا وشوں کے موتی پورے آب و تاب کے ساتھ چیک رہے ہیں ، آپ کی تن م دری شروحات و قیع اور بھیرے افر وزمعلومات اور انو کھے انداز تشریک و تو مینی کا شاہ کار ہیں ، اللہ نے انہیں بے ہاں مقبولیت بخشی ہے ، علی و وطلب کے ما بین متعداول ہیں۔
کا شاہ کار ہیں ، اللہ نے انہیں بے ہاں مقبولیت بخشی ہے ، علی وطلب کے ما بین متعداول ہیں۔

حضرت الاستاذ رحمہ اللہ ابتداء عفریب گھرانے سے تعلق رکھتے تھے ،عالمی اعتبار، استفاد، مربعیت، مشخیت مجد بیت بمقبولیت او علمی فضل و کمال میں جومقام بلنده اصل کیاوہ اپنی ذاتی محنت بھر ، افغی وقت بخش مقصد، انہاک مل ، ریاضت، جفاکش ، انتظام محنت بسور عشق بہتو ہے جہم ، جال مسل و صبر آز ، طویل مجاہدے ، اوقات زندگ کی بامقصد تقسیم و انضب طاور استعفاء وخود و ارک کے باعث حاصل کیا ، شوق کم ل اور خوف زوال ہے بکسر عاری یانے کا خمار تھ ذکھونے کا آزار!

عزم وہمت کے آپ کوہ جہالہ اور فول دی اعصاب کے بالک تھے، دوح فرسا اور ہوں گسل حو، دث و مصائب سے بھی آپ کے بیائے صبر و استقامت بیل تزائل نہ آکے۔ زندگی کے داز اور وقت کی تیمت کو آپ نے خوب اچھی طرح جن میں تھ ، شب وروز کے ایک ایک سے کی آپ کے بیبال تقییم تھی۔ بیبراندس کی اور عمر عزیز کی سخری منزل کو بھی آپ نے ایک ایک سے کی آپ کے بیبال تقییم تھی۔ بیبراندس کی اور عمر عزیز کی سخری منزل کو بھی آپ نے ایک وصد مندانداہ رمجا ہدائدگذاراجس کا جم موگ تصور بھی نہیں کر سکتے آگر و نظر میں رسوخ و تصلب تھا، اظہار تق ورد مشرات میں مصنحت اندیش سپ کے مسلک میں بالکل روانہ تھی ، جے حق سجھتے پورے دلائل کے ساتھ ہے لاگ و بے باک ، دولوک و برمالااس کا اظہار فرہ ہے۔

آب طبعاً سادگی پند سے مسادہ کھاتے ، پراورول کو بھی کھاتے ، مہمانوں
کے لئے کشادہ دست و فیاض ہے ، شردول کی تخلیق و تحقیق علمی کاوشوں کو سراہتے ، حوصد
افز الی فرماتے ، نفقد انع مات دیتے اور دعاول ہے بھی نواز تے ۔ نکتی نئے ، دراندیش ومعاملہ فہم
سے سادگی ، خاکساری وسکنت آپ کی شناخت تھی ہم دین ہے و نیا کمانے کو معیوب بھتے
معاشی ہے چارگی کے میام میں تدریس ہے جو مشہرات وصول کئے ہے آسودگی حال کے بعد
یا کی پاکی وائی فرمادیا جوملیوں کی قم بنتی ہے ، اجتماعی غو عااور ہاؤ ہو نے نفورتھا، جسے جلوں میں
عائی ورجوتی دائیے کے بغیرشرکت ہے کر بزاں رہے۔

25/رمضان 1441 بجرى رمطابل 19 ركى 2020 كوكع يع بيج ، بشت

پہل ہیرا،علم وضل کا آق ب عالم تاب، تدریس و تالیف کا لیعل ورخشاں طویل علالت کے بعد ہمیشہ کے لئے رویوش ہوگیا، اناللہ داناالیہ راجعون۔

25ررمضان کو بی نماز جنازہ اداکی گئی اور مبئی کے جو گیشوری کے اوشیورہ تجرمتان میں سپر دخاک کردیا گیا،خدا آپ کوائے جوار رحمت میں جگدعطافر، نے ،آپ کے علائدہ وفیض یافت گان کو خداتھ کی انہی کے لفش قدم و خطوط پہتدریس وتعلیم کی توفیق بخشے آمین۔

دن رات ہے کدے بیں گذرتی تھی زندگ اتخروہ بے خودی کے زمانے کدھر گئے؟



حضرت الاستاذمولا نامفتی سعیداحمد پالن پوریجوارِ رحمت میں

مولانا حسين القائل الهكه امروب

سالهاباید که تا یک سنگ اصلی زآ فآب لعل باشد در بدخشان، یا عقیق اندر یمن

زندگی جس بیکسوئی، عزامت نشینی، جوم بے زاری اور خلوت پیندی کی شاپ
استفتا کی مثال تھی ،موت بھی ای طرح بے نیاز کرم نوازاں کا مظہر بن کرنقش دوام ہوگئ یعنی
ہزار ہاہزار شاگردول کا است دکیسی خاموتی کے ساتھ عروس البلاد ممبئی میں اپنے رب کے
ہلاوے پر لبیک کہتا ہوا حضر ہوگیا، ۴۵ ررمضان ۱۳۴۱ ہے۔ ۱۹ ارمئی ۲۰۲۰ء بروز منگل صبح
اسب بے کر یب بندہ جیسے بی سوکرا نھا اور ٹیم بدداری کی کی کیفیت میں موبائل آن کی تو
سب سے پہلے ای خم ناک خبر کاس منا ہوا۔ تن بہ نقر بڑا انالقہ 'پڑھا اور پھر یول لگا جیسے حضرت
وال کی روبہ سعید آسان کی بعند یوب ہے ہم ایستی کے کینوں کو تخاطب کر کے کہدرتی ہے
وال کی روبہ سعید آسان کی بعند یوب سے ہم ایستی کے کینوں کو تخاطب کر کے کہدرتی ہے

آخری دیدار ہے محرومی اور جنازے کی عدم شرکت کی حسیات سمٹ کر آتکھول میں آگئیں اور پھر بھیگئی ہوئی بلکوں کے ساتھوز ہان بہی مصرع دیر تک دہراتی رہی۔ شدید فی فیصدوں مرموم اور ان کی سم کے جوالے مدیدگر دنا سے خوال کی جذہ میں شوا

خدائی فیصلول پردم مارنے کی کس کومجال ہے، مگر دنیائے خیال کی حشر ساہ نیول پر بھی تو انسان کا قابونہیں ہے، بھی لگتا کہ دیوبند میں حضرت الاستاذ کے واسطہ در واسطہ ش گردوں اور نیاز مندوں کا جم غفیر ہے جو بہصد شوق خود کو قربان کیے دینے کے جذیبے سے سرشار ہے اور بھی بیں لگتا کہ کاش لاک ڈاؤن کی صورت حال نہ ہوتی تو ممبئی جیسی فرصت تا آشنا زمین بھی کسی بکتائے روز گار کے بیے مثال اور تاریخی سفر آخرینے کی گواہ بن کر نہال ہوجہ تی بلیکن حقیقت کی دنیا میں ایسا کچھ بھی تونہیں تھ۔

ع موت ابتلادے كم تركس طرح ماتم كروں

سمی تا اُر اتی اور صرف نیم سوانی قتم کے ضمون بیل تو سمی بھی شخص کی زندگی کا اصط دشوار ہوتا ہے تو پھر ایک شخصیت جو چر پور معنی بیل جا معیت کا پیکر ہو، صرف اپنے علقے بیل نہیں بلکہ فکر وفن اور علم و دائش سے رسم وراہ رکھنے والے ایک سے زائد حلقوں بیل جس کی شناخت ''وہ اپنی ڈات بیل ایک انجمن ہیں'' کی صورت بیل مسلم ہوا در ہشت پہلو کی تعبیر جس پراپنی تمام تر صداقتوں کے ساتھ جبوہ فکن ہو، ایسے مجموعہ بی سن دکمالات کے پہلوؤں کو کیوں کرفمایال کیا جاسکا ہے۔

تکویزیات کے مظاہر ہی خور کیا جائے تو یکھ ٹی صد ضرور یہ جسون کیا جاسکتا ہے کہ
زندگی برسوں سرچنی ہے جب کہیں کوئی تاریخ ساز دانا نے راز عالم تاسوت ہیں آشکار ہوتا ہے
جواپنے پچھلوں کے لیے اٹھے پچھسالوں تک تاریخ نگاری کا میدان فراہم کرج تاہے۔ بچھ کم
سواد طالب علم کا اصرار کی حد تک بیندیال ہے کہ معفرت الاستاذ کا بھی ایسی ہی چیندہ اور ملخب
روز گار شخصیات ہیں شار ہے، جن کے شوق رہ توردی نے دشت علم کے خورزاروں میں گزار
سوائے ہیں اور جن کی خواصی نے قناعت بیندی ہے گریزال رہتے ہوئے، بح تکر وفن سے
سوائے ہیں اور جن کی خواصی نے قناعت بیندی ہے گریزال رہتے ہوئے، بح تکر وفن سے
سوائے ہیں اور جن کی خواصی نے قناعت بیندی ہے گریزال رہتے ہوئے، بح تکر وفن سے
سوائے ہیں اور جن کی خواصی نے قناعت بیندی ہے گارکا اگرایک ایک لفظ ہیں اجمالی تذکرہ
سوائے کا رکا اگرایک ایک لفظ ہیں اجمالی تذکرہ
بھی کیا جائے تو اندیشر بہتا ہے کہ ایک عام قار کی اس کو کہیں مب خدا میز بیان تہ بچھ بیٹھے۔
خیر انتہید برطرف اس تحریر میں راقم الحروف نے صرف چند عنوانات کے تحت
حضرت افاستاذ ہے متعلق اپنا تاثر رکھنے کی کوشش کی ہے۔

علوم اسلامي كاشتور

مدری زندگی گزارنے وال یا مدری زندگی ہے واقف کا رشخص جانتا ہے کہ اب تقریباً عرصہ سوسال ہونے کو ہے کہ ملت اسلامیہ کی بحیثیت مجموعی عالمی تیاوت کے منصب

سے محروی کے بعد' 'مدرسہ'' ایک محد و دعی کائن کراینے وائر سے بیل مصروف خدمت ہے اور حادات کی نزاکتوں نے مدرے کو امت محد یہ کے صرف اصل مرمائے میراہے تبوت لینی كماب وسنت كى طرف يورى طرح متوجدكيد جواب، كماب وسنت كى تعليم وتنهيم ، تخريج و وضاحت اورخین تطیق ہی اہل مدرسہ کے لیے شب وروز کا مشخد بلکر عرفی حیثیت میں فرض منصبی ہے۔اس کے علاوہ انہی دو بنیادی ماخذ و بن وشریعت تک رسائی کی ضرورت کی وجیہ سے یا بھی دونوں سے مستفادتا کے کے طور پر، جومز پدعلوم وفنون مدارس کی درس گا ہول میں زیر بحث رہتے ہیں، وہی علوم وفنون ،امت کے عوام وخواص کے درمیان 'اسلامی علوم' کے نام سے جانے پہیونے جاتے ہیں،حضرت الاستاذ کی ان علوم وفنون ہیں مہارت کے ساتھ ہ شناوری عالم آشکار ہے اور حضرت والا کواپنی دور بنی اور خور دبنی کی منقر وصفات کی وجہ ہے ان عوم اسمامی کے حریم قدس میں دروان خاند کے حرم راز کا درجہ حاصل ہے ، حرف مثنائی اور كتاب شناسي في حضرت والا كے ساتھ برسول يہيے جوعبدو فاكيا تھ وہ اخير عمر تك اس طرح استوارر ہاکدوانوں ایک دوسرے کے جوکررہ گئے ، دیاغ کی ایک ضرورت کے طور پر بیسفر شروع ہوااور ہالآ خرول کے بیے وجہ قرار کے مرتبح تک پہنچا، ابتدائے عشق میں توایک قطرہ بھی چہرے کوگل نار کر دیتا ہے اور انتہائے عشق میں سمندر بیے پر بھی بنجیدگی اور وقار ویدنی ر بتا ہے۔ عوم اسلامی کے ساتھ شب وروز کی برسوں طویل اس رفاقت نے ایوں کہے کہ حفرت والا کوکسی اور کانبیس رینے دیا تھا، غیرضروری مجلسوں کا تو تصور بھی نہ سیجیے،ضروری مجلسوں میں بھی برائے نام حاضری، ویٹی نسبت رکھنے والے ضروری اسفار بھی تناسب اور عرف کے اعتبارے دیکھیے تو ندہونے کے درجے میں ، مال خرچ کرنے میں کشادہ دست ہے سخی ، وقت ثرج کرنے بیں تاعمر دست کش اور بخیل ہی رہا ہیکن اپنے کہیں روؤل کے سیے علم وا دب اورفکر وفن کے ایسے آب دارمو تیوں کا سر مایہ چیوڑ گیا ہے کے نسلیس بھی اس سر مائے کے طفیل سر ما بیددار کہلا تی رہیں گی۔

ا پناخیال ہے کہ مطاعد ، مذریس ورتالیف وتصنیف بدینیوں چیزیں اپنی سسیدوار

حیثیت میں وہ بنیادی ہیں جن ہے کسی بھی شائق علم وفن کی اس علم وفن ہے و تفیت، اس
میں گہری بصیرت اور پھر اس فن ہے متعلق استنادی مرصے میں اس شخصیت کے درہے کا
تعین کیا جا سکتا ہے (بے بڑھے تدریس اور بے سبجے نالیف اس ہے مشتی ہے) حضرت مفتی
صاحب کی شخصیت علمی کی تغییر میں بیہ تینول معیار، بنیادی خضر کے طور پرساری زندگی حضرت
کے ساتھ درہے ، مطاعہ ورتد رئیں ہے متعلق حضرت کے نقط نظر کو بچھٹے کے لیے شاید صرف
بیدا یک ہیسےت کا فی ہو جو تعلیم سال کے آخریش آپ اپنے ش گردوں کو کی کرتے تھے کہ (ا)
جب کوئی کتاب پڑھاؤ تو صرف اس کتاب کی شرح و کیے کرمت پڑھانا بلکداس کتاب کے فن
کوبطور فون پڑھاور بھی کر پڑھ تا اور (۲) ابھی ہے مت بھینا کہ جبیں علم آگی ہے بلکہ جب تم وس
سال پوری محت کا گا کر اس طرح تدریس کراو گے جس طرح میں نے بتایا ہے تو دی سال کے
مدال پوری محت کا گا کراس طرح تدریس کراو گے جس طرح میں نے بتایا ہے تو دی سال کے
بوچھیمیں حکم آ ناش ورع ہوگا۔

مطالعه اور تدریس مے متعلق اپنے نو وار دان ب طعلم شاگر دوں کوالی میش قیمت نصیحت کا تحفید دینے وال اپنے آپ میل ذوق مطالعہ کا کیسالڈت شناس اور شغل تدریس کا کیس رمز آشنا ہوگا ، راج تدریس کے مسافراس کا بخولی انداز ہ کرسکتے ہیں۔

اس سلطی تیسری اہم ترین چیز تالیف وتصنیف کا عمل ہے جواگر واقعی میں اوائیگی کے جذبے ہے ہوتو نچوڑ کے رکھ دیتا ہے۔ مطالعہ محض اور شیوہ اسلیم بیل مشہور شاگر دوں کو مذریس اپنی جگہ الیکن کی بھی موضوع ہے متعلق چار بھریں سیاہ کرنے کے تجربے کا اپنا لگ بی مزہ ہے اور دل کی طاقت اور جگرے مال کے بغیر بیلادرونا اتنا میں نہیں ہوتا۔ سیانوں کا کہنا ہے کہ تصنیف کرنے والاخود کو نفتہ ونظر کی ہے جم کسوٹی کے سامنے لاکھڑ اکرتا ہے ، بھی خیسین کی خوشیواس کے مشام چان کو معطر کرتی ہے اور بھی تنقید کے تیراس کے جموعہ خیال کو لئے لئے گئے کرڈ الے چیں۔ ہی دے معدول حضرت مفتی صاحب کے سے بیٹفت خوال سر کرنا کئے معمول کی خدمت کے درج بیں تھ اور آپ کی قلم رانی نے اس قلم رو جس بھی نمیا یا ل

میں آپ کے رسائل اور کتب ہمارے خیال کی تائید پر شاہد ہیں، یہاں آپ کی تالیفات کا احاط ہم رہے ہیں نظر نہیں ہے صرف اس آ کینے میں آپ کے علم جمین کو ویکن مقصود ہے جنا نچہ ہم ویکھتے ہیں کہ تفییر واصولی تغییر، حدیث واصولی حدیث، فقد واصول فقہ بخو وصرف منطق وفلہ فیرہ مدری علوم وفنون میں آپ کی قلمی سوعات اور علمی تحاکف موجود ہیں اور المحد لللہ ان کواس راہ کے رہ نور دول کے در میان قبول حاصل ہے، کا ریڈ رایس سے وابستہ علی واقف ہیں کہ شرحین کی عالب اکثریت، متون کے بیچیدہ مباحث سے تیزگ کی کے ساتھ واقف ہیں کہ شرحین کی عالب اکثریت، متون کے بیچیدہ مباحث سے تیزگ کی کے ساتھ کر رہنے کی عادی ہوئی ہے مگر قربان حضرت مفتی صاحب پر کہ گھیول کا سلجھانا اور موجوں کر تا می تا ہے جو شرکا ان ہو تا ہے جو شرکا ان میں ان ہو تا ہے جو شرکا بیا ہو تا ہے جو شرکا ان ہو تا ہے جو شرکا ان ہو تا ہے جو شرکا ہو تا ہے جو شرکا ہیں ہو تا ہے جو شرکا گا تا ہو تا ہے جو شرکا ہو تا ہے جو شرکا گا تا ہو تا ہے جو شرکا گا تا ہو تا ہو تا ہیں ہو تا ہے جو شرکا گا تا ہو ت

اس کے علاوہ ابطور خاص علوم نا نوتوی کی تسہیل و تنہیم اور علوم ولی اللّبی کی تبہین و توضیح نے حضرت کو حکمت اسمام اور اسرار شریعت کے موضوع پر ایسا شرح صدر عطا کروی تھا کہ آپ کی چھوٹی بڑی ہڑ کر یہ و تقریراس اس اور اسرار شریعت کے موضوع پر ایسا شرح صدر عطا کروی تھا ایک کا شیدا اپنے لیے تسلی کا بور اسام ان موجود پا تا بحق کہ بے تکلف مجلس میں آپ کے خوش نما آتی کہ جملوں پر بھی اس قلر کی چھاپ محسوس کی جاسمتی تھی ، تا نوتو کی اور ولی اللّبی عوم کا ذکر جنتی آسانی ہے ہم کر دہ جیں ، بر سے بیس میدہ مداتنا آس ان نہیں ہے ، بارا بن نکت دال کے بیسوں ہے جلی آر ہی اس صلائے عام پر حضرت مفتی صاحب نے بیک کہا اور اپنے بہت ہے اکا براہلی علم کی روحول کو شاو کیا۔ طاہر ہے کہ جذبہ شناور کی کو ساحل پر نہیں ، کن یہ موج بیس ہی آسودگی ملتی ہے۔ جہ رے دوست حفیظ اللہ حفیظ آتا کی بہتوی کے بقول موج بیس ہی آسودگی ملتی ہے۔ جہ رے دوست حفیظ اللہ حفیظ آتا کی بہتوی کے بقول موج بیس ہی آسودگی میں جب بحر فن بیس جانے خوطہ زن وہ ہوتے ہیں کہ کوی سنگ میں موتی بروجے ہیں

یا یوں کہیے کہ آپ کے ناحنِ مذہبر کو گرہ کشائی کے بغیر کہاں چین تھا اور آپ کی زبانِ حال بقول غالب یوں گویا رہتی تھی

ان آبلوں نے پاؤل کے گھبرا گیا تھا جل جی خوش ہوا ہے راہ کو پُر خار دیکھے کر بھیرت کی نظرر کھنے والا یہ مولف ومصنف بہت کم سفر کر کے بھی جہاں دیدہ تھا اور تغیر پذیر دنیا کی ہرآن بدتی ضرور تول ہے بھی تھس آگاہ تھا،ای لیے اس کے قلم کی سیپ

ہے جو موتی بھی نگلے میں وہ سطح سمندرے نہیں، تہدورتہہ گہرا کی ہے حاصل کیے گئے میں اور سیرب کچھ حضرت مفتی صاحب کی بے مثال محنت اور قابلی تقلیدا ستفامت کا تمرہ ہے بیر پھول مجھے کوئی وراشت میں طے میں

یہ چھول محصے لوی وراثت میں مطے ہیں تم نے مرا کانٹوں مجرا بستر نہیں دیکھا

مسند درس کا وفار و اعتبار

حفرت منتی صدب کا بنی دی کام تدریس اوراصل شاخت ایک مدرس بی کتی دار ای کام تدریس کام کی طالب علمی سے قرافت کے بعد تا حیات یہ کام استادی آپ کا دخلیفہ اور ڈیوٹی رہا۔
کامیاب تدریس کی جو خصوصیات ہو گئی ہیں وہ سب آپ کی ذات ہیں جم تھیں ، کامیاب تدریس کا مطلب ، توع بوع مضافین کاصرف انبار بگا دینائیس ہے ، بلکداپئی علمیت کے سمندر سے طلبہ کی آب جو کے بقدر آب حیات کی فراہمی اور عرشی مضافین کوفرش اسلوب ہیں مسندر سے طلبہ کی آب جو کے بقدر آب حیات کی فراہمی اور عرشی مضافین کوفرش اسلوب ہیں حکمیل کرکے اپنے صلفہ بخن کے اوٹی ترین فرد کے لیے بھی قابل قہم بنا دیناء اصل معیار تدریس ہے ۔ کسی قتم کے خوف تر دید کے بغیر بیدوی کی کیا جا مگنا ہے کہ آپ اپنے ہم چیشا فراد شریس ہے ۔ کسی قتم کے خوف تر دید کے بغیر بیدوی کی کیا جا مگنا ہے کہ آپ اپنے ہم چیشا فراد شریس سے متناز سے کہ کوف اور پر مین از داخران اور کسی حد تک عنا ہے آمیز رہ سے ہیں اس حیثیت سے متناز سے کہ کوف من میں سرگرم نیاز رہنے ہیں خوشی محسوں کرتے ، وقت سے پہلے میں اس حیثیت سے کہا ہے کہ کوف اور کی مدت میں سرگرم نیاز رہنے ہیں خوشی محسوں کرتے ، وقت سے پہلے اس حی خوب استاد کے لیے در س گاہ ہیں حاضر ہوتے اور کئلی ہا ندھے آپ کے لیے سرایا، تھا د

سال صبح شام وہ گھنٹے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہد کرنے کی سعادت میسر آئی اور اس بورے حرصے بیں آپ کی و بدہم طلب کے لیے ہر بارعید کی طرح مسرت بخش ہی ٹابت ہوتی ری، وجد ظاہر ہے کہ ہرطالب علم آپ کے سبل کے ورمیان محسوس کرتا کداس کی سیرانی کا س مان بور ہاہے، درسیل کے اختام پر بول بھی نظر آتا۔

ع رہنے دواہمی ساغر ومینا مرے آگے

د کھنا کیا گتی وسعت میرے پیانے میں ہے سب الث وے ساتی جتنی بھی مے خانے میں ہے

بقول کے بیر بات نہیں تھی کہ آپ کے درس میں بہت زیدہ بلندیاں یا تہد واربال أبيس بموتی تحيس، بلكه حقيقت بيه بكرآب استادان مهدرت كفن بيدواقف تضاور طىبكو، حول ہے يوري طرح منقطع كر كے صرف اپني طرف متوجدكر بينا كا ہنرآ ہے كو بخولي آتا تھا،سمت تبدكی تعیین كا فلسفه يمي تو ہے كہيں فل ہركى ہے ستى باطن كى توجہ ميں خلل انداز ند ہوجائے ،حصرت الاستاذے سبق میں بھی خاہر کا پورامنظر تامہ سبق شروع ہونے سے پہلے ہی بیوری طرح پُرسکون ہوج تا اور پیرنها بیت باوقار انداز میں آ پعم وفن کے موتی نٹاتے۔ اکثر طلبہ آ ہے جواہر پاروں کو قید تحریر میں انتے اور اس بحرآ فریں فضا کے ایسے اسیر بوجائے كەاپىغ گرووپىش تو كياءاس يك گھنٹے كے ليے خود كوجھى فراموش كر ديتے ہضرورى حدتك ظاہر کے رکھ رکھا وَاور اور زمی درجے میں مطالعے کی وسعت نے آپ کے درس کو وقار واعتبار کی دوات بخشی تھی ، نفسیات کی پرکھ اور مشاہدے کی قوت کے ساتھ تمثیلات و نظائر کے ذ ریعےنفس مضمون کی وضاحت اور زیر بحث مسئلے کو مرتب انداز میں پٹیش کرنے کی سلیقہ شعەرى مزيد برآ ل سونے برسہا گاتھى۔

یادش بخیزا سونے برمبا گا' کی تعبیرے یادآ یا کدا گرجھی دوران تقریرا س تشم کے محاورے آجاتے تو آپ اصل مضمون کو با قاعدہ روک دینے اور محاورے کے لفظی مغہوم اور پی منظر کی روشن میں اس کی محاور اتی مراد کو، پھی طرح واضح کرتے ، اس عملہ معتر ضہ ہے طلبہ کا دہر ہونا کدہ ہوتا کد دماغ کوتھوڑی راحت بھی ٹل جاتی اوران او فی چھاروں میں زیان کی جاریکی اس بھے کاموقع بھی فراہم ہوج تا ہیں پچھودہ عوائل ہیں جن کے سیب آپ مسندورس کی آبروین کرکام یا لی کے ساتھ متناز اور نماییں رہے اور آپ کی فیض رسانیاں ہرسطے کے ذہنوں کو آسودہ کرتی رہانیاں ہرسطے کے ذہنوں کو آسودہ کرتی رہانیاں ہرسطے کے ذہنوں

مجتهدانه بصيرت ركهنے والا محدث و نقيه

مختلف علوم وفنون میں حصرت مفتی صاحب کی دست گائی کے باوجود، اگر "ب کی خدمات کاتف علوم وفنون میں حصرت مفتی صاحب کی درست گائی کے بیمال ویگر علوم وفنون کو جزوقتی اور حدیث وفقہ کوکل وقتی ورجہ حاصل تھ، حدیث وفقہ کے ساتھ آپ کی ہمہ وقتی مصاحب، پابندگی حدود ہے آزاد ہوگئتی اور اس باب میں آپ خلوت میں بھی "انجے ساختہ اندا کی کیفیت میں ہوتے تھے۔ فن کے مزان سے واقفیت اور فن کا ہمہ جہتی وسیج مطالعہ فن کے حدود کو اپنے قاری کے سامنے کف وست کی طرح قریب کرکے ظاہر کر دیتا ہوئے کا اور استخان کی کو ان کے سامنے کف وست کی طرح قریب کرکے ظاہر کر دیتا ہوئے کا روانا نے وائن کے مدود کو اپنے دی اور استخان کی صلاحیت سے بہرہ مند شخص اپنی اجتہ دی حس کو بر بر بر مند شخص اپنی اجتہ دی حس کو کر اور کے کا روانا ہوئے کا روانا ہوئے کا روانا ہوئے کے کہا کر اس فن کی خوش رکھی اور میں اضافہ کرتا گاہر ہے کہ جب فکر ونظر کو یہ معراج نصیب ہوتی ہوئے گلا کر اس فن کی خوش رکھی ہوئے ماس کو سمت سنر تو گاہر ہے کہ جب فکر ونظر کو یہ معراج نصیب ہوتی ہوئے گلا کر اس فن کی خوش میں ہوجاتا، بلکہ اس کی رفائر کی افغراد یہ کہا تھی اور اس کے دوش نات بھی کی افغراد ہوئی کا دوران کے دوش نات بھی ناتہ بھی خور تی جاتھ ہی دوران کے دوش نات بھی ناتہ بھی خور تی جاتھ ہی دوران کے دوشن نات بھی ناتہ بھی میٹ کی دیشیت اختیار کر لیتے ہیں۔ نار کی کا حصہ بن کر بعد وال سے لیے سنگ میٹل کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔

مسئلہ کسی کی منفر درائے کے تھی یا فیط ہونے یا بھراس رائے سے اٹھا تی کرنے یات کرنے کانبیں ہے، علم کی و نیا کا اپنا ایک نران رنگ ہے، یہاں ہر پس روکو پیش رو ہے ، ہر چھوٹے کو بڑے سے اور ہر شاگر دکواستاد ہے افتہا ف کاحل ہے اور بارگا ہم میں کسی شخصیت کوئیں ، صرف استدرال کی قوت کو ترف آخر کا درجہ حاصل ہوتا ہے ، ہاں مسئلہ کوئی منفر درائے افتی رکرنے کی اہلیت کا ضرور ہے۔ ہمارے حضرت مفتی صاحب کو معمول کے مطابعے کے علاوہ لبطور خاص اسلامی تاریخ کے ذبین ترین صففین کو پڑھنے اور فلا الله می تجھنے کی وجہ ہے حت و دانش کے بیش کرنے کا جو موقعہ ملا اور مقصد شریعت ہے آگا تی کا جو درجہ میسر آیا اس بلندی کو بی کی گرفظریات میں بھی آوروکی زحت نہیں رہ جاتی بلکہ کسی نہ کسی ورجے میں آ مد ہونے کا جو نہیں ہے۔

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ 'فشتے نمونہ' ایک دوالیک چیز کا ذکر کر دیا جائے جس سے حضرت مفتی صاحب کی مجتمدانہ بصیرت کے سجھنے میں مددل سکتی ہے یا جس کوآپ کی اس بلندقامتی کی علامت قرار دیا جاسکتا ہے۔

(۱) اثر پذیری، اثر پذیری اسانی فطرت کا حصہ ہے اور اپ عبد کی مؤثر ترین شخصی سے بھی اپنے بننے کے دور ش اثر پذیری سے بہر حال گر رتی ہیں اور اس اثر پذیری کا شخصی سے بھی اپنے بننے کے دور ش اثر پذیری سے بہر حال گر رتی ہیں بھی بڑا دھل ہوتا ہے۔ حضرت شخص صاحب کے ذبان وول پر بیتا تر ، عام علائے امت کے بجائے جہتدین ہی کا زیادہ رہا ہے۔ ایک موقع پر اپنے لیے مؤثر شخصیات کے بارے ہیں سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ بھی جو تا السمام مولا نا محمد قاسم نا نوتوی اور اس سے او پر متدالبند شہوہ ولی الله محدث دباوی شخصیت کا جہت زیدہ متاثر ہوں ، اس کے او پر لمجاتار یخی فاصلے کے بعدا مام اعظم ابو حذیف گر شخصیت کا جب ذیرہ و متاثر ہوں ، اس کے او پر لمجاتار یخی فاصلے کے بعدا مام اعظم ابو حذیف گر شخصیت کا جب کی مرتبہ آپ تھی ت کرتے ہوئے افار ہیں ہے کہ کا حوالہ دے کر کہتے کہ این العربی سے کسی کا حوالہ دے کر کہتے کہ این العربی کو پیشریت کر کہتے کہ این العربی سے کسی کا حوالہ دے اصاف قد ہوتا ہے، پھرا پے بارے میں بتاتے کہ میں نے سوچا این العربی کو پیشریت بیں میں بتاتے کہ میں نے سوچا این العربی گوشک فی شخصیت بیں میں جو دصاحب تھوف کے آدی ہیں جس سے جھے زیادہ مناسبت نہیں ، اس لیے ہیں نے اپنے میں جو کہ اس سے بیل نے اپنے میں جانے کہ میں نے سوچا دین العربی کا تھوف کے آدی ہیں جس سے جھے زیادہ مناسبت نہیں ، اس لیے ہیں نے اپنے کہ میں جانے کہ میں ہیں جس ہے کہ کے زیادہ مناسبت نہیں ، اس لیے ہیں نے اپنے کہ حیں جس جانے کہ میں ہے کہ درصاحب نہیں ، اس لیے ہیں نے اپنے کہ کے اپر میں جس کا توالہ کیا۔

مؤرَّرَ بِن كَتَابِ كَ بِارِكِ مِيْلِ موال كَ جَوَابِ مِيْلَ آبِ فَقَطْع كَهِدَرَ بِت ای خُتم كردی جس كے بعد گنجائش ای نہیں رہتی كداس اعتبارے تو میرے ہے الی كتاب صرف قرآن ای ہے اور شروع میں تو میں بہت ی تفاسیر و يکھنا تھ مگراب تو میں اپنے مطالعة قرآن كے دوران بہكنے ہے بہتے كے ليے 'بين اعراب' یا '' فوا كدعنا نیا' و كيے بينا ہوں درناصل میں تو میں این تفییر میں وہی لکھتا ہوں جو جھے مجھ میں آتا ہے۔

بیده فوظات حضرت مفتی صاحب کی شخصیت اور ککر ونظر میں تپ کی معراج کو بوی حد تک واضح کررہے ہیں۔

ا بنی رائے برشرح صدر اجتہادی نظر کائی نتیجہ وتا ہے کہ بہت سے مسأعل میں اپنی منفر درائے قائم ہوجاتی ہے اور پیاجتہادی حس جنتنی مضبوط ہوتی ہے، اتنابی شرح صدر اور پھر التنقامت كاسبب ہوتی ہے۔حضرت مفتی صاحب كى كتابوں ، درى تقريروں اور مجلسي تبعرول كااس حوالے سے استفر اوكيا جائے تو بہت سے تفروات جمع ہوسكتے ہيں، جن بيس سے كدشته قر بی رمانے کے دومسئلے بوے مشہور ہوئے اور سوشل میڈیا لی دور کی وجہ ہے بہت زیادہ ردو قدح کا موضوع ہے۔ ایک جیت حدیث وسنت کی بحث میں سیج تعبیر کے تعین اور دوسرے تشزیق اجلاس کے جواز و عدم جواز کا مسئلہ اسی طرح فقہی سمینا روں ادر عمی پذا کروں میں حضرت مفتی صاحب کی اپنی رائے پر استقامت اور شرح صدر کا بھی بار ہ تجربہ کیا جد کا ہے مزیداس سید میں یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قائل ہے کہ گزشتہ کافی کمیے عمصے سے حضرت مفتی صاحب کو' نقیدانفس'' کے لقب سے یاد کیا جار ہاہے، فقاہت نفس، فہم شریعت میں جس كيفيت كانام ب، ووايك بلند ب كرجمته والم بصيرت كريفيراس لقب اوراس تعيير كركوني معنى بی تیں رہ جاتے ،خلاصہ یمی ہے کہ سی علم وفن ہے زندگی بھر کے رشینے کے باوجو دہمی اگر کوئی اپنا رنگ تھر کے خاہر نہ ہو، تو ایب شخص اس فن کا ماہر اور مستندفن کا رنو کہلا سکتا ہے تکر غیر معمولی ویدہ وریا عبقری شان وا انہیں،صرف تکندشنای ، تکته آخرین کا مقابلہ نہیں کرسکتی اور جاننے والے جانتے إلى كه غيرمعمولي بون كالبيض صد حضرت الاستاذكي شناخت كاحصد بن جِكا قف

پھرتازہ کر لیجیے کہ مقصد صرف بینمایاں کرنا ہے کہ حضرت مفتی صاحب کوان کی تحكيماند نظرنے بيرمقام بيندعطاكيا جواتفا، جباب تك مفرد آراء كے صواب اور خطاكي بات ہے تو بیاہے آپ میں موضوع بحث ہے اور دیگر الل علم کو بھی اپنا نقطہ نظر رکھ کر فیصلہ کرنے کا انہیں کی طرح پوراحق حاصل ہے۔(اختلافی سراء کا تجزید یہ سموضوع بخن نہیں ہے) (٣٠) شرح حديث بين معتدل اسبوب عامي مقلد اور عالم مقلد يا تقليد محض اورعلي وجه البصيرت تقليد ك فرق كو بجهن ك ليه دورآخر من حضرت الاست ذكي هخصيت معيار كا درجه ر کھتی ہے اور اس کی وجہ مجمی وای مجمیداند بھیرت ہے جس کا ہم تفصیلی و کر کررہے ہیں ، بی نظر اکشاب داستناج ہے آمیز ہوکر، جہاں ایک طرف بہت می جگداینی منفرد آراء کی طرف لے ب تی ہے وہیں دوسری طرف دیگر اہل علم کی آراء کو قدر کی نگاہ ہے دیکھنے کا حوصلہ بھی بخشتی ہے منطقی می بات ہے کہ جونو دصاحب ایرائے ندہو، وہ دوسرے کی رائے ہنے کامتحمل بھی بہت تم ہوتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب عام طور پر اپنی رائے رکھ کر فارغ ہوجاتے اور جواب الجواب كاسسد دراز تركرنے ميں مجى دلچيى نبيس ركھتے تھے۔ دور حاضر ميں اعتدال كى ب بہت ہی ٹایاب صفت ، جو فکر کے بوے ریاض کے بعد حاصل ہوتی ہے، وقت گزرنے کے ساتھ مفتی صاحب کی شخصیت میں نمایاں تر ہوتی چکی گئی اور دوران درس شرح حدیث کرتے موے بھی آپ کا بدائنی زمحسول موتاء بہاں تک کہ عض معرکة الآراء فتم ے مختلف فیدفقہی مباحث مين بقى آب كالمنبراؤ سنجيد كى الب وبهجدا ورمخالف نقطة نظر كااحترام سب بجهمثال لظراً تا، هاہر ہے كافدرت ہر چيزكى انداره دال باور جب جس چيزكى ضرورت بولى ہے من جانب النداس کے اسب بفراہم ہوجاتے ہیں ، اب علم وفکر کے باب بیس روز بروز ہم جس منتج كي طرف بزميعتے جارہے بيں ،اس بيس فقهي خدامي اربعد كے درميان ترجيج و تقامل کے بجائے تطبیق کا اسلوب نمایال ، متعارف اور مقبول جور ماہے اور مع شرت ومعاملات کی بہت ہی حاجات وضرور بات نے ندہب غیر پر جواز عمل کی رفزآر بھی نسبٹنا تیز کر دی ہے،جس ے جارول شاہب کا درمیانی فاصلہ برتدرج کم ہوتا محسول کیا جارہا ہے۔حضرت مفتی

صاحب کی شرح ترفدی " تحقة الا المحی" کی ایک نمایاں خصوصیت یہی ہے ، جومرت نے سب سے پہلے نمبر پر درج کی ہے کہ جب چاروں فدا بہ برحق بیں تو پھر تقائل وتر جے کی کیا ضرورت ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنے افا دات بیں محدثانہ طرز پرصرف اختلاف کی وجدا ار بنیاد کو تکھار نے پراپی زیادہ تر توجہ مرکوز رکھی ہے ، جس سے مقابلہ آرائی کے سے وحول میں فری آئی ہے اور یا ختلاف نظر آتا ہے۔

خدا شاہد کہ میرا مطلب بینیں ہے کہ حضرت مفتی صاحب کسی دیک متعین اہم کی تقلید ہے گریزاں تھے، بلکہ حیرت ہوتی ہے کہ اس علیت کے ساتھ بھی قبم شریعت کے حفی منہاج پرآپ کوشرے صدرتھ ، ورآپ نہایت تئی کے ساتھ ای شعصی تقلید کے بابند شے اور کسی منہاج پرآپ کوشرے صدرتھ ، ورآپ نہایت تئی کے ساتھ ای شعصی تقلید کے مقید پہلوؤں کو منم کے خوف ملامت کے بخیرعقل ووائش کے کسی بھی جلتے ہیں ، اسی تقلید کے مقید پہلوؤں کو ، جاگر کرنے کا جوکام آپ نے اشجام دیا ہے ، اس ہیں بھی شاہید تک کوئی آپ کا حریف ہو، اسی طرح حضرت الاستاذ کے اس اختیاز کی وضاحت کا مقصد – خدانخو است – دیگر ارباب تدریس اساطین علم کی اہمیت کو کسی طور کم کرنا بھی نہیں ہے۔ ہیں واقف ہوں کہ مساطین علم کی اہمیت کو کسی طور کم کرنا بھی نہیں ہے۔ ہیں واقف ہوں کہ مرجیکہ بالل میاں ہیں ، ہے ذبال کوئی نہیں

ع ہر گلے رارنگ دیوے دیگر است لیکن قار میں جھے بھی است ذبحتر م کے لیے یہ کہنے کی، جازت ویں کہ ہم جس پہ مر رہے ہیں وہ ہے بات ہی پچھے اور عالم میں تھھ سے ما کھ سبیء تو گر کہاں

اور مجھے بخولی احساس ہے کہ

اپنے عہد کے حوالے کے لیے عنوان

مشہور ہونے مابرتری دکھانے کا جذبہ اپنی ذات کے لیے اگر کسی کے ول میں ہو تو یہ یقیناً ایک منفی جذبہ ہے الیکن اگر مقدر کی یا دری اور عطیۂ اللی کی برکات ہے کسی کے جصے میں نیک نامی اور کسی خاص طبقے یا خاص عہد کی نمائندگی کا شرف آجائے تو یہ سعادت کی بات ہے۔ حضرت مفتی صاحب کو بیشنا خت تو بہت بعد شل کی کہ آپ کو صدارت تدریس اور شخ الحدیث کا منصب سپر د ہوا، اس منصب کا آپ کی ذات ہے، نتساب بھی ظاہر ہے کہ ایسا امتزاج تھ جو جنب تگاہ کا منظر پیش کرتا، اس خلعت فی خرہ نے اگر آپ کی مور دل قامتی کو نمایاں کی تو آپ کی موز ول قامتی نے بھی اس خلعت کے حسن کور ڈی دو ہالا کیا ہے، لیکن جہاں تک اپنے عہد کی نمائندگی کا سوال ہے تو دارالعلوم بیں اپنی ضدمات کے آغاز تی ہے، اس سمت بیں آپ کی تیز روک اور پیش قدی فل برتھی۔ اس کی وجہ بھی حضرت مفتی صاحب کے ای قسم کے امتیاز ات بیں جن کا ذکر کر کے ہم نے بھی حضرت الاستاذ کی خدمت بیں اپنی عقیدتوں کا خزاج پیش کیا ہے اور اپنے فاطر ہے تا ہی کسی صد تک تسلی کی ہے۔ بچھے گلتا ہے کہ دارالعوم دیو بند کی تا ریخ کا عہد ہے جہد تجو ہے کرنے والا اگا، مؤرخ جب حضرت مفتی صاحب کے دورتک پنچے گا تو اس کے تجو ہے کرنے والا اگا، مؤرخ جب حضرت مفتی صاحب کے دورتک پنچے گا تو اس کے تجو بے بیں اس دورکا سرنام اورعنوان آپ بن کانام ہوگا اوراس طرح '' انورش کی دور'' کی طرح '' سعید کی دور'' بھی جلی جروف بیس نم یاں نظر آپ کانام ہوگا

سفر آخرت اور الٰهي حكمتون كاظهور

کا نتات میں جھوٹا یا ہوا جو پکھی ہوتا ہے، وہ سب طے شدہ خدائی منصوبہ بندی
کا ظہار ہے، یہ الگ بات کے ظلوم وجھول انسان کے سے بہت ی چیزی محض اتفاقات نظر
آتی ہیں، ہال کی مرتبہ کلتہ بعدا بوتوع کے طور پر بحض حکمتیں ذہن ودل کے پردے پر تکس ریز
ہو چاتی ہیں، حضرت مفتی صاحب کے سانحہ وفات ہیں بھی دوچیزیں بودی واضح محسوں ہو کیل
ایک آپ کے کا موں ہیں بحکیل اور دومرے قول وعل ہیں مواققت کی شان۔

ا پی علمی زندگی میں جس خدمت کی انجام دی کا آپ نے ارادہ کی اللہ تعالیٰ نے وقت میں اللہ تعالیٰ ہے وقت میں ایک برکت رکھی کہ وہ کام پایئے جمیل کو پانچا، گزشتہ سا وں میں کئی مرتبہ آپ کی علالت خطر ہے کی حد تک پینچی گر پھراللہ تعالیٰ نے کرم کیا اور صحت بخشی، یہاں تک کہ آپ کی مثر آب بخدل کی خوابش بھی اللہ تعالیٰ نے پوری مثر آب بخدل کی خوابش بھی اللہ تعالیٰ نے پوری کرا دی۔ آپ کے ساتھ خدائی عنایت کا یہ معامد اس سانحہ وفات میں بھی اس طرح ظہور

یڈریہوا کہ الحمد مند تعلیمی سال کا بخیرافتنام ہوا اور شرکائے دور اُ حدیث طلبۂ دارالعلوم بخاری شریف کی آخری حدیث تک آپ کی برکتول ہے ستنفید ہوئے۔ تدریس جس طرح آپ کے لیے غذا کا سامان تھی اس کی لاج اس طرح رکھی گئی کہ اگا تعلیمی سال جس کا آغاز وقعید مقررہ پر نہ ہو پانا مقدر تھا، اس کے دن کی مشخت بھی اللہ تعالی نے آپ کے جھے میں نہیں رکھی اور آپ کا وصال ہوگیا۔ رحمہ اللہ تعالی ۔

ای طرح قول و من کی موافقت اورائی رائے پھل کے رفتے ہے افتیاری طور پر جس طرح آپ نے زندگی جرنبہ کیا تھا، انتد تھا لی نے آپ کے سانحہ و فات جس مجھی غیرا فتیاری طور پر اس پھل درآ مدکا سامان کردیا۔ مثلاً فو لو گرافی ہے متعلق آپ کی رائے آ فرتک بہت خت رہی تو ہی سرف قال نہیں ، صل بھی تھا۔ آپ نے نظر ہے کی شدت کے ستھی اورا مکان بھر، پی رائے شدت کے ستھی اورا مکان بھر، پی رائے کی پاس داری کی۔ چنا نچے تعربی اجلاس ہے متعلق جو آپ کی رائے تھی اس کی گرمی اورا مکان بھر، پی رائے بھی تازہ تھی کہ اک و اکان کے ماحول آپ کی تشریف بری ہوگئی اور آپ کی رائے بری موالی اور آپ کی رائے بری ہوگئی اور آپ کی رائے بری موالی اور آپ کی رائے بری ہوگئی اور آپ کی رائے تعزیت ہو تا اور اس کے لیے ایک جگہ ہے دوسری جگدل ذی اسفار کی نو بت بھی آئی۔

د یوبند کے مشہور'' قبرت ن قائی' نامی قبرستان میں تدفین ندہونے میں بھی راقم کو بہی بات محسول ہوتی ہے، آپ کے شاگر دان واقف ہیں کہ آپ قبرول کے اہمتام اور کتیوں میں مسابقت اور مباخد آرائی کی کیفیت سے نالاں دہشے اور اس سے اپنی نالیسند یدگی اور کراہت کا برمد اظہار کرتے ، بنکہ بعض مرتبہ بہت تحت تم کی تعبیرات میں تبعرہ اور کئیر فریائے ۔ قدرت نے آپ کی اس دائے کی بھی آبرور کھی اور دیو بند سے بہت دور ممبئی کے گور غربیاں بیل آپ سپر دف کے ہوئے ۔ اب دیکھتے ہیں کہ تاریخ میں وم ہو ، تو آپ کے نام کودھندلا کر کے دکھائے۔

لذيذ بود حكايت دراز تر گفتم

صرف تا بڑاتی تحریکا ظاہر ہے کہ مختفر ہونا ہی بہتر ہونا ہے گر قار کمین سے معذرت کہ بید حقایت راقم کے لیے چونکہ لذیذ تھی ، اس لیے تھوڑی وراز ہوگئی اور بیر بھی احب س تھ کہ کم از کم بہی چند لمجے جو حضرت اداستاؤ کے ذکر اور بادے منسوب ہورہ رہ بیل زندگی بجرکی نارسائیوں کے لیے پھونہ پھھ تانی ہوجا کمیں ،اس قسم کی تحریروں بھی تذکرہ نگار اپنی پچھ خاص بادیں اور ملاقا تیں بھی نذر قار کمین کرتا ہے ،گمر بھھ ادنی ترین شاگرد کے پاس این پہنی تاریخ کے خاور ہوئی ہیں ہوا ہے ہی ہی ہوت کر بوت شاگرد کے پاس این خالوہ پھھ اور نہیں ہے ، قابل دشک ہیں وہ احب جن کی ہے پرتی کو چھم ساقی کا خصوصی فیضان نمیس ہوا۔ میرے جھے تو صرف ہے خانے کے بچوم عام کا حصہ ہوتے اورا ہے پیائے کے جنوم عام کا جمعہ ہوتے اورا ہے پیائے کے جنوق کی یافت تو بھی ہوتے اورا ہے پیائے کے جنوق کی یافت تو بھی ہوتے اورا ہے پیائے کے بعد میسر آتی ہے ، کاش ہیں بھی یہ ہمت کر با تا تو اس خصر راہ کی برخے پھول ہے دیمہ ہوئے اورا ہے کہا تو اس خطر راہ کی در بیما کیوں ہے دیمہ وی کے اور دروش کر ایتا ، کیکن اب تو صرف اس 'ک کاش' کے علاوہ پھھ اور تین کر ایتا ، کیکن اب تو صرف اس' کاش' کے علاوہ پھھ اور تین کر ایتا ، کیکن اب تو صرف اس' کاش' کے علاوہ پھھ

يك حرف كاش كيست كه صدجانوشترا يم

اللہ تعالی حضرت مفتی صاحب کی خط وی سے درگز رکرے، حسنات کو قبول کرے پی اللہ تعالی حضرت مفتی صاحب کی خط وی سے درگز رکرے، حسنات کو قبول کرے پی میں اور اجرعظیم کی دولت بخشے، ورہم سب صفحہ تلافہ و مستنفیدین کی طرف سے ہی رے استاذ اور امت کے اس عظیم محسن کو اپنے شایان شان بہترین بدلہ عظافرائے۔(آبین)

رفتید و کے نہ از دل ما



تكبه بلندحن دلنواز

(بروفات استاذمحتر م مفتى سعيداحمه يالنيوريّ)

ڈاکٹر فاروق اعظم قاسی منتکی بورہ جمال پور، کھنگویا۔ بہار

کرونائی نظر بندی کے اذبیت ناک دور ہے ہم گزررہے ہیں۔ نظام کا بنات

یول کھم ساگیا ہے کہ انسان کہیں "سکتا ہے نہ جا سکتا، نہ کی کو کسی کی خوشی ہیں شرکت کی گنجائش

ہے اور نہ کسی عزیز کے جناز ہے پر عقیدت کے دوآ نسو نچی ورکرنے کا موقع ، ذہن و د ماغ بری

طرح منتشر و مضطرب ہے ، کہتے ہیں کہ مصیبت کے وقت خدا کو یو دکیا جا تا ہے بیکن یہاں تو

میرے اللہ بھی روشے ہوئے ہیں۔ مسجدوں پر پہرا ہے ، نہ جمعہ و جماعت نصیب ہے ، نہ

روز ہر مضان کا سطف ہے اور نہ بی منبرو محراب کا و بیدار سب بے رونق ، سب پھیگا پھیگا۔ بہی

روز ہر مضان کا سطف ہے اور پہاڑ ٹوٹ پڑا اور ایک انتہائی محبوب اور شفق و تخلص استاذ کا

سابیہ ہمارے سرون سے اٹھ گیا۔ ایک بار پھر ہمیں دپنی یتیمی کا احساس شدت سے ہو رہا

ہے۔ استاذ محرّم مفتی سعید احمد پالنچ ری عبید الرحمد کی ایک اواء ان کی رفق روگفتار ، ان کی

نشست و برخاست ، ان کی یو دیں اور ان کی بو تیں سب ایک ایک کر کے ذ ان کی اسکرین پر
قص کر رہی ہیں۔ یقین نہیں ہور ہا ہے کہ مفتی صاحب اب اس دارہ فی نے ۔ ملم جاودائی کی

طرف کو ج کر گئے ، وراب دو بارہ لوٹ کر ممبئی ہے دیا یہ بندئیس آئیں گیں گے۔

اس کاغم کم ہے کہ ایک عظیم انسان راہی ملک عدم ہوائیکن اس محے کویا دکر کے کیج مند کو آتا ہے اورجم پر کیکی طاری ہوجاتی ہے کہ اتنا بڑا انسان کیسی خاموثی کے ساتھ دنیا ہے دفصت ہوگیا۔ ایس خاموثی کہ آخری وفت میں ان کے دوصا جزادے اور ایک

صاجبزادی کےعلاوہ چند ہوگ عی موجود تھے۔ان کے دیگر بے اورائل خاند ابو بند تھے۔ت ٹ ندان والے ہیں، نمتعلقین مشہبین ہیں اور ندہی شا گردوں کا کوئی کا رواں _مو ن ہیکیں عذا ب ہے کہ جاہتے ہوئے بھی ان کا کوئی جاہنے والا آخری دیدارنہ کر سکا، نھیں عسل اور كاندهاندد بسكارآ ه جب تك وه زنده ربا بزارول كي جمرمث ميس رباليكن آج جب اس کی روح جسم ہے آزاد ہو چکی ہے اور زندگی کا آخری سفر در فیش ہے تو اس کے اس قافے میں ''گنتی کے چندافراد شامل ہیں۔اس مختصر سے باراتی کےساتھ جنت کا بیدودلہا ہوی سیک خرا می کے ساتھ اینے ابدی تجلہ عروی کی طرف اس جیزی سے لیکا گویا اسے برسول سے اس خويصورت مح كاب صبرى ساتظار باجور بال بالكون آرام نيس جا بتامفتى صاحب دن رات محنت كركر كے تھك جو گئے تھے۔ بال مير بيدمولي اليرا ارشاد بھي تو ہے كہ ش اين بندول کے ساتھوان کے کمان کے مطابق معامد کرتا ہول۔ تیرے اس بیورے بندے نے تو رندگی بحر بدعات وخرافات کو انکھیں دکھ نیس اور مسلم معاشرے سے انھیں گھر بدر کیا تھ ۔ یہاں تک کہ غیرمسنون تعزیت کوہمی اس نے نوحہ گروا ٹا نواس کی جھتی براس کے سامنے كيول آه دواويله جوتا، كيور ميرلكتا ؟ البي! تيراراز تير بسوا وركون جان ادر مجم سكتا بي؟ مفتی صاحب نرے ایک استاذ ای نہیں تھے؛ وہ ایک بہترین شوہر ،مشفل ومرلی باب مخلص خسر، انص ف مرور دادا، ذيمه دار منتظم، شاندامصنف اورجاندار واعظ بھی تھے۔ان کی زندگی کا بڑا حصہ تعلیم و تدریس میں گزرا، ساتھ ہی انھوں نے تبلیغ وارشاد اور تصنیف کا سسید بھی جاری رکھالیکن تمام ترمصروفیات کے بادجود وہ اپنی خانگی ذمہ دار ہوں سے بھی عافل نہیں رہے، مفتی صاحب کے فز دیک شوہر، باپ، خسر اور دادا تا ناجیے اغد ظ محض احد ظ نہیں تھے ان الفاظ کے گہرے معالی بھی تھاوروہ معالی تھے حقوق وذ مدواریاں حضرت مرحوم نے اپنے بڑے صاحبزادے کے ایک حادثے میں دفات کے بعدان کے بچوں کی تکمل کفالت اسپنے ذہبے لی۔ ایک یار انھول نے دوران درس فرمایا تھ کہ داوا کے رہیجے ہوئے والدگز رجائے توشرے داوا کی جائیداد سے بوتے کا حصہ توس قط ہوجا تا ہے لیکن دوسر**ی** ظرف اس کی کفالت کی اخاد تی ذ مدواری بھی دادامِ عائد ہوجاتی ہے۔ اس ذ مدداری کومفتی صاحب نے بحسن و تو کی جھاہیہ۔

مفتی صاحب نے ایک ہور فرمایا کہ میرااصل نام احمد تھااور سعید کا اضافہ میں نے خود کیا ہے۔ بہتی بھی اپنے ایک ہور فرمایا کہ میرااصل نام احمد تھا۔ بہتے گئے ناند میر میں جب پڑھا تا تھ تو اس وقت تنوا و معمول تھی بمشکل پورے مہینے خرچہ چال یہ تا تھا، ہم یان کے عادی تنے کی مہینے کی 20 تاریخ کو یان کھانا چھوڑ دیتے تھے۔

مفتى صاحب كى يكن زيارت جامعه عربيه خادم الاسلام بإيوزيش بولى جب ييس وہاں تجوید کا طامب علم تھا۔ یہ 1997 - 98 کی بات ہے۔ اس وقت بس اتنا سمجھ سکا تھا کہ د بع بند کے حضرت تشریف لائے ہیں۔وہ تو بعدیش دیو بند تی بینے کے بعد معلوم ہو، کہ اجھا وہ حضرت مفتی صاحب ہی تھے۔اب مفتی صاحب کودور دور سے دیکھتار ہتا بھی غلمائتیم کے جیسے میں اور بھی کسی اور جلسے میں ۔اسفادة سال دوم عرلی میں آسان منطق کے توسط ہے پہلی بارمفتی صاحب ے ملاقات ہوئی۔ پھر الفوز الكبير اور مبادى اغلىفدے ما، قات كرتے ہوئے وورہ حدیث کے سال (فائنل ر) تر فدی شریف کے واسطے سے براہ را ست مفتی صاحب سے شرف تلمذے صل ہوا۔ مفتی صاحب سے ہم نے (2007) ترندی اور طی وی پڑھی۔ ہمارے بیٹ نصیر احمد خال عدید الرحمہ کی طبیعت جب زیادہ علیل ہوگئی تو بخاری شریف کے بھی کچھ جھے بڑھن نصیب ہوئے ۔ ہمارے زمانے میں دورہ حدیث شریف میں صف اول میں جگہ یانے کے بیے بڑی مارا ماری رہتی، دارالحدیث کھلنے کا واضح اعلان ندکی جاتا طلبہ بڑے ہے چین رہتے ، کہیں ہے کوئی خبرال جاتی کہ آئے کسی وفت درسگا وکھل کتی ہے بس درواز دن پرلژگون کا تانیا بندھ جاتا ، کُی کُی گھنے اور بسا دقات بوری رات انتظاریش گزر جاتی مجھی توطنبروارالحدیث کی بالکتی ہے بذریدری فیجائز کراہیے نامول کی برچیاں ئېلى صف كى تيائيوں ير چىيال كردية ليكن جىب درسگاە كھىتى تو تجيب بنگامدآ رائى رېتى، ب اوقات بحد بحق شروع موج تی اوراس تازیر کے تصفیے کے بیے انتظامیے کو دنیل بنا پڑتا۔ بل نے بھی مندا ستاؤ سے جانب جنوب کونے پہ جگہ پاکی اس لیے کدس منے بیٹھنے کی اپنے اندر جرات نہیں پاتا تقد مفتی صاحب کا درس ترفدی مغرب تا عشاء ہوتا۔ کیا مجال کہ درسگاہ خالی رہے ، کماب ساتھ شدہو گوارالیکن طلبہ حاضر ضرور رہتے ، چ ہے دروازے کی چوکھٹ پر جگد ملے یا چپلوں میں بیٹھنا پڑے۔

اس وقت مفتی صاحب کی عمر 67-68 سال تھی ، گلہ بیرون کوئلہ سے بیدل تشریف لاتے ، تقریباً آ وها کلومیٹر کا فی صلہ ہوگا ، باب قاسم سے جامعہ کے اصاحبے بیل واخل ہوتے ، باب امداد سے ہوتے ہوئے موئسری کے کوئیں پر پختیج اور چاپا کل سے بانی لیتے اور مند صاف کرتے ، اس لیے کہ وہ بان کا شوق رکھتے تھے بیکن درس حدیث کے وقت منہ بیس بیان رکھے دہنے کو تا مناسب بیکھتے تھے مفتی صاحب حدیث پڑھاتے ہیں ، گھوں کر بالا و بیتے کے کہ اور بالا و بیتے کے کہ اور بالا کا ذہن وو من نجھی مطمئن ہوجا تا اور استاذ محترم جو کی ایٹ مقتل کے دہنوں بیل بیروست ہوجا تا۔

مفتی صدب نے "محفوظات" کے عنوان سے تین چھوٹ چھوٹ کا باند کرتے ہے۔ تھے جو فتن آبات وا حادیث اوراسائے حتی پر شمل تھے۔ ہمیں اس بات کا پا بند کرتے کہ ہم آبھیں زبانی یا دکریں۔ مفتی صاحب انہا کی گفتی انسان تھے اور طلبہ کی لاا بالی آبھیں گوار انہیں تھی وہ بھی بھی ہوجا یا کرتے تھے اور سے نہیں تھی وہ دور بھی ہوجا یا کرتے تھے اور سے وقت شاگر دوں بطور فاص مختی اور پا بند طلبہ کے لیے بودی آنیائش کا وقت ہوتا اور بودی مشکل حدث شاگر دوں بطور فاص مختی اور پا بند طلبہ کے لیے بودی آنیائش کا وقت ہوتا اور بودی مشکل سے حضرت الاس ذیائے اور دو بارہ درسگاہ میں تشریف لاتے۔ ہماری اصلاح وتر بیت کے لیے ان کا ایک انداز یہ بھی ہوتا تھے۔ چھوٹے موثے عوارض بھی بھی مفتی صاحب کی تدریس کی لیے ان کا ایک انداز یہ بھی ہوتا تھے۔ چھوٹے موثے عوارض بھی بھی مفتی صاحب کی تدریس کی راہ بھی مائل نہ ہوتے ۔ ایک دفعہ انھوں نے فر مایا کہ دات بھر سر چکرا تا دیا اور بے خوابی کی مفتی صاحب کی تھوٹ اور آرا رام کی سے اینا این طرح کے لیے کیا "بی طائل فر مانا کو مانا کو رہان کی میں نے انہائی طرح کے لیے کیا تا میان فر مانا کو دوران درس ستی یا کی میٹ کے ان فائل فرمون کی میں نے آبھیں ایسانیس دیکھ کہ وہ دوران درس ستی یا جست الف ظرمفتی صاحب کے تھے۔ بھی بیس نے آبھیں ایسانیس دیکھ کہ وہ دوران درس ستی یا جست الف ظرمفتی صاحب کے تھے۔ بھی بیس نے آبھیں ایسانیس دیکھ کہ وہ دوران درس ستی یا

تھا وٹ کا طبهار کررہے ہوں بایر صاتے پڑھاتے ان کے اندرا کتابث پیدا ہورتی ہو۔وہ درس نہیں دے رہے ہوتے اعشق وجذب کے ایک جیب وغریب عمل ہے گزر رہے ہوتے۔انتہائی اهمنان کے ساتھ تھبر تظہر کر مزے لے لے کراور مچل مچل کر پڑھاتے۔وو جاراحبب برمشتل ہمارالیگروپ تھا،ہم، نہائی پابندی کے ماتھ اسباق میں حاضررہتے مفتى صاحب كى تقرير ينعة اوركا في بھى لكھية ليكن تجى بات بيب كدحفرت الاستاذكى بهت ي با تیں ہمیں بضم نہیں ہوتیں تو ہمارا نہ کورہ گروپ آتھوں آتھوں ہی میں تنجرہ کرڈ البّا تاہم الحمد لند بنجيدگي کے جامے ہے ہم بھي يا ہر نہ ہوئے اور مفتی صاحب ہے براہ راست تو بھی سوال كرتے كى بهت بى شهوكى اس ليے كدان سے سوال كرنے ياسواليد ير يى چي كرنے كى کچھ شرطیں تھیں اور ان شرطول پر ہر کسی کا سکھرا انز نا بہت مشکل تھا۔مفتی صاحب علیہ ا رحمه كَنْ مُحْقَق شِيع اور كَنْ ما برتعيم ،اس بهلو پر تُعْتَلُو بوعق بِ ليكن رب ذوالجلال نے انھیں بلا کی تو ت تفہیم کی جو دولت بیش بہا عط کی تھی اس کا کوئی جوا بنہیں تھا۔اس وصف میں وہ بلاشبہہ طاق اور ایپنے معاصرین میں احمتاز تقصیدان کا انداز دری انتہائی مربوط و مرتب، برکشش، ما ده، مهل اور روال تو ، وتا ای کیکن مجھی حسب حال بطا کف وظرا کف ہے بھی فہقربہ بھیر دیتے اور پورا وارالحدیث زعفران زار ہوجا تار ایک وفعد کی بات ہے کہ طبارت کے باب کے عمن میں یا کی نایا کی بحث چل رہی تھی مفتی صاحب نے اپنے زمانہ طالب علمی کا آیک قصه سنایا جب وه منظاهر العلوم سهار نپور میں زیرتعلیم تھے۔فرمایا آیک یار گھومتا گھومتاا ٹیشن والی مسجد بینج کیا ،ایتنج کا نقاضہ ہوا ،سا ہنے ٹی کا لوٹا نظرتہا ،اسے نے کر اشتلجے خانے بیس چلا گیا، فارغ ہوکر جب باہر آیا تو موؤن ملک الموت کی طرح سامنے کھڑ ؟ تقاءاس نے جھے ہونا لیا اور غصے ہے زمین پر دے مارا اور کرنتگی کے ساتھ کہا لہ آتھ آنے تم نے لوٹا ٹایاک کردیا۔ بالا خراس نے جھے ہے آٹھ آنے لیے۔ مفتی صاحب نے فرہ یا کہ بعنى اس روزتو" بكنا مهنگايز كيا" راس ناوان كويجي پية نيس تفا كه كوكي چيز كب نا ياك بوتي ہے اور ہوتی بھی ہے تواے یاک کرنے كاطريقة بھی ہوتا ہے۔مفتی صاحب نے ايسے ا جھوتے اندازیس اس قصے کو بیان کی کہ ہم لوٹ پوٹ ہوگئے۔ ایک بارانھول نے فر ماید کہ تم میں سے بچاس فیصد کا پاجامہ نا یاک رہتا ہے اس لیے کہ تم اس سلسے میں سنتوں کی یا بندی نہیں کرتے۔

وعا کے بیلیدے میں استاذ بحتر م نے فر مایا کہ جن نماز وں کے بعد ٹو افل نہیں ہیں ان میں تو نمی زکے بعد ہی وعا کرواور جن کے بعد ٹو افل ہیں ان میں ٹو افل کے بعد وعا کرواور جن جم کے کیا کرو۔

مفتی صاحب میدانی آدمی تو تی آئیں ؛ تا ہم اے زیان وقلم اور علم عمل ے طلب کی ایک کی سے طلب کی دی کھیپ تیار کرنا چاہتے تھے جوعلم و دین میں تعمق و تصلب کے ساتھ ساتھ ضدمت دین کے دالب شرجہ ہے ہو۔ کی سرش رہو، ایک یکا مسمال اور سیاشہری بھی ہو۔

مفق صاحب جمیں کہ بول کے اسباق کے ساتھ زندگی کے اسباق بھی پڑھاتے سے فر اقت کر کی تعلیم سے فراغت کے بعد جب دن ورات دیں سال تک مستقل مطاعم کرو گے تو بھی بھی ہوگا ۔ علم ومطالعے کو اپنا مشغلہ بنانے کی ش گردول کو جمیشہ تھیں سے تو بھی بھی ہوگا ۔ علم ومطالعے کو اپنا مشغلہ بنانے کی ش گردول کو جمیشہ تھیں سے تعلیٰ کے بعد قر آن کر یم کی تھیں سے تعلیٰ کے بعد قر آن کر یم کی چند آیات اور چندا صوریث کا ترجے کے ساتھ مطالعے کا معمول بنا لواور اسے اپنی زندگی کا وفی نے بنالو اور اسے اپنی زندگی کا وفی نے بنالو۔

حضرت عام طور سے طلبہ کی دوقتہ میں بیان کرتے۔ (1) اعلی ذہن کے ما لک۔ (2) وفی ذہن کے ما لک۔ (2) وفی ذہن کے حال ۔ ان کی خواہش ہوتی کہ اول الذکر دینی مداری ہیں تدریک لائن ہی ہے وابستہ ہول اور آخر الذکر تدریس کے علاوہ ذمہ داریاں سفیج لیس مداری کے وہ اعلی اذہان جوعصری جامعات کا رخ کر لیتے ہیں ان ہے مفتی صدحب بہت نالاں دہتے اور کہتے کہ بیطیقہ ہمرا مخاطب نہیں ہے۔ اس سلسے ہیں مفتی صاحب کی نبیت پر شک کی گنجائش نہیں ہے تا ہم اپنے تشخصات کے ساتھ عصری اواروں میں علاء کی موجود گی مجی وقت کی اہم ضرورت ہے کہ بیٹوں میں اس رویے پر نظر خانی کرنے کی ضرورت ہے کہ بیٹوں میں

آگ لگی ہوئی ہے اور ہم مطمئن میں کہ ہم محفوظ ہیں۔ جوا ہر ال نہر و یو نیورٹی ٹی دبل کے سمحد سالہ قیام کے دوران میں جھے اچھی طرح اس کا تجربہ ہوا کہ اس طرح کے مخالف ماحوں میں بھی اگرایک عالم اپنی عامماند شان کے ساتھ رہتا ہے تو وہ خودروشن ہوتا بھی ہے ،روشن رہتا بھی ہے، دردوسروں تک روشنی پہنچا تا بھی ہے۔

وارالعلوم و ہو بند میں بھی تبلیغی جماعت کا کام ہوتا ہے(عارضی طور پر انجمی کیجھ دنول ہے موقوف ہے)اور علی گڑھ میں بھی الیکن دونوں میں نوعیت کا فرق ہے۔ دیو بند میں اساتذہ کی شمولیت صفر ہے جب کہ بھی گڑھ میں اس تذہ ہی کی تگر انی میں سار کام انجام یا تا ہے۔ يبال جماعت سے جڑے طلب كاخيال بك كاصل مقصود عمل ہواور علم عمل تك بہنچانے كاليك ذرايد إلى ليے جماعت كانمبر بہلے ہے اور تعليم كا درجہ دوسرے نمبر برہے ۔وہال والے کی قکریہ ہے کہ وہ میک پروسیس اور معاہدے کے تحت اس ادارے میں داخل ہوئے ہیں اس لیے اولین تر جے تعلیم ہے کیکن عملی اور دعوتی زندگی کی عملی مثل بھی بہت ضروری ہے اس لیے اپنے خار بی اوقات کو یہ ہوگ ضا کع کرنے کے بجائے اٹھیں کام میں نگاتے ہیں ۔ تعلیم ان کے یہاں پہلی ترج ہے اور تبیقی سرگرمیاں ٹانوی ترجے۔ اس کالازی متیجہ یہ ہے کہ طی مر رہیں جماعت کو عموماً مثبت نظریے ہے دیکھا جاتا ہے اور دیو بندیش معاملہ اس کے برتکس ہے۔اس تنا ظریش مفتی صاحب کی رائے کی تفہیم آسان ہوسکتی ہے۔ان کے نزدیک طلب کے لیے جماعت دیگر فیر دری سرسر گرمیوں کی طرح کا ایک کام ہے اور اس کی حیثیت اضافی ہے۔ وہ بیجی کہتے تھے کداس جماعت پیل بےاعتدالی اس لیے بھی آرہی ہے کدمرکز نظام الدین این مرکز دیوبندے دور ہوتا جارہا ہے۔ وہ فریاتے تھے کدامیر جماعت مول تا محر بیسف کا ندهلوی جب بھی سہار پور جاتے تو دیو بند ہوتے ہوئے جاتے اور اور وہاں سے وابسی پر بھی یہی معمول رہتا۔ وہ دارالعلوم دیو بنداور وہاں کے اساتذہ سے پورے طور پر جڑے ہوئے تھے، اپنی کارگزاریوں سے اٹھیں آگاہ کرتے، ان سے مشورے لیتے اور ار باسیاد ایوبندکوبھی بہت سے معاملات میں مفیدمشوروں سے تورز تے بلیکن ان کے بعد بید سلسلة تقريباً منقطع موكيا مفتى صاحب اس يرافسوس كا اظهار بهى كرتي-

مفتی صاحب کاچوں کہ ہرس ل اندن و کن ڈاوغیرہ بیرون مما لک کاسفر ہوا کرتا تھا اور ان کا سابقہ انگریز کی بعطائ کی طبیقتا تھا اس لیے ایک زیائے میں انھوں نے انگریز کی اخبار پڑھنے کا آغاذ کی تھالیکن انٹی سیدھی تصاویر کی بہتات کی بنایرا سے ترک کردیا۔

تصویر کئی کے جوار وعدم جواز کے بارے میں علائے ہنداور علائے حرب میں اختلاف پالے جا اور وہاں تسائل اختلاف پالے جا تا ہے۔ اس سلسے میں ہمارے یہاں شدت پالی جاتی ہے اور وہاں تسائل آج تو تقریباً سب برابر ہی ہوگئے ہیں۔ مفتی صاحب نے فرویا کہ دارانعلوم ندوۃ انعلماء لکھؤ کے پچائی سالہ جشن کا موقع تھ، میں بھی شریک تھ، تصویر کئی دھڑ نے سے ہور ہی تھی علائے عرب اس ممل میں پیش پیش تھے اور شن گریز ال ، پروگرام کے اختام کے بعدان سے مختلا ہوئی کی دور کے اس ممل کو انگ اور صدید میں آئی دعید کو دو عید مرش تر اردیا۔ میں نے دوسرے دور عی الصباح ال میں سے ایک صاحب کو بی چہل قدی کے مہانے سر کوں نے دوسرے دور عی الصباح ال میں سے ایک صاحب کو بیچ کی چہل قدی کے مہانے سرکوں

پہ گھمانے لے گیااورا کی جگہ ہنو ، ان مندر کے پاس ہم رک گئے جہال ہنو مان بی کی ایک قد اوم تصور گئی ہوئی تھی اور لوگ اس کی پوج کررہے تھے۔ جب دو بارہ پروگرام بیں بین پہنچا تو دیکھا کہ وہ بھی تصویر تشی ہے گریزاں ہیں۔ مفتی صاحب نے اس عالم کا نام بھی بتایا تھا جو بھے اب یا وہنیں رہا۔ مفتی صاحب اپنی رہ نے تھوپ نے کے بجائے اسے شبت اسلوب اور نزم بھے اب یا وہنیں رہا۔ مفتی صاحب اپنی رہ نے تھوپ نے کے بجائے اسے شبت اسلوب اور نزم بھے کے ساتھ سمجھانے کی پر شلوس کوشش کرتے تا کہ مخاطب خود دی سمجھ کراس کا قائل اور اس برعامل ہوجائے۔

سال کے اخیر میں یخبر سننے میں آئی تھی کدائی ورمفتی صاحب ختم بخاری کے

موقعے پر شرق ناصحانہ کوئی کلمہ کہہ پائے اور شدی دعاء کر پائے۔ آج الفاظ کے بجے ان کے آتھوں سے لکلے آنسو کچونیس بہت کچے ہول رہے تضاور مفتی صاحب بول ہی الشے اور چلے گئے ، استاذ کے ساتھ شرگردوں کی بھی تھلصی بندھ گئے۔ تجھے جب بی خبر فی تو تھ تھک ساگیا، بی محض تنویش نبیل تھی بلکہ کسی طوفان کا شاخسانہ تھی جو 25 رمض ن 1441 ھاکوان کی وفات کی صورت میں سرمنے آئی۔ اللہ نھیں اعلی علیین میں جگہ عطافر مائے اور ان کی جمعہ فدمات کوشرف قبولیت سے نوازے اور دار العلوم دیو بندکوان کا نعم البدل عطافر مائے وران کی جمعہ فدمات کوشرف قبولیت سے نوازے اور دار العلوم دیو بندکوان کا نعم البدل عطافر مائے۔



ہائے! کہاںغروب بیآ فناب ہوگیا

ظفرامام مستعجور بارى وارانعلوم بها وركغ

عام دنوں کے مقامیع میں رمضان کے ایام بیں دن چڑھے تک مونے کامعمول رہتا ہے، حسب سابق کل ۲/ رمضان ہروز منگل (سحری کے بعد سویا اور اتنی گہری نیند سوگیا کہ نو ہیں ہے تکی کھی ، ہڑ ہزا کر اٹھا، موبائل کھورا ہی تھا کہ ایک اندوہ گیس اور دلگیر خبر ہڑھنے ہیں آئی کہ جسے ہڑھ کر بیک بیک نگاہیں گرگئیں، ما تھے پرورد وکرب کی سلومیں اجرآ کمیں، بڑھتے میں قدم زبین سے ہیوست ہو کررہ گئے ، چبرے پر بیافینی، رنجیدگی اور افسر دگی کے گی رنگ آئے اور رخصت ہوگئے ، شیشد دل پر کاری چڑکہ لگا، تکھوں کے سامنے رنج والم کے گہرے بول چھا گئے ، ہونٹ کیکیائے ، بیک دوجے سے عیجدہ ہوئے اور انا لڈدالخ کے الف ظ ہیر ابط جملوں کے سائے ہیں ڈھل گئے ؛

ویے تو حضرت الستاذ} مفتی سعیدا حمرصاحب پالنو ری {رحمدامتد کی طبیعت کافی
دنوں ہے خراب چل رہی تھی ، بیخوانی ، شب بیداری ، ورق گردانی ، کشر ہے کتب بنی اور اختقال
محنت ولکن نے آپ کو بیاریوں کا مجموعہ بنا کر چھوڑ دیا تھی ، جب بیں ۲۰۰۴ و بیس عمر لی ہفتم
بیس تھی تو اس وقت ہی آپ پر ، یک جان لیوا مرض نے بیافار کردیا تھی ، جس کے زیر اثر آپ
مسند تدریس سے تقریباً ایک ماہ الگ رہے تھے ، لیکن! آپ اپ بنی براروں خوشہ چینوں اور
زیدریا کی دع کی اور اپنے وقت موعود کے پوراند ہونے کی وجہ سے جانبر ہوگئے تھے ، تب
نیکرامسال شعبان جگ نہایت ہی بہتر اور خوش انداز طریقے سے آپ اپ نے فریفے کو انجام
دے رہے کہ: -

امال شعبان میں بخاری کے آخری دری میں آپ کے سر پرموت کی اول

یا عگب دراای طور پر بی کہ یک بیک آپ کی قادر انکلام اور دواں زبان ہکار گئی ، چاہ کر بھی آپ بول نہ بیک این ہوگا ، جاہ کر بھی آپ بول نہ سکے ، اپ نیٹن کی بیدهالت زار و کھی کر پوراد ، رائد ہیٹ کر بیکناں ہوگیا ، طلب و کسکیوں اور آ ہوں سے دارائد ہیٹ کے دروو پو رکبکپا ایشے ، کافی جدو جہد کے بعد بیشکل آپ کی زبان میارک ہے یہ جملہ ادا ہو ۔ کا کن اب جو کر کھا اند بی کر بھا ' پھر آپ بخر فن علاج محب ، کے لئے آخری سفر پر نظے ، اب سے پته تھا کہ بلبل کے اپنے آشیائے سے اس کا بیسٹر آخری سفر ہے ، پرندے اپنے آشیاں چھوڑتے ہیں واپس آنے کے سئے ، لیکن آپ ہم سب کو ہے سب راو ہے آس اچھوڑ کر یہاں ہے ایک ایسے سفری طرف دخت سفر یا ندھ دہ ہی ہیں جس کی میں فت بھی ختم نہ ہوگی اور جس کی بھول بھیلی یہ اتنی وحشینا ک کھنڈ دات میں تاحد ہیں جس کی میں فت بھی ختم نہ ہوگی اور جس کی بھول بھیلی یہ اتنی وحشینا ک کھنڈ دات میں تاحد ہیں جس کی میں فت بھی ختم نہ ہوگی اور جس کی بھول بھیلی یہ اتنی وحشینا کی کھنڈ دات میں تاحد ہیں جس کی میں فت بھی ختم نہ ہوگی وہاں ہے بیسیا کی ناممکن بی نہیں بلکہ محال ہے ؛

مبئی ہیں بہتر طریقے پر آپ کا علاج چا، آپ بھاری سے کھی طریقے پر صحستیاب بھی ہوگئے کہ رمف ن سر پرآگیا، بھرآپ نے وہیں مبئی ہیں ہی علمی نکات، نقبی اطا نف اور تفییری رموز پر شمل قرآن کریم کی نہایت ہی جامع، بلیغ اور شاندار تفییر شروع فر ، کی جو عا باستر ہ رمفان تک جاری رہی ، لیکن ایو تو بچھتے ہوئے چراغ کی آخری و تھی جو گل ہونے سے پہلے تفر تھر اربی تھی ، اور پھروہی ہواجوا یک بچھتے ہوئے چراغ کی آخری مقدر ہوتا ہے کہ آپ ایو بھران کی مقدر ہوتا ہے کہ آپ ایو بھر بھر ہوئے اور پھرخضری علامت کے بعدد نیا بھر بھی تجھیے ہوئے والوں اور ہزارول شاگردوں کے ہم غفیر کو اشکر رکر کے بیخوش نوا بھبل ہے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے کہ بھر کے بیشتہ ہوئے کہ تھر کی مقدر کی کرکے بیخوش نوا بھبل ہے کہ جو کے ہم غفیر کو اشکر رکر کے بیخوش نوا بھبل ہے کہتے ہوئے ہوئے دالوں اور ہزارول شاگردوں کے ہم غفیر کو اشکر رکر کے بیخوش نوا بھبل ہے کہتے ہوئے دالوں اور ہزارول شاگردوں کے ہم غفیر کو اشکر رکر کے بیخوش نوا بھبل ہے کہتے ہوئے دالوں کا میں کی ہم خوشر کی گھر کی گھر کی گھر کی گھر کی گھر کھر کی گھر کر کے کہ کھر کی گھر کر کی گھر کر کے گھر کی گھر کی گھر کر کے گھر کی گھر کی کھر کی گھر کی گھر کی گھر کر کی گھر کی گھر کی گھر کر کر کی گھر کی گھر کر کے گھر کی گھر کی گھر کر کی گھر کر کے گھر کر کر کھر کی گھر کر کھر کر کے گھر کر کھر کر کے گھر کی گھر کر کر کر کے گھر کر ک

بڑے تورے من رہا تھا زماند ہمیں سوگئے واستال کہتے کہتے

آپ کی موت کسی ہمٹ کی موت نہیں تھی ، بلکہ ایک پائے کے محدث اور جلیل القدر فقیہ کی موت تھی ، آپ کی موت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پوری و نیایش گئیل گئی ، معمی صفقوں میں سوگواری اور رنجید گی کی ایک لہری دوڑگئی ، پچھے جارپانٹج و ہائیول سے آپ کے علم کی جوت ہے روش ومنور ہونے والا دارالعلوم اچا تک یوں تاریک سا ہوگیا کہ مانو جیسے اس کی روشنی کو گہن لگ گیا ہو، دارالعلوم کے درود یوار چنج اٹھے اور بزیانِ حال یوں نفمہ سراو خ ہوئے کہ

مم کوسٹاؤل حالی ٹم کوئی ٹم آشنائییں ایساملا ہےدر ددل جس کی کوئی دوائہیں

بد شہرال دور قط الرجال میں آپ کی بلند پایہ، شہرة آفاق اور یگات روزگار شخصیت بمثل ال قاب کے شخصیت بمثل ال قاب کے شخصی جس کی ضیاء یاش کرنیں بیک وقت پورے مام کوتا بندگی عطا کرتی ہیں ، اور جن کی جھملاتی روشنی میں راہ تن ہے بھٹکا مسافر اپنی زندگی کے نشیب و فرازے آگاہ ہوتے ہوئے اپنے کا روان حیات کودرست سمت سفرعط کرتا ہے، آپ جہال میدان عم و دہنش کے ایک زیردست محدث، بلند پاید نقید، ماید نازمغس با کمال مصنف، بحر طروز مدرس، منفر د عاتم ، ممتاز محقق اور عالی رتبہ مدقق سے تو و جی میدان اصلاح حال اور درستگ و قلوب کے ایک بہت بوے صلح ، بیش آشنا حکیم ، خوش ہیں مقرر ، خوش گفتار خطیب اور روشن و و خی بہت بوے صلح ، بیش آشنا حکیم ، خوش ہیں مقرر ، خوش گفتار خطیب اور روشن و و خی بیسائتگی ، وہری ، دکشی اور مقاطب ہیں باتوں بیس پر مستر اور یک کر ایس کے مراب پر مراب کے مراب بیس چلاج تا بات کی دیات تو وہ بار پار جانے اور آپ کو و کھنے کی تمنا کی بار آپ کی مجلس جی چلاس جی ایس بیٹ کی دیو کی کھنا کی بار آپ کی مجلس جی چلاس جی اور طور اتنا دکش وونشیں کہ گھنٹوں آپ کی مجلس جی جیابی میں جیلے کے باوجودندول اکا آپ اور شامی ایس بیٹ میں وہ میں جیلے کے باوجودندول اکا آپ اور شامی اور خور وہ ہوتے ،

آپ کا شار دارالعلوم کے ان ماہی تار اور متبول ترین اسا تذہ بیس ہوتا تھا} بلکہ آپ اس باب بیس سر فہرست تھے { کہ جو مساویا نہ طور پر دارالعلوم کے ہر چھوٹے بڑے درجے کے طالب علم کے منظور نظر اوران کے دلوں بیس رہے لیے ہوا کرتے ہیں ، آپ کا درس اول

دارالعلوم بین بیرقدیم روایت بیکد طلبه دخریب کن، وجد آفرین بیجه اور مخصوص نوع کی طرر کے ساتھ احادیث کی عبارت خوانی کرتے بین ، اور مستد آراء اساتذہ موقع بحوقع احادیث کی شرح کی کرتے ہیں پہلے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کا بھی بہی انداز تھ لیکن! ادھر چکو سالوں ہے) جس بین ہمارا بھی سال ۱۹۰۴ بھی شائل ہے { حضرت کسی طالب علم سے ضیاح وقت کی وجہ ہے بہر میں ہمارا بھی سال ۱۹۰۴ بھی شائل ہے { حضرت کسی طالب علم سے ضیاح وقت کی وجہ سے عبارت پڑھوانا پیند نہیں فرماتے تھے بلکہ ازخود پڑھتے تھے اور پڑھنے تا موجہ کا انداز اتنا شاداب وشکفت اور دکش و دلنشیں ہوتا کہ سال بیل وجد طاری ہوجہ تا، عبارت پڑھتے ہوئے گئا جیسے کوئی رباب کے عبارت پڑھتے ہوئے گئا جیسے کوئی رباب کے عبارت پڑھتے ہوئے گئا جیسے کوئی آبٹار جعتر تگ تارول کو چھیڑر ہا ہو، جیسے کوئی بہتا دریا بھر کی سوں سے ظرار ہا ہواور جیسے کوئی آبٹار جعتر تگ

اس کے ساتھ ہی آپ فطری طور پرنہ بہت ہی بذریج ،ظریف اطبع اور زند وول انسان واقع ہوئے تھے،طب کے دلوں کو پر کھنے کا نہ جائے آپ کے پاس کون سرابیا آلے تھا کہ آپ طلبہ کی ہلکی می اکتابیث کو بھی محسوس کر لیا کرتے تھے، جب مجلس میں ڈرااضمحلالی کیفیت چھنے لگتی تب آپ کوئی ایسا خوش گوار ، پُر لطف اور مسرت ، نگیز لطیفہ چھوڑ ویتے کہ
پوری مجلس قبقہ دارین جاتی ، یکی وجہ ، یکہ آپ کی مجلس بھی بیز اور کیا انقاب صیت کی شکار نہ
ہوتی ، پوری مجلس سرا پا گوش بنی ہوتی ، کہیں ہے ذرہ مجر بھی سرسرا ہٹ کی آواز پیدا نہ ہوتی
آپ طلبہ کے دانوں پر چھائے رہتے ، بھی تذریح بانکھن اور بوقلمونی کی وجہ ہے تو کہی
ظریفانہ نج اور لطیفا نہ اطوار کی وجہ ہے '

ان کے علاوہ خدانے آپ کو معلمانہ و جاہت، فاصلہ ندمتانت اور مرعوبانہ و قارکی نعمت عظمی ہے بھی بہرہ ورکیا تق، آپ جونمی درسگاہ میں قدم انداز ہوتے کی بیک پورگ درسگاہ اس تقریب ہوئے جو ہڑ } تالاب {کی ، نند ہوجاتی جو کنارے سے اہل چلنے کے بعد بھی پرسکون نہروں کی آغوش میں خاموش رہتا ہے ،

لیکن !افسوں کہ آج ہے لکھتے ہوئے دل خون کے آسورورہاہے،انگلیاں ماکل بد فگار ہیں، کلیجہ مندکوآ رہاہے اور قلم ہے لہوکی سیاہی اندرہی ہے کہ آج ہم ہے وہ تاریخ ساز ہستی اتن دورجہ چکی ہے کہ ہس اب بھی ہوا تو خوابوں ہیں ہی زیورت ہو'

> جابسااژ کراچا نک ہائے دہ طائز کہاں گلتاں میں جو تھااب تک نفر ننجے وُنفحہ ہار منگرِ معدق و صفا نازشِ دانشوراں نطرٌ عالم میں جو تھا سلف کی یادگار

یقیغاً آج اس بزم کون دمکال ہے سدا کے لئے وہ روشن چراغ بچھ گیا جو برسول ہے اپنی روشنی سام کے اپنی روشنی سے اپنی روشنی سے اپنی روشنی سے اپنی روشنی سے اپنی روشنی ہوئی چنگاریال بشکل کہ کھٹ ل یو نمی تا قیامت جھسملاتی رہینگی ، کیونکہ کسی فذکار کی موت صرف اس فذکار تک مخصر ہوتی ہے ، لیکن اس کے چھوڑے ہوئے فن پارے ، یک یادگار عناصر بن کر ہمیشہ کے سے لوگوں کے دلوں بیس زندہ اور تا بندہ رہے ہیں ،

ال موقع پر جھے آپ کا ایک جملہ خوب یاد تا ہے جو آپ ہار بارور کے جس فرہ یا کہ سلمانوں کو گوین کرنے جس فرہ یا جا کہ تھے، کہ "مسلمانوں کو گوین کر بیل جس فن کیا جانا چاہیے، اب تو لوگ فن کرنے جس بھی انتیاز برتے ہیں اور اپنے مروول کوجد گانہ قبرستان جس فن کرنے کو تر بھے ہے۔ ' میآپ کی تواضع کا اثر تھ یا انکساری کا نتیج کہ خدانے آپ کی بات پر بارگا ہ ستجب جس قبولیت کی مہر لگادی، اور آپ کی وفات آپ چین ہے میلوں دورا کیک ایسے دیا یغر بت جس ہوئی اور آپ کے جسم اقدر کو ایک ایک قبرگاہ جس بیر وخاک کیا گیا کہ نہ وہاں آپ کے منصب کا کوئی آ دی گئاہ اور نہ بی گئام لوگ تھے جو اپنی رصت کے بعدلوگوں کے ذہوں جس فقط بھولی بسری یا دبن کرزندہ رہ جاتے ہیں ؛

آئ جو گیشوری ممبئ کے مکیں بھی اپنی قسمت پر ناز کررہے ہوئے کہاں ہے پہلے شاید بھی اس سرز بین نے ایک پُرنور میج نہیں دیکھی ہو گی جیسی کل دیکھی تھی اور اس قبرستان میں مدفون مردے بھی خوثی کی بانسری ،عجارہے ہوئے کہ آج ان کے پہلو میں ایک ایس آنٹ ہے عالم تاب مجو خواب ہواہے کہ جس کی راہ و کیھتے ہوئے آئییں عرصہ بیت گیا تھا'

بس دعا ہے کہ باری تعالی حضرت والا کی مغفرت فر مائے، درجات کو بلند و بالا فرمائے، آپ کے بسم، ندگان، خوشہ چینان اور عقیدت مندان کی اشک شوئی فرمائے اور آپ کے جانے سے دارالعلوم کو جوخسار ہ لاحق ہوا ہے اور جونا قاتل پُر ہنخاذ ، پیدا ہوا ہے اس کوپُر کرنے کے اسباب پیدافر مائے آجین یارب احد کمین

حضرت مولا نامفتی سعیداحمد صاحب می است مولا نامفتی سعیداحمد صاحب می میشنخ الحدیث وارالعلوم دیوبند مفتی درابعدم وقت دیوبند

زندگ ہے اپنے قبضے میں شاپنے بس میں موت آدمی مجبور ہے اور کس قدر مجبور ہے جانے والے جاتے ہیں ،آئے دن موت کی خبر سے آتی ہیں ،لیکن جسم واعصاب پراوردل و دیاغ پر، بسا اوقات کس کے جانے کی خبر سے جنبش بھی نہیں ہوتی ؛لیکن جانے والوں کی فہرست ہیں بھی ایسے نام آج نے ہیں ،جن کے جانے کاغم اور در دسپر نہیں جاتا ہے الیا محسوں ہوتا ہے کہان کی جگدا گر میری موت مقدر ہوتی تو شایدا تناد کھ نہ ہوتا ہفتی صاحب کی وفات کا رنے وقم صرف اس لینہیں ہے کہآ ہے میر سے استاذ تھے ،صرف اس سے تکلیف نہیں ہوئی کہ مجھے آب ہے بحبت تھی ، بلکہ آپ کے منوب ٹن مٹی کے نیچے چلے جانے کا افسول اس لیے بھی ہے کہ آ ب دارالعلوم دیو بندکی رینت تھے، چمنشنان قائمی میں آ ب ہے رونق تھی ء آپ کے عالم آخرت کے سفریر چلے جانے کاغم ءاندو ہنا ک اس سے بھی ہے کہ آپ علاء د یو بند کے تر بھان تتھے، عوم ما نوتو گ کی تو تھیج وتشریج کرنے والے تھے، آپ کی وفات کی خبر وں پر بچلی بن کراس لیے گری کرآ ہے وارالعلوم کی مسند تدریس کی شان تھے بھکرولی اللَّمی کے ا بین ومی فظ مخطے، آپ کی رحلت کا افسوس اس لیے بھی ہے کہ آپ علم حدیث کے نیر تاہا ۔ تھے سے دارالعلوم کی درس گاہ میں تابانی تھی۔ سے پوچھے توبی بھرتی کے الفاظ نہیں ہیں، مبالغہ سمیزی تبیں ہے، افاظ کی ہیرا پھیری نہیں ہے، تعیرات کی کرشمہ سازی نہیں ہے ، بلکہ حقیقت بیہ کے مشکل حالات ہیں آپ امت کے لیے سر مابیہ تھے، جس وقت کہ ہاطل قرآن وحديث كي ب جا تاويليس كرر باب ،حديث كي من كفرت تشريح كرر باب ان حارات شي سے امت کے لیے نیز شفاتے ، قوم کے در دول کی دوا تھے ، آپ کو کھو کراہے محسول ہوتا ہے جیے ہم نے بح بیکرال کو کھودیا ہو، آپ ہے پچھڑ کرلگتا ہے کہ کشتی اپنے نا خداہے پچھڑ گئی ہے سے پوچھے تو آپ کے جائے ہے پوری قائی برادری سوگوار بوگی ،ملت کے ہرطقہ نے شدید کرب محسول کیا ، دارالعلوم کے بام و در وہاں کے چنن وانچمن ،گنید و بینارے ، سڑک اور رائے ، دارالحدیث کی مشد بم مجدر شید کا اٹنج ہرا یک نے خاموثی سے ننہ کی اور خلوت میں دروو كرب كا اظهاركيا ہے ، يكھى كى ہے كرة پاس وقت دارالعلوم كے مجنج ہائے گرال مايداور جمنستان قائی کے کل سرسبد تھے۔

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں خاک میں کیا صورتیں ہول گی جو پنہال ہو گئیں حضرت مفتی صاحب کی شخصیت ہمی شخصیت تقی، آپ تقریر ہم حریا ور تدریس میٹوں فنون میں ممتاز منے،سب میں تم یال منے،آپ کی تقریریں علمی ہوا کرتی تھیں لیکن انداز اورطر فقداس فقدر مہل ہوتا کہ عوام وخواص جر یک بیک ال مستفید ہوتے تھے ہندوستان میں عام جلسوں میں آپ نہیں جایا کرتے تھے، ای طرح ایام تعلیم میں اسفار سے کمل گریز کیا کرتے تھے، ای طرح ایام تعلیم میں اسفار سے کمل گریز کیا اوراس کے معیار کی صناخت ہوا کرتی تھی، جس پروگرام میں آپ ہوتے وہ اس کا نفرنس کی قسمت اوراس کے معیار کی صناخت ہوا کرتی تھی، جس پروگرام میں آپ ہوتے اس کے میرمحفل ہوا کرتے تھے اور سب سے اہم اور فیصلہ کن خطاب آپ کا ہوا کرتا تھا، دارا معلوم کے ہرا جلاس میں آپ کا خطاب ہوتا تھا، انعامی جاسم میں آپ کی حلاوت اور ایک ہی مضمون کو ہر سال ایک نئے چرائن میں بیان کرنے کی ول آویز اوا بھی نہیں بھول سکتا ہوں، آپ کا ایراز تھلیدی نہیں بھول سکتا ہوں، آپ کا انداز تھلیدی نہیں وجہ ادی تھا، آپ کا لیب و لہجہ منظر دتھ ، آپ علی یا توں کو جس سہل پیرا ہے انداز تھلیدی نہیں وجہ او آپ کا حصرتی بھول و اکٹر تھی عابر ڈ

 الطحاوی لکھ کرموجودہ وقت بیں طالبین علوم نبوت کے لیے بڑا کارنا مدانجام دیاہے، شاہ ولی اللہ محدث دیلوگی کی ججۃ الشدالب لغہ جواسرارشر جت پر ماہیا تالیف ہے، آپ نے دعمۃ اللہ الاصحۃ لکھ کرشاہ صاحب کے علوم وافکار ہے استفادہ کو آسان بنادیا۔ آپ نے ججۃ الاسلام حصرت نانوتو کی کے علوم وافکار جس کا سجھنا اور پڑھنا اس دور بیس مشکل کام ہوگیا ہے اس کی تشریح وتو منبے کا بڑا مطابع م دیاہے۔

تقریری و تحریری خوبیوں کے علاوہ مفتی صاحب کا اصل اخیاز آپ کی تدریس ہے اسپر مجال مرز تھے، آپ با کمال اور ب مثال مدرس تھے، تدریس کے باب بیس آپ نے کسی کی تقلید میں کی تقلید میں کی تقلید میں کی تقلید میں کا تھی ، اس لیے کہنا چاہے کہ آپ امام تدریس تھے ، مجد د تدریس تھے، آپ کا سبق بہت مقبول ہوا کرتا تھ اور آپ نے درس کو ہر چیز پر ترجیح وی تقی ، درس و تدریس تھے، آپ کا مجوب ترین مشغلہ تھ ، غیر صفری کا آپ کے یہاں تصورتیس تھ ، اور نہ بی و می حاضری کا ، آپ کے یہاں تصورتیس تھ ، اور نہ بی و می حاضری کا درس بیس حاضر ہونے کی اجازت نہیں حاضر ہونے کی اجازت نہیں حاضر ہونے کی اجازت نہیں کی قالف ورزی پر سبق موقوف کر کے ناراض ہوگر گھر چلے جاتے تھے ، تمام طلبہ کو مفتی صاحب اس اصوب کی خلاف ورزی پر سبق موقوف کر کے ناراض ہوگر گھر چلے جاتے تھے ، تمام طلبہ کو مفتی صاحب اس اصوب کی خلاف ورزی پر سبق موقوف کر کے ناراض ہوگر گھر چلے جاتے تھے ، تمام طلبہ کو مفتی صاحب کا یہ مزاج معلوم تھے۔

بی مقتی صاحب سے تر فدی شریف اور طحادی شریف پڑھنے کا شرف حاصل ہوا ہے اگر جھے سے بیسوال کیا جائے کہ دس سالہ ذمانہ تعلیم شن کون کی کتاب ہے جس ش ایک ون کی غیرہ ضری نہیں ون کی غیرہ ضری نہیں ہوگا کہ تر فدی شریف میں ایک بھی غیرہ ضری نہیں ہوگی ،ای ذمانہ میں دارانعلوم وقف و یو بند میں محدث عصر حصرت مول نا ونظر شاہ صاحب کشمیری کے درس بخاری کا براج جا ر بتا تھا،ان کا عالمانہ اور فاصلا نہ درس ہوا کرتا تھ، ہفتم کے سال ختم بخاری کی ایک مجلس میں شریک ہوچکا تھا شاہ صاحب کا خطیب نہ اغداز اور محقق نہ کے سال ختم بخاری کی ایک مجلس میں شریک ہوچکا تھا شاہ صاحب کا خطیب نہ اغداز اور محقق نہ درس واتی محور کن ہوا کرتا تھی آ ہے این تجرا کو بھی خاطر میں نہیں اے تھے ، بلکہ درس بخاری

میں شاپدسب سے زیادہ نقد ابن مجر پر ہی کی کرتے تھے ، دورہ صدیث کے سال تمنا ہوتی تقی کہ شاہ صاحب کے درس بخاری میں شریک ہوسکول نیکن مفتی صاحب کے درس کی عظمت اس قدر دل میں پیوست تقی کہ ان کاسبتی چھوڑ کر کہیں اور جانے کا سوال ہی نہیں تھا، ہاں جعمہ میں مغرب کے بعد اگر مفتی صاحب تشریف نہیں لاتے تو کھی کھی شاہ صاحب کے درس تک رسائی ہوجاتی تقی۔

مفتی صحب کے دری ترفری کا انداز ہوا ارالاتھا، حدیث کی تشری کی منظر کے ساتھا ای طرح بیان کرتے ہے کہ تقریف اسواں بی پیدائیں ہوتا تھا، بہت ہی ہی شود بخود مل ہوجاتی تھیں ، آپ غداجب انمہ کے اختلاف بیں اس پر ضرور روثنی ڈالئے تھے کہ بید اختلاف نص بینی کی بنا پر ہوا ہے یا دلائل بیں اختلاف کی بنا پر ہاس سے بڑا اطبینان ہوتا تھ ، مفتی صاحب کے مجھانے اور بیان کرنے کا انداز زالاتھا اور انداز بیں اس قدر تھی او تھ کہ بیاں مارے میں تو سے فیصد آپ کی تقریر کو ہا آسانی لکھ لیے کرتے تھے ، بلکہ بعض صاحب بی سرے ساتھوں میں نوے فیصد آپ کی تقریر کو ہا آسانی لکھ لیے کرتے تھے اور مفتی صحب کے یہاں ولائل کی بہت زیدہ فراوانی نہیں ہوتی تھی ، لیکن حدیث کی ایک فقیمی تشریح کرتے تھے کہ احتاف کا مسلک بہت مضبوط انداز میں نمایاں ہوجاتا تھا، بعض مرتبہ صرف احتاف کے ولائل بیان کروں ہے مفتی مسلک بہت مضبوط انداز میں نمایاں ہوجاتا تھا، بعض مرتبہ صرف احتاف کے ولائل بیان کروں ہے تھے اور فرماتے شوافع کے ورائل ، نمی سے معلوم کراو میں کیوں بیان کروں ہے تھی ، سبق کا صاحب کی زندگی میں عم وعمل کا برد تو ازن تھا، درس سے آپ کو غایت ورجہ مجبت تھی ، سبق کا نفوص ، آپ کی خدوص ، آپ کی پر کی قدر و قیت تھی اور ان سب پر مستراد آپ کا خدوص ، آپ کی پر کی خدر سے تھے اور فرم نے آپ کے ورز کی کو میں بیان کروں ، آپ کی پر کی قدر و قیت تھی اور ان سب پر مستراد آپ کا خدوص ، آپ کی پر کی خدوں بیان کروں ہیں کی پر کی قدر و قیت تھی اور ان سب پر مستراد آپ کا خدوص ، آپ کی پر کی فر رو قیت تھی اور ان سب پر مستراد آپ کا خدوص ، آپ کی پر کی فر رو قیت تھی اور ان سب پر مستراد آپ کا خدوص ، آپ کی پر کی فر رو قیت تھی اور ان سب پر مستراد آپ کا خدوص ، آپ کی پر کی فر رو قیت تھی اور ان سب پر مستراد آپ کا خدوص ، آپ کی پر کی فر رو قیت تھی اور ان سب پر مستراد آپ کا خدوص ، آپ کی پر کی فر رو قیت تھی اور ان سب پر مستراد آپ کا خدوص ، آپ کی پر کی فر کی کو میں کی کو میں کی کو میں کی کے دول کو میں کو میں کی کو میں کی کو میں کی کو میں کی کو میں کو میں کی کو میں کو میں کی کر کو میں کی کو میں کر کی کو میں کو میں کی کو میں کو میں کی کو میں کی کو میں کی کو میں کو میں کی ک

جن کے کردار سے آتی ہو صدافت کی مہک ان کی تدریس سے پھر بھی پھس سکتے ہیں آپ کی بعض ہاتیں آج بھی دل کی آٹھوٹی میں تگینے کی طرح بھی ہوئی ہیں اور حسین یادوں کی طرح بسی ہوئی ہیں،آپ مطابعہ کے بہت عادی تھے،آپ نے مطابعہ کواپی

زندگی کی غذا ہنا یہ تھالیکن صرف مطالعہ کی منا پر سبتی پڑھانے کے قائل نہیں تھے : بلکہ آپ کی رائے تھی کہ مطالعہ کے بعد حاصل مطالعہ کو ذہن کے خانوں بیں تر تنبیب دینا ضروری ہے اس ت تفہیم کی صدحیت پیدا ہوتی ہے، آپ کا نظریہ تھا کد کسی کتاب کو پڑھانے کے لیے شروصات کا مطالعہ کافی نہیں ہے ' بلکہ کسی کتاب کو پڑھائے کے لیے اس فن کو پڑھنا ضرور ک ہے، جب آ دمی فن کو پڑھ لیتا ہے تو اس کے لیے اس فن کی کسی کتاب کو پڑھانا آ سان ہوجہ تا ہے،آپ کا نظریہ بیتھا کہ متون کوحفظ کرنے کا اہتم م کیا جائے اس ہے فن میں درک پیدا ہوتا ہے، دارالعلوم و بوبندیش معین المدرسین کا بیک شعبہ تھ کیکن مفتی صاحب اس کے خلاف تھے ان کا نظریہ تھا کے فن کی ابتدائی کما میں وہ پڑھائےجس نے فن پڑھ رکھا ہو، قراغت کے بعد جومعین مدرک ہوجاتے ہیں وہ بچول پر تج بہ کرتے ہیں ان کا مطابعہ فن کانہیں ہوتا ہے وہ شروصات دیجوکر پڑھاتے ہیںاس لیےطلبہ کواس سے خاطرخو، ہ فاکدہ نہیں ہوگا۔،آپ نے گو بهت ی اردوشروحات لکھی ہیں 'اس لیے کہ طلبہ میں عربی شروحات کو بیچھنے کی صلاحیت مفقو د ہوتی جارئی ہے لیکن آپ اکثر کہا کرتے تھے کے سوساں بھی اردوشروحات پڑھتا رہے اس کو عم مبيل آئے گا۔ آپ كيتے تھے كەطلىر كے تين درجات بيل اعلى صلاحيت ،اونى اورمتوسط اعلی صلاحیت کے طعبہ کوفر اغت کے بعد فورا تدریس میں لگ جانا جاہیے بھم بلات میں رہ کر ا پی صلاحیت ضا نع نمیں کرنی جا ہیے اور متوسط طلبہ کو تکمیلات میں رہ کرا پی کزوری کی اصلاح كرنى جائيد اور كمز ورطلبه كو خدمت خلق كميدان بي لك جانا جائي جا اوراي وي ك تخفظ کے لیے ایک ساں کے سے جماعت ہیں جے جانا جا ہے۔ آپ کہا کرتے تھے کہ طلبہ دو طرح کے ہیں ایک جوایے لیے پڑھتے ہیں اور ایک ماں ب پ کے لیے پڑھتے ہیں ، مال باپ كے ليے جو يا صف كے ليے مدرس يس آت بي وه يات بين يا صف تيس ميں ، يعنى صرف پڑے دہتے ہیں اس لیے طلبہ کو ، ال باپ کے لیے تیس اسے سے پڑھٹا جا ہے۔ فراخت کے بعد بھی مفتی صاحب ہے گاہے برگاہے ملاقات ہوتی تھی، آپ کی مجلس ما مطور برعلمی مجلس جوا کرتی تھی ، آسیہ بھی بھی دارالعلوم حبیراآ بادیش ختم بخاری کے ليتشريف ات سے،اى طرح جمية علىء كم مدد فليد من بھى آب تشريف است سے

مقبول جو ہوں شاہ میں مقابل تو بہت ہیں آئینہ کے ماند ہیں کم دل تو بہت ہیں

وه جانثارِ علم شریعت نہیں رہا

حضرت مولانامفتى سعيداحمرصاحب بإلن بورى رحمة الله عديث الحديث وارانصوم ويوبند

مولا ناوس الشقاسي سدهارته تكري

الفاظ کی دنیا میں لکھنے، پڑھنے اور کہنے کے لیے تویہ چند حروف سے مرکب ایک نام ہے، لیکن معانی کی دنیا میں ''بحر علوم کا ماہر شنا ور، بیش قیمت ہیر و، نکات ومفا ہیم سے پُر نزینہ صدف، تحقیق تفہیم کا آفتاب ضوفشاں''سے تشریح سیجیے تو شاید شخصیت کا ایک گونہ سیجے تق رف ہوسکے۔

لیکن ب بیردش آفآب غروب ہوگیا، وہ دنیا ہے اس طرح رخصت ہوا کہ متعلقین ومعتقدین کے اوس ان کم ہوگئے، کس نے سوچا بھی ندتھا کہ اس نا گہائی اور نا قابلی یعنین حاوث کی گزنداس طرح سبنی ہڑے گی، زندگی بھرعلوم شریعت کا ورس دینے والد انسان جاتے جاتے بھی ورس ویٹا نہ بھولا، پراس مرتبہ کسی کتاب کا بیانی ورس ندتھا، کوئی علمی اشکال بھی نہیں اور نہ بی کوئی نفتی مسئلہ، اس وفعہ درس تھا آخرت کا، و نیا کی حقیقت کا، وہ بھی عمی طور ہر، کہ ن

یہ ون کھیل ہے اور کھیل بھی ہے چند لمحول کا نظر جو کچھ بھی آتا ہے اے خواب گراں سمجھو ورس بھی عبرت سے بھرپور نفیحتوں کا ایک جہان لیے ہوئے، زندگ بھرجس فرخیرہ صدیث کی زبان سے تشریح کی آتی آئی و خیرہ سے پُٹن کرایک صدیث کی ہے زبانی تشریح کی صدیث ہجھے اول ہے "ای الله لا یقیس العلم انتراعا ینترعہ من العبادء ولكن يقبض العلم بقبض العلماء"

بقیناً آپ نے سمجھ دیا کرد نیا سے علم کیسے رفصت ہوتا ہے؟ اور بہت خوب سمجھایا کہ عالم کی موت ہے، اور علم کی موت تیرگی ہی کہ عالم کی موت تیرگی ہی ساتھ الدتی ہے، اور علم کی موت تیرگی ہی ساتھ الدتی ہے، چنانچہ'

تا بدامکان نظر ہے تیرگ چھ ٹی ہوئی تیرگی اور تیرگ بھی موت کی چھائی

آپ اپنی ساری خصوصیات سیٹے عالم ایں ہے عالم آل کی سمت کوج کر گئے ، عالم من کوج جوڑ عالم ووام کو اپنا مسکن بنالید ، مسکراتے ہوئے بشتی مسکراتی و نیا کے باس بن گئے کے وقت بوری استخد الله إمر أسمع منی مقالتی محفظها و وعاها و آداها کے مسل سمع "کے آپ بجاطور پر سخی بین ، پر میمال شجائے گئے ایسے ہیں جو بی کے آب کے ماندر کر پر در ہے ہیں ، میک رہے ہیں ، میمال فرزانوں کی ایک و نی ہے جن کے ماندر کر پر در ہے ہیں ، میک رہے ہیں ، میمال فرزانوں کی ایک و نی ہے جن کے ماندر کر میں اب ندی ہے ، ندائل کے ملئے کے ، خارمان کی رہ نول پر باد باریسوال آتا ہے۔

کی ہوااے وفت ان ٹاہے کیوں چھایا ہو؟ زمزمد کیوں رک گیاہے، تاباب آیا ہوا؟

جَبُداً تَكُمُولِ كَا حال اورسوال بير ہے كه:

حسرت نظارہ بن کر آنکھ وقف جوش ہے سکی رخصت ہے ہیہ ہم ہے ۔کون یول رو پوش ہے؟

اور ایس کیول نہ ہو جب کہ دنیہ جمریس سے مقتقدین ومستفیدین کے علاوہ بزر رول کی تعدادین آپ کے سے اور ایس کیول نہ ہو جب کہ دنیہ جمریس سے مقتقدین ومستفیدین کے علاوہ اب وہ آپ سے سے سے سے جوئے نقوش کو رہنما بنائے ہوئے علی میدان بیل جی ، انہول نے زندگی کی نہ جانے کئی انجھی ہوئی تھیں۔ لیمول بیل اس طرح سیجھتے ہوئے دیکھ اور سنجس کی کوئی ظیر نہیں ، نہ جانے کتے بھی اعتراف ت واشکال سے کا طل آپ کی زبان ہے اس انداز

میں منہ جیسے یہ ابتدائی درجات کے معمولی مسائل ہوں ، آپ اُنہیں سادہ سہل اور انتہائی پروقارزبان میں تفہیم کے وہ گرسکی گئے جوکسی اور در پینیس ملتے اور آج بیساری چیزیں خواب بن گئیں تیتجنا وہ بربان حال وقال یوں شکوہ کٹاں ہیں رہنما بن کرحدِ منزل پدلے جائے گاکون؟ بیکسان راہ ہتلاؤ کہام آئے گا کون؟

13)

ہم گر مان شوق سے ویکھنے چلیں؟ سررائے بین نقشِ قدم ویکھنے چلیں؟

سیسب ایک طرف اور دارا العلوم دیوبند کا در دوغم ایک طرف جہال قدرت نے علم وفن کی وہ فضا میسر کی جس نے آپ کو زندہ جا دید بنا دیا ، دنیا کے کونے کونے میں آپ کا نام گونجا، دنشیں آ واز پہنی ، دارا العلوم کے مسیر حدیث کی حالت زار اس پر مستز اد، جس مستد پر بیٹی کر "ای حصح الکتنب بعد کتاب اللہ" کی وہ تشریح کی کہ "نے وہ 12 الحقیم جلدوں میں قار تمین کے لیے ایک تحذی شکل میں منظر عام پر ہے ، اسی مستد پر بیٹی کر تر ندی شریف کا وہ محد ثانہ ور ک کے لیے ایک تحذی شریف کا وہ محد ثانہ ور ک کی دیا کہ 8 جندوں میں اس کی تقریر ذریکوں کی زیر کی میں اضافہ کر رہی ہے ، بی تو خاص مسیر حدیث کی بات تھی ، اس کے علاء تقریباً نصف صدی تک پورا دارا العلوم آپ کے علمی مسیر حدیث کی بات تھی ، اس کے علاء تقریباً نصف صدی تک پورا دارا العلوم آپ کے علمی زمز موں ہے کہ سننے دالوں کے کان جیرت میں ہیں ، ان کا سواں ہے کہ

زمزمول ہے جس کے لذت گیراب تک گوٹ ہے۔ کیاوہ آواز اب ہمیشہ کے لیے خاموش ہے؟

یدا لگ وت ہے کہ دار انعلوم دیو بندیش آپ اپنی اس طویل ہے لوٹ خدمت کے متعاق برملا ہیں کینے کاحق رکھتے ہیں :

> رَکْسِ ہے ہم سے قصد مہروو فا کہ ہم اپنی وفا کارنگ ترے رخ بیمَل کے

آپ کی قلمی و آسینی خدمات ہوں یا تقریری وہیانی، ایسانیس کے صرف دارالعلوم دیو بندیا ہندوستان تک ہی اس کے فیوش محدود ہوں ' بلکہ قدرت نے سات سمندر پارٹک کے افراد کوان سے محظوظ کیا، احادیث کا درس ویا، بیانات اور تقریریں سکیس، فحدین کے جوابات دیے، انہیں قرآن وسنت کے حقیق مقام ہے آشنا کیا، ان کے سامنے اسلام کا تھے اور سیا تعارف چیش کیا، فریضہ دعوت وہلیغ ہے بھی کنارہ کش نہوئے۔

> تیرے لیے شے مشرق ومغرب بچے ہوئے اے نافد بہار، دل وجاں لیے ہوئے

ميں جہاں بيضاء و ہيں ميخانہ ہے

ليكن بائے افسول كم آج.

وه جا ٹارغلم نثر بعت نہیں رہ وہ آشنائے جادہ حکمت نیس رہ

آپ نے اپنی ذندگی میں لکھ اور بہت لکھا، پڑھا اور بہت پڑھ، محنت کی اور خوب کی ، بھلا بتاہیۓ اوارالعنوم کے زیات تعلیم میں افقء کے س ل حفظ قر آن کھمل کیا ، وہ بھی صدر گیٹ کے چہوترے پر بیٹھ کر ، اب اے قرآن پاک کے تئیں کچی بحنت اور محبت نہیں تو اور کیا کہا جائے ، تنا ای نہیں درسیات مل لگن ، مطالعہ و مذاکر ہیں دلچین کا ریب کم کہ دا رالعلوم میں مسجد قدیم کے پاس رہائش ہے ، ور دار جدید کی شکل دیکھیے ہوئے گی مہینہ کا عرصہ بیت جا تا ہے ، جبکہ سجد قدیم اور دار جدید کے مابین صرف نو درہ کی تمارت حائل ہے۔

کھاا تنا کہ تعداد یں تو بیا کتابیں ہے کے قلم گہر یارے شائع ہو پھی ہیں جو جن ہیں تفییر قرآن، شرح بخاری، شرح بر ندی، شرح بجۃ انتدائیات وہ کتابیں ہیں جو بلام بالفہ تہنا کتا وکیفا سیکروں کتب کے قائم مقام ہیں، لکھنے پڑھنے کا یہ سلسدزندگ کے آخری سائس تک جاری رہا، ہے کا ایک جمد جہاں اس حوالے ہے آپ کی زندگی کا سکنیدوار ہے وہیں طالبان علوم نبوت کے لیے تھیجت آمیز بھی، چنانچ موقع ہموقع آپ فرمایا کرتے تھے وہیں طالبان علوم نبوت کے لیے تھیجت آمیز بھی، چنانچ موقع ہموقع آپ فرمایا کرتے تھے موتا ورطے کرلیا ہے کہ اس قبر ہیں ہی ٹا نگ کھیلا کرموؤں گا۔

گویا آپ کی پوری ذات تحریک وقمل ہے عبارت تھی، کیکن سن ندس باعمل شخصیت ہے، ندتحریکی ذات:

آئے گا کون راہ دکھائے کے واسطے

سینے میں آرزو کو جگائے کے واسطے

اٹھے گا کون سوز بردھائے کے واسطے

اُک طمع جاں گداز جلائے کے واسطے

اللّذرب العزت ہم سب کوحفزت مفتی صاحب رحمۃ اللّہ علیہ کی اس تصبحت پرعمل کرتے والا اور آپ کے فیوش کوعام کرنے والا بنائے اس ثبن پارب العالمین

مولا نامفتی سعیداحمد صاحب پالن پورگ ایک نا درهٔ روزگارفقیه ومحدث کی رحلت

مولا نامحمه عارف جیسلمیری ناخم اصلاح موشره جمیه علاه الدهمیات کا

کل راسته مولانا قاسم صاحب یالن پوری منبجر مکتبه حجاز دیوبند نے واٹس ایپ کے ذریعے اپنے والمد ما جدا ورکئی نسلوں کے کام باب ومثالی استاذ حضرت مول نامفتی سعیداحمہ صدحب یالن اورگ کی شدت علالت کی خبر دی تھی، احقر ان دلوب ، لیرکوشلہ ، بنجاب کے الفلاح پیکک اسکول میں کورٹائن کی میعاد بوری کررہاہے اور کتا بیں ہم راہ ندمونے کی بنا پر والسابيكي برقى تحريرين بى زياده ترزير مطالعه ربتى بين مفتى صاحب كى عادات كى اس خبر ہے وں پر یک جمیب می کیفیت طاری ہوئی اور مختفر مختفر و تنفے ہے محض ای نیت سے واٹس ایپ کھولا کہ مفتی صاحب کی صحت کی ہابت شاید کوئی تسلی بخش و، میبرا فزاخبر موصول ہو؛ مگر ہر دفعہ ما ہوں کن خبریں ہی موصول ہوکر دل کی وھر کنیں جیز سے جیز تر کرتی رہیں،خلاف معمول وورانِ تر اور مج بھی ایک دوتر و بحوں میں اس نیت ہے واٹس ایپ دیکھا بخوض رات کے نقریباً بارہ ایک بجے تک وائس ایپ سے جے رہنے کے بعد، اللہ کا نام لے کر بستر کارخ کیا، آخرش صبح سات ہے کے قریب جومو بائل کھولاءتو ہر طرف سے بیے کرب ناک خبریں آرہی تھیں کہ آج بدروز منگل بدوقت اشراق استاذ الاساتذ وحضرت مولانا مفتى سعيد احمد صاحب يالن یوری شیخ الحدیث دارانعلوم دیو بندمینی کے بہیتال میں انتقال فرما گئے ،اس خبر ہے ان کے بزار ما معتقدین و متعلقین اور شاگردان ومریدین کی طرح اس عاجز کوبھی بے صدصدمہ ہوا اورهب توفيق بصال ثواب كااجتمام كيا كيا- اس دور قطة الرجال بين مفتى صاحبُ كاه جود واقتى أيك عظيم خدا أي نتست تفاءتهم و عمل کے مقام بلند ہر فائز ہونے کے باوصف تواضع ولٹہیں اور شفقت وہم دردی ان کی اصل شناخت و پیچان تھی ،اس راقم کو دارانعلوم دیو بند کے تین سالہ زیانۂ طاس علمی بیس و رہا ان کی قیام گاہ پرے ضری کا شرف حاصل ہوا، میں نے پچھ عرصہ بیرون کونلہ ویو بند کی شاہ مارو مسجد میں امامت کی تھی ہفتی صاحب کا مکان یہاں ہے قریب ہی واقع ہے اور اس زمانے میں وہ جمعہ کی نماز کے لیے ای مسجد میں تشریف لایا کرتے تنے ایک وفعہ نماز جمعہ کے بعد انھوں نے مجھے طلب فرمایا اور جمعہ کے دوسرے خطبے کے جنس جملوں کوآ تندہ منہ پڑھنے کی نفیحت فرمائی ،ای پراکتف نہیں فرمایا ،بل کہ جس کماپ کے حوالے ہے میہ خطیہ پیش کیا گیا تھا، باضا بطه اس کتاب کومنگوایا ،وراپنے وستِ مبارک ہے ان تمام جملوں پر قلم تھینچتے ہوے فر ما یا کہ مؤنف کتاب نے یہ چند جملیں قال رسول انقد کے بعد ایسے لکھ دیے ہیں، جن کا اصل حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے، بال باقی جملے واقعی سب حدیث میں منظور ہیں، اس لیے انھیں پڑھاجائے اور کلم زوجملوں کو پڑھنے ہے اہتمام کے ساتھ بچاجائے ؟ تا کہ غیرحدیث کا حدیث کے ساتھ التباس شہو، مجھے اچھی طرح بادے وہ گری کا زیانہ تھا اور انھوں نے صحن مسجد کے کنارے دھوپ ہی میں کھڑے کھڑے بیاصداحات و گفتگوفر مائی اور پھریا پنج ویں منٹ کے بعدائیے قدیم معمول کے مطابق وہال موجود سائل حضرات کی مدوفر ماتے ہوے اینے مکان کی جانب بڑھ گئے تھے۔

ان کی خدمت ہیں حاضری ہے ملی و روحانی بہر دو اعتبار ہے ہزا فاکدہ ہوتا تھا، جدالعصر منعقد ہونے وال ان کی اس مجلس ہیں طلبہ اور علاء یہ کمٹرت حاضر ہوتے تھے اور ہرشر یک مجلس حسب توفیق دامن مراد کھروا پس ہوتا تھے۔ علمی ، سابقی، معاشرتی ، دعوتی و تبلیغی اور ملکی و بین الدقوا می ہرطرح کے سوالات ان کے سامنے پیش ہوتے اور حضرت ان کے جواب میں بڑی گراں قدر اور چشم کشابا تیں اور تھیجیں ارشاد فریائے۔

لدر کی افعنی اور دینی و وجوتی خده ت کے علاوہ ان کی حیات کا ایک حدورجہ

نمایاں پہبوامر یامعروف وتھی عن انمئکر تھا، وہ جس چیز کود لائل کی رو سے تعط بجھتے ،اس کی کھل كر تر ديد فرماتے تھے اور اس كے ليے بڑے ہے بڑے مجاہدات سے بھى گريز نہيں فرماتے تنے ان کا بداصول اینوں و بریگانوں اور شناسا وغیر شناسا سب کے ساتھ کیک طور بر نافذ تھ، مسلک و بو بندے معسین میں درآنے والی کمیوں پر بوری صفائی سے بوان اورمسلک و مشرب کی سے نے وحاظت کے طریقے بھی ناان کا ایک لائق تقلید کا رنامہ ہے، اس ملسے کے واقعات ال کی مطبوعہ تقریم وں وتح برول میں ملاجظہ کیے جا کتے ہیں، چندساں قبل کیک لائق صداحتر ، م عالم وین نے قرآنی آبت رینا دابعث بھم رسول محم مظاملیهم او دویر تھیمالخ کی تشریح کرتے ہوے بڑے ہی مال دمبر صن علمی انداز میں سیاست اور اسلام کے باہمی تعلق پرروشنی ڈان تھی اور ملک بھر ہے تشریف لائے ہوے جیرعهاء نے اس خطاب کودل کے کا ٹو*ل* ے منا تھا، آخریش صدارتی خطاب کے لیے حضرت شنخ الحدیث مفتی سعیدا حمرصاحب کو دعوت استیج دی گئی میٹ نے ان مرحوم ہزرگ کے خطاب کو بلندالفاظ میں سراھنے کے ساتھ ساتھ وان سے ہونے ہولی ایک فروگذوشت سے سامعین کو کا دکیا ، عمل خاص مشکل طلب اورصبرآ زماہے بلیکن امر وافغہ یمی ہے کہ بیمزاج ونداق ایورے اسلامی معاشرے پی زیادہ ے زیادہ عام ہوتا ج سے اور اس مزاج و غدال کے حال افراد کی ول سے قدر کرنی جا ہے، برمرمنبر حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدرصی بی کے اپنی معروضات پر نفتہ کی اجازت و پینے کے واقعات میں بھی ہمارے سے ای جانب دعوت ممل ہے۔

دورہ صدیث سے فراغت کے بعداحقر نے ایک سال کے لیے تحفظ تم نبوت اللہ سال کے لیے تحفظ تم نبوت وارالعلوم کے شعبے میں داخلہ اللہ تھے اس لیے برس برس سے بیانظام چلا آ رہا تھا کہ اس شعبے میں داخلے کے خواہش مند طعبہ کو تقریری وتح بری امتحان کے لیے حضر سے مفتی صاحب کے گھر لے جابی جا تا اور پھر حضرت تحقی صاحب کے گھر نے جابی جا تا اور پھر حضرت تحقی صاحب کے گھر اللہ عالی تا تا ور پھر حضرت تحقی صاحب کے گھر اللہ تا تا ور پھر حضرت تحقی میں داخلے کو منظوری عنامت فرا ملے کہ درخواست داخل کی ، تو چھے بھی اس مرصلے فرا مات داخل کی ، تو چھے بھی اس مرصلے

ے گرارا گیا ، اعتدعم دراز فر ، ہے امیر البند حضرت مولا تا قاری محد حثان صاحب منصور پوری دامت برکاتیم استاذ صدیث دارانعلوم دیوبند وصدر جمعیة علائے بندگی ، وہ ہم چند طلبہ کو بعد العصر حضرت من ستان صاحب کے گھر لے گئے اور پھر حضرت کی تائید و تصدیق کے بعد ہمارے واضلے کو منظور کی دی گئی ، اس حقیر کے لیے بدایک سعاوت کا موقع تف کداس کی شکت تحریر کو حضرت مفتی صاحب نے من حظ فرمایا اور اس کی ہے ربط و ضبط لسائی معروضات کو بھی ساعت فرمایا ، اس بادگار کردگی پر دیر تک ساعت فرمایا ، اس بادگار کردگی پر دیر تک ساعت فرمایا ، اور ان بر کھی خوروخوش ہو تھا۔

کل ہند جنس تو فارم ہے انجام دی ارانعلوم دیو بند کے بلیٹ فارم ہے انجام دی گئیں ان کی خدمات کا ذکر ، یک مستقل مقالے کا متقاضی ہے ، علامہ انورش ہ تھیں گی طرح ہم ہمار کی خدمات کا ذکر ، یک مستقل مقالے کا متقاضی ہے ، علامہ انورش ہ تھیں تو ہمار ہوں ہے کھل طور پر ہمار دائق وہ ہو ہوں اور قادیو نیت کی نسبت پر واقف و آگاہ دہ اور زمانیہ صحت میں انہوں نے شخط خور ہو اور قادیو نیت کی نسبت پر ملک کے دور دراز کے متفرق علاقوں کے اسفار بھی فرمائے ، انھوں نے ہاہم کا مکمل احس سی ملک کے دور دراز کے متفرق علاقوں کے اسفار بھی فرمائے ، انھوں نے اہم کا مکمل احس سی عوض ایک پیسہ بھی دارانعلوم ہے وصور نہیں فرمای ہیں تش کے بوجوداس اض فی خدمت کے عوض ایک پیسہ بھی دارانعلوم ہے وصور نہیں فرمای پوزیش اس زمانے میں اس درجہ کم زور تھی ایک دور دیمی نوت اور خود کے مطابق ان کی اقتصاد کی پوزیش اس زمانے میں اس درجہ کم زور تھی کہ کر جاتی تھی اور تھر بہا ہم مہینے کے آخر میں نمیس خرور کی اخراجات کی تخیل کے لیے قرض لین پڑتا تھا، جب بہتدری وہ آزمائش دور رخصت ہوا اور مکتبہ جو زویو بند کے قیام کے بعد مائی عالات مائی رشک بنے تو آپ نے دور دور مصت ہوا اور مکتبہ جو زویو بند کے قیام کے بعد مائی عالات مائی رشک بنے تو آپ کے متعلقہ جامداش فیدرائدر سورت اور دارالعلوم دیو بند سے لی ہوئی وہ تمام تر شخو اہیں بھی متعلقہ واروں کووا پس کرویل ہوں کی وہ تمام تر شخو اہیں بھی متعلقہ واروں کووا پس کرویل ہوں کو وہ تمام تر شخو اہیں کرویل ہوں کے وہ دور کو سے میں ہوئی وہ تمام تر شخو اہیں بھی متعلقہ وہ دور کو بند

فدائے ملت حضرت مولانا سیداسعد مدائی کی تحریک بر ۱۹۷۷ عیسوی میں دارالعلوم و یوبند میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے ایک عالمی کا نفرنس کا انعقاد عمل میں سیا

تھا،مفتی صاحب ؓ اس کا نفرٹس کے خصوصی مقررین میں مر فہرست مجھے اور کا نفرٹس کی منتجہ خیزی وکام یالی میں اس دور کے دیگرا کا ہر کے علاوہ آ پؓ کے دوررس مشور وں اوران کی شبت تجاویز کا اسای هند رہا تھا،اس کانفرنس کے موقع برکل ہندمجلس تخفظ فتم نبوت کے نام سے وارالعلوم ويوبنديس أيك مستقل شعيه كا قيام ثمل مين آيا اور بدا نفاق آرا حضرت مفتى سعيد صاحب اس کے ناظم اعلی منتخب ہو ہے اور دیا بھر ہیں اس انتخاب کوسرا ہا گیا ، ریشعبدا ہے ناظم اعلى حضرت مفتى سعيدصا حبّ اورناظم حضرت مولانا قارى محمدعثان صاحب منصور بورى مظلم کی زیر تکرانی بشروع دن سے این ابداف ومقاصد کی تحییل میں سرگر م عمل ہے، مظ برعوم سهار نپورا در دا رابعلوم دیو بندسمیت ملک و بیرون ملک تحفظ ختم نیوت کیجاذیرز ریل خدیات انجام دینے والے مبلغیں ومقررین کی ایک بوئی تعداد ہے،جس نے اس شعبے سے تربیت حاصل کی ، ناظم اعلی ، ناظم اور دیگرمنظمین دارالعلوم کےمشورے سےاس شعبے کے تحت ملک مجریس بے نثارتر بی_{نگی}مپ منعقد کیے جانچکے ہیں، جن میں حصرت مفتی سعید صاحب اور فارتج قادیانیت مول نامحمراساعیل صاحب مثل جیسے جیل القدرا کا برعلاء پورے اہتم م کے ساتھ شریک ہوتے رہے ہیں اور یقیناً بیان کی جبد مسلسل اور ان کے خلوص ولٹہیں کا متیجہ ہے کہ آج ملک کے ہرصوبے بیں ایسے افراد واشخاص موجود ہیں، جنھوں نے تحفظ ختم نبوت و روقادیا نبیت کواین زندگی کا اصل مشن بنام مواہے اور جن کی خدمات کے اثر ہے قادیا نبیت کا النيظ چره قريب قريب برجگ ب نقاب او چاك ب

مفتی صاحب نے اس میدان میں اس فی دونوں اعتباد ہے جمر پور حقہ برہ وہ استہاد ہے جمر پور حقہ برہ وہ انجری میں دارالعلوم دیو بندگی جانب ہے تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر دس روزہ تربیق کیمپ منعقد کیا گیا تھا، جس میں زیدہ تربیانات مولانا اساعیل صاحب کی ہوئے ہوئے ، تربی روز کی سخری نشست میں مفتی سعیرصا حب کا خطاب ہوا تھا، جس میں قادیا نیت کا تعارف اوراس کے تعاقب کا طریقہ شرح وسط کے ساتھ چیش کیا گیا ہے ، بیان کی اہمیت کے قش نظرا ہے اس وقت نبیب ریکارڈ نے نقل کرے ، کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع

كروي تفداور المندرختم نبوت اور قادي ني وموسدا كنام ساب تك ال كتاب كي كل ایڈیشن ٹر گئے ہو چکے ہیں، جواس کی عنداللہ وعندالناس مقبولیت کی دلیل ہیں۔ ۱۳۹ہ جحرمی میں وارالعلوم میں متعقدہ دوسرے تربیق کے بیام بھی مفتی صاحب بنفس نفیس شریک رہے تھاورحاضرین کوآپ اے بیانات سے برانفع ہواتھ،اس دوسر کےمپ بیل اصل مرلی کی حیثیت ہے یا کشان ہے حضرت مولا ٹامنظوراحد صاحب چنیو کی تشریف لائے اور انھوں نے اس موضوع پر کئی فیمتی محاضرات پیش فرمائے تھے،اس کیمپ کے، فلٹام پرحضرت چنیو ٹی کے افا دات کو کتابی شکل میں شائع کرنے کی بات سامنے آئی ،تو بیا ہم کام بھی حضرت چنیو فی اور حفرت مفتى سعيدصاحب كى ربنمائى بيس مفتى تحرسلمان صاحب منصور بورى دامت برکاتہم نائب مفتی واستاذ حدیث جامعہ قاسمیہ درسہ شاہی مراد آباو نے انبی م دیا، کتاب کے شروع میں مفتی صاحب کامعو، تی پیش لفظ شامل ہے، کیاب کا نام" ردمرز ائیت کے زریں اصول" بھی مفتی صاحب بی کا تجویز فرمودہ ہے، كتاب بيل چندمقان ب پرترميم بھی حضرت مفتی صاحبؓ کے قلم سے کی گئے ہے، یہ کتاب اپنے موضوع پر بک او جواب کتاب ہے اورونیا مجريس برملغ تحفظ فتم نبوت كي ليه فاصيل چيز بن جواكى به حداس موضوع ير بمفلث بهى مفتی صاحب ی کفلم سے نکے ،ورعوام وخواص میں وقعت و پیند بدگی کی نگاہ سے دیکھے گئے،اس سب کےعلاوہ علمی خطبات اور آپ کی دیگر نصانیف میں بھی اس عنوان پر بردا لیتی تی ذخيره موجود ب-اللدكي شان كهاييز آخرى خطب مين بحى وه امت مسلمه كوايمان بالغيب و عقید و مختم نبوت کی ایمیت کے ساتھ ساتھ فتنہ قادیا نیت کے دجل وفریب سے آگا ہی دے کر اک فاقی د نیاہے رخصت ہوئے۔

قادیا نیت کے علاوہ دنیا بھریس جننے ایسے فرقے و فننے ہیں، جوشر بھسیت محمد میہ سے کسی بھی اعتبار سے مزاحم ومتصادم ہیں،ان سب پر حضرت کی بڑی گہری نظر تھی اوروہ وق فوقی ان کارر بھی فر ماتے تھے۔

مفتى صاحب كاشبرة آفاق ملك تدريس،ان كى بناه ميى صلاحيت اورحديث

وفقد یران کی کائل وکھل دسترس علمی و دینی دنیا میں معروف ومسلم ہے اور ریادہ تر آپ کے تعارف میں ان چیزول کا ذکر کیا جا تا ہے بلیکن هلیقت واقعہ بدے کران کی ذات وشخصیت اس تعارف ہے کہیں بدئدتھی جمہمان ٹوازی مصلدری ،وورقریب کے رشتے دارول کا تعمل خیال اور بدوقسعه ضرورت ان کی مالی معاونت واور وواحفاداور برادران و متعلقین کی تعلیم وتر بیت کی مجریدرکوشش ،اوقات زندگی کی تکمل حفاظت ،مشتبه ذرا نع آمدے احتر از ،مسلک ومشرب بر تصلب کی حد تک استفامت، صلفهٔ بیعت میں شال سینکڑوں مریدین کی اصادح و تربیت ،قر "ن کریم کی تلاوت وتضمیم اوراس کی تشریح وتفسیر ہے عشق کی حد تک تعلق 'بیاوراس جیسے متعدد عنادین ہیں، جن کے تصیلی ذکر کی حاجت مستقل سوائے حیات ہی ہے پوری ہوسکے گی ، وہ حفاظ وقر اءاور علی ء ومفتیان اور مقررین ومصنفین ہے بھرا پراایک لائق رشک خاندان چھوڑ گئے ہیں،امید ہے کہان کی مقل سوائے عمری کا جدری فیصد میاج نے گااور پوری طنت کی جانب سے ریفرغل کفابیادا کیا جائے گا۔ وہنچے معنوں میں مجموعہ عنوم وفنون شخےاوراسلامی علوم براضیں اعلی درہے کا عبور حاصل تف مشایر ہی کوئی دینی علمی کوشداید اوگا جس برانھوں نے بول یا لکھا نہ ہو۔علوم ول اللّبی و نا نوتوی کی تسہیل وتشریح کا کام مختلف اہل علم نے انجام و یا اور ان سب حضرات کی اس سیسلے کی کوششیں بڑی قابل قدر ہیں ،مفتی صاحب اس طبقے کے ایسے مثاں قرو ہیں، جنھوں نے شاہ ولی اللہ اور حضرت نا نونؤ ک کی کتب وا فا دات کو زمانی اسلوب عطا کیااورعہد حاضری علمی ودینی برادری کی سطح ہے قریب نزر وکرآ ہے ٹے ان اکا برکی کتب ہر ا يک جامع تعليقات يا حر يي وارد وشروح څلم بندفر ما کيل جنھيں عالم اسدام بين قبول عام حاصل جوااور جن ہےا قادے واستفادے کا دائرہ اللہ تعالی کے فضل وکرم ہے روزافزوں ہے۔ بیے تاثر اتی مضمون آپ کی کتب پرتیجرے دران کے تعارف کا ظاہر ہے تحمل نہیں ہے؛ تاہم رحمة اللدالواسعة كے شائع مونے ير، وارالعلوم ويوبندكى جانب سے ان كے نام جوتبنيتى خط جارى ہواءا سے بہاں درج کیا جاتا ہے کہ ا کابرعلاء کی ظریس آپ کے مقام بلند کا پید لگانے کے ليے بيكتوب أيك عظيم ترشهادت ہے۔

مول نامرغوب الرحمن صاحب بجنوری قدس سره سابق مہتم دارانعلوم و یوبندآ پ کے نام رقم طراز بیں

الجامعة اراسلامية دارالعلوم ديوبرکد (الهند) ليم الله الرخم مكرى ومحترع می حضرت مورد تامفتی سعيداحده، حسب پالن پوری زيد مجد کم 1 السلام عليم درجمة الله ديرکانه

مجنس شوری منعقدہ ۳۱۳ اس اسفرائمظفر ۳۲۵ ججری کی منظور شدہ

تجويز كامتن ارمال خدمت ها

تجويزه باجازت صورا

وارالعلوم دیویند کے اپناز استاذ حدیث حصرت موانا تا مفتی سعیدا تھرص حب پالن بوری زیدجید کم نے مندائیند جیت الاسلام حضرت شاہ وئی الندے حب محدث وبوی رتمت الله عید کی شاہ کارتصف ججة الله الباللہ کی تشریح وتو ضبح بنام "رحمة الله الوصعة" کا جوعظیم کارنامہ انجام دیو ہے محلس شوری مول نا موصوف کو اس عظیم علمی خدمت پر مبارک یاد جیش کرتی ہے ۔ حضرت شاہ صحب رحمة الله علیہ مشرطوبی کے اصل اصل ہیں، جس کے برگ و بارا کارو بویش اور مختسیں وارابعلوم و یوبند ہیں۔ حضرت شاہ صاحب کی اس عدیم المثال تصیف کی عظمت کا اعتراف کرنے کے باوجوو اس حسرت شاہ اس حساستان وہ علی اگر المار میں میں المار تھا۔

حفرت مفتی صاحب نے پوری جماعت کی طرف سے قرض کفانیہ او کیا ہے اور پوری جماعت کی طرف سے شکر میہ تحسین کے مستحق ہیں۔ اللہ تقال موں ناموصوف کی عمر بیل برکت عطا قرہ میں اوران کے ور بعددار العلام ور پوری است کوفیض بیاب فرمائیں۔

مرغوب الزخمن عفي عنه

مهتم دارالعلوم و بوبند ... ۱۱-۲_۱-۴۱۳۱۹ چري

ہاتیں ان کی یاد رھیں گی

مفتى صدحت كي طبيعت ميل بلكا بيلكا مزاح بهي شامل تفي جس كا ظهار دوران ورل بھی ہوتا تھ اور زیادہ تر آپ کی بعدالعصر کی مجس ہیں یہ چیز دیکھنے کوملتی تھی، آیک دفعہ نم إعصر كے معاً بعد ميں حاضر خدمت موا ، تو آپ كے دومعصوم يوتے آپ كى كود ميں كھيل رے تھاور آپ ان سے پیار بحری یا تیل کررہے تھے جب آپ لیٹ گئے اور میل نے آب کے باؤں دبانا شروع کے بتو وئی دونوں پوتے اندر سے پھر دوڑے ہوے آئے اور آپ ے چیٹ گئے ،اس وقت مفتی صاحب کے بننے اورائیے پوتوں سے بی رکرنے کا منظر جیسے آج بھی ہمتھوں کے سامنے گھوم رہ ہے ، القد تعالی نے انھیں بڑے دعب داب سے توازا تھا، ہر کہ و مدان ہے گفتگو کرتے ہوئے جیکی تاتھ الیکن احقر کے چند رفقائے درس اس کلیے ے كافى حدتك مستنى يتھے جنس و كيھ كرمفتى صاحب كى طبيعت كل اٹھتى تقى ، ويك رفيق يولى کے کسی ضلع کے یاشندے ہتے، جن کا نام ومقدم اب محفوظ ندر باء و ہلکی وعالمی اہم خبریں مفتی ص حب گوسنای کرتے تھے مفتی صاحب ایٹ مجلس میں بھیں دیکھ کرمسکراتے ہوے اکثر فرہ یا كرتے تھے كہ تجھے توروزمر وكى خبريں يڑھنے كى فرصت نہيں ،البت يہ بيراا خيارہے ، جوروزان آ کرساری اہم خبریں مجھے سنا جاتا ہے۔ دوسرے رفیق گرامی مولانا عبدالوحید جیسمیری حال مقیم ہونے مہدراشر تھے،جواحقرے پہلے ایک عرصے تک معجد شاہ مارد کے امام رہے تے،آپ ان ے کافی بتکاف تے،رفیق محترم شروع شروع میں کآب دیکھ کر جمد کا خطبہ یڑھا کرتے تھے مفتی صاحب ٌنماز جعد پہیں اوا فرمایا کرتے تھے اور ہر جعد کو وہ ہمیں کوئی تا . کوئی نفیحت بھی فرمایا کرتے تھے جمکن ہے ان کا میمعمول قدیم سے چلا آ رہا ہواور ہم سے پہلے کے اس مسجد کے ائمہ ومؤ ذنین کو بھی ان کے ملفوظات وارشادات سے استفادے کا شرف حاصل ہوا ہو،ایک دفد تماز جمعہ کے بعدر فین محتر ممولا ناعبدا بوحبیر جیسلمیری کو بلایا اور فرمایا که آئندہ جمعہ کو کتاب دیکھ کرخطبہ پڑھا آتو ہیں اپنی اس چیٹری سے تیری اچھی طرح مرمت کرڈ ابوں گا اور یہ بھی فر مایا کہ '' نندہ جمعہ کو پیل منبر کے سامنے مؤ ذان کی جگہ برمیشوں گا

اور میری اس باسته کی عدم تقیل کی صورت میں عبید کا بیٹس و بین سب کے سامنے انجام پائے گا، رفیق محترم نے لگ لگا کر بیفتے بحر میں ووجو میل خطبے انجھی طرح یو دیکے اور آنے والے جعمہ کو بہت اجتھے انداز میں خطبہ بیش کیا، جمعہ کے بعد مفتی صاحب نے خوشی کا ظہار فر مایا اور اپنی چھڑی کی طرف اشارہ کر کے بینتے ہوئے فر مایا کہ بیسب کچھ یاد کرا ویت ہے، خطبہ تو معمولی چیزے، یہ تو تجھے قربین کا حافظ بھی بنا ڈائے گی۔

ایک وقدر فی مختر من عصر کے بعدان سے اپند ووخواہوں کا ذکر کیا ،،یک خواب پہاڑ پر چڑھنے سے متعلق تھ ،جس کے جواب میں حضرت نے فرمایا کہ یہاں پڑھنے آیا ہے اور کبلس ذعفران ذار ، بن گئے۔ رفیق محتر منے اپنی باست میں وزن پید، کرنے کی غرض سے 'قبل سیسروا فی الارض ''قرآ فی آیت کا بی حصہ تلاوت کی ، تو آپ توب بینے اور تجراز راوم اس فرمایا کہ یہ چیزیں اوالا بسارے لیے ہیں اور قرآ آن میں میں شر آف فول کے لیے میں اور قرآن میں ۔ تھی جسے بوقو فول کے لیے میں اور قرآن میں ۔ تھی جسے بوقو فول کے لیے میں ۔ تھی جسے بوقو فول کے لیے میں ۔ تھی ہیں ۔ تھی جسے بوقو فول کے لیے میں ۔ تھی ہیں ۔ تو ہیں ۔ تو

دومراخواب بیق کرمفتی صاحب نے اپنے گھر پرایک بھی چوڑی وجوت کرر کھی ہے اور دو بڑے بڑے پائی کے ڈرم رکھے ہیں ، جن میں رفیق محترم نے بھی درج کا شربت بنایا ہے اور دمتر خوان پرموجود مہمانوں کو بلارے ہیں ، مفتی صاحب فر مانے گئے کہ اس خواب کی تعمیر تو بعد میں کی وقت بتائی جائے گئ ، فی ای ایسا ہے کہ تو روز میرے یہاں آ جیا کر ، جب تو آتا ہے ، تو میں اپنی دان مجرکی ساری تکان مجوں جاتا ہو۔ وائتی عجب مع ملہ تھا، رفیق محترم پر نظر پڑتے ہی صفرت کے چہرے بشرے ہے مسرت کے آثار فوج ہو جو تھا، ورج کے تھا اور جائل کے اپنی دان کھی کے ماحول میں اپنے ملفوظات سے حاضر کن کو محظوظ و مستقید فرماتے تھے ۔ فرا فت کے تیمن چور سال بعد جب آپ کے یہاں حاضر کن کو محظوظ و مستقید فرماتے تھے ۔ فرا فت کے تیمن چور سال بعد جب آپ کے یہاں حاضر کن کو موئی ، تو رفیق محترم سے فرمانے نظے کہ تیمان وہ دسترخوان والا خواب آئ شام کوشرمند ہو تھیں ہوگا ، شام کوشرمند ہو تھیں۔

الاستاذ کے گھر حاضر ہونے اور حضرت نے اپنے پاس بھی کر کھاتا کھانیا اور فرمائے لگھ تہمارے زمانۂ طالب علمی کے اس خواب کی یہ ہے تعبیر اور دسترخوان پر رکھے پائی کے دو حکوں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ انھیں وہ دواڈ رم تصور کر لیجیے، جن ہیں شربت بنا کرتم نے میرے مہمانوں کو بلایا تھا۔ راجستھان ندآنے کا شکوہ کیا گیا، تو فرمایا کہ مغربی راجستھان کے مداری والوں کی جانب سے اب تک کوئی دعوت موصول ند ہوگئی، ورند ہیں تو سال میں دو مرتبہ پائن پورجانے اور دہال سے آتے ہوے رجستھان ہی ہے گڑ رتا ہوں۔
حضرت پائن پورجانے اور دہال سے آتے ہوں رجستھان ہی ہے گڑ رتا ہوں۔
حضرت بائن پورجانے اور دہال سے آتے ہوں رجستھان ہی ہے گڑ رتا ہوں۔

حضرت الدستاؤ اگر چہ عالم بالا کے سفر پر چلے گئے ، جہاں سے واپسی کا کوئی امکان وگمان نہیں الیکن ان کے ملمی احسانات اوران کی بیرسیں یاویں ویا تیں انھیں ہمارے دیول میں ہمیشہ زندہ رکھیں گی اور حسب توفیق ان کے لیے ایصا ب ثواب و دعائے معفرت کا سلسعہ بھی ان شاءاللہ جاری رہے گا۔



حفرت الاستاذ مفتی سعیداحمد صاحب پالن پوری سستر مستر می او رس مستر می با تندس مستر می و رس می می با تندس

مفتی محمد جا و بد قاتمی با ولوی سستاذ صدیت جامعه بدرالعلوم گرهی دولت

کوا عکاس تھ اور ہمارا عربی اول کا سال ، مدر سامدا والعلوم ف نقاہ امداد سیاشر فیہ تھانہ بھون ہیں ہم زرتعلیم سے، جب ہم نے محدث کیر ، فقیہ عصر ، استاذ الا ساتذہ حضرت مول نامفتی سعید احمد صاحب پائن پوری ٹو رائند مرقدہ کا پہلی مرتبہ ذکر فیر سنا ، ہمارے تحوییر کا استاذ حضرت مولا نامزال صاحب دیناج پوری نے نے دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوکر آئے تھے، وہ دوران در العلوم دیوبند اور وہاں کے اساتذہ کا تذکرہ کرتے ہوئے اکثر فر ایا کر العلوم ہیں حضرت مورا تا مفتی سعیدا تھ صاحب پائن پوری جب سبتی فر ، بیا کرتے تھے کہ دارالعلوم ہیں حضرت مورا تا مفتی سعیدا تھ صاحب پائن پوری جب سبتی فر ، بیا کہ سبتی طالب ہم غیر حاضر نہیں رہتا ، سب طلبہ ہمہ تن گوش ہوکر سبتی سنتے ہیں ، ان کا سبتی پڑھانے اور سمجانے کا انداز ایب دل نشیں ہے کہ دارالحدیث کے پائل سے جو بھی گذرتا ہے ، خواہ پڑھا گھا آدی ہو بیت اور متبولیت کا پہر گفش تھا جو جہ رہ دل پڑائی وقت حضرت مفتی صاحب کی عظمت ، مجو بیت اور متبولیت کا پہر گفش تھا جو جہ رہ دل پڑائی وقت عظم نہ والے کے طالب علم شے۔

ان تا عین ہم دارالعلوم میں عربی ششم میں داخل ہوئے، ہی ری درس گاہ (ششم اللہ یہ اور کے میں اور کی درس گاہ (ششم اللہ یہ اور العلوم کی شاخت بننے والی سرخ دار الحدیث کے بردبر میں تھی درمیان میں صرف ایک راہ داری حائل تھی ،حضرت مفتی صاحب کا دورہ میں تبسرا گھنڈ تھا جب ہمارا تبسرا گھنڈ مقال ہوتا یا استاذ محترم کے آئے میں در ہوتی ، بھی بھی ہم دارالحدیث کے دروں میں بیٹی کر معزمت مفتی صاحب کے مبتی میں شریک ہوجا یا کرتے تھے۔

المحدوث المحدوث المحدود المديث على المنتجية المحافظة المحدوث المحدوث

جوط برنختی اور پڑھنے کے شوقین ہوتے تھے وہ تو آپ کے سبتی کی پابندی کرتے ہی تھے ، مگر جوط برگھو منے پھرنے ، ہوٹل بازی اور فضول کا موں میں وقت گزارئے کے عادی ہوتے اور امتخان میں کسی طرح پاس ہوئے ہی کو کا میا لی کی معراج سیجھتے تھے، وہ بھی اہتمام ہے آپ کے سبتی میں صفر ہوتے تھے۔

حضرت مفتی صاحب کی عادت شریف تھی کہ جس دن درس گاہ میں طلبہ کم ہوتے
 آپ ناراض ہوکر واپس تشریف لے جائے ، اس دن سبق ندیز ھوتے ،عصر بعد طلبہ ترجمان
 کے ساتھ دھترت کے مکان پر جا کر معافی طلب کرتے ، تو آپ بعد مغرب سبق پڑھائے کے
 لیے تشریف ماتے عمو نا ہر سال یک سے زائد ہاداس کی انوب آج تی تھی۔

آپ و قارے ساتھ دارالحدیث بیل تشریف لاتے ، مشد دری کے سے کھڑے ہوکر باند آواز سے طلبہ کوسفام کرتے ، تھوڑ ، آگے جھک کر و قار کے ساتھ مند پر بیٹے ، و قار کے ساتھ بولتے ، جس حالت بیل شروع بیل ایک بار بیٹے جاتے ، عموماً پورے بیق بیل ای حالت پر بیٹے رہے ، دوران دری آپ کو بیلوبد لتے ہوئے کم ہی دیکھا گیا۔

 آپ کا درس ہے فائدہ تکرار، غیر ضروری کلام اور غیر متعلق باتوں ہے پاک اوتا تفدرس میں آپ کا کوئی خاص تکی کلام بھی نہیں تفاہ ہاں! جب دار الحدیث میں آگر مسند ورس پر میٹھتے بالمجھی پیپلو بدلتے تو فا الہ الداند اللہ ضرور کہا کرتے تھے۔

سبق ہونا یا اصلاحی بیان، وعظ وقصیحت ہوتی یاعلمی بحث،اس کا دورانیہ کم ہونا یا
نے دور، آپ کی تواز اور بولنے کا انداز ہمیشہ یکسال رہنا تھا۔ بسا اوقات آپ کے درس کا
سلسد دو گھنٹے تک چاری رہنا لیکن واز اوراب و لہج میں کوئی فرق ندا تا۔

العلم المراح ال

"جامع ترندی" کے تر بیل امام ترندی کی" کتاب العلی الصفیر" کی ہوئی ہے جو دراصل" جامع ترندی نے اپنی سنن کے متعلق موں ہے اپنی سنن کے متعلق سور ہاتیں بیان کی ہیں، حضرت مفتی صاحب کتاب شروع کرنے سے پہلے اسے بھی اہتمام ہے پڑھاتے تھے۔

 جب کتاب شروع کرنے کا وقت آتا ، نین حصوں میں تقسیم کرے امام تر ندی تک اپنی یوری سند بیان فرمائے ۔

• آپ کا درس نہایت جامع ، مرتب اور عام فہم ہوتا تھا ، القد تعالیٰ نے آپ کوافہام و تفہیم اور ایٹی ہوتا تھا ، القد تعالیٰ نے آپ کوافہام و تفہیم اور اپنی ہوت سر معین کے دنوں میں اتار نے کا ایس منفر دانداز اور خاص ملکہ عطافر ایا تھا کہ آپ کے درس میں مشکل ہے مشکل میاحث بھی آسان معلوم ہوتے تھے، غی سے غی طالب علم بھی آپ کے درس میں کرا ہے بھی سے محروم نہیں رہنا تھا ، بلکہ اگر کوئی عام آ دی بھی

سبق میں شریک ہوج تا، وہ بھی آپ کا سبق بھے ہے کرتا تھا۔ آپ پڑھ تے نبیس تھے، بلکہ گھول کریلاتے تھے۔

• آپ ہرمضمون کو چاہے وہ آس ن ہوتا یا مشعل ، ایسے خوب صورت انداز اور اہمیت سے بیان فرماتے کدس معین اس کو پورے انہاک ، کائل وصیان اور کھل توجہ سے سنتے ، انھیں ، بیانگلا کہ جیسے آج کہلی ہوریہ بات نی ہے۔

آپ کے یہال درس کو ہر چیز پر اولیت حاصل تھی، تعلیمی اوقات ہیں سفر نہ فر سے ، جلسوں ، اجتماعات اور عام پروگراموں ہیں شرکت سے گریز فرماتے ، آپ کا درس پورے ، جلسوں ، اجتماعات اور عام پروگراموں ہیں شرکت سے گریز فرماتے ، آس کی پرواہ کی برواہ کے بات پوری ہوئی یا نہیں ، گھنٹہ فتم ہوتے ہی سبق کمس کردیتے ، دوسرے است ذکا وقت نہ لیتے۔

عام طور پر مدارس میں بیہ ہوتا ہے کہ دورہ حدیث میں شروع سال میں ہر حدیث پر تفصیلی کام کیا جو تا ہے، جس کی دجہ سے جب کی مقدار بہت کم ہوتی ہے اور آخر سال میں سرؤا کتاب پوری کرادی جاتی ہے؛ لیکن حضرت مفتی صاحب کے درس کی ہے خصوصیت تھی کہ آپ کے یہاں پورے سال سبق کی رفتار کیک ہی رہتی تھی، جتنا کلام شروع سال میں ہوتا اتنابی آخر سال میں بھی ہوتا تھا۔ ای وجہ ہے آپ کے درس کا سدسلہ اکثر شعبان تک جاری رہتا تھا۔
 رہتا تھی۔

اختری فی مسائل میں اللہ کے ذرا ہب، دلائل اور ذرہب حنی کی وجو و ترقیح بیان کرتے ہوئے ، اعتدال ، الصاف اور حق بیندی کا دامن مجھی نہ چھوڑتے ، اس طرح کے مسائل میں مناظراندانداز کے بجائے آپ پر ہمیشہ جمہداندرنگ عالب رہتا ، اختراف کے ساتھ وجدا خترا ف بھی لاز ما بیان فرماتے ، بیضرور بتائے کہ زیر بحث مسئلے میں اختراف می فہی کی وجد ہے۔
کی وجد ہے ہوا ہے یا دلائل کے اختراف کی وجد ہے۔

· سال كَ تَرْيِس كَتَاب كَ اختَتَام كِمُوتِع بِرْ آب كَي نصاحٌ بهي برُق اجم ، مفيد

اور کارآ مد ہوتی تھیں، جن کی روشنی میں ہر فاضل اپنے تابنا ک اور روشن سنفتل کی بنیاد رکھ کر کامیو بی کی منازل ملے کرتا ہوا وین، و نیوی ، علمی عملی ترقی کے بام عروج تک پہنچ سکتا تھا۔ ان پڑھل کرے کامیاب مدرس، بافیض مبلغ اور بہترین مصنف ومؤلف بننے کی راہ ہموار ہوتی تھی۔

درس میں، گرکسی طالب علم کوکوئی، شکال پیش آتا، تو وہ پر چی لکھ کرتر جمان کے پاس
ہیںج ویتا، جب مفتی صاحب ہیت پڑھا کرفارغ ہوتے ، تر جمان وہ پر چیاں آپ کو و بے دیتا
آپ گھر جا کر ان کو دیکھتے ، جواشکال اہم اور دئتی جواب ہوتا ، ایکے وقت میں سبق شروع
کرنے سے پہلے اس کا جواب دیتے ۔

اس عاجز نے بھی دورہ حدیث کے سال متعدد ہار اشکارات کی ہر جیاں کھیں حفرت نے ندصرف مید کدان کے شکا ات کو حفرت نے ندصرف مید کدان کے تشفی بحش جوابات دیے 'بلکہ بندے کے جفس اشکا ات کو سراہ بھی ،ایک ہارفرمایا کہ 'ایک طالب علم نے ایک اشکار کیا ہے ،اس کا ابھی اجمالی جواب دے رہ بول ،اسے صرف وی سمجھ گائم تہیں مجھو گے ،اس کا تفصیلی بیان ' گے آئے گا ، وہاں تم بھی اس بحث کو تمجھ سکو سکے ۔''

مندہ کی عادت مطالعہ کر کے میتی پڑھنے کی رہی ہے، ترفری کے اسکا سبق کے مطالعہ بین 'العرف الشدین کے علاوہ رواۃ کے بنیادی حالات اور درجہ جننے کے لیے' تقریب المجندیب 'مجمی مطالعہ بیل رہتی تھی ، ایک جا را گاسیتی دیکھتے ہوئے ایک جگہ چھے شبہ ہواک یہ استدیس سقط ہے کوئی راوی ساقط ہوگیا ہے، بیل انتظار میں رہا کہ شاید حضرت مفتی صدحب اس برسیتی میں روشی ڈالیس کے، نیکن جب حضرت نے وہ روایت پڑھائی تو اس حوالے سے بجھی بیل فر مایو میں نے برچی لکھ دی کہ سندے راویوں کے سنین ولادت و وفات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیاں سندین کوئی راوی ساقط ہے، وہ گہتا ہے، یہاں علام نے برچی لکھی ہے، وہ گہتا ہے کہ یہاں کوئی روای ساقط ہے، وہ گھیک کہتا ہے، یہاں علم نے برچی لکھی ہے، وہ گہتا ہے کہ یہاں کوئی روای ساقط ہے، وہ ٹھیک کہتا ہے، یہاں

فلاں راوی ساقط ہے، بیر کتابت کی فعظی ہے، ہندوستانی نسخے بیس بہت اغلاط ہیں، بیس متہیں کہاں تک بتاؤں!!''

قراءت خلف الله م سے مسلے بین آپ نے بچة الاسلام حضرت مولانا محد قاسم صاحب نا نوتوی کے حوالے سے بیبیان کیا کہ امام ابوطنیفہ کے نزدیک امام واسطہ فی العروض ہوتا ہے۔ اوراہ م شافتی کے نزدیک واسطہ فی الثبوت، مفتی صاحب نے اس کی جوتفصیل بیان کی اس پر جھے اشکال ہوا، بیس نے اپناتفصیلی اشکال کھے کر جوکا لی کے کمل ایک صفح پر مشتمل تھی، ترجمان (بھی فی مفتی ضیل امرجمان برنی) کے توسط سے حضرت کودی، مغرب بعد جب سبتی پڑھ سے نے کے لیئر ریف لائے تو فر مایا کہ ایک طالب علم نے ایک صفح کا اشکال کھے کردیا ہے، ووامام کے واسطہ فی استرین الاحراض ہونے کے برے بین پچھ کہنا چھ کہنا ہے تا ہے، جو اسے بڑھوں، اسے اگر کوئی اشکال ہے تو عصر یعد میرے گھر آتے، وہاں اپنا اشکال جو عصر یعد میرے گھر آتے، وہاں اپنا اشکال بنا شکال میں جواب وول گا۔ 'دلیکن سے میری حر مال نصیبی ربی کہ بیس عصر بعد ہائش فہ حضر سند کے ماسے اپنا شکال بیش کرنے کی جمت مذکر سنا۔

یہ حقیقت ہے کہ حضرت مفتی صاحب نہایت مشغولیت اور یکسوئی کی زندگی گذارنے کے عادی تھے، آپ نے خود کو ایک نظام الاوقات کا پایند بنایا ہوا تھا، آپ کے پہال ہر کام کا، یک وقت مقررتھ، اس میں صرف وہی کام کرتے تھے۔ عصر کے بعد آپ کی مجلس گئی تھی، جس میں اکثر طلب اور علاء ہوتے تھے، اس وقت بھی آپ خان نہیں جیٹھتے تھے ایک طالب علم سر پرتیل لگا تا یا بدن و با تا رہتا اور آپ مطالعہ یا ذکر میں مشغول رہتے، کوئی سوال کرتا ، تو اس کا جواب دے کر پھر اپنے کام میں لگ جاتے۔ دھراوھر کی لا بعنی اور نشول یہ تو س سے تی طور پر اجت سفر ماتے ۔ یہ تقیرا پے طبی شرمیلے پن اور آپ کے علی رعب کی وجہ سے، این اور آپ کے علی رعب کی وجہ سے، این قریب کے علی افادات اور بی فیض مجلس میں شرکیک نے ہوسال اور جب بھی گیا، خاموش جیٹر کرآپ کے علی افادات اور بی فیض مجلس میں شرکیک نے ہوسالا اور جب بھی گیا، خاموش جیٹر کرآپ کے علی افادات اور

فیوض و برکات ہے مستنفیض ہوکر واپس آگیاء کبھی براہ راست کوئی سوال کرنے کی ہمت ند ہوئی۔

ہمارے دورہ حدیث کے سمال کا واقعہ ہے، مغرب بعد کا وقت تھ، حضرت مفتی صاحب بی صاحب بیت پڑھارہے بیتے ، دارا کدیث کی باؤنڈری ہے کس نے کیمرہ ہے مفتی صاحب کی تصویر یں ، کیمرے کی لائٹ پڑنے پر حضرت کوائل کا علم ہوا، تو آگ بگولہ ہوگئے اور حفت غصہ علی فر مایا: '' کون ہے ہے؟ پکڑوائل نامائل کؤ' کئی طلبہ دوڑ کراو پر گئے ؛ لیکن جب تک تصویر میں از نکل چٹا تھا۔ تصویر لینے وال تو ہا تھا دہ آسکا؛ مگر حضرت مفتی صاحب نے اپ اس عمل سے ہم سب طلبہ کو یہ بیغ مضرور دے دیا کہ بلہ ضرورت تصویر کئی حرام ہے اور یہ کہ جب تہا رہے ہما سامنے کوئی منظر کی جائے ، تو بھٹن تمہارے بس میں ہوائل پر تکیرضرور کرو۔مفتی صاحب کے ہم سماھنے کوئی منظر ہور ہرا دا میں طلبہ کے سیم بیغام بہال ہوتا تھا۔

ک کتنی ہی کوشش کرلو، کہیپوزنگ کی غلطیں ں پھر بھی رہ ہی جاتی ہیں۔"

۱۹۰۰۸ میں حضرت مولا نافسیرا حمر خال صاحب سابق بینی اعدید وصد والمدرسین دارالعلوم دیو بند کی جگد آپ کوصد والمدرسین بنایا گیا ، اس وقت میر المعین مدری کا دومر ، سال بی ، آپ نے دفتر ابتمام میں تمام اسا تذویح بی کی میٹنگ بدتی ، آس میں ویگر معین المدرسین کے ساتھ یہ حقی بر بی ، آس میں ویگر معین المدرسین کے ساتھ یہ حقی بر بی اس میں میں ترک ہوا ، آس وقت آپ نے دیگر اہم بیتی باتوں کے ساتھ یہ جمی فر مایا تھا کہ 'آپ سب حضرات سبق کی انجمی طرح تیادی اور مطالعہ کر کے سبق پڑھا ہے اور آگر کی گئی کہ کا مقام حل نہ ہو ، تو وہ مجھ سے پوچھے۔ ' حضرت مفتی صاحب خود میں کہ کوکسی کتاب میں کوئی مقام حل نہ ہو ، تو وہ مجھ سے پوچھے۔ ' حضرت مفتی صاحب خود میں بیان کی کوکسی کتاب میں کوئی مقام حل نہ ہو ، تو وہ وہ میں بی جھے کے کہ ام اسا تذہ میں ایسان کر س

تقى، بعديش معلوم كرئ يرأن صاحب كايية جاريه

حضرت مفتی صاحب کے بعض مسائل بیں اپنے وکھ غردات بھی تھے، جوآپ کے دری افادات بیں موجود ہیں، جن بیل سے بعض برآپ کی حیات میں بیل کافی بحث ومباحث اور مناقشات کی نوبت آئی، مجھے اُن تفردات سے بھی مناسبت ندہو کی، ندزماندہال علمی میں حضرت سے پڑھے ہوئے اور ندائل کے بعد اس حوالے ہے مزید پکھ کہنا بھی جیسے اونی طالب علم کے لیے بچھوٹا منہ بوگ ہات ہوگ ۔

آپ کوفقیہ السلام حضرت مولا نامفتی مظفر حسین صاحب سابق ناظم مظاہر علوم سہارت پوراورخی النہ حضرت مولا ناشاہ ابرار الحق صاحب بردو کی ہے ا جازت بیعت اور خلافت حاصل تھی ، لیکن آپ نے درس و تدریس بھنیف و تابیف ، دیگر علمی مصروفیات اور خلوت پہند ہونے کی وجہ ہے ، بیعت اور تصوف و سلوک کے ہے کوئی خانقا بی نظام شروع مہیں کیا۔

آہ ا 10 مرصان المبارک ۱۳۳۱ ہے، مطابق ۱۹ می ۲۰۱۰ بر در منگل میں ماڑھے چھ ہے، بہ جمر اس مہبئی میں ، آپ اپ متعلقین ، حبین ، متوسلین اور ہزاروں شاگر دوں کو روتا پلکنا چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے وہاں چلے گئے جبال سب کو جاتا ہے۔ آپ کوسفر آخرت کے لیے رمضان کی مبارک ساعتیں مانا یقیعًا قابل رشک ہے انیکن ہم جیسے آپ کے ہزارول شاگر دول کے لیے یہ بڑے رہے اور افسوں کی بات تھی کہا کہ اور افسوں کی بات تھی کہا کہ اور کی بنا پر سفری پابندیاں عائد ہونے کی وجہ ہے ، ہزار تمناؤں کے باوجود آپ کا آخری و بدار کر سکھا ور جنازے میں شریک ہونے کے وجہ ہے۔ اس کا جمیشہ افسوں رہے گا۔

اللہ تقائی حفزت مفتی صاحب کی مغفرت فرمائے ، درجات بیند فرمائے ، لفزشوں کو معاف فرمائے ، لفزشوں کو معاف فرمائے ، آپ کی قبر پر معاف فرمائے ، آپ کی قبر پر کردڑ وں رحمتیں نارل فرمائے اور ہم تمام شاگر دوں کواوصا ف حسنہ اور عمی کما مات کی تحصیل میں آپ کے تعشق قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

مدتوں رویا کریں گے جام و بیانہ تجھے

عدرال وارالعنوم فيضح كالخابة وميررا جستفان

مولا نامنظورا حدقاتي ملوا

۲۵ رمضان المب رک مطابق ۱۹ مئی منگل کا دن شروع جور ہاتھ، ہر چیز معمول کے مطابق اپنے کام کی انبی م دبی بیس مشغول ومصروف تھی، ہر کوئی اپنے بومیہ معمول ت بورا کرنے کی تگ وود بیس گا ہوا تھ، کہ بیکا کیک ذرائع ابلاغ کی دنیائے اس اندو ہن ک وحشت ناک خبر کو پھیں کر ہر کسی کو چونکا دیا کہ دیکس المحد تین واقعقین علوم تانوتو کے ابین از ہر ہند دارالعوم و ہو بند کے شیخ الحد بث وصدر المدرسین حضرت افقاس مولانا وشقی سعیدا حمد پائن بوری جوار رحمت بیس پہنچ بچکے ہیں، بیصاعقہ الرخبر ان کرجہم کا روال روال کا نیسا افراد اور مدے کی شدت ہوئی جور ہوگیا اور کف افسوس سنے لگا کے محضرت جمیل کا نیب اٹھا، اور صدے کی شدت ہے دل چور ہوگیا اور کف افسوس سنے لگا کے محضرت جمیل بیشند کے لیے داغ مقارفت دے کر بھی ختم نہ ہونے والے سفر پر روانہ ہو چکے ہیں، دل کو بیشند کے لیے داغ مقارفت دے کر بھی ختم نہ ہونے والے سفر پر روانہ ہو چکے ہیں، دل کو بیشند کے لیے داغ مقارفت دے کر بھی ختم نہ ہونے والے سفر پر روانہ ہو چکے ہیں، دل کو بیشند کے لیے داغ مقارفت دے کر بھی ختم نہ ہونے والے سفر پر روانہ ہو چکے ہیں، دل کو بیشند کے لیے داغ مقارفت دے کر بھی ختم نہ ہونے والے سفر پر روانہ ہو چکے ہیں، دل کو بیشن نہیں آر ہو تھا کہ حضرت ہم سے اس طرح اچا تک پھر جا کیں گے ، انا اٹا مقد والی اللہ میں دور بھی دور ان دید ما اخذ و لہ ما مطی وکل شکی عندہ ہا جمل سمی ۔

آج دارانعلوم ویوبند کے درود بوار نالہ ویکا کررہے ہیں اور زبان حاں سے دریافت کررہے ہیں اور زبان حاں سے دریافت کررہے ہیں کہاں چل سامیرا وہ سیوت جوتقر بہاسینالیس برس تک قال القدوقال الرسول کے نیٹے گنگنا تا رہااور دارالحدیث چیخ چی کدری ہے کہایتی سریعی وترخم خیز ودلآ ویز آواز میں بخاری شریف کی عبارت خوانی کرنے والی عظیم شخصیت کا دیدار جھے کب نصیب ہوگا؟ دارالعلوم دیوبند پکاررہا ہے کہائے لوگوا تم نے میرے اس یا ڈے کو کہاں چھپ دیا؟ جو تقریباً نصف صدی تک میری کو کھیں حالیا نا دیوا ہو سیراب کرتا رہا تقریباً نصف صدی تک میری کو کھیل حالیا ناعوم نبویہ کو ایسے علمی سمندر سے سیراب کرتا رہا

آج از ہر ہندکی منصب صدارت فالی پڑی آسوں بہارہی ہے، اعاط موسری فم کی تصویر بنا ہوا ہے کہ مادر علمی کے ہرسپوت کا آخری دیدار مجھے نصیب ہوتا تھا، کیکن ہائے میرے حضرت مفتی سعیدا حمد کا بچھے سخری دیدار نصیب نہیں، ہواء آج قائی گیٹ بھی افسوں میں ہے کہ آج کے بعد حضرت سعیدا حمد کا بھی یہاں ہے گذر نہیں ہوگا، حضرت الدس مفتی سعید صدحب یانن پوری کے وصال پر متجدر شید بھی اشک باری کررہ ی ہے کہ حضرت سعیدا حمد نے میرے درود یوارکو بھی قال اللہ دوقاں الرسول کی صدائ سے منور کیا تھا۔

حضرت اقد س مفتی صاحب قدس سرہ کے سانحۃ ارتحاب سے علمی ونیا ہیں ایسا مہیب خلا پیدا ہوگیا ہے کہ جس کا پر ہونا نامشکل ہے، حضرت کی شخصیت ان یگا نہ روز گار شخصیت شخصیت ہے ، حضرت ہیں ہمیں مہارت تامداور کھل وسترس حاصل ہوتی ہے، حضرت ہیں شخصیت صدیوں ہیں پیدا ہوتی ہے، جن سے القد تعان علم وین کی حفاظت واش عت کے حوالے سے تجدیدی کام لیتے ہیں، بل شبہ حضرت کی ہے شارتھ نیفات و تالیعات اس بات ہوالے سے تجدیدی کام لیا ہے، القد منے حضرت سے تجدیدی کام لیا ہے، القد حضرت کو خریت رحمت فرمائے، ان کو جنت الفردوس ہیں اعلی مقام عطہ فرمائے۔

حضرت مفتی صدب قدس مرہ کی وات وارا صفات موجودہ دور بس کیار علی ہ کے بھی مرجع کی حیثیت رکھتی تھی ، برصغیر بی نہیں بلکہ عالم اسلام بیں حضرت کا ایک ایساعلی مقام دمر تبدتھا، جوصد یوں بیل اللہ اپنے کی خاص محبوب بندہ کوعظ فرماتے ہیں، حضرت مفتی صاحب اپنے دور شبب بیل بی پی علمی قابیت کا وہا منوا چکے بنے، مناظر اسلام حضرت مولانا منظور نعی نی جیسی بلند پر بیا عالم و بین صاحب الراکی شخصیت نے جیس شور کی وارا بعلوم و بو بند کے ساتھ دھزت نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کو دیکھتے ہوئے اکا بردار العلوم نے آپ کو بحثیت مدرس مدموکر رہے تھی، اس وقت سے کے رائے کو دیکھتے ہوئے اکا بردار العلوم نے آپ کو بحثیت مدرس مدموکر رہے تھی، اس وقت سے کے رائے ور دی بوری اورا جم کتب کی عربی فرارا بعد کی اردو

شرح الكحكر يورى است كى طرف سے ايك فرض كفايداداكيا۔

حضرت مفتی صاحب کی دینی خدمات کا زماز نصف صدی ہے ذا تدرین کو ہے۔ آپ نے صوبہ گجرات کے قدیم اوارہ اشر فیرا ندیریش بھی آئے سال تک مستد تدرین کو زیمت کے بعد بحیثیت مدری دارالعلوم تشریف ندینت کشی اور حدیث کی اہم کیا بول کا دری دیو ، اس کے بعد بحیثیت مدری دارالعلوم تشریف کے آئے ، اللہ پاک نے آپ کوجو ہر خطابت ہے بھی خوب نو، ذا تھا، آپ کے خطبات ملک وہیرون ملک بین بڑی دیجیت سے شی جستے ہیں ، کئی سالوں سے رمضان المب دک بیرون ملک گزار نے کا معمول تھا اور پورے ماہ رمضان بی بعد نماز تراوی ، پئی موہو کی خطابی صلاحیت سے سامعین کو علی تکامت اور دین کی بوت سے مستفید فرماتے تھے، حضرت کا بیان طلح علی ہوتا تھا اور پورے بیان بی دھی آ واز رہتی تھی ، لیکن ایک پرکشش اور دل موہ لینی خالع موہ لینی والی ہوتی کے ساکھ والی ہوتی کے بعد سوال وجواب کی بھی مجل لگی تھی ، جس میں ہرا یک سائل کو خلاہ پیشے ہیں اور بیان شیم ہونے کے بعد سوال وجواب کی بھی مجل لگی تھی ، جس میں ہرا یک سائل کو خلاہ پیشانی سے جواب و یا کرتے تھے، حضرت کی کچھ تقاریم اعلی خطبات اسک نام کوخلاہ پیشانی سے جواب و یا کرتے تھے، حضرت کی کچھ تقاریم اعلی خطبات اسک نام کوخلاہ پیشائی سے ہوگر مقبول خاص و می ہرو بھی ہیں۔

حضرت مفتی صاحب عدیہ الرحمہ کو انلہ پاک نے بے شارخوبیوں و کم لات سے نواز ابھی، جن کا احصا جھے ہے کم ماہیں طالب علم کے بیے مشکل ہی تہیں بلکہ ناممکن ہے، کسی بھی شخصیت کو علی میدان بیس اس وقت امامت کا درجہ نصیب ہوتا ہے، جب اس شخصیت کے اکا ہرین اور ہم عصر علاوال کے علمی مقام کے قائل ہوں اور اس کے علمی کا موں اور دینی فدمات کی مدح سرائی کرتے ہوں، یقینا مفتی صاحب عدیہ الرحمہ کے تمام اکا ہرین اور معاصر بن حضرت کی مدح سرائی کرتے ہوں، یقینا مفتی صاحب عدیہ الرحمہ کے تمام اکا ہرین اور معاصر بن حضرت کے علوم سے معتفیدہ و کرعلم معاصر بن حضرت کے علوم سے معتفیدہ و کرعلم عدیث و دیگر فنون میں مفتی صاحب مرحوم کی امامت کو تسلیم کر بچکے شے اور حضرت کو تدریسی و تالیقی میدان کا شہروار مائے تھے۔

بندہ ناچر کون1432/31 جری میں حضرت سے دورہ صدیث کے ساں میں

بخاری نشریف کا در س لیٹے کی عظیم سعاوت نصیب ہوئی ہے، یہ حضرت کے سامنے بیٹھ کران
کے علوم سے مستفید ہونے کا پہلاموقع تھا، اس سے پہنے قا اُبانہ طور پر حضرت کی کتب سے
استفادہ کرنے کے مواقع بہت ہیسر ہوئے، چنانچ عربی اول کے سال حضرت کی تالیف کردہ
''آسان نحو' و''آسان صرف''اور عربی دوم کے سال ''آسان منطق''ای طرح س ل عربی
سوم بیس نحوکی مشہور ومعروف کتاب'' کافیہ'' کی اردوشرج'' بادیہ شرح کافیہ'' سے بھی خوب
خوب استفادہ کیا، الغرض عربی تعلیم کے ابتدائی سالوں بیس بی حضرت کے عموم ومعارف
سے مستفیض ہونے کا موقع باتھ '' بیا اور غیرشعوری طور پر حضرت کی عظمت دل بیس جاں گڑیں۔

ہوتی چلی گئی۔

جب عربی کے منتی درجات میں جا پہنچاتو حضرت کا تذکرہ اسا تذہ کے زبانی بہت سننے کا موقعہ مانا تھا، اور جب جارا جلہ لین کا سال تھا، جو دارالعلوم پوکرن میں عربی تعلیم کا آخری سال تھا، اس وقت حضرت کا عربی زبان میں تالیف کردہ رسالہ "مبادی الفسفہ "جو مبیدی سے پہلے پڑھ یا جا تاہے، پڑھنے کا موقع ملاء اس رسالہ کو پڑھ کر حضرت کی علمی قابلیت وصلاحیت کا سکہ مزید دل میں پیوست ہوگیا اور حضرت کی وید کا اشتیاتی بڑھنے گا، اور حضرت مفتی صاحب کے سامنے میٹھ کر استفادہ کا شوق پروان چڑھنے لگا، اللہ کے فضل وکرم اور اسا تذہ کرام کی دے وال سے دار العلوم دیو بند میں سال ہفتم میں داخلہ ہوا اور بالاً خردورہ صدیت ہوگیا ورس استفادہ کا سواحت سے بہرہ ور ہوا۔

قار کین حضرات ہے عاجزانہ گزارش ہے کہ تمام حضرات ،حضرت کے لیے جنت امفر دوس میں رفع درجات کے لیے دعا کریں اورایصال تواب کا اہتمام کریں۔

انگلیاں فگاراینی،خامهخوں چکاں اپنا!

(استافِ محترم کی بادیس) موله ناتایاب حسن قاسی

دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور کی نسلوں کے معلم و مربی،استاذ الاس تذہ حصرت مفتی سعید احمد پائن پوری آج صبح قضائے الهی ہے وفات پا گئے۔انائلدوانا الیہ راجعون۔

ہوتی تھی، گرمفتی صاحب کی کلاس میں پاؤں رکھنے کوجگہ نہ ہوتی ، جوطلبہ کلاس میں ان کی آ مد کے بعد کانچنے وہ عمو، آ و ھے اندراورآ دھے باہر رہ کر سبق سنتے ان سے استفادے کے لیے دیر بند کی وہری دور سکا ہوں کے طلبہ بھی جوق ور جوق آ تے تھے۔ جب حدیث کی عبارت خوائی ہوتی اور اس کے بعد مفتی صاحب کی تقریر شروع ہوتی ، تو ایک عجیب آب سال ہوتا ، ہر طالب علم سرایا ساعت بن جاتا ہمل وہتی وجس نی حاضری کے ساتھ سبق سنتا ۔ وہ اسے استاذ طالب علم سرایا ساعت بن جاتا ہمل وہتی وجس نی حاضری کے ساتھ سبق سنتا ۔ وہ اسے استاذ کلام اور انداز بین میں ایک مقتاط سیدت تھی ، جو طالب علموں کو ہمرتن اپنی عرف متوجہ کر لیتی کام اور انداز بین میں ایک مقتاط سیدت تھی ، جو طالب علموں کو ہمرتن اپنی عرف متوجہ کر لیتی کی ۔ مفتی صاحب کی خوبی بیتھ کی دوہ پڑھاتے ہوئے اپنادر تکاز موضوع پر رکھتے اور اس کی ساتھ میں تام متعلقہ دلائل و ہرا ہیں کو اس خوب صورتی اور منطقی ترتیب سے بیان کرتے کہ تقامی عش عش عش عش کرنے گئی کی وہ بیش تمیں سرل تک انھوں نے فضیلت (دورہ حدیث شریف) کی وہم کیا سنن ترفید کا ورس دیا اور 2009 سے تاحیات سے بخاری بھی ان کرتے کہ شریف) کی وہم کیا سنن ترفید کی ورس دیا اور 2009 سے تاحیات سے بخاری بھی ان

ان کی ظاہری شخصیت ہیں بھی مخصوص نوع کی وجاہت تھی، جو ایک محدث کے شایاب شان ہوتی ہے۔ س دگی و بے تکلفی ہوتی، تگراس ہیں شش ایس کے دل و تقاہ کو اپنا اسیر بنا لے۔ اپنے گھر سے دارالعلوم بنک کی مسافت عموماً رکشے سے طے کرتے، معدور وازے سے دارالعلوم ہیں داخل ہوتے، احاظہ مونسری ہیں پہنچ کر دو تین برگلی کرتے، چوں کہ وہ بیان کھائے کے عادی شخص تدریس حدیث سے قبل اجتمام سے کلی ضرور کرتے، پھر درس گاہ ان کھائے کے عادی شخص تدریس پر جیسے اللہ اجتمام سے کلی ضرور کرتے، پھر درس گاہ دارالحدیث) ہیں داخل ہوتے، مسئد تدریس پر جیسے ایک طالب علم بندوخوش الحان آواز میں حدیث یاک کی عبارت پڑھتا، اس کے بعد اس حدیث پر مفتی صدیب کی شکتو ہوتی میں سے سلور لکھتے ہوئے اس مذہب کو پھر سے محسوس کر رہا ہوں، جس سے ان کے درس میں ہم اور میں سے ان کے درس میں ہم اور میں میں میں میں موری کے حواس پر چھاج تے۔ مفتی صاحب پڑھاتے نہیں تھے، جادو کرتے تھے، طالب علم اور سامع کے حواس پر چھاج تے۔ تھے، وہ بولے نہیں تھے، جادو کرتے تھے، طالب علم اور سامع کے حواس پر چھاج تے تھے، وہ بولے نہیں تھے، جادو کرتے تھے، طالب علم اور سامع کے حواس پر چھاج تے تھے، وہ بولے نہیں تھے، جادو کرتے تھے، طالب علم اور سامع کے حواس پر چھاج تے۔ تھے، وہ بولے نہیں تھے، جادو کرتے تھے، ان کی گاہ دو ان کی کی در کی کی دو کی دو کی کی دو کی دو کی دو کی دو کی دو کی دو کی کی در کی دو ک

ادا دهفریب،ان کی امیدین قلیل تھیں اور مقاصد جبیل ،وہ اقبال کی تعبیر''نرم دم گفتگواور گرم وم جبتو'' کی نمہایت ہی تابیناک مثال تھے۔

جب ايم دورة حديث شريف يس عظم الوشش المتى المتى المرتزندي و بخارى من پی س پیاس نمبرات (تب دارالعلوم بین کل نمبرات پیاس ہوا کرتے تھے) حاصل کرنے والول كي مفتى صاحب في خصوص حوصله افز ، أي كى اورايس طلب چندائيك اى تضراللد ك فضل سے ان میں سے ایک بیل بھی تھا، مفتی صاحب نے ایسے سب طالب علمول کو بعد ٹماز عصراہینے گھر بدا کر وہ تھی ویں بخسین آمیز کلمات ہے نوازا، حوصدافزالی کی اورانعام کے طور پرسنن تر مذی کی شرح عن یت فره کی ۔ اُنھیں پیشکایت رہتی تھی کداب طلبہ محنت نہیں کرتے اورائ کا وہ ہمیشداین کارسول میں اظہار کرتے۔ برائے محدثین وعلا اور خود وارا تعلوم کے اساتذ ؤ متقدین کے واقعات وجالات زندگی ہے چیدہ چیدہ واقعات ساتے اورطد پر کوممیز كرتے ۔ وہ طلبہ واس تذہ كے راست تعلق اور را بطے برز اردیتے تھے؛ تا كہا فادہ واستفادہ كا عمل تیز اورنتیج خیز جوااس لیے ہم نے ہمیشان کی زبان سے سنا کرایک ایک جماعت میں کئ کی سوطلبہ کا ہوتا ورس ویڈریس کے نقط نظرے ورست نہیں ہے، بگر پھروہ بربھی کہتے کہ چوں کہ دارالعموم کواس کے معیار کے مطابق اسا تذہ نہیں ملتے ،اس وجہ سے مجبوری میں ایب كرناية تاب اب تو دورة حديث بين عامي يتدره سويداس عي محى زياد وطليه وتع بين _ سال کے آخری دن ہوئے والی ان کی بیندونصائع سے معمورتقر رہھی یا د گار ہوتی متى -اس دن وه خود بهى جذبات سے لبريز موتے اور طلبه ير بھى ايك جيب كيفيت طارى ہوتی۔ آخری عدیث کاسیق ہوتا ،تشریح کی جاتی اور پھروہ ہاتیں ہوتیں جوفضیات کی تکیل كرنے والے طلب كے ليے زندگی جركام آئے والى ہوتيں ۔وه اپنے طلبہ كی تين جماعتوں ميں تغتیم کرتے بھلی بمتوسط اور اونی دور پھر ان میں سے ہر ایک کوعملی زندگ کا ٹاسک بتاتے ای کےمطابق سرگرم کاربونے کی تلقین کرتے۔ جب طاب علم آخری دن ان کی کلاس سے المقتا تو كرجه اس ال بات كاغم بهوتا كه مفتى صاحب جيسے عظيم استاذ سے جدا جونا ميز ربا ہے ، مگرساتھ ہی اسے خوثی بھی ہوتی کہاس کا دامن علم وفکر کے جواہر ریزوں ہے بھرا ہوا ہے ۔مفتی صاحب نہایت و بین انسان نشے اوران کا دماغ گویا لیک وسیع وعریض کتب خاند تھا جس بیس مختلف علوم وفنون کی ہزاروں کتا بیس ہر وفت موجود وستحضر رہتیں۔

مفتی صاحب کا کارنامہ صرف بھی نہیں ہے کہ انھوں نے کم وثیش نصف صدی تک علم صدیت پڑھا یا اور ہندو ہیرون ہند کے بڑار ہا طلبہ ان سے سیراب ہوئے ،ان کا ایک کارنامہ ہیکی ہے کہ عصرِ حاضر کے طلبہ کے ذہنی مستوی کا ادراک کرتے ہوئے ورب نظا می کی اہم کتابوں کی لسانی تہذیب و تسہیل کا کام کیا اور انھیں شخاب سیس ش شائع کیا۔ بانی دارالعلوم دیو بندمولا نا محمد قاسم نا نوتوی کی متعدد کتابوں کی تسہیل فر ، کی اور انھیں نئی سل کے سے بہل افہم بنایا، درب نظامی کی متعدد اہم کتابوں کی تسہیل فر ، کی اور انھیں نئی سل کے سے بہل افہم بنایا، درب نظامی کی متعدد اہم کتابوں کی آسان اردو زبان میں اور ج مع تر ندی کی آشے جلدوں میں ، جبکہ جمجے بخاری کی ہرہ جلدوں میں اور امام ولی اللہ دیاوی کی معرک تا آلا را کی آشے جلدوں میں ، جبکہ جمجے بخاری کی ہرہ جلدوں میں اور امام ولی اللہ دیاوی کی معرک تا آلا را کتاب چہتا اللہ البالغہ کی منظر دوم تناز شرح رحمت اللہ انواسعہ لکھ کو علی دنیا پر احسن عظیم کیا۔ ان کتاب چہتا اللہ البالغہ کی منظر دوم تناز شرح رحمت اللہ انواسعہ لکھ کو علی دنیا پر احسن عظیم کیا۔ ان کتاب چہتا اللہ البالغہ کی منظر دوم تناز شرح وحمت اللہ انواسعہ لکھ کو علی دنیا پر احسن عظیم کیا۔ ان کتاب چہتا اللہ البالغہ کی منظر دوم تناز شرح وحمت اللہ انواسعہ لکھ کو علی دنیا پر احسن عظیم کیا۔ ان کتاب پر لکھیں۔

کے علاوہ موجی مختلف دری کتابول کی دسیول شروح تحربر کیس اور دیگر موضوعات پر بھی انہم کتابیں لکھیں۔

الغرض مفتی صاحب کی پوری زندگی نہایت ہی سرگرم وہ جرا پرور رہی۔ ان کی
پیدایش 1940 میں گجرات کے ضعع پائن پور میں ہوئی تھی۔ 1962 میں وارالعلوم و بو بند

ے فضیت کی تکمیل کی اور 1972۔ 73 میں وارالعلوم و بو بند میں استاذ مقرر ہوئے اور
تاحیات علم حدیث وفقد کی امہ ت کتب کی قدریس کی خدمت انجام دی۔ لگ بھگ ای سال

کی عمر میں اس و نیا ہے رخصت ہوئے۔ اللہ پاک حضرت مفتی صاحب کی کامل مغفرت
فرمائے ، پسما ندگان کو صرح جمیس عط فرمائے اور دنی بھر میں کی چیلے ہوئے ہم جیسے ان کے بزار ہا
شاکردوں کی طرف سے آمیں بہتر سے بہتر بدلہ عط فرمائے۔ (آمین)

رحلت ببرری غلغله آه وفغال ہے مفتی محمد اسجد قاسی ہریدواری سابق معین مدرس دارالعلوم دیو بند استاذ مولا ناحسین احمد مدنی مدرسدانبدیہ بیرسہار نیور

۲۵ ررمضان المبارک الاتهائي وادهرافق مشرق ہے سے کے اجائي الجررہے ہے ادھر وی اجازی المبارک الاتهائي اللہ محبورہ سامانيوں کے ساتھ غروب ہورہا تھا۔ ونيا جرین حضرت کے جزاروں نہيں بلکہ الکھول محبین و مختقد بن اور علاء وطعبہ پرغموں کا کوہ گراں توٹ دہا تھا۔ عرب وہم کی آئکھول ہے اشک ہائے فراق مترشح ہورہ ہے تھے جوابھی تک جوری ہیں۔ ہندوستان کے ساطی شہر مبکی ہے ایسی غمناک ، اور افسوستاک خربھیل جوری ہیں۔ ہندوستان کے ساطی شہر مبکی ہوئے حضرت الاستاذ رحمۃ المشاعلیہ کے اہل تعبق و جس نے دنیا کے جزری سرے تک تھیلے ہوئے حضرت الاستاذ رحمۃ المشاعلیہ کے اہل تعبق و الل مجبت کی آئکھوں کوئمناک کردیا۔ چہنستان علم وفن وار العلوم و یو بند کی مندورس پراڑتا لیس سال تک خد سرائی کر کے پہلل خوش او المجبت کی آئکھوں کو کھنے ، سفناور جانے والا ہر محفوں آبدیدہ ہے۔ اہل علم کے طبقے عیں اونی حاسب علم سے لے کر دنیا کے چوئی جانے والا ہر محفوں آبدیدہ ہے۔ اہل علم کے طبقے عیں اونی حاسب علم سے لے کر دنیا کے چوئی گھا ہوں کے علاء وصلیاء تک حضرت اداست و حمد اللہ علیہ کی وفات حسرت آبیات پر مغموم ومحرون ہیں جن کے علاء وصلیاء تک حضرت اداست و حمد اللہ علیہ کی وفات حسرت آبیات پر مغموم ومحرون ہیں جن کے علاء وصلیاء تک حضرت اداست کثیر تعداد میں سا شنے آرہ ہیں۔

الیہ راجعون الله ما آخد و آن له ما اعطی و کل شیء عنده باحل مسمی حضرت الاستاذرجمة الشعبیہ کی وفات پراظهار در دفع اور آپ کی یادول کے ثفوش کو مخفوظ کرنے کے لئے آپ کے خوان علمی سے ریزہ چینی کرنے والے دیگر بہت سے تلامذہ کی طرح احقرنے بھی کیف ما تفق کھے ہاتیں اور یادیں میروقر طاس کروی تھیں ، جن کا بنیادی مقصد ماضی کی حسین یاوول کوچھ ترجم بریس لا کر محفوظ کرنا تھا۔

وہ پہلی نظر پہلی ملاقات کا عالم

حضرت شیخ الحدیث رحمة الله علیه کے نام نامی اسم گرامی ہے تو میں بھین ہی میں آ آشنا ہو گیا تھا، والدص حب زید مجرجم حضرت مولا ناحسین احمد صاحب ہریدواری چوں کہ وارالعلوم و یوبند کے استاذ ہیں، اس لیے دقما فو قنا کسی ندکسی بہائے سے مفتی صاحب رحمة الله علیہ کاذکر خیر ہوتا ہی رہتا تھا۔

خوبی نقد رہے اللہ تعالی نے اس ناچیز کو1999 میں کہی مرتبہ دارالعلوم دیو بند حاضری کا شرف بخشاء اس وفت میری عمرآ ٹھرسال تھی اور میں سیقول کا پارہ پڑھتا تھا، اس وقت رشید مجد، رواق خانداور آسامی منزل زرتھیر اوراعظمی منزل کی تیسری بلڈنگ تکیل کے مرحلے میں تھی۔ جدید لا بحر مری اور دارالقران کی جگہ خال میدان تھے، جہاں عصر کے بعد طلبہ کھیلا کرتے تھے۔

ای کمنی میں آیک ون والدصاحب زیدمجد بهم فرمائے گئے کہ آج بعد عصر مفتی سعید احمد حب سے ملاقات کے لیے چلیں گے، چنانچہ عصر کے بعد حضرت والد صاحب حضرت مولا نامحہ علی صاحب اور وحقر حضرت الاستاذ رحمۃ اللہ عدیہ کے در دونت کی طرف پہل دیے۔ یہ دونوں حضرات آ گئے گئے بات کرتے ہوئے جاتے اور میں ان کے پیچھے پیچھے بیچھے کے لیا گئی منزل میں بیجوں کی طرح دوڑتا ہوا چاتا ، یہ وہ زمانہ تی جب مفتی صاحب پرائے مکان کی بالائی منزل میں فروکش تھے۔ حضرت کے مجال اور میں اور علی اور میں بال اور میں اور میں بال اور میں اور میں بال اور

ٹو لی ٹھیک کی ،گریبان اور بٹن وغیرہ ورست کر کے پھیسلیقہ مند سابنادیا۔ او پر کمرے میں پہنچے تو دیکھ کہ حضرت اپنی مطالعہ گاہ پر نصف در دز ہیں ، ایک طالب علم سرکی مالش کر رہاہے ہے ، دوسر بیر دبار ہاہے اور حضرت ہاتھ میں کتاب لیے دفت نظر کے ساتھ کتاب بینی ہیں مشخول ہیں۔ والدصاحب زید مجد ہم سے علیک سیک کے بعد معلوم کیا کہ یہ بچے کون ہے؟

والدصاحب:

ميرابزا بينا ہے۔

مفتى صاحب:

اتن کم عمری میں اس کو ہاں سے حیدا کرویا؟

والدصاحب

یہت زیادہ کم عمر بھی نہیں ہے۔

مفتی صاحب نے جھے ہے فر مایا کہ کھڑے ہو کے دکھا ؤ۔

میں نے کھڑے ہوکر دکھایا۔

حضرت مفتى صاحب نظرا شاكرد يكصااورفر مايا

ہاں بہت زیادہ جھوٹا تونہیں ہے۔

آ ٹھرسال کا ناظرہ پڑھنے والہ بچہاک جلیل القدر اور عظیم المرتبت، کمآبوں کے درمیان محبول اور مطالعہ میں مصروف شخصیت کو ہا فوق انفطرت نہ سمجھنا تو اور کیا سمجھنا؟

خوش منظر و دلاویز شخصیت

حضرت الماستاذ رحمة الله عليه كا ظاہر وباطن بالكل سنت كے رنگ ميں رنگا ہوا تقد انوارات سے منور حسين وجسل چرو، سر پرخوبصورت سفيد عمامه، اس پر مزيد عربي انداز ميں سفيد و جيكدار روبال، چال دُ هال، وقيار و گفتار اور نشست و برخاست ميں غايت ورجه سنجيدگي ومتانت كاپاس رہتا تھا۔ آپ كاسرا پاايد وكش اور بجيل تھا كدا يك مرتبہ نظر پرُ جائے تو ديرتك سيرى نہيں ہوتي تھى، آپ اينے انداز واوا اور عادات واخلاق سے اسلاف كي نهرف حقیقی یا دگار تھے بلکہ ایکے علوم کے ایٹن و پاسبان بھی تھے۔ آپ کی شخصیت جوش و ہوش کا حسین آمیز وتھی۔ آپ کی ذات والا صفات میں حق جل مجدونے بہت سے ایسے ہیرے جواہرات ودیعت کیے تھے جو طلبہ وعلیء کے لئے انتہائی کشش کا باعث اور محبت کا سامان تھے، جن کی وبہے آپ کو عالم گیرشہرت اور مقبولیت ومحبوبیت حاصل تھی۔

لاثاني درس بخاري

حضرت شیخ الحدیث دھمۃ الدعدیکا درس بخاری بلکاس سے پہلے درس ترائی کہی بڑی آب و تاب اورشان و شوکت کے ساتھ ہوتا تھا۔ ابتد کی ایام میں بومیہ تین اسائے حنی یاد کرانے کا ابتل م فریاتے ۔ آپ ہی کی برکت سے ہم گن و گاروں کو بھی بیرم دک اسائے ضد و تدی یاد کرنے کا ابتل م فریاتے ۔ آپ ہی کی برکت سے ہم گن و گاروں کو بھی بیرم دک اسائے ضد و تدی یاد کرنے کی سعادت نصیب ہوگئی۔ آپ کا درس بخاری سطحیت سے پاک، ورجلد بازی و رواروی سے منزہ ہوتا تھا۔ انہا یا سکون کے ساتھ گفتگو کا سفاز ہوتا اور ای سکون واطمین ن کے ساتھ بات کھل ہوتی تھی۔ دوران درس آگر کوئی خاص موضوع زیر بحث آجا تا تو اس پر مال وما علیہ کے ساتھ کلام کر کے ہی وم لیتے تھے۔ آپ کے درس ہیں وعظ و اس پر مال وما علیہ کے ساتھ کلام کر کے ہی وم لیتے تھے۔ آپ کے درس ہیں وعظ و فیجت ہے۔ آپ کے درس ہیں وعظ و فیجت ہے۔ آپ کے درس ہیں وعظ و فیجت ہوتا ہوتی ہوتا تھا۔ آپ مشکل سے مشکل مسائل اور پیچیدہ فریا ہے کہ کوئی بھی عقدہ طل ہوئے بغیر ندر بتا تھا۔ آپ مشکل سے مشکل مسائل اور پیچیدہ کر بین مباحث کوا بھی عقدہ طل ہوتے بغیر ندر بتا تھا۔ آپ مشکل سے مشکل مسائل اور پیچیدہ کر بین مباحث کوا بھی عقدہ طل ہوتے مصدات ہوتی تھی۔ نداتی مفصل کہ پورے گھنے میں چند بی کی تربی بین مباد کی تھی درب کھنے مصدات ہوتی تھی۔ نداتی مفصل کہ پورے گھنے میں چند بی کی تربی مباتی میں دربے کی فیل در یا بکوزہ کا تھی مصدات ہوتی تھی۔ نداتی مفصل کہ پورے گھنے میں چند بی

نه اتنی مختصر که صفحات کے صفحات گز رہتے چلے چاکس اور کوئی کلام ہی نه ہو۔ آپ کا لب ولہجدا بعیدا تو تھا ہی ساتھ ساتھ ساتھ مرالہ اور منفر دہمی تھا۔ ہم نے ایس پرسکون اور تفہرا ؤو، لا انداز اور طرز کلام آج تک ندریکھ نہ سنا۔

آپ خود فرمائے تھے کہ مجھے جلدی جلدی اور تیز ہولئے کی عادت تھی مہینوں محنت و کوشش اور مثل وتمرین کے بعدیش نے اس طرح آ ہستہ آ ہستہ بولنا سیکھا ہے۔

خگ آجائے گی اپنے چلن سے دنیا تجھ سے تکھے گار ماند ترب انداز بھی

الحددللد بیل تو پورے سال حضرت ایات فی رحمة الله علید کے دری بیل حاضرہ م کیکن طعبہ کی خاصی تعداد ایسی ہوتی تھی جوصرف حضرت الاستاذ رحمة الله علیہ کے دری بیل حاضر ہوتے تھے اور دیگر گھٹؤں بیل یو تو آرام کرتے یا افتاء بیل داخلے کے لئے امتحان کی تیاری بیل مصروف رہے اور وہ طعبہ بید خیال خاہر کرتے تھے کہ اس ایک گھٹے کے سبتی سے دیگرتمام کتب کے امہات مطالب عل ہوج نے ہیں۔

متزاد مید کرطلب کی عدم موجودگی پر مفتی صاحب رحمة الله عبید کی طرف سے بخت حمید ہوتی تھی۔ طلبہ کی قلت کو محسول کر کے ہر سال متعدد مرتبہ آپ در سگاہ سے غصہ ہوکر واپس شریف نے جاتے ۔ اس تغیید کا دہ نبن ماہ تک طعبہ پر اثر دہتا تھا۔ حضرت شنخ احدیث رحمة الله عبیا کی کہری کے زمانے میں بھی سال کے اخیر میں جب تیسرا گھنٹہ فالی ہوجا تا تو مسلسل جار گھنٹے سبق پڑھاتے تھے۔ الارے دورے کے ساں ول کا آپریشن ہونے کی وجہ مسلسل جار گھنٹے سبق پڑھاتے تھے۔ الارے دورے کے ساں ول کا آپریشن ہونے کی وجہ سے ششہ ہی امتحال تک بخاری کے صرف انچاس صفح ہو پائے اکسی محضرت نے لیکھورظر افت میہ جمعہ بول دیا تھا کہ آگر سالاندامتی ن تک بخاری کھمل نہ ہوئی تو دمض ن میں کھل کراؤں گا۔

یہ جمعہ اتنامشہور ہوا کہ ہرکس و ناکس کی زبان زد ہوگیا۔ حتی کہ کے احقر نے دارالعوم کے درجہ ناظرہ کے دونہایت کم عمر پچوں کو بھی بید کہتے ہوئے سنا کہاں سال بخاری رمضان میں تعمل ہوگی۔ نیکن حضرت الاست ذرحمت امتد علیہ کا درس و تدریس کا نصف صدی پر محیط تجر بداور غیر ضروری مشاغل ہے کیسوئی کا اندر زایک نعمت نابت ہوا۔ جمعہ و یا جعرات یا کوئی اور چھٹی کا موقع ، حضرت نے کسی بھی موقع کو خالی نہیں جانے دیا اور امحمد مقدر جعب کے اخیر میں بخاری شریف اینے وقت پر بی کھل ہوئی۔

دل کا کامیاب آپریشن

استان الستان المستان المستان المستان المستان المستان المستان المستان الستان الستان المستان ال

دارالعلوم اور درس وتدریس سے غیوبت بقینا آپ کے لیے نہایت رنج وغم کا باعث منج و غمر کا باعث منج و غمر کا باعث منج و آپ کے عرب ہم طلبہ آپ کی عبادت وزیادت کے لئے آپ کے گھر بہنچ تو آپ و باللہ آتھوں سے اشکول کے ترشح کے ساتھ و ہرتشر یف لائے وہ انتہائی غم کا ساس تھا۔ آپ و باللہ ایر پورٹ جانے کے سے کاریس بیٹھ گیے ، پکھ ویر کار آبستہ آبستہ چتی رہی ، طلبہ بھی کار کے دائیں بائیں اور پچھے چھے چیتے رہے ، لیکن جونی آپ کی گاڑی سجد کے پال سے مڑی تو طلبہ پر ایک قیامت کی توٹ پر کی، سسکیاں نظنے گیس۔ دیگر ساتھیوں نے بتایا کہ ہمارے طلبہ پر ایک قیامت کی توٹ پر کی، سسکیاں نظنے گیس۔ دیگر ساتھیوں نے بتایا کہ ہمارے خاص جناب مولانا اشتیاق احمد صحب بھی بلک بلک کر رود ہے۔ لیکن اس ون جہاز کی تلث خاص جناب مولانا اشتیاق احمد صحب بھی بلک بلک کر رود ہے۔ لیکن اس ون جہاز کی تلث

ند طنے کی وجہ ہے مفتی صاحب والیس تشریف لے آئے اور بعد عصر ہم طلب نے دولت کدے پر صاحب ہوکر تی بعر کے زیارت کی ۔ گلے روز آ پ میٹی تشریف لے گئے اور ایک ماہ سے زاکد و ہیں مقیم رہے ۔ اس عرصے ہیں حصرت اقدس جناب مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت بر کا جہم مہتم وارالعلوم و یو بندنے تدریس بخاری کے فرائفس انتجام دیے۔

جهد مسئسل کا پیکر محسوس

حضرت الاستأذ رحمة القدعليدكي زندكي كالبيابيا فمايول وصف تق جوجم طالبان علوم نبوت کے لئے سبق آ موز اور قائل تقلید ہے، آپ کی موجودہ پوٹی پر قناعت کے عادی نہیں ينے ۔ سب كى ايك ايك ادا سے تعليم وتعلم اور افادہ واستفادہ كى بياس نم ياب ہوتی تقى بھى کسی منزل پاکسی ایک کتاب کی اشاعت پر ہی بس نہ کرتے کہمی کسی بڑے یا چھوٹے نے انہیں وقت ضائع کرتا ہو منہیں پایا۔آپ کے دل میں ہر سن کوئی ندکوئی تفتیقی کام کرنے کی آ گ گی رہتی تھی ۔مطالعہ و کتب بینی تو و کابر کی طرح آپ کی زندگی کاجزولا یفک بن چکاتھ۔ آپ نے زمان کا لب علی میں بعض پیش آمدہ واقعات کے بعد جس آب وتاب کے ساتھ محنت وجدوجہد کا آغاز فر مایاتھا، دم اخیرتک اس میں کوئی کی نظر نہیں تئی۔ زندگی کے وشوار گرار مراهل كوعزم و بهت سے طے كيا اور مخصيل علم بيس آنے والى بريريشاني كاسد سکندری بن کرمقا بلہ کیا۔ آپ نے سداعلی ذوق وشوق سے سرش ررہ کرعلمی عظمتوں کوسر کیا۔اس سلطے میں آپ کاعظیم کردار جیرت انگیز ہونے کے ساتھ ساتھ واولد انگیز بھی ہے۔ یا لَا خرآ بے نے تدریکی تصنیفی میدانوں میں اپنی ظمیا بیوں کے جھنڈے گاڑ دیے اور علمی دنیا برائے گہرے نشانات ثبت کیے۔ای جہد مسلسل اور سعی پہم کے منتبح بیس القد تعالی ے آپ برعلمی حقائق و د قائق کے نئے نئے افق کھولے اور آپ کے قلم گہر بارے ججة اللہ البالفيجيسي وشوارا ورحضن كماب كي مبسوط شرح رحمة الثدالواسعد وجود بس آئي

صیح بخاری وجامع ترفدی جیسی عظیم کمابوں کی شہرہ آ فاق شروحات تحفۃ القاری اور تحفۃ الااری اور تحفۃ الاامی منصر شہود پر آسیں۔اصح الکتب بعد کتاب اللہ کی اس شرح کے بارے میں آپ

خود فر ماتے تھے کہ علائے والو بند میں بخاری کی مکمن شرح صرف میں نے لکھی ہے۔

ان مذکورہ بالا تین کر بول کے عدوہ آپ کے کے قلم فیض رقم ہے عم مدیث اور ویکر عوم آلیہ وعالیہ بیل بچ سول گراں قدر تصنیفی شہکار دنیا کے اہل علم حفزات ہے سند قبویت حاصل کر چکے جیں اور وسیع بیانے پر مقبول و متداول جیں علمی شغف ہی کی وجہ ہے اوقات مخلف تدریکی قصنیفی کا موں بیس اس طرح جکڑے ہوئے تھے کہ در میان سان بیس اسف رکی گنجائش نہیں ہوئی تھی ،البنت سامان تعطیلات بیس امت مسلمہ کو دکوئی ،اصلاحی اور فقہی اسف رکی گنجائش نہیں ہوئی تھی ،البنت سامان تعطیلات بیس امت مسلمہ کو دکوئی ،اصلاحی اور فقہی رہنم الی فراہم کرنے کے لئے دنیا کے مختلف دور در از مم لک کا سفر کرتے اور تشدہ کا موں کو سیرانی عطی فراجے تھے۔ آپ کی مجس بھی علمی نوعیت کے سوال وجواب ہے مہلی ہوئی تھی کہیں آپھی آپ از خود کوئی فیتی عمی نکت بیان کردیا کرتے تھے۔

ایک روز معین مدری کے زمانے میں احقر بعد عصر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اپنی ہائیں جانب بل یااور کہا کی تلم کھولو، میں جیران ہوا کہ آج کس امتحان کی تیاری ہے؟ بہر کیف میں نے تلم کھوں اور حضرت نے اپنی میز پر رکھے ہوئے کاغذات

ميرے ماتھ ميں تھا كر قرمايا _ لكھو:

يا أيها المزمل

اے چا در بیل <u>اینتہ</u> والے الخے۔ معرب

ية غير مدايت القرآن كي في مديد كي أو ي تقى ..

حضرت الاستاذ رحمة القد عليه غير معموني رفقار سے سوره مزل كى آيات، ترجمداور تشريكى كلمات كالهاء كرائے ہوئے ہمتارت رحمة القد عليہ كاعمى استحضار و كيوكر جيرت ہوئى كه ساتھ اطا سائے ندقر آن ندكوئى كتاب، آپ كى نظر و يو ر پرجى ہوئى تھى اوراس تيزى كے ساتھ اطا كرار ہے تھے كہ اس جوائى كے سائم ميں بھى احقر كا قلم حضرت كى زبان كى بمشكل ہمتوائى كرار ہے تھے كہ اس جوائى كے سائم ميں بھى احقر كا قلم حضرت كى زبان كى بمشكل ہمتوائى كر بار ہاتھ. وہال موجود طلب بھى خاموش محوجيرت بيٹھے رہے اور بيش متير بھى تقداور خاكف بحى كر بار ہاتھ كا دوبارہ معلوم كرنا حضرت كے لئے ہاعت تكدر ند ہوجائے۔ اس پورى

سورت بیں صرف ایک دوجگہ ایک آئی جہال حضرت نے کسی جملے کے کاشینے کا تھم دیا۔ورنہ کھل سورت اسی طرح بے تکلف اطاکرادی۔

> ولایت پادشان علم اشیاء کی جہاں گیری میرسب کیا ہے فقط ایک نکمتۂ ایمال کی تفسیریں

(وجل ثنا، ک)پر حسین توافق

معین مدری کے زیانے بیل چند مہینوں تک احظر فرائفل و توافل کے شاہ بیل ہیں دیکھ کہ مسنف نے نماز جنازہ کے علاوہ دیگر

'' جل شاءک'' کا اضافہ کرتا رہا۔ پھر ہدایہ بیل دیکھ کہ مسنف نے نماز جنازہ کے علاوہ دیگر
نمازوں بیل اس جینے کے اضافے ہے منع کیا ہے۔ بیل نے اس دل دل ہے اس جینے کا اضافہ
بند کردیا۔ پچھرد زبعد حضرت اناستاذ رحمۃ الشعلیہ جدع عرجیس بیل فریانے گئے کہ بیل عام
مازوں بیل جل شاءک کا اضافہ کہ کرتا تھا، کیول کہ یہ جمعہ لفظ اور معنی دونوں اعتبارے اچھ لگنا
ہے۔ لیکن آج ایک کتاب بیل دیکھ کہ مصنف منع کرتے ہیں، تو انہوں نے آخریہ کردیل دلیل
ہے منع کیا؟ "یا کوئی حدیث یا اثر ان کے سامنے ہے؟ ہم نے وہیں بیٹھے جیٹھے موبائل پر بھی
اور خارج بیل اعداء اسنوں اور ایو داؤد وغیرہ بیل علاق کیا، تو نماز جنازہ بیل شاءک کا
اضافہ تو ملائیکن اس مجس میں ویکر نمازوں میں ممانعت کی دیل مذل کی۔ حضرت الاستاذ رحمۃ
انشہ عدید تو چوں کہ علم دعرفان کے ظلیم آفاب سے ،اس لیے فریایا کہ اس طرح کی یا توں کو میں
افشہ دیرفان کے شاہوں۔

دارالعلوم کی تبین سنهری رواییتیں

پهلی روایت

دارانعلوم و ہوبندیں انعامی جلنے کا جو معیار ہے وہ شاہد وہابد ہی کسی دوسرے مدرے بین ہو۔ دارانعلوم سال ندامتھا نات بین کامیاب ہونے والے تمام طلبہ کو حسب مراتب خصوصی اور جمیں انعامات سے نوار تا ہے۔ اس روح پر درموقع پرتم م طلب اوراسا تذہ

کی موجودگی میں حضرت شیخ احدیث رحمة القد علیه کا خصوصی پر مغز اور علمی نکات پر مشمل بیان ہوتا تھی، جس میں حضرت رحمة القد علیہ طلب علم کے رمانے کا مضبوط ترین لائحہ عمل پیش فرماتے ، نہ صرف طلبہ کے لیے بلکہ اساتذہ کی تدریسی تصنیفی ترقی کے طور طریقے بھی واضح کرتے تھے۔

دوسری روایت

تعلی سال کے عاز پرتن مطلبہ کورشید متجدیں جع کرکے ان کے مقام ومرجہ سے روشاس کرانیا جاتا ہے۔ اس مبارک موقع پر بھی گزشت وہائی میں حضرت مفتی صاحب رحمة الله علیہ ہی کا خطاب ہوتا رہ اور سپ طلبہ کو درس کی پابندی، پیشگی مطالعہ ، کمرار و فداکرہ، ہفتہ داری آموخت اور ذاتی محنت ولگن پرخوب ابھ رتے اور تعلیم مزاج و فدال کی آبیاری کی کوشش کرتے۔

تیسری روایت

تیسری روایت نہایت اہم اور قابل صدر شک ہے۔ منازس ل بی کے موقع پر
وفتر اہتمام میں ایک خوبصورت ورکش تقریب منعقد ہوتی ہے، جس میں ہثمول دیگر اسا تذہ
کے ادر علمی کی مستد حدیث کوروئل بخشے والی میدان علم ودانش کی قد آ ورشخصیات اپ وجود
مسعود ہے اس مجلس کے حسن کو دویا ۔ کردیا کرتی تھیں ۔ اس موقع پر بھی خطاب کا سہرا آپ بی
کے سرسچایا جو تا تقد ، جس میں آپ اپنے طویل تر بن علمی تجربت ہے کشید کر وہ حکمت ودانائی
کی زریں یا تیں اور نفع بخش اصول و نفوش تمام اسا تذہ کے سامنے رکھتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ کے
فضل ہے معین مدری کے دوسر سے سال کے آغاز پر اس ناچیز کو بھی اس علمی و نور و نی مفل میں
حاضری کا شرف حاصل ہوا ۔ جس وقت ہیں وفتر اہتمام پہنچ تو حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ
علیہ کی کری کے سامنے بہنی لائن ہیں جگہ خال تھی ، ہیں وہیں بیٹھ گیا اور خوب توجہ سے حضرت

ال بیان کے ایک اہم اقتیال سے بیل آپ کو روشناس کرانا مناسب مجمتا

یں عدامہ بلیاوی قدس مرہ کے سریش کیل مگار ہاتھا، حضرت فرمائے گئے کہ طلبہ تین احتم کے ہوتے ہیں ، یکنے والے ، پڑتے والے اور پڑھنے والے ۔ ہیں نے حضرت قدس سرہ کی اس تقسیم کے بعد کہ کہ اسا تذہ بھی تین قسم کے ہوتے ہیں ۔ حضرت پوچھنے گئے کہ وہ تین قسم سے ہوتے ہیں ۔ حضرت پوچھنے گئے کہ وہ تین قسم سے میر سے نیاوہ وجانے ہیں۔ کی حضرت الاستاذ مفتی سعید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے وفتر اہتمام ہی ہیں وہ تین قسمیس بیان فرمائی۔

- (1) ایسے اس تذہ جو بغیر مطالعہ کیے درسگاہ بیں چلے جاتے ہیں اور جنتی دیر طلبہ عہارت پڑھتے ہیں آئی دیریہ عاشیہ کا مطالعہ کرتے ہیں اور پھر سبق کی زور دار تقریر کرے چھے آتے ہیں۔
- (2) وہ اسما تذہ جو رات مجر جفتا مطالعہ کرتے ہیں صبح کو سارا طلبہ کے سامنے تے کردیتے ہیں ، کہ فلاں نے بیرکہا، فلاں نے بیلکھا، فلاں کی راے بیرہے۔
- (3) وہ اس تذہ جو رات کو مطاعہ کرتے ہیں، پھر اس میں ہے قل درس کے متعلق جو

 ہا تیں طلب کے لیے ضروری ہیں، انہیں دیک کا غذ پر لکھ کر جیب میں رکھ لیتے ہیں اور سبتی میں

 ہانے سے پہلے، راستے میں آتے ج تے، اٹھتے مینے تابار بار اس لکھے ہوئے کو دہراتے دہتے ہیں، پھرور سکاہ میں جا کرایک ہی انداز واسلوب میں پیرائے بیان بدلے بغیر متعدد مرتبہ طعبر کسمجھاتے ہیں اور پورے بفتے جو اسباق انہوں نے لکھے انہیں ہفتے میں ایک مرتبہ بطور آمون نے لکھے انہیں ہفتے میں ایک مرتبہ بطور آمون تا ہوں ہے۔ زیادہ کامیاب ہیں۔ حضرت الساقہ میں سے زیادہ کامیاب ہیں۔ حضرت الساقہ میں میں میں میں میں میں میں میں کی برنور دی برجیس برخ ست ہوگئی۔

دفتر اہتم م ہی ہیں اسائذہ کے ناشتہ کا انتظام تھا، یکھا سائذہ دسترخوان پر بیٹھ گئے اور پکھ و ہیں کھڑے ہوکر آپس میں ہاتی کرنے لگے،ای اثنا ہیں ایک استاذ میرے پاس آئے کہ آپ کومفتی سعیداحمد صاحب بلارہے ہیں، ہیں گھبرایا ہوا حضرت کے پاس گیا کہ خدا جائے " نے کیا چیز خلاف اوب سرز د ہوگئی جس پر " تی برسرمجلس اکا براسا تذ ہ کے س منے ڈانٹ پڑے " کی چیز خلاف اوب سرز د ہوگئی جس پر " تی برسرمجلس اکا براسا تذ ہ کے س منے ڈانٹ آخر کا بیا اور جنتے ہوئے فرہ با تم کون ہو بھائی بہت غور سے تم نے بیان سنا؟ جس نے جواب دیا: مجمد اسمجد ہم بید داری۔ حضرت نے بھر د وہ رہ غورے میراچہرہ دیکھ اور فرمایا انجھاوہ ہم بید واروالے حین مدرس؟ میں نے کہ جی حضرت '

يادگار حوصله افزا كلمات

جس روزمعین مدری کا انٹر و بوہوا اورش م کو دفتر تصیب ت ہے ہم دوطب کی کا میا لی کا علان آ و برزاں کیا گیا، اسی روز احقر بعد عصر متصلا حضرت الاستاذ رحمۃ القد عدیہ کی مجلس میں حاضر ہوا، اس وقت کمرے میں حضرت مفتی صاحب، احقر اور آپ کے خاوم خاص ہمارے سخیل افتاء کے ساتھی مولوی محمد فائر سلمہ بھی موجود تنے سلام کے بعد حضرت نے فرمایا

تيرانام الجديد؟؟؟

الله في الأبات من جواب دياء

فرهايا

تيراامتخاب بيوكماب

اورجم نے تمہارے ساتھی کے نام پر نتیج اکھا تھا

----الإلما-----

اور تيرے نام پرلکھا تھ

ـــــانېت احجهاــــــ،

اب محنت کرواور پڑھ و ۔ پھر لوگ آئے گئے اور کمر وَ مل قات بھرتا گیا۔ مغرب سے پکھ پہنے دوسرے ساتھ بھی سے کے دھنرت رحمہ اللہ علیہ نے ان سے مخاطب ہوکر پکھاضا فہ کر کے بھی

آخری دیدار

اورجب کے آغاز میں دارانعلوم حاضری ہوئی۔ اچا تک یاد آیا کہ جعرات کو بعد مغرب حضرت اللہ البیلے مغرب حضرت الاستاذ مفتی سعید صاحب بخاری کا سبق پڑھاتے ہیں، تو کیوں شاس البیلے اثداز دری سے مستنفید ہوا جائے جس کو سنے اور دیکھے ہوئے چیسال کا عرصہ بیت چکا ہے میں نے مغرب کی نماز مسجد رشید ہیں اوا کی اور وہاں سے سیدھاعظیم الثان جدید لا ہر میں واقع دارالحدیث پہنچا۔

حضرت الاستاذ رحمۃ اللہ عدیدائی پہنے کی ہی آن بان اور شان کے ساتھ بخاری پڑھارے جھے اور دور دراز علاقوں ہے آئے ہوئے بادہ کشوں کے ساتم جس موجنا بحر رہے تھے۔ اذ ان عشا ہے کچھ دہر پہلے میں دارالحدیث ہے دالیاں ہوا۔ وہم وگان میں بھی دور دور تک مید بات نہ آئی کہ فن مدریس کا یہ چھکا دمکا آ فی بااور عم حدیث کا ور خشندہ ستارہ اب بہت جلد این ماکھوں شیدائیوں کوسوگوار کرکے اس جہان رنگ و ہو ہے رخت سفر بائد سے والا ہے

آخري گفتگو اور وه خواب جو نتيجة سج ثابت هوا

ماہ شعبان کے آخر میں احتر نے خواب دیکھ کددورہ کہ دیشے کہ تعلیم مسجدرشید کے شعبان کے آخر میں احتر نے خواب دیکھ کددورہ کہ دیشے کہ شدخان بیل ہورہ ہوں اور حضرت الاستاذ مفتی سعید صاحب تن تنہا، نہایت ضعف کے ساتھ ہا تھ میں عصالے مدنی گیٹ کی طرف سے سجد میں واخل ہور ہے ہیں، درمیان میں میری حضرت الاستاذ رحمۃ القدعدیہ سے ملاقات ہوئی، سلام مصافی ہوا (میراشعبان ورمضان میں عمرے کا ارادہ تھ، جو لاک ڈاؤن اورکورونا دائری کی وجہ سے منسوخ ہوگیا تھ)

حضرت نے فر مایا تم عمرے کے لیے جارہے ہو؟ میں نے کہا تی ،آپ نے فر مایا

جاؤ اور ش بھی ، وَں گا، پھر میں وال سے پوری دنیا میں گوموں گا اور واپس نہیں آؤل گا، میں بیدار ہوا تو بڑی تشویش اور بے چینی محسول ہوئی، علاج ومعالجہ سے اگرچہ مفتی صاحب رحمۃ الشعلیہ کی طبیعت نارل ہوگئ تھی ایکن اس خواب کے نہیں ہت واضح ہوئے کی وجہ سے مجھے رو رو کرتشویش ہوئی رہی بخصیل اظمین ن کی خاطر احقر نے رمضان المبارک ہی میں حضرت الاستاذ رحمۃ اللہ عدید سے بذر بعد فون گفتگو کی۔ بڑی خوش مزائی کے ساتھ بات ہوئی، اخیر میں حضرت رحمۃ اللہ عدید نے قر مای کے میرا آن لائن بیان سنا کرواوران الفاظ میں دعا کیا کروائی الا لعنة الله علی المظالمین ۔

گفتگوختم ہوگی اور آپ کی خوش گفتاری ہے محظوظ ہوکر مجھے سکون ل گیا، چند ہی ایر م کے بعد آپ کے صاحبر اور چمتر م کا واٹس ایپ پر گردش کرتا ہوا مبیج موصول ہوا، جس میں بیاری کی اطلاع اور دعائے صحت کی درخواست کی گئی تھی ،اس بیغام کو پڑھتے ہی تشویش عود کرت کی ، میں رمضان کے اخبر عشرہ کے اعتکاف میں تھا، بیاری کی اطلاع ملنے پر دعا تیں کی گئیں۔ لیکن ۔۔۔۔ سامنے تقدیر کے رسوائی تدہیر دکھے۔

بالآخرد ۱۵ مرمضان المبارك كى صبح يه خبر الم الرّ لمنى شروع ہوگئى كەحضرت الاستاذيشخ الحدیث وصدرالمدرسین مفتی سعیدا حمرصاحب پالن پوری اس دار فانی سے دار باتی كی طرف كوچ كرگئے ، اناللہ دانا اليه راجعون ، يه قضا وقد ركے فيصلے كب كسى كى تمناؤل سے سے جيں۔



ایک شخص سار ہےشہر کو ویران کر گیا

مولا نا أسجد عقائي استاذ دارالعلوم وقف ديوبند

ول بوجس ہے، قام خاموش ہے، آنکھیں اشکبار ہیں، زبان گنگ ہے، قابان محطل ہے، اس معطاء وجوار شراکت وصامت ہیں، اب سے ہوئے ہیں، الفاظ کا والمن نگ ہے، اور خیالات اس ذات کردی کی فرقت سے رنجور و منتشر ہیں، جو تنہا ایک مت کی حیثیت رکھتا تھا جس کے انفاظ و بیان نے ہزاروں لاکھوں کم گشتہ راہ لوگوں کو دین منتقیم کا داستہ دکھایا تھی جس کی ذات گرامی الل اسلام اور عام اسلام کے لئے نقمت متر قباور جس کا وجود مسعود رحمت و برکت کا سرچشمہ تھے۔ جس کی ذات سے و برکت کا سرچشمہ تھے۔ جس کی ذات سے نفائل و معارف کے سوتے کیھو منتے تھے۔ جس کا ، یک عالم دیوانہ تھا۔ جس کے دیمار کے لئے گوشتہ عالم دیوانہ تھا۔ جس کے دیمار کے کے سات کا حسین سکم تھے۔ وہ مرجع الخوائی تھے۔ ان کے سامنے ذائو نے نگر تہہ کرنے کو وقت کے مث کے اورار باب علم وادب باعث فضیات تصور کی سامنے ذائو نے نگر تہہ کرنے کو وقت کے مث کے اورار باب علم وادب باعث فضیات تصور کیا کرتے تھے۔ ایک ہم جہت جا مع شخصیت علم کا بحر بیکراں عام باعمل سنت تھری کا شیدا کیا کرتے ہے۔ ایک ہم جہت جا مع شخصیت علم کا بحر بیکراں عام باعمل سنت تھری کا شیدا کیا کرتے تھے۔ ایک ہم جہت جا مع شخصیت علم کا بحر بیکراں عام باعمل سنت تھری کا شیدا کیا ہے۔

روشفاوہ اس اواسے کے رُت ہی بدل گئی ایک شخص سارے شہر کوومیران گر گیا

حضرت الاستاذیشن الحدیث مورد نامفتی سعیداحمہ پالن بوری رحمۃ القدعید کی ذات گرامی کے اوصاف و کمالہ ت اوران کی خدمات کو فلمبند کرنے کیلئے ہزار ہاصفحات کے دفائر بھی کم میں۔ آپ کی کیٹیرا جہات خدمات کے کسی ایک پہلوکو اگر موضوع بنایا جائے ، تو بھی

ال کا کما حقداحاط کرنابعید ہے۔

بحثیت مدرس، آپ کا درس قابل ستائش اور قابل ذکر بی نبیس، بلکه طلب اور بیرون
ملک میں آپ کے بے شار فیض یافت گان اس زرائے انداز درس کو اپنے ہوئے ہیں اور اس
بات کا فخر میرا ظہر رکیا کرتے ہیں کہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ عیہ کا نداز کی کوشش ہے۔ آپ کا
درس بے حدم تبول تھا۔ طلبہ کا اور دھ م آپ کے درس میں بیٹے کی سعادت حاص ہوجائے۔
بھی ہوا کرتی تھی کہ حضرت مفتی صاحب کے درس میں بیٹے کی سعادت حاص ہوجائے۔
انداز بیان نہایت شیری تھا، دوران تقریر افہام وتفہیم کے ایسے، چھوتے انداز کو
اپنے جس سے مفہم آپ نہی مسائل کی تبہد تک برآسانی بیٹے جا یہ کرتا۔ آپ دوران ساں
امباق کی پابندی کے فیش نظر اسفار سے جی المقدور گریز کیا کرتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ
امباق کی پابندی کے فیش نظر اسفار سے جی المقدور گریز کیا کرتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ
افریم کرتک تپ سے متعق کتاب (بخاری شریف) ہیں شدرایت کے ساتھ پڑھائی گئے ہے
اور یہ آپ کا وہ ب نظیر کارنا مدہ ہے جس کی مثال دورہ ضر میں شاید و باید ہی کہیں اور کس کے
معتد سے میں مارت کے ساتھ سے جس کی مثال دورہ صر میں شاید و باید ہی کہیں اور کس کے
معتد سے میں مارت کے ساتھ سے جس کی مثال دورہ صر میں شاید و باید ہی کہیں اور کس سے متعق سے میں میں ساتھ سے جس کی مثال دورہ صر میں شاید و باید ہی کہیں اور کس سے متعق سے میں مارت سے جس کی مثال دورہ صر میں شاید و باید ہی کہیں اور کس سے متعق سے میں میں سے متعت سے میں میں سے متعق سے متعق

متعنق دریافت ہو سکے ۔ طرز تدریس نے آپ کوطعبہ کرام کے لئے مضعل راہ بناویا تھا۔ آپ سے طلبہ کا والبہ ندلگاؤ ، ایسا امر بدیمی ہے ، جس کیلئے کسی مثال یا واقعہ کی ضرورت نہیں ہے ملک و بیرون ملک کے طول وعرض میں تھیے علاء کرام کی ایک بڑی جماعت ، صدیث کی تفہیم

کے لئے براہ راست آپ سے رابطہ کرتی ، یلکہ بعض تو ہویل سفر طے کرے دیویند پہنچ جامع کرتے بتھےاورا بیٹے مسائل کوحل کرائے۔

دارانعلوم کے زونہ تدریس میں بول تو تقریباً تمام کمائیں آپ سے متعلق رہی ہیں اور بیشتر
کمابول پر آپ نے از سرنو کچھ تسہیل یا تشریکی کام کئے ہیں، نیکن چاراہم کما ہیں ایک ہیں
جن کو پڑھانے کے ساتھ آپ نے وہ کاربائے نمایاں انجام دیے ہیں جنہیں الفاظ کے
سانچے میں پردیانہیں جاسکتا۔ آپ نے ان یا قوت وزمرداور جواہر کو یکجا کیا ہے، جے تتج
بسیارے باوجودور یافت کرنا جوئے شیرال نے سے پچھ کم ندھ۔

وارالعلوم ویوبندیس ترقدی شریف آب سے ایک طویل زبانہ تک متعلق رہی ہے

اور آپ نے اس کتاب کا وہ تق اور کیا ہے، جے آج آپ کے ہزاروں فیض یافتگان مسلسل کلی رہے ہیں۔ ووران درس آپ نے تر فدی شریف کی اردوشرح (تحقة الله علی) کی ترتیب کا فرہمن بتایا، اور اچھوتے اندازیر، جس ہیں محد ان گفتگو کے ساتھ، اساء الرجال پر کام ، محت حدیث کے متعلق دیگرائم فنون کی ہیش تیمتی آراء اور ان سب سے برھ کر، فقتی مباحث ہیں حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کر، فقتی مباحث ہیں حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت کیس وشرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت کیس وشرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت کیس وشرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بہایت کیس وشتہ اورش کتھ اندازیان کواپناتے ہوئے مسائل کوکھی وشتے کیا ہے۔

بعد ازاں، جب صحیح بنی ری سے متعلق ہوئی، تو آپ نے ترجمۃ الباب ترجمۃ الباب بنادی، فقہ بخاری اور دیگر فقہ ، کرام خصوصاً اسمہ اربعہ کے مسائل واختل فات کو بھی اینے کلام کا توجر بنایی، جس سے قاری کا ذبحن پیچیدگی بیں ایجھنے کے بجائے بسہولت معاملہ کی تہر تک پینے جاتا ہے۔ درس بغاری کو بنام (تختہ القاری) باضا بلدم تب فریا کر ، حضرت مفتی صاحب رحمۃ القدملیہ نے اپنی حیات میارک جس بی کمس کرادیا تھا۔

ہندوستان کے مسلمانوں کا ہر طبقہ اپنے آپ کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث وہوی رحمة القد عدیہ سے جوڑتا ہے۔ ہر کوئی ان کے نام کو فخر یہ بیان کرتا ہے۔ اور اپناعلمی سلسعہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث وہلوی رحمة اللہ عدیہ کے واسطے سے تعمل کرتا ہے۔

 عدی کا بینلی کا رنامہ پورے عالم اسمام کے لئے عظیم اور نایاب تخدہ ۔ حضرت محدث وہوی رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت کا جوت اس کماب کے ذر بعدادا کیا گیا ہے، وہ رہتی و نین تک آئے والوں کے لئے المول تحذہ ہے۔ اس کماب کی مقبولیت کا عالم بیہ کہ علی وطبقہ کے علہ وہ کائی اور بو نجورٹی مے متعلق افراد کیلئے بھی بیسب سے موذول اور معتبر مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔ قرآن کے اعجاز و قرآن کریم، جو فدج ب اسمام کے لئے سرچشمہ برایت ہے۔ قرآن کے اعجاز و معارف ہردوراور ہررمان بیس بیسل رہے ہیں۔ اس کی افادیت تا قیامت بوں ہی جوری و سارک رہے گی ۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ عدیہ نے حالہ ت عاضرہ ، عوامی رہ تجان اور عام ہوگوں کی استعداد کے چیش نظر نہایت شیریں اور بار آور تشیر بنام (ہدایت القرآن) اپنے اخیر زمانے میں مرتب فرمائی۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اب عوام تو عمام عوام عدی ء کے طبقہ (طباء) میں بھی اتنی صداحیت نہیں رہ گئی ہے کہ وہ بین القرآن کا مطاحہ کریں واست کما حقہ استفادہ کر کیس ، اس لیے طلبہ کو ج ہے کہ وہ (ہدایت القرآن) کا مطاحہ کریں کیونکہ اس کی ذبان ہمل سے۔

مرورز ماندنے اردوز ہان پر جواٹر ڈالا ہے اور جس طرح اردوز ہان کے محاور ب
اور تمثیرات کی جگہ عام ہم الفاظ نے لی ہے ، اکابرین عظام کی بے شار کتا ہیں عوام الناس کی سجو اور قبم ہے کوسوں دور ہوگئی ہیں۔ اس بات کے چین نظر ، حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ عدید نے حضرت نانوتو کی اور دیگر اکابرین کی کتابوں کی تسہیل کا یک نیاسلملہ جاری فر مایا تھا جس کی جوان آج الحمد مندگی کتا ہیں تسہیل کے مراحل طے کرنے کے بعد توجہ کا مرکز بی جس کی جوان آج الحمد مندگی کتا ہیں تسہیل کے مراحل طے کرنے کے بعد توجہ کا مرکز بی جس کی جوان آج الحمد مندگی کتا ہیں تسہیل کے مراحل طے کرنے کے بعد توجہ کا مرکز بی جس محضرت مونا نا قاری محمد طیب دعمۃ اللہ عدید کے اس کار نا ہے کو مراجے جوئے ، حکیم ارسام مرشوں نا قاری محمد طریقوں ہیں ہے ، جس پر ہم نے بار ہا خور کیا ہے ، اور کام کرنے کا دادہ کیا ہے ۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علی کارنا موں اور تحریری اف دات اور مفرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علی کارنا موں اور تحریری اف دات اور تقریری خطبات کا عظیم مر ما یہ ملت کے یاس موجود ہے اور مفرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملی کارنا موں اور تحریری اف دات اور تقریری خطبات کا عظیم مر ما یہ ملت کے یاس موجود ہے اور مفرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملی کارنا موں اور تحریری مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملی کارنا موں دور تحریری مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علی کارنا موں دور تحریری خطبات کا عظیم مر ما یہ ملت کے یاس موجود ہے اور مفرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علی کارنا موں دور تحریری خطبات کا عظیم مر ما یہ ملت کے یاس موجود ہے اور مفرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یاس موجود ہے اور مفرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یاس موجود ہے اور مفرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے یاس موجود ہے اور مفرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس موجود ہے اور مفرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علیہ کی موجود ہے اور مفرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی موجود ہے اور مفرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس موجود ہے اور مفرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علیہ کی دور کی موجود ہے اور موجود ہے اور مفتی کی دور کی کی موجود ہے اور موجود ہے اور موجود ہے اور موجود ہے اور موجود ہے اللہ علیہ کی موجود ہے اور موجود ہے اور موجود ہے موجود ہے اور موجود ہے موجود ہے اور موجود ہے اور موجود ہ

CANDELLE TOUR CONTRACTOR CONTRACT

ہے وابسنگی کا حقیق حق میر ہے کہ آپ کے معلی وریڈ کو کما حقد محفوظ رکھا جائے ، تا کہ آنے والی نسلول کے لئے علم کارپیش بہاخزید موجو درہے۔

عملی میدان میں حضرت مفتی صاحب رحمة القدعدین بیت متقی اور مشفق رہے ہیں۔اتباع سنت میں بے ظیراور حد درجہ اہتمام کرنے والے تھے۔

الله تعالی اینے نیک بندوں کی خواہشات کی بول بھی پیکیل فر ایا کرتا ہے۔ جب حضرت شاہ دصی اللہ اللہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض متوسلین و منتسبین نے بحداز مرگ مزار پر یکھول و غیرہ چڑھانے اور دیگرافعال کی خواہش ظاہر کی تو حضرت شاہ وصی اللہ اللہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کوش آب کر رااور آپ بکثرت بیشھر پڑھا کرتے تھے۔

پھول کیا والو گے تربت پرمیری خاک بھی تم سے ندوالی جائے گی

چنانچے ہوا بھی یکی ، پوئی جہار میں جے کے سفر کے دور ان آپ کا انتقال سمندر کے ایسے علاقے میں ہوا ، جہاں سے ختلی تک پانچنا متعینہ مدت میں ممکن نہیں تھا۔ اللہ نے اپنے دی کی ذبان کی یوں لاج رکھی اور نماز کے بعد جنازہ دریا بروکر دیا گیا۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تعزیق اجلاس ، قبر کی شناخت ، میت کو بعزض تدفین ایک جگہ ہے دوسری جگہ منتقل کرنے کا عمل وغیرہ پہندئیل تھا۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ عیہ نے بار ہا دور ، ان منتقل کرنے کا عمل وغیرہ پہندئیل تھا۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ عیہ نے بار ہا دور ، ان ورس اور کھی اپنے خطاب میں بھی ان موضوعات پر اپنی رائے اور تا پہندید کی گا اظہر رفر بایو تھا۔ اللہ کی قدرت ، اللہ نے اس ولی کا اللہ ، فنائی اللہ اور تیج سنت کی رائے کی ایک ان کر گئی کہ براروں وابندگان آ بہ بیدہ آ تکھوں سے جنازہ کے دیدار کو ترس گئے اور وہ بندہ فدا ایک عالم کوا بے بیجھے زندگی بحرکا رہ کے قم اور حزن وطال دے کرخاموثی کے ساتھ مرزین مربی کواسے باسعادت وبایر کمت وجود سے متورکر گیا۔

آسال تیری لحد پرشبنم افشانی کرے سبزہ نورستداک گھر کی نگہبانی کرے

یا دسے تیری دل در دآشنامعمور ہے

فادم تدريس المعبد العالى الاسلامي حيدرآ باد

مولانا احمرنورتيني

يدوني قائى ہے، رب ذوا كِلال كَ سوام الكِ كَ وَقَا آ تَنا مَوائِ كُلُ مَنَ عَلَيْها فَالِ وَيَبْقَى وَجُهُ وَبُكُ دُولُ الْجَلَالِ وَالْإِكُولَمِ (الْحَن 27،26) كُلُ شَيْءٍ هَالِهُ إِلَّا وَجُهَهُ (الْقَصْل 88)، يهال حيات مرمى كى كَ فَعِيب مِن أَبْس وَمَا جَعَلُما لِنَشْدٍ مِن قَبْلِكَ الْحُلَد أَمْإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْحَالِدُون (المَهْمِ 34:) كُلُ نَفْسٍ دَعِلُما لِنَشْدٍ مِن قَبْلِكَ الْحُلَد أَمْإِنْ مِتَّ فَهُمُ الْحَالِدُون (المَهْمِ 34:) كُلُ نَفْسٍ دَائِيقَةُ الْمَوْتِ (آلَ عَمِ اللهُ الدَّون (185) يهال آئ والله مِرْقَص جوئ كَ لِيا آتا ہے ، مُرمِ والله والله والله مِن الله الله عَلَى الله والله الله والله وا

موت اس کی ہے کرے جس کا زماندافسوں یوں تو دنیا جس جھی آتے ہیں مرنے کے لیے

جرج نے والا جاتے ج تے اپنے جانے کاغم دے جاتا ہے، ولول کے طاقح ل میں رہنے وطل کی قندیل اور کی قندیل اور ہادول کے حاقج ب میں غم کی قندیل اور ہادول کے حاقج بی میں غم کی قندیل اور ہادول کے جراغ رکھ جاتا ہے وہ اتنا ہی عظیم اور ہردل عزیز ہوتا ہے، حضرت الاستاذ شخ الحدیث مفتی سعیدا حمد صاحب پالنچ رکی رحمہ اللہ تعالی ان عظیم اور ہردل عزیز برندگان خدا میں الحدیث منتی سعیدا حمد صاحب پالنچ رکی رحمہ اللہ تعالی ان عظیم اور ہردل عزیز برندگان خدا میں الحدیث منتی ہے جن کے جائے کئی آئے تھے سے تھے جن کے جائے کئی آئے تھے جس الحک یا ردور کنتے ول سوگوار ہیں ویرال ہے میکدہ بنم وساغراداس ہیں میں نہاں کے دوٹھ کے دن بہار کے میں کیا گئے کہ دوٹھ کے دن بہار کے

حضرت الدستاؤى رندگى بھى قابلى رشك تقى اور موت بھى قابلى رشك ہے رمضان المبارك كے مقدس مہنے بيں داعي اجلى وعوت پر لبيك كها، بميس خداكى وات ہے پورى اميد ہے كد كہنے والے نے كه بهوگا: يا أَيْتُها اللهَّ فَسُ اللهُ طُعدِتُنَةُ اُرْجِعِي إِلَى رَبِّكُ راضيةً هُ لَ جِعِي إِلَى اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ مَا اللهُ عَلَيْتُ اللهُ مَا اللهُ عَلَيْتُ اللهِ مِن اللهُ عَلَيْتُ اللهِ مَن اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهِ مَن اللهُ عَلَيْتُ اللهِ عَلَيْتُ اللهِ عَلَيْتُ اللهِ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلْمُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ اللهُ عَلَيْتُ اللهُ اللهُ

حفرت الاستاذشخ الحديث مرديت المجهات صلاح المحرف علوم وقنون كى علام حديث الدين المستاذشخ الحديث الحجهات صلاح المحرف علوم وقنون كى مجار الول ك حال بنج ، حفرت كي تقنيفت برايك نظر ذالي ساخ المازه الا كه محفرت كي تقنيفت برايك نظر ذالي ساخ المازه الا كه محفرت كي تقنيم على الموال تغيير على الموز الكبير كي تعريب اوراس شخصيت كتنى عقرى هي بقير على الموال حديث على نخيركي اردوشرح تخذ الدرد، مقدم المسلم كي اردوشرح فيض المعم ، شروح حديث على الأعلى الرووشرح تخذ القارى ، ترفى كي اردوشرح تخذ الألمعى ، شرح محانى الأخارى عوبي للخيص زيدة المحى وي اصول ان على شرح عقو ورسم المفتى كي شرح آب فتوى كيسيد دير ، اسرار شرجت عيل جمة الله المبالغة كي شرح رجمة الله الواسعة ، منطق على آسان منطق ، تهذيب المنطق كي شرح مقاح المتهذيب ، فلسفه على مبادى المواسعة ، منطق على آسان منطق ، تهذيب المنطق كي شرح مقاح المتهذيب ، فلسفه على مبادى الفلسفة اوراس كي اردوشرح معين الفسفة ، اسه درجال عن المغنى كي عمل المتنفق تصيفات بين ، اس العرف وغيره ، يوقو درسيات سي تتعمق تصيفات بين ، اس كي علاوه ودرسيات سي متعمق تصيفات بين ، اس كي علاوه ودرسيات سي خوارج اوركئ كما بين بين .

حضرت کوانگریزی زبان ہے بھی کافی حد تک واقفیت بھی، دوران درس الفاظ کے معنی بھی انگریزی زبان میں بھی بتاتے ہے، ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ایک انگریز سیاح دار العلوم وزٹ کرنے کے لیے آیا، داراعدیث میں آ کرایئے مخصوص کیمرے سے ویڈیو بنانے العلوم وزٹ کرنے کے لیے آیا، داراعدیث میں آ کرائے مخصوص کیمرے سے ویڈیو بنانے

لگا، حضرت نے اسے اردو میں اُو کا تو وہ مجھ نہیں پایا، حضرت نے اسے قریب بنا کرانگریری میں مجھ یا، مجھے اس وقت انگریزی تہیں آتی تھی اس لیے حضرت کی بات میں سجھ نہیں سکا، مگر اس سیاح کے مجھ میں آگئی اور وہ معذرت خواہا نہ سکراہٹ کے ساتھ واوا کحدیث سے باہر چلا گیا۔

حضرت کی پوری زندگی جہد مسلسل ہے عہارت ہے، حضرت حافظ آن ہمی ہے گرا آپ ہی ہے مشرق ہونے خود ہے حفظ کی، یوتین محکم ، عزم مصم اور عمل ہیم ہوتو انسان اپنے متصدیل کامیاب ہوتا ہے ، افا کرنے والے حلبہ جانے ہیں کامیاب ہوتا ہے ، افا کرنے والے حلبہ جانے ہیں کامیاب ہوتا ہے ، افا کرنے والے حلبہ جانے ہیں کہ افا کرتے ہوئے حفظ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے ، گر حضرت نے والے حلبہ جانے ہیں کہ افا کر کے حافظ ہنے کی اپنی خواہش پوری کی ۔ درس وقد ریس تصنیف وتالیف ، تحقیق انتیاق ، مطالعہ و کتب بنی حضرت کا اخیر تک معمول رہا ، حضرت اپنے شاگر دوں کو بھی مسلسل ایکھنے پڑھنے میں مصروف رہنے کی تلقی فر والے تھے ، آخری درس میں اپنا دل انگال کر رکھ دیتے تھے ، حضرت فر والے کہ فاضل اور فارخ کے الفاظ وجو کے کے سوا پہلے کہنیں ہیں ، ابھی تو تمہیں پڑھنے کی شدید بیدا ہوئی ہے ، مدرسہ نے تمہیں علم حاصل کرنے کا راستہ دکھا یا ہے ، یہاں سے جانے کے بعد تم وی ہیں سال تک مسلسل مطابعہ و کتب بنی اور درس وقد رہیں جو رہ کے جو تم وی سال تک مسلسل مطابعہ و کتب بنی اور درس وقد رہیں جو رہ کے جو تم وی سے میں سال تک مسلسل مطابعہ و کتب بنی اور درس وقد رہیں جو رہ ہیں سال تک مسلسل مطابعہ و کتب بنی اور درس وقد رہیں جی آد ہوں ہیں جو تی میں سال تک مسلسل مطابعہ و کتب بنی اور درس وقد رہیں جی آد ہوں ہیں جو تی جو تم وی سے درس وقد رہیں جی آد ہوں ہیں جو تم وی سے کہنے ہوں ہیں سال تک مسلسل مطابعہ و کتب بنی اور درس وقد رہیں جی آد ہوں ہیں جو تر ہیں سال تک مسلسل مطابعہ و کتب بنی اور درس وقد رہیں جی آد ہوں ہیں جو تر ہیں سال تک مسلسل مطابعہ و کتب بنی اور درس وقد رہیں جی آدار ہیں جو تر ہیں سال تک مسلسل میں ہیں جو تر ہیں سال تک معمول ہوگا کہ اسے تم آد ہوں ہو کہ بھو تم ہوں ہوگا کہ اسے تم آد ہوں ہے ۔

حضرت کا ایک نمایاں وصف شہرت ودولت سے دوری اور استغناوب نیاری ہے آج جب کہ شہرت ودولت اسے دارا ماشاء القداور اسلیج کی "بول" نے ایک بردی خلقت کے خلوص پر ڈاکہ ڈال رکھا ہے ایسے زمانے جس اسیخ آپ کو حب شہرت وحب دولت سے دور رکھنا خود اسیخ آپ بل ایک بہت بردی کرامت ہے، حضرت کو بیہ کرامت ماصل تھی، حضرت کے بارے جس مشہورہ کہ آپ بلاتن خواہ خدمت انجام دیے تھا ور یہ بات بھی ہم نے تی ہے کہ حضرت نے ماضی کی لی ہوئی تن خواہ جس حس برک کے دار العلوم کو واپس کردیں، یہ ایک بہت بری قربانی ہے اور ساتھ ہی ساتھ خلوص وللہیت کی دار العلوم کو واپس کردیں، یہ ایک بہت بری قربانی ہے اور ساتھ ہی ساتھ خلوص وللہیت کی

دیل بھی۔ حضرت کا عام معمول تھ کہ ایام درس کے دوران کہیں کا سفر نہیں فرماتے تھے
اسٹنائی صورتیں ہو عتی ہیں، لیکن عام معمول بھی تھا، ہم نے ایک سے زائد مرتبہ حضرت کو بیہ
فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس مستقل دعوت نائے آتے رہتے ہیں؛ لیکن ہیں تم لوگوں ک
وجہ سے سفر نہیں کرتا کوں کہ تم لوگ ہم اما تذہ کی وجہ سے یہاں آتے ہو، عالاں کہ اسفار
کرنے ہیں ہما دو ہرافا کدہ ہے ، ایک ہے کہ شہرت ہوتی ہے، آو بھگت ہوتی ہوتی ہے، دومرے ہے
کہ لفافے ملتے ہیں اور ہر ہے تھی نف ملتے ہیں ، مگراس کے باوجود میں اس لیے ، سفر نہیں
کرتا کہ کیں تمہارا نقصان ند ہوج گئے۔ حضرت الاستاذ کے یہ جملے بائی ہر بہت معمول مگ
رہے ہوں مگر یہ جملے اس بات کا پید دیتے ہیں کہ حضرت ان اسلاف کی یادگار تھے جوتو مکی
سلوں کو بنانے کے لیے اپنے دنیاوی فائدے کو تیا گ دیتے ہیں۔

حفرت بزاقی مسائل سے اپنے آپ کو دور رکھتے تھے، تقسیم دار العلوم کے قضیہ نام رضید میں حضرت کی کیا پوزیش تھی میں اس باب پہتے کھے یقین سے نہیں کہ سکتا 'کیول کہ اس دفت ما کم وجو وعدم نمی میں اوجو دنیں تھا 'ابت جمیعۃ کے اختاا ف کے وقت میں دایو بند میں تھا ، حضرت الاستاذ ان معدود ہے چندا ساتذہ میں سے ایک تھے جو تم الم بالکل غیر جا نبدار تھے ، اختاا ف کے انہی ایا م میں جب کہ دونوں جمعیتوں کی طرف سے ، جاتا ک ما منعقد کے جارہ تھے، ایک دل دلی میں جب کہ دونوں جمعیتوں کی طرف سے ، جاتا ک ما منعقد کے جارہ جھے، ایک دل دلی میں کی ایک جمعیۃ کی طرف سے ، جاتا ک عام تھا، اس جاتا کا استاذ در العلوم پر بھی پڑااور در رک گا ہوں میں مغرب بعدوالے تھے نہیں ہوئے ، گر حضرت الاستاذ حسب ضابط تشریف لائے اور حسب معمول عشا تک در اس دیا، ای دن چھٹر پنداؤگوں نے حسب ضابط تشریف لائے اور حسب معمول عشا تک در اس دیا، ای دن چھٹر پنداؤگوں نے تھا یو سے باہر ہوگئی ، حضرت کواس کی طلاع می تو سمجھ کے باہ جو دحضرت کا ابور سے باہر ہوگئی ، حضرت کواس کی طلاع می تو سمجھ میں طلب کو بھٹر کے بہت یہ در سے سمجھا یا تھا کہ جارہ کا تا ہوئیں آئے ور شرق شریب ندوں نے دیں اودھم می رکھی تھی کہ پولیس کو جب سے بیر سے می دائل تا ہوئیں آئے ور شرق شریب ندوں نے دیں اودھم می رکھی تھی کہ پولیس کو جب سے بیر سے می دائل تا ہوئیں آئے ور شرق شریب ندوں نے دیں اودھم می رکھی تھی کہ پولیس کو خور سے است کا قا ہوئیں آئے ور شرق شریب ندوں نے دیں اودھم می رکھی تھی کہ پولیس کو خور کو سے کہ بیا تھی تا میں تھی تا کہ بیل تھیں تو در شرق شریب ندوں نے دیں اودھم می رکھی تھی کہ پولیس کو خور کو سے کہ بیل کو اس کی میں کو تھی تا کہ دور کی تھیں۔

آج جاری قوم اکابر برتی اور، کابر بیزاری کی دوانتباؤل پر ہے، حضرت ال دونوں انتہاؤک کے ﷺ اعتدال کی راہ پر گامزن تھے، وہ اکابر کا پورا۔ احترام کرتے تھے اور عقائد کے باب میں خاص کرا ہے اکابر کی تشریحات پراعمّاد کرتے تھے، تگرا کابر کے برقول وفعل کوآئکھ بند کر کے تسلیم کرنے کے قائل نہ تھے، اٹھیں جو بات یا جومک غلومگا اس پر تقید كرتے، جماعت اسلامي كے بارے ميں ان كى سخت كيرى تومشہور ہے ہى مگر انھوں نے تبلیغی جماعت پر اورخود دار العلوم پر بھی تنقیدیں کیں، مزار قائی میں لگے ہوئے کتبے پر وہ جرسال دری ش تفید کرتے تے ، دیو بندیت کے بارے ش فر ، تے تے کہ بھے معزت مولا نامنظورنعماني نے فر، یا تھا کہ ہر میویت اور دیو بندیت کے درمیان صرف ایک بالشمة، کا فرق رہ گیا ہے، پھر فرماتے کہ اب یہ ایک بالشت کا فرق بھی ختم ہو گیا ہے۔ تبلیغی جماعت میں فی سمیل اللہ کے مفہوم کو جوجا م کر دیا گیا ہے اس پر تفلید کر تے ہوئے فرمائے کہ بدیثر ایست میں معنوی تر ف ہے۔ مداری مے مروجہ نصاب پر تقید کرتے ہوئے کہتے تھے کہ اس نصاب میں سب سے منصوم کاب خدا کا کارم یعنی قرآن ہے ،اس نصاب میں نحو وصرف کی تو ایک ایک ورجن كتابيل بل مرقرآن يجينے كے ليے صرف ايك كتاب ہے اور وہ جدلين جوقرآن كا ع بي ترجمه ب، حضرت سميته تھے كە ميں بيد باتيں كہتے كہتے تھك گيا ہول بليكن كوئي نہيں سنتا تفسير کا جو نظام درس ہے اس بر بھی حضرت کو اطمینان نہیں تھا، حضرت فرماتے تھے کہ تفسیر کا درس اس طرح ہونا جا ہے کدامتاذ کے سامنے صرف قرآن کامتن ہو، وہ تفییر کی مراجح کی کتابیں مطالعہ کرکے آئے اور قرآن سامنے رکھ کرایے مطالعہ کی روشنی میں ورس و ہے حضرت فرماتے منے کہ بیہ جوطریقہ رائے ہے کہ نصاب میں تنفیراین کثیر رکھ دی، قرطبی رکھ دی،روح المعانی رکھ دی، بيطريقه يح نہيں ہے، بيابيا بى ہے جيسا كهيں بخارى پڑھائے كے بجائے فتح لبارى يرد هاؤال كد يورا وقت فتح البارى كى عيارت حل كرنے ميں جاد جائے گا۔ دور ؤحدیث کے نصاب کے بارے ہیں حضرت کی رائے تھی کہ فہم عدیث کا دورانہ یہ بیک سال کے بچ نے دوسال ہونا جا ہیں، دوسرے بیر کہ بحث کے بیے حدیث کی ہر کتاب ہے ابواب مختص ہونے چاہئیں، تا کہ تھرار ندہواور وفت کا ضیاع ندہو، لیتی کتاب الطب رت کو مثلا ابوداؤ دے لے لیا جائے ، کتاب الصواق کو مثلا تر فدی سے لے میں جائے وغیرہ الیا ندہوکہ بخدی پڑھانے والا بھی کتاب الطہارت پر بحث کررہ ہو، تر فدی پڑھانے والا بھی کتاب الطہادت پر بحث کررہا ہواور ابوداود پڑھانے والہ بھی کتاب الطہادت پر بحث کردہا ہو، جیس کہ اکثر مدرسول کا حال ہے۔

حفرت ایک بے باک محقق تھے، ان کی شخیل انھیں جس نتیجہ تک پہنچاتی اسے اختیار کرتے اور پھراس پرجم جاتے ، انھیں نہ کسی کی ملامت کی پروا ہوتی اور نہ کسی کوخوش كرنے كى خوابش ، بم يہ تو كبد كيتے بيں كدان كالحقيقي مزاج اسے اندرائي طرح كى تخق ليے ہوئے تھا انگر حاش و کا ہم ان کی نیک ٹیٹی پرشرنہیں کر سکتے۔ان کے مزاج میں اصلب تھا ان کی رائے میں پھنگی تھی ، وہ دولوں ہاتھ میں لڈو لینے کے شوقین نہیں تھے، وہ جسے ناجائز سیجھتے اس کے ناچا تز ہونے کا برمانا اظہار کرتے ،خواہ ان کے اس اظہار کی زو بیل خود ان کا ادارہ آ رہا ہو،تصوریکٹی اور ویڈیوگرانی کووہ ناج تر سجھتے تھے اورخود بھی اس برختی ہے کمل کرتے تھے، دار انعلوم کے احاطہ میں جب وہشت گروی مخالف کا نفرنس کا انعقاد عمل میں رہے گیا تو اس میں برایس والوں کو بھی باریا گیا، بریس والوں نے بوری کا تفرنس کی ویڈ بو گرانی کی دوسرے دن جب حضرت درس گاہ میں آئے تو کانی عصر میں تھے، حضرت نے فرمایا کہ یا تو دارالعلوم كادارالانق عصور كى حرمت كافتوى ويتا بندكرے بإدارالعلوم تصوريشي يو يثريوكرافى كا عمل بند کرے، ہمیں حضرت الاستاذ کی رائے ہے اختلہ ف ہوسکتا ہے، لیکن کہنے کا مقصد پیہ ہے کہ حضرت اپناموقف رکھنے میں ندکسی کی ملامت کی پرواہ کرتے تھے اور ند کسی کوخوش رکھنے کی فکر، نیز حضرت کے قول وعمل میں کوئی تضاونہیں تھا، وہ جسے ناجہ مُز بجھتے تھے مملأ اس سے دوررہے تھے،ایہانہیں کہ فتوی تو ناجائز کا دے رہے ہوں اورمصلیّا اس تمل کو کر بھی رہے مول حضرت کی تحقیقات کا معا مدکرنے والے کے لیے بیاب ناضروری ہے کہ حفرت رسم وروائ، بدعات وخرافات اور ظاہری شان وشوکت کے کافی خلاف رہے تھے، اس سلسعہ یں اس قدر احتیاط برتے تھے کہ بسااد قات مسئلہ کی نوعیت پچھاور ہوجاتی تھی اور جو مخص حضرت کے اس مزاج سے ناواقف رہتا تھ تو وہ مجھ نہیں پاتا تھا اور بدگمان ہونے کا امکان بھی پیدا ہوجاتا تھا۔

حفزت ہے ہم نے (2007-2008 کے کی میں) تین کہ بیں بڑھی ہیں تر مذی شریف اول اطحاوی شریف، بخاری شریف اول ، بخاری کویش نے اخیر میں اس سے وْكركياكداصداً بدكتاب حضرت مولا نانصيراحدخان صاحب دهمة الشعليد ي متعلق تقى ، كر آپ کی طبیعت مسلسل ناساز ہونے کی وجہ ہے تقریباً نصف تعلیمی سال کے آس میں رہے کہا ب حضرت یالنیوری کودی گئیء اس طرح اوری نیج کو یداعز از حاصل ہے کہ ہم نے حضرت الاستاذ ے ایک عی سال میں حدیث کی تعین اہم کر بیں پڑھیں ، بخاری شریف کے سے میقات اولی کا آخری گفتد مقررتها، صفرت گفته فتم بونے کے بعد بھی ایک گفت برا عاتے تھے، یعنی تقریباً وو کھنے مسلسل درس دیتے تھے، ترندی شریف کے لیے میقات ٹانی کا آخری گفتہ مقررتھا، حصرت عصر کی نماز تک پڑھاتے تھے، محاوی شریف کا درس حضرت مغرب کے بعدعشا تک دیتے تھے، حصرت کے مکان کی دوری دارالحدیث سے تخییاً مگ بھگ ایک کبلو میٹر ہوگی ،حضرت پیدل ہی تشریف لاتے تھے،ادھر چندسالوں ہے دکشہ ہر جانے لگے تھے گویار وزانہ تنین مرتبہ اتی کمی مسافت پیدل مے کرے آتے تھے، حضرت یان کھاتے ہوئے آتے، احاط مواسری کے ال کے یاس آ کر کلی کرتے، پھر دوس گاہ میں تشریف اتے حضرت کو بھی یان مندمیں رکھ کر درس ویتے ہوئے ہیں دیکھا ، درس گاہ آئے کے بعد اگر طلبہ کی تعداد کم نظر آتی یا طلبہ یے ہنگم ادھر اوھر بیٹھے نظر آتے تو حضرت درس گاہ کے دروازے ے و لیں گھر کی طرف بوٹ جاتے ،حضرت کا'روٹھنا' بہتمشہورتھا،سال میں ایک دومر تیہ ضرور رو ٹھتے تھے، اخیر کے سالوں میں کیا صورت حال رہی ٹہیں معلوم ،حصرت کا بیر روٹھٹا طلبہ کے لیے بہت پریشان کن ہوتا تھا۔طلبہ کو ایک تو اس بات کا افسوس ہوتا کہ ہم نے حضرت کونا راض کردیو دوسرے اس بات کا مینشن رہتا کہ حضرت اب آئیں گے بانہیں ، آئیں گے تو پہنے کی طرح دل رگا کر پڑھا کیں گے یہ نہیں ، نے طلب خاص کر پھوڈیا دہ پریٹان ہوجائے
ہے ، پرانے طلبان کو دیاسا دیے کہ حضرت کا بیرجہت جمرا روٹھنا ہرسال ہوتا ہے ، حضرت بجر
آئیں گے اور پہنے کی طرح پڑھا کیں گے ، ہمارے سال بھی حضرت ایک مرتبد روشے تنے
طلبہ کی تحداد معمول سے پچھ کم تھی تو حضرت ورواز ہے ہے ، ہی رابس ہوگئے ، ہمارے ترجی ان
مول نا عبدالر راق قاکی نے بیا عظان کیا کہ حضرت کومنا نے کے لیے سارے طلبہ حضرت کے
مکان کی طرف چیس ، چناں چہ کی سوطلہ حضرت کے گھر پنچے ، اتنی بڑی تعدد ، تھی کہ ایب لگ رہا
تھی کہ عید کی نماز پڑھنے عیدگاہ جارہ ہول ، ترجمان کے ساتھ چند ساتھی اندر گئے ، حضرت
اس شرط پر راضی ہوئے کہ آئندہ ہے تم لوگ ایک ترکت نہیں کروگے ، مجبوب استاذ اور ب
بایاں محبت کرنے والے شاگردول کے درمیان روٹھنے کے اس دشتہ میں محبت کا جولطف ہے
بایاں محبت کرنے والے شاگردول کے درمیان روٹھنے کے اس دشتہ میں محبت کا جولطف ہے
اسے ہرکوئی نہیں سچھ سکتا۔

حضرت ایک اہراور کا میاب مدری تے، حضرت کا دری کا فی مقبول تھا، مشکل ہات کو بہت آ سانی سے مرتب انداز میں و این نشین کرویا کرتے تھے، حضرت کا منج تدریس بیقا کہ پہلے ترجمۃ الباب بیاب کا عنوان سمجھاتے اوراس کے مشمولات کی طرف مخترا اشارہ قرماتے ، پھر طامی علم باب کا عنوان پڑھتا، پھرسند پر پچھ کام کرنا ہوتا تو حضرت کا مخترا اشارہ قرماتے ، پھر طامی علم باب کا عنوان پڑھتا، سند کے جس دادی پر کام کرنا ہوتا تو حضرت ہوتا مور کے درخہ لاب ماوی پر کام کرنا ہوتا تو حضرت ہوتا مور کے ، حضرت فا مزاج سند پر بریک اور دیتے ، حضرت فا مزاج سند پر کہا اور دیجیدہ بحشیں کرنے کا نہیں تھا، حضرت سندے زیادہ متن کی تشریح پر ذور دیتے تھے سندگی عبدت خوانی ہوجائے کے بعد طالب علم رک جا تا، اب حضرت متن کی تشی بخش شرح فرماتے ، اگر اس کا تعلق کسی فقہی مسئلہ ہے ہوتا تو صورت مسئلہ بنا کر تھم مسئلہ کی وض حت فرماتے ، اگر اس کا تعلق کسی فقہی مسئلہ ہے ہوتا تو صورت مسئلہ بنا کر تھم مسئلہ کی وض حت فرماتے ، انگر کا اختلاف ہوتا تو متن کس کا مشدل ہے واضح کی وجہ ہے اس کی نشاندہ تی کر رہے ، اگر دلائل کا اختلاف ہوتا تو متن کس کا مشدل ہے واضح کی دیے ، اگر احزاف کا مشدل ہے واضح کرتے ، اگر احزاف کا مشدل ہے واضح کرتے ، اگر احزاف کا مشدل ہے واضح کے دیور کی وضاحت فرماتے ، ایک یہ کی احتاف کا مشدل ہے واضح کرتے ، اگر احزاف کا مشدل ہے واضح کے دیور کی وضاحت فرماتے ، ایک یہ کی دیا کو احزاف کا مشدل ہے واضح کرتے ، اگر احزاف کا مشرک کی دیا تھر اس کی نشاندہ کی کرتے ، اگر دانا کی کا مشدل ہے واضح کی دیا تھر کی دیا تو می کا مشدل ہے واضح کرتے ، اگر احزاف کا مشدل ہے تو دور تول کی وضاحت فرماتے ، ایک یہ کراحناف کا مشدل ہے تو دور تول کی وضاحت فرماتے ، ایک یہ کراحناف کا مشدل ہے دائے کا مشدل ہے دور کول کی دیا دور کرمائے دائے کا مشدل ہے دور کول کی دیا درمائے دائے کیا کے دور کرمائے کا مشدل ہے دور کول کی دیا دیا گور کرمائے کا مشکر کرمائے کا مشکر کیا کیا کہ کرمائے کا کور کرمائے کا مشکر کیا کیا کہ کرمائے کیا کہ کرمائے کیا کرمائے کرمائے کرمائے کا کرمائے کرمائے کرمائے کرمائے کیا کرمائے کرمائے کرمائے کرمائے کرمائے کرمائے کرم

ہے؟ دوسری پیر کدا حناف نے اے متعدل کیوں نہیں بنایا ؟ اورا گرنص فہی کا اختاد ف ہوتا تو وو باتوں کی وضاحت فروتے ایک ہے کہ اس سے ہراوم نے اور خاص احتاف نے کی سمجھا؟ ووسری بات بیا کد احتاف نے ایس کیوں سمجھا؟ اختلاف انگر کا ذکر کرتے ہوئے اوب ال خلوف كي يوري رعايت كرت ، براه م كانام يور عاجر ام عصماته لية ، طنز بدانداز ك يجائے معروضی انداز اختيار كرتے، عام طورے فقد كى اختلا فى بحثيں اس انداز ہے كى جاتى ہیں کہ دوسرے مسلک واسے کے جذبات کوشیس پہنتے ہی جاتی ہے بگر حضرت الدستاذ ہوری بحث ال اندازے كرتے كركى دوس مسلك والے كو تكليف ندينجے، حضرت فروتے بھى تھے كہ میری جماعت بیس شافتی مسلک کے ش گروبھی رہتے ہیں، بیس ان کے جذبات کو تھیس پینجیانا خبيل جا بتنابه جن مسائل بيس غير مقعد مين احناف كوحديث مخالف باور كرائة بيس ، ان مسائل يرسير حاصل بحث كرتے ،فكرى مسائل يرخاص كروہ مسائل جن يرمغرب كواعتراض بے تشفی بخش کام کرتے متن کی تشریح ہوجانے کے بعدع رست خوال اس متن کی عبارت پر هتارمتن میں کوئی لفظ وضاحت طلب ہوتا تو عمارت خوال عمارت پڑھتے ہوئے جب اس لفظ کے پاس ستا تب اس لفظ کی توضیح کرتے ہمتن کےشروع میں ہی اس مفظ کو نہ چھیٹرتے ، درس کی اخیر حدیث تک بل کدکتاب کی اخیر حدیث تک یمی منج برقر ارر بتاء حضرت کا منج أس منج سے مختلف تھا جو دور س مام طور ہے رائج ہے ، رائج منبح میں پہلے طاسب علم عبارت ہڑ ھتا ہے اور پھراستاذ تشریح کرتے ہیں، جب کہ حضرت اراستاذ بہینے تشریح کرتے پھرطا لب علم عبارت پڑھتا،حضرت نے بہی مجھ پئی تمام شروعات میں بھی ،ختیار کیا ہے،اس منچ کی خصوصیت ہے ب كه طامب علم يبل يورى بات مجھ يبتا ب بھرعبارت براهتا ہے، بات بجھنے كے بعد عبارت پڑھنا عبارت فنجی میں مددگار ٹابت ہوتا ہے۔عام طور سے درس نظامی کے دورو کھدیت کے بارے بیں بیتا ترہے کہ وہال عمارت خوانی زیادہ ہوتی ہے، حدیث پر کلام بہت کم ہوتا ہے اور سال کے خری ایام میں تو کا م تقریباً ہوتا بی نہیں ، بیتا اثر کتا صحح ہے بتائے کی ضرورت نہیں ب: مكر جبال تك حفرت الستاذ كے دوس كى بات بوتو بيتاثر مرامر غلط ب، حفرت الاستاذ کوئی بھی حدیث تھند تشریح نہیں چھوڑتے تھے، سال کا آغاز ہو یااختق م،حضرت کے درس کا انداز مکسس ہوتا، نیز حضرت عبارت خوانی کی رفقار میں میاندروی کو پیندفر ماتے، تیز رفقاری کی قطعاً جازت فہیں دیتے۔

و یوبند کے زمانۂ طالب علمی میں ایک مرتبہ میں اپنے پکھ ساتھیوں کے ساتھ حضرت کے دولت کدہ پر عصر کی بعد کی مجس میں بیٹھا ہوا تھ، حضرت کے کوئی مہمان بھی وہاں تشریف فرما تھے، حضرت نے دوران گفتگوسی بات پر بہا درشاہ ظفر کی طرف منسوب سے شعر پڑھا:

عمر دراز ہا تگ کے لائے تھے جارون دوآرزویش کٹ گئے دوانتظار میں

پھر حضرت نے ظریفانداندہ نیس بینتے ہوئے فرہ یا کداور دراز ما تک لیتے ، چار ہی ون کیوں مائے ؟ حضرت نے سے تیمرہ پھھاس انداز سے فرمایا کہ حفل زعفران زار بن گئی مگراس وقت کسی کے دل میں یہ خیال نہ آیا ہوگا کہ جب حضرت اپنی عمر طبیعی مکمل کر کے داغ مفارقت ویں گے تو برفض ہجیدگی ہے تمنا کر رہا ہوگا کداے کاش حضرت کی عمر پھھاور دراز ہوتی تا کدامت اور خاص کر تشندگان عوم نبوت ان سے مزید استف دہ کر پاتے۔ مگر ذرہ فرہ درہ وہرکا زندانی تفتریہ مساخة و آلا یسست اُجورُون سساخة و آلا

خدائے تعالی حضرت کی قبر کوٹور ہے بھر دے، حضرت کو جشت الفر دوس میں اعلی مقام نصیب فر مائے ، پس ، ندگان کوصبر جمیل عطافر ، ئے۔ مثلِ ایوان تخر مرقد فر وزاں ہوتر ا تُور ہے معمور میرخا کی شبت ں ہوتر ا

آئی جوان کی یاد....!

پروفیسر محمد فیضان بیگ صاحب شعبهٔ عربی مسلم یو نیورٹی علی گڑھ

دارالعلوم دیوبند سے قدیم پشینی تعلق کی وجہ سے وہاں کے اکابرین ومشاکخ اور

ما تذہ سے یک گونہ تقییدت ہم سب گھر والوں کورنی ہے، اگر چہ بجھے براہ راست بھی کسی

دینی ادارہ میں پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوالیکن اس کے باوجود من جملہ اور حضرات کے حضرت

اقدی مفتی سعیدا حمد صحب پالن پوری تو رالشہ مرقدہ کے نام سے کان نا آشنا نہیں ہے لا کپین

ہیں جب میں جامعہ میہ ہار سیکنڈری اسکول میں پڑھتا تھ تبلیغ والوں کی برکت سے دین میں

پڑھ پکھ دیجھ دیجی شروع ہو گئی تو ہوایت القرآن کے نام سے ایک پارے کا ترجمہ شریح وقفیر

حضرت اقدی مفتی صاحب کا کا پی س کڑیں جھپاتھ، وہ نظر ہے گزرا، پڑھ کر بہت مفیدرگا، اس کے مفتی صاحب سے غائب نے تعلق میں ایک ورجہ کی مزید زیادتی ہوئی اورا گلے پاروں کی تلاش سے مفتی صاحب سے غائب نے تعلق میں ایک ورجہ کی مزید زیادتی ہوئی اورا گلے پاروں کی تلاش سے مفتی صاحب سے خونہ معلوم جھپا سے مفتی صاحب سے خونہ معلوم جھپا سے مفتی صاحب سے خونہ معلوم جھپا گئیں دیوبند سے موجہ کے دیا ہوئی کیکن دیوبند سے موجہ موبی کیکن دیوبند سے موجہ کو تھیں ہوئی گئیں دیوبند سے موجہ کہ کوئیں ، دستیں بند ہوسے کہ بھراڑ کین کے کھیل کو دیش بات ذہمی ہے موبی گئی۔

مفتی صاحب رحمت اللہ عدید کی پہلی زیادت عالبً ۱۹۸۰ء یس ہوئی، جامعہ ملیہ کے شعبہ اسلامک اسٹڈیز کی طرف ہے اسلامی فکر کی تفکیل جدید کے او پرایک قو می سیمینار منعقد ہوا تھا، جس کی جگہ ہمارے جامعہ کے ہائر سینٹرری اسکوں کا کوئن روم تھا، ملک کے بڑے بوے دانشوروں اور علاء کا اجتماع تھا، دین شوق بیس ہم بھی چلے گئے، ہال کھی تھیج بھرا ہوا تھا ایک کوئے میں ہم بھی جلے گئے، ہال کھی تھیج بھرا ہوا تھا ایک کوئے میں کھڑے ہوئے کی جگہ لی بیٹے یدہ علمی خدا کرات تو ہمارے بیا کہا ہڑتے ، البتہ

ا کی دلچسپ تعلیفہ ذائن ہے جسیال رہ گیا، قدیم وجد بد کا تنازعہ تھا، ملک کے مشہور دانشور يرو فيسرسيد طاهرمحمود صاحب جو بعديل مانير ألي كميش كےصدر بھى رہے بمنا تشديل حصد يبت موئے شکاتی انداز میں ہوئے کہ آب ملائے کرام توجب ہم کچھ کہتے میں تو حاری بات پر کان دھرتے بی نہیں، ہم کوتو آپ لوگ شیطان سجھتے ہیں، بس چھرکیا تھا، اس کے دور گا جلد مفتى صاحب نے چیکایا كر وفہيں جناب ايد نہيں ہے "اگر ہم آپ كوشيطان محصے تو فورا ا لاحول يزجة اورآب يبور ع بحائجة نظراً تيمفتي صاحب كي اس حاضر جوالي يريور وإل قبقہوں سے گونج اٹھ، ہم ('کوں کو بہت اچھالگا کہ علاء بھی استے بذلہ بنج ہوتے ہیں ، اس کے بعد پھر سال سال تک ديوبند کي طرف کوئي رخ نہيں ر مامفتي صاحب کوبھي تقريباً مجموب سيج عمر ذرا پچچه اور برهی تو جماعتول بیل آنا جانا شروع بو، اس ورمیان مفتی صاحب کا شار دار العلوم کے حدیث کے بڑے اسا تذویش ہونے لگا تھا، بیل اس درمیان تعلیمی مراحل ہے گز ر كرعى گُرُه همسلم يو نيورش ميں استاذ ہو گيا تھا، اپنے تبلیغی هنتوں ميں بھی بھی ہيہ ہات کا نوب میں پڑتی تھی کہ دارانعلوم میں جومفتی سعید احمد صاحب ہیں، وہ اینے درس میں مجلس میں برما تبینغ کی بعض و نوں پر تنقید کرتے ہیں ان کرا جھانہیں لگنا تھا، سمجھ میں بھی نہیں آتا تھا کہ کیول کرتے ہیں، پھرسسلٹل گڑھ ہے ویویند جماعتوں میں جانے کاشروع ہوا، بھائی جان حفزت يروفيسر محمد سلمان بيك صاحب رحمة الله عديه فليفه مجاز حفزت اقدس أثيح لحديث مولانا محدز كرياصاحب رحمة الشعلية جوخود بمى تبلغ كام ميل بهت مركزم تص بلك كوياتبلغ يى ان کا ،وڑھنا بچھوٹا تھ ان کوجھی دیو بندے بہت عقبیدت تھی ، دیو بند میں دہال کے بہت سے حضرات ان کو جانتے ، نتے بھی تھے، مفتی محمود حسن گنگو بی صاحب، مولا نا مرغوب الرحن صاحب دورمولا ناارشد مدنی صاحب وغیرہ ہے ان کا خاص تعنق تھاء دیو بند کی حاضری کے دوران جماعت کے اصول کے مطابق عهاء کی خدمت بیں بھی حاضری ہوتی تھی ، اس سلسلے میں کسی وقت مفتی صاحب رحمته الله عدید کی مجلس میں بہت ڈرتے ڈرتے اور خدر مجموعے نہ بنوائے اورمعاف کرے یا دل ناخواستہ حاضری دی، جا کر دم بخو دیا ادب بیٹھ گئے میکن ذراہی در گزری تھی کہ مفتی صاحب کی شفقت، ور دلیسپ باتوں سمی نکتوں اور مزاحیہ پٹکلوں سے طبیعت کا تکدر بالکل دور ہو گیا اور اپنی نالائقی اور بدگر نی پر دل خود کو مد مت کرنے لگا، بھر جب بھی علی گزرہ ہے و بو بندہ ضری ہوتی تھی حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں بھی ضرور مد ضر ہوتے تھے، بم نے ایک قدم اور آگے بڑھایا جمارے تایا زاد بھائی مول نامحمہ رضوان تا محمد مضان ما حب ہے دری ساتھی یا جمعصر ہیں ان کا حوالہ دے کراپ تقدی صاحب کے دری ساتھی یا جمعصر ہیں ان کا حوالہ دے کراپ تقدی رف کراپ تقدی کراپ اور کے ساتھ کے ہاتھ کی قصے ان کے ساتھ اور بڑھائی۔ مانوسیت اور بڑھائی ۔

تعلقات کی یمی حدو در ہیں، جب بھی دیوبند حاضری ہوتی تو حضرت والا ہے بھی شرف ملاقات حاصل کر لیتے ، پھر اللہ کی تو نیل سے بیسعادت نصیب ہوئی کدمیرے بچون محمد حبان ارشد حسان كا داخله بهبت نوعمري مين دارالعلوم مين جو گيا ،اب دارالعلوم مين بار بارحاضر ہوناایک ضرورت بن گیا، فاہر ہے کہ وہاں کے حضرات سے عقیدت وتعلق میں بھی اضافہ ہوا اور جب جہال موقع ہوا ان حضرات کی مجالس سے خوشہ چینیوں کے مواقع بھی زیادہ فراہم ہونے لگے۔ خاص طور سے میال محمد حبان سلمہ کو مفتی صاحب سے اور مفتی صاحب کوان ہے تعلق بڑھنے لگا فراغت کے بعد تحقیق شامی اور زشیب فی وی کے سلسلے میں ان کا قیم مستنقل دیوبند ہی میں ہو گیا تو انہوں نے حضرت مفتی صاحب کی عصر بعد کی مجلس کو کویا اینے اوپر ان زم کرایا کسی بزرگ سے اپنا اصلاحی تعلق قائم کر لینے کی ترغیب پر مفتی صاحب کے علاوہ کسی اور کے لئے تیارٹیس ہوئے ان کے میلان کی پیٹنگی کو و مکھتے ہوئے مل نے مفتی صاحب ہے جہائی میں یہ بات عرض کردی اور پہانتی بھی پیش کی کداب میں ان کوآ ہے ہی کے میر وکرتا ہوں ،جس پر مفتی صاحب نے حامی بھری ، بیں مجھے رہاتھا کہ اس متم کی درخواستیل مفتی صاحب کے بہال شب ورور کا قصد ہیں ،حضرت کوکب اس کا موقع ہو گالیکن بعد میں انداز ہ ہوا کہ حضرت مفتی صاحب – اللّذان کی تربت کوشنڈار کھے – یا تو کسی ہات کے لئے بال نہیں کرتے تھے اور اگر کر لیتے تھے تو واقعی اس کاحق ادا کردیتے تھے، بیرگویا ان کی

خردنوازی، عالی ظرفی اور پختگی کردار کا جزوا نقک تھا۔ مفتی صاحب بھی کو تھوڑ ابہت تو بہائے تے اللہ ندا نداز میں بھی حاضر ہوتا حضرت بہت والہ ندا نداز میں نہایت بشاشت کے ساتھ '' آ و بھی بیگ صاحب، آگے آجا و'' کہر کرآگے بدلیج لیئے لیکن سے ساری محیت اور سار العمق صرف عصر کے بعد کی مجلس بی تک محد وقت ، گرا بی حافت ہے کس اور وقت حضری کی اجازت ما گی تو ایک آدھ بار کے علاوہ سوکھا صاف جواب انکاری میں اور وقت حضری کی اجازت ما گی تو ایک آدھ بار کے علاوہ سوکھا صاف جواب انکاری میں ملا ایک بار حاضر ہوا تو فر بایا کہ میں آجکل اعتکاف میں ہول ، تغییر مدایت اعتراک کمل فراد ہے کو گی میں مواب ہوا ہو کہ ایک میں آجک ایک میں ہوتا ، اس لئے جب بھی مجھے کوئی ایم کم کن بیس ہوتا ، اس لئے جب بھی مجھے کوئی ایم کم کرنا ہوتا ہے تو میں معتلف ہوج تا ہول ، اس سے مراد حضرت کا تعلقات کے سلسلے کو کیکھ مرمنقطع کر کے اپنے تھینی کام کو کھل کرنے کے لیے یکسو ہوجانا تھا، میں نے بھی سوچ کہ واقعی بات ہے۔

 مجھ کوعنا بہت فر «یا اور فر «یا کہ ان پر بھی لکھنا ، خاص طور پر آخری جدد کے بارے میں فر مانے گئے کہ اصل مسالہ تو اس میں ہے ، اس کو بھی دیکھیں ، چٹانچہ میں نے سکر اس بے رہ باقح میر میں ٹئی جلہ وں کی روشنی میں اور پچھاضائے بھی کر دیے۔

ظاہر ہے کہ حضرت ہے بہت قریب کا اور براہ راست شب وروز والا تعنق تو مجھ کرد سک کا تھ نہیں بھی بھی ٹیلی فون پر گفتگو ہوجاتی تھی ، وہاں بھی حضرت کی ہے تکلفی اور ذرہ فوازی کا بھی حال رہتا تھ ، اس سل حضرت کی خیم بخدری کی کیفیت معلوم کر کے بہت تشویش پیدا ہوئی تھی ، عدائ کے بعد جیسے ہی پید چلا کہ حضرت کی طبیعت اب بہتر ہے میں نے فوراً شیبیفون پر خیر بیت معلوم کی تو تعجب کی انتہا خدرتی کہ حضرت و لکل بشاش بشاش شے فرمانے گئے کہ میں و لکل بشاش بشاش شے فرمانے کے کہ میں و لکل بشاش بشاش خوفر وا فروا فروا فروا ہوگیا تھ ، میر سے سب بچوں کوفر وا فروا فروا ہوگیا تھ ، میر سے سب بچوں کوفر وا فروا فروا ہوگیا تھ ، میر سے سب بچوں کوفر وا فروا فروا ہوگیا تھ ، میر سے سب بچوں کوفر وا فروا فروا ہوگیا تھ ، میر سے سب بچوں کوفر وا فروا ہوگیا تھ ، میں سب بچوں کوفر وا فروا ہوگیا تھ ، میں ہمتی جوائی خلوس اور سے بہت چاتا ہے کہ حضرت جب کسی سے تعلق قائم کرتے سے تھے تو اس میں کمتی جوائی خلوس اور اینا سے بوتی تھی۔

بدایک نا قابل افکار حقیقت ہے کہ حفرت اب ہمارے درمیان نہیں دہے۔ان کی رحلت کے بعد میری کیفیت کچھ اس عرب شاعر کی طرح سے ہے جس نے اپنے قریبی دوست کی وفات پراینے مرھیے میں کہاتھا:

عنحينا أتوحشنني وأننت إزائني

وضياء وجهك مسال سودائسي

(میں بڑے تبجب میں ہوں، کرتو جھے شدید احساس تنبائی اور وحشت میں مبتلا کر رہا ہے حال تک تو میرے سامنے موجود ہے اور تیرے چیرے کی تابانی میری سواد قلب کو پر کے ڈال رہی ہے۔)

حضرت برتو قر جی تعلقات والے تفصیل ہے تکھیں گے، میں نے تو یے چند سطور دوسرول کے لئے نہیں بلک اپنے اندرونی جذب کی تسکیلن کے لئے تحریری ہیں۔



حضرت مفتی سعیداحمہ پائن پوری قدس سرۂ اوران کی

اصلاحي تنقيدات

﴾ مفتى خليل الرحمن قاسمى برنى بنگلور347 102 961102 🕬 🕬

پیلک مقامات میں عور توں کے لئے علحٰدہ نماز کا انتظام مونا چامیے

تخدار آمعی میں ایک جگہ قر ماتے ہیں' بیہ جو مسئلہ ہے کہ حورتوں کو مسجد میں نہیں جانا جا ہے ،اس کا ردعمل بیہ ہوا کہ عورتیں بازار میں یا آشیشن پر یا پلک مقامات میں ہوتی ہیں اور نماز کا وقت ہوج تا ہے اور نماز پڑھنے کے لئے کوئی جگہ میسر نہیں ہوتی تو وہ نمی زقضا کردیتی ہیں، مگر مسجد میں جا کرنمی زنہیں رِ رصیس ، کیونکہ ذبن بیدن گیا ہے کہ قورتوں کو سجد میں نہیں جانا جے ہے ، حالانکہ سجد میں مردوں کی جا گیز بیں ہیں ان کی محوری میں عورتوں کو سجد میں جا کر کسی علید ہ جگہ میں نماز پڑھنی جا ہے بلکہ بیلک مقامات میں جو سجد میں بین ان میں عورتوں کے لئے علیحہ ہ نماز پڑھنے کا انتظام ہونا جا ہے ، ان کا درواز ہ الگ ہو، تا کہ تورتیں اپنے درواز ہے ہے آئی ادر نماز بڑھ کر جاتی جا کہ میں۔ (تخفۃ اللّٰ می میں ۱۳۱۸ مے ۲۷)

حکایات اولیا، آنکھ بند کر کے نہیں مان لینی جامییں

حکایات اولی ء اور وا تعات اکابر و بزگال کے بارے بیل ہمارے معاشرہ میں بڑی افراط و تفریع ہے۔ بیشار ہمرہ پر واقعات و کرامات زبان زدعوام و خواص ہیں جن کا شری ثبوت ہے اور نہ عقلی استحصرہ اسے پڑھے لکھے لوگ بھی ایک حکایات بیال کرتے اور نکھنے نظر آتے ہیں۔ ایک ایک مشہور حکایت کے تعلق ہے آپ نے فرمایا سے واقعہ حکایات اولیاء آ کھی بند کر کے نہیں مان لیک چ ہے ملاحظہ ہو

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص دینا سراہ م سے پہلے اٹھا تا ہے اس ہیں ڈرتا کہ امتدت کی اس کے سرکو گدھے کے سرے بدل دیں۔

ایک بحدث نے اس حدیث کوآ زمایا اور بالقصد نماز کے کسی رکن بیل امام سے پہنے سر اٹھایا ، تو ان کا سر گدھے کی طرح ہوگیا ، بھر وہ نقاب ڈال کر حدیث پڑھاتے ہے۔ سے سے سفح کا قصہ ہے ۔ طالب علم سوال کرتا ہے کہ کیا ایسانہیں ہوسکتا ؟ جواب یہ ہے کہ ایک بارنیوں ہزار بار ہوسکتا ہے ، گراہی ہوااس کی کیا دلیل ہے؟ بیالو کھا اور تجیب و غریب واقعہ اگر ظہور پذیر ہوا ہوتا تو تو انر کے ساتھ منقول ہوتا اور تاریخ کی کتابوں میں اس کا قد کرہ ہوتا اساء اس جا کہ یہ ہیں اس کا ذکر آتا ، جبکہ کسی کتاب میں اس کا تذکرہ نہیں ، یددلیل ہے کہ یہ ہے مفی کا قصہ ہے۔

سجدہ ؑ سہو کے دو مسئلوں کے مروج عمل پر تنتید

تمام ائمہ شفق ہیں کہ تجدہ سہوقیل السلام بھی جائز ہے اور بعد السلام بھی ،اختلہ ف صرف اولی اور افضل کا ہے، گر جونکہ مسئلہ میں خوب بحث ہوئی ہے، اس لئے احناف کے ذہنوں میں قبل السلام تجدے کی گنجائش نہیں رہی۔اور شوافع بعد السلام تجدے کو جائے ہی نہیں۔ یہ جوذبن بن گئے ہیں وہ ٹھیک نہیں۔

(تخفة الألمعي عن 144.5°)

تجدہ سہوکا اصل طریقہ ہے کہ قعد دانجہ کر دیجہ کے دی سب پھی پڑھ پڑھ لے تشہد

بھی ، دردد بھی اور دع بھی ، اس کے بعد سلام پھیرے، پھر دو بجدے کرے، پھر صف تشہد

پڑھ کر سلام پھیرو ہے، گر جن عت کی نماز جس عارضی مصلحت سے بیطر بقد اختی رکیا گیا کہ
صرف تشہد پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے ، پھر بجدے کئے جا نیں اور درووو دعا سہو کے قعدہ جل تشہد کے بعد پڑھے جا نیں اور ایب اس لئے کیا جا تا ہے کہ مسبوق جان بیس کہ بیا بر جنسی سلام ہاوروہ کھڑے ہوئے جس جلدی تہ کریں گراب طریقہ بیچ لی بڑا ہے کہ بر نماز جل صدف تشہد پڑھ کر سلام پھیر دیتے ہیں ، بلکہ بعض کتابوں جس بھی مسئد لکھ ویا ہے۔ حالا تکہ صرف تشہد پڑھ کر سلام پھیر دیتے ہیں ، بلکہ بعض کتابوں جس بھی مسئد لکھ ویا ہے۔ حالا تکہ صدف تشہد پڑھ کر سلام پھیر دیتے ہیں ، بلکہ بعض کتابوں جس بھی مسئد لکھ ویا ہے۔ حالا تکہ صدف تاہد پڑھ کر سلام کو بھی صورت وہ ہے جو جس نے بیان کی۔ ایک کے اختیان ف کو اور امام اعظم رحمہ اللہ کے تھی نے بیا کی اصل صورت سے واقف ہونا ضروری ہے۔ امام اعظم رحمہ اللہ کو تھی نے بیان کی۔ ایک کے اختیان میں ہی مسئد اللہ می مطلب کو تھی نے نہ ب کی اصل صورت سے واقف ہونا ضروری ہے۔ امام اعظم رحمہ اللہ کو تھی نے بیان کی۔ ایک کے اختیان میں ہی مسئوری کو اور اس میں دیتے کو بھی کی اصل صورت سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اس دین کے مطلب کو تھی نے بیان کی۔ ایک کے سے نہ جب کی اصل صورت سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اس دین کے مطلب کو تھی نے بیان کی۔ ایک کے اختیان کی وادر کے دو تھی کی دوری ہے۔ اس کی ایک کی ایک کی ایک کی ایک کی ایک کی دوری ہے۔ ان کر کی ایک کی ایک کی دوری ہے۔ ایک کی دوری ہے۔ ایک کی دوری ہونا ضروری ہے۔ ایک کی دوری ہونا خروں کی دوری ہونا میں کی دوری ہونا کر ہونا کی دوری ہونا کر دیا گی دوری ہونا کی دوری ہونا کر دوری ہونا کی دوری کی دوری ہونا ک

حدیث کی صحت کے لئے اس کا کتب فقہ یا تفسیر یا بزرگوں کے ملفوظات میں پایا جانا کافی نہیں

آج کل احادیث کے حوالے کے سیلے بیس ایک کوتائی یہ ہورہی ہے کہ حوالہ دینے وفت اس کتاب کا نام ذکر کردینا کا فی سمجھا جاتا ہے جہاں وہ فدکور ہوتی ہے خواہ وہ کتاب فقد کی ہو یا وعظ وتھیجت کی یاارش دات و ملفوظات کی حال س کہ بیغلط ہے اس پر سمیہ کرتے ہوئے مفتی صاحب فرماتے ہیں '

کسی حدیث کا کتب فقد میں یا کتب تفسیر میں یا بزرگول کے مفوط ت میں یا کسی اور جگد پایاج ناحدیث کی صحت کے لئے کا فی نہیں یہاں تک کہوہ حدیث کی کسی کماب میں نہ لے اور اس کے تمام روات ثقة بھی ہوں۔

(تخفية الألمي ص ٢٣٦ م ١٣٥٤)

فتوت کی دعائیں دو منقول میں اس لئے ایک می پر اکتفا ٹھیک نھیں

قنوت کی دعا کمیں روایات میں دوآئی ہیں، آیک الہم احد نی فیمن حدیت الخ" وسری" الھم انانسجینک، الخ" کہلی کوشوافع نے اختیار کیا ہے اور دوسری کو حناف نے، اس اختیار کرنے کا نتیجہ بیالگلا کہ کہلی دعا احناف کوعموماً یا ذہیں ہوتی اور دوسری دعا شوافع کو یادٹیس ہوتی، بیٹھیکٹیس ہے۔ دونوں دعا کیل آپ عیالی ہے مروی ہیں۔ یس دونوں دعا کمیں یا دکرنی چاہئیں اور پڑھتی چاہئیں، کبھی ریمجھی وہ۔ اور دونوں کو ایک ساتھ پڑھے تو سجان اللہ۔

(تخذة الرفمعي ص ٢٦٠ ج٦٠)

دعوت و تبلیغ والوں کا جہاد کے فضائل اپنے کام پر چسپاں کرنا صحیح نہیں

بزید بن انی مریم کہتے ہیں عبد بن رفاعہ بیچھے ہے آگر جھ سے طے، یس نماز جھ کے سئے جارہا تھا، انہول نے کہا، خوشخری من دو، آپ کے بیرقدم راہ خدایش ہیں میں نے حضرت ابوجس الصاری رضی اللہ عنہ سے میرہ بیٹ کی ہے کہ جس کے قدم راہ خدا میں گردآ لود ہوں وہ چہنم پرحرام ہیں۔

" کتاب الجهاد" میں آئے والے فضائل ایک خاص کام کے لئے ہیں، لیکن تبییٹی جماعت کے حضرات ان روایات کوعام رکھتے ہیں، بلکداہیے ہی کام کواس کا مصداق تھ ہراتے ہیں اور ان حضر،ت نے ''منظوۃ'' سے جو ابواب منتب کے ہیں ان ہیں پوری
'' کتاب اجب ڈ' ش ل کی ہے،اس کا صاف مطلب بیرہ کدان کا کام بھی جب و ہے، میری
اس موضوع پر حضرت مولا تا محمد عمر صاحب قدس سرہ سے گفتگو بھی ہوئی ہے اور مکا تبت بھی
ہوئی ہے، حضرت قدس سرہ کا موقف بیتھا کہ ہو را کام بھی جباد ہے، حضرت نے ایک خطیس
اپنی دلیل کے طور پر' 'تر ندی شریف'' کی یہی دوایت جھے کھی تھی کہ عبایہ نے مجد ہیں جانے
کوئی سیسل اللہ کا مصداتی تھ ہرایا ہے، پھر دعوت و تبلیغ کا کام اس کا مصدات کیوں نہیں ہوسکتا؟
ہیں نے جوالے کھا کہ:

اول تو عبار سے الجنیں ہیں، سحابہ کے اقوال حقیہ کے نزدیک جمت میں اور تا بعین کے بارے میں خوداہ ماعظم رحمہ اللہ نے فرہ یا ہے '' ھم رجال پُحن رجال' میعنی ان کے اقوال ہم پر جمت تیس ، اگر کسی سحالی نے اس اصطلاح کو عام کیا ہوتا تو بات بھی تھی۔

ٹانیا ۔ دعوت وتبیغے ای اس کا مصداق کیوں؟ آپ اگر چہ''بی''نہیں استعاں کرتے'' بھی'' کہتے ہیں،گر جماعت تبلغ کےعوام نے تو اس'' بھی'' کو''بی'' سے بدر دیا ہے، لینی وہ اپنے بی کام کو جہاد کہتے ہیں، بلکہ وہ حقیق جہاد کو بھی شاید جہاد نہیں مانتے، جہاد (کےفضائل)ان کے فردیک دعوت تبیغ ہیں مخصر ہیں۔

ثالث ویگردین کام کرنے والے مثل تعلیم و تدریس مشغول اور تصنیف و تالیف میں مشغول اور تصنیف و تالیف میں منہ کے لوگ اپنے کام کے لئے ٹی سیسل اللہ اور جہاد والے فضائل تابت نہیں کرتے ، پھر جماعت ہی میدوایات کیوں استعمال کرتی ہے؟ اس کے بعد معنزت کا اس موضوع برکوئی خطفیں تا۔

البتدائيك ووسرے خطا ميں حصرت لقدس سره نے بيت تلى دليل مكھى تھى كەجباد حسن لغير ہ ہے، فى نفسه حسن مذالتہ ہے، بيد لغير ہ ہے، فى نفسه حسن مذالتہ ہے، بيد وعومت الى الفد اور دعوت الى الاى ل الصاحہ ہے، ئيس جو فضيلت اور ثواب حسن لغير ه كا ہے وہ حسن مذالتہ كا كيوں تہيں؟ ميں نے جواب ميں عرض كيا كہ بير ثواب ميں قياس ہے اس لئے حسن مذالتہ كا كيوں تہيں؟ ميں نے جواب ميں عرض كيا كہ بير ثواب ميں قياس ہے اس لئے

معترئیس، کیونکہ قیاس احکام شرعیہ میں چان ہے دیگر امور تو قیقی ہیں، یعنی ان کے لئے نص چاہئے۔ نیز اجر بقدر مشقت ہوتا ہے اور یہ بات اللہ تق لی بہتر جانتے ہیں کہ کس کام میں کنٹی مشقت ہے؟ اور کس کام کا کننا تو اب ہونا چاہئے؟ بندے یہ بات نہیں جان سکتے اور یہاں تو بات بدیکی ہے، جہادا صطاری کی مشقت کے پاسٹک کو بھی مروجہ بیٹے کا کام نہیں بھی سکا، پھر وہ اجر وثو اب اور وہ فضائل اس فام کے لئے بلکہ کسی بھی دینی کام کے لئے کیے ہو سکتے ہیں؟ اور آئے تک کسی نے یہ دوایات دیگر کا مول کے لئے بیان نہیں کیں۔

مخوطہ میں وجوت و تبیغ کا مخاف نہیں ہوں ، میں تمام دینی کا موں کی اوران کے کارکن ن کی قدر کرتا ہوں اور دعوت و تبلیغ ہے تو بطور خاص تعلق رکھتا ہوں، مگر میرے لئے اللہ تعالی نے تعلیم و مقرر میں اور تعقیف و تا یف مقدر کی ہے ، یہ بہانھیں ہے ، اس لئے میر ک بات کوکسی مخالفت پرمحمول نہ کیا جائے ، بلکہ میں نے جو بات عرض کرنی جائے تھی وہ کی ہے۔ (تحفۃ الائمعی ص ۵۱۹ ج میر)

تخفة القارى جدر سوم صفح نمبر 822 پرارقام فرمائے ہیں:

تبلیقی جماعت کے حضرات اس حدیث سے استدلاں کرتے ہیں کہ ان کا کام جہادہ، کیونکہ جب جعد کے لئے وانافی سمبل القد ہے تو تبیخ کے لئے وانافی سمبل القد ہے تو تبیخ کے لئے وانافی سمبل القد (راہ خدا میں لکانا) ہے گریہ الحق ہی اس کی فضیلت ہے، جہاد فی سمبل القد کے تم م فضائل تبلیغ کے لئے قابت نہیں کئے جا نکیں گے، جیسے ''مشکوۃ'''' تا ہا العم محمو فی جا نکیں گے، جیسے ''مشکوۃ'''' تا ہا العم محمو فی سمبل القد کے داستہ میں جو دی ساتھ لا ای وہ جب سک گھر لوٹ نہ آئے اللہ کے داستہ میں ہے، یعنی طالب العلم محمو الوٹ نے اللہ کے داستہ میں ہے، یعنی طالب علم مجامد فی سمبل اللہ کے ساتھ لا این ہور ہاتھ ، نبی علی ہے مرتبہ سمان میں اللہ عور ہاتھ ، نبی علی ہے مرتبہ سمان کی اس کی فضیلت ہے۔ یا جیسے میک مرتبہ سمان کی اس کی فضیلت ہے۔ یا جیسے میک مرتبہ سمان کا دور وان کی استخاب کیا ہے گئے اور میں دونوں پارٹیول کے میڈروں نے اپنے گئے آ دمیوں کا استخاب کیا ، حضرت سمان فاری رضی اللہ عند بھی گئے ، نبی علی ہے ہے۔ ان کوا پنے پاس بھیا یا، دور فر دیا '' سلمان مثا اصل فاری رضی اللہ عند بھی گئے۔ نبی علی ہے ان کوا پنے پاس بھیا یا، دور فر دیا '' سلمان مثا اصل

البیت' سمان ہمارے گھرانے کے فروجیں۔ بیای ق بی حضرت سمان فاری رضی اللہ عند کے لئے نشیبت ہے، اہل بیت کے تمام فضائل حضرت سلمان فاری رضی اللہ عند کے لئے ٹابت تہیں کئے جا کیں گے۔

گرتبینی احباب کواصرارہے کہ ہمارا کام ای فی سیمل اللہ ہے، پھروہ جو دفی سیمیل اللہ کے سسمہ کی تم م آیات واحادیث کواینے کام کا مصداق قرار دیتے ہیں، بیان کی غنطی ہے ، اس لئے یہ بات اچھی طرح سجھ لیٹی چاہئے کہ جو آیات واحادیث جہاد کے ساتھ خاص ہیں تبلیغی کام ان کا مصداق نہیں ۔ حدیث شریف میں طامب علم کوئی سیمل اللہ قرار دیا گیا ہے گرکوئی شخص طالب علم کے لئے جہاد کی آیات واج دیث استدی ل نہیں کرتا ، اور الل بیت کے تمام فضائل حصرت سمی ن فاری رضی اللہ عند کے لئے ٹابت نہیں کرتا ، اسی طرح تبینی کام بے شک دینی کام ہے مگراس کام کوان آیات واجادیث کامصداق قرار دینا جو مجاہدین کے سے شک دینی کام ہے۔

(تحدّه القاري ص ۲۱۸ ج ۲۳)

تبلیغ والوں کا نمازیوں کا خیال رکھے بغیر نماز کے بعداعلان شروع کردینا

مسجد درائسل فمازیر سے کے لئے ہے، گھردیگرویٹی کاموں کے نئے ہے لہدا جب تک اوگ نمیز پڑھ رہے ہے۔ لہدا جب تک اوگ نمیز پڑھ رہے ہیں۔ تبلیغ والے نمازول کے بعد خاص طور پر مغرب کے بعد جمدی دوسنتیں پڑھ کر کھڑے ہوجاتے ہیں اور اعلان کرنے گئے ہیں ''عالانکہ وہ خود خیال نہیں کر علان کرنے آئے آجا کیں'' عالانکہ وہ خود خیال نہیں کر رہے ہیں۔ ابھی لوگ سنتوں ہیں مشخول ہیں اور ہ میاعلان شروع کر دیتے ہیں، اس سے نمازیوں کی نمازیس خلل پڑتا ہے، لہذا ان کواس سے احتر ار کرنا جا ہے؛ جب لوگ سنتوں سے فارغ ہوجا کیں تو دین کے دوسرے کام مجدیں کرنے کی اجازت ہے۔

(تختة الألمي ص ١٥٠٠ ج٠)

تبلیفی احباب کہتے میں دعوت کے کام پر جہاد کاثواب ملے گا،یہ صحیح نہیں

تتحذ القارى جلددوم صفحه نمبر 215 پر فرماتے ہیں

تبینی احب کہتے ہیں جہاد حسن لغیرہ ہے، اور دعوت کا کام حسن لذاتہ ہے، کی جوثواب حسن لغیرہ کے لئے بھی بدرجہ اولی ہوگا۔ ان کی میے جوثواب میں اور حکام کے لئے بھی بدرجہ اولی ہوگا۔ ان کی میات سے نہیں ، ثواب کا مدار حسن پرنہیں ، نماز بھی حسن لذاتہ ہے، مگر اس کے لئے جہاد کا ثواب کوئی ثابت نہیں کرتا، بلکہ اجر کا مدار مشقت پر ہے، اور جہاد کی مشقت میں اور دعوت کی مشقت میں اور دعوت کی مشقت میں اور دعوت کی مشقت میں آسان و زمین کا فرق ہے، جس دونوں کا ثواب ایک نہیں ہوسکتا، اور آیات واصادیث جہاد کا تبلغ کے کام کے لئے بڑھناورست نہیں۔

(تخدّ القاري ١٥٥٥)

ہزرگوں کی قبروں پر جانا دیوبندیت نہیں

آج کل امت میں ہزرگان دین اوراولیاء کرام کی قبروں پر جائے کا جوسسلہ ہے وہ بہت گمراہ کن اور دین کے سے بہت بڑے فطرہ کی گفتی ہے۔ گئ لوگ اس سے شرک کی دلدل میں پیشس جاتے ہیں ، مردوں سے زیادہ عورتوں کی بیژی تعداد مزاروں پر نظر آتی ہے اور وہ اپنے میں مزرج کے باعث جدخرافات کا شکار ہوجاتی ہیں۔ دیو بندی جلقے سے وابستہ ایک بڑا طبقہ بھی جب اس طرح کی خرافات میں جتلا ہوتا نظر آیا تو اس پر آپ نے شمبی فرماتے ہوئے ارش وفرماہ:

اب لوگول میں زیارت قبور کا سلسلہ تقریبا ختم ہوگیا ہے، سال گذر جاتا ہے، گر قبرستان کوئی نبیس جاتا، زیارت قبور مامور بہے، اس میں اموات کا بڑ، فائدہ ہے، اور زندول کا بھی فائدہ ہے، اپنی موت یاد تن ہے، اور ونیا ہے دل اکھڑتا ہے، لیس گاہ بہگاہ عام قبرستان میں جاتا جا ہے ہاس کی طرف ہے غفات ٹھیک نہیں۔ اور یہ جو بزرگوں کی قبرول پر جائے کا

سلسلہ بڑھتا جارہا ہے، بیدد یو بندیت نیس، یکی سلسد پڑھ کر قبر پرتی کی شکل اختیار کرے گا پھراس زیارت میں زندوں کا کوئی فائدہ نہیں، اولیاء کی قبور پر جا کراپی موت کوکوئی یا نہیں کرتا، یہ مقصد تو (عام) قبرستان میں جا کر پورا ہوتا ہے، اس برمہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ زیارت کے لئے جانا جا ہے۔

(تحدّ الأكرائ 166 ق3)

قبُروں پر مراقبُه, اور ذکر جهری یه سب باتیں غیر ثابت هیں

حضرة الاستاذ علامہ محمد ابراجیم صاحب بلیوی قدس سرہ (صدر المدرسین دار العلوم و یوبند) کے ساتھ میں گئی مرتبہ قبرستان قائی بیس گی ہوں، جہال ہے قبرستان شروع ہوتا ہے حضرت بھی کے محمیم کے پاس رک جاتے تھے، اور تقریباوس منٹ کھڑے ہوکر پکھے پڑھے تھے بھروا ہی لوٹ جاتے تھے، ہیں بہی سنت ہے۔

بعض لوگ قبروں پر مراقبہ کرتے ہیں، گھنٹوں سر جھکائے ہیٹھے رہتے ہیں، اور بعض ہوگ ذکر جہری کرتے ہیں، بیسب یہ تیں غیر ثابت اور بدعت ہیں،ان سے احتر اذکر تا چاہئے ، اور اس سنسد ہیں کس بھی بزرگ کاعمل جمت نہیں، جمت قرآن وحدیث اور قرون ٹلا شکا تعالٰ ہے۔

جب حضرت حاجی امداد الله صاحب قدس مره کا رساله "فیصله بهفت مسئله" چیپ اوروه حضرت گنگوی قدس مره کی خدمت میں پہنچایا گیا تو تب نے اس کو ہاتھ نہیں لگایا، بلکہ طالب علم سے فرویا اس کوجہ م میں جھونک دو، اور فرویا "" ہم نے حاجی صاحب کے ہاتھ پر بیعت طریقت میں کی ہے شریعت میں نہیں گی"۔

اور بیہ واقعہ ہے کہ بعض حضرات انتہائی کبرٹن میں پچھ بدعات کی طرف ماگل ہو چاہتے جیں ،اس لئے اگر ہر رگوں کاممل کتاب دسنت کے مطابق ہے تو سرآ تکھوں پر ، ورشہ کالائے بدیسریش فاوند

(تخة:ال^لمى ك462س)

دیوہندیت کا امتیاز مٹ رھا ھے ،اگاہر کی قبروں پر کتبوں کا رواج

آئے مسلمانوں کے قبرستان میسائیوں کے قبرستان کے مثل نظرآتے ہیں ، جہال دیکھو کتنے کی قبریں اور تو اور ویو بند میں بھی اکا ہر کے مزارات کتبول ہے پر نظر آتے ہیں اکا ہر کے ساتھ وگوں کے اس رویہ اور ان کے مزارات پر کتبول پر آپ بہت برہم ہوتے اور گاہ بگاہ اس پر تقید فرماتے ، چٹانچہ (مدتر، ہے) مزیم ، نامی کتاب میں تحریر فرماتے ، بیٹانچہ (مدتر، ہے) مزیم ، نامی کتاب میں تحریر فرماتے ،

و یوبند بیت کا اخلیا دانییاء اولی و اوران کی قبور کھی مقام و بیتا ہے ، ان کے بارے میں فلوے پچتا ہے ، گراب ہم بھی اوسی و کی قبور کے ساتھ وہی معاملہ کرنے گئے جیں جن کو بدعات کے دائرے میں شال کیا جا سکتا ہے۔ اکا بر کی قبروں پر کتبول کا دورج عام ہوگی ہے جبکہ از خردی شریف 'میں حسن سمج حدیث ہے ، اس میں قبروں پر کھھنے ہے شخ کیا گیا ہے ، ہال جب ترزید کے فقہ میں ضرور ہے کہ برووں کی قبر پر لکھ کتے ہیں ، مگر برا کون ہے؟ اس کا فیصلہ کون ہے جزئے نقطہ میں ماندگان کے نزوی کی قبر پر لکھ کتے ہیں ، مگر برا کون ہے؟ اس کا فیصلہ کون کرے گا؟ ایس ماندگان کے نزوی کے اور کے کہ نہ مقبرہ قائی میں کوئی کتب ماندگان کے نزوی قدس سروکی قبر پر، نہ حضرت تھ نوی قدس سروکی قبر پر، مگر اب مقبرہ قائی جس مقبرہ قائی جس میں جاتے ہیں تو عیسائیوں کے قبرستان کا جان نظر آتا ہے۔

مسجد کے احاطہ اور مدرسہ میں بزرگوں کی تدفین منع ھے

(جدرة تعزيت كاشرى علم سي ١٩٩٠)

اب دایو بندایوں میں ہر رگوں کی مجد میں تدفین کا اور مدارس کے بائیان کا مدرسہ میں تدفین کا اور مدارس کے بائیان کا مدرسہ میں تدفین کا عام رواج ہو چلا ہے، جبکہ حدیث شریف میں اس کی صاف می فعت ہے، اپنی ملکیت شیس ملکیت میں تدفین ہو، مجدا ور مدرسہ کس کی ملکیت شیس مدرسہ اس کے بانی کا ذاتی وقف ٹیس، چندے سے قائم کیا گیا ہے، پھر بانی کی مدرسہ میں مدرسہ اس کے بانی کا ذاتی وقف ٹیس، چندے سے قائم کیا گیا ہے، پھر بانی کی مدرسہ میں

تد فین کا کیا مطعب؟ کل جب جہالت کا دور شروع ہوگا تو اٹنی قبروں کی پوجا شروع ہوجائے گی۔(جیسۂ تعزیت کاشرع تھم ص اس

فجر و عصر میں اٹہہ کو مقتدیوں کی طرف پوری طرح منہ کر کے بیٹھنا چاھئے

نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھنے کا طریقہ عرب ائمہ کا سیح ہے، وہ پورک طرح گھوم کر ہوگوں کی طرف منہ کرکے بیٹھتے ہیں، اور انہیں یہ کیں مؤکر بیٹھتے ہیں تا کہ کعبہ کے احترام میں اور اس کے ادب میں ایبا کرتے ہیں، داکیں یہ کیں مؤکر بیٹھتے ہیں تا کہ کعبہ کی طرف پیٹھ نہ ہو، حالا تکہ کعبہ کی طرف پیٹھ کرنے کی مما نعت صرف مخصوص حالات میں ہے، پس عصر وفجر کے بعدائم کو دوگوں کی طرف پوری طرح متوجہ ہوکر بیٹھنا جائے۔

طلبہ مہمانان رسول ہیں یا ساریے مسلمانوں کے مہمان ہیں؟

لوگوں میں مشہور ہے کہ طلبہ مہمانان رسول ہیں، حالانکہ ' ترمذی شریف' کی حدیث (سمبر ان کو اضیاف ان الاسلام' مسلمانوں کامہمان کہ گیا ہے، بیخی تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ دین حاصل کرنے والوں کی کفالت کریں۔
مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ دین حاصل کرنے والوں کی کفالت کریں۔
(تخذہ القاری میں 4 ایج 4 س

اب مسجدمیں ذراسی تاخیر پر بھی امام کا انتظار نہیں کرتے ، یہ صحیح نہیں مے

المد معاشر على الكيكوتان يرفر مايا.

اب ٹن کی نما زیں شروع ہوگئ ہیں جوئبی گھڑی ہیں وقت ہوتا ہے اہ م کونماز پڑھانی پڑتی ہے، وہ تاخیر نہیں کرسکتا، اور امام حاضر نہیں ہے تو کو کی بھی پڑھا ویتا ہے، امام کا ا تظار نہیں کرتے ، بیٹیج طریقہ نہیں۔ دوراول میں ائے کامسجد پر کنٹروں تھ ، ان کی مرضی کے خلاف نمازیں نہیں ہوسکتی تھیں ، یہی سنت ہے۔

(تخة القارئ س ٣٢٥ ج ٢)

مم نے سحری میں لوگوں کو بیدار کرنے کے لئے نبوی طریقہ چھوڑ دیا

عہد رسالت بٹس رمضان المہارک کی راتوں بیس جودوا ذاخیں دی جاتی تھیں ان بیس ہے پہلی اذان تحری کے وقت کی اطلاع وینے کے لئے تھی ،اور دوسر کے انتے تھی ، ہم لوگ تحری بیس توگوں کو بید، رکرنے کے لئے دوسر مےطریقے اختیار کرتے ہیں،اور جوطریقہ آپ عظامی کا تھا اس پڑھل نہیں کرتے ،یےٹھیکے نہیں ،گھٹند، ڈھول اورس مُزن وغیرہ نہیں بجانا جی ہے ، بلکہ آپ عقیقیہ کا طریقہ اختیار کرنا جا ہے۔

(تحد القارئ (185 ي 25)

نہاز کے بعد دعا کا تر ک صحیح نہیں ھے

سنفی کہتے ہیں اب نماز وں کے بعدون کا التزام ہوگی ہے،اس لئے اس کو بند کردینا ضروری ہے،اس کا جواب میر ہے کہ تپ لوگوں نے عدم دن کا التزام شروع کردیا ہے،لہذااس کوبھی بند کرنا ضروری ہے۔

(على نطبات س۵۳۵۲۲)

مدارس میں دار الافتا، کا جال

آج کل جمارے ملک اور بیروس کے ملک دونوں میں دارا باقت مکا حیال بچھا ہواہے

بلکداب نے مداری دارالا فقاء ہے شروع ہوتے ہیں، اور داخلہ کے لیے کوئی استعداد ضروری شہیں، ہر فارغ داخلہ لے سکتا ہے، اور چند ماہ میں مفتی بن ج نے گا، اور خوش آئی میں جنال ہوجائے گا کہ اس سب کچھ آگیا۔ اور لوگ بھی اس سے مسائل پوچھنے لگیس کے اور دہ "مضان واضل " کا مصداتی بن جائے گا، کر مداری میں استعداد سازی پر محنت کرنے والا کوئی شہیں، اس مدرسہ کو چھوٹا مدرسہ مجھ ج تا ہے (جس میں دارال فق نہیں ہوتا) چندہ بھی اس کو کم ملتا ہے، اس لئے ہر محض دورہ یا دارال فق محصول کر بیٹے جاتا ہے، یہ جوطریقہ تیزی سے چل پڑا ملتا ہے، اس لئے ہر محض دورہ یا دارال فق محصول کر بیٹے جاتا ہے، یہ جوطریقہ تیزی سے چل پڑا میں ہوتان کا پیش فیم فظر آتا ہے۔

(على خليات من ١٥٠٤)

ایک غلط نظریه کی تردید

نوگ بیہ پروپیگنڈ وکرتے ہیں کہ دارانعلوم دیو بند است کو متحد نہیں ہونے دیتا اس پر دیگینڈ و کی مجھے حقیقت نہیں، دارالعلوم و یو بند مسلک حتی کا محافظ ہے، اس کی بید ذمہ داری ہے کہ کوئی بھی اشتباہ پیدائے ہوئے دے تا کہ راہ حق کے راہ رومنزل مقصود تک پہنچ ج کس ۔

اور، گردار العلوم دیوبند کو بیالزام دیاجا تا ہے تو بیالزام تو آقائے مدنی عظیمی التی التی الزام تو آقائے مدنی عظیمی تک پنچ گا، تہم فرقوں والی حدیث میں یہی تفریق تو کی گئی ہے، پھر بیالزام حضرت فاروق اعظم ضی اللہ عند تک پنچ گا، آپ نے آیت کریمہ (کعقم حید امة اخر حت للماس) کی تفییر میں فرمایا ''فاصلة فی اصحاب محمسی اللہ علیہ وسلم'' بیآ یت کریمہ عرف صحابہ کرم کی شان میں نازل ہوئی ہے، اگر تیامت تک کی سادی امت مراو ہوتی تو اللہ تعالی ''اتم'' فرمائے' دکتھ میں نازل ہوئی ہے، اگر تیامت کے صحابہ کے بعد جولوگ آئیں گے ان میں سے جولوگ صحابہ کے بعد جولوگ آئیں گے ان میں سے جولوگ صحابہ کے معادی سے میں گئی ہوں گے۔

پس حضرت فاروق اعظم منی الله عند نے بھی امت میں تفریق کی ہے، بیالزام تو ان کے سربھی جائے گا۔

مئت کے اتحاد کی کیا صورت ہوگی؟

ایک سوال ۔ امت کا انتشارامت کی کمز دری کا یا عث ہے، اوران کا اتحاد ملت کی قوت کا سبب ہے، گھرملت کے اتحاد کی کیاصورت ہوگی؟

جواب ۔ اس سلسے میں بیر قاعدہ جانتا جائے کہ ملکی مسائل میں ملک کے تمام باشندوں کوٹل کر بیٹھنا جائے، اور ملک کی سا لمیت کے لئے متفقہ فیصلہ کرنا جائے، جنگ آزادی کے وقت ہندومسلم اتحاداس کی مثال ہے۔

اور ملی مسائل میں ملت کے تمام فرقوں کوئل کر بیٹھنا چاہیے، اور ملت کی سلامتی کے لئے ایک آواز بدند کرنی چاہیے، مسلم پرسل لاء کا انتی واس کی مثال ہے، مسلم پرسل لاء میں قادیا نیوں کے علاوہ تمام جماعتیں شامل ہیں۔

اورمسلک ومشرب کے اختلاف میں ہرا یک کواپی رائے پررہ کرنزاع ہے بچٹا چ ہے ،اس وقت زیر بحث بیتیسری صورت ہے، حق اور باطل روشنی اور تاریکی ، ہدایت اور گمرائی ایک ساتھ جمع ہوں گے تو نقصان اٹل حق کا ہوگا ، باطل فرقے اپنی وعوت جاری رکھیں گے اورائل حق کا میدان تنگ ہوتا ہے گا۔

(حد النحزيت كاشرى تقم ص ١٨٥٠٨٥٠)

حفرت مفتى سعيد صاحب اوران ك فقهمى بصبيرت كى جندمث ليس مفتى خليل الرحن قاسى برنى

است ذالاسا تذه ، فخر العلماء اوررئيس المحدثين حضرت مفتى معيدا حدص حب قدس مرة اگر . بيك طرف عالم اسلام كے بلند پايه محدث يتقيقو دوسرى طرف وه ميدان فقد كے بھى شهروار يتھے۔ فقد كے اصول وجز كيات پران كوكاش دسترس حاصل تھى اوراس سلسنے ميس ان كی فقهى بصيرت اور مهارت كومن صرين نے بھى تشليم كي تھا۔ ان كی فقهى بصيرت كی چندمثا ميس ورج ذیل ہيں .

قبور پر پهول اورسبز پتے چڑھانا

مسئلہ : قبور پر پھول اور میز ہے ورخت کے چڑھانے میں اختلاف ہے واحوط زگ ہے۔

اس پرتحر برفر مائے ہیں اختلاف بھول ہے رکھتے ہیں ہے، چڑھانا تو حرام ہے، کیونکہ وہ تو عبادت ہے۔(فآوی دار انعلوم دیو بند ص ۲۷۸ ج ۱۲۳)

مسجد میں بچوں کو اجریت لے کر تعلیم دینا

مسئلہ مسمجد میں بچوں کواجرت بے کرتعیم دینا بہتر نہیں۔ اس پرتح بر فرماتے ہیں اور اب جب کرتعیم قرآن پر جواز اجارہ کا فتوی ہوگیا ہے، کراہیت کی بیوجہ تو ہاتی نہیں رہی کہ مجد میں کو کی بھی ایسا کام کرنا تکروہ ہے جس پراجرت کی جائے، البتہ نا بچھ ہیچ جومبجہ کا احرّ ام طحوظ نہ رکھ سکتے ہوں ان کومبجد سے دورر کھنے کا جوتھم حدیث بیل آیا ہے، وہ وجہ باتی ہے، اور نم زیول کے سکون کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ (فیوی دار انطوم دیو بندس ۲۰۱۳ ج ۱۵۰۰)

مئلہ مسجد میں بچوں کواجرت لے کرتعیم دینے میں جواز ہی رائج ہے۔ اس پرتم رفر ، تے ہیں اس مسئلہ میں کھا ختلاف اس زہ ندمیں تھ جب طاعات مقصودہ پراجارہ کے بطلان کا فتوی تھا، مگر اب جب کہ متأخرین نے جواز کا فتوی دیے دیا تو اب جواز میں کچھ شیدیاتی نہیں رہا۔

(آن وی دارالعلوم دیوبندش ۲ ۴ مهر جهها)

لائف انشورنس جائز نہیں، املاک کا انشورنس جائز مے

مسئلہ بیمہ کرانا مکان و جان کا شرعا نا جا تز ہے ،اور بیرقمار ہے جو بھی قاطع ترام ہے۔

اس پرتحریر فر اتے ہیں ہیمہ کی حرمت اس وجہ ہے کہ وہ واقعی سود اور قمار پر مشتمل ہوتے ہوں گے، اس مشتمل ہوتے ہوں گے، اس مشتمل ہوتے ہوں گے، اس کئے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے دونوں کو ناجائز لکھا ہے، مگر اب زندگی کا ہیمہ تو ان دونوں خرابیوں پر مشتمل ہوتا ہے، اور اس کے ہیمہ میں بید ونوں یا تیمن ٹیمن ہوتیں ، اس نئے لائف انشور نس تو حرام ہے، مگر اس کے (کار، دکان ، سامان وغیرہ) کا ہیمہ جا تزہے ، میڈ یکل انشور نس تیس بید ونول خرابیال نہیں پائی جا تیں ، اس لئے وہ بھی شرعا جا تزہے۔ میڈ یکل انشور نس میں بید ونول خرابیال نہیں پائی جا تیں ، اس لئے وہ بھی شرعا جا تزہے۔

اس کی تفصیل بیہ کہ الائف انشورٹس میں اگر آدمی مت بیمہ پوری کرنے سے پہلے مرج سے تو بیمہ کی رقم متی ہے، اور مدت بیمہ پوری کر لے اور حادثہ پیش ندآئے تو بھری بوئی رقم مع سود کے دانی ملتی ہے، پس اس میں رہا بھی ہے اور تی رہھی کی معلوم نہیں بیمہ کی رقم ہے گیا بھری بوئی رقم ؟ اس لئے زندگی کا بیمہ نا جائز ہے۔ اوراملاک کے بیمہ کا طریقہ بیہ ہے کہ مثلا کار کا پیمہ کرایا اگر مدت بیمہ بیس حادثہ پی آیا تو حسب قرار داد بیمہ کی رقم ملے گی جو کمپنی کی طرف سے ایک طرح کا تعاون ہوگا۔ اور مدت بیمہ پوری ہوگئی اور کوئی حادثہ پیش نہ آیا تو بھری ہوئی رقم گئی ، پس وہ کو یا لیک انجمن کی منبری فیس ہے ، اور بیمہ کی رقم حادثہ پیش آنے کی صورت میں کمپنی کی طرف سے تعاون ہے ، غرض اس میں نہ تمار ہے نہ سوو، اس لئے امادک کا بیمہ جائر ہونا جائے ہفتیان کروم خور فرہ لیس۔

ای طرح جو ہال ڈاک وغیرہ ہے روانہ کیا جاتا ہے اوراس کا بیمہ کرایا جاتا ہے ،اس کا طریقہ بھی اس کا بیمہ کرایا جاتا ہے ،اس کا طریقہ بھی اور اس کے بیمہ کا طریقہ ہے ،اس میں بھی نہ سود ملتا ہے نہ وہ تھی رہے ، بلکہ بیمہ کی رقم سیکورٹی (حفاظت) کا معاوضہ ہے ،اگر ،ال مطلوب جگہ پر بیٹنی گیا تو بیمہ کی رقم بعنی حفاظت کا معاوضہ گیا ، اور نہ بیٹنی سکا تو ڈاک فائد و غیرہ معینہ رقم او کرنے کا ڈ مہدار ہوتا ہے ، یہ بھی کیٹنی کی طرف ہے ایک طرف سے ایک طرف سے ایک بیک مفتیان کرام غور کی طرف سے ایک طرف سے ایک طرف سے ایک طرف سے مال کا صان کیل ہے ، اس پر بھی مفتیان کرام غور کی سال ہے ، اس پر بھی مفتیان کرام غور کی سال کا صان کیل ہے ، اس پر بھی مفتیان کرام غور کی سال کا سان کیل ہے ، اس پر بھی مفتیان کرام غور کی ہیں ۔

(نَمَا وَيُ دَارَالعَلُومِ وَيُوبِينُوسُ ٩ • ٥ ج ١٣)

جہینگا حلال مے یا حرام؟

مسئلہ جھینگا دریائی جس کو جھینگا مجھلی کہتے ہیں وہ اقدام مجھلی میں ہے ہے اور مجھلی کی تمام اقدام جائز ومہاح ہیں۔ اور میہ جھینگا جو ال دیار میں خشکی ہیں ہوتا ہے میہ ناجا زنہے ، کیونکہ بیعشرات الدرض اور خبائث ہیں ہے ہے۔

اس پرتج ریفر ماتے ہیں جھینگا حلال ہے یا حرام؟ بید سننداختال فی ہے، حضرت گنگونگ فندس سرہ نے حرام لکھا ہے فرماتے ہیں

جیمینگاختگی کا حشرات ہیں (ہے) ہے حرام ہے، اور دریائی غیر مائی کا ہے (یعنی مجھانہیں ہے اور) سوائے مائی کے سب دریائی جانو رحفیہ رخم مم اللہ کے نز دیک ناجا کز ہیں۔ (نآدی رشیدیش ۱۵۵)

اور" فناوی دا رالعلوم' کے ندکورہ فنوی میں جائز فر ، ماہے، اور تھم کا مدا راس پر ہے

کہ جمینگا مچھی ہے یو نہیں؟ علامہ دمیری رحمہ اللہ نے '' حیاۃ الحوال' میں اس کو پھلی قرار دیا ہے چنانچیر ساحل سمندر پر رہنے واسے مفتیان کرام نے اس کی حلت کا فتو کی دیا ہے ، اور ساحل کے رہنے والے مسلمان اس کو کھاتے ہیں۔

"فأدى رهميه" من ب، حسكا خلاصديب كد

جینگا در پوئی جانور ہے اور در پی جانوروں میں مجھی حوال ہے، اور جو چھی نہیں ہے وہ حرام ہے، جینگا میں اختار ف ہے، بعض علاء نے مجھی بجھی کر حلاں کہا ہے، اور بعض نے کیڑا خیال کرے منع کیا، تو بیرجانور مشکوک ہوا اور مشکوک اپنی اصل پر محمول ہے، جھینگا میں اصل مجھی ہوتا ہے، کیڑا ہونے میں شبہ ہے، بہذا بنا براصل کے حدل ہے، حرام قرار دینا سجھے نہیں ۔ اور بیا سجھے خیجے نہیں کہ جھینگا کیڑا ہے، اس لئے کہ کیڑا ہیں ہے بیدا ہوتا ہے، اور جھینگا میں ۔ اور بیا بیا ہوتا ہے، اور جھینگا میں اس سئے جھینگا حرام اور واجب الترک ند ہوگا، بی فتوی ہے، اور نہینے میں تعقوی ہے، اور تھوی مرتبہ کمال ہے۔

(امرادالفتاوی ش۳۰۱/۱۱۰ ایج ۲۲ موال : A۲)

مرامام بخاری رحمداللہ نے ایجاری شریف "" کتساب المصلومة ، باب ما ید کو فی الفحد " بین ایک بہت چھاصول لکھا ہے " فال ابو عبد الله و حدیث اسس است و حدیث جو هد احوط حتی بعضوج می اختلافهم " (۱۳۵۱) دان سر ہے یا بیل ؟ اس سلطے بین حضرت انس رضی اللہ عند کی حدیث اقوی ہے کہ دان سر بین سر ہے ، اور حضرت جر بدرضی اللہ عند کی حدیث برعمل کرناا حقیاط کی ویت ہے کہ دان سر ہے تاکہ ہم علاء کے اختلاف سے با برنگل سمیں ، بینی فئے جا کیں۔ یکی اصول جھینے میں اینانا جا ہے ، کیونکہ جرحل جینا ضروری ہیں ، اور جرحرام سے بچناضروری ہے۔

(فَأُولُ دَارَالطوم ريو بِنَرْسُ ٣٦٥ ج ١٥)

میٹھا اور نیکین دونوں طرح کے کہانے موں تو ابتدا کس سے کریے؟

مسئلہ اگر میٹھا اور نمکین دونوں طرح کے کھانے ہوں تو جس کی رغبت ہواں سے نثم وع کرے ، شرعان امور میں وسعت ہے پیچھٹلی نہیں ، البتہ '' نثرح شرعۃ الاسلام' ' ہیں لکھا ہے کہ ' ابتدائمکین کھانے سے کرنا بہتر ہے کہاں میں شفا ہے۔ اس پرتخ مرفر ماتے ہیں ۔ '' شرح شرعۃ الاسلام' 'میں ممک ہے ابتداؤوا نتبہ کولکھا ہے ہمکین اس پرتخ مرفر ماتے ہیں ۔ '' شرح شرعۃ الاسلام' 'میں ممک ہے ابتداؤوا نتبہ کولکھا ہے ہمکین

کھانے کو مفتی صاحب رحمداللدنے ممک کے حکم میں لیاہے۔

{ فَيْ وَيُ دَارِ الْعَلَوْمِ وَيُوبِيْرُ صُ ٢٥ج ١٦}

اس پرتح ریفر ماتے ہیں مہمانول کا بی ہوا کھاٹا گھر میں آیا اورعورتوں کو معلوم نہیں کہ کس کا بی ہوا ہے تواس کا کھاٹا جائز ہے، کیونکہ علس جاستاند اڈمنٹی ہے۔

(فَيْ وَى وَار أَلْعَلُومِ وَ لِوِينَدُسُ عُدِي حِهِ ١٦٢)

جیٹھ ، دیور ، بہنوئی. چچا ،ماموں اور پہوپہی کے لڑ کوں سے پردہ

مسئلہ ۔ جیٹے، و یور، بہنوئی، یچیا، ماموں اور پھوپھی کے لڑکے بھی غیرمحرم ہیں کیونگدان سے نگاح جا نزہے، مگر ہمارے معاشرہ میں ان سے کامل پروہ مشکل ہے۔
اول آو ہندوست فی مسلمانوں کی معیشت کمزورہے، ہرایک کا گھر علیحدہ نہیں ہوسکیا۔
ووم ہندو معاشرہ کا مسلمانوں کے معاشرہ پراثر پڑا ہے، اور اختیاط عام ہوگیا ہے، اس کے اس معاملہ میں بھی دوشر طوں کے ساتھ تخفیف مناسب معلوم ہوتی ہے
لئے اس معاملہ میں بھی دوشر طوں کے ساتھ تخفیف مناسب معلوم ہوتی ہے
ورت خودکوسنجی دوشر طوں کے ساتھ تخفیف مناسب معلوم ہوتی ہے
ورت خودکوسنجی لے اور اعضاء (یعنی چہرہ ، تھی اور پیر) کے عدوہ بق جسم ڈھا تک لے۔
ورت خودکوسنجی لے اور اعضاء (یعنی چہرہ ، تھی اور پیر) کے عدوہ بق جسم ڈھا تک لے۔
ورتوں کے پاس خبائی میں جمع نہ ہوں ، اور بے تکلفی ہے با تیں نہ کریں ۔ حدیث میں ہے کہ عورتوں کے پاس خبائی میں جانے ہے۔ بچو، ایک انصاری نے یو چھا، جیٹھ، دیورک کی بھاوی آ ہے ۔ بیکنی ہوائت ہیں ، کیونکہ جیٹھ، دیورک کی بھاوی آ ہے ۔ بیکنی ہوئی ہوئی ، اور بی تھی مالیوں کا ہے، ان

كے ساتھ بہنوكى كى بيتكلفى ہوتى ہے،اس ليے فقند پيش تا ہے۔

اس صدیت ہے معلوم ہوا کہ جیٹے، و پوراگر چہ غیرمحرم ہیں، مگر چونکہ ان کے ساتھ ہر وقت رہنا ہوتا ہے، اس لئے ان کے ساتھ تنہائی اور بے نکٹنی تو جائز نہیں، مگر باقی پر دیے ہیں تخفیف ہے۔ (فق وی دارالعلوم دیو بندس ۲۰۰۴ج ۱۲)

دوسری بات بد ضرورت جیٹھ، دیور، اور سالی کے ساتھ بے تکلفی اور بے پر دگ کی فضاعام جوگئ ہے، اور علیاء وارباب افقاء اور اہل دعوت اور اہل خانقاہ ہے وابستہ ایک طبقہ بھی اس میں بہت کو تا ہی کررہا ہے، اس کی اصلاح بہر حال ضروری ہے۔ اہل علم کو اپنے بیو نات میں اس پر خصوصی توجہ دلانی جا ہے، اور بار ہارد لاتے رہنا جا ہے۔

ائل علم بھی اپنی سایوں کے ساتھ تریش شریفین میں عمرہ یہ تج کے مواقع پر بے

پردگی بر ستے ہیں ان مبارک مقامات پراٹل علم وضل کا میں قابل صدحسرت وافسوں ہے

مسئلہ سستر مرد وعورت کا ایک ہے، ناف سے نے کر گھٹے کے بنچ تک
ستر ہے، لیتی چھپانے کا بدن ہے، اس کو بے ضرورت کسی کے سامنے کھولنا جا کر نہیں ، ایک
عورت دوسری عورت کے سامنے جسم کا یہ حصہ بے ضرورت نہیں کھول سکتی ، مجبوری کی بات
الگ ہے، جیسے بچہ کی والا دت ہے یا کوئی آپریشن کرانا ہے تو وہ الگ مسئلہ ہے، لیکن بے
ضرورت نہیں کھول سکتی ، مردوعورت دونوں کا بہی ستر ہے۔

جماعت ثانيه كى مختلف صورتيس اوران كاحكم

مسئلہ مسئلہ میں جماعت اولی جند صورتیں ہیں صورت اولی مسجد محلّہ ہیں غیر واللہ نے آبال مسجد محلّہ ہیں غیر واللہ نے آبال اعلان اوان بابد اوان بدرجہ اولی اللہ نے آبال اعلان اوان بابد اوان بدرجہ اولی اللہ نمبار پڑھی ہور صورت اللہ وہ مسجد طریق سے پر ہور صورت رابعہ اس مسجد ہیں اور مورق نے معین ہوں اور امام معین ہوں اور انہ میں توان نے اس میں اعلان اوان کی صورت سے تماز پڑھی ہوں یس صورت رابعہ اولی میں تو

ولا نفاق جماعت ثانيه جائز بلكدافضل ب،جيها كدافضيت على كي تصريح موجود ب،اور صورت خامسہ سے میں اگر جماعت ٹائیہ بہین اول ہوتب بالاتفاق محروہ تحریمی ہے،جیسا ك" در عمار" بيس تحريمي مونے كى تصرح بين اور اگر بيئت اولى ير ند مويس كل كلام ب، امام ابولوسف رحمه التدكيز ويك عكروه تبين اورامام صاحب رحمه التدكيز ويك مكروه ب

اس پرتحر رِفر مائے ہیں:

ل معنی صورت او ان تو دی موالیک ایک شکل تو سدے کہ سجد محلّہ میں اال مسجد نے او ان تو دی موالیکن آ ہستہ دی ہو۔ اور دوسری شکل ہے ہے کہ انہوں نے بغیر اذان دیکے نماز پڑھی ہو، کیل جو تھم شكل اور كايب ويي تحكم - بدرجه اون - شكل دوم كالجحي جوگا-

(أروى دارالحلوم جديد ٢٥٧١٣)

سے افضلیت کی تقری فقط تیسری اور چو تھی صورت بیں ہے . - پہلی اور دوسری صورت میں افضیت کی تصریح نظر ہے ہیں گذری۔ ہے۔ بیجنی صورت خامسہ کی پھر دوشکلیں ہیں

اول ملى المحت ثانيه بهيمت اولى يعنى اذان وا قامت اور قيم امام في المحر اب كے ساتھ ہوتو با ما نفاق مکر وہ تحریمی ہے،خواہ دو ہارہ جماعت اہل معجد کےعدا دہ لوگ کریں یا بعض اہل مسحدكرال-

ووم 💎 جماعت ثانیہ بیئت اولی بدل کر ہو، بیئت اولی نام ہے تین چیزوں کے مجموعہ کا کیعنی ا ذان ءا قامت اور قیام فی اُنحر اب کا، پس بیتین با تیس ندر بیل گی تو بیری طرح بیئت اولی بدل جائے گی۔اوراگر دویا تیں مرتفع ہوجا کیں (خواہ وہ کوئی می دوہوں افران واقامت ہوں يا ذان وقيام في المحر اب بول ، يا، قامت وقيام محراب بول) تو بهى بيئت، ولي بدل جائ گی اس نے کراکٹر کے لیے کل کا حکم ہوتا ہے اس طرح جب ایک بات مرتفع ہوج نے گی تو بھی دیئت اولی بدر، جائے گی ، کیومکہ کی بھی جز و کے ارتقاع سے بیئت گلی مرتقع ہوجاتی ہے۔

(القطوف الدانية ص ٢ رعر ملخصا)

بہرعال بیددوسری شکل محل بحث ہے، پہلی بحث تو بیہ کہاں شکل میں صحب در مختار نے تزائن لاسرار (جو در مختار کا نقش اول ہے) میں تکرار جماعت کو اجماع جائز کہا ہے۔ چند ویگر حضرات نے بھی بھی کلھا ہے لیکن علامہ شامی رحمہ اللہ نے اس شکل میں تکرار جماعت کو مگر دہ کہا ہے۔ پھر انہوں نے اپنے استنباط کو لمبیر رید کی روایت سے (جو فیا ہر روایت ہے) مؤید کیا ہے۔

دوسری بحث بیہ ہے کداس شکل کے متعلق خودائمہ فد ہب کی روایات بھی مختلف ہیں ، اہام صاحب رحمداللہ سے طاہر روایت مطلقا کراہت کی ہے، جس میں ریشکل بھی داخل ہے۔ اور اہام ابولوسف رحمہ، نلند کے نز دیک کراہت نہیں ہے۔

(امدادالفتاوي جديدش ١٥٥م ٢٠)

مسواک مرد اور عورت دونوں کے لئے سنت ھے مسواک مرد مستد ہے است مرد مستونیت مواک کی عام ہے (این مواک مرد اور تورت دونوں کے لئے سنت ہے)۔

اس پرتم برفر مائے ہیں این جمر رحمہ اللہ نے محدث احمد بن منبع رحمہ اللہ کے مسند سے ''المطالب العالية'' (۱۳۳۱) ہیں حدیث غل فر مائی ہے

حضرت واثله رضی الله عنه (جوسی فی بیس) ارشا وفر ماتے بیس که بسحابه کرام رضی الله عنهم اپنی مسود کول کو آلوار کی موٹھر کے ساتھ باندھا کرتے تھے، اور عور تیس اپنی اوڑھنیوں بیس باندھا کرتی تھیں۔ اس حدیث سے سے بیات رضی الله عنهان کا مسواک استعمال کرنا صراحة ثابت موتا ہے۔ (ایداد الفتاوی جدیدس ۲۰۱۰)

عمل کثیر کی تعریف میں پانج فول میں سے اصح فول مئلہ عمل کیری تفیریں اختاد ف مشہور ہے۔ اس پرتخریر فرماتے ہیں جمل کیٹر کی تعریف میں پانچ قول ہیں،اصح پیہے کہ'' دور سے دیکھنے والا اس نمازی کو بید خیال کرے کہ بینی زمین نہیں ہے''۔

(امدادالفتادي جديد سيسم ٢٠٠٠)

کپڑیے پر دھبا اور وجوب غسل کی چودہ صورتیں

مسکد. نیندسے بیدارہونے پر کپڑے میں دھباہونے اورخواب کے یادہونے وندہونے میں عنسل کے وجوب وعدم وجوب کی چودہ صورتیں ہیں

مالاتقاق عشل داجب ہے . . . منی کا یقین بواورخواب یا د بو ، ، ، ، بالاتفال شل داجب ہے مذي كاليقين مواورخواب يادمو . . بالاقفال شل داجب تبين ہے ۳ وری کالفتین موادرخواب یا د مو . منی کا یقین ہوا ورخواب یا دنہ ہوں ۔ . . . بالا تقاق عسل واجب ہے مْرى كالفين مواورخواب بإدنه و بالا تفاق عسل واجب بين ب ... بالا تفاق عنسل واجب نبیں ہے۔... ودي کالفتن برواورخواب يا دنه در ... منی اور ندی پین شک ہواور خواب یا دہوں بالا تفاق عسل واجب ہے ندی اورودی میں شک ہواورخواب یا وہوں بالاتفاق مسل واجب ہے منی ندی اورودی میں شک مواورخواب یاد ہو بالاتفاق عسل واجب ہے H منی دور مذی بیس شک ہواورخواب یا دنہ ہوطرفین کے نزد یک طنس واجب ہے،امام ابو پوسف کے نز دیک شسل واجب ٹیس ہے

۱۲ منی اورودی ش شک برواورخواب یا دند بروطرفین کنزدیک شسل واجب ب،امام ابو

ایسف کنزدیک شسل واجب شیل به

امنی کنزدیک شسل واجب شیل به و اورخواب یا دند برو، طرفین کنزدیک شسل واجب

امنی کنزدیک ورودی میس شک به و اورخواب یا دند برو، طرفین کنزدیک شسل واجب

به امام ابو بوسف کنزدیک شسل واجب شیل به

اما خدی اورودی میس شک برواورخواب یا دند بو به مقال شسل واجب نیس به

ادرودی میس شک برواورخواب یا دند بو به مقال شسل واجب نیس به در بدش به در برای میسایدی با در در در با در ایراد الفتاوی جدیدش میسایدی

مرغی کو ذبح کے بعد گرم پانی میں جوش دینا

مسئلہ ہے بکری مرغی یا اور جانو رول کے سراور چیروں وغیرہ پر ذرج کرنے کے بعد جوخون مسفوح نگا ہوا ہوتا ہے وہ جد دینے سے پاک ہوجا تاہے، جب کداس کا اثر بالکل ذائل ہوجائے۔

اس پرتخر برفر اینے ہیں لیکن سائل کا منشاء غالبائییں ہے، بلکہ وہ یہ یو چھرہا ہے
کہ مرخی وغیرہ پرندوں کو ذرائح کر کے سر دہونے کے بعد پرا کھاڑنے کی زحمت سے بچنے کے
لئے آگ پر جھلس لینے ہیں اور بھی بڑے بڑے پرا کھاڑ کر جو چھوٹے چھوٹے پہم پر رہ
جاتے ہیں،ان کوچھس لیاجا تا ہے تو چونکہ ہنوز اس کے پیٹ سے آ مائش نہیں نکالی گئی ،اس لئے
اس کا تکم اس مرغی کے مانند ہوگا جے ذرائح کر کے آئش صاف کے بغیر یہ ٹی ہیں جوش دے دیو

تواس کا حکم ہے ہے کہ اس جھلنے سے وہ نہ بوح ٹاپاک نہیں ہوگا ،اس لئے کہ پیجلتا معمولی ہوتا ہے جس کا اثر صرف چڑی تک رہتا ہے ، اندرنبی سے تک اس کا اثر نہیں پہنچتا اور جوش داوہ مرغی کے ناپاک ہوجائے کی جوعلت تشرب نجاست بیان کی گئی ہے وہ یہاں مفقود ہے ،اس لئے وہ پرندہ پاک اور حدل ہے۔

غير معتدل ممالك مين غروب و شفق كا مسئله

مسئلہ' فقہی نقطہ ُنظرے دنیا دوخطوں میں تقسیم کی جاسکتی ہے (۱) سے جہال ۲۴۳ رگھنٹول میں ایک بارطلوع اورا یک بارغروب ہوتا ہے ،ان خطول کی پھر دونشمیں ہیں

(الف) معتدل مم لک یعنی جہاں رات دن کے ادقات مسادی ہوں ، یا اعتدال کے ساتھ کم دمیش ہوئے ہوں۔(۵مبرعرض البلد کے اندر کے علاقے)۔

(ب) نیرمعتدل مم لک مینی وہ علاقے جہاں رات دن کے اوقات میں فاحش (بہت زیادہ) کی بیشی ہوتی ہو،مثلا برطانیہ جہاں گرمیوں میں ۱۸۰ر گھنٹے دن اور چھ گھنٹہ کی رات ہوجاتی ہے۔

(۲) بہماں ۲۲۴ رکھنٹول میں ایک بارطلوع اور ایک بارغروب نہیں ہوتا ،خواہ و ہاں ۲۲۴ گھنٹوں میں کئی کئی بارطلوع وغروب ہوتے ہوں ، یا ۲۲۴ رگھنٹوں سے زائد وقت ایک بار طلوع وغروب کے لئے لگنا ہو.... ۔ (امداد الفتاوی جدیدیں ۴۵۴ج)

جومما لک ۴۵ مرعوض البلد ہے او پر داقع ہیں ، و ہاں شفق دیر سے خائب ہوتی ہے ، اور صبح صا وق جددی ہوتی ہے ، موہم گریا کے بعض مہینوں میں غروب شفق اور صبح میں بہت ہی کم فاصلہ رہتا ہے ، بطور مثال: ۴۵ مرعوض البلد کے طلوع وغروب کا نقشہ بیہے

طلوع آفآب . ۱۳۸۵ غروب . ۱۳۸۹ دن کی مقدار ۱۲/۱۶ غروب شفق بحری . ۱۲/۲۹ صبح صادق . ۱/۵۸ درمیانی فاصله ۱/۳۸

پھرجس قدراہ پرجا کیں گے دفت کم ہوتا رہے گا جتی کہ: ۱۷ ۵رعرض البلد (گلاسگو) میں ۲۰ رجون سے ۱۲ رجولائی تک بحری شفق غائب ہی نہیں ہوگی۔اور ۵۸ یہ ۱۷ رعرض البلد (بارائی اسکاٹ لینڈ) میں ۱۲ ارمئی ہے ۲۵ رجوں ئی تک شفق ندکورغائب ہی نہیں ہوتی ان ونول میں ساری رات شفق پر اجالا رہتا ہے۔ ہے۔ پہال مندرجہ دیل سوالات پیدا ہوتے ہیں

(۱) جومی لک ۱۵ مرعض البلد پر میں وہال شفق ابیش دور شیخ صادق بیس بہت کم فاصلہ مہتاہے، اس کے شفق بیض کے بعد عشاءاد کرنانا تمکن نہیں آؤ دشو رضر ور ہے۔

(۲) . جب ان اوقات میں رمضان آجائے تو تراوئ سحری وغیرہ مسائل بھی حل طلب موجائیں گئیں ہوتا وہاں سحری کب ختم کی موجائیں ہوتا وہاں سحری کب ختم کی جائے گئ؟

(٣) مثلین کے بعد غروب تک سرو ہوں میں صرف گفت بھر کا قاصلہ رہتا ہے، تو کیا حتی انسلک مثل ہائی میں نمازع مرادا کرسکتا ہے؟ (امدادا لفتادی جدید س ۲۵۹ میں)

بینک کی ملازمت کی تنخواہ جائز ھے

جس ریسٹورنٹ میں حرام گوشت یا شراب بیٹی جاتی ہووہاں توکری ٹیمیں کرنی چاہتے، دوسری توکری تلاش کرے، جبٹل جائے توبیکام تیموڑ دے۔

یمی تھم بینک کی ملاز مت کا ہے،اس ملار مت کی تخواہ جائز ہے، کیونکہ بینک کے پاس صرف سود ہی نہیں ہوتاء اور بھی ذرائع آمدنی ہوتے ہیں، بینک ڈرافٹ بناتا ہے،اور فیس لیتا ہے، ہے جائز ہے۔

(عنی تعبات فجع ص ۱۳۱۸ن۱)

بطور مشتے نمونداز خروارے چند مثالیں پیش کی گئی ہیں ورنہ حضرت مفتی صاحب دہماللہ کی فقتی بھیرستہ اور کھنٹ دی کے ب شار نمونے اور مسائل آپ کی تحریوں بنس جا بجا بھھرے ہوئے ہیں احسارت مولانا مرغوب احمد لا جیوری مدخلہ العالی نے ایسے اور بہت سے مسائل جن بیس حضرت مفتی صاحب لقدس مروکی فقد اور اصول فقد بیس میں درجہ تامہ کے بہت مسائل وشوا ہوا ہے گیہ ستعقل مالد در الدی مسائل وشوا ہوا ہے گئے ہیں۔

مفتى سعيداحمه بإلن بورى كى فقهى بصيرت

مرتب حفزت مولانامرغوب احمد صاحب لاجيوري زيدمجد جم

تلخيص وتهذيب مفتى خليل الرحمن قامى برني

پہلا ہاب: حضرت کے معمولات اگر یانی اور مٹی نہ ہوں تو نماز کا حکم اور آپ کا عمل

اگر کسی کے پاس اسباب طہارت (پانی اور مٹی) نہ ہوں تو کیا کرے؟ چونکہ بید مسئلہ منصوص تیس بلکہ ایس اسباب طہارت (پانی اور مٹی) نہ ہوں تو کیا کرے؟ جونکہ بید مسئلہ منصوص تیس بلکہ انتقام مرحمہ اللہ فرماتے ہیں ''لا یصدی و یقصی ''فی الحال نم زنیس پڑھے گا جد میس قض کرے گا، اس لئے کہ حدیث میں ہے ''لا تسقبل صلوة بغیر طهود ''اور جب آلہ یا کی موجود تیس تو فی الحل نماز تیس پڑھے گا، یک جب بانی یامٹی پر قادر ہوگا تب وضوکر کے یا تیم کرکے نماز قضا کرے گا۔

 کیارکوع سے اٹھتے وقت اما مسمجے اور تخمید دونول کیے؟ اور آپ کا تمل رکوع سے کھڑے ہوتے وقت امام عرف سمج کیے گا اور مقتدی صرف تخمید - بیرائے امام عظم ، امام مالک اور امام احمد رحم ہم القدی ہے۔ اور صاحبین رحم ہما القد کے زویک امام سمج وتخمید دونوں کو جمع کرے گا اور مقتدی صرف تخمید کرے گا۔ میراعمل صاحبین رحم ہما القد کے قول پر ہے۔ اور بیا خشاف صرف جماعت کی نماز میں ہے ، تنہا نماز پڑھنے والا دونوں کو جمع کرے گا خواہ دہ فرض پڑھ رہا ہو یافل ۔ (تخذ الرائمی ص ۱۲ ج ای تخذ والقاری ص ۱۹ ج ۲۰

وعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھٹی جائے یا بعد بیں؟ اور آپ کاعمل

دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھٹی جائے یا بعد بیں؟ اسلسلہ بیں سحابہ رضی اللہ عنہم کا
عمل مختلف تھا، اور یہ اختلاف جواز وعدم جوار کانہیں ہے، بلکہ افضلیت اور غیر افضلیت کا
ہے۔ میراعمل یہ ہے کہ جب بیں رکوع ہے پہلے دعا پڑھنا بھول جاتا ہوں تو رکوع کے بعد
قومہ بیں دعا پڑھ لیتا ہوں، اور مجدہ سمبونیس کرتا، اگر چہ فقہ بیں اس صورت بیں مجدہ سمبو

حضرت کا قرآن کریم کے تمام نشانات رکوع پرغور کرنا اور نتیجہ نکالنا قرآن کریم میں رکوع کی عدمات مش کے بخارانے لگائی ہیں، پورے قرس میں پانچ سو چولیس رکوع ہیں، اور حاشیہ پر رکوع کی علامت' ع'' بنائی گئی ہے۔ اور پیقتیم معنی کے لی ظ ہے گ گئے ہے تا کہ بے بڑھے وگ جال سکیس کہ کہاں مضمون پورا ہوتا ہے اور کہاں سے نیا مضمون شروع ہوتا ہے۔ (فنا، ک تا تاری دیس 24 ج ا)

میں نے تمام رکوموں میں خور کیا ہا اور اس متبجہ پر پہنچا مول کہ سب رکوع ٹھیک جگہ پر لگائے گئے جیں صرف موروُ واقعہ کا پہلا رکوع میچ جگہ نہیں لگا، کیونک آیت ﴿ فَلَمْ مَن الْاوْلَيْنِ و فلُقة من الآحويل ﴾ اصحاب يمين ك تذكر عالم مثرى حصه بدال لئے ركوع اليك آيت ك بعد لكنا جائے تھا، باق تمام ركوع تھيك جگهول ير كے بيں، بال بعض الى جگهيں ضرور بيں جہاں يد بات كى جاسكتى ہے كداكر ركوع يہاں كى بى ئے وہال لكنا تو بہتر ہوتا۔ (تخت المعى ص عداج ٢)

باوضومسجد جانے کی فضیلت میں شاہ صاحب کی تحقیق ،اور آپ کامعمول باوضوم تجد جانے کی نضیت میں ہے کہ اللہ تعالی برقدم پرایک گناہ معاف فرماتے ہیں ایک درجہ بلند ہوتا ہے۔

اس حدیث پر فر مایا کہ: ایک زمانہ تک میراخیال تھا کہ اس حدیث میں وضوکی قید بھڑ رہ ہے ۔ یعنی فدکورہ تو اب ای صورت میں حاصل ہوگا جبکہ وضوکر کے مجہ جائے ، اگر ب وضو گھر ہے تکانہ ہے ، چاہے ہم جہہ میں جانے ہی کے لئے نکلا ہو، فدکورہ تو اب حاصل فہیں ہوگا چاہ جا تا ہوں چنانچہ طالب علمی کے زمانہ ہے میرامعمول ہیہ کہ میں گھر ہے وضوکر کے مجہ جاتا ہوں طالب علمی کے زمانہ ہے میرامعمول ہیہ کہ میں گھر ہے وضوکر کے مجہ جاتا ہوں طالب علمی کے زمانہ ہے میرامعمول ہیں ہوتا تھا، بھر میں نے علامہ الورشاہ صاحب رحمہ اللہ کی بیصراحت پڑھی کہ حدیث میں وضوکی قید عربوں کے عرف کے اعتبار ہے ہے بونکہ عربوں کی مجہوں میں وضوکا انظام نہیں ہوتا ، لوگ گھر سے وضوکر کے آتے ہیں ، اس لئے حدیث میں بیقیہ ہوتا ، لوگ گھر سے وضوکر کے آتے ہیں ، اس کے میرا خیال بدل گیا ، گھر طالب علمی کے زمانہ ہے جو عادت پڑی ہے وہ آئے بھی باتی ہے ، میں اب بھی گھر سے وضوکر کے مجہ کے زمانہ ہے جو عادت پڑی ہے وہ آئے بھی باتی ہے ، میں اب بھی گھر سے وضوکر کے مجہ حات تا ہوں۔ (تخت ایک میں ہوتا ، گھر کے میں اب بھی گھر سے وضوکر کے مجہ حات تا ہوں۔ (تخت ایک میں ہوتا ہوں)

یوم الشک کاروزہ ،اورحضرت کا پنے آپ کوعوام میں شار کرنا بیم الشک میں عوام کے لئے روزہ رکھنا کروہ ہے،البتہ خواص رکھ سکتے ہیں، پھرا گرانفاق سے وہ رمضان کی پہلی تاریخ ہوتو بیروزہ فرض ہوج نے گا بگرضروری ہے کہ یوم الشک کاروزہ نقل کی نیت ہے رکھا ہے ، رمض ان کا کوئی تصور ندہو، اور یکی خاص اور عام کا معیار ہے، جو شخص لفل کی پہنتہ نیت کرسکتا ہے وہ خاص ہے، اور نیت پہنتہ ندہو، بید نیاں سے کراگر رمض ان ہوگا تو روز ہ ہوجائے گا وہ عامی ہے، بیل پہلے خود کوخواص بیل شار کرتا تھ، بگر جبعقل آئی تو اب خود کو خواص بیل شار کرتا ہوں اور یوم الشک کا روزہ نیس رکھتا، کیونکہ نیت نہ لیے یہ بات میں ہے مکن نہیں ۔ (تختہ اللمی سے مع میں)

دعائے قنوت اور حضرت کاعمل

قنوت کے معتی ہیں دعا ،کو لَی بھی دعا پڑھ لی جائے ، چھوٹی یا بڑی ،قنوت کا تحقق ہوجائے گا ، کوئی متعین دعا پڑھنا ضروری نہیں۔ جمھے بھی جدری ہوتی ہے تو میں صرف ﴿ رہا اتبا فی اللہ یا حسمہ ، اللنح ﴾ پڑھنٹا ہول۔ (تخنة اللہ می سسس ۲۳)

احرام كى دوركعت اورتكبيه ريوجيني بين آپ كامعمول

احرام شروع کرنے سے پہنے دور کھت سنت ہے، اور دور کھت ادا کرنے کے بعد نورا احرام شروع کرنا (تبیبہ پڑھنا) ضروری نہیں، اگر تلبیہ پڑھنے بیں کسی وجہ سے تاخیر ہوجائے تو بھی کوئی حرج نہیں، میرام عمول ہیہے کہ جہاز بیں سوار ہونے سے پہلے دور کھت پڑھ لیتا ہوں اور جہاز روان ہونے کے بعد تکبیہ پڑھتا ہوں۔

(تخطة المعي ص ١١٢ج٣)

دن کی نماز بیل قر اُت سری اور دات کی نماز بیل جبری کیول؟ فرمایا ٹورٹو (کینیڈا) بیل ایک ٹوجوان نے جھے سے سواں کیا کہ جنین نمازیں جبری اور دونی زیر سری کیوں ہیں؟ بیل نے اس کو میر حدیث سنائی کہ حضرت ابو ہر یرہ رضی القد عنہ ہے کسی نے ایس بی سوال کیا تھا، آپ نے فرمایا جونمازیں آپ علی ہے۔ جبراً پڑھائی ہم بھی جہرا پڑھاتے ہیں اور جونمازی آپ علی اللہ علیہ اللہ علیہ اللہ عند وجہ جانے ہیں ہم بھی سرا پڑھاتے ہیں۔

پھر میں نے اس سے پوچھ بنا حضرت ابو ہر ہرہ وضی اللہ عند وجہ جانے تھے یا نہیں ؟ اگر

تیرا خیال ہے کہ نہیں جانے تھے تو کیا میراعم حضرت ابو ہر ہرہ وضی اللہ عند وجہ جائے

کرتو جھوے یہ یہ ول کرتا ہے ؟ اورا اگر تو یہ بھتا ہے کہ حضرت ابو ہر ہرہ وضی اللہ عند وجہ جائے

تے گر سائل کی علمی صلاحیت اتی بلند نہیں تھی کہ وہ اس سوال کا جواب بھی سکے ، اس لئے

حضرت ابو ہر ہرہ وضی اللہ عند نے وجہ نہیں بتائی ، پس تیری علمی صلاحیت حضرت ابو ہر ہرہ وضی

اللہ عند کے شاگر دوں سے بوھی ہوئی ہے؟ وہ خاموش ہوگیا ، پھر ہیں نے اس سے بوچھا تھے میاں بیوئی گہ کہ کرتے ہو

میں شادی ہوئی ہے؟ اس نے کہا ہاں، ہیں نے بوچھا تم میاں بیوئی گہ کہ کرتے ہو

دن ہیں بیارات ہیں؟ وہ کہنے لگا رات ہیں کرتے ہیں ، دن ہیں تو خرور کہات چیت کرتے ہو

ہیں ، ہیں نے کہا آپ کے سوال کا بی جواب ہے ، دن کے مزاج ہیں انقباض ہے اور درات

ہیں ، ہیں نے کہا آپ کے سوال کا بی جواب ہے ، دن کے مزاج ہیں انقباض ہے اور درات

مزاج ہیں انبساط ، چنا نچہ دنیا ہیں جتنی محفلیں اور مث عرب ہوتے ہیں ، مب رات ہیں

وہ کہنے لگا پھر جمعہ اور عیدین ہیں جہری قرائت کیوں ہے؟ میں نے کہا تمہارے ملک میں زفاف رات ہی ہیں ہوتا ہے یا دن میں بھی ہوتا ہے؟ یورپ اورامیر یکہ میں وان میں بھی رفتی ہوتا ہے؟ یورپ اورامیر یکہ میں وان میں بھی رفتی ہوتی ہوتی ہے، میں یوی پہلی ہارون میں سطح ہیں۔ اس نے جواب دیا بھی ون میں بھی رفتی ہوتی ہے، جمل اور عیدین خاص مواقع ہیں اور خاص موقع ہیں اور خاص موقع ہیں اور خاص موقع ہیں کر سے اس کے ہم ہداور عیدین میں ہے۔ جمداور عیدین میں ہے۔ جمداور عیدین کر سے بین انہادھو کر سے اس کے ہیں اور ہوتے ہیں تاکہ دو کر صاف تھرے یائے کہڑے ہیں کر اور توشیولگا کر ہوئے جمج میں حاضر ہوتے ہیں تاکہ دو کر صاف تھرے یائے کہ ہونے ہے۔ بھی طبیعت میں انہ ماطر ہوتے ہیں تاکہ دو میں شور وشف نہیں رہتا ، لوگ جمدے وقت اور عیدین میں کاروبار برد کر دیتے ہیں ، اس

کئے مجمع کو قرآن سانا ممکن ہوتا ہے، ان وجوہ سے جمعہ اور عیدین میں جبری قرآت ہے۔(تختہ افقاری من ۱۹۵۹ ج

اذان ٹائی کا جواب زبان سے یا دل سے؟ اور آپ کا تمل جمد کے خطبہ کی اذان میٹی اذان ٹائی کا جواب زبان سے دیتا چاہتے یا دل ہے؟ اس پر فرمایا کہ احتاف کے یہاں مسئلہ یہ ہے کہ مقتری دل میں جواب دیں ، جیسے خطیب جب درود شریف والی آیت پڑھے تو لوگ سرایا جمرا درود نہ پڑھیں ، بلکہ دل میں درود پڑھیں ، پس جیسے وہاں دل میں درود بھیجتا ہے یہاں بھی دل میں اذان کا جواب دیتا ہے۔ میرا بھی طریقہ ہے کہ میں اذان ٹائی کا جواب دل میں دیتا ہوں ۔ (تختہ لقاری س ۲۳۵ ہے)

تکبیرتشر نیق سنتوں اور نفلوں کے بعد بھی کہنی چاہئے ،اور آپ کاعمل تحبیرتشر بیق لوگ صرف فرض نمازوں کے بعد ایک مرتبہ کہتے ہیں ، عاما تک سنتوں اور نفلوں کے بعد بھی زیادہ سے زیادہ تکبیر کہنی چاہئے۔امام پہ قر رحمہ اللّٰد کا ای پڑمل تھ۔ ہیں بھی اس بڑمل کی کوشش کرتا ہوں ، تگر بھی بھول جہ تا ہوں۔ (تختہ القاری ص ۲۹۲ج ۳)

تجائ عرفات جائے ہوئے تبدید پڑھیں یا تکبیرتشر بق ؟ اور آپ کا ممل حضرت انس رضی اللہ عندے ہوئے تبدید پڑھیا گیا کہ آپ نے جب نبی کریم علی کے ساتھ جج کی تو آپ اور آپ کا میں اللہ عندے ہوئے تبدید پڑھتے تھے یا تکبیر؟ حضرت انس رضی اللہ عند نے فرمایا ہم میں سے بعض تلبید پڑھتے تھے اور بعض تکبیر، اور تلبید پڑھنے والا تکبیر پڑھنے والے پر تکیر نہیں کرتا تھا۔

پڑھنے والے پر تکیر نہیں کرتا تھا، اور تکبیر پڑھنے والا تلبید پڑھنے والے پر تکیر نہیں کرتا تھا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دونوں عمل برابر ہیں، لیمنی حاجی ان ایام میں تلبید تھی پڑھ

اس حدیث ہے معلوم ہوا کہ دواہ ل س برابر ہیں ، سی حابی ان ایام میں ملبیہ جی پڑھ سکتا ہے اور تکبیر بھی۔ اس صدیث کے ذیل میں فر مایا میں جب جج میں جا تا ہوں تو تنبیہ پڑھتا ہوں ،اور جب تبلیہ پڑھتے پڑھتے طبیعت تھک جاتی ہے تو تکبیر شروع کردیتا ہوں۔

(تخفة القارى ص ٢٩٧ج٣)

سجدہ سہومیں پوفت ضرورت امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک پڑھل امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک تجدہ سہو کی حقیقت ہے صرف دو تجدے بغیرتشہد اور سلام کے، چنانچہ ان کے پہاں طریقہ بیہے کہ قعدہ اخیرہ میں سب پچھ پڑھ کرسلام پھیرے بغیر دو سجدے کرتے ہیں، پچرمعاً سلام پچیر دیتے ہیں۔

پھراپنا عمل بیون کرتے ہوئے فرمایا بیس حنی ہوں اور جب بھی تجد اُسہو کی ضرورت پیش ستی ہے اپنے اوم کے فدہب پڑھل کرتا ہوں ،گر چھے جب کی وجہ سے عبدی ہوتی ہے تو اوام شافعی رحمہ امتد کے فدہب پڑھل کرتا ہوں ، کیونکہ اس میں تشہد آیک ہی مرتبہ پڑھنا ہے ، اس لئے آدی جلدی فارغ ہوجا تا ہے۔ (تخف کہی ص ۲۲۰ ج۲)

آپ برحدیث کو جحت نه ماننے کا بہتان

حضرت رحمداللہ نے جب حدیث اور سنت کا فرق بیان کیا تو اس پر ایک ہنگامہ کھڑا ا ہوگیا، اور سی معنی بیل ہنگامہ کھڑا کردیا گیا، اس ہنگامہ بیل ایک بہتان یہاں تک لگایا گیا کہ آپ حدیث کو جحت نہیں مانتے ، ججھے اس پر اس قدر تبجب ہوا کہ جو آوگ '' بخاری'' اور ''تر غذی'' کی شرح لکھر ہا ہو، اور پہاس ساں سے زیادہ اس کی زندگ کے ، ہ وسال حدیث کی تدریس بیل گذرہ ہوں، ان کے بارے بیل اس طرح کا بہتان کس طرح لگایا گیا؟ یہاں حضرت رحمہ اللہ کے چندا قتبا سائ لقل کرتا ہوں ، جنہیں پڑھ کر اہل انصاف اور اہل جن خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آپ حدیث کو ججت مانتے ہیں یا نہیں؟ دراصل جیت صدیت کا انکار وہی لوگ کرتے ہیں جورسول (اللہ عظامیہ) کی حیثیت سے واقف نہیں ہیں، اوران کا سیح مقام نہیں پہچائے ۔ قر آن کریم میں غورکیا جائے معلوم ہوگا کہ اللہ علام کے مقام نہیں پہچائے ۔ قر آن کریم میں غورکیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اللہ کے دسوں علیت کے حیال پیغام کری نہیں ہے، بلکہ وہ مطاع متبوع امام ہادی قاضی ما کم اور تھم وغیرہ بہت می صفات کے حیال ہیں، اس لئے ما تنا پڑے گا کہ دین کے سسلہ میں رسول اللہ علیہ کا ہم امرونی مجرت می صفات کے حیال ہیں، اس لئے ما تنا پڑے گا کہ دین کے سسلہ میں رسول اللہ علیہ کا ہم امرونی کم ہم وفیصلہ اور ہم قول وہل ناطق واجب اللہ علیہ اور لازم ہے۔ (رحمة اللہ الواحة شرح جمۃ اللہ لبالغہ 19 جا)

ج نتاج بہنے کہ احد دیث کی سندول کی تعداد کے عتب رہے دولتمیں ہیں متواتر اور آحاد اور دونوں جمت (قابل قبول) ہیں ، اول جمت قطعیہ ہے ، اور ٹانی ظلیہ متواتر وہ فہر ہے جس کے راویوں کی تعداداتنی زیادہ ہو کہ ان سب کا جموث پراتفاق کر لینا، یا تفاقان ہے جموث کا صادر ہونا محاں ہو، اور اس فہر سے ظلم بینی حاصل ہو، اور جوفجر کی نہ ہووہ فہر واحد ہے ، پھر اگر اس کے راوی قابل اعتماد ہیں تو اس سے علم ظنی حاصل ہوگا اور وہ بھی جمت شرعیہ ہے۔ ائل حق کے نزدیک وہ حدیثیں جو فہر واحد ہیں یعنی ستو اتر نہیں ، اگر چہ اس کی سندیں متعدد نہ ہوں وہ بھی جمت ہیں ، اگر جہ ان کے سندیں متعدد نہ ہوں وہ بھی جمت ہیں ، اگر جہ ان سے علم ظنی حاصل ہوگا۔

(تخة القارئ س 24 ق٢١، كتاب الحيار الأحاد)

'' تخفیۃ القاری'' اور' تخفیۃ اللّمعی'' کے مقدمہ میں حضرت رحمہ اللہ نے تفصیل سے حدیث کے جمت ہونے پر بحث فرمائی ہے، کیا اب بھی کوئی کہ سکتا ہے کہ آپ حدیث کو جمت نہیں مانتے۔

اور جہاں حضرت نے حدیث کے جمت نہ ہونے کا اظہار کیا ہے اس سے کیا مراوہے؟ اس کی صراحت بھی خودفر مائی ہے

الل قرآن کے مقابلہ میں اعارا دعوی مدے کہ قرسن کی طرح حدیثیں بھی جہت ہیں

قانون سازی کا مصدر ہیں، اس لئے ہیں راعنوان ہوگا کہ صدیثیں بھی جمت ہیںاور اہل صدیث (غیر مقعدین) کے مقابلہ میں ہمار المسلکی عنوان جمیت سنت ہوگا، ہم نے ، بنانام اہل المئت رکھا ہے ، اور غیر مقلدین نے اہل صدیث۔ ان کے نزدیک ہر صدیث جمت ہے خواہ منسوخ ہو یا مخصوص ، اور ہمارے نزدیک مطنق صدیث جمت نہیں بنکہ وہ صدیث جمت ہے جو سنت بھی ہے ، جو صدیث بیس سنت بھی وہ مسائل میں جمت نہیں ، ای وجہ سے ہمار ، نام اہل است ہے ۔ (تختہ القاری میں ۱۹۸۸ ج ا)

حکیم الاسلام رحمہ اللہ کا آپ کی بات پرآغاز دارالعلوم کا جشن ملتو می قرمانا امریحر پرکیر ضروری ہے، دارالعلوم بیں انقلاب سے پہلے حضرت کیم الاسلام قدس سرہ کی سرکر دگی بیس یہ پروگرام بنا تھ کہ سجد چھتہ بیس بندرہ محرم اعرام کوآغاز دارالعلوم کا جشن منایا جائے ،سب اکابراس پرمشنق ہوگئے تھے، اگر یہ سسعہ شروع ہوتا تو آج کیا تو بت آتی اس کا اندازہ کرنا کوئی مشکل نہیں ، اس وقت بیس چھوٹا مدرس تھ ، پھر بھی حضرت کیم الماسلام قدس سرہ کی خدمت بیس حاضر ہوا اور اس سلسلہ بیس طویل گھٹگو کرکے یہ سلسدہ کو ہیا ، اور حضرت نے بنا بنایا پروگرام ملتوی کرویا ۔ یہ حضرت کی وسعت ظرفی تھی کہ بھی ناچیز کی بات جسے نے قبول فرمالی اور آئندہ کا خطرہ ٹل گیا۔ (جلسہ تعزیت کا شرق تھم ص ۲۰۰۰)

آپ كى درخواست يركيم الاسلام رحمه الله كارجوع

ایی طرح الدآباد کے ایک بزرگ روپ کے پانچ سکے سے کرآئے اور حضرت محیم الاسلام فقد س مر الدآباد کے ایک بزرگ روپ کے پانچ سکے الاسلام فقد س مر اکودیئے اور کہا تی علاقتے میرے پاس بیداری میں آئے اور بیدو پدیئے اور فرمایا ایک اجلاس صدس لدیش و بنا ، ایک حکیم الاسلام کودینا ، الخے ۔ ای شام کو دارالحدیث سختی فی میں جلسہ منعقد ہوا اور حضرت مونا ناس کم صاحب قدس سرہ نے تقریر فرمائی اور خوب چندہ ہوا ، میں دوسرے دن صبح میں کتابیں لے کر حضرت حکیم الاسلام کے پاس گیا اور چوب اور

حضرت تحکیم الاسلام قدی سره ف میری بات قبول قرمانی اور دوسرے دن مغرب کے بعد دار الحد بیث فو قانی میں جلسہ ہوا ، اور حضرت مولد نا سائم صاحب قدی سره فے تقریر کی اس میں صاف قرم یا کہ کل کی بات ہم فے غلبہ محبت میں مان بی تھی ، اس کو آ کے نہ بو ھایا جائے۔ (جلبہ تقویت کا شرع تھمیں۔ ۲۳،۲۳۲)

نُوت - حضرت نے ''العدیق الصبح'' کا جوحوالہ دیا ہے دہ یہ ہے۔ ص ۹/۵۸ کے ۵۰ کتاب المرؤیاء ط ۱ الم کتبیة العشمانیة مرقوب احمد

مولا ناانشرف علی با قوی اور مولا نامحد سالم صاحب کی تقریر اور آپ کارو بنگلورش تحفظ شریعت کا فرس ہوئی، اس میں حضرت مولانا اشرف عی باقوی قاسی ، ور حضرت مولانا محدس م صاحب رحم اللہ نے تقریریں کیس کدوین منز سمن اللہ ہے، مسلک منزل من اللہ نہیں ، اور جس چیز میں آپ ٹی اجتہا وکا وظل ہووہ قابل ترجی تو ہو تکی ہے قابل تبلیخ شہیں ، یہ تقریری جلسہ کے موضوع کے خلاف تھیں ، میں نے ووتوں حضرات کی موجودگ میں ان تقریروں کا روکین ، میں نے کہا یہ بات اللہ تعالی کے ارشاد کے خلاف ہے ، سورة المانی م کی آ ہے : ۱۵۳ مراس فور ان هدا صوراطی مُسْتقیق فائیفو فی والا نتیفود الشیئل فتفریق بیگی عن سیبله ، ذاکح مُور قرائح به لعلگی مُسْتقیق فائیفو فی والا نتیفود الشیئل فتفریق

ترجمہ — اور بیکہ دین میرارات ہے جو کہ منتقیم ہے، سواس راہ پرچلوا ور دوسری راہوں پر

مت چلو کہ وہ راہیں تم کواللہ کی رہ ہے جدا کر دیں گی ،اس کا تم کواللہ تعالی تا کید کی حکم دیتے ہیں تا کہتم اس کے خلاف کرنے ہے احتیاط رکھو۔

تفییر اند تعالی کا راستہ بینی اسلام کا راستہ اور الل السندور جماعہ کا راستہ اور دوسری را ہیں ایسی تفیین حور پرمسلمانوں کو ہل بینی دوسرے دھرم، اور مسلمانوں کو ہل استہ والجماعہ کی راہوں سے بچنا استہ والجماعہ کی راہوں سے بچنا چاہئے ، دوسرے دھرموں سے اور گراہ فرقوں کی راہوں سے بچنا چاہئے ۔ تہتر فرقوں وال حدیث بیل بھی بہی مضمون ہے ۔ اور اجتہا دکا دخل فروعات بیل ہوتا ہے ، اصول بین بین ہوتا ہے ۔ اور اجتہا دکا دخل فروعات بیل ہوتا ہے ، اصول بین بین ہوتا ہے۔

پھر میں نے کہا کہ اگر اال السنہ والجماعہ کے مسلک کی دعوت نہیں دی جائے گی اور گمراہ فرقوں کی گمراہی نہیں کھولی جائے گی دور بھی فرقوں کو بھی مان لیا جائے گاتو گمراہی پھیلتی رہے گی اور اٹل حق سمٹنے جلے جا کیں گے۔۔۔ ..

غرض دعوت تو ہے شک و بین کی وی جائے ،نگر مسلک حق کی حفاظت بھی ضروری ہے جب بھی مسلک حق پرحملہ ہوا تو دارالعلوم کے اکا ہرنے اس کی مدافعت کی۔۔۔۔

آپ کی بات پر جیسم الاسلام رحمہ اللہ کا فیصلہ تید ملی فرمانا
جب دارالعلوم دیوبندیں اجلاس صدسالہ ہوا تو حضرت جیسم الاسلام قدس سر مہتم تھے
انہوں نے درجہ عیا کے اساتذہ اور وسطی الف کے اساتذہ کو مدعوکی، بیس اس وقت وسطی
انف میں تقہ، اس مجلس کا موضوع تھا کہ اجلاس صدسالہ بیس کن لوگوں کو دعوت دی جائے؟
تیم اس تذہ متفق ہوئے کہ صرف اہل حق کو دعوت دی جائے، گمراہ فرقوں کو دعوت نددی
جائے، بھرسب سے پہنے غیرمقلدین کا تذکرہ آیے، تہ م اساتذہ تنفق ہوئے کہ وہ اللحق بیس مثال نہیں، ان کو دعوت نددی جائے، پھر جماعت اسلامی کا تذکرہ آیا، ص جز وہ محترم
حضرت مولانا تو مسالم صاحب قدی مرہ نے جیسم السلام قدی سرہ سے عرض کیا کہ وہ اہل حق

یس شائل ہیں، ان کو دعوت دی جائے، ان کی بات بن کرتمام ہوئے اسا تذہ ف موش رہ جب کوئی نہ ہوا تو ہیں نے حضرت کیم ان سوم قدس سرہ سے عرض کیا کہ مودودی ہی عت اہل حق ہیں شائل نہیں، جارے اکا ہر نے اس کو گراہ قرار دیا ہے، لہذا ان کو عوت نہ دی جائے۔ جب ہیں نے یہ ہات کی تو حضرت مواہ نا محمر سالم صحب قدس سرہ میری طرف متوجہ ہوئے ، ور پوچھ کہ وہ کیوں گراہ ہیں؟ ہیں نے وج بیان کی تو انہوں نے اس کا جواب متوجہ ہوئے ، ور پوچھ کہ وہ کیوں گراہ ہیں؟ ہیں نے وج بیان کی تو انہوں نے اس کا جواب دیا، چھر میں نے تیسری وجہ بیان کی تو وہ ف موش ہوگے ، بیر تفظو آ دھ گھنٹہ چی ، آخر ہیں حضرت قدس سرہ نے قرابا ہیں بیان کی تو وہ ف موش ہوگے ، بیر تفظو آ دھ گھنٹہ چی ، آخر ہیں حضرت قدس سرہ نے فراہا ہیں حضرت قدس سرہ کی بات فیصلہ کن ہوتی تھی ، چنانچہ اجتمام سے مولا نا اسلم صاحب قاسی قدس سرہ (ناظم اعلی اجلاس صدسالہ) کے نام تھم گیا کہ مودہ دی جاعت کو بک اسٹال مگانے کے شرہ جو گذالاٹ کی گئی ہے دہ منسوخ کردی جائے۔

غرض دارالعلوم دیو بندمسلک کی دعوت نہیں دیتا، اہل استدوا نجماعہ کے مسلک کی تفاظت کرتا ہے، جو رفقی فرجب بخلف سے طالب علم کرتا ہے، جو رفقی فرجب بخلف سے طالب علم پرجت جیں، جنوب کے شوافع برای تعداد بیں جی ، گر دارالعوم کی ڈیڑھ سوس لہ تاری بیل ایک بھی شافعی طالب علم دارالعلوم بیل پڑھ کر حفی نہیں ہوا، اس سے کہ دورہ حدیث کے اسا تذرہ مسلک کی دعوت نہیں دیتے۔

(جلسه تعزيت كاشرى تقم ص ١١٠٨مر ١٩١٥مر ١٨مرم

عرقات میں جمع بین الصلو تبین اور حضرت کی رائے

عرفات میں جمع بین الصلو تین لینی ظهر اور عصر کوظهر کے وقت میں پڑھنے ہیں فقیاء کا اختیاف ہے، حضرت اوم الوحلیف رحمہ اللہ کے نزد کی الل خیمہ کے لئے جمع بین الصلو تین مشر و عنیں ، درصاحیں رحمہ اللہ کے نزدیک مشروع ہے۔ اس مئلہ میں حضرت رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں

میرااپن تجربہ بیہ کہ ایک مرتبہ ہم نے فیمہ میں ظہر کی نمی زباجہ عت پڑھی، بھر وتوف شروع کیا، جب عصر کا دفت ہوا تو وقو ف ختم کر کے عصر باجماعت ادا کی، پھر وتوف شروع کی گرجو کیفیت عصر ہے پہلے حاصل تھی وہ نوٹ کرند آئی، بہت رونے کی صورت بھی بنائی گر اس کا پچھ بھی حصہ نوٹ کرنہ آیا۔ پس میرے خیال میں صاحبین رحمہما القدے مسلک پڑھل کرتے میں کوئی مضا نصفہ بیس۔ (ایداد لفتادی ص ۲۳۴ جس رائو رمنا سک س کے ۱۳۲۷)

دوسراباب. حضرت كعلمي آراء

اولیاء کی قبروں کی زیارت کے لئے جانا اور حضرت کی رائے

کی معجد میں تہ زادا کرنے کے لئے لہاسفر کر کے جانا ، یا اولیاء کی قبروں کی زیادت کے
سے جانا بعض مہائ کہتے ہیں اور بعض حرام (اور پ علیات نے تین سہ جد کے
علاوہ کے لئے سفر ممنوع قرار دیا) ور مقصد یہ ہے کہ غیر شعائر اللہ شعائر کے ساتھ نہ ل جاکیں ، اور یہ سسلہ غیر اللہ کی عباوت کا ذریعہ نہ بن جائے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب
محدث و ہلوی قد ہل سرہ کی رائے یہی ہے ، اور میرے نزدیک بھی یہی برحق ہے ، کیونکہ
حضرت ابوبھرہ رضی اللہ عنہ نے طور پر جانے سے منع کیا ہے۔ (تحقہ المحمی ص ۱۹۸ نے ۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی القدعتہ کوہ طور پراس جگہ کی زیرت کے لئے گئے جہاں موق علیہ السلام القد تقی ل سے ہم کلام ہوئے تنے ، واپس میں ان کی ملا قات حضرت بھرہ بن الی بھرہ غفاری رضی القدعنہ سے ہموئی ، حضرت بھرہ رضی القدعنہ نے کہا اگر طور پر حضرت ابع ہریرہ رضی القدعنہ نے کہا اگر طور پر جسرت بھرہ دضی القدعنہ نے کہا اگر طور پر جائے ہے ۔ پہلے آ ب سے میری مل قت ہموتی تو میں آپ کو نہ جائے و بتا۔

(ينمة الله لواسطة ص ١٧١٣ ج٠٣)

سفر میں سنت مؤ کدہ کا حکم اورا آپ کا تجربه برمبنی ایک مشور ہ

حالت سفر میں سنت مؤکرہ پڑھنی جائے یہ ٹیٹیں؟ تو حفرات انکہ کالا و فراتے ہیں کہ مسافر کوسٹن مؤکدہ پڑھنی جائیں، اور انکہ احناف ہے اس سد میں پہھر مروی نہیں متافزین احناف نے بیمسنلہ بیان کی ہے کہ حالت قرار میں سنتیں پڑھے، اور حالت فرار میں متافزین احناف نے بیمسنلہ بیان کی ہے کہ حالت قرار میں سنتیں پڑھے، اور حالت فرار میں نہ پڑھے۔ مثلا ایک شخص والی گیا اور وہاں پہنے کر تھر گیا اور مطمئن ہوگی، آگے روائی یا واپ وول بحد دوون بعد ہوگی، نہیں بیر حالت قرار ہے، ایسی صورت میں سنتیں پڑھنی چاہئیں ، اور اگر سفر جاری ہے، ورائی میں اور اگر سفر جاری ہے، ورائی ہیں نہ پڑھے۔ اور میں نے تجر ہدکی بنیاد پر اس میں بہت واب ہو است فراد ہے، اس حالت میں سنتیں نہ پڑھے۔ اور میں نے تجر ہدکی بنیاد پر اس میں بید مصلا جوحالت ہے وہ بھی حالت فرار ہے، اس حالت ہیں بیلے اور سفر ختم کرنے کے بعد مصلا جوحالت ہے وہ بھی حالت فرار ہے، مثلا ایک شخص دالی گیا، وہاں جا کر تفری گیا، تو بیصات قراد ہے، مگر وہ تھکا ہوا ہے، نیند کا غیب ہو ادر نہی پڑھنی ہے تو صرف فرض پڑھ کے استیں نہ پڑھے، اس طرح روائی کا وقت ہے، سامان تیار کرتا ہے، وقت پرائیشن پڑتی ہے، کمٹ لینا ہے اور نمی ذکا ہے۔ اور نمی کی تو دیت کے ایک ہو کی گیا ہے اور نمی کی است نہ پڑھے۔ اس حالت ہیں سنت نہ پڑھے۔ وقت نے آگیا تو فرض نماز پڑھ لینا کا فی ہے، سنت نہ پڑھے۔

(تخدّ القاري ص مهمر ١٣٨٨ ج٣)

حرمین شریقین میں عور تول کا جانا اور آپ کی رائے

آپ عظی کے زمانے ہیں مدینہ منورہ ہیں سمجد نبوی کے علاوہ نوسجدیں اور بھی تقیس، مرعورہ کی دیگر مساجد ہیں اور بھی تقیس، مدینہ منورہ کی دیگر مساجد ہیں شاذ و تاورہ بی چاتی تقیس اور آپ عظی کے زمانہ ہیں عورتیں سمجد نبوی ہیں تین وجہ ہے آتی تھیں ایک اخذ شریعت کے لئے ۔ دوسری آپ علی کے کی زیارت کے لئے ۔ تیسری جگہ کی ایک اخذ شریعت کے لئے ۔ دوسری آپ علی کے کا زیارت کے لئے ۔ تیسری جگہ کی برکت کی وجہ ہے ۔ اور مجد حرام میں دومقصد ہے آتی تھیں بیت اللہ کا طواف کرنے کے برکت کی وجہ ہے ۔ اور مجد حرام میں دومقصد ہے آتی تھیں بیت اللہ کا طواف کرنے کے

کئے اور جگہ کی برکت کی وجہ ہے، مسجد حرام بیں آج بھی وہ ووٹوں یا تیں مختق ہیں، اور مسجد نبولی بیل اوجہ ہوتی نہیں رہی، کیونکہ دین کمل ہوچکا اور وہ کتا بول بیل محفوظ ہے، البت جگہ کی برکت اور آپ عظامی کی قیراطہر کی زیارت سے دوٹوں مقصد آج بھی باقی ہیں، اس کئے عور تیں ان ووٹوں مسجد وں بیل جاسکتی ہیں، بلکہ جانا جا ہیئے۔ ای ری عور تیں بھی نہ صرف جاتی ہیں بلکہ ہم ان کو ترغیب دیتے ہیں کہ حرم تشریف ہیں جا کیں، اس سے کہ ان کو زندگی میں جاتی ہار مید موقع مان کو زندگی میں ایک ہار مید موقع ملا ہے، ہار بار مید موقع ان کو مطبح والمانیل، اور وہال فقتہ کا اند بیشہ بھی نہیں، اس کے تربین کا تھم دو مرک میں جدسے مختلف ہے۔

آپ کا استغباط کہ: کچ کرنے سے ایمان پر مہر لگ جاتی ہے

'' بو وجود استظاعت کے تی نہ کرنے والا یہودی ہوکر مرے یا نصر انی ہوکر' اس حدیث
سے میں نے میہ بات مستعبط کی ہے کہ بڑج کرنے سے ایمان پر مہر لگ ج تی ہے، اب اس کے
ارتد اد کا خطرہ ٹی جا تا ہے ، اور چوفتص استظاعت کے باو جود جج نہیں کرتا وہ معرض فتن میں
د بہتا ہے وہ کی بھی وقت فتند کا شکار ہو مکتا ہے ، بلکہ اسمان م ہی سے ہاتھ دھو بیٹھے ایس بھی ممکن
ہے ، پس جس میں استفاعت ہوا ہے بہلی فرصت میں جج کر لیمنا چ ہے تا کہ اس کے ایمان پر
مہر لگ جائے ۔ (تحمّد اللّٰ می س ۲۰۱۴ ج ۳)

تہجیر کے وقت کامل اور ملکے وضوکی روایت اور آپ کار جمان ایک حدیث میں ہے کہ: آپ علی شائی نے رات میں بیدار ہونے کے بعد ملکا وضوفر مایا اورایک حدیث میں ہے کہ آپ نے کامل وضوفر مایا۔

اس کی شرح میں فر ویا میرار جی ان بہت کہ جب آپ عظیقی تبجد کے لئے بیدار ہوئے تب کاٹل وضوفر ویا ، پھردوران تبجد جب آپ عظیقی سوئے ہیں تو اٹھ کر بلکا وضوفر وایا کیونکہ بیدوضو تھے۔(تحف القاری ص-۲۳،۳۳)

\$61-124/05/26/10/2006/05/2006/05/2006/05/2006/05/2006/05/2006/05/2006/05/2006/05/2006/05/2006/05/2006/05/2006/

پیختہ قبریں بنائے ، ان پر کتبے لگانے ، ان پر گنبد بنانے کی ممالعت کی وجہ قبریں پینتہ بنانا اور ان پر کتبہ مگانا اور ان پر گنبد بنانا تعظیم کی وجہ ہے ممنوع ہے، اور ان کو روندنے کی ممانعت ان کی اہانت کی وجہ سے ہے، قبور کی ندغایت درجہ تعظیم کرنی جا ہے نہ تو ہیں، ان کے ممانعومعتدل معاملہ کرنا ضروری ہے۔

اور میرے نز دیک پختہ قبریں بنانے کی ،ان پر کتبے لگانے کی ،اوران پر گنبد بنانے کی ممانعت کی ایک وجہ پر بھی ہے کہ قبرستان ہار ہاراستعال ہوتا ہے یا ہوتا جا ہے ، ایس اگر قبریں کی بنائی جا ئیں گی اوران پر کتبے رگاہے جا ئیں گے تو وہ جگہ تنعین ہوجائے گی ،اس کو دویارہ استعمال کرنا جا کزند ہوگا ،اورا گرقیم میں پختہ نہیں ہول گی ، ندان پر کتبے ہوں گے تو ایک وقت کے بعد قبر کا نث ن مٹ جائے گا اور وہ جگہ دو بار ہتدفین میں استنعال ہو سکے گی۔مکہ معظمہ کا قبرستان تح ن اور مدینہ منورہ کا قبرستان بقتع اسلام سے پہیے کے بیں ، ان میں اربور کھر بول انسان دفن ہوئے اور آج بھی دفن ہورہے ہیں، وہاں طریقہ یہہے کدایک طرف ہے قبریں بناتے جیے جاتے ہیں جب آخر تک پہنچ جاتے ہیں تو پھر شروع سے قبریں بنانے لگتے ہیں ،اس طرح وہ قبرستان ہر باراستعیں ہوتے ہیں۔اور ہندوستان میں مسمانوں کے جو برائے شہر ہیں ان کے جاروں طرف قبرستان ہی قبرستان ہیں، کیونکہ جب قبریں کئی بن تحکیم اوران برکتبہ لگ گیا تواب وہ جگہ دو بارہ استعال نہیں ہوسکتی ، چنانچے قبرستان کے لئے وومری جگہ خریدی جاتی ہے، اور پرانے قبرستان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا، ان میں جانور گھومتے ہیں، ہوگ یاخانہ کرتے ہیں، کیا یہ بہتر ہے یاان کودو بارہ تدفین کے لئے استعمال كرنا؟ پھر آبادى بهر حال بوھے گ، كدهر بوھے گى؟ جارول طرف يوھے گى، اس وقت قبرستان میں سرمیں بنیں گی ، نوگ ناچائز قیضے کر کے مکانات بنائیں گے ، اور تمر دول کی جو تو بین ممکن ہے وہ ہوگی ، پس کیا ہے بہتر نہیں ہے کہ ایک قبرت ن بار باراستعال ہو تا کہ وہاں

آ مدور فنت رہے، اور اس کی حفاظت ممکن ہو، مگر ہندوستان کا مسلمان تو سجھتا ہی نہیں، اس کو سب پچھ گوارہ ہے مگر دو ہارہ قبرستان کا استعمال اس کے مگلے نہیں اتر تا، اللہ تعالی سجھ عطا فریائے، آبین۔

فائدہ 💎 لوگ قبر دں پر کتبہ کے تعنق ہے کہتے ہیں کہاس کا امت میں تعامل ہے،اور فقہ کی کتابوں میں اس کو جائز لکھا ہے کہ بڑے آ دمی کی قبر پر کتبہ رکا کیلتے ہیں ، اس سسلہ میں جانٹا چ ہے کہ 'العرف الشذی'' میں حضرت شاہ صاحب قدی سرہ کا قول ہے کہ موگ قبروں پر کتے لگاتے ہیں اور صدیث بیں اس کی ممانعت کی ہے، کیں جو نیاطر یقتہ شروع ہوا ہے اس میں جواز کی کوئی دیمل نہیں، بیعنی تعال اس وفت ججت ہوتا ہے جب و ونص کے خلاف نہ ہو جیسے سوداورشراب کا بھی تعامل ہوگیا ہے گر وہ نص کے خلاف ہے۔ اس لئے وہ جمت نہیں اس طرح جب کتبے لگانے کی ممانعت کے سسلہ بیں اعلی درجہ کی سیجے صدیث موجود ہے تو تعامل کیسے جمت ہوسکتا ہے؟ اور بردا آ دمی کون ہے؟ پیر کیسے طے کیا جائے گا؟ بعنی اس کا معیار کیا ہوگا؟ برقحض کے نز دیک اس کا مورث بڑا آ دی ہے، چنا نچہ برقحض کتبہ لگا تا ہے، بلکہ لعض توصرف اس لئے كتيد ركاتے بين كر جگه متعين جوجائے ، وہ دوسرى مرحبه استعال ندجو۔ ر ہافقہی جزئیاتو ہواری کتب بیل بہت می ایک جزئیات میں (بہتر ہے بعض جزئیات کہو جائے،مرغوب) جن پرہم اس لئے فتوی نہیں دیتے کہ یا تو ان کا پچھ ثبوت نہیں، یا وہ نص کے خلاف میں ، جیسے تھے بیب کا تذکرہ کتب فقہ میں ہے ، اور نمک سے کھانا شروع کرنے کا تذكره بهي "شامي" بيل ير، مكراس يرجم اس لئة فتوى نبيل ويت كدان كالمرجح شوت ای طرح كتمد كاجزئيدا كرچه موجود به بكروه فع صحيح صريح كے خلاف ب،اس لئے اس پر ندفتوی و بنا جا ہے اور نداس پڑھل کرنا جا ہے ، آج مسلمہ نوں کے قبرستان میں جا کر ویکھیں ، میں ئیوں کے قبرت ن اورمسلمانوں کے قبرستان میں پچھ فرق نہیں رہا، ہداس

حدیث پڑھل نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔اللہ تعالی مسلمانوں کو بجھ عطافر مائیں اور حدیث پڑھل کرنے کی تو نیق عطافر مائے ،آمین ۔

وضاحت تلطبین القوریعی قبرتیار ہونے کے بعد یانی ڈال کرمٹی کو جہ ناتا کہ ہوا ہے مٹی اثر نہ جائے ، لیج صبیص القور نہیں ہے ، بیرجائز ہے۔ حسن بصری رحمہ اللہ فرواتے جی تقسین القور جائز ہے ۔ اور اوام شافعی رحمہ اللہ فرواتے جیں : تطبین القور میں کوئی مضا لکتہ نہیں۔ (شخت اللمی ص ۲۲۳ م ۲۵ سے ۲۳)

میرےنز دیکے محرم دیس نگاسکتاہے

دوا میں خوشبو ہوتو تحرم ایسی دوانبیس مگا سکتا ، کیونکہ محرم کے لئے خوشبوممنوع ہے ، اور وکس میں میرے نزد یک بد ہوہے ،محرم اسے لگا سکتا ہے۔ (تخفہ سالمعی ص ۳۵۸ ق۲)

سی نومسلم کے نکاح میں جارے زائد عورتیں ہوں یا دوہبیس ہوں تو کیا

تحکم ہے؟ اوراس مسئلہ ہیں آپ کی رائے

اگرکوئی، سلام لے آئے اوراس کے تکاح میں جارہ نے اوہ ہو یا ہوں یا وہ بہنیں ہوں اور بہنیں ہوں ہو وہ کیا کرے؟ انکہ علا شرحیم اللہ تخییر کے قائل ہیں کہ اپنی پہند سے جا رہو یوں کوروک لے اور جو بہن پہند ہوا ہے رکھ لے، اور باتی کو عیجدہ کرد ہے۔ اور حضرات شیخین رقم میں اللہ کے نزد یک جو جا رہیے تکاح میں آئی ہیں اور جس بہن سے پہلے نگاح ہوا ہے وہ نگاح میں رہیں گی ، باقی خود بخو دنگاح سے بلیحدہ ہوجا کی گی میری رائے اس مسئلہ میں ہیں ہے کہ اگر بید واقعہ مسلمان کا ہے بینی کی بددین مسلمان نے (یا کسی ایسے مسلمان نے جو مسئلہ ہے بالکل نا واقعہ مسلمان کا جہنے جس کے کہ اگر میں واقعہ مسئمان کا جہنے کی بددین مسلمان نے (یا کسی ایسے مسلمان نے جو مسئلہ ہے بالکل نا واقعہ مسئمان کے لئے تخیر کا حکم نہیں واقعہ ہیں اور بعد کے نکاح باطل ہیں۔ اور اگر

یہ واقعد کی نومسلم کا ہے تو اس کو اختیار ہوگا کہ جن کو چاہے رکھے اور پاتی کو علیحدہ کردے۔ اور وجہ خو ہر ہے کہ مسلمان کے بعد والے نکاح ہوئے ہی نہیں ، اور غیر مسلم کے اس کے مذہب کے مطابق سب نکاح درست ہیں ، یس اس کو اختیار ہوگا کہ جن کو چاہے رکھے۔ دوناہ مردہ ہو

آپ کی رائے کہ منی کہ سے فاری ہے

" بن کل ایک مسئلہ یہ بھی زیر بحث ہے کہ من کہ بیں واقل ہے یا خارج ؟ چند ہال پہلے کہ کرمہ بیں مدرسہ صولانیہ بیس بندہ یا ک کے چند ، کابر کا ابتقاع ہوا' اوراس بیس طے کیا گیا کہ الب منی' کہ بیس داخل ہو چکا ہے ، ایس مقیم و مسافر ہوئے بیس نزول منی ہے پہلے کہ کی مدت اقامت ہی کا عقبار نہ ہوگا ، بلکر منی 'عرفات اور منی کا قیام اوراس کے بعد کمہ کے قیام کا مجموعہ و یکھا جا اگر مارون ہوجائے تو حاجی مقیم ہوگیا ، ورنہ نیس اوراس فیصلہ کا مدار دو باتوں پر تھ ایک ابدیہ کہ کا منی کے ساتھ اتصال ، دو سری منی کا کہ کی فناء ہونا ہے گر دو سری منی کا کہ کی فناء ہونا ہے ہے ہوا ورمنی' مزدافہ اور عرفات مبلس ہوسکتا ، کیونکہ فناء وہ جگہ ہے 'جو شہر کی مصارح کے سے ہوا ورمنی' مزدافہ اور عرفات مناسک کی جگہیں ہیں ، وہ مکہ کے مصارح کے لئے نیس ہوسکتا ، کیونکہ فناء وہ جگہ ہے 'جو شہر کی مصارح کے لئے نیس ہیں ، اس لئے چا ہے اسمیہ کا اتصال مناسک کی جگہیں ہیں ، وہ مکہ کے مصارح کے لئے نیس ہیں ، اس لئے چا ہے اسمیہ کا اتصال ہوگیا ہو، سفر وا قامت ہیں ان کا قی مرحموب نہیں ہوگا ۔ میری ناقص دائے بھی ہے اسمیہ کی اسمال کی جگہیں ہیں ، وہ مکہ کے مصارح کے لئے نیس ہوگیا ہو، سفر وا قامت ہیں ان کا قی مرحموب نہیں ہوگا ۔ میری ناقص دائے بھی ہے۔

متبرک چیزوں کی تو بین مومن کی شان بیس، اور کعبہ کی تصویر والے مصلے متبرک چیزوں کی مثلا کعبشر فیصلی متبرک چیزوں کی مثلا کعبشر فیصلی اور دوخة اقدس کی اصل یا قامی تصاویر کی تو بین کر نا مؤمن کی شایان شان بیس، اس سے دل میں ان مقامت کی بے قدری بیدا ہوگی، البتة ان کی تعظیم ، ان سے توسل اور تیم ک بھی جائز نہیں ، کیونکہ اصل کعبا اور اصل روضہ اقدس بڑار برکتوں کا تحل ہے ، مگر کیمر ۔ سے ان کا جونو ٹولیا جائے یا قلم سے ان کی جوتصویر بنائی جائے برکتوں کا تحل ہے ، مگر کیمر ۔ سے ان کا جونو ٹولیا جائے یا قلم سے ان کی جوتصویر بنائی جائے

اس میں بھی وہی برکتیں پیدا ہوج کیں میہ بات نامعقول ہے، اور نداس کی کوئی دلیل ہے، اس طرح جن مصلول پر کعبد وغیرہ کی قرضی تصویر یں بنی ہوئی ہوتی ہیں ان کو بھی استعال نہیں کرتا جا ہے، کیونکہ آ دمی بھی ان پر بیٹھتا بھی ہے، اور سے بات مناسب نہیں۔

(تخذة الأمعى ص99 ج۵)

اگرخوف فائنه نه ہوتو عورت تنہا سفر کر عتی ہے

عورت کے لئے تنہا سفر کرنے کا جواز یاعدم جوہ ذخوف فتنہ پریٹی ہے، اگرخوف فتنہ ند ہوتو ایک رات دن کا سفر عورت تنہ کر سکتی ہے، اور اطمینان ہوتو تین دن سے زیادہ کا سفر بھی کرسکتی ہے، یہ بات علامہ تشمیری قدس سرہ نے '' فیض اب ری'' (۲ سام ۲۳) بیس فرمال ہے، اور فتنہ کا اندیشہ ہوتو مسجد اور مارکیٹ بھی تنہ نہیں جا سکتی، جیسے آج کل ہوائی جہاز سے میں ول کا سفر گھنٹوں بیس طے ہوجا تا ہے۔ اور تج بدید ہے کہ درمیان بیس کوئی فتنہ پیش تمیں آتا، پس اسک

ریل، بس اور کاریل نفل نماز بیش کراور بلاقبلدرو پر صفے کا مسکلہ
جانور پر (بیٹے ہوئے سنر کی حاست میں)نفل نماز پڑھ کے بیں، اس کی پیٹے کا پاک ہوتا
اور استقبل قبلہ ضرور کی نہیں، جانور جس جانب بھی متوجہ ہواس پر نماز جج ہے، اور کوع و بجود
کے سنے اشارہ کرنا کا فی ہے ۔ ۔ . . . اور بس اور کار جانور کے تھم میں بیں، ان میں بیٹے کر نفلیس
پڑھنا جائز ہے، اور سنن مو کدہ بھی نفل بیں ۔ . . . یل گاڑی میں نوباقل کے لئے اگر چہ قیم م
ضروری نہیں گراستقبال قبلہ اور کوع و بجود ضروری بیں، دیل میں کیف ہاتفق اور اشارہ سے
نقل پڑھنا جائز نہیں ، اور بس اور کار میں کھڑ ہے ہو کرنم زیڑھ بی نہیں سکتے ، اس لئے وہ داب
سکے تھم میں بیں، اور ٹین میں کھڑ ہے ہو کرنم از پڑھنا میں اور بھیڑ عارضی عذر ہے اس
لئے اس میں استقبال قبلہ اور کوع و جود کے ساتھ ہی نماز پڑھنا ضروری ہے، جو ہے وہ نفل

نماز بور (تخة القاري ص ٣٢٦ ر٢٧٥ ج٣)

نوٹ ۔ بس بیں قیام ممکن ہے، اس لئے بس کا حکم بھی دابد کا ہونا جائے ، قصوصا برطانیہ میں تو بسیس اکثر بھری ہوئی بھی نہیں ہوتیں ، اور کھڑ ہے ہو کرنما ڈآ دگ پڑھ سکتا ہے۔ راقم نے دوران سفر بس میں کھڑے ہوکرنماز پڑھی ہے۔ مرغوب احمد

رجوع

حدیث جماسہ کے بارے بیں رجوع کرتے ہوئے فرماتے ہیں پہلے'' تخفۃ الالمتی (۱۳۰٬ ۱۲۸ م ۲۳۰) بیں جوحدیث کی تشریج کی گئی تھی وہ صحیح نہیں تھی، وہ نہا یہ واسے حاشیہ سے متاثر ہوکر لکھی گئی تقی، پھرغور کرنے پراس کی تعطی ظاہر ہو کی تو وہ ساری تشریح حذف کردگ تی اوراس کی جگذئی تشریح ککھی گئے ہے۔ (ماخوذاز رجوع نامہ)

ترفدی کی شرح میں ہے کہ نبی علیاتھ ج کے لئے ۵ردی المجرکو کمہ پنچے تھے۔ بخاری شریف کی شرح میں آپ نے اس سے رجوع فرما بیا، اس میں ہے کہ آپ علیاتھ مکہ کرمہ: ۴۰رد کی المجرکو کینچے۔

اوراس کے عاشیہ میں ہے کہ ''تفت الله ی'' (۳۲۳) میں پانچ ذی الحجر كومك و تنجنے كى بات ہے دو الحجر كومك و تنجنے ك

حق کی پیروی کریں ،میرے لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کریں ''تختہ القاری'' کے آخر میں'' تقریب اختیام' کے عنوان سے حضرت کا ایک مضمون ہے وہ قابل مطالعہ ہے ،اس میں تحریر فرماتے ہیں

" " علمی خطبات ٔ " اور تحقة الأمهی ' " اور " تحقة القاری ' کی شروع کی جددی سبق کی تقریری بین ، اور تقریر میں مسامحات ، موجاتے ہیں ، پھر " تحقة الأممی ' کی آٹھ وجلدیں اور ' تحقة القاری " کی بارہ جلدیں تقریب نین تین سال میں تکھی گئی جیں، ایک صورت میں تسامی ت الا بد میں، اللہ تعالی جھے معاف فرہ کیں، اور بھی تسامحات ہول کے، جہاں شبہ ہو تحقیق کریں اور حق کی چیروی کریں، میرے لکھے ہوئے پر بھروسہ نہ کریں۔

(تخفة القارئ الاستامة ١٢٤)

متفرقات

امام ترقدی رحمد القدف دومقامات پرایدا کیا ہے کہ ایک کتاب کے درمیان دومرے ابواب قائم کئے ہیں، ایک 'اسواب الرصاع ''یہ' کتساب النکاح ''کے درمیان لائے ہیں۔ ای طرح ''کتاب البیوع'' میں' ابواب الاحکام ''کے سے ہیں۔

(تحقة الأمعى ص ۱۸۵ ج۳)

ترندی شریف" تحساب الحج "شل ایک باب براعنوان ال پرآپ نے ایک وب قائم کیا" باب ما جاء می الاحوام الشبهم " یعنی گول مول احرام با عدصنے کا بیان ۔ (تخذ الحق ص ۳۹۱ جس

حضرت مولانا اسعداللہ صاحب کا بھی بھی مغرب سے پہنے قبل پڑھنا مغرب سے پہلے فل کے بیان میں فرویا

ہے، اور ارشاد پاک 'صلوا قبل صوف المفرب '' یہ سندی وضاحت کے لئے تقاء عمر کے فرضول کے بعد جو نفاول کی مم نعت ہے ، وہ غروب شمس تک معد ہے ، سورج چھتے ہی کراہیں ہے ، اب کوئی نفلیں پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے ، گراس وقت بیل نفلیس پڑھنا سامنت نیس سنت نیس وقت بیل نفلیس پڑھنا سامنت نیس سنت نیس کوئی تھجور سے افطار کرکے نفلیس پڑھنا ہے ہے تو پڑھ سکتا ہے ، لیس کوئی تھجور سے افطار کرکے نفلیس پڑھنا ہے ہے تو پڑھ سکتا ہے ، لیکن اس کوسنت ند بنائیا جائے کہ پورے سال وی مدے کے بعد مفرب کی نماز بیل تھیل (جلدی کرنا) مطلوب ہے منت نہیں ہے مغرب سے بہتے بھی نفلیس پڑھی ہیں اور نہ چاروں ضلفاء ہے ۔ بہتے بھی نفلیس پڑھی ہیں اور نہ چاروں ضلفاء ہے ۔

جب میں مظاہر العلوم میں پڑھتا تھ تو میں نے حصرت مولا نااسعد اللہ صاحب قدس سرہ کو جو حصرت تھا نوی رحمہ اللہ کے خلیفہ تھے اور مظاہر علوم کے ناطم تھے ویکھا کہ وہ کبھی مغرب کی او ان شروع ہوتے ہی نفلوں کی نہیت یا ندھ بیتے تھے اور امام کے مصلے پرآنے ہے پہلے سوام بھیرو بیتے تھے۔ (تحقہ القاری س ۵۸ ج اروس ۵۰۳ ج سے سے ۲۵ ج

مسيح مدايت اورسيح عنلالت

مسيح دو بيں ايک ميح بدايت إلى اور ايک سيح صدالت مسيح بدايت حضرت عيسى عليه السلام إلى اور سي اور ايک سيح فعيلى كا وزن ہے جواسم فاعل ہے معنی بيں بھی آتا ہے ، اور اسم مفعول ہے معنی بیں بھی استے بعض مات ہے ، اور اسم مفعول ہے معنی بیں بھی استے بعض مات ہے ہيں ہاتھ بھير نے والا حضرت عيسى عديد السلام سيح اس لئے ہيں كہ وہ ہر طرح ہے ہياروں پر ہاتھ بھير تے ہے ، اور ان كے ہيں عديد السلام سيح اس لئے ہيں كہ وہ ہر طرح ہے ہياروں پر ہاتھ بھير تے ہے ، اور ان كے ہيں ہاتھ بھيرا ہوا۔ كا نا وجال سيح اس لئے ہے كہ اس كى ايك ہو ہو بت ہوگى ، گويا وہاں كى نے ہاتھ بھيرويا ہے اور اس كے جاوراً تكونيس وا سے بھيرويا ہے اور وہ جگہ من گئے ہے كہ اس كى ايك ہو خطب ہي موگى ، گويا وہاں كى نے ہاتھ بھيرويا ہے اور وہ جگہ من گئے ہے اور آتكونيس وہ بي راسے خطب ہي موسى ہا)

تيسراباب.....تنقيدات

سجدة سهوكے دومسئلوں كے مروج عمل يرتنقيد

تمام ائمه منفق بین که بحدهٔ سهوقبل السلام بھی جائز ہے، ور بعد السلام بھی ، اختلاف صرف اولی اور افضل کا ہے، گرچونکہ مسئلہ میں خوب بحث ہوئی ہے، اس لئے احزاف کے ذہنوں میں قبل السلام سجد سے کی گنجائش نہیں رہی۔ اور شوافع بعد السلام سجدے کوج ننے ہی نہیں۔ بیہ چوذہ کن بن گئے بیں وہ ٹھیک نہیں۔ (تخذ المعی ص ۲۳۰ ج۲)

سجده مهو کا اصل طریقه بیرے کہ قعد ۂ اخیرہ میں سب پچھ پڑھ لے . تشہد بھی ، درود بھی اور وعا بھی ، اس کے بعد سلام چھیرے ، پھر دوسجدے کرے ، پھر صرف تشہد پڑھ کر سمام پھیردے، گر جماعت کی نم زمیں عارضی مصلحت ہے ماطریقنہ اختیار کیا گیا کہ صرف تشہد یرد حکرسن م چیرد یا جائے ، چھر جدے کئے جا کیل اور درودو دعاسہو کے قعد ویس شہد کے بعد یڑھے جائیں۔اوراہیااس سے کی جاتا ہے کہ مسبول جان لیں کدیدا پرجنسی سلام ہے اوروہ کھڑ ۔ ہونے میں جلدی نہ کریں۔ تکر اب طریقہ یہ چی پڑا ہے کہ ہرنماز میں صرف تشہد یڑھ کرسلام پچیر دیتے ہیں ، بلکہ بعض کما بول میں بہی مسئلہ لکھ دیں ہے۔ حالانکہ امام اعظم رحمہ املد کے قور کی میچ صورت وہ ہے جوش نے بیان کی۔ائمہ کے اختلاف کواور، حادیث کے مطلب کو بہجنے کے لئے مذہب کی اصل صورت ہے واقف ہونا ضروری ہے۔ افعال سی معامیم توث مستحيح صورت مشتدب بيب كد حفرت امام اعظم ابوحنيفدا وراءم ابو يوسف دخم، الله ك نزويك تعدة اخيره يل سجدة سبوك سلام سے يميدى ورودشرىف اور دعائيل بردهى ج کیں گی ، اور مجد ہ سہو کے بعد جوتشہد پڑھا جاتا ہے اس میں درود شریف اور دعا کیں نہیں بڑھی جا کمیں گی ، ہلکہ تشہد کے فور ابعد سلام چھیرویا جائے گا۔اس کے برخلاف حضرت امام مجمہ رحمہ اللہ کا قول یہ ہے کہ مجد ہُ سہو کے سلام ہے پہلے در دوشر یف اور دعا کیں نہیں ہڑھی جا کیں گی ، بلکہ سہو کے بعد دالے تشہد میں انہیں ہڑھا جائے گادوراس مسئلہ میں ایک تیسر می رائے بھی ہے کہ دوتوں قعد دول میں درود ہڑھا جائے ،ای کو بعض فقہاء نے اسحور قرار دیا ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھیے اقاضی خان بڑای ، ہدایہ تا تارخانیہ کاب اشوار ل ص ۱۰۰ج سے)

حدیث کا کتب فقہ یاتفسیریا ہزرگول کے ملفوظات میں پایا جانا کافی نہیں کسی حدیث کا کتب فقد میں یا کتب تفسیر میں یا ہزرگوں کے لمفوظات میں یا کسی اور جگہ پایا جانا حدیث کی صحت کے لئے کافی نہیں یہاں تک کدوہ حدیث کی کسی کتاب میں شد مطے اور اس کے تمام روات ثقة بھی ہول۔ (تحقہ اللہی ص ۲۳۲۴،۲۳۲ ہے)

قنوت کی دعا کیں دومنقول ہیں اس لئے ایک ہی پراکت ٹھیک نہیں انج " تنوت کی دعا کیں روایات ہیں دو آئی ہیں، ایک" الساب الصد سے قیص هدیت ، افح " دوسری" الساب استعباک ، النع " پہل کوشوافع نے اعتیار کیا ہے، اور دوسری کواحناف نے ،اس اعتیار کرنے کا نتیجہ بینکلا کہ پہل دعا احناف کوعمو بایا زہیں ہوتی ، اور دوسری دع شوقع کو یا دنہیں ہوتی ، یہ ٹھیک نہیں۔ دونوں دع کیں آپ علی ہے سروی ہیں۔ پس دونوں دع کیں یا دکرنی جائے اور پڑھنی جا ہیں ، کبھی ہیکھی وہ۔اور دونوں کو ایک ساتھ پڑھے تو سجان اللہ۔ (تحفۃ اللہ می سام ۱۳۶۶)

نوٹ. احناف کی اختیار کردودہ صی حستہ میں نہیں جتی کہ''طحادی شریف'' میں بھی نہیں ہے ، ہال''مصنف ابن کی شیبہ' میں بیدہ آئی ہے۔اس لئے احناف کو بھی دونوں دھ کیں یاد کر ٹی جائے اور پڑھنی جا ہے ۔ ہمارے مدادی اور مرکا تب میں ان دونوں دھ وَں کوسکھ نا جا ہے ۔مرغوب احمد

یلک مقامات میں عورتول کے لئے علیحدہ نماز کاانتظام ہونا جا ہے بيرجومسكله ہے كەعورتۇ كومىچە بىل نېيىل جا ناچا ہے ،اس كاردىمل پيەبوا كەعورتىل با زار بىل يا النيش يري بلك مقامات يل جوتى بي اور نماز كا وقت جوج تاب اور نماز يرصف كي ليت کوئی جگہ میسرنہیں ہوتی تو وہ نماز قضا کردیتی ہیں ،گرمسجد میں جا کرنمازنہیں پڑھھیں ، کیونکد ذ بهن مدين گياہے كه عورتول كومسجد بين نہيں جانا جا ہے ، حار نكه مسجد يں مردول كى جا كيرنبيل ہیں، ایک مجبوری میں عورتوں کو مجد میں جا کر کسی علیحدہ جگہ میں نمار پر مفتی جائے بلکہ پابک مقامات میں جومسجدیں ہیں ان میں عورتوں کے لئے علیحدہ نماز پڑھنے کا انتقام ہوتا ج بيت ، ان كاورواز والگ مو، ان كوضوو غيره كاانتظام الگ موتا كرغورتيل اين درو، زي ے آئیں اور تمازیر ھاکر چلی جا کیں _(تخة المعی ص ١٩٨٨م ٢٠)

فجر وعصر میں ائمہ کومقتذیوں کی طرف یوری طرح منہ کر کے بیٹھن جا ہے نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف مندکر کے بیٹھنے کا طریقہ عرب ائمہ کا تیجے ہے،وہ پوری طرح گلوم کر وگول کی طرف مندکر کے بیٹھتے ہیں، اور دیارے یہال جوطریقد ہے وہ کعبہ کے احترام میں اوراس کے ادب میں ایس کرتے ہیں ، دائیں بائیں مڑ کر بیٹھتے ہیں تا کہ کعبہ کی طرف پیٹے نہ ہو، حا انکد کعید کی طرف پیٹے کرنے کی ممانعت صرف مخصوص حالات میں ہے، پس عصر وفجر کے بعدائم کو دولول کی طرف بوری طرح متوجہ ہو کر بیٹھنا جا ہے۔ (تخفة القارى م ٢٥٢ ج ٣)

اب مجدیں ذراس تاخیر بربھی امام کا انظار نہیں کرتے ، پینچے نہیں ہے ہارے معاشرے کی ایک کوتا ہی رِفر مایا

اب ٹن کی نمازیں شروع ہوگئی ہیں جو نہی گھڑی میں وفت ہوتا ہےا،مام کونم زیڑھائی پڑتی

ہے، وہ تاخیر نہیں کرسکتا ، اور ا، م حہ ضرنہیں ہے تو کوئی بھی پڑھادیتا ہے ، امام کا انتظار نہیں کرتے ، بیاضچ طریقہ نہیں ۔ دوراول میں ائمہ کا معجد پر تمثیرول نفا ، ان کی مرضی کے خلاف نم زین نہیں ہو علی تفصیل ، یہی سنت ہے۔ (تحفۃ القاری ص۳۲۵ج۲)

نماز کے بعدد عا کا ترک صحیح نہیں ہے

سلقی کہتے ہیں اب نماز ول کے بعددے کا الترام ہوگیا ہے، اس لئے اس کو بند کردینا ضروری ہے، اس کا جواب میہ کہ آپ ہوگول نے عدم دعا کا الترام شروع کردیا ہے، لہذا اس کو بحی بند کرناضروری ہے۔

اصلاح کا پیطریق نیمین که الله تعالی سے مانگنا بند کردی جائے، بیتو دوسری غلطی ہے، پہلی غلطی التزام دعائقی، دوسری غلطی ترک دعاہے، بلکه اصلاح کا طریقتہ بیہ ہے کہ امام صاحب وقان فو قانا لوگوں کومسکلہ سمجھا تیں، اورگاہ ہےگاہ اس پڑھمل کر کے بھی دکھا کیں، ان شاء اللہ ایسا کرنے سے لوگ سمجے ہوئے بھے لیں گے۔ (عمی نطبت س ۵۳ ج)

مدارس مين دارالا فياء كاجال

آج کل جهارے ملک اور یہ وی کے ملک دونوں میں دارال فناء کا جال بچھا جوا ہے، بلکہ
اب شخ مداری دارا اوفق و سے شروع جوتے ہیں، اور داخلہ کے سے کوئی استعداد ضروری
خیس ، ہر فارغ داخلہ لے سکتا ہے، اور چند ماہ میں مفتی بن جائے گا، اور خوش بھی میں مبتلہ
ہوجائے گا کہ اسے سب بچھ آگیا۔ اور لوگ بھی اس سے مسائل یو چینے لگیس کے اور وہ
"صل و اصل "کا مصداق بن جائے گا، گر مداری میں استعداد سازی پرمحنت کرنے والا
کوئی نہیں ، اس مدرسہ کوچھوٹا مدرسہ مجھ جاتا ہے (جس میں دارالا فن نہیں ہوتا) چندہ بھی اس
کوئی نہیں ، اس مدرسہ کوچھوٹا مدرسہ مجھ جاتا ہے (جس میں دارالا فن نہیں ہوتا) چندہ بھی اس

د یو بندیت کا امتیاز مسار باہے، اکا برکی قبرول پر کتیول کا رواح د یو بندیت کا امتیاز انبیاء، اولیاء اور ان کی قبور کو جی مقدم دیناہے، ان کے بارے میں غدو ہے بچناہے، گراہ بہم بھی اولیاء کی قبور کے ساتھ وہ کی محاملہ کرنے گئے ہیں جن کو بدہ ت کے دائرے ہیں شامل کیا جا سکتا ہے۔ اکا برکی قبروں پر کتبوں کا رواج عام ہوگیا ہے، جبکہ ''تر مذی شریف' میں حسن سے حدیث ہے، اس میں قبروں پر لکھنے ہے منع کیا گیا ہے، ہاں یہ جزئے فقہ میں ضرور ہے کہ بروں کی قبر پر لکھ کتے ہیں، گر بردا کون ہے؟ اس کا فیصلہ کون کرے گا؟ لیس، ندگان کے فزد یک تو ان کا مرحوم بڑا ہے۔ جبھے یاد ہے کہ ندمقبرہ قائی میں کوئی کتبہ میں بم جاتے ہیں تو عیسا بیوں کی قبر پر ، نہ حضرت تھ نوی قدس ہرہ کی قبر پر، گراب مقبرہ قائی

(جلسه تغزيت كاشرى تقم ص ١٣٩٠م)

مسجد کے احاط اور مدرسہ میں بزرگوں کی تدفین منع ہے

اب د اوبند اول بیل بزرگول کی متجدیل تدفین کا اور عدارت کے بانیان کا مدرسه میں تدفین کا عام رسالی کی صاف ممانعت ہے، اپنی مکیت تدفین کا عام روائی ہوچا ہے، جبکہ حدیث شریف میں اس کی صاف ممانعت ہے، اپنی مکیت میں تدفین ہو، متجد اور عدرسہ کسی کی ملیت نہیں عدر سه اس کے بانی کا ذاتی وقف نہیں، چند ہے تائم کی گیا ہے، پھر یانی کی مدرسہ میں تدفین کا اس کے بانی کا ذاتی وقف نہیں، چند ہے تائم کی گیا ہے، پھر یانی کی مدرسہ میں تدفین کا کیا مطلب ؟ کل جب جب ات کا دور شروع ہوگا تو اٹنی قیروں کی بوجا شروع ہوجائے گیا مطلب ؟ کل جب جب ات کا دور شروع ہوگا تو اٹنی قیروں کی بوجا شروع ہوجائے گی۔ (صدر تعزید کا شری تعم

وعوت وتبليغ والول كاجبهاد كفضاكل الين كام يرجسيال كرنافيج نبيل يزيد ان الى مريم كهت بين عبية إن رفاعه يجهي سة اكر محص سد، ين نماز جعد ك ك جارباتها، انهول في كها خوشخرى من لو، آپ ك يدقدم راه غدايس بين، يس ف حضرت ابوعبس انصاری رضی الله عندے بیرحدیث کی ہے کہ جس کے قدم راہ خدا میں گرو آپود ہوں وہ چہنم پرحرام ہیں۔

" كتاب الجهاد " من آف وا فضائل ايك خاص كام كے سے بير اليك تليني جماعت کے حضرات ان روایات کو عام رکھتے ہیں ، بلکہ اپنے ہی کام کواس کا مصداق کھیرا تے ہیں ،اور ان حضرات نے ''مشکوۃ'' سے جوابواب منتخب کئے ہیں ان میں پوری'' کتاب ایجہاد'' شامل ک ہے،اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان کا کام بھی جہاد ہے، میری اس موضوع پر حضرت مود نامحد عمرصاحب قدى سره ك عُلْكُ بهى بوئى باورمكاتبت بهى بوئى ب مصرت قدى سرہ کا موقف بیاتھ کہ جارا کا م بھی جہاد ہے،حضرت نے ایک خط میں اپنی دلیل کے طور پر ترمذی شریف کی میں روایت مجھے لکھی تھی کے عمایہ نے مسجد میں جائے کو تی سبیل اللہ کا مصداق تھمرایا ہے، پھردعوت وتبیغ کا کام اس کامصداق کیو نہیں ہوسکتا؟ بیس نے جواب لکھا کہ اول تو عبار معانی تبیں میں معابہ کے اقوال حفیہ کے نز دیک جست ہیں، اور تابعین کے بارے میں خودا، م اعظم رحماللد نے فرمایا ہے: ' هم وجمال و معن وحمال ''لیٹی ان کے اقوال ہم پر جست نبیں ، اگر کسی صحالی نے اس اصطدح کوعام کیا ہوتا توبات بھی تھی۔ ثانيا - دعوت وتبليغ بي اس كامصدال كيون؟ آپ اگر چه 'نبي استعال كرتے' 'بھي' کہتے ہیں ،گھر جماعت تبلیغ کےعوام نے تواس ' بھی'' کو' بی'' سے بدل ویاہے ، یعنی و واپیے ہی کام کو جہاد کہتے ہیں، بلکہ وہ حقیقی جہا د کو بھی شایہ جہاوٹییں مانتے ، جہاو (کے فضائل)ان كِنز ديكِ دعوت تبلغ ميں منحصر ہيں۔

ثالثاً ۔ ویگرویٹی کام کرنے والے مثل تعلیم وقد ریس میں مشغول اور تعنیف وتایف میں منہک لوگ ایٹ کام کے لئے فی سمیل اللہ اور جہاد والے فضائل ٹابت نہیں کرتے، پھر جماعت ہی بیدروایات کیوں استعمال کرتی ہے؟ اس کے بعد حضرت کا اس موضوع پر کوئی خط

البنة ايك دوسرے خط ميں حضرت قدس سرہ نے بيعظى دليل لکھي تھی كہ جهاد حسن لغيرہ ہے، فی نفسہ تو جب دفساد فی الارض ہے، اور دعوت وتبیغ کا کام فی نفسہ حسن لذات ہے، بید عوت الى المتداور دعوت الى الاعمال الصاحدي، ليس جوفضيات اور تواب حسن لغيره كاب وه حسن لذاته كا كيون نبيل؟ ميں نے جواب ميں عرض كيا كه بد ثواب ميں قياس ہے اس لئے معتبر نہیں، کیونکہ قیاس حکام شرعیہ میں چاتا ہے ویگر امور توقیفی ہیں، یعنی ان کے لئے نص چاہے۔ نیز اجر بقدر مشقدت ہوتا ہے، اور یہ بات الله تعالی بی بہتر جائے ہیں کرس کام علی كتنى مشقت ہے؟ اور كس كام كاكتنا ثواب ہونا جائے؟ بندے بيديات نہيں جان كتے ،اور یہاں تو بات بدیمی ہے، جہاد اصطداحی کی مشقت کے باسٹک کوبھی مروبہ تبین کا کام نہیں پہنچ سكنا، پھروہ اجروثواب اور وہ فضائل اس كام كے لئے بلكسى بھى دينى كام كے سئے كيسے موسكت جن؟ اوراج تك كسى في بيروايات ديكركامول كي لتي بيان نبيل كيل-ملحوظه بيس وعوت وتبليغ كامخالف نبيس بهوب، بيس بترم دين كامور كي اوران كے كار كنان كي فقدر كرتا مول ، اور دعوت وتبليغ سے تو بطور خاص تعلق ركھتا موں ، مگر مير ب لئے الله تعالى في تعليم وقدرلیں اورتصنیف وتابیف مقدر کی ہے، بدایتانصیب ہے، اس سے میری بات کوسی مخالفت بر محول ندكيا جائد ، ملك ين في جوبات عرض كرني جائي وه كي بهد (تحة الأسم م ١٩٥٥ ٥٣) تبلیغی جماعت کے حضرات اس حدیث ہے استده ل کرتے ہیں کہان کا کام جہ د ہے كونكد جب جعد ك ئ جانا في سبيل الله ب وتبليغ ك لئ لكنا في سيل الله كون نبيس؟ اس کا جواب بہے کہ با شبہ بلغ کے لئے لکنافی سیل الله (راہ خداش تکانا) ہے مربالی ق ى اس كى فضيت ہے ، جہاد فى سبيل اللہ كے تمام فضائل تبيغ كے لئے كابت نبيل كے جَا كُمِل كِي ، جِيرِي مَشْكُوة "" "كتاب العلم " شِل حديث ب " من حوح يطلب العلم فهو وی سبسل الله حنی یوحع "جوفض علم دین حاصل کرنے کے سے گھرے نکار وہ جب تک گر لوٹ ندآئے اللہ کے راست ہیں ہے، کینی طالب علم مجابد فی سینل اللہ کے ساتھ لائن ہے، اور بیالی آن ہی اس کی فضیات ہے۔ یا جیسے ایک مرتبہ سحابہ کا سید کری میں مقابلہ ہور ہاتھ نی عرفی ہی موجود ہتے، وونوں پارٹیول کے بیڈروں نے اپنے گئے آدمیوں کا استخاب کیا حضرت سعمان فاری رضی اللہ عند فتح گئے، نی عرفی نے ان کو اپنے پاس بھی لیا اور فرہ بیا ''سلمان عنا اہل المیت ''سلمان انارے گھر انے کے فروجیں۔ بیالی آن ہی حضرت سلمان فاری رضی اللہ عند کے لئے فضیات ہے، اہل بیت کے تم مف کل حضرت سلمان فاری رضی اللہ عند کے بی قابرت نہیں کئے جا کھی گے۔

گرتیلینی احباب کواصرار ہے کہ اہمارا کام ہی فی سیسل اللہ ہے، پھر وہ جہاد فی سیسل اللہ کے سلسہ کی تمام آبیات واحادیت کوایت کام کا مصداتی قرار دیتے ہیں سیسان کی تعطی ہے، اس لئے یہ بات اچھی طرح سجھ میں چاہئے کہ جو آبات واحادیث جب دے ساتھ خاص ہیں تبلیغی کام ان کا مصداتی نہیں ۔ حدیث شریف میں طالب علم کو فی سیسل ائلد قرار دیا گیا ہے، مگر کوئی صحف طامب ہم کے لئے جب دکی آبیت واحادیث استھال نہیں کرتا، اور اہل بیت کے تم م فضائل حضرت سلمان فاری رضی اللہ عنہ کے لئے خابت نہیں کرتا، اس طرح تبلیغی کام ب شک دینی کام ہے، مگراس کام کوان آبات واحادیث کا مصداتی قرار دینا جو مجاہدین کے لئے شک دینی کام ہے۔ (شختہ القاری میں 19 ہے۔ ۱

تبلیخ والوں کا نماز بول کا خیال رکھے بغیر نماز کے بعداعلان شروع کردینا
محددراصل نماز پڑھنے کے لئے ہے، گھردیگردی کام نہیں کرنے چاہیں۔ تبلیغ والے
اوگ نمار پڑھ رہے جیں جی عت خانہ میں ویگر دینی کام نہیں کرنے چاہیں۔ تبلیغ والے
نمازوں کے بعد خاص طور پر مغرب کے بعد جدی دوشتیں پڑھ کر گھڑے ہوج تے ہیں اور ا
علان کرنے لگتے ہیں '' نمازیوں کا خیال کرکے آگے آجا کیں'' حال تکہ وہ خود خیال نہیں کر
دہے ہیں۔ ابھی لوگ سنتوں میں مشغول ہیں اور وہ یا عدان شروع کردیتے ہیں، اس سے

نمازیوں کی نمازیس خلل پڑتا ہے، لہذاان کواس سے احتر از کرنا جا ہے، جب لوگ سنتوں سے فارغ ہوجا نمیں تو دین کے دوسرے کام معجد بیس کرنے کی اجارت ہے۔
(تحفظ الاسمی ص مساج ۲)

تبلیغی احباب کہتے ہیں: وعوت کے کام پر جہاد کا تو اب ملے گا ، بیسی تبلیغی احباب کہتے ہیں: وعوت کے کام پر جہاد کا تو اب سلے گا ، بیسی تبلیغی احباب کہتے ہیں جہ دحس تغیر ہ ہے، اور وعوت کا کام حسن لذات ہے، اس جو تو اب تبارے کام کے سے بھی بدرجہ اولی ہوگا۔ ان کی بیات سے جہدی بیس ، تو اب کا مدار حسن پڑیل ، نماز بھی حسن لذات ہے، مگر اس کے سے جہد کا تو اب کو بات تین میں اور وعوت کی خابت نیس کرتا ، بلکہ اجر کا مدار مشقت پر ہے، اور جہاد کی مشقت میں اور وعوت کی مشقت میں اور وعوت کی مشقت میں آب ن و زمین کا فرق ہے، اپس دونوں کا تو اب ایک نہیں ہوسکتا ، اور آبات واجاد بیت جہاد کا تبیئے کی کام کے لئے بر حیاد رست تیں ۔ (تھے۔ القاری ص ۱۵ تا ۲)

چوتھاہاب ۔۔ حدیث میں بصیرت کی مثالیں

تبیبی ت نوافل کے بعد پڑھے یا فرضول کے بعد، اور حضرت کی رائے
حضرت شدہ ولی اللہ قدس مرہ نے '' ججۃ اللہ انبائد '' میں تم یرفر مایا ہے کہ تبیبی ت فرضوں
کے بعد منصلاً پڑھنی چ ہیک ، گرمیری ناقص رائے بیہ کہ بیت ہیں سنن ونوافل سے فارغ
ہوکر پڑھنے چاہئیں ، تا کہ حضرت عائشہ منی اللہ عنب کی حدیث - کہ: آپ علیقے فرضوں
کے بعد صرف ' الما تھے است المسلام '' کے بقدر میلئے تھے - کے خلاف الانم ندآئے ۔ (تخذ

''سونے سے پہلے وتر پڑھاؤ' سے کیا مراد ہے؟ اور حضرت کی رائے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عند فرمائے ہیں کہ جمجھے رسول اللہ عنظیے نے تھم دیا کہ

یں سوتے سے بہلے وتر پڑھاوں۔

ال صدید میں ور سے کیا مراد ہے؟ عام طور پر یہ بات بھی گئی ہے کہ اس ہے مراد ور حقیق ہے ، گرمیری رائیل حدیث میں صدیث میں کور میں صرف ور مراد نہیں ہے ، بلکہ ور اور صلو قالنیل کا مجموعہ مراد ہے۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس کواشنے کا بھین شہوء اس کے مشاغل ایسے ہوں کہ وہ اٹھ نہیں سکتا ، یا دیر ہے سوتا ہے ، یا طبعی طور پر مزاج ایب ہے کہ پڑا اور مراایے وگوں کے لئے تھم یہ ہے کہ وہ سو نے سے پہلے جہد کی نیت سے تفہیل پڑھ لیس ، پھر ور پڑھیں اور سو جا نمیں۔ یہ جو بہلے جہد کی نیت سے تفہیل پڑھ لیس ، پھر ور پڑھیں اور سو جا نمیں۔ یہ جو بہلی ہے جو بہلے ہے جو بہلے ہے کہ وہ سے تبید نہیں پڑھ سے بہلے ہے کہ بہلے ہے کہ بہلے ہے کہ وہ سے اور سو کی است میں ہے کہ بہلے ہے کہ بہلے کہ

ظہرے پہلے سنت مؤکدہ چاردکعت ہیں یا دورکعت؟ دونوں طرح کی روایات منقول ظہرے پہلے سنت مؤکدہ چاردکعت ہیں یا دورکعت؟ دونوں طرح کی روایات منقول ہیں، اور دونوں صحح ہیں۔ علامہ بدرالدین عینی اور عد مہ تشمیری رحمہا اللہ کا رجحان بیہ اور میری بھی ناقص رائے بھی ہے کہ دونوں روایتیں معمول بہا ہیں، عمویی احوال میں ظہر سے میری بھی ناقص رائے بھی ہے کہ دونوں روایتیں معمول بہا ہیں، عمویی احوال میں ظہر سے پہلے چار دکھت سنت مؤکدہ ہیں، اور وقت کی تنگی ہو، جی عت کھڑی ہونے والی ہوتو پھر دو رکعت پڑھ لے، اس ہے بھی فضیلت حاصل ہوجائے گی۔ (تخفۃ الأسمی سے میں کہ اس ہے بھی فضیلت حاصل ہوجائے گی۔ (تخفۃ الأسمی سے میں کہ اپنے چار رکعت نوٹ سے جاور دکھت پڑھے۔ اور معارت علی شدونی فظہر سے پہلے چار رکعت اوا اور نماز ظہر کے بعد دورکعت پڑھتے ہے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ آپ

- (١) عن على قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلى قبل
 الظهر أربعا و بعدها ركعتين.
- (۲) عن عائشة: ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا لم يصل
 اربعا قبل الظهر صلاهن بعدها.

(تر مذی، باب ما حاء هی الاربع قبل الظهر ، و باب خو صد ، وقم الحدیث ۳۲۳، ۳۲۳) اس کئے وقت کی تنگی جواور پہلے تہ پڑھ سکے تو اِحد میں پڑھ کینی جیا ہے۔ مرتجو ب احمد

ایک حدیث سے میں نے بیہ مجھ کماحکام کی شریع کی صورتیں ہے ہیں حضرت مائٹ رضی اندعنہا فرماتی ہیں کہ آپ علیجہ بعض کا موں کو ہوجود چاہت کے نہیں کرتے تھے ،اس خوف سے کہ لوگ ان پر عمل کریں گے اور وہ ان پر فرض کردیے جائیں ،مثل آپ علیجہ چاشت کی نماز نہیں پڑھتے تھے،اور میں پڑھتی ہوں۔

حضرت نے اس حدیث کی شرح میں فر مایا کہ اس حدیث سے میں نے یہ بات بھی ہے کہ احتام کی تشریع کی میک سورت یہ ہوتی تھی کہ است کسی تھم کی خواہش کر ساور نبی اس کی تا ئید کر ہے، پس اللہ تق کی کا طرف ہے وہ تھم لازم کر ویہ جاتا ہے، جیسے مسلمانوں نے جمعہ کی فار آپ علیات نے برنما فمازشروع کی اور آپ علیات نے برنما فرز مرف کی اور آپ علیات نے برنما فرض نہیں آیا تو مسواک کرتا جا با، مگر امت کی طرف ہے کوئی اشتیاق سے منہیں آیا تو مسواک فرض نہیں ہوئی۔ فرض نہیں ہوئی اور آپ علیات فرض نہیں اور آپ علیات فرض نہیں ہوئی۔ مرکبیں تر اور کی فرض نہ ہوجائے، پس تر اور کی فرض نہیں ہوئی۔

(تخنة القارى ص١٥٣ ج٦)

بیعت کے وقت عورت کے ہاتھ پکڑنے کی روایات معتمد علیہ بیں مئلہ: - بیعت کے وقت اجنبی عورت کے ہاتھ پکڑنے کے جواز کی روایات 'تفییر کیپر'' اور''روح البیان'' وغیرہ میں بین ان کا حال معلوم نہیں۔

اس پرتخررفره تے جی الی روایات جی اور قابل استدلاں بھی جی، مگر معتمد علیہ تبیل اور قابل استدلاں بھی جی، مگر معتمد علیہ تبیل اور قابل استدلاں بھی جی، مگر معتمد علیہ تبیل ہور آئم تھے ، آیت تمبر ۱۲ ارکی تفییر بیل ہے '' او مس بنست دلک یہ قبول ب المصافحة وقت المبایعة ، والاشهر المعول علیه ان لا مصافحة '' بلک دلک یہ قبول بالمصافحة فقت المبایعة ، والاشهر المعول علیه ان لا مصافحة '' بلک اعتبار مسلم شریف کی روایت پر ہے (کہ آپ علیہ اللہ علیہ اللہ علیہ اللہ علیہ اللہ المارة ، باب محیقیة بیعة اللہ ، المسلم سل المارة ، باب محیقیة بیعة اللہ ،

(قرادی دارانعلوم دیوبندس ۲۹ ج2۱)

کیا حواءرضی اللہ عنہا حضرت آ دم عدید السلام کی پیلی سے پیدا ہو کئیں؟
مئلہ ۔ حضرت حواءرضی اللہ عنہا کو حضرت آ دم علیہ السلام کی پھی سے پید، فرہیا۔
اس پرتح برفر مائے ہیں ﴿ وحلىٰ منها دوْحها ﴾ (سورهٔ نساء، آبت ا) کی جوتقیر کی جاتی کہ حواء رضی اللہ عنہا کو حضرت آ دم عدیہ السلام کی پسی سے پیدا کیا ، بی تفسیر اسرائیلی موایت کی دوشت ہیں کی جاتی ہے بائیل ہیں تے بھی مضمون ہے، البت سیح روایت ایک ہے دوایت ایک ہے جو بھی آ رہی ہے، مگراس ہیں عورت کی تخلیق کا بیان نہیں ہے، بلکہ نسوائی فصرت میں جو بحی ہے۔
ہاس کی تمثیل (بیرائیۂ بیان) ہے۔

اور''روح المعانی'' بین سورة النساء کی پہلی آیت کی تغییر بین حاشیہ میں ایک بڑے تا ابھی کا قول دکر کیا ہے '' خلفٹ حواء میں ہفتیة طبیعة آدم'' یعنی آدم علیہ السلام کے لئے جومٹی تیار کی گئی تھی اس کے باتی ، ندوسے خواء رضی اللہ عنب کو پیدائی، جکہ بھی انواع کی تخلیق اس طرح موفی ہے ،نوع کے پہلے ووفر دمٹی سے بنائے گئے ہیں، پھران ہیں تو الدو تناسل کا سلسلہ قائم

نی کریم آلیات نے فرہ یو عورتوں کے ساتھ اچھا برناؤ کرنے کی میری وصیت قبول کرو،ال لئے کہ عورت پہلی سے پیدا کی گئی ہے،اور پسیوں میں سب سے ٹیڑھی او پر کی پہلی ہے، پس اگر آپ پہلی کوسیدھا کرنا چاہیں گے تواس کوتو ڈیٹیمیں گے اورا گراس کو ٹیڑھا رہنے ویں گے تو وہ برابر ٹیڑھی رہے گی ، پس عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔

تشری اس حدیث میں نسوانی فطرت میں جو کی ہے اس کی تمثیل ہے، پہلی کی مثال سے اس کو سجھا ہے۔ اللہ بھی فطری ہوتی ہے وہ کسی طرح خیم نہیں ہو گئی اس کو سیدھا کرنا چاہے تو ٹوٹ جائے گی، یہی حال صنف نساء کا ہے، اس کی فطرت میں کمی ہے، جو بھی نقل نہیں گئی ،اس لئے اس بات کو چیش نظر رکھ کر بیوی ہے معہ مدکر ناچ ہے ، یعنی حسن سلوک کرنا چاہئے، بیوی کی کو تا ہیوں سے درگذر کرناچ ہے ، اس کی نا من سب بو توں کو نظر انداز کرناچ ہے ، اس کی نا من سب بوتوں کو نظر انداز کرناچ ہے ، بیوی کو سیدھا کر دے تو بینا ممکن ہے اس کو سیدھا کر دے تو بینا ممکن ہے اس کو سیدھا کر دے تو بینا ممکن ہے اس کو سیدھا نیس کرسکے گا، اور اگر کوئی چاہے گا ،اور بیوی کو تو ٹرنا ہے ہے کہ طلاق کی نو بہت ہوگ کہ بیوی کو تو ٹرنا ہے ہے کہ طلاق کی نو بہت ہوئے گا ،اور بیوی کو تو ٹرنا ہے ہے کہ طلاق کی نو بہت ہوئے گا ،اور بیوی کو تو ٹرنا ہے ہے کہ طلاق کی نو بہت ہوئے گا ،اور بیوی کو تو ٹرنا ہے ہے کہ طلاق کی نو بہت ہوئے گا ،اور بیوی کو تو ٹرنا ہے ہے کہ طلاق کی نو بہت ہوئے گا ، بیس اس سے بہتر نرمی کا معہ لمہ کرنا ہے۔

قائدہ اس مدیث کودادی حواہر منی اللہ عنہا کے ساتھ جوڑا گیا ہے کہ دہ حضرت آ دم علیہ السلام کی پسلیوں میں سے کی پہلی سے پیدا کی گئی ہیں بگر حشیہ ہیں اس تول کو فقی سے بیدا کی گئی ہیں بگر حشیہ ہیں اس تول کو فقیہ ہیں قاضی و کر کیا ہے ، بینی پیضعیف تول ہے ، میچ بات وہ ہے جوادیر بیان کی ، اور حشیہ ہیں قاضی بین وی رحمہ اللہ کے حوالہ سے اکھا ہے ' انہوں خلق حلق حلقا فیہ ما عوجا نے فکائه ما خلق میں احسان معوق ، کا المصلع منالا ، فلا بتھا استان تا بھی الا بالصور علی ،عوجاجه ہیں ' عورتوں کی بناوٹ اس ہے کہ ان میں کی ہے ، لیس کو یا عورتیں میڑھی اصل سے پیدا کی گئی جورتوں کی بناوٹ اسک ہے کہ ان سے فائدہ اٹھا نامکن نہیں گران کی کمی پرصر کرنے کے ذرایعہ ہیں ، مشلا لیسلی ہے ، لیس ان سے فائدہ اٹھا نامکن نہیں گران کی کمی پرصر کرنے کے ذرایعہ

صدیث کا سیج مطلب یہی ہے، اور جوعام بات پیلی ہوئی ہے وہ ضعیف ہے، اسر اعمالیات سے وہ بات درآئی ہے۔

(فروى واراعلوم و يويندس ٣٣٠ ج ١٨ قرة القارى من ٢٣٥ مر٢٥ م٥٥ ج١

ع مه با نده کرنماز کی فضیلت والی روایت کاظم

مسئلہ ۔ ''فردوس دیمی'' بیس حضرت جابر رضی اللہ عندگی روایت ہے کہ عمامہ کے ساتھ دو رکعت پڑھنا بغیر عمامہ کی منز رکعت ہے بہتر ہے۔ اور حضرت عبد لللہ بن عمر رضی اللہ عنہا ہے مروی ہے کہ فرض یانفل نماز عمامہ کے ساتھ پڑھنا بغیری مہ کی نماز ہے پہیس درجہ بڑھی ہوئی ہے ، اور عمامہ کے ساتھ جمعہ کی نماز بغیر عمامہ کے سنز درجہ بہتر ہے۔

> پانچواں باب حضرت رحمہ اللہ کی فقہی بصیرت حقیقی تملیک کے بغیر زکوہ کا حیلۂ حیلہ نہیں، ڈھونگ ہے

مئنہ:.....زکوۃ کے مال کوحیلہ کرنا جا کزہے۔

اس پرتح رفر، تے ہیں حیلہ سمبیک، ای وقت حیلہ ہوگا جب واقعی تمبیک ہو، ورنہ وہ حیلہ نہیں ہے ڈھونگ ہے، اس ہے کوئی حدت پیدا نہ ہوگ۔

(فَأُولِ دارالعلوم و يوبندش ١٢٣٣ م ١٢٣)

مفت خوری کی عادت پڑنے کا شہر ہوتو زکوۃ نہیں دیتی جائے سوال۔ جس کے پاس مایغدیہ ہواس کوزکوۃ دینی چاہئے پہنیں؟ جواب آگر اختال ہو کہ اسے مفت خوری کی عادت پڑجائے گی تو نہیں دینی چاہئے۔ اور اگر فارآ مدآ دی ہے، گرضرورت مند اور عیاں دارہے، اور مفت خوری کی عادت پڑنے کا اختال نہیں تو زکوۃ سے اس کی مدد کرنی چاہئے۔ (تحذہ الاسی ص ۵۷۲ ہے)

متولی کا پی ضرورت کے لئے مسجد کے بیسہ کو قرض لینا

مسئلہ ۔ اگرمسجد بیں پیسے ہوں ،اور بالفعل ضرورت ند ہواوراطمینان ہوکہ قرض لینے ہے وہ رو پید ض کنع نہ ہوگا اور بہ وفت ضرورت مسجد فورا ادا ہو سکے گا ،اور واپس کر دیا جائے گا تو مسجد کے متولی کواپی ضرورت کے لئے قرض بیننے کی گنجائش ہے۔

اس برتم ریفر اینے ہیں کہ مگر بیاطمینان به تضایئے قاضی قرض لینے کی صورت ہی ہیں ہوسکتا ہے۔(فادی دارابطوم دیو بندس ۴۵۴ج ۱۳)

مسجدگی دیوارول پر' بیاغوث اعظم دست گیر' ککصنا درست نهیس مسئله مسجدگی دیوارول پر' یاغوث اعظم دست گیر' ککصنا درست نهیس -

ال پرتجر رفر ماتے ہیں

غوث فریا درس ،اعظم سب سے بڑے ،غوث اعظم سب سے بڑے فریا درس اللہ تعلی ہیں

، ان کے عداوہ کوئی غوث اعظم نہیں ہوسکتا۔ اس طرح دست گیر ہاتھ پکڑنے والا ، یعنی بے کسوں کا سہارا بننے والا بھی القد تعالی کے سواکوئی نہیں ، اس لئے بید لکھنا بھی جا تر نہیں ، کیونکہ القد تعان کی شان سے جال غورث اعظم دست گیر سے حضرت شیخ عبدالقاور جیلائی قدس مرہ کو مراد بیتے ہیں۔ (فادی وارانعوم ویو بندس ۲۰۱۳ ج ۱۰)

مسجد میں بچول کواجرت لے کرتعلیم ویٹا مسئلہ مسجد میں بچوں کواجرت لے کرتعلیم ویٹا بہترنہیں۔

اس پرتح برفرماتے ہیں اور اب جب کے تعلیم قرآن پر جواز اجارہ کا فتو کی ہوگیا ہے کراہیت کی بیروجہ تو باتی نہیں رہی کہ مجد جس کوئی بھی ایسا کام کرنا مکر وہ ہے جس پراجرت کی جائے ، البتہ نا مجھ بچے جومسجد کا احتر ام کوظ ندر کھ سکتے ہوں ان کومسجد ہے دورر کھنے کا جو تھم حدیث میں آیا ہے ، وہ وجہ باقی ہے ، اور نمازیوں کے سکون کا خیال رکھنا بھی ضرور ک ہے۔ (فاوی دارالعلوم و بویندس موج جہرا)

مسئلہ معجد میں بچوں کواجرت لے کرتعلیم دینے میں جوازی رائے ہے۔

اس پرتج ریفر ، نے ہیں اس مسئلہ میں پھھا ختلا ف اس زمانہ میں تھا جب طاعات مقصودہ پر اجارہ کے بطلان کا فتوی تھا، مگراب جب کہ متأخرین نے جواز کا فتوی دے دیا تواب جواز میں پکھشیہ باتی نہیں رہا۔ (فزادی دارابھوم دیو بندس ۲۰۶۳ ما)

قبور پر پھول اور سبز پنے چڑھا نا

مئلہ استور پر پھول اور سبز ہیے درخت کے چڑھانے میں اختد ف ہے ، احوط ترک ہے اس پرتم مرفر ماتے ہیں اختلاف پھول ہے رکھنے میں ہے ، چڑھا ناتو حرام ہے ، کیونکہ وہ تو عب دے ہے۔ (انماوی دررالعلوم دیو بندس ۲۹۸ج ۱۴۳)

فقد کی تنابول کے بیچ سلم کے جزئیات دوراول کے بیں

مسك : فع سلم درست ہے ، اس كى صورت يہ ہے كه اس وقت ايك روپيه ديوے ، اور دوسرے سے بيہ كہے كه ايك ماہ ميں يا اس سے زائد ميں جومدمت مقرر ، بوكر ديوے اس قدر فكوس ايك روپيه كوش تم ہے لول گا ، اى طرح سور ديبيہ دے كراس قدر بيبيہ لينا تظہرا دے جوسواسويا ڈيڑھ سو كے ، بول تو بطر بن زيج سلم يہ معاملہ درست ہے۔

اس پرتح رفرماتے ہیں بیمسئلداس وقت تھاجب فلوس (پیسے) مستقل کرنسی تھے، روپے کے اجزاء تہیں تھے، اور روپ اور فلوس کا بھاؤ بھی گھٹنا بڑھتا تھ، مگراب پیسے: روپ کے اجزاء جیں، پس اب ندئن سلم جائز ہے ندگی ہیٹی ۔ فقہ کی کٹالول میں سب جزئیات جواس عنوان کے تحت جوابات میں میں وہ سب دوراول کے ہیں۔

(قَمَا وِي دارالعلوم ديو بزرش ۱۲۸ ج۱۳۳)

فارم المتقوم ہے،اس كى بيج كاحكم

مئلہ مسلمان ہنود ہے سودی قرض لیتے ہیں،اس کو بند کرنے کے لئے ایک بینک کھولا گیا،اور بینک کے متحلق بہت ہے اخراج ت ہوتے ہیں، اس لئے ایک کاغذ چھپوا کر قرض خواہ کے ہاتھ فروفت کرنا ،مثلا جو مخص دس رہ پیے قرض لے اس کو دس آنے ہیں اور جو ہیں روپے لے اس ایک روپیے چورآنے ہیں فروخت کرنا ہے نا جائز ہے۔

اس پرتج رفر ماتے ہیں اصل فتق ہ تو یکی ہے، پھر بعض مفتیان کرام ہے جواز کا فتو ی حاصل کیا گیا،اوراس کےمطابق منظم طریقہ پر کا مشروع کیا گیا جوآج تک چل رہا ہے۔اس سسلہ میں ۲۴۰ رتا ۲۴۰ روجب ۱۳۱۰ ہے میں ایک فقتی اجتاع من جانب جمعیة علیاء ہند جذبا گیا جس میں اکثر کا موقف میتھا کہ۔ فارم (معاہرہ نامہ) چونکہ مال متقوم ہے اوراس کی خریداری لا کف انتورٹس جائز نہیں ، املاک کا انتورٹس جائز ہے مسئلہ ۔ بیمہ کرانا مکان وجان کا شرعا ناجائز ہے ، اور یہ قمار ہے جوبی قاطع حرام ہے۔ اس پرتح ریفر ماتے ہیں بیمہ کی حرمت اس وجہ سے ہے کہ وہ واقعی سود، ورقمار پر شمتل ہے پہلے زندگی اور املاک کے بیمے ان دونوں باتوں پر مشتمل ہوتے ہوں گے ، اس لئے حضرت اس کی تفصیل ہے ہے کہ انف انشورٹس میں اگر آدی مدت ہیمہ پوری کرنے ہے پہنے مرجائے تو ہیمہ کی رقم ملتی ہے ، اور مدت ہیمہ پوری کر لے اور حادث پیش ندآئے تو بھری ہوئی رقم مع سود کے واپس متی ہے ، بیس اس میں دیا بھی ہے اور قب ربھی کہ معدم نہیں ہیمہ کی رقم ملے گیا بھری ہوئی رقم ؟ اس سے زندگی کا بیمہ ناجا کز ہے۔

اوراطاک کے بیری طریقہ بیرے کہ مثلا کار کا بیر کرانیا اگر مدت بیر بیل حادثہ وی آیا تو حسب قرارداد بیری رقم ملے گی جو کمپنی کی طرف سے ایک طرح کا تعاون ہوگا۔اور مدت بیر پوری ہوگی اور کوئی حادثہ پیش نہ آیا تو بحری ہوئی رقم گئی ، پس وہ کو بیا ایک انجمن کی منبری فیس ہے ، اور بیمہ کی رقم حادثہ پیش آنے کی صورت بیس کمپنی کی طرف سے تعاون ہے ، غرض اس بیس نہ قمار ہے نہ سود ، اس سے احاک کا بیمہ جا رہونا جیا ہے ۔مفتیان کرام غور قرمالیس۔

ای طرح جو مال ڈاک وغیرہ ہے روانہ کیا جاتا ہے اوراس کا پیرکرایا جاتا ہے ،اس کا طریقہ بھی ،طاک کے بیر کا طریقہ ہے ،اس بھی نہ سود ماتا ہے نہ و قدار ہے ، ایک بیر کی قم سیکورٹی (حفاظت) کا معاوضہ ہے ،اگر ،ل مطاوبہ جگہ پر بھی گیا تو بیر کی رقم لینٹی حفاظت کا معاوضہ گیا ،اورنہ بھی سیکن قرائے دار کرنے کا فرمدوار ، و تا ہے ، یہ بھی کمپنی معاوضہ ہے ، اورنہ بھی مفتیان کرام غور کی طرف ہے ایک طرف ہے ایک طرف ہے ایک طرف ہے ، مال کا حال نہیں ہے ، اس پر بھی مفتیان کرام غور کی ماتین کرام غور کر بایس ہے ، اس پر بھی مفتیان کرام غور ماتیں ہے ، اس پر بھی مفتیان کرام غور کی ماتین کرام غور کی ماتین کرام غور کی ماتین کرام غور کی بیان کی طرف ہے ، اس پر بھی مفتیان کرام غور کی ماتین کرام غور کی ماتین کرام غور کی ماتین کرام غور کی دارالعظوم دیو بیش ہے ، اس کا حال کا حال کا حال کا حال کا حال کا حال کا عال کا حال کا حال

غیرموسم میں دس روپے کے دومن گیہوں قرض دیناوموسم میں تین من لینا

مسئلہ سے کسی نے دس روپ کے گیہوں بطور قرض وو من دیئے ، اور نصل کے زمانہ میں بیوجہ ارزاں ہوئے کے قیل من گیہوں دس روپ اپنے ،اس میں جواز کی گنجائش ہے۔

اس پر تر بر فرماتے ہیں بیا کی طرح کا حیلہ ہے ، بجائے گیہوں قرض لینے کے دس روپے قرض لئے ہیں ، پھرروپے لئے بغیر گیہوں خریدے ہیں ، اس طرح بدوقت وصول بھی روپے وصول کئے بغیر اس سے گیہوں خریدے ہیں ، اس لئے گنجائش کی بات فر ، فی ہے ۔ (فادی دارالعدم دیوبندس ۲۸ خ۵۱)

طیب خاطرنه ہونے کا شبہ ہوتو مدیدند لیما بہتر ہے

مسئلہ نہیں نے اپنی بٹی کی شادی بھرسے کی ،اور مہرایک بٹراروصول کرکے بٹی کودیا،اور اس کوکہ کہ مجھے بخش دے، چنانچہ بٹی نے اپنے پاپ کودے دیا، مید جدید بظاہر حلال ہے۔ اس پرتخر برقر «تے بیں کیونکہ بٹی نے بدظاہر رضا مندی ہے باپ کو ہبدکیا ہے، گھر چونکہ باپ کا بٹی پر باپ ہونے کا دیا و ہوتا ہے،اس لئے ممکن ہے طیب ف طر ندہو،اس لئے، حتیاط بہتر ہے۔ (ان دی د رانعلوم دیو بندس ۲۳۴ تے 10)

ہبہ بالعوض میں رجوع نہیں ہوسک

مسئلہ ۔ زید کا اپنے بھ کی بحر کے احسانات گذشتہ کے عوض جائداد کا بہہ کرنا شرعہ بہہ یالعوض ہے۔ اس پرتم برفر وستے ہیں بہہ والعوض میں بھی رجوع نہیں ہوسکتا ، پس صورت مسئول میں دجوع کے لئے دور خے ہیں قرابت محرمداور بہدفا بالعوض ہونا۔

(قرآوی دارالعلوم د یوبندهل ۲۳۷ ج۱۵)

قاضی کا قضایرا جرت لینا مسئلہ سے قاضی کوقف پراجرت بینا درست نہیں ہے۔ اس پرتج برفر ، تے ہیں میر پہلے زمانہ کا مسکدہے جب طاعات مقصودہ پر اجارہ باطل تھا اب فتو کی ہے ہے کہ جن طاعات کے ساتھ نظام اسمادی وابستہ ہے ، ان کا اجارہ ورست ہے پس قاضی کی تیخواہ بھی درست ہموئی۔ (فآدی دارالعلوم دیو بندس ۳۳۲ج ۱۵)

مجلس میں کوئی چیز تقسیم کرنی ہوتو کس طرف ہے۔ شروع کرے؟ مئلہ مجلس میں کوئی چیز تقتیم کرنی ہوتو شری تھم ہیہے کہ دانی طرف سے شروع کرے۔ اس پرتخ برفر ماتے ہیں، اگر مجلس میں جیر محفل ہوتو پہیے مشر وب اس کو دیاجائے، پھراس ک دائیں طرف والے کو، بکذا، ورنہ مجلس میں جو بڑا ہواس کو دے، پھر دائیں طرف والے کو یا تقسیم کرنے والد اپنی دائیں طرف والے کو پھراس کی دائیں جانب دائے کو، دونوں باتیں ورست ہیں۔ (تی وی دارالعلوم و ہوبندس ۴۰ اے ۱۲)

جیٹے، دیور، بہٹوئی، چیا، مامول اور پھوپھی کے لڑکول سے بروہ
مسئلہ جیٹے، دیور، بہٹوئی، بیا، ماموں اور بھوپھی کے لڑکے بھی غیرمحر میں، کیونکہ ان
سنلہ جیٹے، دیور، بہٹوئی، بیا، ماموں اور بھوپھی کے لڑکے بھی غیرمحر میں، کیونکہ ان
اول تو ہندوستانی مسلمانوں کی معیشت کڑورہ، ہرایک کا گھر علیحہ ہیں ہوسکا۔
دوم ہندومہ شرہ کامسممانوں کے معاشرہ پراثر پڑا ہے، اور اختداط عام ہوگیا ہے، اس
لئے اس معامد میں بھی دوشرطوں کے ساتھ شخفیف مناسب معلوم ہوتی ہے
لئے اس معامد میں بھی دوشرطوں کے ساتھ شخفیف مناسب معلوم ہوتی ہے

(۱) بغیر اجازت لئے بیلوگ اچا تک گھر میں ندآئیں، جب بھی آئیں پہلے ہوگا کو کریں
ٹاکہ عورت خود کو سنجال نے اور اعضاء (بینی چیرہ بھیلی اور چیر) کے علاوہ باتی جسم
ڈھا تک لے۔

(۲) یوگ تنهائی میں جمع ند ہوں ، اور بے تکلفی ہے بہ تیں ندکریں۔ صدیث میں ہے کہ عورتوں کے پاس تنهائی میں جانے ہے ، بچو ، ایک انصاری نے پوچھ جیڑے ، ویورکا کیا تھم ہے؟

آپ علی الله نظام الله جیشد، د بورتو موت بین، لیخی بردا فقد بین، کیونکه جیشد، د بورکی به وج سے بے تعکلفی بوقی ہے، اس لیے فقد پیش آنے بین در نیبی لگتی، اور یمی تھم سالیوں کا ہے، ان کے ساتھ بہنو کی کے تکلفی ہوتی ہے، اس لئے فقد پیش تاہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیٹھ ، دیوراگر چہ غیرمحرم ہیں ،گرچونکہ ان کے ساتھ ہرونت رہنا ہوتا ہے ،اس لئے ان کے ساتھ تنہا کی اور پے نکلفی تو جائز نہیں ،گر ہاتی پر دے میں تخفیف ہے ۔ (ناوی دارالعوم دیو ہندس ۲۰۰ ج۱۷)

نوٹ. جن کوانند تعالی نے ہال دیا ہوہ ہ فوراش دی کے بعد بچے کوعلیحدہ کردیں ، تا کہ سالی کے ساتھ ہے پردگ ندہو۔ ہمارے یہ ل برطانیہ میں علیحدہ ہو ہا اتنا مشکل نہیں ہے ، اس لئے یہال برطانیہ میں بھی اس برعمل کرتا جا ہے ۔

دوسری بات بلاضر درت جیٹھ، دیور، اور سالی کے ساتھ بے تکلفی اور بے پردگی کی فضاعام ہوگئی ہے، اور عهاء دار باب افق ماور الل دعوت اور الل خانقاہ سے دابستدا کی طبقہ بھی اس میں بہت کوتائی کر رہا ہے، اس کی اصلاح بہر حال ضروری ہے۔ الل علم کوا پنے بیانات میں اس پر خصوصی توجہ دلائی جا ہے، اور بار بارولاتے رہنا جا ہے۔

، بل علم بھی اپنی سالیوں کے ساتھ حربین شریفین میں عمرہ یا جج کے موہ قع پر بے پر دگ بر سے بیں ، ان مبارک مقارت پر اہل علم وفقل کا بیٹل قابل صد حسرت وافسوں ہے۔ مرغوب احمد

مسئلہ ۔ ستر مرد وعورت کا ایک ہے، ناف ہے لے کر تھٹنے کے پیچے تک ستر ہے، یعنی چھپانے کا بدن ہے، اس کو بےضرورت کس کے سامنے کھولنا جائز نہیں، ایک عورت ووسر ک عورت کے سامنے جسم کا بیر حصہ بےضرورت نہیں کھول سکتی، مجبوری کی بات الگ ہے، جسے بچہ کی ولادت ہے یا کوئی آئریشن کرانا ہے تو وہ الگ مسئلہ ہے، لیکن بے ضرورت نہیں کھول خطیب کا منبر پراورمقرر کا آئیج پرسلام کرنا منله خطیب کامنبر پر چڑھ کرسلام کرنا سنت اور متحب نہیں ہے، بلکہ مکروہ ہے، اور ترک اس کا سنت ہے۔

اس پرتر برفر ، تے ہیں اور جن روایات میں نی کریم علیہ کا منبر ہے سام کرنا مروی ہے ،احتاف کے فرد کی وہ داخل (مجس میں آنے والے) کا سل م کرنا ہے ،خطبہ کا جزونیس ، پس آئے والے) کا سل م کرنا ہے ،خطبہ کا جزونیس ، پس آگر خطیب یا ہر ہے مسجد میں آئے تو واغل ہوکر سمام کرے ، پھر منبر پر پیٹی کرس ری مسجد کو سام مرے ، کیون خطیب پہلے ہے مسجد میں ہے ، وہ جب خطبہ کے لئے کھڑا ہوا ور منبر پر چڑھ کر سمام کرے ، کیون خطیب پہلے ہے مسجد میں ہے ، کیونکہ اس کا شوت نہیں ہے ، بلکہ مروہ ہے کر سمام کرے بڑ و خطبہ ہونے کا وہم بیرا ہوگا۔

اور یمی علم برجمع کے لئے ہے، لی جومقرراتیج پر ہے، جب اس کی تقریر کا نمبر آتا ہے تو وہ اکیلا یا وُڈ اس کیر پر پہنی کر جمع کوسلام کرتا ہے، بید ہے اصل ہے، ہال مقررای وقت ہا ہر سے آئے تو سلام کرسکتا ہے، بیدواخل ہونے والے کا سلام کرتا ہے۔

(فَأُولُ وَارَالِعَلُومُ وَ بِوِينُدُصُ ٩ ٢٠ يُ ١٤)

ظالم پر سحر کرنا یا کروانائبیں جائے کہ سحر قطعی حرام ہے مسئلہ فام کے شرہے بچنے کے سے کوئی تدبیر کی جائے تو درست ہے۔ اس پر تحریفر ماتے ہیں محرفظالم پر سحر کرنا یا کروانائبیں جا ہے کہ سحرقطعی حرام ہے۔ (فاوی دارانعلوم دیوبندس ۱۵ جے ۱۷

ضرورةٔ بینک میں پیپےرکھنے کی اجازت ہے

مسئلہ بینک بین وبیدر کھٹا اگر چہ باداخذ سود ہوج تزئیں ہے۔ اس برتح برفر ماتے ہیں مگر ضرور تأبینک میں دوبیدر کھنے کی'' کفایت المفتی'' (۲۹۸۸ ، کتاب الربا ، بینک کے معاملات ، جواب نمبر ۲۵ م ۲۷) میں اجازت دی ہے۔ (تآوی دارالعلوم دیوبیزس ۳۵۹ جے ۱۷

''امدادالفتاوی'' کےحواشی کی مثالیں

نوٹ. '' امدادالفتاوی'' کے جوحوالے دیئے گئے ہیں وہ حضرت مولا نامفتی شہیراحمد قائی صاحب مدخلہ کی تحقیق والے نسخہ سے لئے گئے ہیں۔

تحکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ کے ' امداد الفتاوی' پر حاشیہ کی چند مثالیل میہ ہیں۔

رمضان کی عشاء تنہا پڑھنے والاتر اور کے اور وتر جماعت سے پڑھ سکتا مئلہ مئلہ مضان کی عشاء کی نماز تنہا پڑھنے والاتر اور کی دوروتر جماعت سے پڑھ سکتا ہے۔ لیکن شرمی میں تہتانی کے ایک جزئیہ سے نہ پڑھنے کا قول منقول ہے۔

ال پرتخریر فر اتے ہیں. حضرت اقدی مفتی عزیز الرحمٰن صاحب ویو بندی رحمہ اللہ فر اتے ہیں:علامہ شامی رحمہ اللہ فر اتے ہیں:علامہ شامی رحمہ اللہ نے ہیں:علامہ شامی رحمہ اللہ نے ہیں :علامہ شامی رحمہ اللہ نے ہیں نظر ہے۔ ایس کے ساتھ نہ پڑھے۔ المام کے ساتھ نہیں پڑھے وہ وہ تربھی اس کے ساتھ نہ پڑھے، یعنی وتر جماعت سے نہ پڑھے رت " فالیة الا وطار' ہیں بھی شامی سے اس طرح نقل کیا ہے ، کیکن ملامہ طحطا وی رحمہ اللہ کی عبارت سے جواز معلوم ہوتا ہے اور وہ بی قرین قیاس ہے ، اس لئے ہمارے حضر الت اکا برکا فتو کی جواز کا ہے۔ اس لئے ہمارے حضر الت اکا برکا فتو کی جواز کا ہے۔ ۔ سیاس کے ہمارے حضرت مولا نا محمد الی طرح فرض کو تنہا پڑھنے والا بھی وتر کو جماعت سے پڑھ سکتا ہے۔ حضرت مولا نا محمد الی طرح فرض کو تنہا پڑھنے والا بھی وتر کو جماعت سے پڑھ سکتا ہے۔ حضرت مولا نا محمد الی طرح فرض کو تنہا پڑھنے والا بھی وتر کو جماعت سے پڑھ سکتا ہے۔ حضرت مولا نا محمد الی طرح فرض کو تنہا پڑھنے والا بھی وتر کو جماعت سے پڑھ سکتا ہے۔ حضرت مولا نا محمد الی طرح فرض کو تنہا پڑھنے والا بھی وتر کو جماعت سے پڑھ سکتا ہے۔ حضرت مولا نا محمد الی طرح فرض کو تنہا پڑھنے والا بھی وتر کو جماعت سے پڑھ سکتا ہے۔ حضرت مولا نا محمد الی سے بھی الی میں میں مولا نا محمد الی سے بیا سے بھی میں میں مولا نا محمد الی میں مولا نا محمد الی مولوں کو بھی موتر کو بھی میں مولا نا محمد الی مولوں کو بھی موتر کو بھی کو بھی موتر کو بھی موتر کو

یعقوب صاحب قدس سرہ سے سنا ہوا یہ دہے کہ فرض کوتنہ پڑھنے والا وتر کو جماعت ہے پڑھ سکتا ہے،اور' قطعہ وی'' کی عبارت سے استدلال فرماتے تنے۔ اسی طرح حصرت مولانا گنگوای قدس سرہ بھی اس کوجائز فرماتے تنھے۔ (فناوی دارانعلوم اول دوم س ۲۳۲۲، قدیم۔ فناوی رثید ہے کال ص ۲۳۲۸)

نماز کے انتظام اورامام ومؤ ذن کے تقرروالی ہزار کی معجد میں جماعت ثانیہ مسئلہ بازار کی معجد میں جمعہ اور بھاعت کا بھی معقوں انتظام ہو یعنی امام و نائب ام اور مؤذن تنخو اودار مقرر ہوں بعض عبارتول ہے جماعت ثانیہ کا جواز معلوم ہوتا ہے۔

اس برتح برفره نے ہیں: حضرت جیب لقس سره نے مسئولہ ' بازاد کی مسجد' کوشارع اور طریق کی مسجد قرار دیے کر جواب دیا ہے، لیکن اظہر بیہ کدوہ ' مسجد محلّه' ہے اور اس میں جماعت ٹانی کروہ ہے۔

تفصیل اس این لی بیائے کہ ''جس مسجد میں امام اور مؤذن مقرر ہوں اور جہ عت کا وقت معین اورلوگوں کومعلوم ہو، اس مسجد کو محلے کی مسجد کہتے ہیں۔ (شامی) اگر امام اور مؤذن مقرر ند ہوں یا جماعت کا وقت معین اور معلوم ند ہوتو وہ راہ گذری کی مسجد ہے، محلے کی مسجد نہیں'' اصد (علم الفقہ :۱۹۰۶)

اور (کفایت اُمفتی ۳۰ ۱۰۵ (فی نوخ ص۱۱) میں ہے ''حنفیہ کے نزویک ایک سجد میں جس میں چنج وقتہ منظم طریقنہ پر جماعت سے نماز ہوتی ہے ، کہلی جماعت ہوج نے کے بعد دوسر می جماعت محروہ ہے''۔

اورمسئولہ" ہوزار کی مسجد" میں امام ومؤ ذین مقرر میں ، جماعت کا معقوں انتظام ہے ، یعنی نماز کے اوقات معین میں اور نوگول کو معلوم میں ، پس وہ محلّہ کی مسجد ہے۔ اور محلّہ کی مسجد ہونے کے لئے '' جماعت معلومہ'' (معین نمازی) ہونا ضرور کی نہیں ہے ، چنانچے شیخ رحمہ التد سندھی

نے تربین شریقین کی مجدول میں تکرار جماعت کو کروہ قرار دیا ہے۔ عدامہ شریف غزنو کی حنقی
رحمہ اللہ نے بھی نگیر فرونی بعض الکیہ نے تو انکہ اربعہ کے قدیب پراجی عاعدم جواز کا فتو ک
دیا۔ علامہ خیر الدین رالی رحمہ اللہ نے بھی ''البحرا ارائیں'' کے حاشیہ بیل کراہت کو تسمیم کیا
ہے ، حالا نگر حربین کی مسجدول بیس جماعت معلومہ نہیں ہے ، پس معلوم ہوا کہ ان تمام حضرات
کے نزد یک مجد محمد ہوئے کے لئے '' جماعت معلومہ نونا شرط قرار دے کر فدکورہ تم م فقہاء پر
رحمہ اللہ کا مجد محلہ ہونے کے سے جماعت معلومہ ہونا شرط قرار دے کر فدکورہ تم م فقہاء پر
استدراک قرمانا مجمح فیم ہے۔

علاوہ پریں آئے کل جو بازاروں میں مساجد ہوتی ہیں ان میں تین طرح کے نمازی
ہوتے ہیں ایک وہ تا ہر جن کی اس مسجد کے قرب و جوار میں دکا نیس ہیں، دومرے مسجد کے
قرب و جوار میں بسنے والے مسمان، تیسرے وہ لوگ جو بازار میں اپنی کی ضرورت سے
آئے ہوئے ہیں۔ پہلی فتم کے بوگ اگر چہرات کو دکان بند کرکے گھر چلے جاتے ہیں، لیکن
دان کی تمام (''اکٹر'' کا لفظ زیادہ مناسب ہے، مرغوب) نمازیں ای مسجد میں اداکرتے ہیں
۔ اور دوسری فتم کے لوگ تو تمام نمی زیں ای مسجد میں اداکرتے ہیں، لہذا'' بازار کی مسجد'' کے
سے بھی جماعت معلومہ ہوگئی۔ تیسری فتم کے بچھ وگوں کے شریک ہونے کی وجہ سے وہ مسجد
طریق اور مسجد مثارع نہیں بے گی ، جیس کر بین کی مسجدیں۔

(امرادالقتاوى جديدش٥٥١م٢٥١م

جس امام کے تنایا علیا نہ ہوں ، ایسے امام کی اقتد اکا تھم مسلد جس امام کے ثنایا علیا نہ ہوں جو تخرج تا طا وال کا ہے تو ایسے امام کی اقتدامیں اختلاف ہے، احوط عدم صحت ہے، اور اوسع صحت ہے، اور میرے نزدیک اس زمانہ میں صحت کورز جے ہوتی جائے۔ (الدادالقناوي جديدس الاعارعانية)

نوٹ - جوجروف نطع (حنک اعلی سیخی او پر کا تالو) کی کھال سے شکلتے ہیں ان کوجروف نطعیہ کہتے ہیں ،اوروہ تین ہیں تا، دال ،طا_(عمدۃ الفقہ ص ۱۳۳ے، القاب حروف کا بیان)

امام کی نماز کی کراہت مقتر بول کی نماز کومتعدی ہوتی ہے یا نہیں؟ مسکد اگراہ م کی نماز کروہ ہوگی تو متقدی اس کراہت ہے بچیں گے یہ نہیں؟ اس باب میں کوئی روایت نہیں کی الیکن تواعد ہے یہ بچھ میں آتا ہے کہ اگر کراہت کی فعل واخل تی العملو تا ہے ہے ، مثل ترک واجب یا فعل زائد تب تو وہ کراہت صلوق مقتدی تک متعدی ہوگی، کیونکہ اس صوت میں اس کی نمی زبھی کروہ ہوئی۔ " و صدو تہ متصب الصلوة المقدی "۔

اورا گرئسی امرخارج عن الصلوة سے ہے جیسے کسی ہیئت غیرمشر وعد ہے تو وہ متعدی نہ ہوگ ، کیونکہ اس وقت نما زکروہ نیس ہوئی ایک جدا گانہ فعل مکروہ ہے، گوا سے فیض کا امام بنانا

اَل بِرَجِ بِرَفْرِها مِنْ بَيْلِ على مرشا كَ رحمه الله في قاعده "كل صلومة اديب مع كراهة التحويم تجب اعادتها "كن شرح شرك شاكها مي "النظاهر ال النقص في صلوة الامام ولم يعجر وجبت الاعادة على المقتدى ابضاء اه "-

اس سے حضرت مجیب قدس سرہ کے جواب کی تائید ہوتی ہے، کیونکہ مقتدی پراعادہ کا واجب ہونا دلیل ہے تحدید کراہت کی اور بیاس صورت بیس ہے کہ کراہت اوم کی نماز بیس داخل ہوئی، پس اگر کراہت کسی امر خارج عن الصدوۃ کی وجہ سے ہے تو تحدید کراہت نہ ہوگا۔ (امدادالفتاوی جدیدص ۱۰۰۹ج۲)

> عمل کثیر کی تعریف میں پانچ قول میں ہے اصح قول مئلہ ممل کثیر کی تفسیر میں اختلاف مشہور ہے۔

اس پرتح ریفر مائے ہیں عمل کیٹر کی تعریف میں یا پی قول ہیں، اصح میہ ہے کہ '' دور سے دیکھنے والہ اس نم زی کو بید خیال کرے کہ بینماز میں نہیں ہے''۔

(الدادالفتاوي جديدش٢٣٢ج٢)

کیا تماز کی حالت میں مینک لگارکھنا مکروہ ہے؟

مئلة تنمازى حالت مين عينك لكاركون في نفسه جائز بي اليكن تعل عبث بي، اورعبث في ز مين مروه به اس عارض كسبب بيقل عبث جوگا-

اس پرتخ ریفر ماتے ہیں البنۃ جولوگ عینک کے عادی ہیں لیتی بیٹائی کی کمزوری کی وجد سے '' نمبری عینک' نگاتے ہیں ، چونکہ انہیں بغیر عینک کے طماعیت وسکون نہیں رہتا ،اس لیئے ان کے لئے پیدفعل عہت نہیں ہے ،اور مکر وہ نہ ہوگا۔ (امداد الفتادی جدیدص ۲۶۵۳ج۴) نوث عینک کونعل عبث کہنا مشکل ہے ،اس لئے کہ بیضر ورت کی چیز ہے ،اور ضرورت کی چیز ہے ،اور ضرورت کی چیز ہے ،اور ضرورت کی چیز عبت نہیں ہوتی ۔ ابت جی اور عینک نگاتے جیں ، وہ نمی زکی حالت جی نگانے اور اس کی وجہ سے مجمدہ میچے طور پر ند ہوتا ہوتو نمی زائر وہ ہوگ ۔

والت جی نگانے اور اس کی وجہ سے مجمدہ میچے طور پر ند ہوتا ہوتو نمی زائر وہ ہوگ ۔

(فض از حاشیہ ہفتی شبیر احمدے حب قامی مدفلہ)

کیامسجد کی حجیت پر جماعت کرنا مکروہ ہے؟ مئلہ محد کی جیت پرجماعت کرنا مکروہ ہے۔

ال پرتخر برفرماتے ہیں مجدی تھت پر تنہا یا باجہ عت نماز پڑھنے کی کراہت کا مدار تھت پر چڑھنے کی کراہت پر ہے، چٹانچہ 'علمیم ہے' ہیں' غرائب' ہے جو کراہت صلوۃ نقل کی ہے وہ کراہت صعود تل اسطح پر متفرع ہے، کیکن شامی رحمہ اللہ نے ' در مختار' کے قول' و کسوہ تحریما الوطء فوقہ ''کی شرح کرتے ہوئے فرمایا ہے

"اى الجماع "خرائن" اما الوطء فوقه بالقدم فغير مكروه الا في الكعبة نغير عذر ، لقرئهم بكراهة الصلوة فوقها"-

اور جب سعودی اسطح کرو دنمیں تو حصت پرنماز پڑھنا بھی مکرو دنمیں ، پھرٹ می نے قہنٹا فی سے کراہیۃ صعود علی اسطح کا جزئیہ بھی نقل کیا ہے، اور اس پر کراہیۃ صعوۃ علی سطح اسجد متفرع کی ہے ایکن عدامہ شامی رحمہ الندکواس پراظمینان نہیں ہے ، اس لیے 'فیلیت اعل''فر دیا ہے۔ (رد الحتار اربہ النہ نای ، کتاب اصلوۃ ، مکتبہ زکریہ ۳۲۸،۳۲۸ کراچی امر ۲۵۷)

حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب دیو بندی رحمه الله شرح مدید اورشامی کی مذکورہ عبارت نقل کرئے فرماتے ہیں خلاصہ اور حاصل میرہے کہ بعض عبارتوں سے جواز نماز فوق المسجد معلوم ہوتا ہے اور بعض سے کراہت معلوم ہوتی ہے۔

(فآوي دارانعلوم جديد سيرس: ١٩٢٩)

پی قلیق کی صورت ذہن میں میہ تی ہے کہ فی کراہت تح کی کی ہے اور اثبات کراہت میں قلیق کی ہے اور اثبات کراہت میں میہ تنزیبی کا الہذا مجد کی جھت پر تنہا یا با جماعت نماز پڑھنا مکر وہ تنزیبی یعنی خلاف اولی ہے البت عذر کے دفت مثلا۔ نیچ جگد نہ ہو، یا گرمی شد بیر ہوا اور در پچوں ہے بھی علاج نہ ہو سکے اور دیگر کوئی محفور شرع بھی نہ ہو مثلا قرب و جوار کے مکانوں کی ہے پردگ تو حجست پر تنہا یا با جماعت نماز بڑھنا جا بر شناج نزے۔ (المادائناوی جدیوس۔ سے بری کا

تراوح بین القدمین کے مسئلہ برتسامح

مئلہ تراوح بین القدمین حفیہ کے زور یک افضل ہے "طحط وی" نے "ظہیریہ" سے نقل کیا ہے، اطلاع ما اللہ نے اس کی تصریح فر مائی ہے۔

اس پرتخریر فرماتے ہیں۔ بیس مج ہے ' طحطاوی' نے اہم صاحب رحمہ اللہ کی تصریح قیم میں دونوں پیروں کے درمیان چار انگشت فاصلہ رکھنے کے مسئون ہونے کے بارے میں ''کتاب الر ٹر'' نے نقل کی ہے، اور' ظمہیر ہی' ہے تر اوح کے استخباب کی روایت لقل کی ہے ''طحطاوی'' کی ابوری عبارت اس طرح ہے

"قوله ويسس تصريح القدمين في قدم القيام (اربع اصابع) بص عليه في "كتباب الأثر" عن الأمام ولم يحك فيه حلاقا - وفي الظهيرية أو روى عن الأمام التراوح في الصدوة احب الى من ان ينصب قدميه بصبا"...

(طحطاوی علی طعراقی الفلاح ، کتاب انصلون ، فصل فی بیان سندها ، مکتبت ، دار کتاب، د بویدگر ۲۹۴)_(ایدادالنتادی جدیدش ۴۸۲ ۴۶)

نوٹ ہتراوح ادرصف (تراوح بین القدین اورصف بین القدین) بیل قرق ہے۔ صف ہیہ ہے کہ بیک قدم پرزورد ہے کردوسرے قدم کواس طرح ڈھیوا چھوڈ دیا جائے کہ دوکسی قدر مزجاوے جیسا کہ گھوڈ اایک پیرکوڈھیلا چھوڈ دیتا ہے بیا کمروہ ہے۔ تراوح بیس ایک قدم پر زور دیا جا تا ہے دوسرے پر زورنہیں دیا جا تا ، قرال کو یا لکل ڈھیدا بھی نہیں چھوڑ ا جا تا کہ مڑ جاوے ۔ (اہدادالفتادی جدیدس ۲۸۴ج۲)

آج کے دور میں سنتوں کوسجد میں پڑھنا افضل ہے

مسئلہ ۔ سنت فجر کامنجد میں پڑھنا افضل ہے، بلکہ جنج سنن مؤکدہ کا تا کہ اتہام یا تھیہ وہال بدعت مے محفوظ رہے جو کہ تارکین ان سنن کے ہیں۔

اس پرتج ریفر ماتے جیں اصل فریب میرے کہ منن مؤکدہ کا گھر میں پڑھنا افضل ہے لیکن اب مسجد میں پڑھنا افضل ہے لیکن اب مسجد میں پڑھنا بدو وجہ افضل ہے اول تھید یا بھی بدعت ، دوم ، لوگول میں تہاوان و سستی عام ہے ، اور مشاغل روز افزول جیں ماس لئے اند یشہ ہے کہ گھر میں شریڑھ کیس۔
''قال فی المفتح و بدای باصل المدھب افتی الفقید ابو جعفو ، قال الا ال بحشی

ان يشتغل عنها اذا رجع ، فان لم يخف فالأفصل البيب ، الخ "ـُــ

(فَحْ القدريص ١٩٩٣ جَ الْ كُويَرُ بِص ١٩٣٩ جَ ال محاب الصاوة ، باب ادر اك الفويضة) حصرت علد مد تشميري وحمد التُدفّر مات جي.

" ثم افتى ارباب الفتها بان الافضل الاداء في المسجد كيلا يلزم النشبه بنركها بالروافص حيث لا يأتون بها و مظرا الى تهاون اهل عصراً يكمن ان يفتى بادائها في المسجد كيلا يتشاعلوا عبها في البيوت ، الخ".

(معارف أسن ص ١١١ج ٢٠ ، كتاب الصلوة ، باب ما جاء اله يصليهما في ليت)

(امدادالفتاوي جديد من ١٣٢١ ج٧)

نوٹ سے متجدیش سنت پڑھنے ہیں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ فرض اور سنت کے درمیان زیادہ فاصلانہیں ہوتاءاورد نیوک بات سے نمازی محفوظ رہتا ہے، اس لئے کہ بعض روایات میں فرض اور سنت کے درمیان بات نہ کرنے کے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔ مثلا اس کی نماز اعلی علمیین یں پڑ روجاتی ہے، یاعلمیون ش لکھودی جاتی ہے۔ اس لئے عداء نے سنت وفرض کے درمیان و نیوی بات کرنے کو تکروہ لکھ ہے، اور عدم آنکام کو افعنل فر مایا، اس لئے کہ سنن فرائفل کے مکملات اور ان کا تتمہ بیں، اور تتمہ شیء کے متصل اور ملا جوا ہوتا ہے، لہذا فصل نہ ہوتا چاہئے۔ بعض مشائخ نے تو گفتگو کی صورت بیں سنت کا اعادہ کرنے کو کہا ہے۔ اور اعدر المخار بیل ہے کہ فرض اور سنت کے درمیان یات کرنے ہے تو اب بیل نقص آئے گا۔

امام احمد اور آخق بن را ہو یہ رحم، اللہ کے ایک قول میں بات کرنے سے سنت باطل ہو جاتی ہے۔ '' در مختار' اور'' بحر' میں بعض حننیہ کا بھی بچی قول منقول ہے، گریڈول مختار ٹیس تو جاتی ہے۔ 'قوم مختق اس سلسنے میں بھی ہے کہ نغوا ورخ انص و نیوی با نئی یا کسی ایسے عمل سے جونماز و ذکر کے من فی ہو، جیسے قرید و فروخت، مکھانا بینا وغیرہ یا زائد فصل اور نا خیر ہوجائے تو یہ عمل ثواب کو کم کرنے والا ہے۔

(زادالمعادم ١٩٣٥ ق ا اعد اسنن ص ١٩ ج ١ ع فياكل كبرى ص ٢٩٣ ج عدر زمزم وبيشرز مرايى)

ا مام قعدہ سے کھڑا ہوجائے تو مسبوق تشہدختم کرکے اٹھے مسکلہ: مسبوق اوم کے ساتھ قعدۂ اولی میں ملا ،ادراس کے تشہد سے پہلے اوم اٹھ گیا تو مسبوق تشہدشتم کرکے اٹھے، بدون تشہد کے ندا ٹھے۔

اس پرتخر برفرهاتے ہیں. لیکن اگر تشہدادھور، رکھ کراٹھ گیا، یاتشہد پڑھے بغیراٹھ گیا تو حلی
رحساللہ کی رائے میں نماز کراہت تحریک کے ساتھ ہوگی، علامہ شامی رحمہ اللہ کا میلان بھی اسی
طرف ہے، لیکن علامہ طحط وی رحمہ اللہ بغیر کسی قشم کی کراہت کے نماز کو سیح کہتے ہیں، صاحب
در مختار کا میلان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے، نیز فقیہ بوالیت رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے ہے

(امدادالفتاوي جديد من ٣٩٢ج٢)

مرتد دوبارہ مسلمان ہوجائے تو پہلے کی قضائما زول کا تھم مئلہ — ایک شخص مسلمان تفایعہ میں مرتد ہوگیا، پھر مسلمان ہوا، مرتد ہونے ہے پہلے کی نمازیں جواس کے ذمتھیں قضا کرنی ہوں گی۔ رسے تھی فرمار میں مدینہ الطامی ایس معادمیں۔

ال يرتح رفره تي بين "مخفر الطي وي"م ٢٩ رش ب

''ولا يقضى المرتد شيئا من الصنوات ولا مما تعبد به سواها (وفي سبخة ولا شيئا يعبد به) ويكون بارتداد كمن لم يرل كافرا ، اه''۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قضائییں ہے، اور اگر چدید بات سی ہے کہ ترک صلوۃ وصیام معصیت ہے اور ارتد او کے بعد بھی معصیت یا تی رہتی ہے، لیکن جب وہ دو ہورہ مسلمان ہوا تو حسب ارش دنیوی" الاسلام بھدم ما کان قبلہ " و ومحصیت ختم ہوگئی۔

(الدادالفتاوي جديدش ٣٨٣ج٢)

مقیم مسافر امام کے چیچےشریک ہوتو اس کا کی تھم ہے؟ مسئنہ مقیم تنص چار دکھت والی نماز میں سسافرا مام کے چیچے دوسری رکعت میں یا قعدہ میں شریک ہوتو اس کا کیا تھم ہے؟ اورا گر پہلی رکعت میں شریک ہوتو اس کا کیا تھم ہے؟ اس سلسلہ میں دورائے ہیں:

مہلی رائے بیہ ہے کہ جب ہیں رکعت بیں شریک ہوا ہوتو وہ صرف لات ہے، لہذا امام کے ساتھ سنام پھیر نے پراپی بقید دور کھتیں بغیر قراءت کے پڑھے، اور جب دوسری رکعت یا قعدہ بیں شریک ہوا ہوتو وہ میں وار پی بقید دور کھتیں بغیر قراءت کے پڑھے، اور المام کے فارغ ہونے کے بعد پہلے وہ رکعتیں پڑھے جن بیں لات ہے، لینی آخر والی ، اور الن بیں نہ فاتحہ پڑھے نہ سورت کیونکدان رکعتوں بیں وہ حکما امام کے چھے ہے، پھر وہ رکعتیں پڑھے جن بیں مسبوق ہے کیونکہ ان رکعتوں بیل وہ رکعتیں پڑھے جن بیل مسبوق ہے بین میں اور الن بیل فاتحہ اور سورت دولوں پڑھے۔

(کفایت اُمعتی ۱۳۸۷ نی وی دارانعلوم دیو بندجدید ۱۸۹۳ نی وی رشیدیه ۱۹۳۳)

دوسری رائے یہ ہے کہ جب جب تقیم محض مسافر امام کے ساتھ پہلی رکعت بیس شریک بوتو وہ
صرف لاحق ہے ، لہذا بقید دور کعتیں بغیر قراءت کے پڑھے، اور جب وہ دو دوسری رکعت بیس شناء
امام کے تصرف اخیرہ میں شریک بوتو وہ صرف مسبوق ہے، لہذا بھنے شرائی رکعت بیس شاء
تعوذ کا تحاور سورت پڑھ کر تعدہ کرے ، اور پھر دور کعتوں بیس صرف فاتنے پڑھے، اور آخری
دونوں رکعتوں کے درمیان تعدہ نہ کرے ، اگر دہ تمام رکعات کا مسبوق ہے (یعنی جب تعدہ
بیس فاتنے کے ساتھ بڑھے)۔

یدووسری رائے حضرت مولاناظیل احمد صحب رحمداللد (صاحب بذل الحجود) کی ہے، حضرت نے اس سلسلہ بیس بہت ہی مفصل و مدل تی وی ارقام فرمائے ہیں، جو ماہتامہ '' کانپور (شارہ می وجون ۱۹۲۳ء) اور ''احسن الفتاوی'' بیس ش کع ہوئے ہیں۔ احتر کے ناقص خیال ہیں میدوسری رائے ہی صحح ہے، اور وہی عمل وفتوی کے نے متعین ہے، اور اس کے ناقص خیال ہیں میدوسری رائے ہی صحح ہے، اور وہی عمل وفتوی کے نے متعین ہے، اور وہی عمل وفتوی کے اخری مفصل و مدلل اس کے لئے مشیع دلائل حضرت مولا تا ظیل احمد صاحب رحمد اللہ کے آخری مفصل و مدلل جواب ہیں موجود ہیں۔ (امداد افتاوی جدیدس تا ۱۳۳۶)

سورهٔ فانتجه پژهمی اورسورت پژههے بغیر رکوع کرلیا تو؟ نفسته میں میں دوئت برهمی اور میں میں دریا ھر بغیر کوع کرلیا تواسی

مسئلہ من زمیں سورہ فاتخہ پڑھی اور سورت پڑھے بغیر رکوع کرلیا تو اب قیام کی طرف عود کرے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے تب مجدہ میں جادے۔

اس پرتم ریفر ماتے ہیں میداولی صورت ہے، اور بیربھی جائز ہے کہ رکوع کے بعد مجدہ میں چلا جائے اور آخر میں سجد و سہوکرے۔ (امداد الفتادی جدیدص ۴۳۵ ج۲)

ترک واجب سے دوبارہ پڑھی گئی نماز میں نو وارد کی شرکت

مسئلہ. ۔۔۔ امام ہے واجب چھوٹ گیاا در تجدہ سہوبھی نہ کیا تو دو ہر ہ پڑھی جانے والی نماز میں نو دار دے تثریک ہونے ہے اس کا فرض ادا ہو جائے گا۔

اس پرتر برفر وقت ہیں میں جواب مختار تول کے مطابق نہیں ہے ، مختار تول میہ کہ نو وارو کی نماز سی نہ ہوگی ، پھر سے پڑھنی ہوگی ، کیونکدا ، م کی بیدو سری مستقل نمی زنیس ہے ، بلکہ ، ول نمی زکی پخیل کے نئے ہے ، لہذا مستقل فرض پڑھنے والے کی افتاد السے ا، م کے پیچھے سی نہیں ۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوا فقادی رہم یہ ۱۱۸۹۰ مشامی ۱۱۸۴۴ میں کھایت المفتی میں ۱۸۴۳ میں کھایت المفتی میں ۱۸۴۳ میں کھایت المفتی

نوٹ ۔ اس مسئلہ بی فقہاء کا اختلاف ہے، بعض کے نز دیک فرض ادا ہوج نے گا اور بعض کے نز دیک فرض ادا ہوج نے گا اور بعض کے نز دیک فرض ادا نہیں ہوگا۔ اس لئے طبیق کی بہتر صورت یہ ہے کہ جس نو وار دکواس بات کا علم ہوکہ یہ اور جس کو یہ بات معلوم نہ ہوکہ یہ وٹائی جانے والی نمی زہے تو اس کا فرض ادا نہ ہوگا، ورجس کو یہ بات معلوم نہ ہوکہ یہ وٹائی جانے والی نمی از ہے ، اس کے شریک ہوئے سے اس کا فرض ادا ہوجائے گا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے مفتی شمیر احمد صاحب قائی مدخلہ کا حاشید۔

(الداوالفتاوي جديدش ٢٥٢/٥٥٣/٥٥٣ ٢٦)

سجدہ تلاوت ایک ساتھ کرے یا ہر آیت پراسی وفت کرے؟ مسکلہ ۔ پورے قرس کریم کی تلاوت کے لیک ساتھ سارے تلاوت کے تجدے کرناج تزہے۔ اس پرتح برفر ماتے ہیں اور بہتر ہے کہ جس وفت آیت بجدہ تلاوت کی ہے، اس وفت سجدہ کرلے۔ (امداد لفتاوی جدید ۴۳۸۳ ج۲)

محض نکاح ہے وطن اقامت بن جائے گایانہیں؟ مسلہ محض نکاح ہے وطن اقامت بن جائے گایانہیں اس مسللہ میں دوسرے علاء سے

\$286 X238 X X268/360 X20860 90

اس پرتج برفر ماتے ہیں مفتی عزیز الرحن صحب رحمہ اللہ کا فقو کی ہیہے کہ تھن تزوج ہے مقیم ہوج تا ہے۔ و کیھے آبادی وار العلوم و یو بند جدید ۳۵۸،۸۳۰ ورجلد چہارم ۳۸۳۰ میں وضاحت ہے کہ تزوج سے مراد میر ہے کہ تکاح ہوا اور بیوک کو وہاں سے لے جانے کا اراوہ نہیں ہے۔ بہر حال خووہ ہال رہنے کاعزم ضروری نہیں ہے۔

اب علی عکار جھان حضرت مجیب قدس سرہ (لیتنی حضرت تھ نوی رحمہ اللہ) کے جواب کی طرف ہے، یعنی خود وہاں رہنے کا عزم صروری ہے جبیسا کہ'' قاضی خان'' کے جزئیہ میں ہے طرف ہے، یعنی خود وہاں رہنے کا عزم صروری ہے جبیسا کہ'' قاضی خان'' کے جزئیہ میں ہے (امداد القتادی جدیدش ۳۵ میں)

نما زجنا زہ میں چوتھی تکبیر کے بعد کیسے سلام پھیرے؟ مئد ۔ نماز جنازہ میں چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ چھوڑ کرسلام پھیرنا جائے۔

اس پرتگریر فرمائے ہیں حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب رحمہ اللہ نے اس کے خلاف فتو کی دیا ہے، ملاحظہ ہوفی وکی دار العلوم ویو بند جدید ۱۳۸۵ سے واضح رہے کہ یہ اختلاف اولیت میں ہے، جائز دونوں میں لیعنی ارسال کرکے سلام پھیمرنا اور ہاتھہ باندھے ہاندھے سلام پھیمرنا دونوں جائز میں۔(امدادالفتادی جدیدس ۳۸۱ج)

مسواک مر داورعورت دونول کے لئے سنت ہے مسئلہ مسمرے نزدیک مسنونیت مسواک کی عام ہے (یعنی مسواک مر داورعورت دونول کے لئے سنت ہے)۔

اس پرتم برفر مائے ہیں ابن مجر رحمہ اللہ نے محدث احمہ بن منبع رحمہ اللہ کے مند سے ''امطالب العالبیة' '(ابر۲۴) ہیں حدیث علّی فرمائی ہے ' حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ (جوسی کی ہیں)ارش دفر مائے ہیں کہ سی یہ کرام رضی اللہ عنبم ا پئی مسواکول کونکو ، رکی موٹھ کے مماتھ یا ندھ کرتے تھے، اور عورتیں اپنی وڑھنوں میں یا ندھا کرتی تھیں۔ اس حدیث ہے صحابیات رضی اللہ عنہن کا مسواک استعمال کرنا صراحۃ تابت ہوتا ہے۔ (اہدادالفتادی جدیدس ۲۰۱ج۱)

عورت کے لئے علک کا استعمال جا تر ہے سئلہ واضح ہوکداصل سنت درخت کی مسواک ہے ہمسواک کی موجود گی میں اٹھایاں بھی

مسواك ك قائم من من من من من وكتيل " ولا تقوم الاصامع مقام العود عدو جوده"

(كبيرى قديم س-جديد صسه ط مكتبه اشر فيه ويوينه)

لیکن عورتوں کے لئے درخت کی مسواک موجود ہوتے ہوئے بھی علک (بان کی ایک قتم) کا استدن ل جائز ہے، وہ مسواک کے قائم مقام شار ہوگا، جبکہ عورت نے اس کا استدن سنت اداکرنے کی نبیت ہے کیا ہو" یقوم العلک مقامه للمرأة مع القدرة عدیہ "۔

(ور مخدَّار مع اش مي س هاج امرائي رص ٢٣٠١ ج امرَكر يا و يويند، كتاب الطهارة)

" قوله : مقامه اى في الثراب اذا وجدت النية " ـ

(طمطاوی علی ابدرالقارص • یمن اوکننه)

علامدائن جيم رحمدالقد ال كى وجديد بيان كى بي الحون المعواظية عليه تضعف السمانه فيستحب لها "اليخى بميش كرن كى مواكراستع لى كرناعورت كوانتو كو كمزور كرناعورت كوانتون كو كمزورت كرنا بها كا و كا و مكاوم كا استعال ال كے لئے مستحب بي معلوم بواكم ورت كے ديكى اصلاح الله كا استعال الله كے لئے مستحب بي معلوم بواكم ورت كے ديكى اصل منت در شد كى مسواك بي در دوالفتاوى جديرس ا ٢٠٠ ج ١)

کھیا بیرکان کے نرمہ باسورا نے بیس رکھ ہوتو مسلح کا تھم مسئلہ سے گر پھا بیکان کے نرمہ بھی ہوتو مسلح کے وقت اس کا نکالناسنت ہے۔ اس پرتج برفر ہ تے ہیں اس لئے کہ کان کے اندر کے تمام حصہ کا مسلح سنت ہے،اوروہ پھا بیہ نکالے بغیر ممکن نہیں ہے، اور سنت کا موقوف عدیہ سنت ہوتا ہے، لہذا اس کا نکالناسنت ہوا۔ مسئلہ ۔ اگر پھا بیکان کے موراخ میں رکھ ہوتو اس کا نگالنامستحب ہے۔ اس پرتح مرفر ماتے ہیں 'اس لئے کہ کان کے سوراخ میں تر انگل و النامستحب ہے جو ہفیر نکالے ممکن نہیں ، لہذا نکالنامستحب ہوا۔ (مد والفتاوی جدید ص الاج)

سر مے سے کے لئے نیایا فی لینے کی تفصیل

مسئلہ ۔ سر کے سے کے لئے نیا پانی لینا ج ہے یا ہاتھ دھونے کے بعد جور کی بچی ہے ،اس ہے مسلح ج نز ہے ،اس میں اختلاف ہے۔ حاکم شہید رحمہ اللہ جائز قر ارٹیس دیتے ،اور جمہور جائز کہتے ہیں۔ مولانا عبدالحق صاحب المعنوی دحمہ اللہ نے 'سعائی' (س ۲ نے ا، مکتبدا شرفیہ ابوبند) میں بحث وتنجیص کے بعد مسئلہ کی دوصور تیں کی ہیں

(۱) ہاتھوں کے ذریعیہ عضو کو دھونے کے بعد ہاتھوں میں پڑی ہوئی تری۔

(۲) ہاتھوں ہے کسی عضو پر پانی ڈالنے کے بعد ہاتھوں میں بیکی ہوئی تری۔ پہلی قسم کی ترک ہے۔ اس نے ترک ہے۔ اس نے ترک ہے۔ اس نے دور اس معمول عضو ہے داوردوسری قسم کی تربی ہے۔ کوئلدوہ ترک معمول عضو ہے۔ اوردوسری قسم کی تربی ہے سے کرنا جائز ہے، اس لئے کہ ہاتھ کسی معمول عضو ہے۔ اس لئے کہ ہاتھ کسی معمول عضو ہے۔ اس لئے وہ تری ''، مستعمل' 'نہیں ہے۔

(الدادالفتاوي جديد ص٢١٦ج١)

گرون کے سے بارے میں علماء کی آ راء

مئلہ ۔ گردن کے مع کے بارے بیل علیء کی تین رائے ہیں، امام نووی رحمہ الله وغیرہ بدعت فرماتے ہیں۔ اوراکش احتاف اوراسحاب بدعت فرماتے ہیں۔ اوراکش احتاف اوراسحاب متون منتخب فرماتے ہیں، اور یکی قول میچ ہے۔ تفصیل کے لئے "سحابیہ" (مکتبہ اشرفید، دیو بند احمال) اور رسال" تخت الطلبہ فی مع احرقیہ" (مصنفہ مولانا عبد الحق صاحب تکھنوی

رحمه الله) ملاحظه فرما تعيل (الداد الفتاوي جديد ص ٢٢٢ ج1)

اللغو الب " (فرأوي دارالعلوم ديو بزرس ٢٣ ج 1)

کیا جنا بت کی حالت میں بال کتر واٹا اور ناخن ترشواٹا مکروہ ہے؟

مسئلہ جنا بت کی حالت میں خط بنواٹا اور بال کتر واٹا اور ناخن ترشواٹا مکروہ ہے۔

اس پرتج رفرہ تے ہیں حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحب دیو بندی رحمہ التہ تح رفرہاتے

ہیں بال کتر نے اور مونڈ نے اور ناخن کتر نے کو بی ات جنابت بعض فقیرہ نے مکروہ لکھا ہے

بظا ہر مراو کمروہ ہے مکروہ تنزیکی ہے، جن کا مال خلاف اولی ہے۔ ' عالمگیر ہے' جلد خامس میں

ہے '' حلق الشعب حالة المجسابة مکروہ ، و کہ دافص الاظا فیر ، ھکدا فی

عد مدائن تیمیدر حمد الله قرمات بیل او ما اعلم علی کو اهیة او الله شعو الجنب و ظهره دليلا شرعبا "ر (قرول بن تيمير ۴۴ م) داند والفتاوی جديد ۲۵۵ م))

تُوتُ ﴿ اللهُ مَعَظَاء بَانَ رَبِالَ رَحَمُ الدِّكَا الَّرِيدِ ﴾ " وقال عنظاء . يحتجم الجنب ويُقلِّم اظفاره ويَحلِق رأسه وان لم يتوضأ " ـ

(يَقَارِكِ، باب الجنب يخرج و يمشي في السوق و غيره ، كتاب الفسل ، قبل رقم الحديث ٢٨٣٠)

مسجد کی زمین پرتیم کرنے کا تھم

مسئلہ ' ۔۔. مسجد کی زمین میں تیٹم کرنا مکروہ ہے۔

ال پرتم برفر و ت بیل مجد کی مٹی ہے تیم کرنے کی دوصور تیل ہیں اول. ضرورت کی وجہ ہے ، مثالا کوئی محف میں مجد کی مٹی ہے تیم کرنے کی حاجت پیش آگئی اور فورا باہر لکھنا تاریکی یا بارش و فیرہ (بیسے و تمنی یا در ندے کا خوف، مرغوب) اعذار کی وجہ ہے ممکن نہ ہوتو تیم کر لیمنا مستحب ہے تا کہ جنابت کی حالت میں مسیحہ بین تھم رنالا ذم ندآ کے ، تمام فقہا نے احناف نے بیس سند لکھا ہے ، لیکن کی نے بیس لکھا کہ مجد کی مئی ہے تیم ندگرے ، بلکہ سب کی عبر تیم مطلق ہیں۔ 'ولو کان سائے الله فاحتلم والماء خارجه و حشی میں المحروج بنہ ملا وجوج بنہ ملا والماء خارجه و حشی میں المحروج بنہ ملا و و الماء خارجه فی المستحد تیمم للمحروج ، قال فی المستحد تیمم للمحروج الله یادہ و وال خاف یجلس مع النہ م ، النع''۔

(شای ص ۱۳۹۰ ج ۱۱ زکریار دیوبند یس ۲۳۳ ج ۱، کراچی)

لہذ اگر وہاں کوئی اور مٹی نہ ہوتو مسجد کی مٹی ہے تیم کر لیٹا جا کڑے الطلاق الروایات۔ البتہ حضرات شواقع نے لکھ ہے کہ اس صورت میں بھی مسجد کی مٹی ہے تیم نہ کرے اور مٹی ہوتو تیم کرے ورنہ بغیر تیم کے جنابت کی حالت ہی میں سجد میں تشہر ارہے ، لیکن امام نو وی رحمہ اللہ نے اعتراض کیا کہ اگر ضرورت کی وجہ ہے کوئی خض مسجد کی تھوڑی سی مٹی استعمال کرلے تو اس میں کراہت کی کیا وجہ ؟۔

امام زركشی محمد بن عبدالله شافعی رحمه الله (ولادت ۳۵۰ کاره وفات ۴۹۰ کاره)" 'اعلام المساجد بإحکام المساجد' من سما ۱۳ ربیل لکھتے ہیں۔

"ما ينجور الممكث للجنب في المسجد للضرورة بال الع في المسجد واحتلم ولم ينصكسه الخروج لاغلاق الباب أو الخوف على نفسه أو ماله ، قال في الروصة وينجب ان يتيسم ان وجد غير تراب المسجد ولا يتيمم بترابه ، النح - الى قوله - وقول الرافعى ولا يتيمم بتراب المسجد كما لو لم يجد الا ترابا مملوكا ، درعه فيه السووى في شرح التبيه ، فقال هكد قال تبعا لصاحبي التهديب والنتمة ، وفيه نظر وأى ماضع ينسع من غبار يسير للضرورة ؟ والفرق بينه و بين المملوك ظاهر ، وقال الروياسي في البحر فو احتلم في المسجد أو خاف العسس (الشرلهة التي تطوف لينلا للنحراسة) يتيمم بغير تراب المسجد ، فان لم يجد الا تراب المسجد لا يتيعم كما لو وحدت فيه ترابا مملوكا للغير ، ولكنه لو تيمم به جاز ".

دوم الداخرورت متجدى كى سے تيم كرنام كروه ب-

"قال في الاشباه في احكام المساجد ومنها منع اخد شيء من احراله ، قالوا في ترابه ان كان مجتمعا جار الاحد مسد ، ومسح الرحل عليه ، والا لا ، اه ، قال الحموى ، قوله والا لا ، اقول لا لا المجتمع المسلحد فيكره الحموى ، قوله والا لا ، اقول لا لا المجتمع المسلح بمبرلة ارض المسلحد فيكره اخساده يعنى على سبيل الاستعمال ، وأما اذا أخده للبرك فجائر ، كما قالوا في تراب الكعبة ، واعلم ان هذا الحكم كان حيث كانت المساجد لا تنبسط ، أما الآن فارائة التراب و رفعه قربة "-

علامہ حموی رحمہ اللہ کے قول 'و اعلیہ ، الله '' سے بھی معلوم ہوا کہ کر ابت اس مٹی سے تیم کرنے میں ہے جو مسجد کا جزو ہے ، کیکن اگر مسجد کے پیکے فرش پر غیار ہواؤ چونکہ وہ سجد کا جزو نہیں ہے ، اس سے اس سے تیم کرنا جائز ہوگا۔ (امداد الفتادی جدید ص ۴۸ ٪)

جزابوں پرستے کے بارے میں حدیث مجمل وہیم ہے سئلہ: جزابوں پرستے کے بارے میں حدیث میں جو آیا ہے وہ مجمل وہیم ہے۔ اس پرتم ریفرواتے ہیں جزابوں پرستے کرنے کی تین حدیثیں مردی ہیں حضرت مغیرہ رضی التدعنه، حضرت ابوموی اشعری رضی التدعنه اور حضرت بدل رضی التدعنه ہے کہ آپ علاقے نے وضوفر ما یا اور جزابوں اور نظین پرسے فر مایا۔ ان میں سے حضرت ابوموی اشعری رضی علاقے نے وضوفر ما یا اور جزابوں اور نظین پرسے فر مایا۔ ان میں سے حضرت ابوموی اشعری رضی التدعنه التدعنه التدعنه کی حدیث کو امام تر فدی رحمہ التد نے '' حسن سے ''فر مایا ہے ، لیکن ویگر بڑے بڑے محد شین نے اس بریمی نفتذ فر مایا ہے۔

(بحث کے لئے وہ حظہ ہو ' نصب الرائی' ا ۸۲ مار ۱۸ مے دف اسمن شرح زندی سر ۱۳۵۰ میں دو آئیں ملا ۱۳۵۰ کے دو جرائیں شخین تھیں یار تیقی ؟ پھرس دہ تھیں یا منطل ؟ کیونکہ عدیث کے داف دائے سے بھی جمل ہے کہ وہ جرائیں شخین تھیں یار تیقی ؟ پھرس دہ تھیں یا منطل ؟ کیونکہ عدیث کے داف دائے سے بھی الجور بین واقعلیں کا مطلب بعض محد ثین نے مسمح میں الجور بین المتعلین بیان فر مایا ہے۔ نیز یہ تھی ضروری ہے کہ آپ علیہ کا یہ وضو واجب تھی ایعنی حدث کی حالت میں فر مایا گیا تھ یا مستحب تھی وضو تی الوضو ہتھ ، نیز یہ بھی واضح ہونا ضروری ہے کہ یہ تھم عام ہے ، نیعنی تم م امت کے لئے ہے ، آپ علیہ کے ساتھ خاص نہیں ہے ، ورشہ کہا جا سکتا ہے کہ '' و دفعہ حال لا عموم لھا''۔

(امدادالقناوي جديدش ٢٩٣ ج)

زخم سے نظنے والا پانی تا پاک ہے؟ اور کپڑ ہے کولگ جائے تو کیاتھم ہے؟

مسئلہ زخم سے جو پانی لکانا ہے وہ ناتش وضو ہے، یہ پانی نجس ہے اور نجس مغلظ ایک درہم

علیہ مع ف ہے، اس لئے وہ داغ آگر پھیلا ؤیل، یک روپیہ سے زائد شہوتو نی زہوجا وے گ۔

اس ہزئی ہے حاشیہ پر حضرت مولا نامفتی جمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں،

یواس صورت بی ہے کہ زخم ہے نکل کر پانی بہدگی اور وہ کپڑے کومگ گیا۔ اور اگر پانی پا

پیپ وغیرہ صرف زخم کے منہ پر رہے اور کپڑ اس کو یا رہا راگنا رہا یہ اس تک کہ کپڑے پر پھیل

گیا، یہ نا یا کے نہیں، نداس کا دھونا واجب ہے۔ محمد شفیع

آپاس حاشید برتم برفر ماتے ہیں: الکه حاشیدائی طرح ہونا چاہئے کہ:

'' بیائی صورت میں ہے کہ زخم سے نکل کر پانی بہر گیا اور وہ کپڑے کونگ گیا اور اگر پونی پیپ وغیر وصرف واد کے زخمول کے مند پر رہا اور کپڑ ااس کو بار بورلگنا رہا یہ ل تک کہ کپڑے پر پیپ وغیر وصرف واد کے زخمول کے مند پر رہا اور کپڑ انرلگ تو بہد پڑتا تو وہ نا پاک ہاور کپڑے کہ تو دل میں سو ہے ، اگر ایس معلوم ہو کہ کپڑ انرلگ تو بہد پڑتا تو وہ نا پاک ہے اور کپڑے کو دھونا واجب ہے ، اور اگر ایس معلوم ہو کہ کپڑ انرلگ تب بھی نہ بہتا تو وہ نا پاک نہیں ہے ، نہائی کا دھونا واجب ہے ۔ '' ان صحح السام عن رأس المجوح بقطعه نم محرح فصصح اللہ عن رأس المجوح بقطعه نم محرح فصصح نم و الا فلا ''

(مدييا سيم ٢٨، الطهارة ، فصل في الوقف الوصوء، مكتيد الشرقيه، والويزر الماسم ١٣٠٠)

(امدادالفتاوي جديدص ١٣٣٠ج)

نا پاک کپٹر سے کوئٹین بارنچوڑ اجائے ،مگر بدن کے لئے بیرقاعدہ نہیں مسئنہ نا پاک کپڑے کودھونے کے لئے قاعدہ بیسے کہ تین بارائے نچوڑ اجائے ،مگر بدن انسانی نا پاک ہوتو اس کے سئے بیقاعدہ نہیں۔

اس پرتج رفر ماتے ہیں بدن تین بار مسل دھونے سے پاک جوجائے گا، ہر بار خشک کرتا ضروری نہیں ہے۔" بطھر بالغسل ثلاثا و لو بدفعة بلا تحقیف"۔

(د د المصحنار الاعام مكتبه (كريه و يوبند عن ٢٣٣ ق) ، كرايي) ، (الداد الفتاوي جديدس ٣٦٥ ق)

خبدين چوبا گر كرمرجائة

مسئنہ، سیال شہد میں چو ہا گر کر مرجائے تو سب نا پاک ہوگیا، پانی ڈال کر جوش دینا اور اس کا جلا دینا بعض کے نز دیک مطہر ہے۔اس طرح طاہر کرکے کفار کے ہاتھو فروشت کردیا جائے ،اورنجس کا فروخت کرنا بھی درست نہیں۔ ال پرتج برفر ماتے ہیں بعنی اہم ابو یوسف رحمہ اللہ کے فرد کیک ہوجائے گا اور کفار کے ہاتھ فروخت کرنے کا مشورہ اس لئے دیا گیا کہ امام محمد رحمہ اللہ اس کو پاک قرار نہیں ویتے ،اگر چہ مفتی بہ قول امام ابو یوسف رحمہ املہ ہی کا ہے ،ممکن ہے کہ بعض طبائع اس کے استعمال سے ابو (نفرت) کریں ،اس لئے فروخت کردیے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ کے استعمال سے ابو (نفرت) کریں ،اس لئے فروخت کردیے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

چا ندہ سورٹ کی طرف پاخانہ بین اب کے وقت مند کرنا مکر وہ ہے مئلہ '' سورج بادل میں چھپا ہوا ہوتو اس کی طرف مند کر کے پیشاب کرنا درست ہے۔ اس پرتح رفر ماتے ہیں، چاند ، سورج کی طرف پاخانہ بین ہ کے وقت مند یا پیٹے کرنا مکر وہ تنزیجی ہے۔

لیکن مراد جا ندسورج کی ذات کا استقبال واستدبار ہے، اس جہت یا ان کی روشنی کا استقباں واستدبار کمروہ نہیں ہے۔ ای طرح جب وہ نظر ندآ رہے ہوں تو بھی کراہت نہیں ہے، اورصورت مسئولہ میں چونکہ آئی بابر میں چھپا ہوا ہے، اس لئے کراہت نہیں ہے۔ (احدادالفناوی جدیدال ۱۳۹۳ج)

فرج کی رطوبت اور ایک شخفیقی حاشیہ مسئلہ ، رطوبت فرج کے متعلق جوابات کا خلاصہ درج ذیل ہے اول فرج خارج کی رطوبت پاک ہے، اس سے کہ وہ در حقیقت پسیسہ ہے۔ دوم فرج واخل کی رطوبت جس کوامام ابو صنیف رحمہ اللہ پاک کہتے ہیں اور صاحبین رحمہم اللہ ناپاک کہتے ہیں، کیونکہ اس رطوبت کے بارے میں تر دوہے کہ وہ پسینہ ہے یانہ کی ؟ اس لئے اس کی نجاست میں اختلاف ہواہے، اور احتیاط اس کے نجس کہنے میں ہے۔

سوم: رحم كى رطوبت جوبالد تفاق تاياك بــــ

یہ جوابات کا خلاصہ تھ۔اب اصل مسئلہ کے متعلق عرض ہے کہ تمام سوالات اس سفیدی

کے بارے جس جیں جواجھ عورتوں کو اکثر اوقات بہتی رہتی ہے، اس کا جواب معلوم کرنے

کے لئے پہلے اس کی حقیقت جان لیٹی جائے۔ فرج کا ایک حصہ تو خارج کا ہے، یعنی وہ حصہ
جس کا دھونا خسل جس فرض ہے، اس پراگر تری محسوں ہوتو وہ در حقیقت پسینہ ہے، جس طرح
جسم کے اور حصوں میں پسینہ نکل کرمی تر ہوجہ تا ہے، یہاں بھی ہے صورت چیش آتی ہے، لہذا
جس طرح جسم کے تمام حصول کا پسینہ پاک ہے، یہاں کا پسینہ بھی پاک ہے، اس لئے نداس
ہے وضوٹو شاہے، شاس کا دھونا ضروری ہے۔

دوسراحصہ داخل (اندرونی حصہ) کا ہے، اس کی رطوبت میں گی احتمال ہیں الف ۔۔۔ یا تو بیط ہیں دوسراحصہ داخل (اندرونی حصہ) کا ہے، اس کی رطوبت ہے جو عضو کو زم رکھنے کے لئے اس مقام میں پیدا ہو کر ہمیشہ وہاں رہتی ہے، اس رطوبت کواہ م ابو حضیفہ رحمہ اللّٰہ بیا کے فرہ تے ہیں، اور صاحبین رحمہما اللّٰہ نایا کے قرار دیتے ہیں، کیکن واضح رہے کہ میر رطوبت اندری رہتی ہے، خود سے با ہرنہیں آتی۔ اندری رہتی ہے، خود سے با ہرنہیں آتی۔ اندری رہتی ہے، خود

ب دوسرااحمال بیہ کے دور آری ہوجوغدہ قدامید بیں ہیدا ہوتی ہے اور ہوقت شہوت یا بوقت تخیلات شہوائی گلتی ہے۔

''والممدى هو رطوبة تسيس عند ابتداء الشهوة لتليين مجرى المبي ومجراها فوق مجرى المبي''۔(شرح الرماپ:۱۲۵/۲)

ترجمہ نے کی وہ رطوبت ہے جو شہوت کے شروع میں بہتی ہے ، جس مے نمی کے رائے زم ہوتے ہیں نمری کا راستہ نمی کے رائے کے اوپر ہے۔ (ترحمہ کیبر ۲۵۱۰)

ج تیسرااحمال بیہ کے وہ وہ کی ہوجوا کی سیال رقیق رطوبت ہے جو غدہ ودی میں پیدا

ہوتی ہے،اور پیشاب سے پہنے اس کے ساتھ فارج ہوتی ہے تا کہ پیشاب بہ سہولت فارج ہوج نے اوراس کی تیزی پیشاب کی نالی میں محسوس نہوں ہیشاب کے بعد بھی نگلتی ہے۔

"و الودى هو رطوبة غروبة لرجة تسيل مجرى البول عند ازادته لتغرية المجرى و هي ادا كثرت غلظت و المجرى و هي ادا كثرت غلظت و المجرى و تولدها من غدة موضوعة يقرب عنق المثانة و هي ادا كثرت غلظت و المائة بعد البول ايضاءً" _ (شرح الرباب ١٢٥/٢)

اگر چہ تورت کے پیش ب کا سوراخ مُهَمَل (مقدم جماع) سے تقریبا ایک ای اوپر ہوتا ہے،لیکن وہ ہوتا ہے فرج داخل ہی ہیں۔

و چوق اختال بيب كدوه منى بورجس طرح مردوس كوجريان كى شكايت بوج تى بين عوارض كى ويدست منى كا كالاده تكفي كنات به العالم عورتول كوبكى بيد رضدا التى بوتا به المورس كا كوبدا عرض لهى سيدى العنى كما يعرض للرحال "ر (شرح الاسب ١٥٨٠٢) ه يو نجوال اختال بيب كدوه فدكوره رطوبت كعلاوه رتم سي نكف والفضلات بمول "قد يعوض للسساء ان تسبيل من ارحامهن دائما رطوبات وتلك الرطوبات اما ان يكون تولدها فى الرحم نفسه اذا صعفت القوة الفادية التي فيها واما فضول تصل اليها من جميع البدن على جهة الاستعراع والتنقية "-

(شرح الاسباب:٢م١٥٨)

ان رطوبات کو''سیلان انرهم''اور''سفیدگ''اورسفیدی کا مرض'' کبھی کہتے ہیں۔ (۱۰ کیھئے از جمہ کمیر ،۳۰۵،۳)

تیجیلی جپارصورتوں کی رطوبت با ہرنگلتی ہے،ور چونکنہ مذی ٔ ودی ٔ منی اور تمام فضلات رخم نا پاک جیں ،اس لئے رطوبت بھی نا پاک ہوگی اور ناقض وضو ہوگی۔

خلاصة بحث يدكم جورطوبت بهتى بوه خواه كوئى جوناقض وضوب دورناياك ب، البذا

بعض عورتوں کوا کنٹر اوقات جوسفیدی بہتی رہتی ہے وہ ناپاک ہے، اور ناتض وضوہے، جب وہ بہہ کر فرج خارج تک نکل آئے وضوٹوٹ جائے گا۔ اور فرج داخل کی جس رطوبت میں امام صاحب رحمہ النداورصاحیان رحم ما اللہ کا ، ختلاف ہوا ہے وہ خود ہے باہر آتی ہی نہیں ، لیکن اگر پر رطوبت (سفیدی) ہر دفت بہتی رہتی ہوتو وہ عورت معذور ہے۔

(ارادانالقادي جديدش ٢٥٨/٢٥٨ (٢٥٩ م٠٥٥)

عشاء کا وقت غروب سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد ہوجانا ' قاعدہ کلیے ہیں مسئلہ سے عشاء کا وقت غروب ہے ڈیڑھ گھنٹہ بعد ہوجاتا ہے۔

اس پرتحریر فر ، نے بیس تمام سال کے لئے بیرقاعدہ کلیڈ بیس ہے، بلکہ موسم کے اختلاف کے موبیش ہوتا ہے۔ (مداد الفتادی جدیدس ۱۳۳۶)

گھڑی و کچھ کرنماز کی جماعت کھڑی کردینے کا التزام ہدعت ہیں ہے
مسئلہ گھڑی و کچھ کرنماز کی جماعت کھڑی کردینے کا انتظام بمصلحت سبولت نمازیوں کے
ہواور غیرممنوع ہے۔ انتظام ممنوع وہ ہے جودین بکسر دال یہ بفتح دال کے طور پر ہو۔
اس پرتخ بر فرماتے ہیں لیمنی ہرائی نئی بات جس کی نثر بعت ہیں پکھاصل منہ ہوا درا سے
دین کا کام بچھ کر کیا یا چھوڑا جائے تو وہ بدعت اور ممنوع ہے ، اس طرح کی مہاح تھل (غیر
ضروری کام) کو ذین (قرضہ) کی طرح لازم اور ضروری بچھ کر کرنا بھی ممنوع ہے ، اور نماز
کے لئے اوقات مقررہ کی پابندی کو شدوین (تواپ کا کام) سمجھ جاتا ہے ، مندؤین (لازم)
سمجھ جاتا ہے ، اس لئے ممنوع نہیں ہے۔ (امداد الفتاوی جدید سمبرہ ج

ا ذان کے بعد دعا بیس ہاتھوندا ٹھا ناافضل ہے مئلہ اذان کے بعد دعا بیس ہاتھوندا ٹھا ناافضل ہے۔ ال يرتح مرفر ماتے بيل امام العصر علامدانور شاہ صاحب رحمد القدى رائے بھى يہى ہے كہ اوّ ان كى دعا من عدم رفع مسئون ہے۔ "السمسنون في هذا الدعاء ألا تو فع الايدى ، لامه لم يثبت عن النبي صلى الله عليه و صلم و فعها ، النح "-

(فیض سری ۱۷ س ۱۷ می ۱۹ کوئد، ماب الدعاء عند المداء ، محاب الادان) اورآپ نے آگی ' فیل الفرقدین' بیس س ۱۳۳۰ رمیس حضرت تفانوی رحمه الله کی شخشیق کے قریب قریب شخیق بیان فر ، فی ہے ، جے فیض الہاری (۱۲۷۲) میں نقل کیا گیا ہے۔

" ما مشخصه اكثر دعاء البي صلى الله عليه وسلم كان على شاكلة الدكر ، لا يرال لسانه رطبا به ، و يبسطه على الحالات المتواردة على الانسان ومثل هذا في دوام الذكر على الاطوار لا يبغى له ان يقصر امره على الرفع"-

احقر عرض کرتا ہے کہ اذان کے بعد کا وقت احادیث میں'' محل اج بت دعا'' میں شار کیا گیاہے، اورا پنی حاجات کے سنے دعہ کرنے کا امر بھی وار دیواہے۔

"عى عبد الله بن عمرو • قال ان رجلا قال با رسول الله ا ان المؤديس يفضعوننا • فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قل كما يقولون ، فاذا التهيت فسل تعطه "._(ايود كاكل ٨٤٤)، باب ما يقول اداسم المؤدن ، رقم المحديث ٥٢٣)

لہذا اگر کوئی شخص اذان کے بعد صرف دعائے ہا تو رہ پڑھنا چاہتا ہوتو عدم رفع افضل ہے جیسا کہ مجیب اور عدامہ تشمیری حمیم اللہ کی رائے ہے، کیکن اگر کسی کو دعائے ، تو رہ کے علاوہ اپنی حاجات کے لئے دعا کرنا ہے تو اس کے لئے رفع ید افضل ہے، اسی تاعدے سے جو حضرت مجیب رحمہ اللہ نے ذکر فرویا ہے۔ (امداد الفتادی جدیدس ۲۳۵۸ معرص)

ڈ و بنے کے خوف اورامراض کے عموم کے وفت اذ ان مئلہ بعض بزرگوں کاعمل (اذ ان دینے کا) وقت عموم امراض وخوف غرق بھی دیکھا ہے

ليكن كونى مروايت نبيس ديجهى _

اس پرتح مرفر ماتے ہیں اس لئے (اذان دینا) نہ چاہئے بالخصوص جب کہ عوام کا اعتقاد اس میں حدق دنتک پہنچا ہوا ہے۔(امداد افتاوی جدیدص ۴۳۹ ج1)

ا قامت میں حیعلتین میں تحویل وجہہ

مئلہ - النفات يمين ويهار جيا اذان عير مسنون ہے ويها بى اقامت ميں۔

اس پرتحربرفر ماتے ہیں اقامت کے چعلیمین میں تحویل وجہ کے متعبق تین قول ہیں اول تحویل نہ کرے، اس لئے کہ اقامت حاضرین کے اعلام کے سئے ہے، برخلاف اذابن کے کہ ووعائین کے اعلام کے لئے ہے۔

دوم اگر جگه وسیج مولیتی مسجد بزی مواق تحویل کرے ، ورندند کرے ۔

سوم نواه جگه وسطح جویانه بو برصورت بیل تحویل کرے۔

یہ تیسراقول صدب در مخارکا پہندیدہ ہے۔ کبیری (س ۳۹۰) میں تحویل کوسنت متوارف کہا ہے۔ حضرت مجیب رحمہ اللہ نے بھی ای قول کے مطابق فتوی ارقام فرمایا ہے، لیکن السماح دہاج دہائی محمد اللہ نے دہائی میں پہلے قول ہے۔ علامہ شامی رحمہ اللہ نے (مخت افتانق، حاشہ بھر الدفائق میں مکتبہ، ذکریا، دیوبند امره ۴۵۰، کوئد امره ۳۵۸) میں 'النجراف کق شرح کنز الدفائق '' سے اس کی تر چھلقل کی ہے۔

" قول في السراح الوهاج الا يتحول ، النع ، قال في النهر الثاني اعدل الاق ال". الاق ال".

مول ناعبدائی صاحب لکھنوی رحماللہ نا "سعاب" (س ۱۳۵۸) بساب الاذان ، کساب العمال ، کساب الدون ، کساب العمال ، کساب العمال ، کساب و القول العمال ، کساب و القول العمال ، کساب و العمال ، کساب و القول العمال ، کساب و العمال ، کساب و العمال ، کساب ، کساب العمال ، کساب العمال

حضرت مولانا اعزا زعلی صحب رحمدالله في دفتحود الرواييشر تفايه على اذان و اقامت كافرق بيان فرمات بهووئ للها به و كله الا تحويل فيها "ر (شرح تقايه ارالا)

يعنی ایک فرق بيان فرمات به بهی ب كداذان ش تحويل به اليكن اقامت بين نبيس ب-اورگويه بات سيخ به كداذان ش تحويل به اليكن اقامت بين نبيس ب-اورگويه بات سيخ به كدا قامت احدارا ذا نبين به اليكن بيضروري نبيس كه ذان كی تمام منتيس قامت بيل به وازان بين اقليوس ب كان بند كرنامسنون ب نيز ترسل ليمن تفهر تهم كراذان مسنون ب نيز ترسل ليمن تفهر تهم كراذان مسنون ب ايكن اقامت بيل بيدونول چيزي مسنون نبيس بيل الم التحم بير به قامت بيل وجه مسنون نبيس ب دراردادالفتادي جديد سيم مسنون بيل البذا سيخ بير به كه قامت بيل وجه مسنون نبيس ب دراردادالفتادي جديد سيم مسنون بيل القامت اليكن بيل بيرانيس بيل اليكن بيرانيس بيل اليكن بيل وجه مسنون بيل وجه مسنون نبيس به دراردادالفتادي جديد سيم مساون بيل وجه مسنون نبيس ب دراردادالفتادي جديد سيم مساون بيل وجه مسنون نبيس بيل وجه مسنون بيل وجه مساون بيل وجه مساون بيل وجه مسنون بيل وجه مسنون بيل وجه مسنون بيل و بيل

جمعه کی کونسی اذان سے آتھ مکروہ ہے؟

مسئلہ: جوری اوان کئی مساجد میں ہوتو تھ کی کراہت کس اوان ہے ہوگ ؟ اس سعد م مسئلہ: اور ایت صریحہ احقر نے نہیں دیکھی الیکن تعدداوان میں اج بہت اوان اول کولکھ ہے، اس قیاس پر و جو ب سعی وکراہت تھے بھی اوان اور پر جائے۔

ال پرتجریفر ماتے ہیں روایت صریح تواس سلسلہ بیں ہے نہیں، جیسا کہ حضرت رحمہ اللہ فی ہے نہیں، جیسا کہ حضرت رحمہ اللہ فی کا کتھا ہے، لیکن یہ قیال صحیح معلوم نہیں ہوتا ہے، لیکن یہ قیال صحیح معلوم نہیں ہوتا ہے، کیونکہ '' در مختار'' کی جس عب رت سے استشہد کیا گیا ہے وہ ایک محید کی چند اذا نوں کے متعلق ہے، اور بحث متعدد مساجد کی اذا نیس ہیں۔

تفصیل اس کی ہے ہے کہ اجابت اؤان کی دوشتمیں ہیں ایک اجابت بالقدم پیٹی اؤان سن کر مجد میں جانا ، اور دومری اجابت باللسان یعنی اؤان سن کر زبان ہے اس کا جواب دیتا اول واجب ہے اور ٹانی مستخب ہے۔۔۔۔۔۔

ای طرح چنداذ انول کی بھی دوصورتیں ہیں اول ایک ہی سجد میں چنداذ اتیں ہول دوم چنداذ انیں الگ الگ مساجد میں ہوں جنم اول کا تھم" در مخار" میں بدیبان کیا ہے کہ

صرف اذ ان اول کا جواب واجب ہے۔

''ولو تكور اجاب الاول (در محتار (قوله ولو تكور) اى ادان واحد بعد واحد اما لو سمعهم في آن واحد من جهات فسيأتي''۔(ردالمحتار)

علامد شامی رحمہ اللہ کی عبارت ہے معلوم ہوا کہ ' در مختار' کا نہ کور تول اس صورت کا تھم ہے ، جبکہ متعدد اوا نیس ایک ہی مسجد بیس ہول ، اور اس تھم کی وجہ رید بیان کی ہے کہ حرمت صرف اوان اول کے لئے ہے ، کیونکہ بعد کی اوا انیس مسئون نبیس ہیں۔

'' ويفيده ما في البحر ايضا عن التعاريق اذا كان في المسجد اكثر من مؤدن واحد أذبوا واحدا بعد واحد ، قالحرمة للاول ''۔

اورتشم دوم (لینی جب متعدد مساجد کی اذا نیس سنے) کے متعلق علامیشامی رحمہ اللہ نے ترجیح اس کودک ہے کہ ذبان سے تمام اذا نول کا جواب دے۔

"أبىخىلاف مى اذا كان مى محلات مختلفة تأمل ، ويظهر لى اجاية الكل بالقول لحدد السبب وهو السماع كما اعتمده يعض الشافعية "_(رد المحار)

یعنی داعی الی القد کے ساتھ حسن ادب کا نقاضہ یہ ہے کہ اجابت باسلیان تمام مساجد کی اذا نول کی مستحب ہو۔

ر بن اجابت بالقدم تو " ورعتار " مي ہے.

''وفعی التاتورخانیة ، انعا یجب ادان مسجده ، و سنل ظهیر الدین عمن سمعه فی آن من جهات مادا یہ یجب علیه ؟ قال ، اجابة مسجده بالفعل ، قال الشامی ، (قوله المما یجب ادان مسجده) ای بالقدم ''۔ (ار ۱۳۳۰ ، کتیر کریا ۱۳۹۸ میرانی کرایی ۱۹۹۱) کتی اجابت بالقدم صرف میرانی از ان کی واجب ہے۔ ادار جو آن کی از ان کی واجب ہے۔ ادھر آن کی حدکی از ان اول کے وقت اجابت بالقدم واجب ہے۔ ادھر آن کی حدکی از ان اول کے وقت اجابت بالقدم واجب ہے۔

"وال بستجيب بقائمه الفاقا في الاذال الاول يوم المجمعة لوجوب السعى " (در محتار)

کيونکر آيت کريم هوادا بو دی للصلوة ، الح په سے مستقاد کي ہے کواڈ ان جمور سفتے

ای تن م کاروبار اور مش غل چيور کرعی انفور اب بت بالقدم واجب ہو بيل علی اور جب ايک بستی

علی متعدد جگہ جمعہ جائز ہے تو اجابت بالقدم بر مجد کی طرف تو واجب بو بيل عتی کہ سے حال

ہے ، اور نداس محجد کی طرف واجب ہے جہال سب سے پہلے اذ ان بحولی ہے ، ور ند تعدوج عدم کا جواز ای ختم بوجائے گا ، کيونک جب سب لوگول کے لئے ای محد کی طرف اجابت بالقدم

کا جواز ای ختم بوجائے گا ، کيونک جب سب لوگول کے لئے ای محد کی طرف اجابت بالقدم عبد کا آل اور جگہ جمعہ جو از کہاں رہا؟ بلکہ اجابت بالقدم محد محلّہ کی طرف واجب ہے ، نہذا کرا بہت ایج اور و جو ب سعی کا تھم بھی ای محد محلّہ کی اذ ان اول کے ساتھ متعتق بوگا۔

د' و انظاہر ان الماموری بتر کی البیع ہم المامورون بالسعی انی الصلوة " ۔

د' و انظاہر ان الماموری بتر کی البیع ہم المامورون بالسعی انی الصلوة " ۔

(روح المعانی ۱۸ ۱۸ موری بتر کی البیع ہم المامورون بالسعی انی الصلوة " ۔

(روح المعانی ۱۸ ۱۸ موری بتر کی البیع ہم المامورون بالسعی انی الصلوة " ۔

(روح المعانی ۱۸ ۱۸ موری بتر کی البیع ہم المامورون بالسعی انی الصلوة " ۔

(الدادالفتاوى جديدش ١٣٣١ ر١٣٣ ر٢٣٣ ج١)

کیامنبراوراؤ ان کی جگه معجد میں دا ہنی جانب ہو؟

مسئلہ منبرمسجد میں بائیں جانب ہونا جائے یا دائیں جانب؟ اس طرح اذان مسجد میں دائیں جانب دیٹی جائے یو کئی جانب؟اس کی کوئی اصل یا دنییں۔

اس پرتح می فرماتے ہیں. منبر مسجد کی دا ہنی ہو نب لیعنی امام کی دا ہنی جانب بناناسنت ہے آپ علیقے کامنبرای جانب تھا۔

"يستبحب أن يكون المبر على يسار القبلة تلقاء يمين المصلى اذا استقبل كدا قاله الصميري والدارمي والرافعي وغيرهم" . (اعلام استجدال ٢٤٠٣)

" وكان منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن يمين المحراب ادا استقبلت القبلة "_(بال المحراب ادا استقبلت القبلة "_(بال المحروب الماح المحروب الماح المحروب الماح المحروب المعروب المعرو

" ومن السنة ان يخطب عليه اقتداءً به صلى الله عليه وسلم ، (بحر) و ان يكون على يسار المحراب ، قهستاني "-

(روالحکارش میکن آاه و مکتبه رکریا و او بشر کراپی شالان آاه کتاب الصفود ، باب الجمعه) "انها و صع هی جانب الفریسی قریبا می المحالط "_(رادامت دُل اال آا) اورو کیسے! آلاوی دارالعلوم دیو بند (۲۹۰/۳)

دوسرے مسئلہ کے متعلق حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمہ اللّٰد کا فتو کی ہے کہ شریعت میں اس کا کچھے تھم نہیں کہ ا ذان یو نمیں جانب ہواورا قامت دا ابنی جانب ہو، بلکہ جس طرف اللّٰہ ق ہوادَ ان وا قامت درست ہے، کچھے کراہت کسی جانب میں نہیں ہے۔

(الدادالفتاري جديد مسهم ٢٦٨ ج١)

ا قامت کا جواب امام مفتری اور فارغ عن الصلوق سب ویس مئله: — اقامت کا جواب ام مفتری اور فارغ عن الصلوق سب ویں۔ اس پرایک اور عشید میں ریجارت ہے،

"أنسا في لجواب بحث من وجود اما الأول فلان الرواية المتقولة متعلقة بالاذان ، والسائل يستعنى عن حكم الاقامة ، وحوابه الماستدل بالنظير على النظير الان الاقامة في الجواب مثل الادان وهو ظاهر ، واما الثاني فلان سببية السماع في غير الفارغيس مسلم ، واما العارعون فلا ، لانه دعاء لغير الفارغين لا للكل ، فيكون النجواب عليهم لا على الكل ، وجوابه ان شرعية الجواب لمراعاة حسن الادب مع داعي الله وهنو لا يختص بفير الفارغين ، ويؤيد ما قلنا ما قال العلامة الشامي في رد المسحمار حيث قال هل يجيب اذان غير الصلوة كالاذان للمولود لم ازه لالممنا والنظاهر نعم ، ولذا يلتفت في جيعته كما مر وهو ظاهر الحديث الاان يقال الدال

XTES AND ASSESSMENT ASSESSMENT OF THE OWNER.

في العهد أه منا فيه اقول فان كان للجنس والاستغراق فظاهر ، وان كان للعهد فلا يضر في ما محل فيه ، لانه يشمل ح كل اذان للصلوة ، وفيه المدعي''.

اس پرتح برفر ماتے ہیں لیکن مناسب میتھ کے مندرجہ ُ ذیل عبارت استدلال ہیں پیش کی جاتی

" وينجيب الاقدامة بديا اجماعا كالأذان و يقول عند" قد قامت الصلوة" اقامها الله و ادامها".

(ورققًا رُكِ احْدَى النبي صدى الله عليه وصلم) الاذان بنفسه)

" قوله ١٠جماعا ، قيد لقوله نديا ، أي ان القاتلين باجابتها اجمعوا على الندب ولم يقل احد منهم بالوجوب ، كما قبل في الادان "-(رد المحار)

ندکورہ عبارات اپنے اطلاق کی وجہ ہے امام مقتدی اور فارغ عن الصلو ۃ سب کوشامل ہیں ،اور بالخصوص اہ م کے بارے میں مندرجہ ذیل حدیث بھی دلیل ہے۔

"عن ابني اصامة او عن بعض اصحاب البني صلى الله عليه وسنم ان بلالا أخذ في الإقامة ، فلما ان قال ." قد قامت الصلوة "قال البني صلى الله عليه وسلم اقامها الله و ادامها ، وقال في سائر الإقامة كتحو حديث عمر في الإدان "-

(ايوداكر ١٥٨٥)، باب ما يقول اد. سمع الإقامة ، وقم الحديث ٥٢٨)

(امدادالفتاوي جديدش ٢٥٨ ي))

تکبیرتم بہر کے بعد قیام کی اوٹی مقدار مئلہ تکبیرتم بہ میں قیام فرض ہے، اور اس کی اوٹی مقدار ایک تنج یا تین تنبیج کے قدر ہے....البتہ بیجوعادت ہے کہ اللہ اکبر کے ساتھ اول ہی ہے رکوع میں پہنچ جاتے ہیں، ان اس پرتر برفر ماتے ہیں تنبیر تر یہ کھڑے ہوکرادا کرنے کے بعد تین یا ایک تنبی کے برابر
کھڑ ارہنے کی ضرورت مسبول کے لئے کسی روایت مقتبی ہے ٹابت نہیں ،اس لئے سوال نمبر
۱۸۱ر کے جواب ہیں جو کچھ حضرت رحمہ القدنے تحریفر مایا ہے وہ اس پرشا ہدہ، اوراس ہیں
بحوالہ شامی بیا ف ظابھی منقول ہیں ' تو کبو قائما فر کع ولم بقف صبح '' بیٹی اگر صرف تکبیر
تحریمہ بحالت قیام اواکر کے رکوع میں چلا گیا، ور مزید پچھ قیام نہیں کیا تو نمی زمیج ہوگئی۔ اس
سے اس جگہ جو نماز شاہونے کا تھم فرمایا ہے اس میں پچھ تس کے ہوا ہے مسج یہ ہے کہ نماز ہوجاتی
ہے۔ (امداد الفتادی جدید س اے میں)

نماز میں ایک سورت کے فاصلہ کا حکم

مسئلہ، اگر درمیان میں بڑی سورت جھوٹ جاوے جس میں دو رکھت ہو تکیس جائز ہے چھوٹی نا جائز۔

ال پرتج برفر ماتے ہیں فقہاء کرام کی عبارتی اس مسلد کے بیان میں غیر واضح ہیں، بلکہ بعض عبر رقول سے تو متب وروئی ہوتا ہے جو حضرت قدس سرہ نے اپنے سابق جواب میں تج بر فرما یا ہے، لینی بوک سورت وہ ہے جس میں دو رکھت ہو کیس اور چھوٹی وہ ہے جس میں دو رکھت ہو کیس اور چھوٹی وہ ہے جس میں وو رکھت نہ پڑھی جا سیس ، لیکن صحیح وہ ہے جو حضرت قدس سرہ نے حاشیہ میں تحریر فرما یا ہے دکھت نہ پڑھی جا سیس ، لیکن صحیح وہ ہے جو حضرت قدس سرہ نے حاشیہ میں تحریر فرما یا ہے معلوم ہوتا ہے۔ ، ، چونکداس مسلد میں عام طور پر غلط تبی پائی جاتی ہے ، اس لئے قدر سے تفعیل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

دوسورتوں کے درمیان ایک سورت چھوڑنے کی کراہت کی بچہ ججر و تفضیل کے شہرے پچنا ہے۔

" ويكرد قصله بسورة بين سورتين قرأهما في ركعتين لما فيه من شبهة التفصيل

والمهجو ''۔(حاشیۃ الطحط وی محی مراتی الفدح صلاحی، الصلوۃ ، فصل فی مکووھات انصدوۃ) پس اولی سے ہے کہ پہلی رکعت میں جوسورت پڑھی ہے اس ہے مصل بعد والی سورت دوسری رکعت میں پڑھی جائے ، اگر ایک سورت چھوڑ کر پڑتھے گا تو اس کا بھر (چھوڑ نا) اور جعدوالی کی تفضیل (ترجیح بلامرمج) لازم آئے گی۔

"دا قرأ في كل ركعة الحمد والسورة ، فانه يقرأ سورة احرى في الركعة الثانية منصلة بالسورة أو المورة الأولى ، وال أراد ال يفصل بسهما ينبغي أل لا يفصل بسورة أو بسورتين ، والما يفصل بسور ، هكذا روى في الحديث "_(حمول براته وسامات، المحرب كاليمن دوسورتول كا تيمور نا احاد بث المحدث عابت من آب عليمة كي بمعرات مغرب كي تمرات مغرب كي تمرات مغرب كي تمرات مغرب كي المحدد المحدد

"ولو ترك سورتين فالصحيح الله لا يكره ايصا ، لما روى جابر بن سمرة رضى الله عليه وسلم يقرأ في المغرب ليلة الجمعة قل يايها الكافرون وقل هو الله احد ، رواه ابوداؤد وابن ماجة "_

(كبيري ١٣٦٣، الصدوة ، تنمات فيما يكره من القرآن)

لبذا دوسورتوں کافصل جائز ہوا ، اوران میں اجر وقفضیل کا شہر ندر ہا ، کراہت صرف ایک سورت کے چھوڑ نے میں ہوگی ، خواہ و وسورت چھوٹی ہو یہ بڑی ، لیکن ابعد والی سورت اتن بڑی ہوکہ اسے دوسری رکعت میں ہوگی ، خواہ و وسورت چھوٹی ہو یہ بڑی رکعت سے طویل ہوتا ، زم آتا ہوتو اس عارض کی وجہ ہے ایک طویل سورت کا جھوڑ نا جائز ہوگا ، کیونکہ ہر رکعت میں کال سورت پڑھنا افضل ہے ۔ اور دوسری رکعت کو طویل کرنا مکر وہ ہے ۔ اور جہاں میہ عارض ند ہو وہاں پہلی افضل ہے ۔ اور جہاں میہ عارض ند ہو وہاں پہلی سورت سے متصل جوسورت ہے ای کو پڑھنا اولی ہے اوراس کو چھوڑ کر (خواہ وہ بڑی ہو جس میں وورکعت ہو کیس یہ چھوٹی ہو) بعد والی سورت پڑھنا مکر وہ تنز بہی یعنی خلاف اولی ہے ، اور

بدکرا جت قرائض میں ہے ، نوافل میں ایک سورت چھوڑ نا جا تز ہے۔

'' ویکره الصصل بسورة قصیرة ردر محتار) أما بسورة طویلة بحیث یلرم منه اطالة الرکعة الشائية اطالة كثيرة فيلا یكره ، شرح المبية كما اذا كانت سورتان قصيرتان''_(شائر) هم من المائية اصلوة ، باب صعة الصلوة)

" ولو قرأ في كل ركعة سورة و ترك بين سورتين سورة يكره لما قلنا (أى لانه يوهم الاعراض والترجيح بلا مرجح) الاان تكون تلك السورة اطول من التي قرأها في الركعة الثانية اطالة كثيرة فحينند لايكوه " (كيرى قد يم ١٣٠٣م كتاب الصنوة ، تتمات فيما يكره من القرآن)

(الدادالفتاوي جديدش ١٣٥٥/١٣٥٥ ج١)

نوث. - از. مرتب او پر'' کبیری'' کی عبارت میں جمعرات کی مغرب میں آپ علیہ کا سورهٔ کافرون اور سورهٔ اخلاص پر'هنامنقول ہے، اور حوالہ'' او داؤڈ' اور'' ابن ہاجہ'' کا دیا گیا ہے، راقم الحروف کوان دونوں کتا بول میں میدوایت نہیں کی البتہ'' مشکوۃ'' اور'' شرح السنہ'' میں میرحدیث ہے۔ بظاہر'' کبیری'' کے حوالہ میں تسامح ہے۔

(شرح السنة ش ٨١ ج.٣٠ باب القرءة في الصبح ، كتاب الصنوة رقم الحديث ٢٠٥٠ -مشكولاً ، باب القراءة في الصنوة ، القصل الثاني ، كتاب الصلوة ، رقم الحديث ٤٩١)

آبا دی سے دور رہنے والے اور گھر پر نماز پڑھنے والے کے لئے او ان مئلہ ۔ کو کی شخص آبادی ہے دور رہتا ہے تو اسے نماز کے لئے اوان اورا قامت کہنی چاہئے۔ای طرح کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھے تو اس کے لئے اوان وا قامت کہنامتحب ہے۔

اس پرتحرر فر وتے جیل: ان مسائل میں یہ بات ذہن میں وتی چاہئے کہ اذان وا قامت

ایک ذکر ہیں ،ان کا بعند آ وار سے بکار کر کہنا ان کی وہیت میں داخل نہیں ہے، چنانچے تو مولود کے در ہیں ،ان کا بعند آ وار سے بکار کر کہنا ان کی وہیت میں داخل نہیں ہے، جبر مفرط سے نہیں کے کان میں جواذ ان وا قامت کی جاتی جن صورتوں میں اذ ان وا قامت کی جاتے گی معروف طریقہ پراذ ان کہنا مقصود مستحب ہیں ان میں بطور ذکر اذان وا قامت کی جائے گی معروف طریقہ پراذ ان کہنا مقصود خیل ہے۔ (آ واب اذان وا قامت میں ہے)

مضحی برنفس وجوب کے بعد ہی قربانی صحیح ہوگ

قرو نی کے ایک مسئلہ پر حصرت مول نامفتی اس عیل صاحب بجڑ کودروی رحمہ اللہ کے فتوی کی تصدیق وتا ئید میں تحریر قرمایا کہ:

يسبم الله الرحمن الرحيم

البحواب صحیح ، والسویدون مصیون مضی پرنفس وجوب کے بعد بی قرب فی سی محلی برنفس وجوب کے بعد بی قرب فی سی موگر ، اور ' المعتبر مکان الاصحیة '' کی روسے جہاں جانور قربان کیا جارہا ہے وہاں قربانی کا وقت ہا قی ہونا ضروری ہے ، بین اگر سعود بیش ساار ذی المحیہ ہوج سے اور ہندوستان میں ، ۲ افردی المحیہ ہوتات سعود یہ بین قربانی نہیں ہوسکتی ، کیونکہ مکان اعظمیہ بین قربانی کا وقت ختم ہوگیا ہے ، جبکہ یہ ہمی شرط ہے ۔ والنداعلم حررہ سعیدا تھ عفااللہ عند یائن ایوری

فدكور وفتوى بين مجرات كے جن مفتى صحب كے اختلاف كاذكر ہے وہ قربانى بين نفس وجوب اور وجوب اور وجوب اوا كو كليكھ و عيرى وہ مانتے ہيں ، اور نفس وجوب كا سبب غزا (مالدارى) كوقر ار ديتے ہيں ، اور دوجوب اوا كاسب وات كوگر دائتے ہيں ، جيرے زكوة اور صدقة الفريل بيد دونوں چيزيں الگ الگ ہيں ، حالانك زكوة من ما لك نصاب ہوئے كے بعد كئى سالول كى زكوة مقدم اواكى جاسكتى ہے ، اور صدفة الفطر ميں ' رأس بَسَمُونَةُ ويلئى علينه '' (وو د ات جس كافر چه آوى برداشت كرتا ہے ، اور جس كى مربريتى كرتا ہے) كے تحقق كے بعد متعدوسالول كا صدفة فطر

پیشگی اوا کی ج سکتا ہے۔ اور نم زُروزے میں یہ چیزیں ساتھ ہیں،خطاب خداو تدی سے نفس وجوب آتا ہے، اور وقت وجوب ادا کا سبب ہے، چنانچہ ظہر فاوقت ہونے کے بعد ایک ہی ظہر ادا کی جاسکتی ہے، متعدد ظہر کی نمازیں ادائیس کی جاسکتیں۔

قر یانی بین بھی بیدونوں چیزی ساتھ ساتھ ہیں بقر یانی کا وقت شروع ہوئے کے بعد خطاب خداوندی متوجہ ہوتا ہے اوراس سے نفس و جوب آتا ہے، اس لئے جب تک قربانی کرنے والے پر قربانی کا وقت آئیس آئے گااوراس کی طرف خطاب خداوندی متوجہ ٹیس ہوگا، ا س کی طرف سے قربانی کرنا درست ٹیس۔

اوردوسری صورت میں مکان اصحیہ کا بھی اعتبار ہوگا، یعنی جہاں جا نور ذرج کیا جارہا ہے وہاں قربانی کا دفت ہاتی ہونا ضروری ہے، اگر قربانی کے میام گذر گئے میں تو قربانی ورست مہیں ہوگی، اگر چہ قربانی کرنے والے کی جگہ ابھی ایام قربانی چل رہے ہوں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

واللداعكم حرره سعيدا حمد عفااللدعثه بإلن بورى

(قراوي دخيريم ۴۲۴ ج ۵۰ مكتبة الرحمان ديوبند)

حکومت کا وظیفہ لینا جا کڑ ہے ، اس پرایک شہاوراس کا جواب حکومت کا وظیفہ (مجموث اور دھوکہ کے بغیر ہوتو) لینا جا کڑے کی کے ذہن ہیں بیشبہ ہوکہ حکومت کا مال معلوم نہیں کن کن ذرائع سے حاصل ہوتا ہے؟ ہوسکتا ہے وہ ناج کڑ ذرائع سے حاصل ہوا ہو۔ اس شید کا جواب ہے ہے کہ ملکیت بدھنے سے حکم بدل جاتا ہے، مثلاً تیکس کی قم گورنمنٹ نے لوگوں پرظلم کر کے لی ، یہ جر ، نہ کر کے لی تو گورنمنٹ ما لک ہوگئ پھر وہ مسی کو ویتی ہے تو ملکیت بدل گئی ، اور ملکیت بدلئے سے احظام بدل جاتے جیں۔ اور ولیل وہ حدیث ہے جس میں حضرت ہر یہ ورضی امتدعنہ کو گوشت صدقہ کی گیا تق ، تو آپ عیاف نے فرمایا بریرہ کے لئے صدقہ ہے ، اور جارے سے ہدیہ ہے۔ اس معلوم ہوا کہ ملکیت بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔ (علمی خطب سے ۱۹۲۰ع)

آفس سے سید ھے سجد آئے والوں کا کوٹ پتلون پہن کرنماز پڑھنا جولاگ کام پر سے سید ھے مجد آئے ہیں ان کوکٹ، پتلون اور ٹائی وغیرہ پہن کرنماز پڑھنے کی گنجائش ہے، گرجب کام سے فارغ ہوکر گھر ہے مجد آئیں تو اسلامی لباس پہن کر آنا چاہئے۔ جیسے آفس جانے کے لئے یو ٹیفارم ہے، اللہ تعالے کے در باریس آئے کے لئے بھی، یک یو ٹیفارم ہے، ورود اسلامی لبس ہے۔ (علمی خطبات فض ص ۲۹۹٪)

حلال جانور کی سمات چیزیں کھا تا مکروہ ہے اور'' فناوی رهیمیہ'' کا تسامح سات چیزیں طلال جانور کی کھی ٹی منع ہیں ذکر ، فرج مادہ ، مثانہ ، غدود (یعنی)حرام مغز جویشت کے مہرے میں ہوتا ہے ، خصیہ پیتہ مرارہ جو کیجی میں تلخ پائی کا ظرف ہے ، اور خون سائل قطعی حرام ہے ، باقی سب اشیاء کو حلال لکھ ہے ، گربعض روایات میں کڑوے (پیتہ) کی کراہت لکھتے ہیں ، اور کراہت تنزیہ پر محمل کرتے ہیں۔ ...

ندکورہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ حرام چیزوں میں نرکاعضو تناسل (ذکر) بھی داخل ہے،اور حرام مغزے مرادغدود ہے جو پشت کے مہرے میں ہوتا ہے۔

TO STANCE AND THE MEAN OF THE ARCONDANCE OF

- (۱) المقرادة نيقًا (جَكرے في بيوني صفرا کي تھيلي)_
- (٢) المهدالة . كردول الكلكريية بالجمع اوني كاللك
- (٣) المنسلة عدود الوشت كى كانفر جوكى ياركى ويد ين جاتى بين جاتى مول " يعالم رشا كى رحمد القد في المحسد الطاف بها شحم و كل قطعة صلبة بين العصب ولا تكون في البطل "د (شئ ص ٥٣٥ ج٥)
- (۳) المنحیاء ، (بالقصر)المحیاء (بالمد) کھراور نُم دالے جانوروں کی فرج ، پیشاب کے سوراخ کے گرد جمع ہونے والی کھال ، بحری وغیرہ کی کھال اتارے بغیر پکائی ج ئے تو فرج کوکاٹ دیناضروری ہے۔
- ۵) اللَّهُ يَو عَضُوتَنَاسَلَ، مِدِينِهُ (رَكَ) بُوتَابِ، جَسَ مِينِ عِيثِنَابِ لَكَلَّنَابِ، اسْ كَا كَمَانَا بَهِي عِائزَ نَبِينِ -
 - (٢) الاشين الوطع، كيورك، نصير
 - (٤) الده: غيرسائل خون جوكوشت كساته لكا مواموتا ب_

'' تفسیر عزیزی'' (سورة البقره کی آیت ۱۷۳۰) میں جو' السدم'' آیا ہے، اس کا مصداق حضرت شرہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ نے دم مسفوح کوقر اردیا ہے، پھر ککھا ہے

آیدیم برآ نکه خونے که جرام و ناپاک ست کد، م خون ست؟ خونے که در رگبائے جاری میشود فقط یا خونے که برگوشت چسپید و بمستند پوشیدن صورت کمی گردید و جزوا بام اعظم حرام و ناپاک جمال خون جاری ست به وقطرات خون که برگوشت چسپید و می باشدند حرامند و نه ناپاک ۱ گروشت را ناشسته بیز ندخور دئش رواست ، ایا خلاف نظافت طبح ست به

ترجمہ - اب ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ کوشا خون ٹایاک وحرام ہے؟ آیا وہ خون کہ رگوں

یں جوری رہنا ہے؟ یاوہ خون کہ گوشت ہے جسپید ہ ہوکر بیصورت گوشت ہوجاتا ہے؟ اہم اعظم صاحب رحمہ اللہ کے نزویک وہ ہی جوری حرام اور ناپاک ہے، اور قطرات خون کے کہ گوشت پر چسپیدہ ہوتے ہیں حرام اور ناپاک نبیل ہیں، اگر ایسے گوشت کو بغیر دھوے پھالیا تو اس کا کھانا جا تزہے، لیکن خدف بطافت طبیعت ہے۔

(تغییرعزیری م ۸۰۸ بخیرسور دُبقر در بستان النّف سیرتر جمد تغییرعزیزی م ۱۱۳) اس کے بعدد دیا تنیس رہ جاتی ہیں ا

ایک اسید کراہت تحری ہے یا تنزیک ؟ فقد کی کتابوں میں اس سسلہ میں ووتوں قول میں ا میر کی ناقص رائے میں یہ 'اسے اوسے " کے درجہ کی کراہیت ہے۔ یہ تحریکی اور تنزیم کی ک درمیان کا درجہ ہے ، یعنی ندصرف خلاف اولی ہے اور نہ قطعی حرام ، جکہ ان کا کھا نا براہے ، ان سے بر بیز کرنا جائے۔

ووم کر دہت ان سات چیزوں میں مخصر ہے یا اور بھی ، جزاء مکروہ ہیں؟ جواب میہ ہے کہ حصر نہیں ، حدیث میں بھور مثال سات چیزوں کا ذکر ہے ، چنانچہ فقیاء نے اور چیزیں بھی بردھائی ہیں۔" فآدی رضو ہے' میں بہت سی چیزوں کو مکروہ مکھا ہے۔

اس کے بعد جاننا چاہئے کہ'' فتآ وی رخیمیہ'' میں اس سلسلہ میں ووفق میں ، ایک جدد ووم (ص۲۲۳) میں ہے ، اس پر کسی نے اشکال کیا ہے ، تو دوسر افتوی جد نیم (۳۲۲) میں ہے ، اور دونوں فتو وں کا مدار'' فتآ وی رشید ریہ'' کے فتوی پر ہے ، جو دونوں جو ابوں میں منقول ہے ، وو فتوی بعید رہے :

الجواب سات چیز طال جانوری کھانی منع ہیں (۱) ذکر ، (۲) فرج مادہ (۳) مثانہ ، (۴) فرج مادہ ، (۳) مثانہ ، (۴) فدور، (۵) حرام مغز جو پشت کے مہرے میں ہوتا ہے، (۲) خصیہ، (۵) پعد مرارہ جو کیلی میں تلخ یانی کا ظرف ہے، اورخون سائل قطعی حرام ہے، باقی سب اشیاء کو حلال

لکھے ہے، گربعض روایات میں کڑوے (پینہ) کی کراہت لکھتے بیں اور کراہت تنزیبیہ پرحل کرتے ہیں۔

''فق وی رجیمیہ'' جدد دوم میں غدود کے بعد ' بعنی'' برهایا ہے، جو ' فق وی رشید ہے' میں المب ہے۔ اب حرام مغز غدود کی تغییر ہوگئ، چنانچے ساتویں چیز ''خون سائل'' کو بنایا ، یہ سیج شیس ہے، اب حرام مغز غدود کی تغییر ہوگئ، چنانچے ساتویں چیز ''خون سائل'' کو بنایا ، یہ سیج شیس ہو مسفوح سات کے علاوہ ہے ، اور تطعی حرام ہے ، اور حرام مغز کوعر پی میں المسح علی ہے ہیں ، حدیث میں اس کا ذکر نہیں ، بلکد دم کا ذکر ہے جس سے مراد دم غیر مسفوح ہے ۔ ''کفایت المفتی '' (۸ کے ۸۷) میں ہے کہ حرام مغز نہ حرام ہے نہ کروہ ، یونی بیچارہ بدنام ہوگیا ۔ اور '' فقاوی رشید ہے'' کے بجائے'' کرو ہے'' چھیا ہے ہوگیا ۔ اور '' فقاوی رشید ہے'' جلد دوم اور نم میں کروے نے بعد '' پیت ' بردھادی ہو' فقاوی رشید ہے' چینا ہے'' فقاوی رضید ہے' کہ خلا دوم اور نم میں کروہ ہے کہ یونیان میں اور '' فی دی رشید ہے' کے بحل اور '' فقاوی رشید ہے'' کے اور '' فقاوی رشید ہے' کے اور '' فقاوی رشید ہے' کے کا ذکر او پر میں ہے ۔ اور گروے کی کراہیت کی کوئی روایت نہیں مل ۔ اور '' فقاوی رشید ہے' کے کا ذکر او پر میں ہو جا تا ہے کہ یہ لفظ '' گروے'' ہے ، کیونکہ پند کا ذکر او پر ہوگیا ہے۔

پھر'' قماوی رجیہ'' جدخم میں ۱۳۲۴ ریٹس سائل نے پوچھ ہے کہ'' ندوواور حرام مغزایک بیں یا الگ الگ؟'' مفتی صاحب نے بیہ جواب دیا ہے کہ'' حرام مغز سے مراد فدود ہے جو پیشت کے مہرے بیس ہوتا ہے'' بید درست نہیں ہرام مغز اور غدود دونوں الگ الگ بیر پی بیں مفدود گوشت بیل بیدا ہونے والی گاٹھیں ہیں اور حرام مغزر پڑھو کی ہڈی بیں سفیدرگ ہے۔ (فادی رحیم سے ۱۳۷۴ میں میں مکتبدان صان دیوبند)

حضرت الاستاذمفتی سعیداحمد پالن بورگ فقهی بصیرت وفکری اعتدال

مولا ثا نورا متدجاويد

24سالہ دورطالب علمی ش کی ورجن اساتذہ ہے بڑھنے اور یکھنے کا موقع ملاہے، تمام اساتذہ قابل احترام اوران کی عظمت مسلم ہے۔استاذ اورشا گرد کا رشتہ دنیا کے بہترین رشتوں میں ہے ایک ہے ۔ بلکہ بدرشتہ بھی بھی خونی رشتے پر بھی فوقیت لے جا تا ہے۔اس تذہ صرف دری کما ہیں ہی نہیں پڑھاتے ہیں بلکدائی زندگی کے تج ہے ہے کملی زندگی پی در پیش حالات ،مسائل ومشکلات کامقابلد کرنے کا جنر بھی سکھاجاتے ہیں۔ان كي تفيحتيں ، تجربات اور مشاہدات اس وقت نضول ہے معلوم ہوتی جیل مگر وہ باتیں لاشعور كا حصہ بن جاتی ہیں اور وقت آئے براسا تذہ کی تھیجین اوران کی یا تیں ذہن وہ ماغ بر دستک ویتی ہیں اور صراط منتقیم پر گامزن کر جاتی ہے۔زندگی کے اس سفر میں چندا یسے اساتذہ کرام ہے واسط پڑتا ہے کہان کی عظمت ورفعت اور شفقت ومحبت او علمی هیڈیت ذبمن و دماغ پر ہمیشہ ہمیش کے لئے نقش بن کررہ گئے ہیں۔ان کی بادیں ، باتیں وفت کے دعول کا حصہ خہیں بنی ہیں بلکہ زندگی کے سفر کے ساتھ وہ بھی سفر کررہی ہیں ۔ میبر ہے ان ہی اسما تذہ میں ہے ایک محدث کبیر بختش اور وہ رابعلوم و بوبند کے صدرالمدرسین ،مقبول ترین استاذ ، پینخ الحدیث حضرت مواد ٹاسعید احمہ پائن پوریؓ کی ذات گرامی ہے، جنہیں و نیا سے رخصت ہوئے کئی دن گذر چکے ہیں تگراس کاغم دل درماغ پراپ بھی چھایا ہواہے ۔20 سال ہیت گئے ،جب ہم نے حضرت الاستاذ ہے تر مذی شریف پڑھی تھی۔ان وور ہائیوں میں زندگی کہاں ہے کہاں پڑنے گئے۔ سوچ وقلر کے زاویے تیدیل ہوگئے اور ترجیحات بدل کئیں ، میدان کا ربدل گیا۔ ورس و تدریس اور مدارس کے روح پر ورما حول سے دور صحافت سے وابستہ ہوچکا ہوں۔ ان 20 سانوں میں براہ راست ، یک بھی مداقات نہیں ہوئی ہے، مگر اس کے بووجود حضرت ال ست ذکے انتقال کی خیرس کر دل بیٹے ساگیا اورای محسوس ہوا کہ بہت بڑی تعمت ہے محروم ہوگئے۔

یہ جو ملتی ہے ترے غم ہے غم وہر کی شل وارالعلوم ویوبندیش قیام کے حیارس روور کی یادوں کے غوش ایک بار پھر نگاہول کے سامنے گروش کرنے لگے۔حضرت لااستاذٌ کا احاط واراتعلوم بیں وافل ہونااحاط مولسری ہے گز رہے ہوئے دارالحدیث تک پنجٹا اور پھر پورے و قار کے ساتھ متدور تل پر ببيثه كردرس حديث كاانداز دلبرانه جسن بيان ءافهام وتفهيم تلخفيق وتنقيداور دلأك اورمختقر مكر جامع گفتگو ہے طلب ءکومسحور کر وینا۔ایشیا کی عظیم وینی ورسگاہ دا رابعلوم دیو بند کی ایک تاریخ ہے۔ یہاں کے اس تذہ علم وفن تفوی وللہیت ،ایٹار و قربانی کے لئے مشہور رہے ہیں وارالعلوم وبوبند کے مند ورس کو امام ربائی مولانا محد قاسم نا نوتوی مولانامحد بعقوب نا نوتۇڭى، يىشخ الېندمولا نامحمودالىمىن دىيوبىندى ،علامدا نورشاد كشمىرى، يېشخ ،لاسلام مولا ناھسىين احمد مد كي ، شيخ ١ إسد م مور، ناشبيراحمد عثما في محدث كبير موره نا فخر الدينٌ مكيم الإسلام مولا نا قاري محمد طبيبٌ ، ملامه ابرا بيم بديا ويٌّ ، مولا نامعراج الحقّ و يوبنديٌّ ،مورد ناحسين احمد ملا بهاريٌّ اورمولا نا نصيراحد خان صاحب جيسي صاحب علم مخصيتوں نے رونقيں بَنش جيں۔ يه تمام حضرات اين ذات میں ایک انجمن تھے۔ ہا کم ل اس تذہ کا ایک سلسلۃ الذہب ہے۔حضرت الاس ذمفتی سعید احمد یالن بوری کی ذات گرامی اس سسله کی ایک اہم کڑی اورا کابرین کی یددگار تقے علوم دینیہ اور عقلیہ برگہری گرفت کے ساتھ خلوص ولگھیت کے اعلی مقدم بر فائز تھے اس دور میں دارالعلوم دیوبند کے مشد درس کی سمرد تھے۔اکابرین کی سنہری روایات واقد ار کے پاسبان تھے۔ دارائعلوم دیویندیل در س صدیث کا خاص اسلوب تھا۔ دارائعلوم دیویندش ہوں اللہ اور شخ سر ہندی دونوں ہزرگوں کے ''مکا تب حدیث' کا مصل ہے۔ حضرت امام شاہ وی اللہ کے درس حدیث کا انداز ہے تھا کہ '' طلبہ ہے خود ہی نیاسبق پڑھوایا کرتے تھے اور پھر اس کے تمام پہلوؤل اور گوشوں پر نہایت جامع اور سیر حاصل کیا گفتگو کرتے تھے ۔ فقہی مسک کے تمام پہلوؤل اور گوشوں پر نہایت جامع اور سیر حاصل کیا گفتگو کرتے تھے ۔ فقہی مسک کے درمین یائے جانے والے مسک کے درمین یائے جانے والے دیتی کہ بالعوم مخلف ،ور بالخصوص حفی اور شافعی مسک کے درمین یائے جانے والے اختلافات کوتی المقدور کم کیا جائے کہ ویش یمی اسلوب حفرت مفتی سعیدا تم صاحب پالن اختلافات کوتی المقدور کم کیا جائے کی بجائے ان پر غور و فکر کرکے ان کے درمیان تعلیم نظری کرتے تھے بلکہ تر بھے حدیث کے مسئلہ تعلیم نظری اور تھی دیئے کی کوشش نہیں کرتے تھے بلکہ تر بھے حدیث کے مسئلہ کوبی و بینے کی کوشش نہیں کرتے تھے بلکہ تر بھے حدیث کے مسئلہ کوبی و بینے کی کوشش نہیں کرتے تھے بلکہ تر بھے حدیث کے مسئلہ کوبی و بینے کی کوشش نہو تی تھی۔ اس کے مین انہ کہ بین انہ کہ بین انہوں کرتے تھے بلکہ تر بھی تھا کہ بین انہوں کرنے کی آپ کی کوشش ہوتی تھی ۔ ای وجہ ہوان کے سبق بین طری اور تھیت تی کوشش ہوتی تھی۔ اس کے سبق بین طری اور تھیت تی کوشش ہوتی تھی۔ اس کے سبق بین طری اور تھیت تی کوشش ہوتی تھے۔ اس کے سبق بین طری ہوبیت ہی ڈوق و شوق تھے۔ تھے۔ تھے۔ تھے۔ تھے۔ کی کوشش ہوتی تھے۔ اس کے سبق بین طری ہوبیت تی ڈوق و شوق

و نیاش ایسے بہت ہی خوش نصیب ہیں جن کی پوری زندگی قر آن وحدیث کی خدمت کے لئے وقف رہی ہو۔ تدریس بذات ایک بزامشغلہ ہے، گفٹوں مطاحہ کا مقاضی خدمت کے لئے وقف رہی ہو۔ تدریس بذات ایک بزامشغلہ ہے، گفٹوں مطاحہ کا مقاضی ہے۔ عطالت ، ف تکی مصروفیات کے باوجود حضرت استاذ مفتی سعیدا حمد بالنج رک نے غیر معمولی علمی و تالیفی نفوش چھوڑ ہے ہیں ، جو معید ، ورمقدار دونوں اعتبار سے بہت ہی زیادہ ہیں حضرت امام شاہ ولی امند محدث کی معرکة الآراء کتاب ججة اللہ الباف کی شرق "رحمة الله الواسع" قر سن کریم کی تفییر ، ترفی شریف اور بخاری شریف کی شروصت کے علاوہ درجنوں کتا ہیں آپ کی علمی بصیرت بخشق وجبجو، فراست درجنوں کتا ہیں آپ کی علمی بصیرت بخشق وجبجو، فراست اور بکسوئی کی آ مئینہ دار ہے۔ چنال چدان کے انتقال کو علم وفن اور کمان ت کے کاروال کے رخصت ہوجائے سے جیر کیا جار ہی شاعرام والقیس کا یہ شعر ع

ومسلكسان قيسس هلكه هلك واحد

ولكنب بنيان قوم تهدما

کے مصداق اسی طرح کی شخصیات ہوتی ہیں۔ بیس یہ بات لکھ بھی نہیں سکتا ہوں کہ ان کے انتقال سے جوخلا پیدا ہواہے اس کا پر ہوناممکن نہیں ہے ، کیوں کہ خالق کا کتات ے کچھ بھی بعد نہیں ہے۔حضرت الاستاذُ تو محفظو اورتح بریس حدورجہ اعتدال کے قائل تقے۔مدح سرائی میں نملو کے وہ بخت مخالف تھے۔اس لئے حضرت استاذ کی عظمت و رفعت اوران کے علمی مقام کا تعین کئے بغیر ہے ہات کہی جاسکتی ہے کہ حضرت ارست ذ کا انتقال صرف ا یک خاندان کاغم نبیل ہے ،ایک ادارے کا نقصان نبیل ہے۔لاکھول شاگر دول اور ہزارول عث قان حدیث اورسب سے بردھ کرایش کی تقلیم وینی درسگاہ دارالعموم دیو بندایک ایسے تقلیم استاذ ہے محروم ہوگیا ہے جواس کی آبرواور علمی تیادت وسیادت کے مرتبے برفائز تھا۔ ہاری تعالی کی قدرت ہے یا مید ہے کہ اکابرین کے ضوص وللہیت کے تاج محل دار انعلوم دیو بند کو جونقصان پہنچا ہے اس کے مدارک کے لئے اسہاب وحالات پیدا قریاد ہے۔حضرت کے معمی تفوق السلوب ورس علوم حديث ير دسترس اور تستيفي خدمات ير جهت كيجه لكهاجار باب اورلکھا بھی جائے گا مضرورت بھی اس بات کی ہے کہ حضرت کی تفییر' بدایت القرآن'' '' تخذة الأمعي شرح سنن التريِّدي'' '' تخذة القاري شرح بخاري'' اورحضرت اله م شاه ويي الله د ہوگ کی مشہور زیانداورمعرکۃ الّ راء کیاب ججۃ اللّدانبانغہ کی شرح' ' رحمۃ اللّٰدالواسعہ'' اور دیگیر تصانیف کاعلمی جائز ولیا جائے۔ان کے تصانیف پرسیمیٹار کا انعقاد اور بحث ومباحثہ کا دور عطے تا کدان کتابوں کی رسائی عام لوگول تک ہواور جھے قوی امید ہے کہ حضرت کے لہ کھول ش گردوں میں ہے کوئی نہ کوئی کارخیر کوضرورانی م دے گا۔ گرعلمی تحریف، بدعات اورغدط آمیزش کےخلاف حصرت الاستاذ کی خد مات نا قابل فراموش ہے۔ ویسے حصرت مفتی سعید احمد بالن پورٹ کی زندگی کا ہر پہلوروش ہے، مگراس معاملے بیں مفتی سعیداحمد یالن پورگ کو

THE THE PARTY OF THE PROPERTY OF THE PARTY O

ا پنے معاصرین پرفوقیت حاصل ہے۔ عوم نبوت کے عامین کی صفت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پرارشاد فر مایا تھا کہ '' بیٹلم برنسل ہے آئے وال نسل کے بہترین عادل افراد وصول کریں گے پھروہ اس علم ہے تحریف ، یدعات اور غلط آمیزش کو من ڈالیس گئے''۔

علوم نبوت بیس تح بف اور بدعات و خرافات کی آمیزش کے ضاف مفتی سعیدا جمہ پالن پورٹی کی کوششول ہے انگارئیس کیا جاسکتا ہے۔ انہیں جب بیجسوں ہوا کہ تمسک بالنہ اور اعتدال کی راہ ترک کرے افراط و تفریط اور مداہنت کی داہ اعتبار کی جارتی تو انہوں نے اومۃ بائم کی پرواہ کئے بغیر حق واضح کرنے کی جر پورکوشش کی ،اس کے سئے انہوں نے انہوں و ایجی نہیں بخش ان کے فروخیال سے اختلاف کیا جاسکتا ہے ،گران کی وسعت نظر ، قوت حافظ اور کھرت مطالعہ اور سب سے بڑھ کر ان کے ضوص وللہیت سے انگار نہیں کیا حافظ اور کھرت مطالعہ اور سب سے بڑھ کر ان کے ضوص وللہیت سے انگار نہیں کیا حاسکتا ہے۔

بدعات کی تاریخ پر ان کی گہری تطرحی کہ بدعت کا آغاز اس ماحول میں ہوتا اور پھر ساج ومعاشرہ میں اس کی کوئی شکل اختیار کرج تی ہے ،اس سے وہ بخو لی واقف شے چناں کہ تمسک ہاسنہ اور بدعات کے معالم میں وہ انتہائی سخت تھے۔رائج اراول کے مہینے میں ہونے والے میلا والنبی کے جلنے اب مستقل بیک تہوار کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ عید میلا والنبی کو مین مجھ کر ہندوستان بھر میں جلوک نگائے جاتے ہیں اور طرح طرح کے خرافات و بدعات کا ارتکاب ہوتا ہے۔ ابتدا میں علمائے وابو بند بھی میلا دے پروگراموں میں بھی کہد کرشریک ہوتے ہے کہ اس کی وجہ سے میرت کے پیغام کو عام کرنے کا موقع مل جاتا ہے گر

حواں بیے ہے کہ من جمیلا دکی وہی صورت ہے جو دس میس سال قبل تھی مطاہر ہے کہ نیس ۔ ای بھی نہیں کہ صفرت مفتی نے مہلی مرتبہ اس طرح کی بحث کا آغاز کیا ہے، کی و ہائی قبل حضرت تکلیم از سلام حضرت مولا نا قاری محدم طبیبٌّ کے دورا ہتمام میں بھی وا رابعلوم و یوبند کے بوم تاہیسی بر دیگر عصری اداروں کے طرز برجشن اور یادگار منائے کی تجویز بر غور وقکر شروع ہو، اور منتظمین دارالعلوم دیو بنداس کے لئے راضی بھی ہو گئے ۔حضرت الاستاذُ وارالعلوم ویوبئد میں اس وفت وسطی علیہ کے استاذ متھے۔اس کے باوجود حضرت مہتم آگی خدمت بیں حاضر ہوئے اور حدیث وسیرت کی روشنی میں اس طرح کے بروگرام کے خلاف ولاَئل بیش کرتے ہوئے کہا کہ ' دارابعلوم دیوبند'' جیسے قکری ونظریہ تی ادارے بیں اگر اس طرح بدعت کی شروعات کی جائے گی توستقبل میں اچھی نیت سے شروع کیا جائے والد کام غدد رسم کے طور پر معاشرے میں جڑ پکڑنے گا عیم السدم قاری محد طبیب تاسم العلوم والخيرات الام محمر قاسم نا نوتوى كے تەصرف صبى اولا دہيں بلكدان كے علوم ومشن كے وارث بھی تھے، چناں چے اعلی ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت مفتیؓ صاحب کے دلاُل سے ا تفاق کیا اورسالا تہجش کے ہر وگرام کو ملتو ی کرویا۔ دارانعلوم دیو بند کےصد سالہ تقریبات کے موقع در پیش آیک عجیب وغریب قصے کا حفزت الستاذ نے اپنی کتاب''حبسہ تعزیت کا شرى تَقَمُ " بين ذكر كرتے ہوئے لكھاہے كہ

"الدآبدك يك بزرگ روپ ك با في سك كرسك اوردهزت كيم ملك الله عليه اوردهزت كيم ملك الله عليه وسكم ميرك باس بيداري بيس آئ اور بيرو بي دي دورفر مايو ايك

اجلال صدسالہ علی وینا ایک حضرت کیم الاسلام کو وینا ان ہائی۔ اس شام کو دارائد سے تحق نی جل جسہ منعقد ہوا اور حضرت مون ناسالم قدین سرہ نے تقریر فر مائی اور خوب چندہ ہوا۔ دوسرے دن صبح بیس کتا بیس لے کر حضرت کیم الاسلام کے پاس گیا اور 'الحلیق افسیے '' بیس حاست بیداری بیس حضور سلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے جوشرا کو تھیں وہ دکھا کیس اور بیس نے عرض کیا گر'' نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوسری و نیا بیس ہے ، وردوسری و نیا کی چیز اس و نیا بیس سنتی ہے ، چراسود کے بارے بیس روایت ہے کہ دہ جنت کا بیش سنتی ہے ، چراسود کے بارے بیس روایت ہے کہ دہ جنت کا بیش فروس کی تیز اس و نیا بیش سنتی ہے ، چراسود کے بارے بیس روایت ہے کہ دہ جنت کا بیش میں اور بیس کی جیز اس و نیا کی بیش اس کتی ہے ، چراسود کے بارے بیس روایت ہے کہ دہ جنت کا بیش فروس کی میں بیٹھی وسلم کی کئیس میں بیٹھی اور آن ہے ہوئی ہوا ہے ، یہ سکے حضور صلی مقد عدیہ والی عقابت میں کیسے بیٹھی اور آ پ نے ان بزرگ صاحب کو کیسے عقابت میں میں کیسے بیٹھی اور آن پ نے ان بزرگ صاحب کو کیسے عقابت میں میں کیسے بیٹھی اور آن ہوں کا میں فرمائے ، بیس کیسے بیٹھی اور آن پ نے ان بزرگ صاحب کو کیسے عقابت فرمائے ، بیش کیسے بیٹھی اور آن ہوں کے ان بزرگ صاحب کو کیسے عقابت فرمائے ، بیش کیسے بیٹھی اور آن کو دھوکہ ہوا ہے۔

حضرت حکیم الاسلام قدس سرة في ميرى به بات قبوب فرمائى اوردوسر عدن دارا عديث فو قانى بيس جلسه بهوا ورحضرت مولا ناسالم صاحب قدس سرة في تقريرى اس بيس صاف فرما يا كه كل كى بات جم في غلب محبت بيس مان لى تقى اس كوآ مك ند بردها يا حائے"۔

علوم نبوت کے حاملین کی صفات کی بابت حضور پاک سلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیش گوئی میں جو پچھ فر مایا ہے، اس کا بیملی مظہر ہے۔ قرآن دحدیث اور قرون ٹان ٹند کی فکر سے ذرہ برابر انحراف اور فکری ہے راہ روک بڑے فنٹے کو دعوت وینے کے متراوف ہے۔ حضرت مفتی سعید احمد پالنج رک نے اس فریف کو بخو لی نبھ بااور بھی وجہے کہ ان سے متعلق کہا جاتا تھ کے دوال دور بیل ' مسلک و یوبند' کے عمی سال رہیں۔

مفتی سعیداحمہ پالن پوری کی فکرتھی کہ 'ویوبندیت کوئی فرقت کیں ہے یکدائل السند والجماعہ کا دوسرا نام ہے ،ہر وہ مخص جو خرافات ، بدعات اور سومات سے مجتنب اور سنت اور تر کا جرو کا دیم دو ' دیوبندی' ہے ، اٹل سنت کا مدار قرآن وسنت اور قرون ٹل ش(سحابہ کرام ، تا بعین اور ترح تا بعین) کے عمل پر ہے ۔ جو با تیل قرآن وسنت کے خلاف ہے اور قرون ٹل شرہ کے جو با تیل قرآن وسنت کے خلاف ہے اور قرون ٹل شرکے بعد شروع ہوا ہے وہ بدعت ہے ۔ فقی جز نیا ت اگر حدیث کے خلاف ہیں اور قرون ٹالن تیل قرآن کی خلاف ہیں اور قرون ٹالن تیل کر اور دیث کے خلاف ہیں تو وہ باللہ تیل قرآن کے خلاف ہیں اور قرون ٹالن تیل کی اور میں خطیات)

قبرول پر کتبہ، قبر ستاتوں میں مراقبہ اور قبرول پر قرآن کی تلاوت ،ای طرح تصوف کے تام پر افراط و تفریط اورا کا ہر پرتی میں غو پر تکبیر کرتے ہوئے فرمائے تھے کہ دیو بند بول اور بدعتوں کے درمین ناصرف ایک بالشت کا فرق رہ گیا ہے۔ جب کہ یہ چیزیں قرآن و حدیث سے ٹابت نہیں ہے تو بھر مسلک دیو بند داعین ان حرکتوں کا ارتکاب کس طرح کر سکتے ہیں؟۔

دین ہو،فلسفہ ہو،فقر ہو،سلطانی ہو ہوتے ہیں پختہ عقائد کی بناپر تقبیر حرف اس قوم کا بے سوز عمل زارو زیوں ہوگیا پختہ عقائد سے تبی جس کا ضمیر

خود، حسّانی اوراپ فکر ونظر کوقر آن و حدیث کی کسوٹی پر پر کھنے کاعمل اگر بند

کردیاجائے تو کوئی بھی تح کیک اور جماعت صراط متنقیم ہے بھٹک جائی ہے اوراس کامشن پس

پشت چلاج تاہے اور خراف ت حاوی ہوج تی ہیں۔ ''تح کے حارالعلوم دیو بند' ان تح کیوں ہیں

ہے ایک ہے جس نے کئی محاذ ول پر کام کی ہے اور ہر محاذ پر کامیو لی وکامرانی نے اس کے قدم
چومے ہے۔ ڈیز ھ سوسال بعد بھی اگریے تح کیک اپنی معنویت اور اجمیت کو برقر ارر کھے ہوئے
ہوتا ہے تو اس کی وجہ ہے کہ تح کیک وارالعلوم دیو بندے وابستدگان ہیں جمیشہ ایسے افراد رہے ہیں
جنہوں نے خوداحت بی اور جماعت کے فکر وکمل کوقر آن وحدیث کی کسوٹی پر پر کھا اور بھوں کا

بھی مواخذہ کرنے سے گریز نہیں کیا ہے۔ ساتھ بی خرافات بلغویات کی آمیزش پر تعییہ کرکے تحریک دیو بندگواہے مقاصد سے منحرف نہیں ہونے دیا ہے۔ ان م رب فی حضرت مولا نارشید احمد کنی بھٹے البند مورا نامحود الحسن ویو بندگی بھٹیم الامت حضرت مولا نااشرف علی تھا نوگ بھٹو کئی مولا ناشیر احمد عثاقی بحدث کمیر مورا نالخر الدین ، علیم الاسلام مور ناقاری محمد طیب ، شیخ الاسلام مولا ناشیر احمد عثاقی بحدث کمیر مورا نالخر الدین ، علیم الاسلام مور ناقاری محمد طیب ، شیخ الدین ، علیم الاسلام مور ناقاری محمد طیب ، شیخ الحدیث حضرت مولا نام کر آبا ، حضرت مولا نام نظور نعمائی اور ماضی قریب کی عظیم شخصیت محمد الحدیث حضرت مولا نام کر آبا ، حضرت مولا نام کر دو تر تم کی ایک اللہ طویل فہرست ہے جنہوں نے تحریک دیو بند کی حفاظت کی ہے ۔ خامیوں وکوتا ہوں کی برطانشا ندی کر کے تحریک کو صراط متنقم پرگامزن رکھا ہے۔ امید ہے کہ متعقبل بیں ایک شخصیات بیدا ہوں گی جواس عظیم فریضے کو انجام دیتی رہیں گی۔

حضرت فتی سعیدا حمد پالن اپورٹی کی عظمت ورفعت کو جو ہا تیل دو ہوا کرتی ہیں ان میں ایک بیہ بات تھی کہ وہ اپنی رائے قائم کرنے سے قبل قرآن وصدیت اورعداء کی کتابوں کا عائز اند مطالعہ ضرور کرتے تھے اور مزید تحقیق کی راہیں بھی کھٹی رکھتے تھے۔ چنال چہ حضرت مولانا محدسائم صاحب قائی ہے ہیمینار کے موقع پر جوعمی بحث شروع ہوئی تھی اس موقع پر بھی انہوں نے واضح لفظول میں کہ تھا کہ 'ابنائے دارالعموم آگآ تیں اور مسئلہ کو شبت یا تنی بھی انہوں نے واضح کریں'' یکر افسوں ہے کہ حضرت نے جس علمی بحث کی شروعات کی، وہ تعصب اورضد کی شکل اختیار کرگئی اور لوگوں نے عن طعن اور دشنام طرازی کا ایک سلسد شروع کرتے ہوئے ماضی کے زخموں کو کرید تا شروع کردیا، کیا کوئی سوچ سکتا ہے کہ کئی دہائیوں تک تر فری شریف پڑھانے والے تخص الکے دن سبق میں آئے اور کیے کہ 'دکل میں نے ایک طالب علم کے سوال کے جواب بی جو با تیں کہی تھیں وہ غطر تھیں ،اصل مسئلہ ہے ہے ۔

ذاکی طالب علم کے سوال کے جواب بی جو با تیں کہی تھیں وہ غطر تھیں ،اصل مسئلہ ہے ہے ۔

نا آئے درسگا ہوں میں سوال وجواب کا سلسلہ ختم ہوتا جا رہا ہے ۔ سوال کرنے والے جانب سوج کم کی حصلہ افرائی کرنے والے جانب کو بالی سوال کو ایک ایک علی اس کے جواب کا سلسلہ ختم ہوتا جا رہا ہے ۔ سوال کرنے والے جانب طوری کو کا موری کرنے والے جانب کا کہ کو عملہ افرائی کرنے کے جائے سوال پر ای سوال گھڑ اگر کے طالب علم کو خاموش کردیا علی کو حسلہ افرائی کرنے کے جائے سوال پر ای سوال گھڑ اگر کے طالب علم کو خاموش کردیا

چاتا ہے۔ چنال چِدآج ہمارے اداروں بیس شختیق جستو ختم ہو گیا ہے اور تخلیقی ذبن کے حاملین سامٹے نہیں آرہے ہیں۔

حضرت مفتی سعید مسلک کی تبینی کے واعی نہیں تھے گروہ تل کے اظہار میں ان کی سوج تھی کہ ' ملکی مسائل کے حل کر اشت کرنے کا مزاج نہیں رکھتے تھے، ان کی سوج تھی کہ ' ملکی مسائل کے حل کت ہے ملک کے تمام باشندوں کوئل بیٹھن جا ہے اور ملک کی سا میست کے لئے متفقہ فیصد کرنا جا ہے۔ جنگ آزادی کے وقت ہندوسلم ہتجاواس کی مثال ہے۔ فی مسائل میں مشافل ہے۔ جنگ آزادی کے وقت ہندوسلم ہتجاواس کی مثال ہے۔ فی مسائل میں مسلم برسٹل لاء یورڈ کا اتحاداس کی مثال ہے۔ مسلک و شرب کے اختال ف بیل برایک کواپی عسم برسٹل لاء یورڈ کا اتحاداس کی مثال ہے۔ مسلک و شرب کے اختال ف بیل برایک کواپی مصرت الاستاذ آئے اور کہا کہ کیرالہ کے بچھ طعب میرے گھر آگر یہ خواش ظاہر کی ہے کہ وہ میرے دلائل ہے مثال ہو کر حضرت الاستاذ آئے اور کہا کہ کیرالہ کے بچھ طعب میرے گھر آگر یہ خواش ظاہر کی ہے کہ وہ میرے دلائل ہے مثالہ ہوں، چوں کہ میں فقد خفی پرعمل کرتا ہوں اس لئے درس دیتے وقت اعادیت ہے مطابقت کرتا ہوں۔ اس طی فقت کرتا ہوں۔ اس طیح فقد خفی پرعمل کرتا ہوں اس لئے درس دیتے وقت اعادیت ہے مطابقت کرتا ہوں۔ اس کے قالمیدنہ جھوڑ س ایک جگر لکھتے ہیں ،

حضرت الستاؤ فكرونظر مين اعتدال كقائل تنصيب اتهاى ده اللي بات اور موقف كو واضح كرنے مين جرى جمي تنصي اس معالم مين كي ملامت كرنے والوں كى ملامت

دوستوں کی نارائنگی اور اپنوں کی بے اعتبائی کی پرواہ کے یغیر اپنے خمیر کی آواز ضرور بلند کرتے تھے۔ تخاطب کی زائی استعداد اور قابیت کے نظر سے خاطب کی زائی استعداد اور قابیت کے فاظ سے اپنی بات رکھنے میں وہ ناہر تھے، ان کی باتیں ساوہ ہوتی تھیں گرمعن کے فاظ سے دقیق ہوتی تھیں ۔ حضرت فی بن طالب کرم اللہ وجبہ کا حکیمانے قول ہے۔ کہ المدوا اللہ ورسوله (لوگول سے ان کی المناس علی قدر قولهم اتریدوں ان یکذبوا الله ورسوله (لوگول سے ان کی سمجند کے مطابق خطاب کیا جائے تا کہ وہ ناوائی سے اللہ ورسول کی بات کی سمدی سے کریں) حضرت الاستاذ اس علی مصدات تھے۔

اللہ کے وابوں کے بارے بیں کہا گیا ہے کہا گروہ تم کھا لینے ہیں تو اللہ اس کو پورا کرنے کے اسباب پیدا فرماتے ہیں ۔ حضرت الست و مختلف مواقع پر قبرول پر کہتہ ہمینوں تعریق جلنے کے انعقاد کے شدید مخالف سے ۔ قدرت کا کرشمہ و کیلئے کہان کی موت ایسے حالات اور وقت میں ہوئی کہ خاموثی سے مبئی کے ایک عام قبرستان میں علم و صلاح کے شخینے کو پر دف ک کروی گیا۔ چوں کہ کورونا وائر ک کی وجہ سے اجتماعات کے انعقاد کو مشال کے بیتر بھر تعریق کی مسول کا سوال ہی کہاں پیدا ہوتا ہے؟ مگر حضرت الاستاذ کا مشن اب بھی باتی ہے اور ان کی روح شاگرووں سے مخاطب ہے۔

ہے جنول جنول کے لئے آغوش و داع چاک ہوتاہے گریبال سے جدا،میرے بعد کون ہوتاہے حریف کے مردافکن عشق ہے کرر لب ساتی ہے صلا،میرے بعد

تعزيتي پيغــامــات

مفتى سعيداحمد پالن بورى كانتقال: ايك عظيم سانحه

حضرت مولاتا سيدارشدمدني صاحب دامت بركاتهم صدرجية عن و بندوصدر المدرسين واستاذ حديث دارالعلوم ديو بند

یے خبر انتہائی رخے وخبر کے ساتھ سی جائے گی کہ دارالعلوم ویو بند کے بیٹنج الحدیث وصدرالمدرين حضرت مواه ناسعيداحديالن يوري آج صحميم كمي من انقال فرما كئية ١٠٠ ماندوانا اليدراجعون _حضرت مورة ناسعيداحد پالن بوري وارالعلوم ويوبند كے ابنائے قديم مل سے تھے،مواد نا بھین ہی ہے نہایت ذبین ڈھین ،کتب بنی اورمحنت کے عادی تھے۔اپنی ذبانت و ذ كاوت كى وجدس محتلف عنون وفنون اورخاص طور يرفقداور حديث يل متاز جائے جاتے تھے ، فراغت کے بعد دارالعلوم اشر فیہ را تدبیسورت میں علم حدیث کی خدمت کرتے رہے اور پھرتقریاً47 ساں بہلے واراتعلوم دیوبتدئے مادملی کی خدمت کے سئے داراتعلوم میں بلالیا۔ای وقت سےان کاعلم حدیث سے خاص شغف رہاہے،اس وقت موصوف دارالعلوم کے شیخ ، لحدیث اورصدر مدرک تھے۔ بخاری شریف کا درس دیا کرتے تھے ،اس زمانہ میں ان کا درس حدیث مختلف عوم وفنول پردسترس کی بنیاد پر بهت ہی متاز سمجھ تاتھ ،اگر بیرکہاج کے کدوارا معلوم کے مند حدیث کے املیاز کوانہوں نے قائم رکھا تھا تو اس میں کوئی میالغہ نہ ہوگا ،اس کے علاوہ مولانامرحوم کی متعدد تصانیف ہیں جن سے لوگ متعقبل میں استف دہ کرتے رہیں گے۔ مولا نامرحوم وارالعلوم کے شعبہ ختم نبوت کے ناظم اعلی بھی تھے ہمیں افسوں ہے کہ مول ناہم ہے جدا ہوگئے ، وہ زمانہ ہے شوگر کے مریض تنے اوراس وفت ان کے عوارض کے بعد دیگرے بڑھتے گئے یہاں تک کدانہوں نے ہم کو داغ مفارقت دے دیا۔ جاری بارگاہ خداوندی میں دعاہیے کہ القد تعالی ان کی بال بال مغفرت فرمائے اور دارانعلوم کواس کالعم البدل عطافرہ ئے اورمورا نامرحوم کی علمی وصلی اولا دکی ٹلہبانی فریائے ،ہم سب خدام جمعیۃ ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں ،میری جماعتی احباب، الل مداری،علائے کرام ،طلبہ عزیز ، ابنائے دارالعلوم اور مسلمانوں سے حصرت مرحوم کی مغفرت و ترقی درجات کے لئے اور بسماندگان ،اعز اوا قارب کے لئے ہارگاہ خداوندگی میں صبر جسل کی دعاء کی انجیل ہے۔

ارشدمدنی خادم دارالعلوم دیوبند



تعزیت نامه

حضرت مورانا ابوالقاسم نعماني صاحب زيد مجد بممتهم وارالعلوم ويوبند

کمری حضرت مول نامفتی محمدالین صاحب پالن پوری و دیگر برا دران گرامی ، و جناب مولانا وحیداحد صاحب و دیگر صاحبزا دگان محترم حضرت مولانامفتی سعیداحد پائن پوری قدس سرهٔ السلام عبیم ورحمهٔ الله و برگانهٔ

حضرت اقدس مولا نامفتی سعیدالتم پالن پوری قدس سرهٔ کی وفات حسرت آیات کاجوجا و نشخفی آج صبح پیش آیا اس پراپی جانب سے نیز دارالعلوم کے تمام اراکیین شوری اساتذهٔ کرام اور کارکنان وخد م کی جانب سے آپ حضرات کی خدمت بین آغزیت مسنونه پیش کرتا ہوں ،القدرب العزت آپ حضرات اور تمام متعلقین و مجبین کوصبر جمیل عطافر مائے اور حضرت مرحوم کواعلی علیمین جس مقام بلند نصیب فرمائے ۔ آجین

حقیقت توبہ ہے کہ اس موقع پر ہم ہی مستحق تعزیت ہیں اس لئے کہ یہ ہم سب کا مشترک حادثہ ہے۔ بلہ حضرت مفتی صاحب دارالعلوم کی مند تدرلیس کی ترو اور ہماعت دیو بند کے علمی سالا رہتے۔ انہوں نے تقریباً نصف صدی تدریس خدمات انجام دیں اور مقبولیت کا اعلی معیار حاصل کیا۔ ان کا شوق تدریس اور سبق ہیں انہاک حضرات اکا برکی یا دنا زہ کرتا تھا۔ اس کے ساتھ القدرب العزت کی توفیق سے انہوں نے بلند پالیے شیفی و تالیفی خدمات بھی انہام دیں۔ رحمہ القدالواسعہ بخفہ القاری بخفہ الألمی اور ہمایت القرآن

وغیرہ جیسی گراں قدرتالیف تان کے نام کوزندہ جو دیدر کھنے کے لئے کافی ہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ وہ فٹافی اسلم تھے اوران کی شخصیت سے علم کی خوشبوم ہمکتی تھی ،علم
ان کا اوڑ ھتا کچھوٹا تھا، وہ اپنی مسلسل محنت اور علمی اشتخال کے اعتبار سے اسلاف کی یادگار
سے ایک شخصیت کا اٹھ جانا نہ صرف آپ حضرات کے لئے بلکہ پوری جم عت دیو ہند
اور ملت اسلامیہ کے لئے عظیم سانحہ ہے۔

بین خم کی اس گھڑی ہیں آپ تمام حضرات سے تعزیت کرتے ہوئے دعا گوں ہو ں کہ اللہ رب العزت حضرت مفتی صاحب قدس سرۂ کو جنت المردوس میں اعلی مقام عطافر مائے اور آپ حضرات اور تمام اہل تعلق کوصبر جمیل عطافر مائے ۔ آمین

والسلام ابوالقاسم نعمانی مهتم وارالعلوم و بویشه ۲۵ ررمضان المهارک ۱۳۴۱ ه مطابق ۱۹رمنگ ۲۰۲۰ ه

تعزيت نامه

امير البندمولانا قارى سيدخرعتان منصور يورى جمعية عماء مند

جمعیۃ علاء ہند کے صدر امیر الہند مولانا قاری سید محمد عثان منصور پوری اور ناظم عموی مولانا محدود مدنی نے دارالعلوم دیوبند کے اشتہائی مؤتر شیخ الحدیث وصدرالمدرسین حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری کی وفات حسرت آیات پر ولی رنج والم ظاہر کیا ہے۔ حضرت مولانا کے دارالعلوم دیوبند میں درس و تدریس کے اثر تالیس سالہ دور میں بزار ہا تشکان علوم سرچشمہ فیض سے برا واسطہ فیضیا ہے ہوئے، جن کائمی فیوش الل علم کے لئے تعدت اور دال جیں ۔ آپ جیسے کریم انتفس صاحب تقوی مشفق استاذ کا سابیہ بہت بری سعادت اور ان کی وفات بری کامظہر فی اور عظیم نقصان ہے۔ آپ کی ذات ستورہ صفات بہت کی علی وعلی خوبیوں کا مظہر تھی۔ رحمۃ اللہ الواسعہ شرح جے القدالب خیرافا دات درس تر ندی تحق کی مشتی ہر مت کی علی وعلی درس تر ندی تحق القاری ، زبرۃ الطحاوی ، داڑھی اور اخبیاء کی سنتیں ، جرمت مصابرت ، انعون الکبیر وغیر دن کی بہتر بن تصنیف تیں۔ ان کے علاوہ انہوں نے متحدومی وفقیمی کا بین کھی ہیں۔

مولاناموصوف کل ہند مجلس شحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیویند کے ابتداء ہے تاحیات ناظم عمومی دہے ،انہول نے دارالعلوم دیویند بھی بوت ضر درت فقا و کی ٹولیکی فر ، فی ادراہم فقا وی کے جوابات کی مگر انی فر ، تے ۔آپ نے ہمیشہ جمعیۃ علاء ہندا درا کا ہر جمعیۃ سے خصوصی تعلق رکھ اور دارالعلوم دیویند سے فراغت کے بعد ۱۳۸۴ھ میں دارالعلوم اشرفیہ رائد رسورت میں دارالعلوم اشرفیہ رائد رسورت میں درجہ تعلی کے استاذ مقرر ہوئے تو وہاں جمعیۃ علیاء کی سرگرمیوں سے باضا بلہ دائد ہوئے اور مسلسل تو میال تک جمعیۃ علیاء دائد ہوئے ناظم بھی دہے۔حضرت فدائے ملت

مولانا اسعد مدنی ان ہے مشورہ فرمائے اور جب بھی مباحث فقہیہ جمعیۃ عماء ہند کے اجتماعات منعقد ہوئے ان کوخصوص طور ہے مدعو فرمائے۔حضرت مولاناس ل گذشتہ بھی مباحث فقہیہ کے اجتماع میں شریک ہوئے وہ فقہ حنفی کے برصغیر میں نامور عالموں میں تھے اور ولائل کی قوت ہے مسلک احتاف کوعصر حاضر کے مسائل کے بہترین حل کے طور پر پیش فرمائے۔

جمعیة علاء حضرت مولانا کے پیماندگان ہے ولی جمدردی طاہر کرتی ہے اور دست بدعا ہے کہ القدت آئی کے چنت بیس مقدم اعلی عطافر مائے اور انبیاء وصدیفین کا رفیق بنائے۔ نیز الل خاندان ، اولا دور فقاء ، ہزار تلافہ داور ہم متوطنین کومبر واستفامت کے ساتھ اسٹم کو ہر داشت کرنے کی توفیق عظافر مائے۔

جمیہ عہاء ہندا ہے تمام جمائتی احباب، وینی مدارات کے مدداروں ہے مول نامرحوم کے سئے ایصال ثواب اوروعائے مفقرت کے اجتمام کی اجبار کرتی ہے۔ مہبئی میں صبح حضرت مول ناموصوف کے انقال کی فیرموصول ہوتے تی جمیہ علاء ہند کے صدرمول نا قاری محمد عثان منصور پوری نے دایو بند میں ان کے گھر جاکر براور فورو حضرت مفتی امین پالن پوری صاحب اورمفتی صاحب مرحوم کے صاحبر ادگان ودیگر افل خانہ ہے تعزیت مسئونہ پیش کی نی دیل میں ہوتے عہاء ہند کے وفتر میں بحد فراز ظہر ایک تعزیق نشست بھی منعقد ہوئی جس میں وعائے مغفرت جمیع عہاء ہند کے سکر بیز کی مول ناکھیم الدین قاکی مول ناکھیل کے سکین کے سکین کی سیانہ کھیں مول ناکھیم الدین قاکی مول ناکھیل کے سکین کی سیانہ کو ناکھی کے سکین کی سیانہ کو ناکھیں کی سیانہ کو ناکھیم الدین قاکی مول ناکھیم الدین تا کھیں مول ناکھیں کی سیانہ کی س

جاری کروه نیاز احمد فارو قی جمعیة علماء ہند (محمود مدنی)

تعزيت نامه

شیخ الاسلام حضرت مولا نامفتی قبی عثانی صاحب گرامی قد رکمرم حضرت مولا ناابدالقاسم نعمانی صاحب مهتم دارابعلوم دیو بندهفظکم انتدت لی من کل سوء السلام علیکم در حمة القدو برگانته

حضرت مولا تاسعیداحمدصاحب پالن بوری رحمة القدعلیه کی وفات حسرت آیات اس امت کابزاسانچه ہے۔انالقدوا ناالیہ داجعون۔

ان کی وفات کے موقع پران کے صاجز اوے سے ٹیلی قون پرحالات معدم ہوئے اور زبنی تعریت بھی تمام الل خانہ تک پہنچ کی گئی ،کیکن خیال کیا کہ اگر چدان جیسی شخصیت کی وفات پر ہم جیب ہرھ لب علم بلکہ ہرمسلمان سخی تعزیت ہو، کون کس کی تعزیت کرے اکیکن شاید سب سے زیادہ قابل تعزیت وارالعلوم دیو بندہ ہم کی متد حدیث کی حد تک، بلکہ عظیم زینت حضرت قدس سرہ کی عظیم ذات تھی ،ند صرف در ای حدیث کی حد تک، بلکہ وارالعلوم کے مسلک ومشرب اور مزائ و مذاق کے تحفظ میں ان کا وجود ایک براسرہ ایر تھا، اس سرمایہ ہے محروی ہماری اس ما بیتھا، اس سرمایہ ہے محروی ہماری اس می اول کلمات سرمایہ ہے ترک کرتا ہوں۔ ان للد ما اخذ ولد اعظی وکل شی عندہ باجل سمی ، اللہ اکرم نزلد مسئونہ ہے تیم کی رات ہوں۔ ان للد ما اخذ ولد اعظی وکل شی عندہ باجل سمی ، اللہ اکرم نزلد وقت بین ادر اس الے بہت میں ، اللہ اکرم نزلد مسئونہ ہے تیم کی کرتا ہوں۔ ان للد ما اخذ ولد اعظی وکل شی عندہ باجل سمی ، اللہ اکرم نزلد وقت بین خدوات کئی ہوئات النہ ہے۔

س تھے ہی اللہ تبارک وتق لی ہے دعا ہے کہ وہ دارالعلوم کواس نقصان کے اثر ات ہے محفوظ رکھ کراپی خاص دیکھیری ہے نوازیں اور ہے حضرات پر جو ذ مہ داری آئی ہے ، اللہ تعالی اس ہے بطریق احسن عہدہ برآ ہوئے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آجین ا

> والسلام محمر تقی عثانی جامعه دارالعلوم کراچی

پيغام تعزيت

بروفات حسرت آیات حضرت مولانامفتی سعیداحمد صاحب پالن بوری حضرت مولانامحمر سفیان صاحب قاسمی مهتم دارالعلوم وقف دیوبند

آئ میج بعد نماز فجر منصلاً موبائل پر مکتوب بیغام موصول ہوا کہ است ذکرم جناب حضرت مولا نامفتی سعید احمد صاحب پالن پورگ رحمہ القدیثی الحدیث دارانعلوم و یو بند حالیہ مختصرعدالت کے بعد ممبئی کے بیک ہسپتال بیس وفات یا گئے ہیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔
یارگاہ رب جلیل میں دست بدی ہول حق تعالیٰ ایٹ بیکراں فضل واحسان کے صدقے میں مرحوم ومخفور کوائی علیمین میں مقام کریم سے سرفر از فرماتے ہوئے جملہ الل خانہ و متعلقین کو صبر جمیل کی تو فیتی سے بہرہ دورفرہ اللہ سے سرفر از فرماتے ہوئے جملہ الل خانہ و متعلقین کو صبر جمیل کی تو فیتی سے بہرہ دورفرہ اللہ سے

عقل انسانی کے وساوی وشکوک ہے جو کو داء الوراء اس حقیقت کی صدافت ہیں کیا م ہوسکتا ہے کہ جو کوئی بھی اس دار فائی ہیں تاہے پہل سانس کے ساتھ ہی اس کی زندگی کا اپنے منطقی انبی م کی طرف سفر کا سنا زہوج تا اور وقت موجود آج نے پر انجام کا راس کو دار بقاء کی ج نب رخت سفر باندھ کر رخصت ہونا ہوتا ہے ، کیوں کے موت وحیات اس کا رگاہ مام کی نا قابل تبدیل خاصیات کے لازی اجزاء کا سب سے اہم ترین حصہ ہے ۔ کوئی بھی موجود آجا نے بر نہ سی مرانب کی کتنی ہی رفعتوں اور بلندیوں کو کیوں نہ عبور کر لے لیکن وقت موجود آجا نے پر نہ کسی کے لئے کوئی دارہ فرار ہے ، نہ کوئی استینء اور نہ کسی کے لئے کوئی رعایت اگر مشیت رب میں استیناء کو امرکان کا درجہ حاصل ہوتا الاقر ب قا ، قرب کی بنیاد پر دو ہے اگر مشیت رب میں استیناء کو امرکان کا درجہ حاصل ہوتا الاقر ب قا ، قرب کی بنیاد پر دو ہے زمین پر تن تعالی کے سب سے مقدل و مجبوب ترین طبقہ انبیاء اور اس میں بھی بالخصوص تی

کریم علیہ الصعوۃ واسلام اس مرحبہ استین عے احق قرار پاتے لیکن اس حوالے سے ازرو کے کام اللہ قانون از لی بیان فرماویا گیا ہے کل من علیما قان ویکی وجد ربک ذوا مجلال والا کرام حضرت مفتی صاحب کی رصلت پر وارالعلوم وقف و یوبندیس ایسال تواب اور دعائے مغفرت کا اجتمام کیا گیا ۔ حق تعالی جملہ تلا فدہ وجبین کی دعاؤل کوشرف تبولیت سے مرفر از فرمائے ہوئے حضرت کو آسودہ کرجمت فرما کیں ۔ آمین یارب العالمین ۔

محمد سقیان قاسمی مهنتم دارالعلوم دفقف د بو بند ۲۵ ررمضان المهارک ۱۳۳۱ ه

تعزيت نامه

حضرت مولا نامجر سعیدی ناظم ومتولی مظاہرعلوم (وقف)سپار نیور بسم اللّٰدالرحمٰن الرحيم

مكر مان ومحتر مان پسران حضرت اقد سمولانا مفتى سعيداحمه صاحب پالن پورٽ (شخ الحديث وصدرالمدرسين دارالعلوم ديو بند)

السلام عليكم ورحمة الشدو بركاتد

مزاج گرای!

آئے ۱۹۵ رمضان اسب رک کوئی الصب کے بیان پوری نے تفکر علائات کے المحال میں المحال کے بیان پوری نے تفکر علائات کے بعد میں میں اس کے بیان پوری نے تفکر علائات کے بعد میں میں اس کے اسپتال میں دائی اجل کو لیک کہا اور طالق حقیقی ہے جہ ہے۔ اٹا لقد وا ٹا الیہ دا جھون۔
مفتی صاحب موصوف دور طاخر کے مثال محدث ، ہے باک خطیب ،ادیب ادیب اور اور فقیہ لیب سے وہ اخیر عمر میں مسعک علائے و یو بند کے فقیم ترجی ان اور شان شھال کے وجود ہے طبقہ علاء کو سکون اور قرار اتھا، ان کی گفتائو عامائد، ان کی تحریر پر محققائد ،ان کا طرز تح براد پہانداور ان کا الفیب قلم بی اور قرار تھا، ان کی گفتائو عامائد، ان کی تحریر پر محققائد ،ان کا طرز تح براد پہانداور ان کا الفیب قلم بی اور تی کا پوسیان و چو بدار تھا ،انہوں نے تقریباً نصف صدی تک علم فقد اور حدیث کی ساتھ ضدمت انجام دے کری نسل کی تغیر و تشکیل میں کلیدی کر دارادا فر مابا ہے۔
مفتی صدحب جس بات کو بی اور حق سمجھتے ہے اس کے تکھتے اور بیان کرنے میں کسی مفتی صدحب جس بات کو بی اور حق سمجھتے ہے اس کے تکھتے اور بیان کرنے میں کسی مفتی صدحب جس بات کو بی اور حق سمجھتے ہے اس کے تکھتے اور بیان کرنے میں کسی کومیۃ لائم کی پرواہ نہیں کرتے ہے ، دوہ اپنی ٹھوں استعداد علی اور کی بید بیت اجلاس کتھ بی وہ عث دیو بندیت کی وہ حال شے ،انہوں نے مظاہر علوم (وقف) سہار نیور میں چند ساس جیسے اجلاس شے مظاہر علوم (وقف) سہار نیور میں چند ساس جیسے اجلاس شے ، انہوں نے مظاہر علوم (وقف) سہار نیور میں چند ساس جیسے اجلاس شم بینے اجلاس شمار کے میاں سے ساتھ کی وقت دیو بندیں ۔

موقع پر ڈیڑھ گھنٹ تک مظاہر علوم کے اپ دورطا ب علمی ، یہال کے اسا تذہ اورائ وقت کے حال ت اور ، حول پر دیسی تقریر فر ، بُل تھی ۔ مفتی صاحب کو مظاہر واکا بر مظاہر سے بے انہا محبت رہی ۔ چنا نچ انہوں نے شخ الحدیث حضرت موالا نامحہ زکر یا مہہ جرید فی سے اپنے اصلاحی تعلق کی شروعات کی تھی بعد پی فقیہ ال سلام حضرت موالا نامفتی مظفر سین سے خلعت خلافت حاصل ہوئی پڑانچہ یہ خلافت نامہ مفتی محمد اللان صاحب پائن بوری نے اپنی کتاب الخیر الکثیر کے ابتدا کیے بین شائل کر کے جاوید بہادیا اسے۔

اس آئی جائی اور فائی و نیایش قرار کی کوئیس ہے سب کی تقدیم بٹی ہے اس سے قرار مقدر ہے ، موت ہے ، موت ہے ، کل نفس ذاکھۃ الموت ایک ہے تی ہے ، جس ہے بحال انکار کی کو مسئنار ہونا ہے ، کل نفس ذاکھۃ الموت ایک ہے تی ہے ، جس ہے بحال انکار کی کو منبیل ہے ، اب جب کے مفتی صاحب ہمارے درمیان نبیل رہے تو اس موقع پر ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم تعیمات بھر بیت ، میرت نبوی اوراحکا مات قرآنی کی روشنی بیس اپنی زندگیاں گزار کر ان کی روشنی بیس اپنی زندگیاں گزار کر ان کی روشنی بیس اپنی زندگیاں گزار کر ان کی روش کو شاہ و اوران کے مشن کو عام کریں ، زیادہ سے زیادہ دعائے مغفرت اور ایصال ثو اب کریں۔ رمضان المبارک کے عشر کا انجمرہ بیس ان کا اس دنیا سے پردہ فر ، ناان شاء القد ، اندکی رضا قرب اور عنایات سے بطف اندہ زہونے کا ماعث ہوگا۔

اس المناك حادثه، جا نكاه صدمه اورص عقد الرُخْر، تُر پر بهم اسبيخ آب أوستحق تعزيت تجية من ساحل مستمى علتصبو بيس سان لمله ما احدوله منا اعطى و كل شهى، عسده بساجل مستمى علتصبو ولته حقسب بيالله تعالى حفزت مفتى صاحب كوجنت الفردوس بيس مقام رفيع عظافر ما وران كمشن كاحياء ومربعندى كم ليخيب سيس مان بيدافر ا

> والسلام گهرستبدی ناظم دستولی مظاهرعلوم (وق**ت)**سهار نپور

تعزيت نامه

بروفات حسرت آیات حضرت مولانامفتی سعیداحدصاحب پالن بورگ حضرت مولاناسعیدالرحن صحب مدیرداد العلوم ندوة انعلب ایکمونو

بخدمت گرامی حضرت مهمتم صاحب مدخله دارالعلوم و یوبند انسلام علیم ورحمهٔ القدو بر کاند! مزاج شریف!

ا بھی ابھی حصرت مفتی سعیدا حمد صاحب پائن پورٹ کی اچ مک وفات کی تجر معلوم ہوئی ۔
۔ اناللہ واٹا الیدرا جعون ۔ اللہ تعالی مرحوم کے درجات بہت بعند فر اے ۔ مفتی صاحب مرحوم علم و
دین کی ہے مثال خدمات انہم دی جیں۔ اللہ تعالی قبول فر انکیں اور دارا العلوم کو ان کا بدل عطافر یا میں۔ آپ اور تجی حضرات اسا تذہ اور طلبہ کی خدمت میں تعزیت چین ہے اور اللہ تعالی حصرات اسا تذہ اور طلبہ کی خدمت میں تعزیت چین ہے اور اللہ تعالی ادر تمام ۔ وعاہے کہ اوا پی شایون شان آئیں ان کی ویٹی خدمات کا بدلہ عطافر مائیں اور تمام ایسی تدگان کومبر جیل عطافر مائیں

دالسلام مخلص سعيدالرحم^ان اعظمي مدير دارالعلوم ندوة العهماء يكمصنوً

تعزيت نامه

تعزیت بروفات استاد کمرم حضرت اقدس مولا نامفتی سعیدا حمد صاحب پالن بورگ شریک غم مفتی خالد سیف التد گنگوی مدیر چامعدا شرف العلوم رشیدی گنگوه ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۳۱ ه مطابق ۲۰ مرتی ۲۰ ۴۰ چهارشنبه

گرامی فقد رحضرت موده نامفتی محمدا بین صدب پالن پوری و پسران فری احتر ام حضرت اقدس سفتی صاحب نورالتدم وقد ه السل م^{علی}م ورحمة الله و برکانته

گزشته کل می قدرے تاخیر سے بیخبر وحشت الرّ معلوم ہوکر انتہائی صدمہ ہوا کہ وار العلوم و ہو بند کے شخ الحدیث وصدرالمدرسین برّ ارول علاء کے قائل فخر استاذ ، فقیہ انتفس عالم بے بدل ، استاذ اکبر حضرت اقدی مولانا مفتی سعیدا حمد یالن پوری رحمۃ القد عیہ طویل علائت کے بعدم، فران آخرت بین شامل ہوگئے۔ اسالله و اسا الیه راحعون ، ان لله مااحدوله ما اعطی و کل شیء عدده باجل مسمی فلتصبیر و فتحتسب.

یہاں جامعہ اشرف العاوم رشیدی گنگوہ کے شیخ الحدیث اور بھارے محنن وخلص استاذ حصرت شیخ مولانا وسیم احمد سنسار پوری رحمہ اللہ کی وفات کا غم بالکل تازہ تھا کہ عالم جلیل اور محدث شہیر حضرت مفتی صاحب بھی داغ مفارقت وے گئے آپ کی وفات سے فضل و کمال کی ایک بہتی اجز گئی علم و ختین کا ایسا فر ہادچل بساجس نے ساری زندگی قال اللہ وقال الرسول کی تفہیم وشریح کے لئے وقف کروی تھی ، آپ کی وفات در حقیقت ایک عالم کی وفات سے۔

وماكان قياس هلكه هلك واحد ولكناه بايان قوم تهدما

فخر دارالعلوم كاسانحة ارتحال

حضرت مفتی افتخاراحمه صاحب قاسمی صدر جمعیة علاء کرنا تک ومهتم مدرسة علیم القراس بنگلور

٢٥ مرد مضان البرك ١٣٠١ه برطابق 19 من 2020 برور يوسيح

تقریباً ساڑھے چھ بیج مبی شہرے ایک ہاسپال بیس عالم اسلام کی آیک علمی وعبقر کی شخصیت محدث جلیل ،مفسر کبیر امام الصدر حضرت مولانا شاہ ولی القد صاحب محدث دہلوی کے علام ومعارف کے منتداور قائل فخر شارح ، قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم نانوتو کی رحمة القد عليہ کے علوم وفنون کے ترجمان امام الفقیہ والمحد شین امام دبانی حضرت مولانا رشیدا حمد اللکوائی صاحب گنگونی قدس سرہ کے علوم وافکار کے الین ، اکابر علماء دیوبند کے مسلک ومشرب کے پاسبان استاذال ساتذہ حضرت مولانا مفتی سعیدا حمدصاحب پالیوری قدس سرہ و مشرب کے پاسبان استاذال ساتذہ حضرت مولانا مفتی سعیدا حمدصاحب پالیوری قدس سرہ واسم برنے الحدیث المدرسین وارابعلوم دیوبند مختفر علالت کے بعد داعی اجل کو ببیک کہد اور ہزاروں علی واساتذہ بلکہ علی میدان ہی کوسوگوار کرکے عارضی قیامگاہ دئیا ہے فانی سے اور ہزاروں علیء واساتذہ بلکہ علی میدان ہی کوسوگوار کرکے عارضی قیامگاہ دئیا ہے فانی سے دخصت ہوگئے۔

یوں تو حضرت موصوف کے خصوصیات اور خوبیوں پر لکھ گیا اور لکھ جاتا رہے گا
اللہ تی لی نے آپ کے اندر بے شارصلا عیتیں ودیعت فر ، کی تھیں۔ جن میں ایک اہم صدحیت
افہ م وقفیم اور درس و تدریس کی تھی اور بھی خصوصیت آپ کے درس کو طلب میں بڑی مقبولیت
حاصل تھی۔ آپ کا درس انتہائی مر بوط و منظم ہوتا اور مشکل سے مشعل مسئلہ چنگیوں میں صل
فر ماتے اور ہر بات مدلل ہوتی بالحضوص اختلائی مسائل ہوں یا روایات تطبیق کا مسئلہ اتناصاف اور دولوگ انداز میں اطمینان بخش اور کنشیں طریقے پر حل فر ماتے ۔ عبارت خوانی میں کوئی شوی یا صرفی تصلح ہوجاتی تو عبارت خوال سے کھل تحقیق کرتے اور کر واتے یہاں تک کہ عبارت خوال کے کہا تھی کہ جازت دیے مقدم دیر عبارت

خوال پوری بصیرت کے میاتھ عبارت پڑھے، یہی وجبھی حضرت کے بیباں عبارت پڑھنا ہر ایک کے بس کی ہات نہیں تھی ۔

حضرت قدس سرہ بھی بھی درس میں فر مایا کرتے تھے کہ بیس نے بیطریقہ اپنے دو اسا تہذہ کرام ہے سیکھا ہے

(۱) حضرت الاستاذ مولانا صدیق صاحب جموی تشمیری قدس سرہ ، استاذ مظاہرعلوم سہار نپور جوامام النح ہے مشہور تھے۔

(۲) اپنے مخدوم گرامی استاذ الاساتذہ حضرت عد مدابراہیم صاحب بلمیادی فقت سرہ جوتی معلوم وفنون میں میں رت رکھتے تھے۔

خاص طور ہے معقولات کے اہام تھے۔ پڑوی ملک کے کے ایک مشہور ومقبول محدث حضرت مولا نا منظور صاحب میننگل فر ہاتے ہیں کہ حدیث کے درس کا طریقہ ہندوستان کے دوعهاء کا بڑا نرالا اورانو کھاہے روایتی نبیس ہے۔

(۱) حضرت مورا نا میخ پونس صاحب جو نپوری رحمة الله علیه، نیخ الحدیث مدرسه مظاہر صوم سیار نپور

(۲) حضرت مولانامفتی سعیداحد پالنبوری رحمة القدعلید، شیخ الحدیث وارالعلوم دیوبند ولی راولی می شناسد کے طور پرایک محدث کومحدث ہی سمجھ سکتا ہے، سبر حال حضرت رحمة الله علیه دارالعلوم و یوبند کے با کمال و باقیض استاذ عظیم محدث ومفسرا ور وارالعلوم کی گویا شان شھے۔

جواب ہمارے درمیان نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت رحمۃ اللہ عدیہ کے درجات بیند فرمائے اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطافر مائے ، آپ کی تمام حسنات بالحضوص تصنیفات و تالیفات کوصد قبہ جاربیاور ڈراید بڑتی درجات بنائے۔ آئین، دارالعلوم کوآپ کائعم البدل عطافرمائے ، آئین





بروفات. حضرت اقدس مفتى سعيداحمد پالنهو رى ٽورالله مرفدهٔ ، شُخ لحديث دارالعلوم ويو بهر

مفتی محمر بوسف صاحب تا و کوی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبنر، الهند

حق تعالیٰ نے بنایان کوؤی علم وہنر معدن اخلاق مجمى اورعلم و فن كا أك مجمر معدن محکت بھی ہے لعل و گیر سے کم نہیں ذی ہمیرت پرضیاء ہے۔ساتھ میں نورہمر سوز دل دردنہاں عفوہ کرم بھی بے مثال علمی کروفربجی ہے اورساتھ بیں سوز جگر عَنْجَ عَلَمَ و آگِی ہے ان کی مخت کی دلیل لطف کتب بنی بھی ہے ذوق مناجات سحر میرا دربینہ تعلق ان سے وابستہ رہا بہت سے اسفار میں دیکھے میں نے وال سفر رہا محن و جدروہ مادہ بے تکلف ہم ستر یں نے دیکھا ہے سفر بیس ساتھ بیس طف حفر بحروفال چشم تر غواص اسرارو تھم دوررس بھی حق گر بھی ساتھ میں حق میں نظر

عدل ہے ویکھوتو ہتی جامع الاشنات ہے جائے الرجھی رعب عمر الاشنات ہے جائے صدیت ہجی ہے اور بھی رعب عمر الذب شاب ان کو طا لذب شب تھی عمر بیل اور ذات ان کی ذکی اثر اللہت علم ہیں اور ذات ان کی ذکی اثر اللہت علم نبوت ول ہیں ان کے موجزن ہیں ہیں ہیں ہوت وگر الرجہت ان کی مربت پر رہے سابی قان اور شر ان کی کھیتی پر بھی ظاہر نہ ہو گروسنر ان کی کھیتی پر بھی ظاہر نہ ہو گروسنر ان کی کھیتی پر بھی ظاہر نہ ہو گروسنر صدتی کا اعلی شمانہ ان کو بارب عطاکر ہمر عطاکل ہمر



استاذ محتر محضرت مفتی معیدا حرصاحب پالدیوری کے انتقال پر مال پرنامسی گئی ول کی ترجمانی کرتی تظم

اظغرأعظى

ہر دل ہے جزیں ہر سکھ ہے نم اب ضبط کا بندھن ٹوٹ گیا منہ موڑلیا ہے کول اس نے وہ ہم سے کیول اب روٹھ گیا خود آگھ تو اپنی بندکرلی ہر آنکھ گر نمناک ہوئی دل زور ہے دھڑکان کر سے وہ شخ ہماراچھوٹ گیا اس دل کو سنجا کیے دیں اس آگھ کو کیے سمجھائیں اس دل کو سنجا کیے دیں اس آگھ کو کیے سمجھائیں ہے تاب ہوا ہے مارا جہاں ہے کیما بھچھولا بھوٹ گیا ہر شخص یہاں خمگین ہوااب کون تنلی کس کو دے مخوار نہیں کوئی بھی محفل کودہ اپنے لوث گیا راضی برضائی رہنا ہے جنت میں ملیس کے شخ ہے ہم اظفر کو تنلی ہوجائے کہہ دو کہ نہیں وہ جھوٹ گیا اظفر کو تنلی ہوجائے کہہ دو کہ نہیں وہ جھوٹ گیا اظفر کو تنلی ہوجائے کہہ دو کہ نہیں وہ جھوٹ گیا

دعا ئىيكلام

بروفات حضرت مولا نامفتی سعیداحمد پالن پوری رحمة التدعلیه حیدرمیواتی عدوی

> مرے استاذ کا تعم البدل مولاعطا کردے چمن میں ہمٹو اان ساکوئی نغمہ سراکردے

ز میں گرید کناں ہے آ سیان نالال ہے قرفت میں لگا جوز ٹم ہے ول میں خدااس کی دوا کردے

چراغ مصطفی ابگل ہواجا تا ہے گلش میں اب تواہیے نورے اس کی ضیامول سوا کردے

سی باطل شکن ،ایوان باطل میں چراعاں ہے مرے مواہمیں پھراک عظاشعلہ نواکر دے

سلوک ومعرفت کی آج گلیوں میں ہے خاموثی تو پھر آباد دیرائے میں اک شہروفا کر دے جوم عاشقال دیدارکو بیتاب رہتا تھا مرے استاذ کا ٹانی کوئی جنوہ نم کردے

بزاروں شنگان علم ونن نے فیض پایا تھا تو پیداان کے جیسا تکتہ دال اک رہنما کروے

سنائے حال ول کیے ہے مجبور نواحیور خدایا مغفرت حضرت کی صدیقے مصطفے کردے



د کھے دلوں کی عرضی

شیرد و جبال کی بارگاه میں بروفات حضرت اقدس مفتی سعیداحد صاحب بالن بوری تورانشمرقد ف قاسم نور حیدر آبادی

سلام نے بعد ہے کسوں کا وکوں مجرائے پیام کہنا وں کی ستی برائی ہے بھوں کی بھول ہے شام کہنا در کی ستی برائی ہے شام کہنا میں دور رون بیناوجام کہنا مسکنے روحے بوے والوں کو بٹائی مم کا جام کہنا مسکنے روحے بوے والوں کو بٹائی مم کا جام کہنا اس کے وہ قرام کہنا اس کے وہ ہے امید کے ویپ عل رہے تھے مدام کہنا اس کے وہ ہے امید کے ویپ عل رہے تھے مدام کہنا دوران بوگے بی بی می کا میام کہنا ہے اس رودان کا ہے کہنا ہے کوئی بھی منام کہنا ہے اس رودان کا ہے کہنا ہے کوئی بھی منام کہنا ہے گئی میں میں تاہم کہنا ہے گئی دور ہے تو بٹائن اللہ کہنا ہے گئی دور ہے تو بٹی تنام کہنا ہے گئی دور ہے تو بٹی تاہم کہنا ہے تاہم کہنا ہے تو بہ و آخر ہے دائی ہے تاہم کہنا ہے تو بہ و آخر ہے دائی ہے تاہم کہنا ہے تاہم کہنا ہے تو بہ و تاہم کہنا ہے تاہم کہنا ہے تاہم کہنا ہے تو بہ و تاہم کہنا ہے تاہم کہن

مباقر دوینے پیان کے جائے بڑے ہدا ہے یوں حاوث ایس

ہر کہنا اس سے کہ دور تم سے جواسے یوں حاوث ایس

دو آیک سرقی کمپر رہائی پار باقی جو شے مجت

دہ آئی ارتب کا درغ دسے کر دہ الدور کا الدور باگر اید کی

جھن کے ال مرز روگھ کو اس سے خوں جگر اید کی

ہر گئی ہیں در محصیل میں باکھ کے آئی کے دیے سب

برگئی ہیں در محصیل میں باکھ کے آئی کے دیے سادے منظر

در جس کے دیداد سے تھی گئی ہو دیگر کی آسودگی میسر

در جس کے دیداد سے تھی گئی ہو دیگر کی آسودگی میسر

در جس کے دیداد سے تھی گئی ہو دیگر کی آسودگی میسر

در کینا آئی کہ اس کی محمل کی جوہ افتال مدر کے منظر

ہر گئی ایس کے دیداد سے تھی گئی جوہ افتال مدر کے منظر

ہر گئی ایس کے حید دائی باتھ کے حمد مدرادۂ شکا میاسا

مرثيه

محدث عصر فقيد درال حضرت مولانامفتي سعيداحمه بإلن بوري عليه الرحمة كي رحلت

ايكءبدكا خاتمه

بتيج فكر: رشيدالدين معروفي

افسردہ کلی ،یر مردہ ہے گل،اب عبد بہارال ختم ہوا صدیاره جوادامان جگر اک درد کا درمال ختم جوا وه مشک مختن دوه پیخ زمن دوه علم و چنر کا در عدن گلزار ادب وبران ہوا،گلیانگ گلشاں ختم ہوا مِخَانَے ہوئے خالی ایسے کہ جام و سیو بھی ٹوٹ گئے ساتی جو گیا تو ایدا گیا پینے کا بی سامال فتم ہوا ساهل کی طلب ش رہ رویس بطوفان کی برسو آجٹ ہے ملاح ہوا رخصت ہم ہے ادرعزم جوانال ختم ہوا بابوں کلیں ہنسان مکاں بنماک زمیں بنمناک زماں یہ کون گیا منزل ہے مری ایک عبد ورخشاں ختم ہوا یہ برم جہاں ہے ماہ گذرہ ہرکوئی یہاں ہے پایہ سفر اک وهودکن ول کی بند ہوئی ہر جوبن جاناں ختم ہوا كبت بي سعيد احمد ان كوروه علم كا ميرتابال تقا اس ماہ جبیں کی رہلت ہے اک شہر نگاراں ختم ہوا اے رب ووعالم ان لے تو یہ ثالت سوز رشید الدی پھر بھیج وے کوئی مہرمیں ،آفاق درخشال محتم ہوا





| 1.00 | 0.00 | -30 | 200 | 77 80 | 200 | 5 | 100 | |
|------|----------|-----|---------|--------|---------|---|-----|--|
| | | | - | 20 | | | | |

| 1.00 | 0.00 | -30 | 200 | 77 80 | 200 | 5 | 100 | |
|------|----------|-----|---------|--------|---------|---|-----|--|
| | | | - | 20 | | | | |

| 1.00 | 0.00 | -30 | 200 | 77 80 | 200 | 5 | 100 | |
|------|----------|-----|---------|--------|---------|---|-----|--|
| | | | - | 20 | | | | |

| 107 . 00 . 1 | den Janes | Charles and the | 800 8 | 40000 |
|--------------|-----------|---------------------|-------|-------|
| | | A | | |